UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234180

UNIVERSAL
LIBRARY

رپورٹ مردم شماری

ممالک محروسہ سرکار عالی

بابت

سنہ ۱۳۳۰ف سنہ ۱۹۲۱ء



مطبوعہ

مطبع مکتبہ ابراہیمیہ مدادباہمی (محدود)
اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن

کتب خانہ
شعبۂ تالیف و ترجمہ
جامعہ عثمانیہ

۱۳۰۶

رپورٹ مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی

بابتہ سنہ ۱۳۳۰ف مطابق سنہ ۱۹۲۱ء

باب اوّل

تقسیم و نقل و حرکت آبادی

۱۔ قرب و موقع۔ مملکت حیدرآباد جو زیادہ تر ممالک محروسہ سرکار عالی کے نام سے مشہور ہے عرض البلد شمالی ۱۷ درجہ ۱۰ دقیقہ اور ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ کے درمیان اور طول البلد شرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ اور ۸۱ درجہ ۳۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اس ملک کے رقبہ یا حدود میں بقایا مردم شماری گزشتہ کوئی تغیر نہیں ہوا اور اس کے متعلق جو کیفیت رپورٹ مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء میں درج کی گئی تھی اس میں فی الحقیقت کسی ترمیم کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔ ممالک محروسہ کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے جو (باستثنا ساحل کا روہنڈل ضلع کوٹمتور) صوبہ مدراس کے مساوی یا انگلستان و ویلز کے متحدہ رقبہ کا ایک دو و خمس ہے۔ اس کی حد شمالی شرقی خاندیس (صوبہ بمبئی) برار اور صوبہ متوسط ہیں اور حد شرقی دریائے وردھا و گوداوری ہیں جو اس کو ایک طرف صوبہ متوسط کے ضلع چاندا سے اور دوسری طرف صوبہ مدراس کے ضلع گوداوری سے جدا کرتے ہیں جنوب میں دریائے کرشنا و تنگبھدرا ہیں جو صوبہ مدراس کے اضلاع بلاری کرنول۔ گنٹور و کرشنا کے لئے حد فاصل ہیں۔ حد غربی صوبہ بمبئی کے اضلاع دھارواڑ۔ بیجاپور۔ شولاپور۔

واحد نگر میں۔

اگرچیکہ اس مملکت کا رقبہ وہی رہا ہے جو گزشتہ مردم شماریوں میں تھا لیکن آبادی میں سنہ ۱۹۱۱ء (سنہ ۱۳۲۰ف) کے ۴۶۷۶۰۳۳ کے مقابلہ میں حالیہ شمار کے لحاظ سے ۴۲۴۷۱۷۰۰ تک انحطاط ہوگیا ہے جسکی وجہ سے گنجانیت فی مربع میل ۱۶۲ سے کم ہوکر ۱۵۱ نفوس ہوگئی ہے۔ صوبہ جات متصلہ سے مقابلہ کیا جائے تو صوبہ مدراس سے گنجانیت کم لیکن صوبہ بمبئی (باستثناء عدن) اور صوبہ متوسط و برار سے زیادہ ہے یعنی ممالک محروسہ میں فی مربع میل ۱۵۱ نفوس ہیں تو صوبہ مدراس میں ۲۹۷۔ اور صوبہ بمبئی میں (باستثناء عدن) ۱۴۳۔ اور صوبہ متوسط میں بشمول برار ۱۳۹ نفوس ہیں۔

۲۔ حالات طبعی وغیرہ۔ اس مملکت کی سطح ارضی، موسمی اور آب وہوا کے حالات گزشتہ رپورٹ ہائے مردم شماری میں بالتصریح بیان کردئے گئے ہیں اور یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ مشیر صاحب مردم شماری ہند کی ہدایت ہے کہ "کسی صوبہ (یا ریاست) کے طبعی جغرافیائی حالات کے بیان کی ضرورت نہیں ہے"۔ لہذا یہاں پر بالاختصار اس کا ذکر کافی ہے کہ دریائے گوداوری اور اس کے معاون پورنا۔ پران ہتھا۔ ماجرا اور دریائے کرشنا اور اس کے معاون تنگبھدرا بھیما موسی دو بڑے سلسلہ ہائے آبی ہیں جو ممالک محروسہ کی قوت تولید ارضی میں اضافہ کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ باندازۂ سرسری اگر ایک خط ماجرا کے جنوبی گزر سے کھینچا جائے اور بجانب جنوب دریائے کرشنا تک بڑھایا جائے تو وہ ریاست کو دو وسیع اور تقریباً مساوی حصوں میں منقسم کریگا جو ایک دوسرے سے لحاظ خصوصیات طبقات الارض و نسل انسانی بالکل علیحدہ ہیں۔ جو حصہ شمال و غرب میں ہے وہ ٹرپین طبقات کا ہے اور اس میں زیادہ تر مرہٹی بولنے والے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مرہٹواڑی کہلاتا ہے۔ اور جو حصہ جنوب اور مشرق میں ہے وہ سنگلاخ اور آتش آمیز ہے اور وہاں تلنگی بولنے والے بستے ہیں اور اسی وجہ سے وہ تلنگانہ کہلاتا ہے۔ مرہٹواڑی کی کالی ریگڑ کی زمین جو ٹریپ کے تحلیل و تجزیہ کا نتیجہ ہے نہایت سیر حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک معقول عرصہ تک نمی کو باقی رکھ سکتی ہے اور گیہوں اور روئی کی وسیع کاشت کیلئے سہولت بخش ہے۔ برخلاف اس کے تلنگانہ کی زمین چونکہ گرانیٹ (طبقہ حجری) سے بنی ہے۔ اس لئے ریتیلی ہے اور نمی کو قایم نہیں رکھ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس حصہ ملک میں جہاں کی خاص فصل چاول ہے باغراض زراعتی تالابوں کا وجود نہایت ضروری ہے غرضکہ مرہٹواڑی اور تلنگانہ ریاست کے دو قدرتی خطے ہیں جو الگ الگ خصوصیات رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس تمام رپورٹ میں ان دونوں خطہ ہائے قدرتی کے متعلق مختلف مباحث کے لحاظ سے تناسب اور تقابل

اعداد علیحدہ علیحدہ درج کئے گئے ہیں۔

۳۔ بارش۔ ریاست کی اوسط بارش تقریباً (۳۰) انچ ہے جس کی ایک بڑی مقدار جنوب مغربی بارش کے موسم میں سالانہ برس جاتی ہے۔ مرہٹواڑی میں بمقابلہ تلنگانہ کے بارش بالعموم کم ہوتی ہے۔

۴۔ قسمت ہائے انتظامی*۔ باغراض انتظامی ریاست چار قسمتوں (اسمات) یا صوبوں اور (۱۶) اضلاع میں بشمول ضلع اطراف بلدہ متعلقہ صرفخاص مبارک منقسم ہے۔ ہر ضلع ایک مجسٹریٹ اور کلکٹر کے تحت ہے جو اول تعلقدار کہلاتا ہے۔ ہر ضلع کی ذیلی تقسیم پھر تعلقات میں کی گئی ہے اور ہر تعلقہ تحصیلدار کے تحت ہے دو یا تین تعلقات ایک عہدہ دار حصہ ضلع کے ماتحت کئے گئے ہیں جس کا لقب دوم یا سوم تعلقدار ہے۔

اراضیات صرفخاص مبارک کل ممالک محروسہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور جو بلدۂ حیدرآباد کے قرب اور اطراف میں واقع ہیں اُنکا ایک ضلع قرار دیا گیا ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے نام سے موسوم ہے اور ایک تعلقدار کے ماتحت ہے جو راست معتمد صرفخاص مبارک کے زیر نگرانی و اقتدار کام کرتا ہے اور بقیہ علاقہ جات صرفخاص جو عہدہ داران دیوانی کے عام نگرانی میں ہیں وہ انہیں اضلاع میں شامل ہیں جہاں وہ واقع ہیں اسی وجہ سے اس رپورٹ اور تختہ جات شہنشاہی میں ضلع اطراف بلدہ کے اعداد و شمار بطور ایک علیحدہ ضلع کے جداگانہ درج کئے گئے ہیں۔ اور علاقہ جات صرفخاص مبارک کے دوسرے حصص کے اعداد و شمار اُس تحصیل یا ضلع میں شامل کئے گئے ہیں جہاں وہ واقع ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء (سنہ ۱۳۲۰ف تا سنہ ۱۳۳۰ف) کے دہ سالہ دوران میں علاوہ بعض خفیف اندرون ضلع تغیر و تبدل کے ضلع عادل آباد کے تعلقات کی دوبارہ تنظیم ہوئی جس سے دو جدید تعلقات اوٹنور و بوتھ قائم ہوئے۔ جاگیر کلیانی کا تعلق ضلع بیدر سے ضلع گلبرگہ شریف منتقل کیا گیا۔ اور بعض تعلقات کے نام حسب تصریح حاشیہ بدل دئے گئے ہیں۔

ضلع	سابق نام تعلقہ	موجودہ نام تعلقہ
اطراف بلدہ	پٹلور	دھارور
کریم نگر	بھی گنہ	حضور آباد
سدک	منتھنی	وقار آباد
	دولت آباد	
نلگنڈہ	چیریال	جنگاؤں
گلبرگہ شریف	کالکی	بشیر آباد
	فیروز آباد	شاہ آباد
عثمان آباد	اوسہ	لاتور

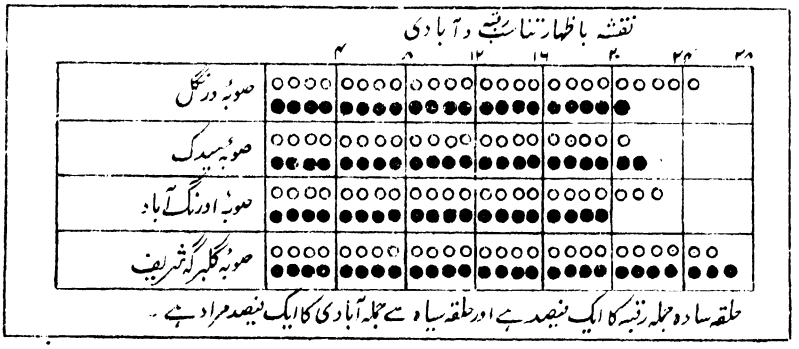
۵۔ حوالہ جات اعداد و شمار متعلق باب ہذا۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱) میں ہر ضلع کا رقبہ اور آبادی درج کی گئی ہے اور اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) میں جو اس رپورٹ کی جلد دوم امپیریل ٹیبلز کے اختتام پر طبع کیا گیا ہے

---

* تقسیم صوبہ جات کا ذکر جو یہاں کیا گیا ہے وہ ان صوبہ جات سے تعلق ہے جو بوقت مردم شماری قایم تھے اسکے بعد سے صوبہ جات تشکیت کر دئے گئے ہیں اور اضلاع علی حالہ قایم ہیں عہدہ داران مال کو بوجہ انتزاع اختیارات انتظامی، عدالتی ابتدائی عدالتی حاصل نہیں ہیں اول تعلقدار کا لقب تعلقدار ضلع ہے۔ دوم و سوم تعلقدار کا لقب مددگار تعلقدار سے مبدل ہو گیا ہے۔

متعلقہ اعداد متعلقہ تحصیلات درج کئے گئے ہیں۔ اس باب کے اختتام پر چوچھ تختہ جات ضمیمہ ملحق ہیں اُن کے منجملہ نمبر (۱) میں آبادی کی گنجانیت بمناسبت بارش و رقبہ جات مزروعہ بتلائی گئی ہے۔ نمبر (۲) میں آبادی کی درجہ بندی بلحاظ گنجانیت کی گئی ہے نمبر (۳) میں گنجانیت آبادی کا تفاوت من ابتدائے ۱۸۸۱ء (۱۲۹۰ف) بتایا گیا ہے جو ملک سرکار عالی میں پہلی باضابطہ مردم شماری کا سال تھا۔ نمبر (۴) میں فطرتی آبادی کا تفاوت بمقابلہ ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) ظاہر کیا گیا ہے۔ نمبر (۵) میں اعداد حیات و ممات درج کئے گئے ہیں اور نمبر (۶) میں تعداد نفوس فی مکان اور تعداد امکنہ فی مربع میل ظاہر کئے گئے ہیں۔

۶۔ **گوشوارہ اعداد و شمار رقبہ و آبادی** ۱۰ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۱۴ اردی بہشت ۱۳۳۰ف کو جو مردم شماری ہوئی وہ ممالک محروسہ میں اپنی نوعیت کی پانچویں تھی اور حقیقی آبادی ۱۲،۴۷،۱۷۰ تھی ممالک محروسہ کے رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل کے لحاظ سے آبادی کی گنجانیت بمقابلہ گزشتہ ۱۶۲ نفوس فی مربع میل کے ۱۵۱ نفوس فی مربع میل پڑتی ہے۔ چاروں اسمات انتظامی کے منجملہ صوبہ گلبرگہ شریف آبادی و رقبہ دونوں حیثیتوں سے اول ہے جہاں ۲۲۱۱ مربع میل کے رقبہ میں جو ملک نجیم کا المضاعف ہے ۳۴۳۴۰۴۲ نفوس کی آبادی ہے صوبہ بیدک جو بلحاظ رقبہ ملک ڈنمارک سے بقدر ایک ہزار مربع میل بڑا ہے۔ اس ریاست کا سب سے چھوٹا صوبہ ہے جس کا رقبہ ۷۶۸ مربع میل اور آبادی ۲۸۴۱۵۹۲ ہے صوبہ اورنگ آباد کی آبادی (۲۶۱۸۴۳۰) سب صوبہ جات سے کمتر ہے۔ ملک سرکار عالی کے چاروں صوبہ جات میں بلحاظ رقبہ و آبادی جو تناسب ہے اس کا تقابل شکل ذیل سے ظاہر ہوگا۔



دونوں خطہ ہائے قدرتی کے منجملہ تلنگانہ کا رقبہ ۱۳۴۱۴ مربع میل ہے اور آبادی ۶۴۱۹۲۹۸ نفوس ہے اور مرہٹواڑی کا رقبہ ۱۳۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۶۰۵۲۴۷۲ نفوس ہے۔ اضلاع کے منجملہ ورنگل جس کا رقبہ ۴۹۴۷ مربع میل اور آبادی ۹۲۵۰۱۴ نفوس ہے سب سے بڑا ضلع ہے

اور اطراف بلدہ جس کا رقبہ ۲۶۵۲ مربع میل اور آبادی ۴۹۰،۴۹۰ نفوس ہے سب میں چھوٹا ضلع ہے۔ ضلع کا اوسط رقبہ ۱۶۵ مربع میل اور اوسط آبادی ۵۴۲۲۴ نفوس ہوتی ہے۔ ممالک محروسہ کے ضلع کے اوسط رقبہ و اوسط آبادی کا مقابلہ متصا صوبہ جات ہند کے ضلاع کی اوسط آبادی اور رقبہ کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا جاتا ہے

صوبہ	اوسط رقبہ	اوسط آبادی
ریاست حیدرآباد	۵۱۶۵	۷۵۴۲۲۴
صوبہ متحدہ آگرہ	۴۵۴۹	۶۳۲۳۵۸
صوبہ بمبئی	۴۵۰۵	۶۷۰۹۵۶
صوبہ مدراس	۴۷۱۲	۱۵۷۰۱۰۱

۷۔ **دہ سالہ دوران کے اہم واقعات جن سے عوام کے حالات متاثر ہوئے** ۔ جن واقعات کا وقوع اس دہ سالہ عرصہ میں ہوا ہے اور جن سے عوام کے حالات متاثر ہوئے ہیں انکا اجمالی ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے ۱۹۱۲ء (۱۳۲۱ف) میں افتتاح پورنا منگولی ریلوے اور ۱۹۱۶ء (۱۳۲۵ف) میں سکندرآباد گدگ ریلوے (تا محبوب نگر) کا تذکرہ ضرور ہے۔ اسی سلسلہ میں اس کا اظہار بھی مناسب ہے کہ اس دہ سالہ مدت کے اختتام کے کچھ عرصہ بعد ہی مؤخر الذکر ریلوے لائن کی گدوال تک توسیع ہوئی۔ ۱۹۲۱ء میں جاری شدہ ریلوے لائنوں کا طول بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۰۰ میل کے ۹۲۰ میل تھا جس کی صراحت درج حاشیہ ہے۔ بالفاظ دیگر فی الحال ہر ۸۹ مربع میل رقبہ کے لئے ایک میل ریلوے لائن ہے بخلاف اس کے ۱۹۱۱ء میں ہر ۱۰۶ مربع میل رقبہ کے لئے ایک میل ریلوے لائن تھی۔

قسم لائن	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
براڈ گیج جاری شدہ	۷۸۱	۹۲۸
میٹر گیج	۳۵۴	۳۵۴
چھوٹی گیج	۳۹۲	۵۳۹
نلگنڈہ گیج	۳۵	۳۵

۸۔ **آبپاشی** ۔ اس دہ سالہ دوران میں کارہائے آبپاشی و شوارع کی تعمیر و ترمیم کی طرف زیادہ توجہ معطوف کی گئی۔ تالاب عثمان ساگر جو حضرت اقدس و اعلیٰ کے نام نامی سے موسوم کیا گیا ہے ۱۳۲۸ف مطابق ۱۹۱۹ء میں بصرفہ (للہ حیدرآباد) روپیہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس تالاب کی تعمیر دو اغراض سے کی گئی۔ ایک تو مدافعت طغیانی رود موسیٰ کیلئے جس سے ۱۹۰۸ء (۱۳۱۷ف) میں کیا کچھ تباہی و بربادی ہوئی تھی۔ اور دوسرے بلدہ حیدرآباد و چھاؤنی سکندرآباد کے واسطے آب نوشیدنی کی فراہمی کے لئے۔ اس دہ سالہ دوران کے اواخر میں ایک دوسرے تالاب کی بھی تعمیر شروع کی گئی جو اول الذکر کے مساوی اہمیت رکھنے والا ہے اور جس کی لاگت کا تخمینہ للہ لاکھ کیا گیا ہے اس کا نام حضرت ولی عہد سلطنت کے اسم گرامی کی مناسبت سے حمایت ساگر رکھا گیا ہے۔ اور اس کا کام بعجلت تمام جاری ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی کارہائے آبرسانی جن میں سے ہر ایک کی لاگت دو لاکھ سے زائد ہے اس دہ سالہ مدت کے اواخر میں قریب الاختتام تھے کئی وسیع رقبہ جات بالخصوص اضلاع ورنگل نلگنڈہ و بیدر میں تحت ذرائع آبپاشی لائے گئے۔

۹۔ **شوارع** ۔ ۱۳۲۱ف (۱۹۱۲ء) میں تعمیر شوارع کا ایک وسیع نظام العمل مرتب کیا گیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس دہ سالہ مدت کے اختتام پر ممالک محروسہ کے عمدہ نگہداشت شدہ سڑکوں کے طول میں مزید ۳۶۸ میل کا اضافہ ہو کر سڑکوں کا جملہ طول ۲۴۴۵ میل ہو گیا۔

۱۰۔ قیام سررشتہ جات جدید۔ ان توسیعات کے علاوہ جو ریلوے لائن اور ذرائع آبپاشی میں عمل میں آئیں سرکار عالی نے اُن مختلف وسائل کے اختیار کرنے میں کوتاہی نہیں کی جن سے رعایائے ملک سرکار عالی کی خوشحالی اور سرسبزی میں اضافہ ہونیکی توقع ہوسکتی تھی۔ اس دہ سالہ مدت میں سررشتہ جات انجمن ہائے امداد باہمی۔ زراعت حفظان صحت صنعت وحرفت۔ اعداد وشمار۔ سکہ قرطاس و آرائش بلدہ کے قیام سے سرکار عالی کی مستعدانہ مصلحت ملکی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت اقدس وعلی اپنی رعایا کی صلاح وفلاح میں کسقدر پدرانہ اور مستمر دلچسپی لیتے ہیں۔

۱۱۔ انجمنہائے امداد باہمی۔ اگرچیکہ سررشتہ انجمنہائے امداد باہمی کا قیام اور اسکے کام کا آغاز ۱۳۲۴ف (۱۹۱۵ء) ہی میں ہوا لیکن ایسی انجمنوں کے مفاد کو رعایا نے ایسا جلد سمجھ لیا کہ پانچ سال کے مختصر سے عرصہ میں ایسے ادارہ جات کے اراکین کی تعداد زائد از توقعات ہوگئی۔ اس طرح بمقابلہ ۲۵ انجمنہائے امداد باہمی کے جو ۱۳۲۴ف میں قایم ہوئے (جنمیں ایک مرکزی بنک اور ۲۴ دیہاتی انجمنیں تھیں) اور جسکے ۶۰۸ اراکین تھے ۱۳۲۹ف (۱۹۲۰ء) میں کم از کم ۱۲۵۲ انجمنیں قایم ہوگئیں۔ ان کے منجملہ ۱۰ مرکزی بنک (۱۱۲۰) زراعتی اور (۱۲۲) غیر زراعتی انجمنیں ہیں اور اراکین کی تعداد علی الترتیب ۱۶۹۰۔ ۴۰۵ ۲۴ اور ۴۸۱۰ ہے۔ بنک کے ادا شدہ حصص کا سرمایہ لو ۳۵۱۵۰ روپیہ اور رقوم امانتی کی مقدار زائد از ۱۰ لاکھ روپیہ ہے۔ ۱۳۲۹ف (۱۹۲۰ء) میں انجمنہائے زراعتی نے اپنے اراکین کو تقریباً ۱۰ لاکھ روپیہ قرض دیا جسکے منجملہ ۴۰ فیصدی سے زائد رقم خریدی مویشی کے لئے۔ ۱۴ فیصدی خریدی تخم وسامان خوراک کے لئے۔ ۱۳ فی صدی ادائی قرضہ جات خانگی کے لئے۔ ۹ فیصدی ترقی اراضیات کے لئے۔ اور بقیہ مختلف مفید اغراض کے لئے مخصوص تھی۔ ان ادارہ جات کی توسیع کیساتھ ساتھ اُن کے اعمال وفرائض بھی وسیع ہوئے۔ فی الوقت (۶) گودام اور (۲۲) انجمنہائے بافندگان ایسی ہیں جو اصول امداد باہمی پر چلائی جارہی ہیں۔ اور (۹۸) انجمنیں ایسی ہیں جنہوں نے سرکاری قواعد انسداد قحط کو تسلیم کرلیا ہے اور انہی ضوابط کی پابندی سے کام کرنیکا تہیہ کرلیا ہے تاکہ حتی الامکان مصائب قحط کی روک تھام کرسکیں۔ تین مرکزی بنکوں اور بارہ زراعتی انجمنوں نے انتظام کیا ہے کہ چالو کھاتہ جات اور سیونگ بنک جاری کردیں۔

۱۲۔ زراعت۔ زراعتی اُمور میں بھی ایک حد تک ترقی ہوئی ہے۔ سررشتہ زراعت کے مساعی اس درجہ بارآور ہوئے ہیں کہ لانبی ریشہ کی روئی جو باوجود ملکی ہونے کے انحطاط پذیر ہورہی تھی اب اپنی اصلی حالت پر لائی گئی ہے۔ اس قسم کی روئی کی کاشت کے لئے عمدہ تخم کی تقسیم وغیرہ

سے منجانب سررشتہ دل افزائی کی جاتی ہے۔

۱۳۔ ترقی صنعتی۔ اس کا بیان یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ ترقی صنعتی کی جانب بھی سرکار کی توجہ مبذول رہی ہے۔ سررشتہ صنعت وحرفت کا قیام صرف اس غرض سے ہوا کہ ملک کے صحیح صنعتی حالات معلوم کئے جائیں بلکہ اس مقصد سے بھی کہ مقامی صنعتوں کی ترقی کے تدابیر اختیار کئے جائیں اور جو لوگ ملک سرکار عالی میں جدید صنائع جاری کرنا چاہتے ہوں انکو فنی مشورے سے مدد دیجائے۔ اگرچیکہ اس دو سالہ مدت میں گرنہائے پارچہ بافی کی تعداد سابقہ ہی قایم رہی یعنی (۳) لیکن روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیوں کی تعداد ۱۳۲۰ف (۱۹۱۱ء) کے ۸۲ سے بڑھکر ۱۳۲۹ف (۱۹۲۰ء) میں ۲۴۰ ہوگئی۔ اور دوسرے کارخانہ جات ۳۵ سے ۱۲۶ ہوگئے۔ آٹے اور چاول کی (۵۵) گرنیاں بلدۂ حیدرآباد میں قوت برقی سے چلتی ہیں۔ اور اس کا ہر طرح امکان ہے کہ مستقبل قریبہ میں قوت برقی سے صنائع میں زیادہ کام لیا جانے لگیگا۔ سررشتہ صنعت وحرفت نے جو آزمائشی بافندگی کے تجربہ کرائے اس سے فلائی شٹل والے ماگھ کی سودمندی جلاہوں پر بخوبی ثابت ہوگئی ہے اور وہ تعداد کثیر میں اس سے کام لینے لگے ہیں۔

۱۴۔ مجلس آرائش بلدہ۔ مجلس آرائش بلدہ نے جس کے ذمہ ۱۳۲۴ف (۱۹۱۵ء) میں محاجات متاثرہ طغیانی رود موسیٰ بابتہ ۱۹۰۸ء (۱۳۱۷ف) کی درستی واصلاح اور تثالی مکانات تعمیر کرکے گنجان محلوں کی آبادی کو گھٹانے کا کام تفویض کیا گیا تھا۔ اپنے کام کا حصہ عظیمہ بصرف زر کثیر مکمل کرلیا ہے۔ صرف ۱۳۲۹ف (۱۹۲۰ء) میں کارہائے تعمیری ومعاوضہ اراضیات محصلہ باغراض تعمیر پر ۷۷۷۷۷ روپے صرف ہوئے ہیں۔

۱۵۔ تعلیم۔ عام تعلیم کے بارہ میں حضرت اقدس واعلیٰ کی توجہ عالی خاص سرگرمی کیساتھ مبذول رہی ہے۔ چنانچہ بمراحم خسروانہ ذہنی بیداری کی بنیاد پر قیام جامعہ عثمانیہ سے قائم فرمادیگئی ہیں جو اس اعتبار سے عدیم المثال ہے کہ زبان اردو کے ذریعہ (جو زبان مروجہ اور سرکاری زبان ہے) اعلےٰ شعبہائے علوم میں تعلیم دینے کے خیال کو عملی جامہ پہنانے کی یہ پہلی کوشش ہے۔ گوکہ زبان انگریزی کی تعلیم بطور ایک علٰحدہ مضمون کے لازمی رہیگی۔ معاملات تعلیمی میں جو ترقی ملک سرکار عالی میں ہوئی ہے وہ فی الحقیقت اس دو سالہ مدت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ اس مدت کے دوران میں جیسا کہ باب ہشتم کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ تعلیم گاہوں کی تعداد میں (۴۰) فی صدی اور متعلمین کی تعداد میں ۱۲۸ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ مجلس صفائی بلدۂ حیدرآباد نے ۸ مدارس جاری کئے ہیں جنمیں ۹۱۷

طلبہ کو ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے۔

رعایا کی حالت سنبھالنے کے لئے اس دہ سالہ مدت کے دوران میں بہت کچھ کیا گیا لیکن بدقسمتی سے قدرت کی طرف سے اس کی تائید نہیں ہوئی۔ ان دس سال کے منجملہ سالوں میں نہایت تفریط یا مضرت بخش افراط کیساتھ بارش ہوئی اور جو جہاں سنانی مہلک طاعون اور اس سے زیادہ بیرحم انفلوئنزا کے باعث ہوئی وہ نہایت سنگین تھی۔

۱۶۔ **حالات موسمی**۔ اس دس سال کے عرصہ میں جو موسمی اور دوسری نوعیت کے حالات ہر سال شائع ہوتے رہے انکا مختصر ذکر یہاں بے محل نہ ہوگا کیونکہ اس سے ایک بڑی حد تک معلوم ہو جائیگا کہ کون کونسے فطرتی عناصر آبادی کی عام ترقی میں معاون یا مخالف رہے اور اُن سے کیسے کیسے اقتصادی حالات پیدا ہوتے رہے۔

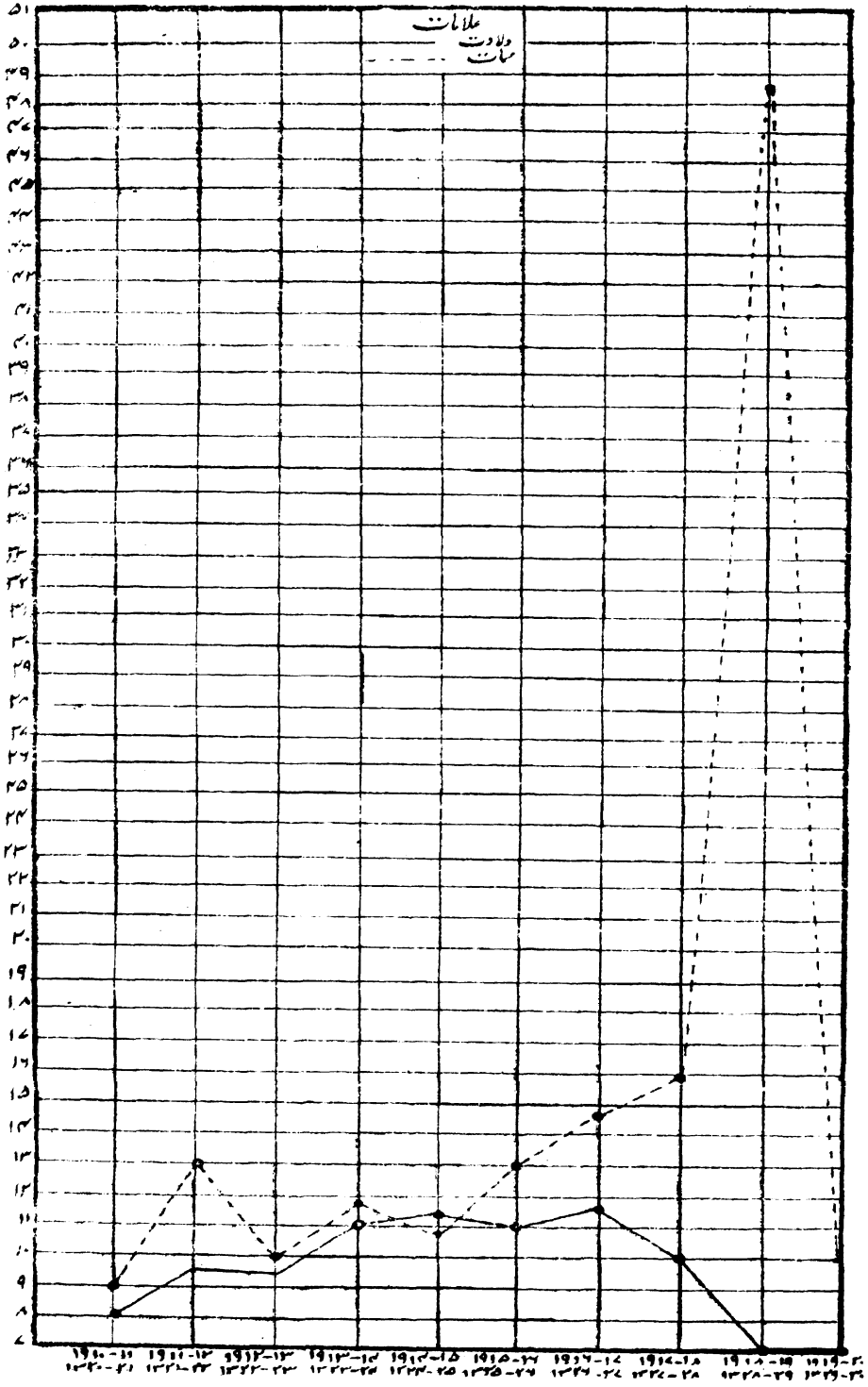
سنہ ۱۳۲۰ف (اکتوبر ۱۹۱۰ء تا ستمبر ۱۹۱۱ء) کی جملہ بارش اگرچہ بہت مقدار زیادہ نہ تھی تاہم اغراض زراعتی کے لئے کافی تھی۔ اگر جنوب و مغربی بارش کا آخری زمانہ کثرت بارش سے نقصان دہ نہ ہوتا تو تمام فصلوں کو فائدہ پہنچتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چاول اور اجناس روغندار کی فصلیں تو نہایت عمدہ ہوئیں لیکن روئی کی فصل کو ماہ ستمبر (آبان) کی شدید بارش سے نقصان پہنچا۔ سنہ ۱۳۲۱ف (سنہ ۱۹۱۱-۱۹۱۲ء) میں بالعموم امساک باراں رہا۔ اور بجز جوار کے دوسری تمام فصلوں کا رقبہ زیر کاشت اور پیداوار اوسط سے کم رہا۔ روئی صاف کرنے کی اکثر کرنیاں فصل پنبہ کی کم مائیگی کی وجہ سے بند کرنی پڑیں۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں طاعون کی گرم بازاری رہی اور صرف بلدہ حیدرآباد میں ۱۶ ہزار سے زائد نفوس ہلاک ہوئے۔ سنہ ۱۳۲۲ف (سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء) میں ملک سرکار عالی کے مغربی اور شمالی اضلاع میں بارش کم ہوئی جہاں کئی ماہ تک چارہ کا قحط رہا۔ مشرقی اضلاع میں کافی بارش ہوئی اور فصول توقع سے بہت زیادہ بار آور ہوئیں لیکن اس سے ملک کے دوسرے حصص کے تباہ شدہ فصول کی تلافی نہیں ہو سکی۔ لہذا کی حد تک اناج برآمد کرنی پڑی اور دو لاکھ سے زیادہ قرضجات تقاوی سرکار سے دیئے گئے۔ سنہ ۱۳۲۳ف (سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء) میں بلحاظ مقدار اعتدال سے زیادہ بارش ہوئی لیکن بلحاظ تقسیم ہر طرف برابر رہی۔ زیادہ اہم اجناس کی فصلیں اوسط سے بھی زیادہ بہتر ہوئیں لیکن اس سال کا موسم صحت بخش نہیں رہا اور اموات کی تعداد میں بمقابلہ سال ماسبق (۱۶) ہزار کی زیادتی ہوئی۔ سنہ ۱۳۲۴ف (سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء) میں بارش اچھی ہوئی اور فصلیں بھی عمدہ ہوئیں لیکن بوجہ جنگ عظیمہ یورپ تجارت میں خلل پڑ گیا اور پنبہ اور اجناس روغندار فروخت نہیں ہوئے۔ قیمتیں

گھٹ گئی تھیں اور اُن اجناس کی بڑی مقدار کی نکاسی نہ ہوسکی ۱۳۲۵ف (۱۹۱۵-۱۶ء) میں بارش کثیر اور ہر طرف پھیلی ہوئی رہی لیکن بعض اضلاع میں طاعون شدت کیساتھ شائع رہا اور ختم سال پر بلدہ حیدرآباد بھی اس سے متاثر ہوا۔ ۱۳۲۶ف (۱۹۱۶-۱۷ء) مختلف حیثیتوں سے عوام کے لئے مشکلات کا سال رہا۔ اوائل سال میں زراعتی حالات نہایت امید افزا تھے لیکن جبکہ فصل خریف پختگی کے قریب پہنچ رہی تھی بے موقع شدید بارش ہوئی جس سے روئی اور اجناس روغندار کی فصلیں کم از کم بقدر ۳۰ فی صدی تلف ہوگئیں۔ شمال مشرقی بارش کا زمانہ بھی مایوس کن رہا کیونکہ اس میں ناکافی بارش ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فصل ربیع جس پر رعایا کی خوراک کا انحصار ہے اوسط سے بہت گھٹ کر رہی۔ کل سامان کی عام گرانی اور بالخصوص اجناس خوردنی اور پارچہ کی گرانی کا فطرتی نتیجہ یہ نکلا کہ طبقہ غربا کی زندگی کا معمولی معیار بھی عام طور پر تنزل پذیر ہوگیا۔ اور طاعون کی نہایت ہی شدید اشاعت سے اُنکی پریشانیوں میں اور اضافہ ہوا۔ ممالک محروسہ میں اس مرض سے ۵۰ ہزار سے زائد اموات واقع ہوئیں جن میں صرف بلدۂ حیدرآباد کے ۱۵ ہزار سے زیادہ اموات شریک ہیں۔ اُس کے بعد کا سال یعنی ۱۳۲۷ف (۱۹۱۷-۱۸ء) بھی ایسا ہی پریشان کن تھا۔ ابتدا میں تو زراعتی حالات موافق تھے لیکن ماہ نومبر (دی) کی شدید اور بے موقع بارش نے ہر فصل کو نقصان پہنچایا حتیٰ کہ فصل برنج آبی بھی مستثنیٰ نہ رہ سکی۔ فصول اجناس خوردنی کی تباہی ایک سخت مصیبت ثابت ہوئی۔ بعض اضلاع میں جوار کا نرخ فی روپیہ ۵ آثار بلکہ اس سے بھی کم رہا۔ اور اجناس خوردنی کی قیمتیں فی الحقیقت اتنی گراں یا گراں تر ہوگئیں جتنی کہ ۱۳۰۹ف (۱۸۹۹-۱۹۰۰ء) کے قحط میں تھیں۔ بوجہ جنگ ریل کے ڈبوں کی کمیابی کے سبب سے جو درآمد اجناس میں مشکلات پیش آئیں اس سے عام گرانی میں مزید اضافہ ہوگیا۔ ان مصائب کو کم کرنیکے لئے سرکار کو مختلف وسائل اختیار کرنے پڑے۔ حتیٰ کہ درآمد مال کے لئے ریلوے ویگنس مہیا نہ ہوجائیں برآمد ممنوع قرار دیگئی۔ اور غربا کی امداد کے لئے غلہ کی دوکانات ارزاں فروشی قایم کی گئیں۔ کارہائے امدادی جاری کئے گئے اور ایک خاص عہدہ دار کا غیر معمولی اقتدارات کیساتھ بطور ناظم اکولات تقرر کیا گیا۔ رعایا کو ۳ لاکھ روپیہ بطور تقاوی تقسیم کئے گئے اور کارہائے خفیفہ آبپاشی کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کئے گئے۔ عوام کے مصائب میں اضافہ کرنیکے لئے اضلاع میں بالعموم طاعون بھی شائع رہا۔ ۱۳۲۸ف (۱۹۱۸-۱۹ء) بھی خصوصیت کیساتھ نامساعد رہا۔ جنوب مغربی بارش قبل از وقت شروع ہوئی اور بعد میں بھی کوئی زور پکڑ نہ سکی۔ شمال مشرقی بارش

بھی کم ہوئی اور شمالی اضلاع میں تو مطلقاً اس کا فقدان رہا۔ ہم اجناس خوردنی کے فصول کا رقبہ اور ان کی پیداوار بھی اوسط سے بہت کم رہی۔ کیونکہ کل اجناس خوردنی کی فصلیں کامل نہیں تو جزوی طور پر تباہ ہوگئیں۔ کارہائے امدادی جاری کرنے اور پھر ماہ بماہ وسیع کرنے کی ضرورت داعی ہوئی کیونکہ ۴۸ تعلقے یعنی ممالک محروسہ کا ایک ثلث رقبہ قحط زدہ قرار دیا گیا۔ کارہائے امدادی پر کام کرنے والے مزدوروں کی روزانہ اوسط تعداد ۸۵ ہزار رہی۔ مالگزاری اراضی کے منجملہ کم از کم (۱۵۰ لاکھ روپیہ) کی معافی دیگئی اور کارہائے امدادی پر مجموعی طور پر (۱۵۰ لاکھ) روپے صرف ہوئے۔ قحط کے علاوہ اس سال ایک نہایت ہی مہیب آفت انفلوئنزا کی شکل میں نازل ہوئی۔ ابتداءً بلدۂ حیدرآباد میں بتدریج مرض پھیلا۔ اور اواخر سپٹمبر (آبان) میں شرح اموات ۴۶۷۵ فی ہزار آبادی تک بڑھ گئی۔ ماہ اکٹوبر (آذر) میں بسرعت تمام زیادتی ہوئی اور اس حد تک بڑھی کہ اسی مہینے کی ۲۰ تاریخ کو (۲۲ آذر ۱۳۲۸ف مطابق ۱۲ محرم ۱۳۳۷ھ) ۴۶۴ کی دہشتناک تعداد میں اموات واقع ہوئیں۔ اس کے بعد کمی ہوتی گئی اور اختتام نومبر (دی) پر مرض کا بالکلیہ ازالہ ہوگیا۔ اضلاع میں یہ مرض موضع بموضع نہایت سرعت کے ساتھ پھیلا۔ نہایت احتیاط کیساتھ اندازہ کیا جائے تو بھی مجموعی طور پر اس وبا سے کم از کم ۴ لاکھ ۵۰ ہزار نفوس یا بلحاظ مردم شماری ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) فیصدی ۲ نفوس سے زیادہ ہلاک ہوئے۔ اس سال اکثر اضلاع میں طاعون بھی شائع رہا۔ ۱۳۲۹ف (۱۹۱۹-۲۰ء) کی بارش ناکافی ہوئی اور ہر جگہ یکساں نہیں رہی اور مجموعی مقدار اوسط سے تقریباً نصف رہی۔ ممالک محروسہ کے (۱۶) اضلاع کے منجملہ (۱۱) اضلاع میں پانی کی قلت رہی۔ بعد کی بارش سے ایک حد تک حالت سنبھلی۔ فصل خریف بعض اضلاع میں اوسط سے بہتر اور فصل ربیع عموماً کامیاب رہی۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ غلہ کے نرخ میں ارزانی ہوگئی۔ لیکن طاعون ملک سے رفع نہیں ہوا۔ چنانچہ ۲۱ ہزار نفوس سے زیادہ کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ صرف بلدۂ حیدرآباد ہی میں ۶ ہزار سے زیادہ آدمی اس کی نذر ہوگئے۔ اس سال ملیریا (بخار) طاعون سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوا اور صرف اسی ایک مرض کی وجہ سے ۸۰ ہزار نفوس نذرِ اجل ہوگئے۔ اس سال اور گزشتہ سال کے مصائب باہم ملکر شرح پیدائش بہت گھٹا دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال کی شرح ولادت دہ سالہ عرصہ میں سب سے کمتر رہی۔

۱۷۔ امراض وبائی۔ اس دہ سالہ مدت میں طاعون اور ہیضہ سے مجموعی طور پر علی الترتیب ۱۹۴۳۲۵ و ۴۲۴۶ نفوس ہلاک ہوئے اور انفلوئنزا نے جو تباہی مچائی اس کا اثر یہ ہوا کہ تعداد اموات میں اور بہت زیادتی ہوگئی۔ اس دہ سالہ دور ان کے

شکل تخمینی باظهار تعداد ولادت و اموات (بجذف چاپ مصر) بهرسال من ابتدای ۱۹۱۰ م (۱۳۲۸ ه) لغایة ۱۹۱۹ م (۱۳۲۹ ه)



ہر سال میں سوائے ایک مستثنیٰ سال ۱۳۲۴ف کے شرح پیدائش سے شرح اموات بہت زیادہ رہی (شکل نمبر ۲) میں اس دہ سالہ مدت کے حقیقی اعداد پیدائش و ممات (بحذف چار صفر) ظاہر کئے گئے ہیں اور ضمیمہ تختہ نشاندہی سے جو اس باب کے آخر میں ملحق کیا گیا ہے معلوم ہوگا کہ اس مدت میں بمقابلہ پیدائش اموات کی زیادتی سے جو نقصان ہوا ہے وہ ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) کی مردم شماری کے لحاظ سے فیصد ۴ سے زیادہ ہے۔ آبادی کی اس دہ سالہ کمی کا طرق اثر یہ ہوا کہ طبقہ مزدوران میں انحطاط ہوگیا جیسا کہ فروداں زراعتی کی تعداد سے ہویدا ہے اور جس کا تناسب بلحاظ مردم شماری ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) جملہ آبادی کا ۱۳ فیصد تھا مگر ۱۹۲۱ء (۱۳۳۰ف) کی مردم شماری میں ۹ فی صد سے کم رہ گیا۔ اس مدت میں شرح اجرت میں جو اضافہ ہوتا رہا اس کا یہ بھی ایک سبب ہے۔

۱۸۔ **حالات صوبہ جات متصلہ علاقۂ سرکار عظمت مدار**۔ ملک سرکار عالی کے موسمی دعام صحت کے حالات متذکرۂ بالا کے مقابلہ میں ملک سرکار عظمت مدار کے ایک بڑے حصے کے حالات کچھ بہتر نہ تھے۔ صوبہ بمبئی کی حالت کمشنر صاحب مردم شماری ہند کے الفاظ میں یہ تھی کہ "اس دہ سالہ مدت کے درمیانی حصہ میں چند سال اچھے تھے لیکن ابتدا اور انتہا کے حالات خراب تھے ۱۲-۱۹۱۱ء میں صوبہ کے بعض حصوں میں کارہائے امدادی کی ضرورت لاحق ہوئی اور طاعون وہیضہ بھی شائع رہا اور ۱۹-۱۹۱۸ء تو فصول کی عام بربادی اور وبائے انفلوئنزا کے سخت حملہ کے اعتبار سے صوبہ کی تاریخ میں غالباً بدترین سال رہا۔ انفلوئنزا کی شرح اموات کا اندازہ دو فی ہزار آبادی کیا گیا۔ ۱۹۱۱ء اور سنین ۱۹۱۶ء تا ۱۹۱۸ء میں طاعون شدید رہا۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۶ء میں شرح پیماندگی کم تھی اور ۱۹۱۷ء و ۱۹۱۸ء میں شرح پیدائش سے شرح اموات زیادہ تھی۔ صوبہ جات متوسطہ و برار میں ۱۲-۱۹۱۱ء سے ۱۸-۱۹۱۷ء تک فصلوں کی حالت میں حد اعتدال سے چنداں زیادہ فرق نہیں آیا۔ البتہ ۱۴-۱۹۱۳ء میں صوبہ کے شمالی حصوں میں جزئی طور پر فصلیں تلف ہوئیں۔ ۱۹-۱۹۱۸ء میں سخت بدہنگامی اور بعض اضلاع میں قحط رہا لیکن اس کے بعد کا سال ایسا بہترین تھا کہ عرصہ دراز سے اتنا اچھا نہیں ہوا تین سال میں اب دوسری بار قحط کا تو نہیں مگر بدہنگامی کا اندیشہ کیا جارہا ہے۔ وبائے انفلوئنزا نے جملہ آبادی کا ۶ فیصد حصہ ۱۹۱۸ء کے آخر میں تباہ کردیا۔ اور سال مابعد کی شرح پیدائش کو اسقدر گھٹا دیا کہ ۱۹۰۰ء کے قحط کے بعد سے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دہ سالہ عرصہ میں جتنے اموات بتائے گئے ہیں وہ ولادت سے کچھ زیادہ ہی ہیں" صوبہ مدراس میں بجز ۱۹-۱۹۱۸ء کے مجموعی لحاظ سے موسم موافق رہا اور فصلیں اچھی ہوئیں ۱۹-۱۹۱۸ء میں جنوب مغربی بارش ہر طرف کم ہوئی اور شمال مشرقی بارش بدیر ہوئی۔ جو قطعات بہت زیادہ متاثر ہوئے وہ شمالی

سرکار اور دکن کے تھے۔ ضلع گنجام کے شمال میں ایک ہزار مربع میل سے زائد رقبہ میں سخت مصیبت پھیلی ہوئی تھی اور ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں جبکہ بدترین زمانہ تھا روزانہ امدادیابوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ رہی۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۹ء تک ۹ سال میں ۵،۸۰،۰۰۰ نفوس ہیضہ سے ۲،۵۴،۰۰۰ نفوس چیچک سے ہلاک ہوئے۔ ضلع بلاری میں سوء اتفاق سے اس کل مدت دہ سالہ میں طاعون پھیلا رہا اس صوبہ کے جملہ اموات طاعونی ۹۰،۰۰۰ کے منجملہ کم از کم ۳۵،۰۰۰ اموات صرف اس ضلع کے حصہ میں آتے ہیں..... انفلوئنزا سے کم از کم ۶ لاکھ انسان ضائع ہوئے۔"

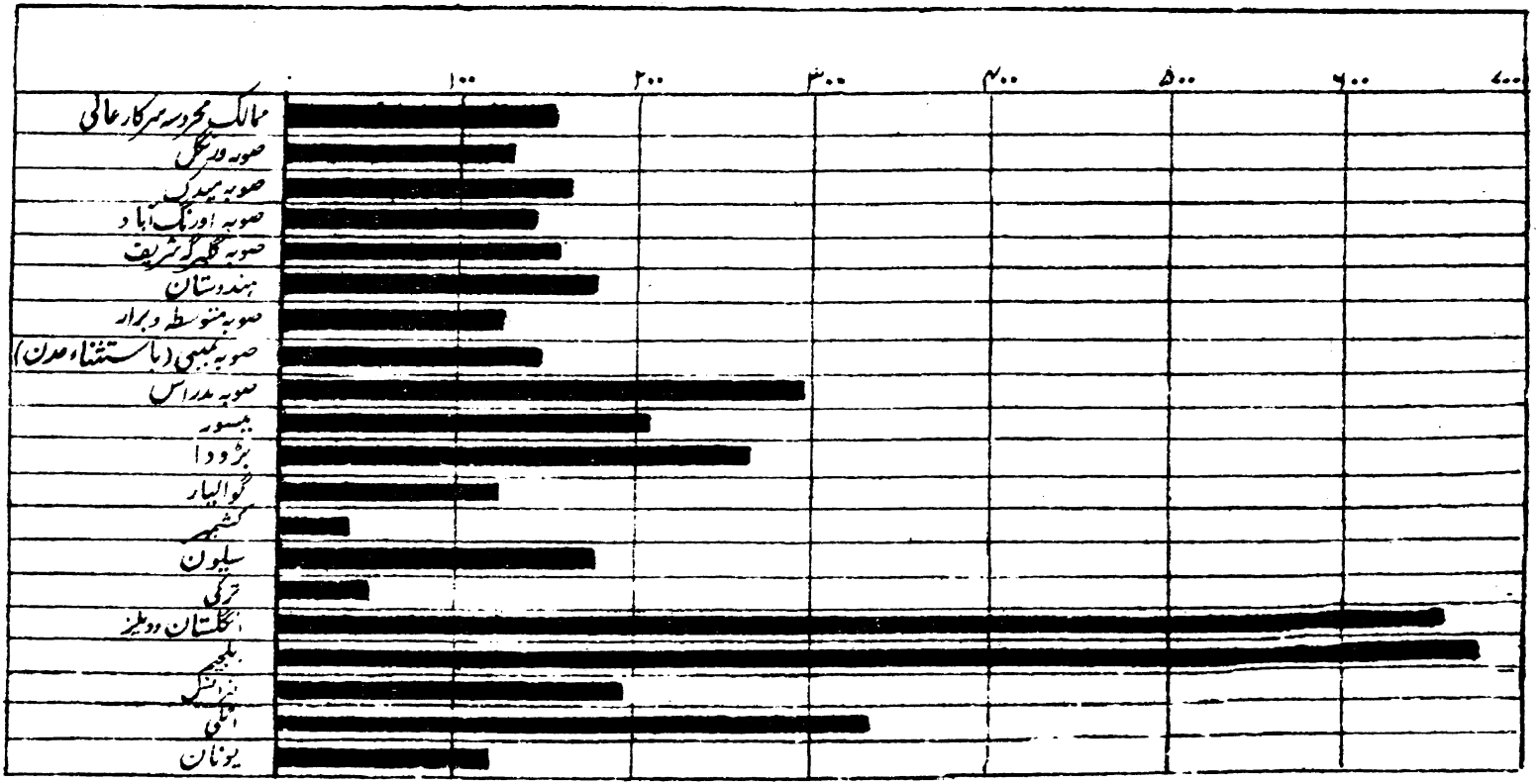
ان بیقاعدہ موسمی اور غیر معمولی وبائی حالات نے طبعی طور پر آبادی کی رفتار ترقی پر اور ترک وطن کرنے والوں یا آکر بسنے والوں پر بالعموم ناموافق اثر ڈالا۔

۱۹۔ گنجانی۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر آچکا ہے ملک سرکار عالی کی اوسط گنجانیت فی مربع میل ۱۵۱ نفوس ہے۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے منجملہ خطہ تلنگانہ کی گنجانیت جس میں بلدہ حیدرآباد واقع ہے فی مربع میل ۱۵۵ ہے اور خطہ مرہٹواڑی کی ۱۴۶۔ اگر بلدہ حیدرآباد کو خارج کردیں تو تلنگانہ کی گنجانیت مرہٹواڑی کے تقریباً مساوی ہوجاتی ہے۔ چاروں اسمات انتظامی کے منجملہ میدک باعتبار گنجانیت (۱۶۰) نفوس فی مربع میل سب میں مقدم ہے اور اس کے بعد گلبرگہ (۱۵۵) پھر اورنگ آباد (۱۳۶) اور سب سے آخر میں ورنگل (۱۲۸) آتا ہے اگر متصلہ صوبہ جات برطانوی ہند کا مقابلہ کیا جائے تو صوبہ متوسطہ و برار و صوبہ بمبئی (باستثناء عدن) میں تعداد نفوس فی مربع میل بمقابلہ حیدرآباد کم پڑتی ہے اور صوبہ مدراس کی گنجانیت اس ملک کے مقابلہ میں تقریباً دونی ہے۔

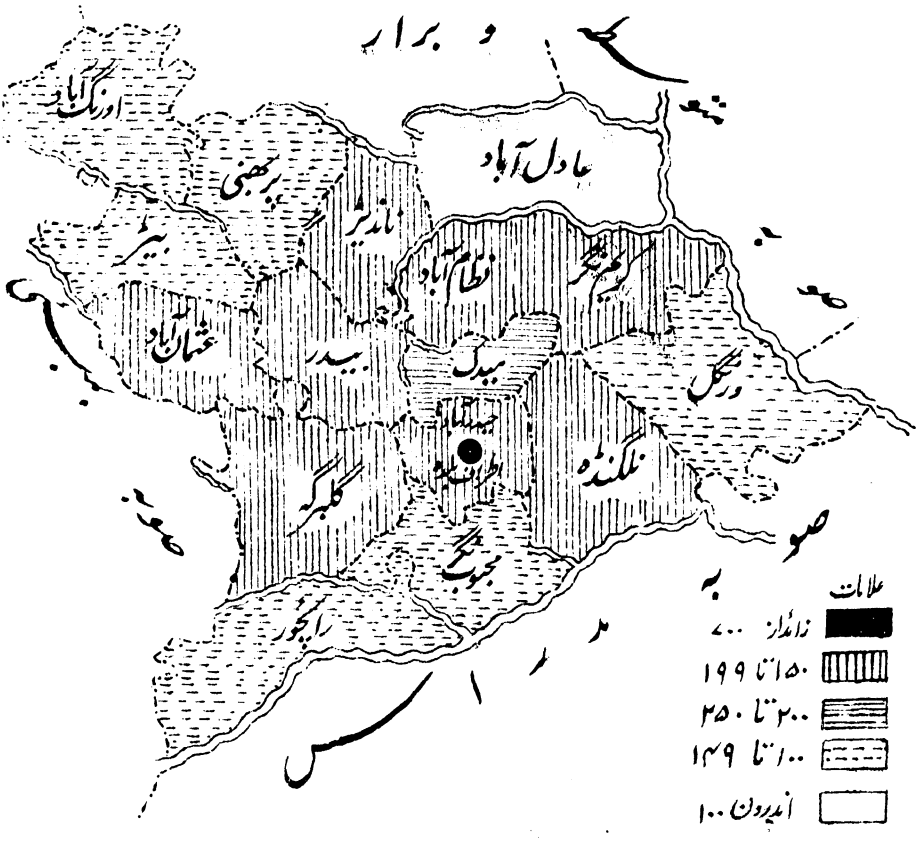
شکل ذیل میں ملک سرکار عالی اور اس کے اسمات انتظامی کا مقابلہ بحیثیت مجموعی کل ہندوستان سے اور بعض صوبہ جات و ریاست ہائے ہند سے اور یورپ اور ایشیا کے چند منتخب ممالک سے کیا گیا ہے۔

(شکل اظہار تناسب گنجانیت صفحہ ۱۴ پر درج ہے)

شکل باظہار تناسب گنجائیت و تقابل بہ صوبہ جات و ریاست ہائے دیگر



آبادی کی ضلع واری سرسری گنجانی نقشۂ ذیل میں ظاہر کی گئی ہے۔



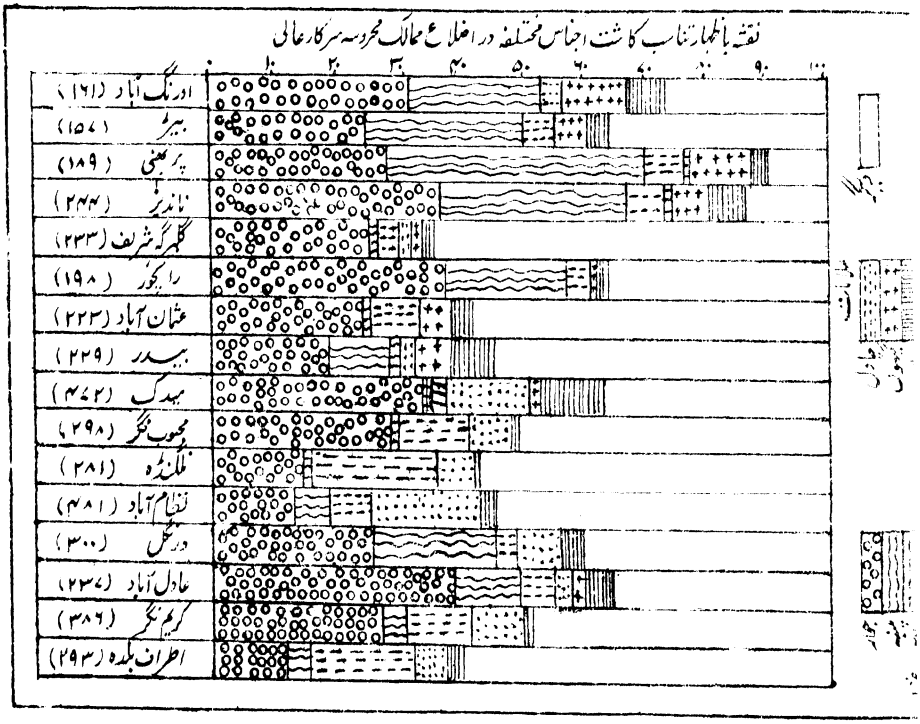
اضلاع کے منجملہ سب سے زیادہ گنجانی (۲۰۱ نفوس فی مربع میل) میدک میں اور سب سے کم (۹۰) عادل آباد میں ہے۔ یہ دونوں اضلاع تلنگانہ میں واقع ہیں اور ۱۹۱۱ء میں بھی اُن کے یہی مراتب تھے۔ خطۂ مرہٹواڑی میں سب سے زیادہ گنجانی (۱۷۸) ناندیڑ کو اور سب سے کم (۱۱۳) بیڑ کو حاصل ہے۔ بقیہ اضلاع کے منجملہ تلنگانہ کے دو (ورنگل و محبوب نگر) اور مرہٹواڑی کے تین (اورنگ آباد، پربھنی و رائچور) اضلاع میں فی ضلع (۱۵۰) سے بھی کم گنجانی ہے

اور تلنگانہ کے چار (اطراف بلدہ۔ کریم نگر۔ نظام آباد اور نلگنڈہ) اور مرہٹواڑی کے تین (گلبرگہ عثمان آباد و بیدر) اضلاع میں (۱۵۰) سے زیادہ ہے۔

۲۰۔ گنجائی بہ تناسب رقبہ مزروعہ ضمیمہ تختہ نشان (۱) میں گنجائیت آبادی بمقابلہ بارش رقبہ قابل کاشت۔ رقبہ مزروعہ وفصول دکھائی گئی ہے۔ تلنگانہ کی اوسط بارش مرہٹواڑی سے زیادہ ہے۔ لیکن خطۂ اوّل الذکر میں رقبہ قابل کاشت کا فی صدی تناسب ۶۶٫۶ ہوتا ہے اور اس کے مقابلہ میں خطۂ موخر الذکر میں ۸۷٫۳ ہوتا ہے۔ صرف قابل کاشت رقبہ کے لحاظ سے گنجائی کا اندازہ کیا جائے تو بمقابلہ مرہٹواڑی کے (۱۶۸) نفوس کے تلنگانہ میں (۲۳۲) نفوس فی مربع میل پڑتے ہیں۔ اور اگر صرف رقبہ مزروعہ کا لحاظ کیا جائے تو یہ تناسب اور بڑھ جاتا ہے ضمیمہ تختہ نشان (۱) سے ظاہر ہوگا کہ جملہ رقبہ کے لحاظ سے رقبۂ مزروعہ کا تناسب تلنگانہ میں (۴۵٫۷) اور مرہٹواڑی میں (۴۲٫۷) ہے۔ اور اس بنیاد پر اگر گنجائی کا اندازہ لگایا جائے تو تلنگانہ اور مرہٹواڑی میں فی مربع میل علی الترتیب ۳۶۹ و ۳۰۲ نفوس پڑتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی کی زیادہ گنجائیت قایم رکھنے کی صلاحیت جو تلنگانہ کو حاصل ہے اس کا انحصار نہ رقبہ قابل کاشت پر ہے اور نہ اراضی مزروعہ پر کیونکہ ان دونوں حیثیتوں سے مرہٹواڑی کو تلنگانہ پر فوقیت حاصل ہے تو اب وہ کونسے اسباب ہیں جو ان دونوں خطوں کی گنجائیت میں اتنے تفاوت کے باعث ہیں؟

ایک ایسے زراعتی ملک میں جیسا کہ حیدرآباد ہے تقسیم آبادی کے نمایاں عناصر کا تعلق فطرتاً حالات زرعی سے ہوگا۔ اور جب کہ رقبۂ مزروعہ کے فی صدی تناسب کی زیادتی سے مرہٹواڑی کو زیادہ گنجائیت حاصل نہیں ہے تو اس کی ضرورت ہے کہ اس کے سبب یا اسباب کی جستجو ایکطرف نوعیت کاشت۔ مقدار بارش۔ ذرائع آبپاشی وغیرہ میں اور دوسری طرف حالات اقتصادی مثلاً منڈی کی قربت۔ راستوں کی سہولت۔ اور معیار زندگی وغیرہ میں کیجائے تلنگانہ میں وسیع صحرائی رقبہ جات ہیں اور زمین رتلی ہے۔ بارش زیادہ ہوتی ہے (۳۲ انچ) اور ذرائع آبپاشی اچھے ہیں۔ اس لئے یہ خطہ چاول کی توسیع کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ برخلاف اس کے مرہٹواڑی میں رقبہ جات صحرائی معدودے چند ہیں۔ بارش کم ہوتی ہے (۲۸ انچ) نہ آبپاشی کے نالے ہیں اور نہ بڑے تالاب ہیں۔ وہاں کی زمین زیادہ تر عمدہ سیاہ ریگڑ کی قسم ہے جو نمی کو قائم رکھ سکتی ہے اور گیہوں اور پنبہ کی وسیع کاشت کے لئے موزوں ہے۔ تلنگانہ میں بالعموم چار فصلیں ہوتی ہیں۔ آبی و تابی خریف

ربیع اور مرہٹواڑی میں صرف دو فصلوں خریف اور ربیع میں کاشت ہوتی ہے۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ ارنڈی۔ تل اور مختلف اقسام کے دال تلنگانہ کے اور گیہوں۔ روئی۔ جوار۔ باجرا۔ السی اور دال کے مختلف اقسام مرہٹواڑی کے خاص اجناس ہیں۔ اگرچیکہ دال جوار۔ باجرا۔ اور اجناس روغندار کی کاشت دونوں خطوں میں مشترک ہے لیکن چاول تلنگانہ کے ساتھ اور گیہوں اور روئی مرہٹواڑی کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں تفصیلی طور پر مختلف اجناس کے رقبہ مزروعہ کا تناسب ضلعواری ظاہر کیا گیا ہے اور ذیل کا نقشہ اسی کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ رقبہ مزروعہ کے لحاظ سے جو گنجائش آبادی ہر ضلع میں ہے وہ بھی نقشہ میں درج کر دیگئی ہے۔



اس نقشہ سے یہ بھی واضح ہوگا کہ جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی کاشت تو تمام اضلاع میں ہوتی ہے لیکن گیہوں اور روئی اضلاع مرہٹواڑی میں اور چاول تلنگانہ میں زیادہ ہوتے ہیں یا زیادہ وضاحت کے ساتھ یوں کہا جاسکتا ہے کہ مرہٹواڑی میں رقبہ مزروعہ کا ۱۹ فی صد حصہ گیہوں اور روئی کے لئے اور ۲۰ فی صد حصہ جوار۔ اجناس روغندار اور دال کے لئے اور صرف (۱) فیصد حصہ چاول کے لئے مختص ہے اور تلنگانہ میں جملہ رقبہ مزروعہ کا ۱۰ فی صد سے

کچھ زائد حصہ چاول اور ۱۰ فی صد جوار۔ اجناس روغندار اور دال اور صرف ۵ء۱ فیصد گیہوں اور روئی کی کاشت کے کام میں لایا جاتا ہے۔ رقبۂ مزروعہ پر گنجانیت آبادی کا حساب لگایا جائے تو اضلاع تلنگانہ میں بمقابلۂ مرہٹواڑی کے گنجانیت زیادہ ہے باستثناء ضلع عادل آباد کے جہاں کی گنجانیت اگرچیکہ مرہٹواڑا ڑی کے اوسط سے کچھ زیادہ ہی ہے لیکن پھر بھی خطۂ مرہٹواڑی کے ایک ضلع (ناندیڑ) سے کم ہے۔ یہاں اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع تلنگانہ کی گنجانیت آبادی کی ترتیب کم و بیش اسی درجہ پر ہے جس فیصدی تناسب سے اُن میں چاول کی کاشت ہوتی ہے۔ تختہ ذیل میں اضلاع کی ترتیب مختلف عنوانات کے تحت دکھائی گئی ہے۔

نام ضلع	ترتیب بلحاظ											
	فیصدی تناسب رقبۂ مزروعہ	فیصدی تناسب آبادی	فیصدی تناسب رقبۂ مزروعہ	گنجانیت	چاول	جوار	روغندار	دال	مرہٹواڑی کی گنجانیت آبادی	گنجانیت آبادی بلحاظ فیصدی تناسب	گنجانیت آبادی بلحاظ فیصدی تناسب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
اطراف بلدہ	۹	۱	۱۳	۱۱	۱۶	۷	۱۶	۳	۰	۳	۵	۶
ورنگل	۱۴	۵	۳	۹	۱۳	۴	۱۰	۲	۸	۱۳	۶	۴
کریم نگر	۱۱	۴	۵	۱۰	۱۴	۳	۹	۵	۱۴	۲	۱	۳
عادل آباد	۱۵	۹	۱	۶	۹	۱۰	۱	۸	۴	۱۶	۲	۹
میدک	۱۳	۲	۷	۱۶	۱۰	۲	۴	۱۴	۱	۱	۳	۲
نظام آباد	۱۶	۳	۳	۰	۱۱	۱	۱۵	۶	۱۲	۹	۸	۱
محبوب نگر	۱۲	۶	۱۲	۱۵	۱۲	۶	۷	۴	۱۲	۱۱	۷	۵
نلگنڈہ	۱۰	۷	۱۰	۱۴	۱۵	۵	۱۴	۱	۱۶	۸	۱۲	۷
اورنگ آباد	۶	۹	۱۴	۴	۱	۱۶	۵	۱۲	۵	۱۴	۱۵	۱۵
بیڑ	۵	۱۳	۱۵	۳	۴	۱۴	۸	۱۰	۱۰	۱۵	۱۶	۱۶
ناندیڑ	۳	۱۲	۴	۲	۳	۱۱	۲	۱۱	۲	۴	۴	۸
پربھنی	۱	۱۴	۶	۱	۲	۱۳	۶	۹	۹	۱۰	۱۳	۱۴
گلبرگہ شریف	۸	۱۰	۱۱	۱۳	۸	۹	۱۱	۱۳	۱۱	۷	۱۱	۱۰
عثمان آباد	۲	۱۱	۸	۱۲	۶	۱۵	۱۲	۷	۶	۵	۹	۱۲
رائچور	۷	۱۶	۱۶	۵	۷	۱۲	۳	۱۵	۱۳	۱۲	۱۴	۱۳
بیدر	۴	۱۵	۹	۷	۵	۸	۱۳	۱۶	۳	۶	۱۰	۱۱

سب سے پہلے دونوں خطوں کے مشترک اجناس کے اعتبار سے اضلاع کی حیثیت کا لحاظ کرنا چاہئے یعنے بلحاظ جوار۔ اجناس روغندار و دال تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ ان اجناس کا مشترکہ فیصدی تناسب بلحاظ ترتیب مدارج اضلاع باعتبار گنجانیت آبادی جملہ رقبہ مزروعہ کے مقابلہ میں کیا ہوتا ہے اور یہ بھی واضح ہوگا کہ ان اجناس کا کوئی خاص اثر تعداد نفوس ضلع پر نہیں پڑتا یا کم از کم اس حد تک نہیں پڑتا جتنا کہ دوسرے اجناس کا پڑتا ہے مثلاً ضلع نظام آباد کہ وہ بلحاظ گنجانیت آبادی ملک سرکار عالی میں اوّل ہے لیکن ان اجناس کی کاشت کے اعتبار سے اس کا درجہ سب سے کمتر ہے۔ اس کے مقابلہ میں عادل آباد کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ ان اجناس کی کاشت کے لحاظ سے سب سے اوّل ہے لیکن بلحاظ گنجانیت آبادی تلنگانہ میں سب سے آخر ہے۔ بہرحال ان اجناس کی کاشت کا گنجانیت سے کوئی تعلق مبنا پایا نہیں جاتا۔

نام ضلع	ترتیب بلحاظ		نام ضلع	ترتیب بلحاظ	
	اجناس روغندار	اجناس دال		اجناس روغندار	اجناس دال
اطراف بلدہ	۱۳	۶	ورنگ آباد	۵	۱۵
ورنگل	۴	۴	بیدر	۱۰	۱۶
کریم نگر	۹	۳	ناندیڑ	۲	۸
عادل آباد	۱	۹	پربھنی	۸	۱۴
میدک	۳	۲	گلبرگہ شریف	۱۴	۱۰
نظام آباد	۱۶	۱	عثمان آباد	۱۱	۱۲
محبوب نگر	۶	۵	رائچور	۷	۱۳
نلگنڈہ	۱۲	۷	بیدر	۱۵	۱۱

۲۱۔ گنجانیت آبادی بہ اضلاع تلنگانہ۔ اب اجناس اور گنجانیت کے مسئلہ کے متعلق زیادہ تفصیلی بحث کرنیکی ضرورت ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں تلنگانہ کے ہر ضلع کی گنجانیت آبادی بلحاظ رقبہ مزروعہ دکھائی گئی ہے اور ضلعوں کے مدارج بلحاظ بارش۔ ذرائع آبپاشی و تناسب رقبہ جات زیر کاشت اجناس بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر تلنگانہ میں کل رقبہ مزروعہ کا ۸ فیصدی حصہ جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کیلئے اور ۵ فیصد حصہ گیہوں و پنبہ کے لئے

نام ضلع	گنجانیت آبادی فی مربع میل رقبہ مزروعہ	ترتیب بلحاظ					
		گنجانیت آبادی	بارش	ذرائع آبپاشی	جوار اجناس روغندار و دال	چاول	گیہوں و پنبہ
اطراف بلدہ	۲۹۳	۶	۸	۱	۷	۷	۵
ورنگل	۳۰۰	۴	۲	۵	۳	۴	۳
کریم نگر	۳۸۶	۳	۴	۴	۵	۳	۴
عادل آباد	۲۳۷	۸	۱	۸	۱	۸	۱
میدک	۴۷۲	۲	۵	۲	۲	۲	۶
محبوب نگر	۲۹۸	۵	۷	۶	۴	۶	۸
نظام آباد	۴۸۱	۱	۳	۳	۸	۱	۲
نلگنڈہ	۲۸۱	۷	۶	۷	۶	۵	۷

اور ۷۔ چاول کے لئے مختص ہے۔ اس خطہ میں آبادی کی گنجانیت پر چاول کی کاشت کا خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اراضی شالیزار کا فیصدی تناسب سب میں زیادہ ضلع نظام آباد میں ہے جو ۴۸۱ نفوس کی گنجانیت کے ساتھ سب میں اول ہے۔ اور کمترین تناسب ضلع عادل آباد میں ہے جو صرف ۳۰ کی گنجانیت کے لحاظ سے سب میں اسفل ہے۔ اور بقیہ اضلاع کے منجملہ میدک۔ کریم نگر اور ورنگل میں گنجانیت آبادی کا درجہ اراضی شالیزار کے فی صدی تناسب کے ساتھ قایم رہتا ہے۔ البتہ صرف محبوب نگر اطراف بلدہ و نلگنڈہ کے مدارج میں کچھ تفاوت ہے۔ اگرچیکہ نلگنڈہ باعتبار کاشت برنج محبوب نگر اور اطراف بلدہ پر فوقیت رکھتا ہے لیکن گنجانیت آبادی کے لحاظ سے فروتر ہے۔ یہاں اس کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نلگنڈہ کے اراضی برنج کا فیصدی تناسب محبوب نگر سے ذرا سا ہی زیادہ ہے یعنے ۹ ۶ فیصد کے مقابلہ میں ۸ ۶ فیصد اور اس ذرا سے اضافہ سے جو تفوق حاصل ہوتا ہے وہ عملاً لایق التفات نہیں۔ اس کے علاوہ محبوب نگر کو رقبہ تحت آبپاشی کا فیصدی زیادہ تناسب حاصل ہے اور توسیع شدہ سکندرآباد گدگ ریلوے کی وجہ سے جو ضلع میں سے گزرتی ہے اس کو اور سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ برخلاف اس کے نلگنڈہ ہنوز ایسے آسان ذرائع آمدورفت کے برکات سے محروم ہے۔ ان وجوہات سے محبوب نگر بمقابلہ نلگنڈہ زیادہ گنجان آباد ہے۔ اطراف بلدہ کو جو نلگنڈہ پر فوقیت حاصل ہے وہ بلاشبہ اس وجہ سے ہے کہ اس کے ذرائع آبپاشی بہتر ہیں۔ فی نفسہ یہ ضلع باعتبار آبپاشی ممالک محروسہ میں اول ہے اور اگر وہ وجوہات نہ ہوتے تو اس کی آبادی اور زیادہ گنجان ہوتی۔ اول تو یہ کہ یہاں اوسط بارش بہت کم ہے یعنے تلنگانہ میں کمترین اور دوسرے یہ کہ کثرت ذرائع آبپاشی کی وجہ سے جو رطوبت رہتی ہے اس کے باعث اس ضلع میں ملیریا پانی بخار شائع رہتا ہے۔ علاوہ بریں بلدہ دارالحکومت سے اتصال کی وجہ سے اس کی آبادی کے ایک بڑے حصہ کے بلدہ میں منجذب ہو جانیکا احتمال ہے۔

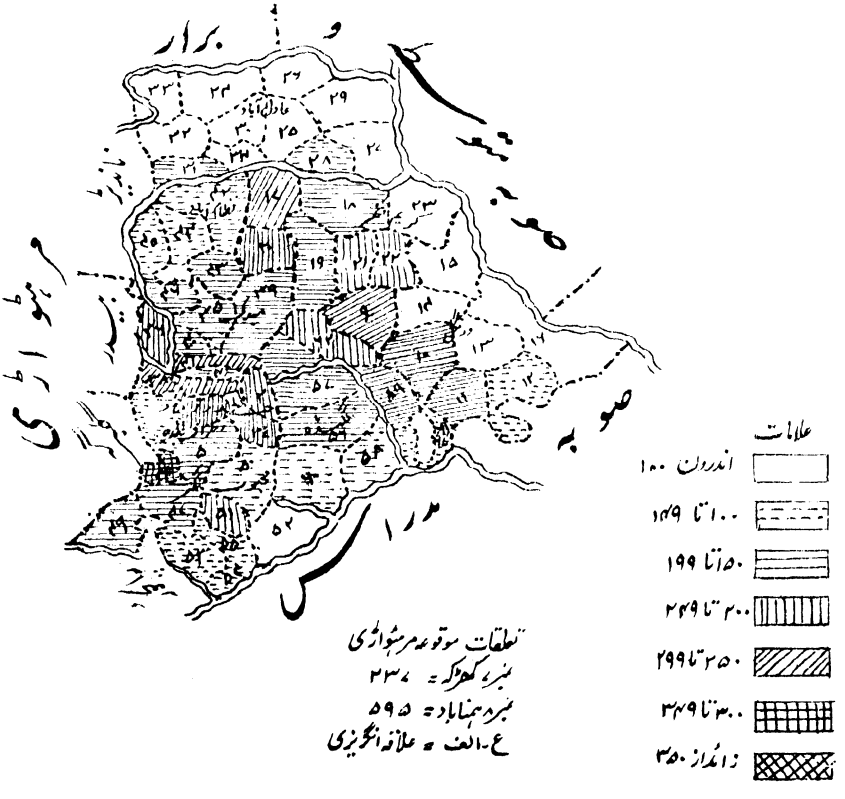
اس حد تک گنجانیت آبادی کو بلحاظ کاشت برنج جانچا گیا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ دوسرے اجناس کے مقابلہ میں گنجانیت کیا قرار پاتی ہے۔ عادل آباد جسمیں باوجودیکہ اوسط بارش ممالک محروسہ میں سب سے زیادہ ہے اور جس میں ایک طرف جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کیلئے اور دوسری طرف گیہوں اور پنبہ کے لئے سب سے بڑا تناسبہ رقبہ ہے بلحاظ گنجانیت فروترین درجہ پر ہے۔ کاشت برنج کے لحاظ سے پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے کہ اس میں بھی وہ فروتر ہے۔ اس کے بعد

میدک کو جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی اراضیات کے تناسب کے اعتبار سے سب پر فوقیت حاصل ہے۔ لیکن بلحاظ گنجانیت تلنگانہ میں اس کا دوسرا درجہ ہے۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ کاشت برنج کے اعتبار سے یہ ضلع دوسرے درجہ پر ہے اور کاشت گندم و پنبہ کے لحاظ سے زیادہ گھٹا ہوا ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس ضلع کی زیادہ گنجانی صرف جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی وافر کاشت کی وجہ سے ہے۔ پس کاشت برنج بھی ایک تائیدی سبب ہونا چاہیئے مندرجہ بالا تختہ پر مزید غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تلنگانہ کی گنجانیت بمقابلہ دوسرے عناصر کے زیادہ تر مقدار بارش۔ ذرائع آبپاشی اور کاشت برنج پر منحصر ہے۔

۲۲۔ گنجانیت در تعلقات تلنگانہ نقشہ نمبر (۲) سے تلنگانہ کے مختلف تعلقات کی گنجانیت آبادی فی مربع میل ظاہر ہوگی۔

نقشۂ تلنگانہ

مظہر گنجانیت آبادی فی مربع میل در مختلف تعلقات



(۱)	بندوچید رآباد	(۱۴)	پاکھال	(۲۶)	راجورہ	(۳۸)	کلبگور	(۵۰)	کلوہ کرتی
(۲)	شرقی	(۱۵)	ملک	(۲۷)	چنور	(۳۹)	سدی پیٹھ	(۵۱)	ناگرکرنول
(۳)	غربی	(۱۶)	بالوپخہ	(۲۸)	کشتی پیٹھ	(۴۰)	نرسا پور	(۵۲)	امر آباد
(۴)	شمالی	(۱۷)	یلگنیال	(۲۹)	سرپور	(۴۱)	وقار آباد	(۵۳)	دنپرتی
(۵)	جنوبی	(۱۸)	سلطان آباد	(۳۰)	اودنور	(۴۲)	آرمور	(۵۴)	جٹپول
(۶)	دھارور	(۱۹)	کریم نگر	(۳۱)	نرمل	(۴۳)	کاماریڈی	(۵۵)	گوپال پیٹھ
(۷)	کھڑکہ	(۲۰)	سرسلہ	(۳۲)	بوتھ	(۴۴)	نظام آباد	(۵۶)	نلگنڈہ
(۸)	ہمناباد	(۲۱)	منصور آباد	(۳۳)	کنوٹ	(۴۵)	بودھن	(۵۷)	بھونگیر
(۹)	ورنگل	(۲۲)	پرکال	(۳۴)	یلغرتپ	(۴۶)	یلاریڈی	(۵۸)	مریال گوڑہ
(۱۰)	محبوب آباد	(۲۳)	مہادیوپور	(۳۵)	میدک	(۴۷)	محبوب نگر	(۵۹)	سوریاپیٹھ
(۱۱)	کھمم مٹھ	(۲۴)	عادل آباد	(۳۶)	اندول	(۴۸)	پرکی	(۶۰)	دلورکنڈہ
(۱۲)	مدہرہ	(۲۵)	آصف آباد	(۳۷)	بانات	(۴۹)	نکتھل	(۶۱)	حضور نگر
(۱۳)	یلندو							(۶۲)	جنگاؤں

ضلع عادل آباد میں (جو پہاڑیوں اور جنگل کا مخلوط مجموعہ ہے اور جس میں کاشت برنج کا تناسب سب سے کم ہے) آبادی منتشر ہے۔ منجملہ ۱۱ تعلقات کے جن میں ضلع منقسم ہے ۹ کی گنجانیت آبادی فی مربع میل ۱۰۰ نفوس سے بھی کم پڑتی ہے اتنی قلیل آبادی والے دوسرے تعلقات وہ ہیں جو ضلع ورنگل کے شرقی حصہ میں واقع ہیں (جہاں پہاڑیاں اور صحرا بہ کثرت ہیں) اور امر آباد ہے جو ایک نہایت ہی مضر صحت تعلقہ ہے اور جو محبوب نگر کے جنوب میں ریلوے لائن سے مسافت بعیدہ پر واقع ہے اور جس کی گنجانیت صرف ۴۲ ہے۔ بلحاظ سرزمین آبادی کی تقسیم کے مسئلہ کے متعلق بعد میں بحث کیجائیگی

۲۳- گنجانیت آبادی بہ اضلاع مرہٹواڑی - مرہٹواڑی پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ کے اجناس خاص گیہوں اور روئی ہیں نیز یہ کہ ذرائع آبپاشی بمقابلہ تلنگانہ بہت کم ہیں۔ گنجانیت آبادی بلحاظ رقبہ مزروعہ صرف ۲۰۲ نفوس فی مربع میل ہے بمقابلہ تلنگانہ کے جہاں ۳۳۹ ہے۔ اضلاع کی گنجانی تختہ مندرجہ حاشیہ میں درج کی گئی ہے اور دوسرے مختلف نقطہائے نظر سے بھی اضلاع کا درجہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نام ضلع	ترتیب بلحاظ گنجانیت آبادی بر رقبہ زیر زراعت	گنجانیت	مقدار بارش	آبپاشی	جملہ اجناس روئیدادہ دوامی	فصل برنج	فصل گندم و جوار
اورنگ آباد	۱۶۱	۷	۷	۲	۲	۸	۳
بیڑ	۱۵۰	۸	۲	۶	۵	۶	۴
ناندیڑ	۲۴۴	۱	۱	۴	۱	۳	۲
پربھنی	۱۸۹	۲	۲	۵	۴	۵	۱
گلبرگہ رئیف	۲۳۳	۲	۵	۱	۷	۲	۸
عثمان آباد	۲۲۳	۴	۳	۳	۶	۷	۷
رائچور	۱۹۸	۵	۸	۸	۳	۴	۵
بیدر	۲۲۹	۳	۴	۷	۸	۱	۶

ف مرہٹواڑی میں رقبہ مزروعہ کے فیصدی ۱۸ حصہ میں گیہوں اور روئی کی کاشت ہوتی ہے

اور فیصدی ۲۰ میں جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی اور فی صدی ایک حصہ میں چاول کی پس بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں چاول بہت کم ہوتے ہیں۔ لیکن گیہوں اور روئی زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے ناندیڑ جو مرہٹواڑی میں باعتبار گنجائیت سب سے بڑھا ہوا ہے بلحاظ مقدار بارش و کاشت جوار اس خطہ میں اول ہے۔ اور صرف ایک ضلع پربھنی کے مقابلہ میں بلحاظ کاشت گندم و پنبہ درجہ دوم پر آتا ہے۔ یہاں جملہ رقبہ مزروعہ کا صرف ایک فیصد رقبہ کاشت برنج کے تحت ہے۔ اس کے بعد زیادہ سے زیادہ گنجائیت ضلع گلبرگہ شریف میں دکھلائی دیتی ہے جو بلحاظ کاشت گندم و پنبہ سب سے آخر اور بلحاظ مجموعی رقبہ کاشت جوار اجناس روغندار و دال آخر سے ایک درجہ پہلے ہے۔ مرہٹواڑی میں کاشت چاول کا فیصدی تناسب اسی ضلع میں سب سے زیادہ ہے۔ بیدر جو بلحاظ گنجائیت تیسرا ہے باعتبار کاشت گندم و پنبہ کمتر درجہ پر۔ اور جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی کاشت کے لحاظ سے سب سے اسفل ہے۔ پس یہ ظاہر ہے کہ ضلع اول الذکر کو جو درجہ حاصل ہے وہ کاشت گندم و پنبہ و جوار کی بدولت ہے۔ ثانی الذکر کا درجہ یقیناً ان اجناس کے سبب نہیں ہے بلکہ ایک حد تک کاشت برنج کی وجہ سے ہے اور ثالث کا مرتبہ بھی یقیناً کاشت برنج کی وجہ سے ہے اسی سلسلہ میں اس کا ذکر مناسب ہے کہ گلبرگہ کو جو یہ مرتبہ باعتبار گنجائیت حاصل ہے اس کے اسباب میں ان امور واقعہ کو بھی دخل ہے کہ گریٹ انڈین پنسولا ریلوے اس ضلع میں سے گزرتی ہے۔ نیز قصبہ گلبرگہ شریف ایک تجارتی مرکز ہے۔ اور اس میں ایک کارخانہ پارچہ بافی اور تین روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے قائم ہیں۔ علاوہ اس کے ضلع کے حدود میں گٹھے باندھنے کا ایک کارخانہ اور چھ روئی صاف کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔ مزید براں یہ کہ قصبہ گلبرگہ شریف میں ایک مقدس درگاہ ہے جہاں ہر طرف سے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ اسیطرح پر ناندیڑ کے حق میں صرف یہ امر ہی مفید نہیں ہے کہ اس میں سے حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے گزرتی ہے بلکہ یہ امور بھی اسکے معین ہیں کہ روئی کی ایک عمدہ قسم کی وجہ سے اس ضلع کی شہرت ہے اور اس میں دس روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی اور (۷) روئی صاف کرنے کی اور ایک صرف گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ قصبہ ناندیڑ سکھوں کے نزدیک مقدس ہے اور ان کے اکثر افراد زیارت کے لئے آتے رہتے ہیں۔

اب مرہٹواڑی کے دوسرے اضلاع کی طرف توجہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پربھنی جو بلحاظ کاشت گندم و پنبہ درجہ اولین میں ہے اس کی گنجائیت آبادی گلبرگہ شریف سے کم ہے جو ان

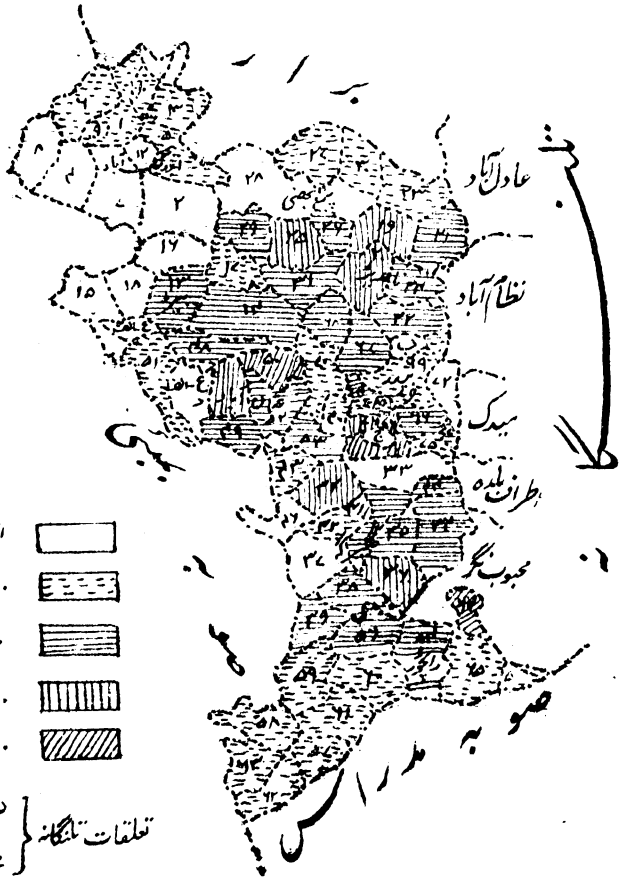
اجناس کی کاشت کے اعتبار سے سب سے کم درجہ پر ہے لیکن چاول کی کاشت کے لحاظ سے بالاتر ہے۔ اورنگ آباد و بیڑ بھی جوگیہوں۔ روئی اور جوار کی کاشت کے اعتبار سے بالاتر ہیں لیکن بلحاظ گنجائیت آبادی گلبرگہ شریف سے کمتر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں عثمان آباد ان اجناس کے اعتبار سے اورنگ آباد اور بیڑ سے کمتر ہے تاہم اچھی بارش سے مستفید ہوکر وہ اس قابل ہے کہ ان ہر دو اضلاع سے زیادہ گنجائیت قایم رکھ سکے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کردینا ضروری ہے کہ وہ سالہ مدت کے دوران میں دو دفعہ آلاف کاشت پنبہ کی وجہ سے روئی صاف کرنے کی گرنائیں بالکل بند ہوگئیں اور یہ کہ امساک باراں وقحط وطاعون نے مرہٹواڑی کے شمالی اضلاع کو بمقابلہ جنوبی اضلاع کے زیادہ نقصان پہنچایا انفلوئنزا نے بھی مرہٹواڑی پر اپنے مہیب اثرات چھوڑے ہیں۔ اگرچہ کاشت برنج کے اراضیات مختصہ کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں کم ہے۔ لیکن تاہم یہ ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ چاول پیدا کرنے والے اضلاع ناندیڑ۔ گلبرگہ شریف و بیدر کو دوسرے گیہوں کی کاشت کرنے والے اضلاع سے آبادی کی زیادہ گنجائیت حاصل ہے۔

۴۴۔ اسباب تفاوت گنجائیت درمیان خطہ ہائے قدرتی۔ مختصر یہ ہے کہ تلنگانہ کی فصلیں مرہٹواڑی کی دو فصلوں کے مقابلہ میں رعایا کو سال بھر زیادہ مصروف رکھتی ہیں بالخصوص فصل ہائے تری بمقابلہ خشک فصلوں کے ایک تعداد غالب کو مصروف بکار رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں تلنگانہ کے وسیع رقبہ جات صحرائی جو ایک حد تک اس خطہ کی زیادتی مقدار بارش کا باعث ہیں۔ انوام صحرائی کے لئے پناہ گاہ کا کام دیتے ہیں جن کی بسر بردکم وبیش پیداوار صحرائی مثلاً جنگلی میوہ جات شہد۔ جڑوں اور گڈوں پر معہ اس غلہ کے جو قرب وجوار کے دیہاتی رقبہ جات سے ملجاتا ہے ہوتی ہے یہ جڑیں اور گڈے اور ثمر اور اشجار مثل شریفہ (سیتاپھل) جو اس حصہ ملک میں خود رو ہوتے ہیں بالعموم طبقہ غربا کے لئے غذا کا کام دیتے ہیں۔ اور خصوصاً جب کبھی غلہ کی پیداوار خفیف ہو تو یہ بڑے ممد ومعاون ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مرہٹواڑی کی خشک فصلیں اتنے کثیر مزدوران زراعتی کی خدمات کی طالب نہیں ہیں جتنی کہ تلنگانہ کی تری فصلیں۔ اور اس حصہ ملک میں جنگلات کا فقدان غریب طبقات کو اُن ارزاں اقسام غذا سے محروم رکھتا ہے جس سے علاوہ غلہ کے تلنگانہ کے باشندے مستفید ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں مرہٹواڑی کی زراعت کا انحصار بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ تر بارش پر ہے۔ اور جب کبھی بارش نہیں ہوتی تو یہ حصہ ملک دوسرے حصص کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ متاثر ہوجاتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ گزشتہ ۴۵ سال کے دوران میں جو (۳) سخت

قحط واقع ہوئے اُن سے جو اضلاع سب سے زیادہ متاثر ہوئے وہ سب کے سب مرہٹواڑی کے ہیں جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا حاصلِ کلام یہ کہ ان دونوں قطعات میں صرف نوعیت و تعداد و اجناس کاشت شدہ بلکہ مرہٹواڑی کے انقلابات موسمی پر زیادہ انحصار بھی وہ خاص عناصر معلوم ہوتے ہیں جو ان دونوں خطہ ہائے قدرتی میں تفاوت گنجانیت کے موجب ہیں

سال قحط	اضلاع متاثرہ
۱۲۸۶ف م ۷۶-۱۸۷۷ء	راچور - گلبرگہ شریف - عثمان آباد
۱۳۰۶ف م ۹۶-۱۸۹۰ء	راچور - گلبرگہ شریف - عثمان آباد - بیڑ اورنگ آباد - بیڑ - پربھنی - ناندیڑ
۱۳۰۹ف م ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء	گلبرگہ شریف - عثمان آباد - راچور -

۲۵ - گنجانیت تعلقات مرہٹواڑی - نقشہ نمبر (۳) کے ملاحظہ سے مختلف تعلقات مرہٹواڑی کی گنجانیت آبادی فی مربع میل ظاہر ہوگی



(۱) اورنگ آباد	(۱۳) بیڑ	(۲۵) پربھنی	(۳۷) اندولہ	(۴۹) تلجاپور	(۶۱) سندھنور	(۷۳) گھوڑواڑی
(۲) امبڑ	(۱۴) مومن آباد	(۲۶) بسمت	(۳۸) شاہ پور	(۵۰) لاتور	(۶۲) کیل	(۷۴) بھالکی
(۳) بھوکرون	(۱۵) آشٹی	(۲۷) منگولی	(۳۹) شوراپور	(۵۱) پرینڈہ	(۶۳) بلبرگہ	(۷۵) ایکلی
(۴) گنگاپور	(۱۶) گیوراٹی	(۲۸) جنتور	(۴۰) کلیانی	(۵۲) لوہارا	(۶۴) امرچنتہ	(۷۶) پرتاب پور
(۵) جالنہ	(۱۷) سنجھلے گاؤں	(۲۹) پاتھری	(۴۱) چنور	(۵۳) گنجوٹی	(۶۵) گدوال	(۷۷) حسن آباد
(۶) کنڑ	(۱۸) پاٹودہ	(۳۰) کلمنوری	(۴۲) شاہ آباد	(۵۴) رانچور	(۶۶) بیدر	(۷۸) چنچولی
(۷) پٹن	(۱۹) ناندیڑ	(۳۱) پالم	(۴۳) السند	(۵۵) عالم پور	(۶۷) اودگیر	(۷۹) مرگ
(۸) ویجاپور	(۲۰) قندہار	(۳۲) گلبرگہ شریف	(۴۴) تانڈور	(۵۶) دیودرگ	(۶۸) احمدپور	
(۹) خلد آباد	(۲۱) پرمول	(۳۳) مچنچولی	(۴۵) شیرآباد	(۵۷) گنگاوتی	(۶۹) جنواڑہ	
(۱۰) سلوڑ	(۲۲) دگلور	(۳۴) کورنگل	(۴۶) افضل پور	(۵۸) کشتگی	(۷۰) نلنگہ	
(۱۱) جنسی	(۲۳) چدگاؤں	(۳۵) سیڈم	(۴۷) عثمان آباد	(۵۹) لنگسگور	(۷۱) چٹگوپہ	
(۱۲) الرسا لکوٹی	(۲۴) بلولی	(۳۶) یادگیر	(۴۸) کلم	(۶۰) مانوی	(۷۲) نارائن کھیڑ	

ضلع اورنگ آباد کے کل تعلقات میں اور ضلع بیڑ کے ۶ تعلقات کے منجملہ ۴ تعلقات میں گنجانیت فی مربع میل ۱۵۰ سے کم ہے۔ گنجانیت کے متعلق چند دیگر امور سے فی الحال بحث کی جائیگی۔

۲۶ تقسیم آبادی بلحاظ درجات گنجانیت۔ اس باب کے ملحقہ تختہ نشان (۲) میں بلحاظ گنجانیت آبادی تعلقات کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی کا ایک تناسب عظیمہ یعنی کل ریاست کی آبادی کا (۵۸) فیصد سے زیادہ حصہ ایسے رقبہ جات میں رہائش پذیر ہے جس کی اوسط گنجانی ۱۵۰ تا ۳۰۰ نفوس فی مربع میل ہے اور یہ رقبہ جات کل رقبہ ریاست کے فیصد ۵، ۴۵ حصے پر مشتمل ہیں ان دہ سالہ مصائب نے اس زمرہ کی آبادی اور رقبہ دونوں کو بہت کچھ گھٹا دیا ہے چنانچہ سابقہ دہ سالہ دوران میں ایسے حصص ملک جملہ رقبہ کے فیصد ۶۸، ۵۱ حصے پر مشتمل تھے اور انکی آبادی جملہ آبادی کا فیصد ۶۴، ۶ حصے تھی۔ مرہٹواڑی میں یہ انحطاط تلنگانہ سے نسبتاً زیادہ ہے یعنی مرہٹواڑی میں بلحاظ رقبہ ۸ فیصد سے زائد اور بلحاظ آبادی ۵ فی صد اور تلنگانہ میں علی الترتیب ۶، ۲ اور ۹، ۱ فی صد انحطاط ہوا ہے۔ اس کے اسباب طاعون۔ قحط اور امساک باراں

رقبہ جات جنکی گنجانی ۱۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ہے

ہیں جنہوں نے خطہ اوّل الذکر میں بمقابلۂ ثانی الذکر کے زیادہ تباہی مچائی اور جو اس حصّۂ ملک سے اکثر نفوس کے ترکِ وطن کا باعث ہوئے۔

اس درجہ کی سب سے زیادہ گنجانی لاتور (۲۸۳) ضلع عثمان آباد۔ جگتیال (۲۷۵) ضلع کریم نگر تعلقہ ورنگل (۲۶۳) وقار آباد (۲۷۳) تعلقہ پائیگاہ اور کلبگور (۲۵۳) ہر دو موقوعہ ضلع بیدک چنگلوپہ (۲۸۱) اور نارائن کھیڑ (۲۷۱) ہر دو تعلقات پائیگاہ موقوعہ ضلع بیدر۔ بشیر آباد (۲۶۵) تعلقۂ پائیگاہ ضلع گلبرگہ شریف۔ امرچنتہ (۲۶۰) سمستان راچکور میں ہے۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں اُن اضلاع کی فہرست دیگئی ہے جن کے زائداز ۵ ۷ فیصد رقبہ میں ایسی آبادی ہے جو اس درجہ کے تحت آتی ہے۔ گلبرگہ شریف اور بیدر کی آبادی کا ۳ ۷ فیصد حصّہ اس درجہ کی گنجانیت کے رقبہ جات میں بستا ہے لیکن خود ان رقبہ جات کا تناسب کُل رقبہ کے ساتھ صرف ۵۹ و ۶۴ فیصد ہوتا ہے۔

ضلع	تناسب فیصدی رقبہ	تناسب فیصدی آبادی
بیدک	۹۶ ۸	۹۸ ۲
ناندیڑ	۸۱ ۳	۸۵ ۴
کریم نگر	۸۰ ۴	۹۲ ۸
اطراف بلدہ	۷۹ ۶	۸۳ ۴
عثمان آباد	۷۹ ۲	۸۷ ۱

۲۷۔ رقبہ جات جنکی گنجانی ۱۵۰ سے کم ہے۔ اس قلمرو کی جملہ آبادی کا ایک ثلث سے زائد حصّہ (۳۶ ۸) ایسے رقبہ جات پر مشتمل ہے جن کی گنجانی فی مربع میل ۱۵۰ نفوس سے کم پڑتی ہے اس قسم کے رقبہ جات کا تناسب جملہ رقبہ ریاست کے ساتھ فی الوقت (۵۳ ۹) فیصد پڑتا ہے سابقہ ۵۰ سالہ مدت میں اس کا تناسب ۴۸ ۱ فیصد تھا۔ اس درجہ میں رقبہ اور آبادی کا اضافہ بدیں وجہ ہوا ہے کہ دہ سالہ مصائب کے باعث آبادی میں انحطاط ہونے کے سبب سے بعض رقبہ جات درجۂ اعلیٰ سے گھٹ کر اس درجہ میں شریک ہو گئے ہیں۔ مثلاً نظام آباد جو ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) میں اپنے رقبہ کا ۵ ۹ فیصد حصّہ اور اپنی آبادی کا ۸۰ ۳ فیصد حصّہ حلقۂ دوم (۱۵۰ تا ۳۰۰) کے تحت اور بقیہ ۱۴ ۱ فیصد حصّہ رقبہ و ۱۹ ۷ فیصد حصّہ آبادی کے تحت حلقۂ اول (اندرون ۱۵۰) رکھتا تھا۔ اب اس قدر انحطاط پا گیا ہے کہ اس کے رقبہ کا ۲ ۲ فیصد اور آبادی کا ۶۴ ۸ فیصد حصّہ حلقۂ اوّل کے تحت اور بقیہ حلقۂ دوم کے تحت آتا ہے۔

اگر اس جلد کے آخری ضمیمہ جات نشان ۲ و ۳ ملاحظہ فرمائے جائیں تو اس کے اسباب غالباً عیاں ہو جائیں گے نظام آباد بالکل تلنگانہ کا ملک ہے اور وہاں کے باشندوں کی روزمرّہ غذا چاول اور جوار ہے۔ اس کل دہ سالہ مدت کے دوران میں چاول کا نرخ اس ضلع میں ممالک محروسہ کے

اوسط نرخ سے بہت چڑھا ہوا رہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دس سال کے منجملہ چھ سالوں میں یہاں اجناس کے جو نرخ رائج رہے وہ ممالک محروسہ میں گراں ترین تھے۔ جوار کا نرخ بھی ۸ سال میں بمقابلہ اوسط گراں رہا۔ ناکافی غذا کی وجہ سے قوت میں اس قدر انحطاط ہوا کہ لوگ بآسانی امراضِ وبائی کا شکار ہو گئے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) پر ایک نظر بھی ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ باستثناء بلدۂ حیدرآباد کُل تلنگانہ میں نظام آباد ہی ایسا ضلع ہے کہ جہاں دس سال کے دوران میں اموات کا تناسب سب سے زیادہ رہا ہے ضلع اورنگ آباد بالکلیہ اسی درجہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ کچھ تو بوجہ طاعون و قحط اور کچھ بوجہ کمی بارش اورنگ آباد کی گنجانی ۱۹۱۱ء کے ۱۴۰ نفوس فی مربع میل سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۱۵) رہ گئی ہے۔ دوسرے اضلاع جن کے رقبہ کا ایک کثیر تناسب اس قلیل گنجانی کے درجہ میں آتا ہے وہ عادل آباد (۸ء۹۳ فی صد) رائچور (۳ء۹۰ فی صد) اور ورنگل (۲ء۷۶ فیصد) ہیں۔ وہ تعلقات تلنگانہ جن کی گنجانیت قلیل یعنے فی مربع میل ۱۰۰ نفوس سے بھی کم ہے حسب ذیل ہیں۔

لنگ (۲۹) پالونچہ (۴۸) پاکھال (۹۱) یلندو (۹۵) ضلع ورنگل۔ مہادیوپور (۱۰۷) ضلع کریم نگر۔ راجورہ (۶۶) یلغڑپ (۶۸) آصف آباد (۷۷) اوٹنور (۷۹) عادل آباد وچنور (۸۱) سرپور (۸۳) کنوٹ (۸۵) اور بوتھ (۹۴) ضلع عادل آباد۔ امراباد (۴۲) ضلع محبوب نگر۔ مرمٹواڑی میں اتنی قلیل گنجانیت ان تعلقات میں پائی جاتی ہے۔ گنگاپور (۴۷) ویجاپور (۷۸) لاڑسانگوئی (۸۴) پٹن (۹۳) خلد آباد (۹۴) انبڑ (۹۸) اور اجنٹہ (۹۹) ضلع اورنگ آباد۔ پاٹودہ (۴۹) آشٹی (۵۳) گیوراٹی (۸۴) ضلع بیڑ۔ جنتور (۸۹) ضلع پربھنی۔ افضل پور (۷۸) اندولہ وچنچولی (۷۹) ضلع گلبرگہ شریف۔ یہاں اس امر کا اعادہ بے محل نہ ہوگا کہ انفلوئنزا اور طاعون نے جو بربادی مچائی اور قحط اور گرانی غلّہ نے قوت میں جو کمزوری پیدا کر دی وہ مختلف اضلاع و تعلقات کے گنجانی کو گھٹانے میں بلاشبہ مُمد و معاون ہوئیں۔

۲۸۔ رقبہ جات جنکی گنجانی ۳۰۰ سے زیادہ ہے۔ اس قلمرو کی آبادی کا صرف ۱۰ فیصد حصہ ایسے رقبہ جات میں رہائش پذیر ہے جنکی گنجانی فی مربع میل ۳۰۰ نفوس کی ہوتی ہے۔ منجملہ اُن تین تعلقات کے جن کی گنجانی ۱۹۱۱ء میں ۳۰۰ سے زیادہ لیکن ۴۰۰ سے کم تھی صرف ایک تعلقہ پرگی ضلع محبوب نگر اپنی مرتبت قایم رکھ سکا اس کی یہ حالت صرف باقی ہی نہ رہی بلکہ اس کی گنجانیت ترقی کر کے ۳۰۸ سے ۳۲۱ ہو گئی اسکے برخلاف دوسرے دو تعلقات جو دس سال قبل ہم رتبہ تھے

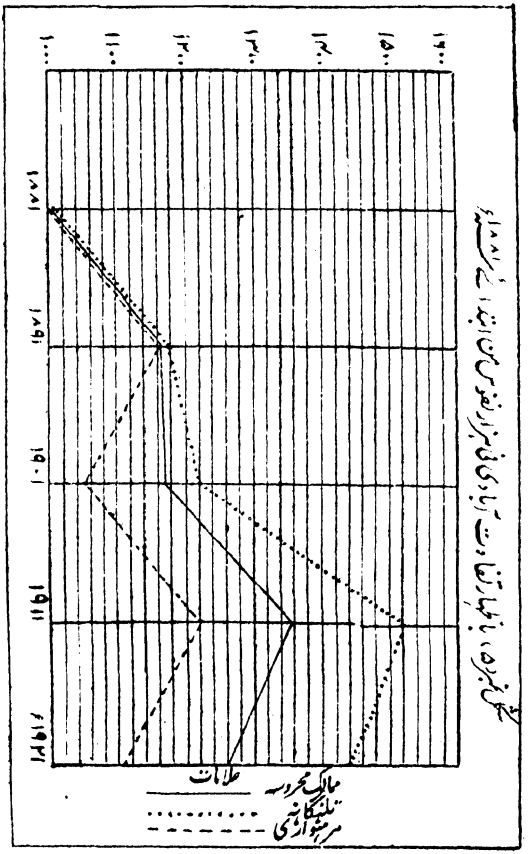
یعنے کلبگہ ضلع میدک وکھمر کہ ضلع اطراف بلدہ اب گھٹکر کمتر درجہ یعنی ۱۵۰ تا ۳۰۰ کی گنجانیت والے زمرہ میں آگئے ہمنا باد گوکہ خطۂ مرہٹواڑی میں واقع ہے لیکن باغراض انتظامی ضلع اطراف بلدہ کے تحت ہے۔ اس کا قلیل رقبہ ۳۰ مربع میل ہے لیکن اسکی آبادی نہایت ہی گنجان یعنی ۴۵۰ اور ۶۰۰ کے درمیان ہے۔ یہ تعلقہ اپنی نوعیت میں ۱۹۱۱ء میں بھی یگانہ تھا اور ۵۹۵ کی گنجانیت کے ساتھ اس مرتبہ بھی اسی نوعیت پر قایم رہا۔ ملک سرکار عالی میں (۶۰۰) اور اس سے زائد گنجانیت رکھنے والے رقبہ جات سوائے بلدۂ حیدرآباد کے اور کوئی نہیں ہیں اور جیسا کہ مملکت ہند کے بلادِ عظیمہ میں چوتھے شہر کے شایانِ شان ہے اسکا رقبہ (۵۱) مربع میل ہے اور اس کی گنجانیت آبادی فی مربع میل ۹۲۵، نفوس ہے بلدہ کے مختلف حصوں کی آبادی کے متعلق تفصیلی کیفیت باب آئندہ میں درج کی جائیگی۔

۲۹۔ نقل وحرکت آبادی۔ اس حد تک شب مردم شماری کی آبادی کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ اب اسکی نقل وحرکت یعنی سابقہ مردم شماریوں سے تفاوت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ آبادی کی نقل وحرکت کے متعلقہ اعداد وشمار امپیریل ٹیبل نمبر (۲) میں درج کئے گئے ہیں اور اسی مبحث اور حیات وممات کے متعلقہ اعداد مناسبہ تختہ جات ضمیمہ نشان ۳ و ۴ و ۵

سال	آبادی	کمی یا زیادتی	
		حقیقی	فیصد
۱۸۸۱ء	۹۸۴۵۹۵	-	-
۱۸۹۱ء	۱۱۵۳۶۴۰	+۱۶۸۰۴۵	+۱۷٫۱
۱۹۰۱ء	۱۱۱۴۱۶۴۰	-۳۹۵۰۹۰	-۳٫۵
۱۹۱۱ء	۱۱۴۴۶۶۰	+۳۲۴۵۲۰	+۲۰٫۶
۱۹۲۱ء	۱۲۴۷۱۷۰	-۹۰۲۹۰	-۶٫۸

ملحقہ باب ہذا میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس قلم رو کی پہلی مردم شماری ۱۸۸۱ء سنہ ۱۲۹۰ف میں ہوئی تھی اور اس وقت سے آبادی میں جو تفاوت پیدا ہوتا رہا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ شکل نمبر (۵) سے بالوضاحت یہ ظاہر ہوگا کہ خطہ ہائے قدرتی میں اور کل ممالک محروسہ میں مجموعی طور پر ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری تک فی ہزار آبادی کیسا تفاوت واقع ہوتا رہا ہے۔

اسی شکل ترسیمی سے یہ بھی صاف معلوم ہوگا کہ



شکل نمبر (۵) باظہار تفاوت آبادی فی ہزار نفوس من ابتدا ۱۸۸۱ء

ملک کی آبادی کے سیلاب میں کسطرح مدوجزر موتا رہا ہے اور یہ اُتار چڑھاؤ یکے بعد دیگرے کیسے سلسلہ وار واقع ہوئے ہیں۔ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں جو قحط واقع ہوا وہ ۱۹۰۱ء میں آبادی کے انحطاط کا باعث ہوا۔ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت اپنے پیشرو سے زیادہ خوش نصیب تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۱ء میں ۲۰ فیصدی آبادی کا اضافہ ہوا۔ اس کے برخلاف ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی دہ سالہ مدت جیسا کہ زیر قبل ذکر کیا جا چکا ہے کئی حیثیتوں سے تشویش ناک رہی ہے۔ ایک طرف قحط و امراضِ وبائیہ اور دوسری طرف منڈیوں پر جنگِ عظیمہ کے اثرات غرض کہ دونوں لحاظ سے یہ دہ سالہ مدت ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء سے بھی زیادہ ناموافق رہی اور اُسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سابقہ دس سالہ مدت کے مقابلہ میں آبادی کا دونا نقصان ہوا۔ اس دہ سالہ دوران میں ہندوستان اپنی آبادی میں صرف ۲ء۱ فیصد کا اضافہ کرسکا ہے۔ ملک سرکار عالی کے متصلہ صوبہ جات میں سے صرف مدراس ہی ایسا صوبہ ہے جس میں فیصد ۲ء۲ کی زیادتی ہوئی اور بمبئی میں تو فیصد ۸ء۱ کی کمی ہوئی۔ اور صوبہ متوسط میں نہایت ہی قلیل اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں بمقابلہ آبادی ۱۹۱۱ء (۹،۰۲،۹۰۶) نفوس کا اتلاف ہوا ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ اس نقصان کی تقسیم بلدۂ حیدرآباد۔ ضلع اطراف بلدہ اور دوسرے انتظامی اسمات میں کسطرح واقع ہوئی ہے۔

اسمات	آبادی	تفاوت بمقابلہ ۱۹۱۱ء		تفاوت بمقابلہ اعداد ۱۸۸۱ء جنکو ہزار فرض کیا گیا ہے
		حقیقی	فیصد	
بلدہ حیدرآباد	۴۰۴۱۸۷	- ۹۷۴۵۹	- ۱۹ء۴	۱۰۶۵
اطراف بلدہ	۴۹۰۴۹۸	- ۳۹۵۲۷	- ۷ء۴	۱۲۸۲
سمت ورنگل	۲۶۷۶۰۲۱	+ ۲۰۸۷۵۲	+ ۰ء۸	۱۶۱۵
" میدک	۲۸۴۱۵۹۲	- ۱۹۱۵۱۵	- ۶ء۳	۱۴۲۷
" اورنگ آباد	۲۶۱۸۴۳۰	- ۳۵۱۶۷۸	- ۱۱ء۸	۹۸۱
" گلبرگہ شریف	۳۴۳۴۰۴۲	- ۲۴۳۶۰۲	- ۶ء۶	۱۲۴۴

صوبۂ ورنگل نے بہت تھوڑا اضافہ ایک فیصدی سے بھی کم ظاہر کیا ہے صوبۂ اورنگ آباد میں جو اس دہ سالہ مصائب کا سخت ترین آماجگاہ رہا ہے اس کی چالیس سال قبل کی آبادی کے مقابلہ میں فیصدی تقریباً ۲ کی کمی آئی ہے۔ آگے چلکر معلوم ہوگا کہ جملہ کمی کا کتنا تناسب فطرتی اسباب کے باعث اور کتنا ترکِ وطن کے باعث ہوا ہے بلدۂ حیدرآباد کے متعلق باب دوم میں بحث کی جائیگی۔

۳۔ فطرتی آبادی کا تفاوت۔ آبادی کی کمی بالعموم اُن دو اسباب کے منجملہ کسی ایک سبب سے یا آنکہ ان ہر دو سے ہوتی ہے یعنی پیدائش کے مقابلہ میں اموات کی زیادتی۔ اور آکر بسنے والوں

کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی زیادتی۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) سے معلوم ہوگا کہ سبب اول جملہ نقصان کے دو ثلث کا ذمہ دار ہے۔ اس کا ذکر ضروری ہے کہ گو اعداد حیات و ممات قابلِ اطمینان طریقہ پر نہیں رکھے جاتے تاہم یہ امر لائقِ اظہار ہے کہ اُن اعداد کی غلطی زیادہ تر فروگذاشت کی نوعیت کی خفیہ پیدائش کے اعداد میں ہوتی ہے نہ کہ حیات و ممات کے اعداد کے مبالغہ کی صورت میں۔ یہ اعداد جس حالت میں بھی ہیں صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ اُن قدرتی اسباب سے جو نقصان آبادی کا ہوا ہے وہ نہایت ہی عظیم ہے۔ امراض وبائیہ سے جو اس دہ سالہ دوران میں شائع رہے اموات کی تعداد کثیر رہی جیسا کہ اس امر واقعہ سے اظہار ہوتا ہے کہ سابقہ دہ سالہ مدت کے مقابلہ میں تعدادِ اموات میں فیصدی (۷۰) کی زیادتی ہوئی جس کی وجہ سے ملک کو (۶،۰۰،۹۲۷) نفوس کا خاص نقصان ہوا

آبادی	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	فیصد تفاوت
حقیقی آبادی	۱۲۴۷۱۷۷۰	۱۳۳۷۴۶۷۶	— ۶٫۸
آکر بسنے والے	۲۰۲۷۸۱	۲۶۰۷۱۳	...
تارکانِ وطن	۳۴۶۰۲۶	۳۰۶۹۹۳	...
نظری آبادی	۱۲۶۱۵۰۱۵	۱۳۴۲۰۹۵۶	— ۶٫۰

تختہ مندرجۂ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ نظری آبادی کے مقابلہ میں حقیقی آبادی نے کس حدِ عظیمہ تک نقصان برداشت کیا ہے اور اس سے ثابت ہوگا کہ ترکِ وطن سے جو نقصان ہوا وہ فی الحقیقت زیادہ ہے سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی تعداد بیرون سے آکر بسنے والوں کی تعداد سے زیادہ تھی۔ تارکانِ وطن کے اعداد اگرچہ کہ حیات و ممات کے اعداد کے مقابلہ میں زیادہ صحت کے ساتھ مرتب ہوئے ہیں مگر وہ بھی بعض خصوصیات کے تابع ہیں۔ آکر بسنے والوں کے اعداد میں اس امر واقعہ سے نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنا مقامِ پیدائش حیدرآباد درج کرا دیتے ہیں اور اسطرح اندازہ میں کمی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور ممالک اجنبیہ کو نقلِ وطن کرنے والوں کے اعداد نامکمل ہیں۔ چنانچہ برطانیہ عظمیٰ کے اعداد بہدست نہیں ہو سکتے۔ بہرحال یہ ظاہر ہے کہ اس دہ سالہ مدت میں جو اسبابِ خلل انداز تھے ان کی وجہ سے ایک طرف تارکینِ وطن کی تعداد میں اضافہ ہوا اور دوسری طرف آکر بسنے والوں کی تعداد میں اس قدر کمی ہوئی کہ صرف اسی ایک سبب سے سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران میں ۱۴۳۲۴۵ نفوس کا نقصان ملک کو برداشت کرنا پڑا اسکے مقابلہ میں سابقہ دس سال میں ۴۶۲۸۰ کا نقصان ہوا تھا۔ اگر ان دونوں اسباب مندرجۂ بالا کے متعلقہ اعداد صحیح ہوتے تو ملک کی آبادی میں جو ۹،۰۲،۹۰۶ نفوس کی کمی آئی ہے

اس کے وجوہ پورے طور پر ظاہر ہو جاتے لیکن بصورتِ موجودہ اِس نقصان عظیمہ کے منجملہ فیصدی تقریباً (۸۲) کی وجہ ظاہر ہوتی ہے۔

۳۱۔ **تفاوت آبادی اعتدالی**۔ اگر ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے درمیانی مدت کے اضافہ کو آبادی اعتدالی کے معمولی نشو ونما پر محول کیا جائے (جسکی نوعیت ایک سلسلہ ہندسیہ کی ہے) تو شرح ترقی ضابطہ ذیل سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

لوک پ ن ۔ لوک پ ج = ن لوک (۱ + ش)

جہاں پ ج سے مراد ایک مردم شماری کے وقت کی آبادی ہے اور پ ن سے مراد آبادی ہے اس مردم شماری کے ن سال کے بعد۔ ش سے مراد شرح اضافہ سالانہ اور ن سے مراد تعداد سال۔ ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے اعداد مردم شماری درج کرنے سے سلسلہ ہندسیہ کی شکل یہ ہوگی:۔

لوک ۱۱۵۳۰۴۰ ۔ لوک ۹۸۴۵۵۹۴ = ۱۰ لوک (۱ + ش)

۶۹۹۳۲۴۱۹۲ ۔ ۷۰۶۲۰۹۴۳۹ = ۱۰ لوک (۱ + ش)

یا ۱۰ لوک (۱ + ش) = ۰٫۰۶۸۸۵۲۴۷

لوک (۱ + ش) = ۰٫۰۶۸۸۵۲۴۷

(۱ + ش) = ۱٫۱۵۹۸۰

ش = ۰٫۱۵۹۸۰

اِس شرح ترقی کی بنیاد پر حساب لگانے سے ۱۹۲۱ء میں اِس ضلع کی اوسط آبادی ۱۸۱۲۵۶۳ قرار پاتی ہے۔ لیکن چونکہ حقیقی آبادی بلحاظ شمار ۱۲۴۱۷۰۰ ہے اسلئے یہ معلوم ہوا کہ ۶۰ لاکھ سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ سابقہ مردم شماری (۱۹۱۱ء) میں بھی بلحاظ اعداد ترقی اعتدالی ۲۰ لاکھ سے زیادہ نفوس کی کمی معلوم ہوئی تھی۔ حالانکہ ۱۹۱۱ء کی حقیقی آبادی بمقابلہ ۱۹۰۱ء بقدر ۲۰ فیصد بڑھی ہوئی تھی۔ اِس نقصان عظیمہ کا حصہ کثیر گذشتہ صدی کے آخری سالوں کے مصائب اور دہ سالہ گذشتہ کے آفات پر محول کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ آبادی کی اعتدالی ترقی پر نہ صرف اِن مصائب سے اثر پڑا بلکہ اس امر واقعہ سے بھی کہ آکر بسنے والوں کی تعداد مسلسل انحطاط پذیر رہی اور ۱۹۰۱ء سے تارکین وطن کی تعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ ولادت کے مقابلہ میں اموات کی زیادتی سے گزشتہ دہ سالہ دوران میں (۶) لاکھ سے زیادہ نفوس کا نقصان عائد ہوا۔

۳۲۔ آبادی کے میعادی تغیرات۔ یہ بلاشُبہ باعث دلچسپی ہوگا کہ حیدرآباد کی آبادی کے تغیرات کا کل ہندوستان اور پھر بعض اہم صوبجات و ریاست ہائے ہند کے تغیرات کے ساتھ ہر دہ سالہ مدت پر مقابلہ کیا جائے تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت ممالک محروسہ کی تاریخ میں ایک خصوصیت اور اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اسی زمانہ میں اُس کو ترقی کا وہ اعلیٰ تناسب نصیب ہوا ہے جو پہلے شاید ہی حاصل ہوا ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسوقت جو (۲۰) فیصد کا اضافہ ہوا وہ باستثنا چند چھوٹی ریاستوں اور ایجنسیوں کے ایسا عظیم ترین تناسب تھا جو کسی ہندوستانی صوبہ یا ریاست کو اس دہ سالہ دوران میں نصیب ہوا ہو۔ اس سے پہلے دس سال میں ممالک محروسہ کی آبادی میں ۴ فیصد سے زیادہ انحطاط ہوچکا تھا اور اس کے مقابلہ میں کُل ہندوستان میں مجموعی طور پر ۲ فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا تھا ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی مدت اس سے بدتر رہی کیونکہ اس دس سال میں جملہ آبادی کا فیصد ۶ حصہ ضائع ہوا اور کُل ہندوستان کی آبادی میں جزوی یعنی ایک فیصد سے کچھ ہی زیادہ ترقی ہوئی۔

نام صوبہ	تفاوت درمیان		
	۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء	۱۹۰۱ء و ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء
ہند	+ ۱٫۲	+ ۱٫۷	+ ۲٫۵
تلنگ و حیدرآباد	− ۶٫۸	+ ۵٫۲۰	− ۳٫۴
بنگلور	+ ۲٫۷	+ ۱۹٫۷	+ ۷٫۸
بہار و اڑیسہ	− ۱٫۴	+ ۳٫۸	+ ۱٫۱
بمبئی	− ۱٫۸	+ ۶٫۰	− ۱٫۷
صوبہ متوسط و برار	+ ۰٫۰	+ ۱۶٫۲	− ۸٫۱
مدراس	+ ۲٫۲	+ ۸٫۳	+ ۷٫۳
پنجاب	+ ۷٫۵	− ۱٫۸	+ ۶٫۹
صوبہ متحدہ	− ۳٫۱	− ۱٫۱	+ ۱٫۷
ٹرووا	+ ۶٫۴	+ ۱٫۴	− ۱۹٫۲
گوالیار	− ۱٫۳	+ ۳٫۵	...
کشمیر	+ ۱٫۵	+ ۷٫۸	+ ۲٫۱۴
میسور	− ۳٫۰	+ ۸٫۴	+ ۱٫۱۲
ٹراونکور	+ ۸٫۱۶	+ ۲٫۱۶	+ ۴٫۱۵

تختہ مندرجہ حاشیہ میں بعض عمروں کی میعادوں کے لحاظ سے ۱۹۱۱ء کے بعد سے آبادی کا تفاوت ظاہر کیا گیا ہے اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف وہ اطفال جو ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے نصف آخر میں پیدا ہوئے جبکہ طاعون و انفلوئنزا کا دور دورہ تھا ایک بڑی تعداد میں تلف ہوئے جسکی وجہ سے اُسی میعاد عمر والے ۱۹۱۱ء کے اطفال کے مقابلہ میں ۲۱ فیصد سے زیادہ کا انحطاط ہوا بلکہ ہر میعاد عمر کے اشخاص بجز میعاد آخری "۵۵ و زاں بعد" کے مختلف مدارج میں انحطاط پذیر ہوئے ہیں۔ قابل توالد و تناسل عمر والے نفوس میں زیادہ کمی رونما ہوئی ہے اور ترقی آبادی میں ظاہراً اس کا نہایت تباہ کُن اثر ہوا ہے۔

میعاد عمر	فیصدی تفاوت درمیان ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء
۰ تا ۵	− ۲۱٫۳
۵ تا ۱۰	+ ۵٫۹
۱۰ تا ۱۵	+ ۶٫۸
۱۵ تا ۲۰	− ۱۲٫۲
۲۰ تا ۲۵	− ۱۳٫۳
۲۵ تا ۳۰	− ۱۱٫۷
۳۰ تا ۳۵	− ۶٫۵
۳۵ تا ۴۰	− ۵٫۴
۴۰ تا ۴۵	− ۱۱٫۲
۴۵ تا ۵۰	− ۴٫۷
۵۰ تا ۵۵	− ۵٫۶
۵۵ تا ۶۰	+ ۱۰٫۳
۶۰ اور زائد	+ ۰٫۱

گزشتہ چالیس سال کے دوران میں ملک کی آبادی بقدر ۲۶٫۷ فیصد ترقی کرگئی ہے اور مرہٹواڑی کے

۱۰۰ فیصد کے مقابلہ میں تلنگانہ میں ۴۵٫۴ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس دہ سالہ مدت کے ناموافق حالات نہ ہوتے تو تلنگانہ میں اور مزید ترقی ہوتی کیونکہ فی الحقیقت وہاں ترقی کی اچھی گنجائش ہے چنانچہ اس کے قابل زراعت رقبہ کا ۲۰ فیصد سے زیادہ حصہ ہنوز بانتظار کاشت افتادہ ہے۔ تلنگانہ نے ۱۹۱۱ء تک یکساں مستقل ترقی ظاہر کی ہے ۱۸۹۱ء میں اس کی آبادی میں ۵٫۰ فیصد کی زیادتی ہوئی تھی اور گزشتہ صدی کے آخری سالوں کے مصائب کے باوجود ۱۹۰۱ء میں فیصد ۴٫۶ کی زیادتی ہوئی تھی ۱۹۱۱ء میں اس کے عین قابل دہ سالہ عرصہ کے آخری سالوں کی عسام موسمی قابل اطمینان کیفیت اور صحت عامہ کی عمدہ حالت سے مستفید ہوکر تلنگانہ نے اپنی آبادی میں فی صد ۲۴ کا اضافہ کرلیا۔ صرف موجودہ دہ سالہ دوران ہی میں فیصد ۵٫۴ کی کمی آئی ہے۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی میں جو ۱۸۹۱ء میں فیصد (۸٫۱۶) کا اضافہ آبادی میں ہوا تھا (جو تلنگانہ کے اضافہ کے قریب قریب ہے) طاعون اور قحط کے اثرات سے ۱۹۰۱ء میں فی صد (۱۰) کی کمی ہوئی ۱۹۱۱ء میں اس کی حالت پھر سنبھلی اور آبادی میں فیصد (۴٫۱۶) کا اضافہ ہوا یعنی اسی قدر تناسب کا جو ۱۸۹۱ء میں حاصل ہوا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں پھر انحطاط ہوا اور نسبتاً تلنگانہ سے زیادہ نقصان ہوا یا بالکل صحت کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تلنگانہ کے فیصد ۵٫۴ کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں فیصد ۸٫۸ کا نقصان ہوا۔

۳۳۔ اسباب نقل وحرکت آبادی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے اسباب ہیں جو ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دوران میں اس ریاست اور مدت کی آبادی میں بالعموم انحطاط پیدا کرنے کے باعث ہوئے ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری کے زمانہ تک آبادی میں تغیر پیدا کرنے والے جو اسباب سمجھے جاتے ہیں وہ تین ہیں (۱) ملک زیر بحث کے رقبہ کا تغیر۔ (۲) ایک مردم شماری کے مقابلہ میں دوسری مردم شماری میں زیادہ صحت اعداد اور (۳) آبادی کی حقیقی نقل وحرکت۔

ان تین اسباب کے منجملہ پہلے دو سبب یک لخت نظر انداز کردئے جاسکتے ہیں کیونکہ ملک کے رقبہ میں گزشتہ چالیس سال کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا اس لئے آبادی کے تفاوت کا سبب تغیر رقبہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ۱۹۱۱ء کا شمار ۱۹۰۱ء کے مقابلہ میں زیادہ عمدگی سے ہوا تھا اور ۱۹۲۱ء میں ہر ممکنہ تدبیر اختیار کی گئی تھی کہ ۱۹۱۱ء سے زیادہ بہتر نہیں تو کم از کم اس کے برابر صحت حاصل ہو گشتیات کثیرہ کی اجرائی اور مکمل ذاتی ہدایات کے ذریعہ سے شمار کنندگان کو انکے فرائض سے بخوبی آگاہ کیا گیا تھا اور اس قیاس کی تائید میں معقول وجوہ ہیں کہ شمار کنندوں نے اپنے فرائض مستعدی اور خوش اسلوبی کیساتھ انجام دئے۔

اب سبب سوم رہ جاتا ہے یعنی آبادی کی حقیقی نقل و حرکت۔ پس ان عناصر پر غور کرنا چاہیئے جو نقل و حرکت کے باعث ہوتے ہیں۔ اکثر و بیشتر یہ عناصر وہی ہیں جو عوام کے مادی حالات پر موثر ہوتے ہیں مثلاً حالات فصول و صحت عامہ۔ ترقی ذرائع آبپاشی و شوارع وغیرہ۔ چونکہ ان عناصر پر قدرتی قوتوں یعنی پیدائش و موت کے عمل کا اور ترک وطن کرنے اور آکر بسنے کے موثر اثرات کا انحصار ہے اس لئے اُن کا بالاجمال اعادہ یہاں مناسب ہوگا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ مردم شماری سے قبل دہ سالہ دوران میں ان مختلف عناصر کے اثرات سے کن قدرتی نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

سب سے پہلے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ صرف اراضی سرکاری کے رعیت واری پٹہ جات کا رقبہ ۳۱۶۵۰ مربع میل ہے بڑھکر اس دس سال میں ۳۳۱۲۳ مربع میل ہوگیا۔ لیکن جیسا کہ زیر قبل ذکر ہو چکا ہے موسم بارش کی خرابی کی وجہ سے چھ سال تک فصلیں اوسط سے کم ہوئیں اور غلہ کی قیمتیں نہایت ہی گراں رہیں۔ اس جلد کے آخر میں جو ضمیمہ جات ۱ و ۲ و ۳ طبع کئے گئے ہیں اُن سے واضح ہوگا کہ عام غذا کے غلوں (چاول۔ جوار۔ گیہوں) کی قیمت زمانہ اعتدال کے مقابلہ میں زیادہ گراں تھی۔ نیز یہ کہ اس دہ سالہ دوران کے سالہائے آخری میں ان اجناس غذائیہ کی قیمت میں بے حد زیادتی ہوگئی تھی یعنی اوسط سے علی الترتیب فیصد ۱۶۳ و ۲۱۴ و ۲۲۱ بڑھگئی تھی۔ بلدہ حیدرآباد میں یہ اضافے علی الترتیب فیصد ۱۴۱ و ۱۲۹ و ۱۶۰ تھے۔ ان حالات کا بجز اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا تھا کہ طبقہ غربا کا معمولی معیار زندگی اور بھی پست ہوگیا اور ان میں ترک وطن کی ترغیب پیدا ہوگئی۔

شفاخانوں اور دواخانوں کی تعداد دہ سالہ دوران زیر بحث کے اوائل میں ۹۲ تھی لیکن اختتام پر (۱۱۰) تک متجاوز ہوگئی اور بیماران زیر علاج کی تعداد ۷۰۵۹۷ سے بڑھکر ۱۵۳۴۴۶ تک پہنچگئی۔ اس دہ سالہ دوران میں حفظان صحت کا ایک علیحدہ سررشتہ بھی قائم ہوا تاکہ حالات حفظان صحت کی اصلاح کی تدابیر اختیار کرے اور دواخانہ جات دورہ کا بھی انتظام عمل میں آیا۔ باوجود ان سب امور کے اس دہ سالہ دوران کے حصہ کثیر میں ملک کی صحت اچھی نہیں رہی۔ طاعون کے برابر حملے ہوتے رہے۔ اور پانچ سال شدت رہی اور ہر دفعہ ۲۵ ہزار سے زیادہ اموات ہوئے۔ بلدہ حیدرآباد پر طاعون کا پہلا حملہ اگست ۱۹۱۱ء (مہر ۱۳۲۰ف) میں ہوا اور پھر اس دس سال میں دو دورے ہوئے انفلوئنزا سے ۳ لاکھ نفوس سے زیادہ ہلاک ہوئے۔ تختہ ضمیمہ نشان (ہ) سے معلوم ہوگا کہ اس دہ سالہ دوران میں ممات کی تعداد حیات کی تعداد سے تقدیر ۶ لاکھ زیادہ رہی ہے۔

آبپاشی اور شوارع میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے۔ خصوصاً اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ۔ مبدک۔ نظام آباد

محبوب نگر اور گلبرگہ شریف میں تقریباً ۶۰ مربع میل کا رقبہ جدید طور پر تحت آبپاشی لایا گیا ہے سکندر آباد گدگ ریلوے کے افتتاح کا ذکر زیں قبل کر دیا جا چکا ہے۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کی تجارت کی مجموعی مالیت نامساعد حالات کے باوجود ۱۳۲۰ف کے ۱۶۵۶۷۴ لاکھ سے تجاوز کر کے ۱۳۲۹ف میں ۳۶۳۰۶ لاکھ تک ترقی کر گئی لیکن ضمیمہ تختہ نشان (۴) سے معلوم ہوگا کہ ملک سے ترکِ وطن کر کے جانے والوں کی تعداد ملک میں آکر بسنے والوں سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ بڑھی ہوئی ہے۔

واقعات مندرجہ بالا سے ظاہر ہوگیا کہ جو دو اسباب آبادی کے گھٹانے کے موجب ہوئے ہیں وہ صرف (۱) حالات فصول اور (۲) حالات صحت عامہ ہیں۔ ان کے باہمی عمل کا نتیجہ ہے کہ پیدائش کے مقابلہ میں اموات کی افزائش رہی اور تارکین وطن کی تعداد کو واردین کی تعداد کے مقابل غلبہ حاصل رہا۔

اس کا اعادہ یہاں بے موقع نہ ہوگا کہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ملک سرکار عالی کی آبادی بتقدر فیصد ۶،۸ کم ہوگئی ہے۔ مرہٹواڑی میں فیصد (۸،۸) اور تلنگانہ میں فیصد (۴،۵)۔ اعداد میں یوں ذکر ہوسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں جملہ ۹۰۲۹۰۶ نفوس ضائع ہوئے۔ تلنگانہ میں ۳۰۵۶۶۶ اور مرہٹواڑی میں ۵۹،۲۴۰ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا جا چکا ہے اس نقصان کے منجملہ فیصد ۸۲ حصہ پیدائش سے اموات کی زیادتی اور آکر بسنے والوں سے ترکِ وطن کرنیوالوں کی تعداد کی زیادتی پر محمول ہوتا ہے۔

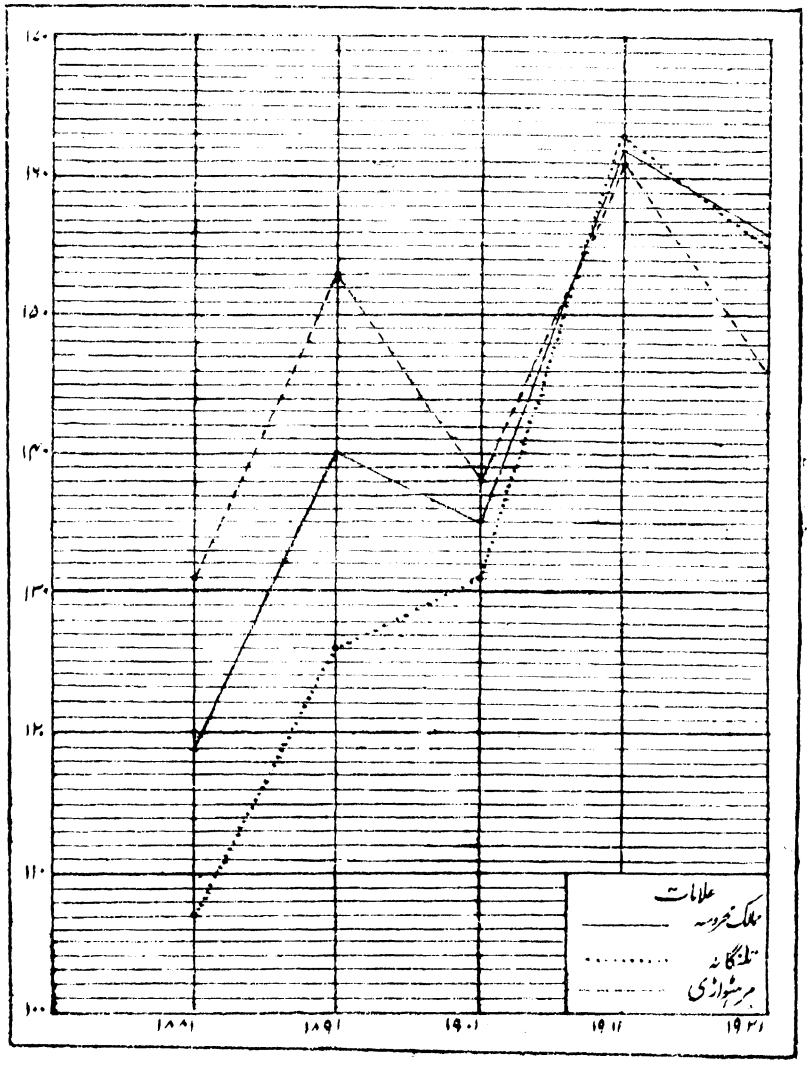
۳۴۔ گنجانی کا مدوجزر۔ ہر ایک مردم شماری کے لحاظ سے گنجانی میں جو تفاوت پیدا ہوتا گیا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا۔ اس کا آخری خانہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر ملک کی کل سطح پر مساوی نصل کے ساتھ انسانوں کو پھیلا دیا جائے تو ہر فرد کا اُس کے قریب ترین پڑوسی سے کتنا فاصلہ رہے گا۔

؎ تختہ باظہار گنجانیت آبادی من ابتدائے ۱۸۸۱ء تا نہایہ ۱۹۲۱ء ؎

سال	نفوس فی مربع میل	ایکر فی نفس انسانی	قربت بجانب گز
۱۸۸۱ء	۱۱۹	۵،۳۸	۱۷۳
۱۸۹۱ء	۱۴۰	۴،۵۷	۱۶۰
۱۹۰۱ء	۱۳۵	۴،۷۴	۱۶۳
۱۹۱۱ء	۱۶۲	۳،۹۵	۱۴۹
۱۹۲۱ء	۱۵۱	۴،۲۴	۱۵۴

ذیل کی شکل میں ملک کی گنجانی کے سر دہ سالہ تفاوت کو مجموعی طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اُس کیساتھ قدرتی خطہ ہائے ملک کی گنجانی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

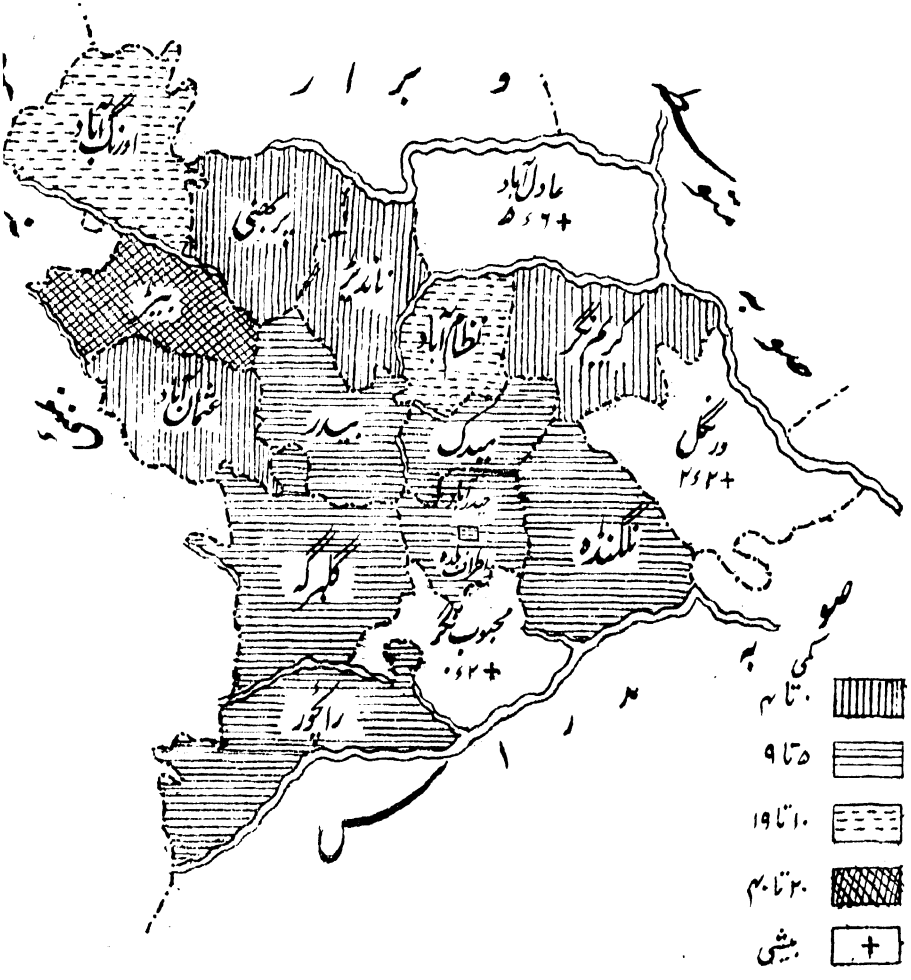
شکل باظہار تفاوت ہائے گنجانیت



نقشہ مندرجہ بالا سے عیاں معلوم ہوگا کہ بمقابلہ دہ سالہ سابقہ کے فی الوقت ہر فرد کے لئے پاک وصاف ہوا

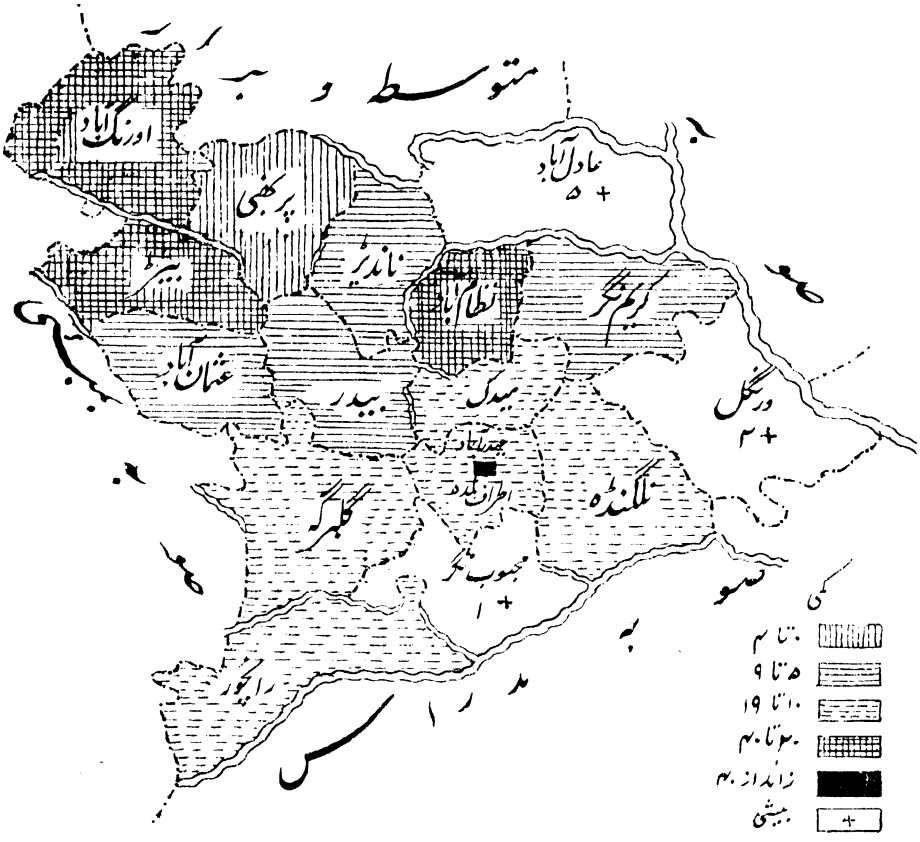
کی زیادہ گنجائش ہے۔ فی الوقت جبکہ آبادی میں انحطاط رونما ہوا ہے اور جس کا اثر اسقدر ضرور ہوا ہوگا کہ ذرائع معیشت کی کشمکش پر آبادی کا بار فطرتاً ہلکا ہوگیا ہو تو ایسی صورت میں ہجوم آبادی کے مسئلہ پر غور کرنیکی مطلقاً ضرورت پائی نہیں جاتی۔

۳۵۔ **نقل وحرکت آبادی اضلاع**۔ نقشہ ملحقہ کے ملاحظہ سے اس مملکت کے ہر ضلع کی آبادی کی گنجانی میں بمقابلہ آبادی ۱۹۱۱ء جو تفاوت فیصدی (کمی یا بیشی) پیدا ہوا ہے وہ ظاہر ہوگا۔



تختہ ضمیمہ نشان (۳) سے ظاہر ہوگا کہ اس دہ سالہ دوران میں بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اورنگ آباد و بیڑ میں بہت نقصان ہوا ہے۔ اور ان میں ۱۹۱۱ء کی آبادی کے لحاظ سے فیصد علی الترتیب ۱۹۰۱ اور ۴۴ کا انحطاط ہوگیا ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی قدرتی آبادی (یعنے تارکینِ وطن کے مقابلہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد کی زیادتی کو حقیقی آبادی سے خارج کرنے کے بعد) فی الوقت ۵۵۹ر۴ر۳ قرار پاتی ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اس کے مماثلہ اعداد ۲۷۰۵ر۴ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سال کے عرصہ میں ۴۰ر۴ر۶۸ نفوس یا فیصد ۹، کی حقیقی کمی ہوگی۔ ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء کی حقیقی آبادی کا لحاظ کیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ بلدۂ حیدرآباد میں ۹۶ر۴۳۶ نفوس یا فیصد ۱۹، ۴ کا نقصان ہوا ہے۔ اعداد حیات و ممات کی ترتیب ہنوز حالتِ ابتدائی میں ہونے کی وجہ سے اُن پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا لیکن بغیر کسی اندیشہ کے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اُن میں جو غلطی ہے اُس کی نوعیت فروگزاشت اندراجات حیات و ممات کی ہے نہ کہ اضافہ یا مبالغہ کی۔ یہ ناقابلِ اطمینان اعداد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اس دہ سالہ دوران میں بلدۂ حیدرآباد میں حیات سے ممات کے اعداد بقدر ۲۰۰۰۰ بڑھے ہوئے رہے۔ یا بالفاظ دیگر مندرجۂ بالا قدرتی آبادی کی ۶۸ فیصد سے زیادہ کمی شرح ممات کی زیادتی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے جو اشاعتِ طاعون و انفلوئنزا اور بوجہ گرانی غلہ طبقۂ غربا کی قوت کے انحطاط کا نتیجہ ہے۔ اورنگ آباد و بیڑ قحط و قلت آب نوشیدنی اور طاعون کے سبب سے زیادہ شکار ہوئے اور ان اضلاع کے انحطاط کو فطرتاً انہیں مصائب کی جانب منسوب ہونا چاہئے ملک کے جو اضلاع اس بارہ میں اظہار ترقی کرتے ہیں وہ صرف عادل آباد ورنگل و محبوب نگر ہیں جن کی گنجائی میں علی الترتیب ۶، ۵، ۲، ۲ و ۲، فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے اسباب بعد میں بیان کئے جائینگے۔

نقشہ مندرجۂ ذیل سے ۱۹۱۱-۱۹۲۱ء کے دوران میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے جو تفاوت تعداد نفوس میں بصورت کمی وبیشی پیدا ہوا ہے وہ ظاہر ہوگا



۳۶۔ گنجانی اضلاع تلنگانہ۔ تلنگانہ کے تین اضلاع ورنگل۔ عادل آباد۔ محبوب نگر کے سوا بقیہ اور اضلاع کی گنجانیت گھٹ گئی ہے۔ ان تینوں اضلاع میں رقبہ صحرائی کا تناسب زیادہ ہے اور آبادی نتشر ہے مگر اب وہاں کے جنگلات قطع ہو رہے ہیں اور رقبہ قابل زراعت اور رقبہ کاشت برنج میں بتدریج توسیع ہوتی جارہی ہے اور مزدور زیادہ رجوع ہونے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی گنجانی میں (گو قلیل ہے) علی الترتیب

۲۰۵ کا اضافہ ہوا ہے۔ ورنگل جس کی ابتدا ۱۸۸۱ء میں ۶۴ نفوس فی مربع میل کی گنجانی سے ہوئی مسلسل طلسم خوش بختی کا مسحور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی گنجانی ۱۸۹۱ء میں (۸۱) اور ۱۹۰۱ء میں (۹۰) ہوگئی حالانکہ اُس سال مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں انحطاط ہوا۔ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں مزید اضافہ ہوا اور گنجانی فی مربع میل ۱۱۴ نفوس تک پہنچ گئی۔ موجودہ دہ سالہ دوران میں جبکہ اکثر اضلاع میں کمی ہوئی ہے ورنگل نے اپنے رقبہ کے فی مربع میل پر ۲ نفوس کا اضافہ حاصل کیا ہے۔ رقبہ جات صحرائی کو قابل کاشت بنانے کے علاوہ ملک کے ذرائع معدنی کی ترقی جو بصورت معدن زغال یلندو میں ہو رہی ہے وہ ضلع ہذا میں ایک کثیر التعداد آبسنے والوں کیلئے جاذب توجہ ہے اور وہی دہ سالہ ترقی آبادی کا باعث ہے۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ملک کے بقیہ حصص کیساتھ اس ضلع کی تعداد اموات بھی زیادہ تھی لیکن پھر بھی یہاں کی گنجانی میں زیادتی ہوئی۔ عادل آباد کی حالت بھی اس لحاظ سے ورنگل کے مماثل ہے کہ اول الذکر میں بھی وسیع رقبہ جات صحرائی ہیں۔ آبادی بھی منتشر ہے اور اُس کے رقبہ مزروعہ کی وسعت برابر بڑھتی جارہی ہے لیکن اُس کو وہ مواقع مفیدہ حاصل نہیں ہیں جو ورنگل کو حاصل ہیں۔ ورنگل میں بمقابلہ عادل آباد کے حسب ذیل اضافیات زیر آبپاشی ہیں۔ نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے اُس میں سے گزرتی ہے اور عادل آباد میں ذرائع ریلوے بالکل مفقود ہیں۔ ورنگل میں سنگارینی کے معدنہائے زغال موجود ہیں۔ اور عادل آباد کی معدنی دولت ابھی برآمد شدنی ہے۔ عادل آباد کی گنجانی گو کہ مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لیکن وہ ورنگل کی برابری نہیں کرسکتی۔ ۱۸۸۱ء میں فی مربع میل ۶۰ نفوس کی گنجانی سے اس کا آغاز ہوا اور اُس کے بعد سے اس کا تناسب مسلسل بڑھتا ہی رہا۔ ۱۹۰۱ء میں بھی ورنگل کی طرح نفع اٹھاتے ہوئے ۱۹۱۱ء میں فی مربع میل ۵۸ نفوس تک پہنچ گیا۔ اب بھی اس ضلع میں اضافہ کا اظہار ہوا ہے جو بلاشبہ رقبہ قابل کاشت کی ترقی کا زیر بار احسان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں ابھی مزید ترقی کی وسیع گنجائش موجود ہے کیونکہ اس کے قابل کاشت رقبہ کے ۱۲ فیصد حصہ میں ابھی کوئی زراعت نہیں ہوتی اور اُس کے معدنی ذرائع سے ابھی ابھی فائدہ حاصل کیا جانے لگا ہے۔

محبوب نگر بھی ۱۸۸۱ء سے (جبکہ اس کی گنجانی ۹۱ نفوس فی مربع میل تھی) برابر ترقی کر رہا ہے۔ ۱۹۰۶-۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت میں جو ایک خوشحالی کا زمانہ رہا اس کی گنجانی ۱۴۵ تک پہونچ گئی موجودہ دہ سالہ دوران میں بھی باوجود متصلہ اضلاع کے انحطاط کے اُس نے اپنی گنجانی خفیف اضافہ کے ساتھ قایم رکھی معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں اس کو ایک حد تک سکندرآباد گدک ریلوے

کے افتتاح سے مدد ملی جو اِس ضلع میں شمال سے جنوب تک گزرتی ہے اور جس نے بلاشبہ اس کی دلفریبیوں کو شگفتہ کر دیا ہے۔

اب تلنگانہ کے دوسرے اضلاع کی طرف توجہ کریں تو معلوم ہوگا ہے کہ نظام آباد کو سب سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اُس کی گنجائی ۱۹۱۱ء میں (۱۷۴) تھی۔ اُس سے تنزل کر کے ۱۹۲۱ء میں ۱۵۳ ہوگئی۔ اور یہ گنجائی تقریباً وہی ہے جو ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء میں تھی ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ دوران میں وہاں قدرے زیادہ گنجائی بوجہ اصلاحِ حالات پیدا ہوئی جو سابقہ دہ سالہ دوران کے مصائبِ قحط کے بعد عمل بازگشت کا نتیجہ ہے جیسا کہ زیرِ قبل ذکر کیا جا چکا ہے۔ رقبہ مزروعہ کے اعتبار سے فی مربع میل گنجائی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تلنگانہ میں سب سے ارفع ہے۔ اِس لئے یہ توقع نہیں ہوسکتی کہ حالات موثر ترقی آبادی کے نقدان کے باوجود ضلع ترقی ظاہر کریگا۔ خود بلدہ حیدر آباد کے بعد یہاں تعداد ممات سب سے زیادہ رہی۔ پس یہ امر چنداں تعجب خیز نہیں کہ دہ سالہ عرصہ میں ضلع کو آبادی کا بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ کیونکہ گرانی غلہ نے طبقہ غربا کے قوت کی بیخ کنی کر دی تھی اور ان کو امراض وبائی کا شکار ہونے کے قابل کر دیا تھا۔ اگرچہ اس کی شرحِ پیدائش میں خفیف زیادتی ہوئی جیسا کہ گزشتہ دہ سالہ شرح فیصد ۱۰۸ اور حالیہ شرح فیصد ۱۰۸ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن شرح ممات فیصد ۱۰۰ سے تجاوز کر کے ۱۵۰ تک پہنچ گئی نظام آباد کے بعد اطراف بلدہ کا تناسب ممات سب سے زیادہ ہے اور اسی وجہ سے قدرتاً نظام آباد کے بعد سب سے زیادہ فیصد کمی اسی میں ہوئی ہے۔ اکثر اضلاعِ تلنگانہ کے خلاف اگر اس ضلع میں پیدائش کا تناسب گزشتہ دس سال کے مقابلہ میں زیادہ نہ ہوتا تو یہ انحطاط اور بڑھ جاتا۔ بقیہ اضلاعِ تلنگانہ کا انحطاط کم و بیش انکی شرحِ ممات کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ بہرحال یہ واضح ہوگیا کہ آبادی تلنگانہ کا انحطاط زیادہ تر اشاعتِ امراض وبائیہ اور گرانی زرخہائے اجناس کی وجہ سے ہوا ہے

۳۷۔ گنجائی اضلاع مرہٹواڑی۔ اب مرہٹواڑی کی طرف توجہ کی جائے تو ہمیں دلگیر حالات سے سابقہ پڑتا ہے۔ دس سال قبل کی گنجائی کسی ضلع میں بھی قائم رہ نہ سکی۔ اورنگ آباد و بیڑ نے جو دل ہلانے والے نقصانات برداشت کئے ہیں اس کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے ۱۹۱۱ء کی رپورٹ مردم شماری میں اس کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ چونکہ اس خطہ کی تقریباً جملہ قابلِ زراعت اراضی زیرِ کاشت آچکی ہے۔ اس لئے وہاں ترقی آبادی کی بہت کم گنجائش باقی رہ گئی ہے لیکن اسوقت سے اراضیات قابلِ کاشت کے رقبہ میں فیصد ۱۰۸ کا اضافہ رونما ہوا ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اس

جدید دستیاب شدہ رقبہ کے منجملہ صرف ۴ فیصد حصّہ کو رعایا زیر کاشت لاسکتی ہے۔ اس سے بھی کچھ نہ کچھ ترقی رونما ہوتی مگر طاعون کی بار بار آمد انفلوئنزا کی تاخت و تاراجی اور نرخِ اجناس کی بے حد گرانی کی مُصیبت اور پھر اس مدت میں دو سال کا حقیقی قحط غرضکہ ان سب نے مِل کر اس خطّہ کی نہ صرف شرحِ اموات بڑھا دی بلکہ بین الاضلاع اور خارج ملک ترکِ وطن کی بھی ترغیب پیدا کرا دی تختہ ضمیمہ نشان (۵) کے مُلاحظہ سے معلوم ہوگا کہ صرف تعداد ممات ہی تعداد ولادت سے بقدر ۳۰۴۶۶۴ بڑھی ہوئی ہے۔ ترکِ وطن کے مسئلہ پر باب سُوم میں بحث کی جائیگی۔

بحالات موجودہ اِس خطّہ یا اُس کے اضلاع کی آبادی کے انحطاط کے دوسرے اسباب کی تلاش عبث ہوگی۔ اضلاع کا انحطاط مصائب کی سختی اور امراض وبائی کی شدت کے تناسب رہا ہے یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ اضلاع نے قلتِ آب کے تناسب سے بھی تکلیف اٹھائی ہے۔ ضلع بیڑ جس میں اورنگ آباد کے مقابلہ میں چاول کی کاشت زیادہ اور گیہوں کی کم ہے۔ کمی بارش کی وجہ سے زیادہ مبتلائے مصیبت رہا۔ ان دونوں اضلاع کے بعد گلبرگہ و رائچور بھی (جو ایک حد تک زیادہ چاول پیدا کرنے والے اضلاع ہیں) کمی بارش کی وجہ سے مساوی نقصان اُٹھاتے رہے۔ اس کے بعد بلحاظ نوعیتِ کاشت اور مقدار بارش دوسرے اضلاع کا درجہ ہے۔

یہاں سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ اگر اس دہ سالہ عرصہ میں مصائب واقع نہ ہوتے تو مُلک کی آبادی نمایاں طور پر بڑھ جاتی کیونکہ قابلِ زراعت و تحت آبپاشی اراضیات کے فیصدی تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور ملک کی تجارت کی مقداریں ترقی ہوئی ہے اور دواخانوں اور انجمنہائے امداد باہمی کی تعداد میں وافر زیادتی ہوئی ہے۔

۳۸۔ مختلف مذاہب کے نظامِ عمری پر اثر۔ باب ہذا کے اس حصّہ کے اختتام پر یہ امر قابلِ غور ہے کہ مختلف مذاہب کی ترکیب عمری دہ سالہ مصائب سے متاثر ہوکر کس طرح درہم و برہم ہوئی۔ ملک سرکار عالی کے چاروں اہم مذاہب کے مختلف مدارج عمری یعنی ۰ تا ۱۵ (صغر سنی) ۱۵ تا ۵۰ (عمر بار آوری) ۵۰ وزائد (ضعیف العمری) میں بمقابلہ جملہ آبادی سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۲۱ء میں جو تناسب فیصد پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا

مذاہب	سال	۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۵۰	۵۰ وزائد
ہندو	سنہ ۱۹۱۱ء	۳۷٫۵	۵۰٫۳	۱۲٫۲
	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۸٫۴	۴۸٫۶	۱۳٫۰
مسلمان	سنہ ۱۹۱۱ء	۳۶٫۰	۵۰٫۶	۱۳٫۴
	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۷٫۶	۴۹٫۰	۱۳٫۴
عیسائی	سنہ ۱۹۱۱ء	۳۷٫۹	۵۲٫۹	۹٫۲
	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۹٫۶	۵۰٫۱	۱۰٫۳
اقوام قدیمہ	سنہ ۱۹۱۱ء	۴۴٫۲	۴۵٫۵	۱۰٫۳
	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۳٫۱	۴۵٫۷	۱۱٫۲

بہ استثناء اقوام قدیمہ جنہیں ۵ تا ۱۰ کی مدت عمر میں خفیف مشی معلوم ہوتی ہے دوسرے تمام مذاہب کی عمر بار آوری میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء انحطاط ہوا ہے۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء کے فقرہ (۱۹۱) صفحہ (۵۸) میں تحریر کیا گیا ہے کہ "طاعون کی ایک خصوصیت جو مشاہدہ میں آئی ہے یہ ہے کہ کم از کم شمالی ہند میں بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر اور بمقابلہ کمسن اور ضعفا کے نوجوانوں پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے" ۱۹۲۱ء کے متعلقہ اعداد مندرجہ بالا سے اس نظریہ کی توثیق ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ انفلوئنزا نے بھی درمیانی مدت ہائے عمر پر حملہ کیا ہے۔ دونوں جنسوں کے مات کے مسئلہ کے متعلق باب ششم میں اور مدت ہائے عمر میں خلل اندازی کے متعلق باب پنجم میں بحث کی جائے گی البتہ یہاں اس قدر بیان کیا جا سکتا ہے کہ درجہ عمر بار آوری میں عام انحطاط کے سبب سے تعداد ولادت سخت متاثر ہوئی چنانچہ ۱۳۲۹ف (۱۹۱۹-۲۰ء) میں جتنی ولادتوں کا اندراج ہوا ان کی تعداد اس دہ سالہ مدت میں سب سے کم رہی۔

۳۹ تعریف مکان ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء میں لفظ "مکان" کے مفہوم میں صرف ہیئت عمارتی داخل تھی اور اس کی تعریف یہ کی گئی تھی کہ "وہ ایک یا زیادہ خاندانوں کے تابعین و ملازمین کیساتھ رہائش کی جگہ ہے جس کا عام راستہ سے علیحدہ ایک خاص دروازہ ہو" اس تعریف میں کئی نقص تھے۔ شمار کنندے اس کو پوری طرح ذہن نشین نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس تعریف میں آنیوالے مکانات کی تعداد جن اعداد سے ظاہر ہوتی ہے وہ بہ حیثیت اعداد و شمار کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اس کے بعد سے "مکان" کی تعریف اس طرح کی گئی کہ وہ ایک ہمطعامی کرنے والے خاندان کے رہنے کی جگہ ہے۔ ۱۹۱۱ء میں جو تعریف کی گئی وہ یہ تھی کہ "مکان" سے مراد وہ رہائشی مقام ہے جہاں ایک ہی چولہا کھانا پکانیوالا خاندان معہ اپنے تابعین (مثلاً ماں بیوی بہن چھوٹے بھائی وغیرہ) اور ملازمین کے رہتا ہو۔ اس دفعہ میں اس تعریف میں وسعت دیگئی اور اس کو زیادہ واضح اور قابل فہم بنایا گیا تاکہ کسی شمار کنندہ کو باغراض مردم شماری "مکان" کا صحیح مفہوم سمجھنے میں کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔ دستور العمل مردم شماری حیدرآباد اور پروانہ جات تقرر تنقیح کنندگان کی پشت پر جو تعریف مکان کی طبع کی گئی وہ حسب ذیل ہے۔

"مکان مردم شماری کا سب سے چھوٹا اور پہلا قطعہ ہے اور اس سے مراد دیہات میں وہ مقام ہے جس میں ایک خاندان اور اس کے متعلقین و وابستگان مثل بیوی و ملازمین رہتے ہوں۔ اور یکجا ان کا کھانا پکتا ہو۔ ایسے مقامات جہاں کھانا پکائی نہ ہوتی ہو مگر شمار آخر کی شب میں ایک یا زیادہ نفوس کی

شب باشی کا احتمال ہو مکان کی تعریف میں داخل ہونگے تاکہ کوئی شخص شمار سے چھوٹ نہ جائے۔
قصبات اور شہروں میں مکان سے مُراد وہ عمارت ہے جس میں ایک خاندان متعلقین سکونت پذیر ہو اور جس کا کھانا یکجا پکتا ہو۔ اگر ایک ہی عمارت میں چند ایسے خاندان رہتے ہوں جو علٰحدہ علٰحدہ پکا کر کھاتے ہوں اور جن کی آمد و رفت کا دروازہ مشترک راستہ سے علٰحدہ ہو تو ہر حصہ جس میں علٰحدہ خاندان رہتا ہے علٰحدہ مکان تصور کیا جائیگا۔ ورنہ مشترکہ راستہ ایک ہی ہو تو ایک مکان سمجھا جائیگا اس تعریف میں وہ چھوٹے سرائے اور ہوٹل جن کا ایک علٰحدہ "رقبہ" نہ قرار پاسکتا ہو شامل ہیں۔ نوٹ (۱) بنگلہ ہائے سکونتی یوروپین و اینگلو انڈین میں بیوتات ملازمین علٰحدہ علٰحدہ مکانات قرار دئے جائینگے۔ نوٹ (۲) دوکان۔ سرائے۔ دھرم سالہ۔ ہوٹل۔ مسجد۔ عاشور خانہ۔ مندر۔ گرجا۔ آتشکدہ۔ مدرسہ۔ کتب خانہ۔ کچہری چاؤڑی وغیرہ ہر ایک مقام جہاں شب شمار آخر میں کسی شخص کے رہنے کا احتمال ہو مکان سمجھا جائیگا۔ ایسے واضح ہدایات بلاشبہ شمار کنندگان کے دل میں "مکان" کے مفہوم کے متعلق جس کے ساکنین کا انہیں شمار کرنا ہے کسی طرح کا شائبہ نہیں باقی رکھ سکتے۔

۴۰۔ تعداد امکنہ۔ ملک سرکار عالی میں مکانات مسکونہ کی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۲۷،۱۳۸۴۵ کے مقابلہ میں ۲۷،۲۰۱۷۶ ہے یعنی صرف (۶۳۳۱) امکنہ یا فیصد ۲، کی زیادتی ہے۔ یہ زیادتی گو بجائے خود جزوی ہے تاہم نظر انداز کرنے کے قابل نہیں کیونکہ گزشتہ دس سال کے مخالف حالات نے آبادی کو بقدر ۶ فیصد زیادہ گھٹا دیا ہے اور ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں زیادہ گنجائش مکانی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے ۱۹۱۱ء سے ہر سمت انتظامی کی تعداد امکنہ میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے واضح ہوگا۔ لفظ "مکان" کی تعریف میں جو تبدیلی کی گئی ہے اس کی وجہ سے ۱۹۰۱ء کے اعداد سے (جبکہ قحط کے باعث ملک کی آبادی میں کمی واقع ہوئی تھی) حالیہ اضافہ کا مقابلہ کرنا لاحاصل ہوگا۔

صوبہ جات	مکانات مسکونہ		تفاوت آبادی از ۱۹۱۱ء
	تعداد	تفاوت از ۱۹۱۱ء	
ملک سرکار عالی	۲۷،۲۰۱۰۶	+ ۰،۲	- ۶،۸
صوبہ ورنگل	۵،۶۰۵۱۹	+ ۱۱،۵	+ ۰،۸
" میدک	۶۲۴۹۷۱	+ ۵،۱	- ۶،۳
" اورنگ آباد	۶۴۸۴۱۱	+ ۲،۴	- ۱۱،۸
" گلبرگہ رائچور	۶۸۹۹۵۲	- ۱۰،۰	- ۶،۶

۴۱۔ امکنہ قصبات و مواضعات۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ جملہ تعداد امکنہ کی تقسیم قصبات و مواضعات میں کسطرح ہوئی۔ یہ بھی واضح ہوگا کہ طاعون اور انفلوئنزا کی وجہ سے قصبات کے مکانات اپنے ساکنین سے بمقابلہ

	تعداد امکنہ		فیصدی مقدار (۲) کمی یا (-)
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	
قصبات	۲،۹۱،۴۴۱	۲۸،۳،۶۳۵	- ۲،۶
مواضعات	۲۴،۲۲،۴۰۴	۲۴،۳،۵۴۱	+ ۰،۶
میزان	۲۷،۱۳۸۴۵	۲۷،۲۰۱۷۶	+ ۰،۲

دیہات کے نسبتاً زیادہ خالی ہو گئے۔ یہ قیاس اس امر واقعہ سے اور قوی ہو جاتا ہے کہ قصبہ قصباتی کی آبادی کا انحطاط (فیصد ۳، ۸) دیہاتی آبادی کے انحطاط (فیصد ۵، ۶) سے بڑھا ہوا تھا تعداد امکنہ فی مربع میل تلنگانہ میں (۳۱) سے بڑھ کر (۳۳) سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن مرہٹواڑی میں (۳۳) سے گھٹکر (۳۲) ہو گئی اور یہ بلاشبہ ان کثیر مصائب کی وجہ سے ہے جو اس خطہ کے باشندوں نے برداشت کیں۔

۴۲۔ تعداد نفوس فی مکان۔ اوسط تعداد نفوس فی مکان سابقہ دہ سالہ دوران کے ۴، ۹ کے مقابلہ میں فی الوقت ۵، ۴ پڑتی ہے۔ تلنگانہ میں تعداد نفوس فی مکان ۱، ۵ سے گھٹکر ۶، ۴ اور مرہٹواڑی میں ۴، ۴ سے ۳، ۴ ہو گئی ہے۔ قصبہ قصباتی میں تعداد نفوس فی مکان ۱، ۴ ہے اور اسکے بالمقابل قصبہ دیہاتی میں ۶، ۴ ہوتی ہے۔ ان کا تناسب ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب ۴، ۴ اور ۴، ۹ تھا۔ اب یہ امر کہ جہاں مشترکہ خاندانوں کا طریقہ رائج تھا وہاں علیحدگی اور انفرادیت کے میلان سے یا طاعون و قحط کے کثیر اموات سے کس حد تک یہ تغیرات متاثر ہوئے اس کے معلوم کرنے کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہیں۔ لیکن تلنگانہ میں تعداد نفوس فی مکان مرہٹواڑی سے زیادہ چلی آرہی ہے۔ تعداد امکنہ کا تناسب فیصد اناث کتخدا معمرہ" (۱۵) وزائد" کے ساتھ دیکھا جائے تو ۱۹۱۱ء میں فیصد امکنہ کے لئے (۱۰۵) اناث تھے لیکن طاعون۔ انفلوئنزا اور دوسرے مصائب نے طبقۂ اناث پر ایسا سنگین اثر ڈالا ہے کہ فی الحال فیصد امکنہ کے لئے (۹۰) اناث رہ گئے ہیں فقط

تختہ ضمیمہ نشان (۱) گنجائیت بہم رسانی آب و اجناس

خطہ قدرتی متخلع	اوسط گنجائیت فی صد فیصلہ در سنہ ۱۹۲۱ء	فیصدی تناسب جملہ رقبہ		فیصدی تناسب رقبہ مزروعہ	فیصدی تناسب رقبہ مزروعہ زیر کاشت							
		تحت کاشت	کاشت شدہ		اوسط بارش	چاول	گیہوں	دال	جوار	روئی	تخم روغنیدار	تخم روغنیدار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
تھانک محمود سرکار عالی	۱۵۱	۵ ۷۶	۵ ۵۸	۲ ۸	۱۸ ۳۰	۷ ۳	۱ ۳	۶ ۲	۲ ۱۶	۳ ۷	۸ ۳	۳ ۶۳
تلنگانہ	۱۵۵	۶ ۶۶	۷ ۵۴	۱ ۱۴	۳۱ ۹۴	۷ ۷	۱ ۰	۸ ۱	۲ ۱۱	۴ ۱	۵ ۴	۳ ۷۳
بلدۂ حیدرآباد	۷۹۲۵	۰	۰	۰	۳۳ ۶۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اطراف بلدہ	۱۸۸	۱ ۸۷	۰ ۶۴	۰ ۲۸	۲۶ ۶۸	۷ ۵	۰ ۰	۱ ۳	۸ ۱۲	۲ ۳	۹ ۱۴	۳ ۶۰
ورنگل	۱۱۶	۸ ۵۹	۷ ۳۸	۴ ۱۴	۳۵ ۳۳	۶ ۷	۰ ۰	۱ ۲	۶ ۲۵	۳ ۳	۸ ۱۸	۶ ۴۱
کریم نگر	۱۹۱	۶ ۷۱	۵ ۴۹	۶ ۱۸	۳۲ ۹	۹ ۹	۰ ۰	۱ ۱	۸ ۲۶	۳ ۳	۳ ۱۰	۰ ۴۹
عادل آباد	۹۰	۰ ۴۹	۹ ۳۷	۶ ۴	۳۸ ۷۰	۲ ۶	۱ ۲	۷ ۴	۸ ۳۸	۶ ۱۰	۳ ۶	۸ ۳۵
میدک	۲۰۱	۶ ۷۴	۵ ۴۲	۷ ۴۲	۳۱ ۵۳	۹ ۱۴	۵ ۰	۹ ۹	۸ ۳۴	۴ ۰	۳ ۲	۸ ۳۶
نظام آباد	۱۵۳	۲ ۶۰	۳ ۱۸	۳ ۴۸	۳۴ ۶۰	۱۰ ۱۴	۲ ۰	۱ ۱	۸ ۱۳	۷ ۴	۷ ۷	۱ ۵
محبوب نگر	۱۴۵	۶ ۶۵	۷ ۴۸	۳ ۱۲	۲۶ ۷۶	۸ ۶	۱ ۱	۱ ۱	۶ ۲۶	۵ ۰	۴ ۱۲	۶ ۵۱
نلگنڈہ	۱۵۷	۵ ۸۲	۶ ۵۵	۷ ۹	۲۸ ۷۳	۹ ۶	۱ ۵	۳ ۳	۲ ۱۴	۸ ۰	۵ ۱۹	۳ ۵۸
مرچوارہ	۱۴۶	۳ ۸۷	۴ ۲۱	۰ ۳	۲۸ ۲۰	۱۰ ۱	۰ ۰	۳ ۳	۲ ۳۱	۴ ۱۳	۸ ۲	۲ ۵۳
اورنگ آباد	۱۱۵	۰ ۸۵	۶ ۷۱	۵ ۴	۲۵ ۰۷	۵ ۵	۰ ۰	۱ ۴	۱ ۳۳	۸ ۱۹	۴ ۴	۱ ۲۷
بیڑ	۱۱۳	۹ ۸۸	۱ ۷۲	۲ ۳	۲۵ ۱۳	۵ ۰	۰ ۰	۴ ۲	۰ ۲۷	۰ ۲۳	۴ ۵	۰ ۳۶
ناندیڑ	۱۷۸	۱ ۸۴	۰ ۷۳	۳ ۷	۳۳ ۱۲	۱ ۰	۰ ۰	۸ ۶	۸ ۳۷	۵ ۳۰	۷ ۴	۱ ۱۳
پربھنی	۱۴۹	۰ ۹۱	۹ ۷۸	۳ ۳	۳۱ ۹۵	۰ ۰	۰ ۰	۴ ۲	۹ ۲۹	۴ ۴۰	۶ ۵	۱ ۱۰
گلبرگہ شریف	۱۵۷	۳ ۷۹	۴ ۶۷	۵ ۴	۲۸ ۱۷	۲ ۲	۰ ۰	۹ ۱	۳ ۳۴	۹ ۱	۸ ۲	۱ ۶۵
عثمان آباد	۱۷۴	۲ ۹۵	۳ ۷۸	۱ ۴	۳۰ ۱۷	۱ ۰	۰ ۰	۷ ۳	۲ ۲۳	۴ ۳	۲ ۷	۰ ۵۹
رائچور	۱۳۶	۷ ۸۷	۷ ۶۸	۱ ۱۵	۲۲ ۶۵	۹ ۰	۱ ۷	۱ ۱	۶ ۳۶	۱ ۱۹	۷ ۱	۸ ۳۸
بیدر	۱۶۶	۶ ۹۲	۸ ۲۴	۰ ۲	۲۹ ۳۴	۹ ۲	۹ ۴	۴ ۵	۰ ۲۰	۰ ۸	۶ ۱	۲ ۵۷

لہ

تختہ ضمیمہ نشان (۲) تقسیم آبادی بلحاظ درجات گنجانیت

نمبر شمار	تعلقات جنکی آبادی فی مربع میل حسب ذیل ہے																			
	اندرون ۱۵۰		۱۵۰ تا ۳۰۰		۳۰۰ تا ۴۵۰		۴۵۰ تا ۶۰۰		۶۰۰ تا ۷۵۰		۷۵۰ تا ۹۰۰		۹۰۰ تا ۱۰۵۰		۱۰۵۰ و زائد	
	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷		
ممالک محروسہ کا عام	۴۴۵۶۵	۴۵۸۹۹۰۲	۳۶۷۵	۷۳۸۷۳۳	۳۷۷	۱۲۱۰۸۸	۳۰	۱۷۸۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۴۰۴۱۸۷		
	۵۳۷۹	۳۶۷۸	۴۵۷۵	۵۸۷۸	۵۵	۶۹۷	۵۰۳	۷۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶	۳۷۳۴		
تلنگانہ	۳۱۶۵۹	۱۹۹۹۷۴۴	۱۹۲۳۴	۳۸۷۶۴۲۱	۳۷۷	۱۲۱۰۸۸	۳۰	۱۷۸۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۴۰۴۱۸۷		
	۵۳۷۴	۳۱۷۱	۴۶۷۵	۶۰۷۴	۶۹۱	۶۷۹	۵۰۷	۷۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۶۷۲۹		
بلدۂ حیدرآباد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۴۰۴۱۸۷		
	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۵۰	۱۰۰۵۰		
اطراف بلدہ	۵۱۰	۶۴۹۷۲	۲۱۱۲	۴۱۴۶۶۶	۰	۰	۳۰	۱۷۸۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۱۹۷۲	۱۳۷۰	۷۹۷۶	۸۳۷۴	۰	۰	۱۷۱	۳۷۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
ورنگل	۵۳۳۷	۱۲۹۷۵۸	۲۶۰۷	۵۴۵۲۸۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۶۷۱۴	۴۱۷۰	۳۲۷۸	۵۹۷۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
کریم نگر	۱۱۰۶	۷۸۷۵۸	۴۶۱۲	۱۰۱۶۶۸۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۱۹۷۳	۷۷۲	۸۰۰۷	۹۲۷۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
عادل آباد	۶۸۳۹	۵۶۶۲۱۵	۴۵۵۵	۹۳۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۹۳۷۸	۸۶۷۴	۶۷۲	۱۳۷۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
بیدک	۱۰۲	۱۱۸۸۰	۳۰۹۷	۶۳۰۹۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۳۰۲	۱۱۸	۹۶۷۸	۹۸۷۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
نظام آباد	۲۳۵۷	۳۲۲۰۳	۹۰۸	۱۷۶۰۶۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۷۲۶۲	۶۴۷۰	۲۷۷۸	۳۵۷۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
محبوب نگر	۳۰۶۹	۲۸۳۶۸	۱۷۱۹	۳۴۱۲۷۴	۳۷۷	۱۲۱۰۸۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۵۹۷۴	۳۸۷۴	۳۳۷۳	۴۵۷۵	۷۷۳	۱۶۷۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
نلگنڈہ	۲۳۳۹	۲۸۶۰۸۸	۳۷۱۰	۶۶۲۲۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۳۸۷۷	۳۰۷۲	۶۱۷۳	۶۹۰۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
مرہٹواڑی	۲۲۹۰	۲۵۹۰۱۶۰	۱۸۴۵۱	۳۴۶۲۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۵۵۷۴	۴۲۷۸	۴۴۷۶	۵۷۷۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
اورنگ آباد	۶۲۲۱	۷۱۴۰۰۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۱۰۰۵۰	۱۰۰۵۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
بیڑ	۲۵۰۹	۲۰۷۴۵	۱۶۲۳	۲۵۸۸۹۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۶۷۰۷	۴۴۷۶	۳۹۷۳	۵۷۷۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
ناندیڑ	۷۰۴	۹۸۰۶۹	۳۰۶۷	۵۷۳۹۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۱۸۷۷	۱۴۷۶	۸۱۷۳	۸۷۷۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
پربھنی	۳۷۸۶	۳۱۳۰۴۸	۲۳۳۹	۴۵۱۹۴۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۵۴۷۴	۴۱۷۰	۴۵۷۶	۵۹۷۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
گلبرگہ شریف	۲۸۳۴	۲۸۶۱۶۵	۴۱۴۱	۸۰۹۵۸۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۴۰۷۰	۲۷۰۱	۵۹۷۴	۷۳۰۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
شمال آباد	۷۳۴	۷۹۵۴۳	۳۷۹۲	۵۳۵۷۷۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۲۰۷۸	۱۲۷۹	۷۹۷۲	۸۷۷۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
رائچور	۵۳۸۷	۶۷۰۷۷۶	۱۴۰۴	۲۵۱۵۴۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۷۹۳	۷۲۷۷	۲۰۷۷	۳۷۷۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
بیدر	۱۷۴۰	۲۱۹۰۰۹	۳۰۸۵	۵۹۱۷۴۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		
	۳۷۵۰	۲۷۵۳	۶۴۷۰	۷۲۷۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰		

تختہ ضمیمہ نشان (۳) تفاوت بلحاظ گنجائیت من ابتداء ۱۸۸۱ء

ضلع وخطۂ قدرتی	فیصدی تفاوت: بیشی (+) ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	بیشی (+) ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	کمی (−) ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	کمی (−) ۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	خالص فیصدی تفاوت من ابتداء ۱۸۸۱ء بمقابلہ ۱۹۲۱ء	گنجائیت فی مربع میل: ۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ممالک محروسہ سرکار عالی	۶٫۸ −	۳۰٫۰ +	۳٫۴ −	۱۷٫۲ +	۲۶٫۷ +	۱۵۱	۱۶۲	۱۳۵	۱۴۰	۱۱۹
تلنگانہ	۴٫۵ −	۲۴٫۰ +	۶٫۲ +	۱۷٫۵ +	۴۵٫۴ +	۱۵۵	۱۶۳	۱۳۱	۱۲۶	۱۰۷
بلدۂ حیدرآباد	۱۹٫۴ −	۸٫۲ +	۸٫۰ +	۱۲٫۹ +	۶٫۶ +	۷۹۲۵	۱۰۰۱۲	۹۲۴۶	۸۵۵۷	۷۵۷۸
اطراف بلدہ	۴٫۷ −	۲۰٫۵ +	۵٫۲ +	۹٫۱ +	۲۸٫۳ +	۱۸۸	۲۰۳	۱۶۸	۱۶۰	۱۴۷
ورنگل	۲٫۲ +	۲۶٫۴ +	۱۱٫۸ +	۲۶٫۳ +	۸۲٫۶ +	۱۱۶	۱۱۴	۹۰	۸۱	۶۴
کریم نگر	۱٫۳ −	۳۵٫۴ +	۴٫۲ −	۱۷٫۰ +	۴۷٫۳ +	۱۹۱	۱۹۷	۱۴۶	۱۵۳	۱۳۰
عادل آباد	۶٫۵ +	۲۸٫۱ +	۷٫۶ +	۱۰٫۵ +	۶۱٫۱ +	۹۰	۸۵	۶۶	۶۲	۵۶
میدک	۸٫۵ −	۲۹٫۳ +	۰٫۵ −	۱۴٫۲ +	۳۸٫۵ +	۲۰۱	۲۱۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۴۶
نظام آباد	۱۱٫۷ −	۱۴٫۱ +	۰٫۷ −	۱۱٫۱ +	۱۱٫۲ +	۱۵۳	۱۶۴	۱۵۲	۱۵۳	۱۳۸
محبوب نگر	۰٫۱۷ +	۲۴٫۱ +	۴٫۶ +	۲۳٫۱ +	۶۰٫۱ +	۱۴۵	۱۴۵	۱۱۶	۱۱۲	۹۱
نلگنڈہ	۸٫۴ −	۳۰٫۰ +	۱۲٫۰ +	۲۶٫۲ +	۵۵٫۸ +	۱۵۷	۱۷۱	۱۴۳	۱۲۷	۱۰۱
مرہٹواڑی	۸٫۸ −	۱۶٫۴ +	۱۰٫۰ −	۱۶٫۸ +	۱۱٫۵ +	۱۴۶	۱۶۱	۱۳۸	۱۵۳	۱۳۱
اورنگ آباد	۱۷٫۹ −	۱۹٫۸ +	۱۲٫۹ −	۱۳٫۶ +	۲٫۷ −	۱۱۵	۱۴۰	۱۱۷	۱۳۴	۱۱۸
بیڑ	۲۴٫۸ −	۲۶٫۴ +	۲۳٫۴ −	۱۵٫۰ +	۱۶٫۳ −	۱۱۳	۱۵۱	۱۱۹	۱۵۶	۱۳۵
ناندیڑ	۳٫۹ −	۲۱٫۴ +	۱۷٫۶ −	۱٫۲ +	۲٫۸ −	۱۷۸	۱۸۶	۱۵۳	۱۸۶	۱۸۳
پربھنی	۱٫۷ −	۲۰٫۴ +	۱۹٫۶ −	۱۷٫۴ +	۱۱٫۷ +	۱۴۹	۱۵۲	۱۲۶	۱۵۷	۱۳۴
گلبرگہ شریف	۷٫۹ −	۹٫۱ +	۱۱٫۹ +	۲۵٫۱ +	۴۰٫۳ +	۱۵۷	۱۷۱	۱۵۷	۱۴۰	۱۱۲
عثمان آباد	۴٫۰ −	۱۹٫۸ +	۱۷٫۵ −	۱۹٫۴ +	۱۳٫۴ +	۱۷۴	۱۸۱	۱۵۱	۱۸۳	۱۵۳
رائچور	۴٫۷ −	۶٫۸ +	۳٫۹ +	۲۸٫۷ +	۳۲٫۴ +	۱۳۶	۱۴۷	۱۳۷	۱۳۲	۱۰۳
بیدر	۷٫۵ −	۱۸٫۹ +	۱۵٫۹ −	۱۴٫۳ +	۸٫۰ +	۱۶۶	۱۷۵	۱۴۷	۱۷۳	۱۵۲

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تفاوت آبادی فطرتی

ضلع وخطۂ قدرتی	آبادی ۱۹۲۱ء				آبادی ۱۹۱۱ء				فیصدی تفاوت سن ابتداء ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء آبادی فطرتی پیشی کمی
	حقیقی آبادی	واردین	صادرین	فطرتی آبادی	حقیقی آبادی	واردین	صادرین	فطرتی آبادی	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۲۴۷۱۰۰۰	۳۰۲۷۸۱	۳۶۵۲۳۱	۱۲۶۳۴۲۲۰	۱۳۳۷۴۶۷۶	۲۶۰۷۱۳	۳۰۶۹۹۳	۱۳۴۲۰۹۵۶	— ۵۰۹
تلنگانہ	۶۴۱۹۲۹۸	۱۲۳۶۴۵	۱۲۹۵۲	۶۳۰۸۶۰۵	۶۷۲۴۹۶۴	۱۹۰۵۰۳	۴۰۹۰۶	۶۵۷۵۳۶۷	— ۴۰۱
بلدۂ حیدرآباد	۴۰۴۱۸۷	۳۹۱۰۴	۹۵۱۲	۳۷۴۵۵۹	۵۰۰۶۲۳	۱۱۳۱۷۲	۲۷۵۷۶	۴۱۵۰۲۷	— ۹۰۷
اطراف بلدہ	۴۹۷۴۹۸	۴۳۳۰	۰	۴۹۳۱۶۸	۵۲۰۱۵۹	۵۵۹۰۴	۳۹۵۶۳	۵۰۳۸۱۸	— ۲۰۱
ورنگل	۹۲۵۰۴۱	۱۸۸۲۶	۱۹۱۵	۹۰۸۱۳۰	۹۰۵۴۱۴	۶۰۸۱۵	۱۹۶۶۰	۴۶۴۲۵۹	+ ۵۰۰
کریم نگر	۱۰۹۵۴۴۴	۶۵۳	۱۸	۱۰۹۴۸۰۹	۱۰۰۴۵	۴۰۲۸۱	۱۱۶۱۸۷۳	— ۵۰۷	
عادل آباد	۶۵۵۵۳۶	۴۶۸۰۵	۰	۶۰۸۷۳۱	۶۲۰۴۲۶	۶۵۲۸۲	۴۴۹۳	۵۵۹۶۳۷	+ ۸۰۲
بیدر	۶۴۲۰۹۶	۱۷۷۱	۱۹۰	۶۴۱۲۱۵	۶۸۷۱۳۷	۳۵۸۱۳	۳۳۰۵۸	۶۸۵۰۸۲	— ۶۰۴
نظام آباد	۴۹۹۷۶۵	۹۰۱	۳۹۴	۴۹۹۲۵۸	۵۶۸۰۰۹	۱۷۴۹۰	۳۲۶۳۹	۵۸۳۱۵۸	— ۱۴۰۳
محبوب نگر	۷۵۰۷۳۰	۱۲۹۲	۷۳۶	۷۵۰۱۰۴	۷۴۷۱۷۸	۱۱۸۲۸	۲۳۸۹۲	۷۵۹۲۴۴	— ۱۰۱
نلگنڈہ	۹۴۸۳۰۱	۹۹۲۷	۱۸۷	۹۳۸۵۶۱	۱۰۴۳۸۱	۳۹۶۲۱	۳۸۵۱۱	۱۰۴۳۲۷۱	— ۱۰۰۰
مرہٹہ سواری	۶۰۵۲۴۷۲	۷۹۱۳۶	۶۲۵۳	۵۹۰۹۵۸۹	۶۶۴۹۶۱۲	۱۸۰۱۸۰	۶۹۰۷۱	۶۵۳۸۵۹۶	— ۸۰۵
اورنگ آباد	۱۷۱۴۰۰۸	۱۲۴۴۸	۱۳۱۹	۷۰۲۸۰۹	۸۶۹۷۸۷	۴۷۷۷۹	۱۷۸۸۶	۸۳۹۸۹۴	— ۱۶۰۳
بیڑ	۴۶۷۶۱۶	۷۰۷۴	۳۱۴	۴۶۰۸۵۲	۶۲۲۵۳۱	۳۲۶۲۳	۲۹۲۹۸	۶۱۹۰۰۶	— ۲۵۰۵
ناندیڑ	۶۷۱۰۱۹	۵۲۰۳	—	۶۶۵۸۱۶	۷۰۴۵۰۹	۴۲۲۰۷	۳۸۱۴۹	۷۰۰۴۹۱	— ۴۰۹
پرمنی	۰۲۵۷۸۷	۱۰۲۱۲	—	۷۵۵۵۰۵	۷۷۹۶۴۰	۵۵۴۹۰	۱۹۵۶۳	۷۴۳۷۴۷	+ ۱۰۵۰
گلبرگہ شریف	۱۰۹۵۷۵۳	۶۲۲۶	۲۶۷	۱۰۸۹۰۹۴	۱۱۵۰۳۰۲	۳۷۰۱۸۱	۱۸۲۸۵	۱۱۳۲۰۸۰	— ۳۰۷
عثمان آباد	۶۱۵۲۱۶	۱۸۳۷۶	۴	۵۹۶۸۴۴	۶۲۵۹۷۷	۴۰۴۵۰	۱۳۷۸۵	۶۰۹۳۱۲	— ۲۰۰
رائچور	۹۲۲۳۲۲	۱۸۹۴۸	۴۳۴۹	۹۰۰۰۲۳	۹۹۶۶۰۴	۱۴۲۱۹	۷۷۲۶	۹۹۰۱۹۱	— ۸۰۳
بیدر	۸۰۰۷۵۱	۶۴۹	۰	۸۰۰۱۰۲	۸۸۹۵۲۷	۲۲۹۳۳	۳۷۲۰۴	۹۰۳۸۶۸	— ۱۱۰۴
حیدرآباد غیر معینہ	—	—	۳۴۶۲۶	—	—	—	—	—	—

تختہ ضمیمہ نشان (۵) تقابل اعداد و شمار حیات و ممات

ضلع و خطہ قدرتی	جملہ تعداد بدو ران دس سال سنہ ۱۹۲۱ء		تعداد فیصد آبادی بابتہ متعلقہ سال		کمی (-) یا بیشی (+) آبادی سنہ ۱۹۲۱ء بمقابلہ سنہ	
	حیات	ممات	حیات	ممات	فطرتی آبادی	حقیقی آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۷	۸
ممالک محروسہ سرکار عالی	۹۷۶۷۳	۱۵۷۷۷۰۰	۷۶۳	۱۱۱۷	-۶۰۰۹۲۷	-۷۸۱۶۳۶	-۹۰۲۹۰۶
تلنگانہ	۵۲۰۲۱۸	۸۱۶۴۸۱	۷۶۷	۱۲۰۱	-۲۹۶۲۶۳	-۲۶۶۷۶۲	-۳۰۵۶۶۶
بلدۂ حیدرآباد	۷۷۵۴۱	۱۰۵۳۹۱	۱۵۱۴	۲۱۶۰	-۲۶۸۵۰	-۴۰۴۶۸	-۹۷۴۵۹
اطراف بلدہ	۳۴۰۳۶	۷۲۴۹۴	۶۰۵	۱۳۶۹	-۳۸۴۵۸	-۱۰۶۵۰	-۳۹۵۲۷
ورنگل	۴۳۰۷۸	۷۸۸۲۸	۸۶۷	۱۶۷۰	-۳۵۷۵۰	+۴۳۸۷۱	+۱۹۵۱۹
کریم نگر	۸۳۴۳۱	۱۱۷۲۶۹	۱۰۰۳	۱۶۷۳	-۳۳۸۴۸	-۶۷۰۶۴	-۳۳۷۵۴
عادل آباد	۴۴۰۴۴	۷۷۵۱۲	۷۶۰	۱۲۶۴	-۳۳۴۶۸	+۴۹۰۹۴	+۳۵۱۱۰
میدک	۵۲۶۴۴	۸۵۲۶۰	۷۱۸	۱۲۷۴	-۳۱۶۱۶	-۴۳۸۶۷	-۳۹۲۲۴
نظام آباد	۵۰۰۴۵	۸۵۴۸۴	۸۶۸	۱۵۶۰	-۳۵۴۳۹	-۸۳۹۰۰	-۶۶۱۲۵
محبوب نگر	۵۱۷۱۶	۷۲۷۶۵	۶۶۹	۹۶۷	-۲۱۰۴۸	-۹۰۶۸	+۱۳۱۳
نلگنڈہ	۸۲۶۸۲	۱۲۱۴۶۸	۷۶۹	۱۱۶۶	-۳۸۷۸۶	-۱۰۴۷۱۰	-۸۴۴۶۹
مرہٹواڑی	۴۶۵۵۵	۷۶۱۲۱۹	۶۶۸	۱۱۶۴	-۳۰۴۶۶۴	-۵۵۹۲۰۷	-۵۹۷۲۴۰
اورنگ آباد	۹۲۱۶۰	۱۱۹۰۴۶	۱۰۶۶	۱۳۶۶	-۲۶۸۸۶	-۱۳۷۰۱۵	-۱۵۵۷۷۹
بیڑ	۴۵۱۳۰	۹۴۷۵۱	۷۶۲	۱۵۶۲	-۴۹۶۲۱	-۱۵۸۱۵۰	-۱۵۴۹۱۵
ناندیڑ	۵۹۰۱۲	۱۲۵۱۱۵	۸۶۳	۱۷۶۷	-۶۶۱۰۳	-۳۴۶۷۵	-۲۷۳۹۲
پربھنی	۷۳۹۵۵	۱۶۲۲۲۸	۹۶۴	۱۴۶۹	-۴۲۲۷۳	+۱۱۸۲۸	-۱۳۵۹۲
گلبرگہ شریف	۴۷۴۵۵	۷۸۲۳۷	۶۶۵	۸۶۹	-۳۰۷۸۲	-۴۲۲۹۳	-۹۴۵۷۴
عثمان آباد	۴۰۲۹۱	۵۰۴۳۶	۶۶۴	۸۶۰	-۱۰۱۴۸	-۱۲۴۶۸	-۲۵۷۸۹
رائچور	۶۱۴۶۹۵	۹۳۸۹۵	۶۶۱	۹۶۴	-۳۲۴۲۶	-۸۲۴۶۸	-۷۴۳۶۲
بیدر	۳۶۰۸۳	۸۲۵۰۸	۴۰۲	۹۶۷	-۴۶۴۲۵	-۱۰۳۷۶۶	-۴۸۸۷۷

تختہ ضمیمہ نشان (۶) تعداد نفوس فی مکان و تعداد امکنہ فی مربع میل

ضلع و خطہ قدرتی	اوسط تعداد نفوس فی مکان						اوسط تعداد امکنہ فی مربع میل				
	سنہ ۱۹۳۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۰۱ء		سنہ ۱۹۳۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
ممالک محروسہ سرکار عالی	۴۶۶	۴۶۹	۴۸۸	۵۰۰	۵۶۲	۳۲۶۹	۳۲۶۸	۲۷۶۷	۲۷۶۷	۲۲۶۴	
تلنگانہ	۴۶۶	۵۰۱	۴۹۷	۵۰۲	۵۰۳	۳۳۰۴	۳۱۶۷	۲۶۶۳	۲۳۶۹	۲۰۶۰	
بلدۂ حیدرآباد	۴۶۴	۴۶۴	۴۶۳	۴۶۲	۴۶۳	۱۶۹۹۶۴	۱۶۳۳۶۳	۱۶۳۳۶۳	۱۶۳۳۶۳	۱۶۳۳۶۳	
اطراف بلدہ	۴۶۷	۴۶۹	۴۶۷	۵۰۱	۴۶۳	۳۹۶۴	۴۰۶۸	۳۶۰۵	۳۵۰۵	۳۳۰۶	
صوبہ دہ دھل	۴۶۵	۵۰۲	۵۰۲	۵۰۴	۵۰۵	۲۰۶۷	۲۴۶۹	۱۹۰۵	۱۶۰۸	۱۴۶۸	
ورنگل	۴۶۶	۵۰۲	۵۰۲	۵۰۵	۵۰۶	۴۳۸	۶۰۲۱	۱۰۶۲	۱۴۶۱	۱۱۶۲	
کریم نگر	۴۶۲	۵۰۳	۵۰۱	۵۰۵	۵۰۶	۴۶۵	۶۰۲۶	۲۹۰۱	۳۶۶۴	۲۲۶۹	
عادل آباد	۴۶۹	۵۰۱	۴۹۳	۵۰۳	۵۰۴	۱۴۶۹	۱۴۶۴	۱۲۶۵	۱۱۶۵	۱۰۶۳	
صوبہ مہاکن	۴۶۵	۵۰۰	۴۹۹	۵۰۲	۵۰۳	۴۶۹۸	۴۶۷۸	۲۹۶۰	۲۶۶۷	۲۳۶۱	
میدک	۴۶۱	۵۰۱	۴۹۹	۵۰۱	۵۰۵	۴۶۷۶	۴۶۶۴	۳۳۶۴	۳۲۶۰	۲۶۶۰	
نظام آباد	۴۶۱	۴۶۶	۴۶۷	۵۰۰	۵۰۳	۳۶۶۱	۳۶۶۳	۳۲۶۳	۳۲۶۲	۲۵۶۸	
محبوب نگر	۴۶۵	۵۰۰	۴۶۸	۵۰۱	۴۶۸	۳۱۶۸	۲۸۶۹	۲۴۶۲	۲۱۶۶	۱۸۶۲	
نلگنڈہ	۵۰۱	۵۰۵	۵۰۴	۵۰۵	۴۶۵	۳۰۶۹	۲۶۶۱	۲۲۶۲	۱۸۶۲		
مرہٹواڑی	۴۶۳	۴۶۷	۴۶۷	۴۶۹	۵۰۲	۳۴۶۸	۳۲۶۸	۲۸۶۸	۲۴۶۹		
صوبہ اورنگ آباد	۴۶۱	۴۶۷	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۳	۳۲۶۹	۳۰۶۳	۲۶۶۳	۲۲۶۸		
اورنگ آباد	۴۶۷	۴۶۷	۴۶۹	۴۶۰	۴۶۲	۳۰۶۷	۲۹۶۴	۲۳۶۸	۲۲۶۵		
بیڑ	۴۶۷	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۹	۴۶۰	۳۳۶۴	۳۲۶۳	۲۶۶۳	۲۲۶۲		
ناندیڑ	۴۶۳	۵۶۰	۴۶۵	۴۶۳	۴۶۴	۴۳۶۳	۳۶۶۸	۳۳۶۲	۲۸۶۳		
پربھنی	۴۶۲	۴۶۵	۵۶۰	۵۶۰	۵۶۳	۲۹۶۷	۳۳۶۲	۲۵۶۰	۲۰۶۰		
گلبرگہ شریف	۵۶۱	۴۶۷	۴۶۷	۴۶۹	۴۶۳	۳۱۶۱	۳۵۶۲	۳۰۶۸	۲۴۶۱		
صوبہ گلبرگہ شریف	۴۶۲	۴۶۸	۴۶۸	۴۶۸	۴۶۱	۸۷۶۱	۳۵۶۴	۲۲۶۲	۲۱۶۵		
عثمان آباد	۴۶۵	۴۶۲	۴۶۷	۴۶۹	۵۶۹	۳۸۶۴	۳۹۶۱	۳۱۶۹	۲۶۶۷		
رائچور	۵۶۳	۴۶۷	۴۶۹	۴۶۹	۵۶۱	۲۵۶۲	۳۰۶۷	۲۷۶۹	۲۰۶۰		
بیدر	۴۶۵	۴۶۸	۴۶۲	۵۶۰	۵۶۱	۲۷۶۸	۸۵۶۸	۳۱۶۳	۳۴۶۵	۲۹۶۳	

باب دوم

آبادی شہر و قصبات و دیہات

۴۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اس باب کا مواد اپریل ٹیبل نمبر (۱) و (۳) و (۴) و (۵) اور اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) سے حاصل کیا گیا ہے اور اس کے متعلقہ اہم امور (۴) تحتہ جات ضمیمہ میں ختم باب ہذا پر بتفصیل ذیل ظاہر کئے گئے ہیں۔

(۱) تقسیم آبادی درمیان قصبات و دیہات۔

(۲) بمقابلہ جملہ آبادی قصبات میں رہنے والوں کی تعداد کا تناسب فی ہزار لحاظ مذاہب۔

(۳) درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی۔

(۴) اعداد و شمار متعلقہ بلدۂ حیدرآباد۔

بلدۂ حیدرآباد و قصبات و دیہات کی جس آبادی کے اعداد و شمار کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے وہی ہے جو شب شمار میں تھی۔ بعض مقامات میں خاص انتظامات اس غرض سے عمل میں لائے گئے کہ بوجہ اشاعت طاعون جن لوگوں نے تخلیہ مکانات کرکے عارضی جھونپڑیوں میں سکونت اختیار کی تھی ان میں سے کوئی شخص شمار سے چھوٹ نہ جائے۔ عہدہ داران دیہی مثلاً پٹیل پٹواریاں اور دوسرے سربرآوردہ باشندگان کے معلومات مقامی سے بھی استفادہ کیا گیا اور ان کے اتحاد عمل نے یہ امر بالکل آسان کر دیا کہ جو باشندے عارضی طور پر اپنے مکانات سے منتقل ہوئے تھے ان کا شمار ہو جائے۔ ان تدابیر کے مدنظر اس بات کی توقع ہے کہ کوئی اہم فروگذاشت نہیں ہونے پائی۔

۴۴۔ حوالہ تعریفات۔ باغراض مردم شماری ہر دیہہ مالگذاری یا موضع جو بجائے خود ایک مسلمہ اور محدود فرد یا اکائی ہے مردم شماری کا بھی موضع قرار دیا گیا اور جہاں کہیں ایسے مواضعات نہ تھے وہاں وہ رہائشی دیہات جن کے مرکزوں میں مکانات کا مجموعہ ایک دوسرے سے متصل تھا باغراض مردم شماری موضع قرار دئے گئے بشرطیکہ مکانات کا ایسا مجموعہ اتنا وسیع ہو یا اس قدر فاصلہ پر واقع ہو کہ اس کا بطور ایک علیحدہ موضع کے تسلیم کیا جانا مناسب ہو۔ بعض صورتوں میں رقبہ مزروعہ کی وسعت اضافہ آبادی موضع کی موجب ہوتی ہے اور مزرعہ جات کا قیام لازمی ہو جاتا ہے لیکن باغراض انتظامی چونکہ یہ مزرعہ جات اپنے متعلقہ موضع کا جز و سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے باغراض مردم شماری بھی جز، موضع سمجھے گئے۔

ہر ایک بلدیہ۔ ہر ایک چھاؤنی۔ کل غیر مصافی آبادی جو حدود صفائی میں داخل نہ ہو۔ اور ہر ایک

رہائشی مکانات کے مجموعوں کا سلسلہ جن میں بالعموم پانچ ہزار نفوس سے کم نہ رہتے ہوں اور جن میں قصبات کی خصوصیات پیدا کی گئی ہوں لفظ "قصبہ" کی تعریف میں داخل کئے گئے اور جس قصبہ میں کم از کم ایک لاکھ نفوس بستے ہوں اس کو شہر قرار دیا گیا۔

۴۵۔ قصبات۔ تعلقدار صاحبان اضلاع سے ایسے مقامات کی فہرست طلب کی گئی جو ان کی رائے میں بلحاظ قیود تعریف لفظ "قصبہ" قصبات میں شمار ہونے کے قابل ہوں ایسے قصبات کی تعداد جن کا اندراج امپریل ٹیبل (۴) و (۵) میں ہوا (۸۹) ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۸۵ اور ۱۸۹۱ء میں ۷۸ اور ۱۸۹۱ء میں ۷۷ قصبات تھے۔ سمت گلبرگہ شریف میں سب سے زیادہ قصبات کی تعداد (۲۳) ہے اس کے بعد اورنگ آباد کا درجہ ہے جس میں (۲۳) قصبات ہیں اور پھر ورنگل اور میدک جنہیں سے ہر ایک میں (۱۵)(۱۵) قصبات ہیں اور اطراف بلدہ میں صرف دو قصبات ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں انہیں علی الترتیب ۲۲۔ ۲۲۔ ۱۵۔ ۱۳ اور ۲ قصبات تھے۔ مقامات علی کھیڑ۔ بالکنڈہ۔ دھرم پوری۔ کلور۔ نگم پیٹھ اور سیڑم جن کو ۱۹۱۱ء میں قصبہ ہونے کا امتیاز حاصل تھا اس وہ سالہ عرصہ میں رقبہ جات دیہاتی کے درجہ میں آگئے اور مواضعات سیلو۔ جوگی پیٹھ۔ ونپرتی۔ واسی۔ دیونی۔ کوٹ گیر چنگوپہ۔ کوڑیکل اور یلاریڈی پیٹھ میں خصوصیات قصبہ اس درجہ ترقی کرگئے کہ اون کو رقبہ جات دیہات سے خارج کرکے قصبہ جات کے تحت لانا پڑا۔ مٹھواڑہ نے جو تا ایندم ہنمکنڈہ کے تحت تھا اپنی انفرادی حیثیت کو اس حد تک ترقی دی کہ ایک علٰحدہ "بلدیہ" حاصل کرنے کا استحقاق پیدا کرلیا اب وہ اپنے بزرگ خاندان کو بالکل علٰحدہ چھوڑ کر ایک بلند پرواز قصبہ بن گیا ہے۔ بلدہ حیدرآباد کو خارج کردیں تو فی الحال (۸۸) قصبات ہیں۔ جن میں سے (۶۵) علاقہ خالصہ اور ۲ علاقہ صرفخاص اور ۱۱ علاقہ جاگیر کے ہیں بمقابلہ اس کے ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب ۶۵۔ ۲۔ ۱۷ تھے۔ تختہ حاشیہ میں ان اقسام کے قصبات کی آبادی ظاہر کی گئی ہے۔

درجہ	تعداد	آبادی
قصبات خالصہ	۶۵	۶،۴۴،۷۴۳
" صرفخاص	۲	۶،۵۷۵
" جاگیر	۲۱	۱،۷۹۲،۱۳

بشمول مٹھواڑہ خالصہ کے چھ مقامات قصبات کے درجہ میں آگئے ہیں اور چھ مقامات جو مردم شماری سابقہ میں قصبات میں داخل تھے اب رقبہ دیہی میں عود کرگئے ہیں۔ علاقہ صرفخاص کے قصبات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور علاقہ جاگیر میں ۴ قصبات جدید داخل ہوئے۔ ان قصبات کے مجملہ ۵ تجارت اور صنعت کے مرکز ہیں اور بقیہ ۳۲ اس وجہ سے نمایاں ہوئے ہیں کہ وہ یا تو اضلاع یا تحصیلات کے مستقر ہیں یا زیارتگاہیں ہیں۔ جملہ قصبات میں سے ۶۱ بلدیہ

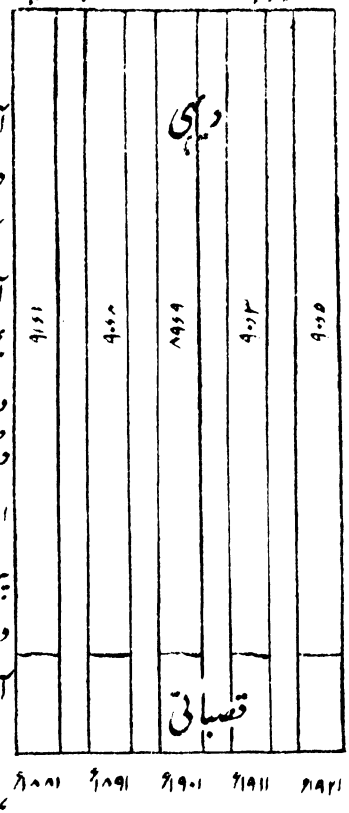
ہیں اور ایک (اورنگ آباد) بلدیہ اور چھاؤنی دونوں حیثیتیں رکھتا ہے۔ بمقابل اس کے ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۴۴) اور (۱) تھے۔ ان مقامات کی آبادی کا اندراج حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ دہ سالہ دوران میں بلدیہ کی تعداد میں اضافہ کثیر ہوا ہے نیز یہ کہ قصبات میں رہنے والی آبادی کا ۵۰ فیصدی حصہ حکومت بلدیہ کے فوائد سے بہرہ اندوز ہے۔ منجملہ اون جدید مقامات کے جنھوں نے قصبہ کا مرتبہ حاصل کیا ہے واسی ضلع عثمان آباد میں سیلو پربھنی میں اور جوگی پیٹھ میدک میں بلدیہ ہیں اور بقیہ بلحاظ مراکز تجارت اہمیت رکھتے ہیں گو اُن میں سے صرف تین ہی کی آبادی (منھواڑہ ۹۹۸ ۲۷ - سیلو ۵۵۲۵ - جوگی پیٹھ ۶۲ ۴۵) اتنی ہے جو حد فاصل ... ہ نفوس سے متجاوز ہے۔ وہ چھ قصبات جو اس دہ سالہ دوران میں رقبہ جات دیہی میں عود کر گئے فہرست قصبات دہلہ گزشتہ میں آخر ترین مرتبہ رکھتے تھے۔ بجز محمد نگر (قلعہ گولکنڈہ) کے جس کی حقیقی آبادی بدیں وجہ پردہ خفا میں تھی کہ وہاں کی مقیمہ فوج کی تعداد بلدۂ حیدرآباد کی آبادی میں شامل ہوگئی تھی۔ یہ مقامات قصبات اور دیہات کے درمیانی خط فاصل پر معلق رہا کرتے تھے۔ پس فہرست سے ان کا اخراج محل تعجب نہیں ہے۔

قسم	تعداد	آبادی
قصبات بلدیہ	۶۱	۵،۸۶،۶۴
قصبات بلدیہ و چھاؤنی	۱	۳۶،۸۷۶
قصبات غیر بلدیہ	۲۶	۱،۶۱،۷۰

۴۶۔ تفاوت آبادی دیہی۔ ذیل کے تختہ سے یہ معلوم ہوگا کہ اس مملکت کی آبادی ہر ایک دہ سالہ دوران میں قصباتی اور دیہی رقبہ جات کے درمیان کس طرح منقسم ہوتی رہی۔

سال	جملہ آبادی	قصباتی	دیہی	تناسب فیصد بلحاظ جملہ آبادی	
				قصباتی	دیہی
۱۸۸۱ء	۹،۸۴،۵۹۴	۸،۷۶،۲۵۸	۸۹،۶۹،۳۳۶	۸٫۹	۹۱٫۱
۱۸۹۱ء	۱،۱۵،۴۷،۴۰	۱۰،۷۰،۶۷۶	۱،۰۴،۶۹،۹۶۴	۹٫۲	۹۰٫۸
۱۹۰۱ء	۱،۱۴،۱۴،۲	۱،۲۴،۳۹۲	۱،۰۶،۴۵۰	۱۰٫۱	۸۹٫۹
۱۹۱۱ء	۱،۳۳،۴۶۷۶	۱۲،۶۷،۹۹۶	۱،۲۰،۶۶۸۰	۹٫۷	۹۰٫۳
۱۹۲۱ء	۱،۲۴،۷۷۰	۱،۸۷،۲۹۷	۱،۲۲،۴۴۷۳	۹٫۵	۹۰٫۵

شکل تیسری اظہار فیصدی تفاوت آبادی قصبات و دیہات



شکل مندرجہ حاشیہ سے اس ملک کی قصباتی اور دیہی آبادی کا تفاوت ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری تک واضح طور پر معلوم ہوگا۔ اعداد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے کسی دہ سالہ مدت میں بھی قصبات یا دیہات کی آبادی میں بلحاظ جملہ آبادی کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک میں صنعت و حرفت کی ترقی (جس کی وجہ سے بالعموم قصبات کی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے) بہت دھیمی رہی ہے۔ نیز یہ کہ علمی اصول پر زراعت کے طریقوں سے اس وقت تک بہت کم استفادہ کیا گیا ہے جو نہ صرف اجناس کی پیداوار میں اضافہ کا موجب ہوتے بلکہ زیادتی پیداوار کی وجہ سے ان مقامات میں اس کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی کہ آبادی کی زیادہ گنجانیت کے متحمل ہوسکیں۔

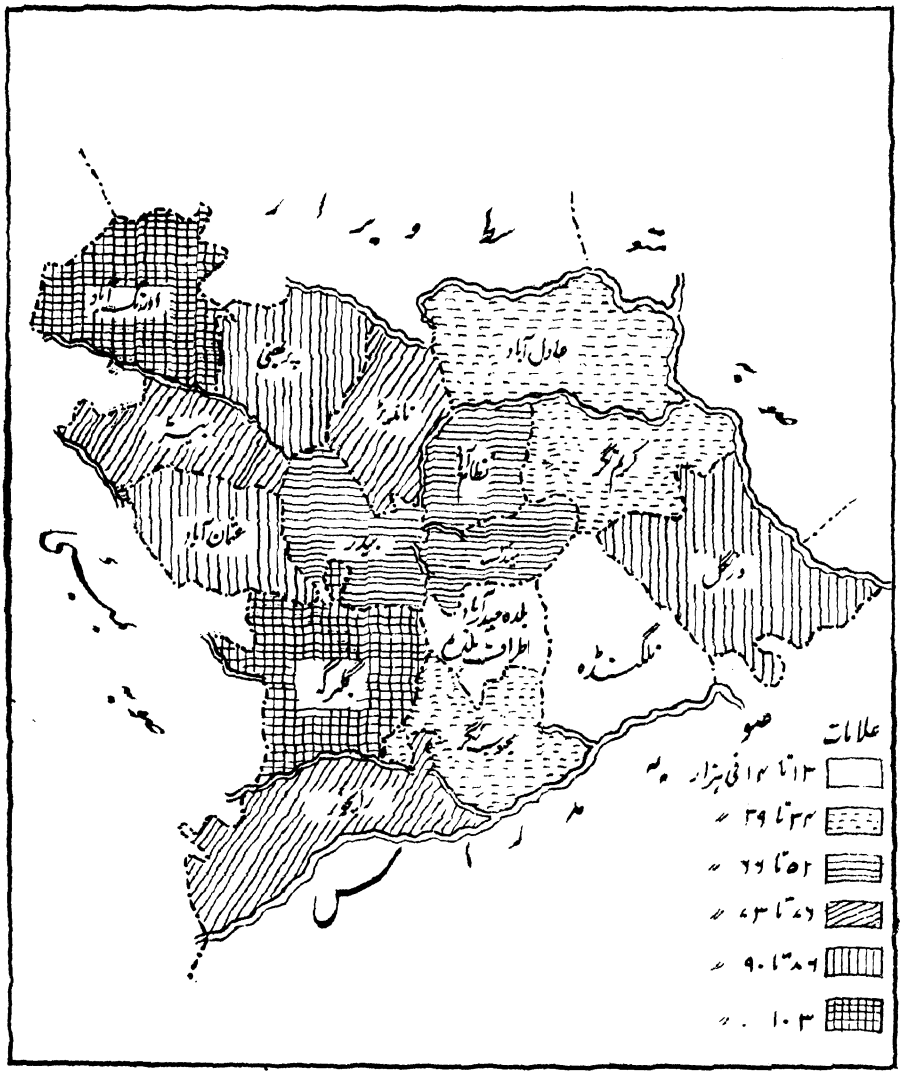
۱۹۲۱ء مطابق ۱۳۳۹ف میں جملہ قصباتی آبادی ۱۸۷۲۹۷ تھی گویا دس سال پہلے کے اعداد کے مقابلہ میں ۸۰۶۹۹ نفوس کی کمی ہوگئی۔ لیکن بمقابلہ ۱۸۸۱ء کے ۳۹،۱۱،۳۲۱ نفوس کی زیادتی ہوئی۔ دہ سالہ مدت زیر بحث میں منجملہ ۱۱۶ اضلاع کے ۱۳ اضلاع نے جو نقصان کثیر برداشت کیا ہے اس کی وجہ سے وہاں کے موقعہ قصبات کی آبادی پر بلاشبہ اثر پڑا۔ اس طرح فی ہزار نفوس آبادی قصبات میں رہنے والوں کی تعداد ۱۹۲۱ء میں ۹۰ تھی اور اب ۱۹۲۱ء میں گھٹ کر ۹۵ رہگئی۔ متصل صوبہ جات کے مماثلہ اعداد حسب ذیل ہیں۔ صوبہ مدراس ۱۲۴۔ صوبہ بمبئی ۲۱۱۔ صوبہ متوسط بشمول برار ۹۰۔ ان تمام صوبجات میں ان کے قصباتی آبادی کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور حیدرآباد میں اسی اعتبار سے انحطاط ہوا ہے جیسا کہ تختہ ہندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا جس میں ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء کی قصباتی آبادی کے تناسب کا مقابلہ ہندوستان کے دیگر حصوں اور انگلستان اور ویلز سے کیا گیا ہے یہاں پر اس کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد کا موجودہ تناسب تقریباً وہی ہے جو کل ہندوستان کو ۱۹۱۱ء میں حاصل تھا۔

صوبہ یا ملک	تعداد فی ہزار نفوس قصباتی آبادی	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
ملک سرکار عالی	۹۵	۹۷
انگلستان و ویلز	۰	۷۸۱
ہندوستان	۹۵	۰
بمبئی	۲۱۱	۱۹۰
مدراس	۱۲۴	۱۱۸
صوبہ متوسط و برار	۹۰	۸۵
صوبہ متحدہ	۱۰۶	۱۰۲
صوبہ پنجاب	۱۰۳	۱۱۱
برما	۹۸	۹۳
بنگالہ	۶۹	۶۵
بہار و اڑیسہ	۳۷	۳۷

قصباتی آبادی کا تناسب تلنگانہ میں (۱۱۵) سے گھٹکر (۱۰۴) ہوگیا ہے اور اس کی وجہ ایک حد تک ممکن ہے کہ وہ نقصانات ہوں جو بلدہ حیدرآباد کو برداشت کرنے پڑے۔ مرہٹواڑی کے اس تناسب میں (۷۹) سے بڑھکر (۸۶) تک زیادتی ہوئی ہے۔ قصبات میں رہنے والی آبادی کا تناسب تلنگانہ میں (بعد اخراج بلدۂ حیدرآباد) مرہٹواڑی سے کم پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر اضلاع مرہٹواڑی کے قصباتی آبادی کا تناسب اکثر اضلاع تلنگانہ کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل یادداشت ہے کہ سابقہ خاندان ہائے شاہی کی دارالحکومتیں تلنگانہ کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں زیادہ واقع ہیں۔ ملک کے ہر دو خطہ ہائے قدرتی میں دیہی اور قصباتی آبادی کے مختلف تناسب کا انقسام ہر خطہ کے پیدا ہونیوالے اجناس کی نوعیت کے تابع معلوم ہوتا ہے۔ کاشت پنبہ کے باعث مرہٹواڑی کے قصبات میں پارچہ بافی اور روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے قائم ہوتے ہیں جن کی وجہ سے متصلہ دیہات کے مزدور کھنچ آتے ہیں اور اس طرح سے قصباتی آبادی بڑھ جاتی ہے۔

مجموعی آبادی کے فی ہزار نفوس کے منجملہ ہر ضلع میں قصباتی آبادی کی تعداد نقشۂ ذیل سے واضح ہوگی خطۂ مرہٹواڑی میں اضلاع اورنگ آباد و گلبرگہ شریف کو جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک پارچہ بافی کا اور چند روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے ہیں۔ دوسرے اضلاع پر اسطرح فوقیت حاصل ہے کہ انکی فی ہزار آبادی کے منجملہ (۱۰۳) نفوس قصبات میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ضلع بیدر جس میں ایک بھی صنعتی کارخانہ نہیں ہے اس معاملہ میں سب سے آخر ہے۔ اور اس کی قصباتی آبادی فی ہزار صرف (۵۲) نفوس ہے تلنگانہ میں ورنگل کو جس میں ریشہ بافی کے صنعتی کارخانے بہ تعداد کثیر ہیں سب میں زیادہ قصباتی آبادی کا تناسب (۸۷ فی ہزار) حاصل ہے۔ اور نلگنڈہ میں جو ایک خالص زراعتی ضلع ہے سب سے کم (۱۴ فی ہزار) تناسب ہے۔

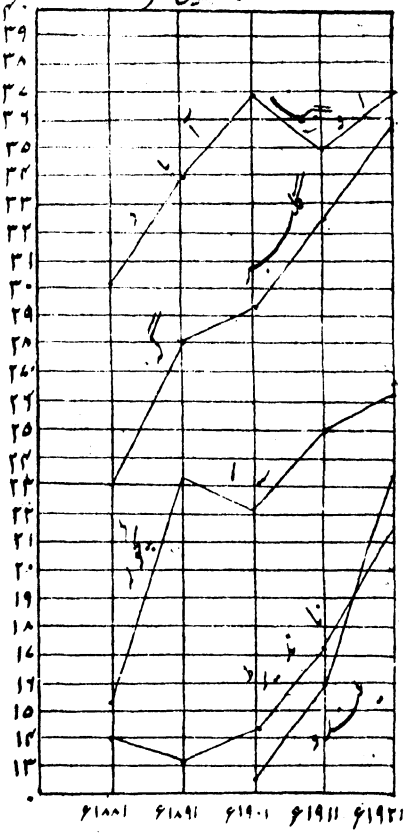
(نقشہ بصفحہ ۵۸)



۴۷۔ **تفاوت آبادی قصبات**۔ سب سے زیادہ نقصان بلدہ حیدرآباد کو پہنچا ہے جس کی آبادی بقدر ۹٫۴ فیصد انحطاط پذیر ہوگئی ہے اور اسکے اصلی اسباب طاعون اور نقل مکانیاں ہیں دوسرے قصبات جن میں ۲۵۰۰ نفوس سے زیادہ کمی ہوگئی ہے یہ ہیں:۔ منگولی۔ (۷۲۱۴-) ضلع پربھنی۔ چتیالپور (۳۹۷۶-) ضلع گلبرگہ شریف اور بودھن (۲۸۰۸-) ضلع نظام آباد۔ وہ قصبات جنہوں نے باوجود ناموافق حالات کے ۱۹۱۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں (۲۵۰۰) کا اضافہ ظاہر کرنے کی جدوجہد کی ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔ لاتور (+۸۶۵۹) یلندو (+۷۰۲۴) پربھنی (+۵۶۷۴) شولاپور (+۴۷۰۵) ناندیڑ (+۳۸۴۵)

اور گلبرگہ شریف (+ ۳۳۸۳) لاتور کو جس میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے گزشتہ دہ سالہ مدت میں بوجہ طاعون بہت کچھ مصائب برداشت کرنے پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ اس قصبہ کی ۱۹۱۱ء کی آبادی میں بمقابلہ ۱۹۰۱ء (- ۲۹۰۵) کی کمی واقع ہوئی تھی لیکن بارسی ریلوے پر واقع ہونے اور تجارت پنبہ اور غلہ کا سبز مرکز ہونے کی وجہ سے اس نے پھر اپنے نقصان کی پابجائی کرلی۔ یلندو جو پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں قصبہ تسلیم کیا گیا اپنی مستقل ترقی کو بحیثیت ایک مرکز صنعت زغال کے برابر قایم رکھتا ہوا چلا آتا ہے۔ پرنبھنی نے جس میں ۱۹۰۱ء و ۱۹۱۱ء میں بوجہ طاعون و قحط کمی ہوگئی تھی۔ اپنے نقصان سے زیادہ تلافی کرلی ہے یہ مقام حیدر آباد۔ گدوا وری ویلی ریلوے پر ایک اہم اسٹیشن ہے اور اس کی آبادی کی ترقی میں بلاشبہ صنعت پنبہ ممد و معاون ہے۔ ناندیڑ جو اسی ریلوے پر ایک دوسرا اسٹیشن ہے اور روز افزوں تجارت اور صنعت کا مرکز ہے ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس ضلع کی زرخیز کالی زمین کل دکن میں بہترین روئی پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک مقام زیارت بھی ہے جو سکھوں کے نزدیک مقدس مانا جاتا ہے۔ شولاپور جو ایک فی الوقت معدوم سمستان کا کسی زمانہ میں دارالحکومت تھا۔ اب اپنے ہمنام تعلقہ کا مستقر ہے۔ اسکی آبادی میں سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۲۱ء میں ترقی ظاہر ہوئی ہے۔ اس کا سبب غالباً روئی اور اجناس غلہ کی روز افزوں کاشت ہے۔

شکل ہائے تفاوت آبادی قصبات جنمیں ۲۰ ہزار سے زائد (نفوس بکونت پذیر ہیں)



شکل ترسیمی مندرجہ حاشیہ سے اُن قصبات کی آبادی کا تفاوت من ابتدائے ۱۸۸۱ء معلوم ہوگا جن کی آبادی ماسوائے بلدۂ حیدر آباد ۱۹۲۱ء میں (۲۰۰۰۰) سے زیادہ تھی بوجوہات مبینہ ہنمکنڈہ خارج کردیا گیا ہے۔ اس شکل سے ظاہر ہوگا کہ یلندو جو معدن زغال کے مزدوروں کی آمد کے باعث روز افزوں آبادی کی وجہ سے ۱۹۰۱ء میں قصبہ قرار پایا تھا اسوقت سے برابر ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔ لیکن اورنگ آباد۔ انجور۔ ناندیڑ کسی کسی سال میں انحطاط پذیر ہوئے ہیں اور انکی آبادی میں تغیر ہوتا رہا ہے قدیم قصبات کے بخلاف صرف گلبرگہ برابر ترقی کرتا رہا ہے اور ہر مردم شماری میں ایک ترقی یافتہ صورت پیش کرتا رہا ہے۔ اسکے

اسباب معلوم کرنے کیلئے ہم کو زیادہ تفحص کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ۱۹۱۱ء میں درج کیا گیا ہے گزشتہ ۴۰ سال میں گلبرگہ شریف کی مسلسل ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستان کے بعض قدیم شہر موجودہ حالات کے تحت بھی قوت حیات رکھتے ہیں وہ تجارت کا ایک بڑا مرکز ہے اور چند سال سے نہایت سرسبز قصبہ ہے اور شولاپور موقوعہ صوبہ بمبئی کا مدمقابل ہوگیا ہے۔ اس کی اقبال مندی کا دور جدید ۱۸۷۴ء سے آغاز ہوتا ہے جب سے کہ وہ ایک کنٹ کا مستقر قرار دیا گیا اس میں سرکاری حیثیت یعنی مستقر ہونے کے علاوہ پارچہ بافی اور سوت کاتنے کے بھی کارخانے قائم ہیں اور وہ گریٹ انڈین پنن سولا ریلوے پر واقع ہے۔

۴۸۔ مماثل رقبہ جات قصباتی کا تفاوت۔ گزشتہ ہر مردم شماری کے مقابلہ میں قصباتی آبادی میں جو تفاوت ہوتا رہا ہے اس پر غور کیا گیا اور ان مقامات کے تغیرات آبادی (مع شرح تفاوت) جو ۱۸۸۱ء سے مسلسل قصبوں میں شمار کئے گئے۔ ذیل کے تختہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

تعداد و آبادی موجودہ متعلقہ مقامات جو مسلسل قصبہ جات شمار کئے گئے ہیں۔

	من ابتداء سنہ ۱۹۱۱ء			من ابتداء سنہ ۱۸۸۱ء		
	تعداد	آبادی سنہ ۱۹۲۱ء	تفاوت فیصد	تعداد	آبادی سنہ ۱۹۲۱ء	تفاوت فیصد
مماثل قصبات باخراج بلدہ چھاؤنی	۷۶	۶۷۱۶۲۰	۱۲۷۰	۵۸	۵۴۴۳۱	۱۴۴۰

قصبہ ہنگنڈہ اس دہ سالہ دوران میں دو قصبات ہنگنڈہ و مٹھواڑہ میں منقسم کیا گیا ہے چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ قصبہ موخر الذکر کی آبادی کو اول الذکر کی آبادی سے ہر گزشتہ مردم شماری کے موقع پر علیحدہ علیحدہ دکھایا جائے اس لئے تختہ بالا سے ہر دو قصبات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ زمانہ مردم شماری سابقہ سے بلدہ حیدرآباد اور چھاؤنی اورنگ آباد کے علاوہ (۷۶) مقامات فہرست قصبات میں شامل چلے آرہے ہیں۔ ان رقبہ جات کی آبادی بحساب ۱۰ فیصد گھٹ گئی ہے جو مقامات کہ اولین مردم شماری ۱۸۸۱ء سے قصبات میں شمار ہوتے چلے آتے ہیں انکی تعداد (۵۸) ہے اور انکے رقبہ جات میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے وہ فیصد ۴۰ کا اضافہ ہے چونکہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں عام آبادی میں فی صد ۸۰۶ کا انحطاط ہوگیا ہے اور ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں فی صد ۲۶۰ کا اضافہ واقع ہوا ہے اس لئے باعتبار آبادی قصبات کے حالات زیادہ موافق مرام رہے ہیں۔

۴۹۔ ترقی کنان قصبات۔ اس سلطنت ابدمدت کے جملہ قصبات کے منجملہ صرف ۳ قصبات ۱۸۸۱ء سے اپنی آبادی میں مسلسل ترقی کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں اور دوسرے قصبات گزشتہ چالیس سال کے کسی نہ کسی عشرہ میں انحطاط پائے ہیں انکے منجملہ گلبرگہ شریف کے سب میں

اولیت حاصل ہے اور اوس کی فوقیت کے اسباب پہلے ہی ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ دوسرے دو قصبات جن میں گزشتہ چاروں دہ سالہ مدتوں میں مسلسل ترقی رونما ہوتی رہی ہے وہ محبوب نگر اور نارائن پیٹھ ہیں۔ اول الذکر کی ترقی یافتہ حالت سکندرآباد گدک ریلوے کی وجہ سے ہے جسکی تعمیر اس دہ سالہ مدت کے اواخر میں ہوئی اور جس پر یہ واقع ہے۔ اوس کا موجودہ موقع بلاشبہ اوس کی آبادی میں مزید اضافہ کا باعث ہوگا۔ نارائن پیٹھ کی صورت حال یہ ظاہر کرتی ہے کہ صنعتوں کے قدیم مراکز موجودہ زمانے کے حالات میں کس طرح اپنی زندگی قائم رکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک سرسبز تجارتی مرکز ہے جو اعلیٰ درجہ کے ریشمی اور سوتی پارچہ بنی صنعت اور اس کی برآمد کے لئے مشہور ہے۔ اوس کا تعلق جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے اسٹیشن سیدآپور سے ایک عمدہ معاون سڑک کے ذریعہ سے قائم ہے۔ گزشتہ دہ سالہ مدت کے مصائب اگر پیش نہ آتے (جن کی وجہ سے اکثر قصبات کی آبادی گھٹ گئی) تو ترقی کرنے والے قصبات کی تعداد میں موجود الوقت تعداد سے کہیں زیادتی ہوتی۔

۵۰۔ انحطاط پذیر قصبات۔ جو قصبات ۱۸۸۱ء اور ۱۹۱۱ء سے انحطاط پذیر حالت میں ہیں اون کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ گزشتہ دہ سالہ مدت میں جو موافق حالات شایع رہے وہ اکثر قصبات کی آبادی کے انحطاط کا باعث ہوئے۔ تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں ۱۹۱۱ء کے بعد سے مساویانہ طور پر متاثر ہوئے ہیں جیسا کہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سمت میں جملہ تعداد قصبات کی جو نسبت انحطاط پذیر قصبات کے ساتھ تھی وہ تخمیناً قائم ہے۔ برخلاف اس کے جبکہ تلنگانہ میں منجملہ (۳۲) کے صرف تین ایسے قصبات ہیں جن کی آبادی ۱۸۸۱ء کے بعد سے گھٹ گئی ہے تو مرہٹواڑی میں منجملہ (۵۶) کے کم از کم گیارہ قصبات ایسے ہیں جو آبادی میں انحطاط ظاہر کرتے ہیں مردم شماری سابقہ کی رپورٹ میں بھی مرہٹواڑی کے تنزل پذیر قصبات کے مسئلہ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے اور اس میں اس سمت کے اکثر قصبات کے انحطاط کا سبب بالعموم ایک حد تک طاعون کو قرار دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ منجملہ (۲۵) قصبات کے جو ۱۹۱۱ء میں تنزل پذیر معلوم ہوئے تھے۔ کم از کم (۱۶) مرہٹواڑی

ضلع	جملہ تعداد قصبات	تعداد قصبات انحطاط پذیر ۱۸۸۱ء	۱۹۱۱ء
اطراف بلدہ	۲	۱	۰
ورنگل	۶	۰	۰
کریم نگر	۶	۰	۳
عادل آباد	۳	۱	۱
میدک	۵	۱	۱
نظام آباد	۵	۰	۲
محبوب نگر	۳	۰	۰
نلگنڈہ	۲	۰	۰
اورنگ آباد	۵	۱	۱
بیڑ	۴	۲	۰
ناندیڑ	۶	۱	۳
پربھنی	۸	۴	۲
گنگر شریف	۱۰	۱	۱
منتان آباد	۷	۰	۲
راچور	۹	۱	۲
بیدر	۷	۰	۶

قصبات تھے۔ طاعون کے اثرات سے بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی زیادہ عرصہ تک مبتلائے مصائب رہی ہے۔ اور یہ بات بطور امر واقعہ ظاہر کیجا سکتی ہے کہ اناث کی قلت زوال پذیر قصبات کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے۔ منجملہ (۱۴۱) قصبات کے جن کی آبادی ۱۸۸۱ء سے انحطاط پارہی ہے کم از کم (۱۰۱) ایسے ہیں جن میں اناث کی تعداد ذکور کے مقابلہ میں بہت گھٹی ہوئی ہے۔ بقیہ چار قصبات میں ذکور کا تفوق اناث پر بلحاظ تعداد زیادہ نمایاں نہیں ہے۔

۵۱ - درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی۔ قصبات میں رہنے والی آبادی کو ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی سے جو فیصدی تناسب پڑتا ہے وہ فی الحال (۵، ۹) ہے اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۷، ۹) اور ۱۹۰۱ء میں (۱۰، ۱) تھا۔ بلحاظ آبادی درجہ بندی کیجائے تو ملک سرکار عالی میں ایسا شہر جس کی آبادی ایک لاکھ سے متجاوز ہو صرف ایک ہے اور وہ دارالسلطنت حیدرآباد ہے جس کا درجہ ہندوستان کے بڑے شہروں میں چوتھا ہے۔ دوم درجہ کا شہر (آبادی پچاس ہزار تا ایک لاکھ) ایک بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد کے درجہ میں (بیس ہزار تا پچاس ہزار) بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے چار کے فی الحال چھ قصبات ہیں۔ اس نوعیت کے تحت دو قصبات کا اضافہ یلندو اور ناندیڑ کی آبادی کی زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے جس کی بنا پر ان دونوں قصبات کو اس درجہ میں ترقی ملی۔ ہنمکنڈہ جو مٹھواڑہ کی امداد سے ۱۹۱۱ء میں اس درجہ پر فائز تھا اب اوس کی علیحدگی کی بناء پر کمتر درجہ میں تنزل پا گیا ہے اور اوس کے معاوضہ میں مٹھواڑہ بالاتر درجہ میں آگیا ہے۔ اس کے بعد کے درجہ میں (آبادی دس ہزار تا بیس ہزار) سابقہ دہ سالہ مدت کے اٹھارہ قصبات کے مقابلہ میں سولہ قصبات ہیں۔ چھ قصبات جو ۱۹۱۱ء میں اس درجہ میں تھے۔ اب اس سے کمتر درجہ میں تنزل پا گئے ہیں اور اتنے ہی قصبات اپنی حیثیت کو ترقی دے کر تحتانی مرتبہ سے اس جماعت میں شریک ہوگئے ہیں ایسے قصبات کی تمثیل میں جو اس درجہ سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن بلند و بالاتر درجہ میں پرواز کر گئے ہیں دو قصبات یلندو اور ناندیڑ کا تذکرہ زیں قبل کیا جا چکا ہے اس سے کمتر درجہ میں (آبادی ۵۰۰۰ تا ۱۰۰۰۰) فی الحال (۵۱) قصبات ہیں۔ اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۵۸) قصبات تھے۔ یہ کمی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ بعض کی آبادی گھٹ گئی ہے اور بعض جو قصبہ اور موضع کے بین بین تھے اس سے خارج کر دیئے گئے۔ سب سے کمتر درجہ میں (۷) قصبات کا الحاق اس نوعیت میں اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ یہ ساتوں قصبے

اگرچہ کہ بلحاظ آبادی ۵۰۰۰ کی حد سے متجاوز نہیں ہوئے ہیں لیکن تاہم ان میں قصبہ کی خصوصیات نمایاں ہوگئی ہیں۔

۵۲۔ تقسیم آبادی شہری مابین مختلف مدارج قصبات۔ شہری آبادی کا (۳۴) فی صد حصہ بلدہ میں بستا ہے اور تقریباً (۳۰) فیصد ایسے قصبات میں رہائش پذیر ہے جن کی آبادی (۵۰۰۰) اور (۱۰۰۰۰) کے درمیان ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں سب سے زیادہ اضافہ درجہ سوم (۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰) کے قصبات میں ہوا ہے۔ اس کی وجہ غالباً جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اس درجہ کے قصبات کی تعداد کی زیادتی ہوگی۔ ایک دوسرا سبب جو اس اضافہ کا ممکنہ باعث ہوا یہ ہے کہ امراض وبائیہ کی اشاعت کے زمانہ میں کامل طبی امداد بمقابلہ چھوٹے قصبات کے بڑے قصبات میں زیادہ سہل الحصول ہے۔ علاوہ بریں معاملات تعلیمی کی عظیم سہولتیں جو بڑے قصبات کو حاصل ہیں وہ متصلہ دلحقہ مواضعات سے نوعمر نسل کے سیلاب کو خواہ وہ کتنا ہی خفیف ہو ان قصبات کی جانب لانے کا باعث ہوئی ہونگی۔ آخری وجہ یہ بھی ہے کہ ذات کے قیود کی زیادہ آزادی جو قصبات کو حاصل ہے وہ کم از کم طبقہ ہائے اسفل کی آبادی کو اپنے جانب جذب کر لیتی ہے اور اچھے طبقہ کے لوگوں کو مختلف النوع انسانی آسائشوں کی بلا روک ٹوک لطف اندوزی کی امید ان بڑے قصبات کی جانب مائل کر لیتی ہے۔

۵۳۔ جنس و مذہب باشندگان قصبات۔ تختہ ضمیمہ نشان ۲ سے معلوم ہوگا کہ ہنود کی ایک ہزار آبادی کے مجملہ صرف ۶۸ نفوس قصبات میں رہائش پذیر ہیں۔ برخلاف اس کے دوسرے جماعتہائے مذہبی کا تناسب نسبتاً بہت زیادہ یعنے مسلمانوں میں (۳۱۱)۔ عیسائیوں میں (۳۲۳) جینیوں میں (۲۶۷) اور پارسیوں میں (۸۰۱) ہے۔ اس تقسیم سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ ہنود صنعت زراعتی کو بدرجہ اولیٰ ترجیح دیتے ہیں۔ اور دوسری جماعتوں کے اراکین اپنے آپ کو ایک بڑی حد تک تجارت اور دستکاریوں میں مصروف رکھتے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ قصبات کی مذہبی ترتیب عام مملکت کی ترتیب سے کس طرح مختلف ہے۔ قصبات میں مسلمانوں۔ عیسائیوں اور دیگر مذاہب کی تعداد کا تناسب عام آبادی کے تناسب کے سہ چند سے زیادہ ہے۔ برخلاف اس کے اقوام قدیمہ جو قصباتی آبادی کا ایک فیصد سے کچھ ہی بڑھ کر حصہ ہوتے ہیں عام آبادی میں

مذہب	تناسب فی ہزار	
	آبادی ملک	آبادی قصبات
ہندو	۸۵۴	۶۱۹
مسلمان	۱۰۴	۳۴۰
اقوام قدیمہ	۳۵	۱۷
عیسائی	۵	۱۷
جینی	۲	۴
دیگر	۰	۲

(۳) فیصد سے زیادہ کا تناسب رکھتے ہیں۔

اضلاع کے منجملہ ورنگل میں قصبات کے رہنے والے ہندو اور مسلمان کا تناسب سب میں زیادہ ہے اور ضلع اطراف بلدہ میں ان دونوں اقوام کا تناسب سب میں کمتر ہے۔

اس ملک کی عام آبادی میں اناث کو ذکور کے ساتھ وہی تناسب ہے جو ۹۶۵ کو... اکے ساتھ ہے۔ لیکن قصبات میں یہ تناسب اور گھٹا ہوا ہے یعنے ۹۵۵ اناث کے لئے... اذکور ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ بلاشبہ یہی ہے کہ اپنے خاندان کو دیہات میں چھوڑ کر مرد تلاش روزگار میں قصبات میں آبستے ہیں۔ ایسے قصبات میں جن کی آبادی ... ۵ اور ... ۱ کے درمیان ہے اناث کا تناسب سب سے زیادہ ہے (۱۰۰۲ اناث کے مقابلہ میں ... اذکور)۔ ان مقامات کی کھلی ہوا اور زندگی کے فوائد ایسے مشاغل کے ساتھ شامل ہو کر جو زیادہ محنت طلب تو نہیں لیکن زیادہ صحت بخش ہیں اناث کی حیات کے لئے بمقابلہ زیادہ بڑے قصبات کے بہت موافق معلوم ہوتے ہیں۔ اوس کے بعد زیادہ تناسب (۹۹۴ : ۱۰۰۰) ان قصبات میں پایا جاتا ہے جو اوسط درجہ کے ہیں۔ اور جن کی آبادی (۵۰۰۰) سے کم ہے۔ ان قصبات کی حیثیت دراصل بڑے مواضعات سے چنداں بڑھی ہوئی نہیں ہے جن میں قصبہ کے خصوصیات ابھی ابھی پیدا ہونے لگے ہوں اور جہاں زراعتی کاروبار میں عورتیں زیادہ مددرساں ہیں۔ اناث کا ذکور کے ساتھ سب سے کم تناسب (۸۹۲ اناث کے مقابلہ میں (۱۰۰۰ اذکور) سوم درجہ کے قصبات میں پایا جاتا ہے (آبادی ... تا ۵۰۰۰) جہاں کی ہجوم کی زندگی اور صحت بخش مشاغل کا فقدان امراض وبائیہ کے مضرات کے ساتھ شامل ہو کر عورت ذات پر مہلک اثر ڈالتے ہیں۔ علاوہ بریں چھوٹے قصبات اور دیہات سے عارضی طور پر ذکور ان مقامات میں تلاش معیشت کے لئے اوس وقت آجاتے ہیں جبکہ درو کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے اور اپنی عورتوں کو گھروں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض کہ اس طرح سے مردوں کا تناسب عورتوں کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے۔

۵۴۔ مواضعات۔ باعتبار مردم شماری موضع کا جو مفہوم ہے اوس کی صراحت زیں قبل کیجا چکی ہے ایسے مقامات کی تعداد جو ملک سرکار عالی میں اس تعریف کے مصداق تھے ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی رو سے (۲۱۲۲۳) تھے اوس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۲۱۵۰۲) اور ۱۹۰۱ء میں (۲۰۱۱۲) تھے۔ چونکہ مواضعات مردم شماری کی تعداد رہائشی مواضعات کی تعداد تقریباً منطبق ہوتی ہے اس لئے اون کی درمیانی اوسط مسافت (۲۰۱۲) میل پڑتی ہے۔

اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۱۰، ۲) میل تھی۔ یہاں یہ ذکر موجب دلچسپی ہوگا کہ تلنگانہ کے مواضعات کی تعداد اس دہ سالہ دوران میں دس فیصدی سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اس کے بالمقابل مرہٹواڑی کی تعداد بمشکل ایک فیصد بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱) سے ہر ضلع وصوبہ کی تعداد مواضعات اور امپیریل ٹیبل نمبر (۳) سے مواضعات کی درجہ بندی بلحاظ آبادی معلوم ہوگی اور تختہ ضمیمہ نشان (۱) سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی ہزار دیہاتی آبادی کے منجملہ کتنی تعداد ان مواضعات میں رہتی ہے۔

۵۵۔ تقسیم مواضعات بلحاظ وسعت۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں مواضعات کی درجہ بندی بلحاظ وسعت کیجا کرکے تعداد آبادی کا مقابلہ سابقہ دہ سالہ اعداد سے کیا گیا ہے پہلے اور سب سے بڑے زمرے میں جو (۵۰۰) سے کم آبادی کے مواضعات پر مشتمل ہے۔ فی الحال (۱۳۳۶۲) دیہات ہیں اسکے بالمقابل دس سال قبل (۱۱۶۸۴) تھے گویا اس میں فیصد (۱۴، ۱۴) کا اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے زمرہ (آبادی ۵۰۰ تا ۲۰۰۰) میں مواضعات کی تعداد (۷۳۰۷) ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۷۷۳۰) تھی گویا فی صد (۶، ۴) کا انحطاط ہوا ہے بقیہ زمروں میں بھی انحطاط ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ طاعون اور انفلوئنزا اور قحط سے بہت تباہی اور بربادی عاید ہوئی ہے آبادی کے اس انحطاط سے قدرتاً (۵۰۰) سے کم آبادی کے مواضعات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ تمام زمروں کا مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو کل ممالک محروسہ میں ہر موضع کی اوسط آبادی فی الوقت (۵۳۱) نفوس ہوتی ہے جو ۱۹۱۱ء میں (۵۹۹) تھی یہ تناسب تلنگانہ میں (۵۷۹) اور مرہٹواڑی میں (۴۹۰) پڑتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۶۶۴) اور (۵۴۸) تھا۔ یہ اعداد بزبان حال لیکن مؤثر پیرایہ میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس پر صعوبت دہ سالہ دوران میں ملک سرکار عالی کی آبادی نے جو نقصانات برداشت کئے ہیں وہ نہایت عظیم ہیں۔ یہاں پر سرسری طور پر یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ مواضعات تلنگانہ کا یہ بالاتر اوسط انکی زراعتی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے جو بہ نسبت مرہٹواڑی کے زیادہ اجتماعی ہوتی ہے۔

مواضعات بلحاظ وسعت	تعداد		تناسب فی ہزار آبادی دیہاتی	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
چھوٹے (اندرون ۵۰۰)	۱۳۳۶۲	۱۱۶۸۴	۲۴۴	۲۶۱
اوسط (۵۰۰ تا ۲۰۰۰)	۷۳۰۷	۷۷۳۰	۵۸۷	۵۸۹
بڑے (۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰)	۶۳۱	۶۲۷	۱۶۹	۱۵۰

۵۶۔ تقسیم آبادی دیہی۔ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس کے منجملہ جو تعداد دیہات میں سکونت رکھتی ہے وہ (۹۵۰) ہے اور اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۹۰۳) تھی ۱۹۱۱ء کی آبادی دیہی کے انقسام کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ہر ہزار ساکنین دیہات کے منجملہ پانچ ایسے دیہات میں رہتے تھے جن کی آبادی پانچ ہزار یا اس سے زیادہ تھی اس قسم کے دیہات کا ۱۹۰۱ء میں وجود نہ تھا۔ لیکن اس کے بعد کے دہ سالہ

عرصہ میں جو عام اضافہ آبادی میں ہوا اس کی وجہ سے ۱۹۱۱ء میں ایسے مواضعات معرض وجود میں آئے اور بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں ایسے دیہات کا زیادہ تناسب ظاہر ہوا موجودہ دہ سالہ مدت کے ناموافق حالات نے آبادی کو اس درجہ گھٹا دیا ہے کہ اس قسم کے مواضعات بالکل مفقود ہو گئے اس کے بعد کے دو درجوں یعنے ۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰ اور ۵۰۰ تا ۲۰۰۰ آبادی والے مواضعات کے لحاظ سے تلنگانہ نے اپنی نوعیت قائم رکھی ہے اور مرہٹواڑی نے صرف درجہ آخر یعنے اندرون پانچ سو آبادی والے مواضعات کے لحاظ سے اپنی حیثیت باقی رکھی ہے۔

۵۷۔ مختلف الوسعت مواضعات اور قصبات میں آبادی کی تقسیم۔ صفحہ مابعد کی شکل ترسیمی سے معلوم ہوگا کہ مختلف الوسعت قصبات اور دیہات میں رہنے والی آبادی کا تناسب ہر ضلع میں کیا ہے۔ اور ایک نظر میں یہ بھی معلوم ہوگا کہ (۲۰۰۰۰) یا اس سے زائد آبادی والے قصبات کے لحاظ سے ملک کس قدر تہی دست ہے۔ اور کس طرح عوام الناس کا حصہ کثیر ایسے مواضعات کی طرف رجوع ہوتا ہے جن کی آبادی ۵۰۰ تا ۲۰۰۰ ہے۔

۵۸۔ قصباتی اور دیہی رقبہ جات میں مکانات مسکونہ کی تعداد۔ مکانات مسکونہ قصبات متعلقہ ۱۹۲۱ء کی تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے فی صد (۲،۶) کی کمی ہو گئی ہے لیکن یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اس دہ سالہ دور ان میں خود قصبات کی آبادی بھی بقدر فیصد (۳،۶) گھٹ گئی ہے۔ پس مکانات مسکونہ کی تعداد کا انحطاط چنداں محل تعجب نہیں ہے۔ قصباتی رقبہ جات میں تعداد نفوس فی مکان (۴،۱) اور دیہی رقبہ جات میں (۴،۶) پڑتی ہے اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۴،۴) اور (۴،۹) تھی۔ اب یہ معلوم کرنا کہ کس حد تک ان اعداد کا انحطاط قصباتی آبادی کے انحطاط کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور کس حد تک لوگوں کے انفرادی رجحانات کے باعث ہوا ہے کوئی آسان امر نہیں ہے۔ لیکن اعداد سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ قصبات میں خاندانوں کے علحدہ ہو جانیکا زیادہ امکان ہے۔ نیز یہ کہ بمقابلہ دیہات کے قصباتی خاندان کے اراکین اپنے علحدہ انتظامات قائم رکھ سکتے ہیں۔

۵۹۔ بلدہ حیدرآباد۔ باغراض مردم شماری شہر کی جو تعریف کی گئی ہے اس کی رو سے شہر کے مفہوم میں وہ قصبہ داخل ہے جس کی آبادی ایک لاکھ سے کم نہ ہو۔

اس مصداق کے لحاظ سے ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی شہر ہے اور وہ بلدۂ حیدرآباد دارالحکومت ہے۔ بلدہ کا رقبہ (۵۱) مُربع میل پر محیط اور اس کی آبادی (۱۰۴۱۸۷) نفوس پر مشتمل ہے جس کی گنجانیت فی مُربع میل (۷۹۲۵) پڑتی ہے۔ بلدۂ حیدرآباد بلحاظِ وسعت کل صوبہ جات ہند کی دارالحکومتوں کے مقابلہ میں دہلی و کلکتہ کے سوا سب سے بڑا شہر ہے لیکن بموجب تختہ مندرجۂ حاشیہ باعتبار گنجانیت اس کا درجہ کمتر ہے۔

نام شہر	رقبہ مُربع میل	گنجانیت فی مُربع میل
کلکتہ	۶۲	۲۱۴۱۲
بمبئی	۲۴	۴۸۹۹۶
پونا	۴۰	۵۳۷۰
مدراس	۲۸	۱۹۰۷۷
دہلی	۱۱۲	۲۱۷۸
بنگلور	۱۰	۱۲۱۴۷
میسور	۹	۸۸۳۷
بڑودا	۹	۹۸۸۱
حیدرآباد	۵۱	۷۹۲۵

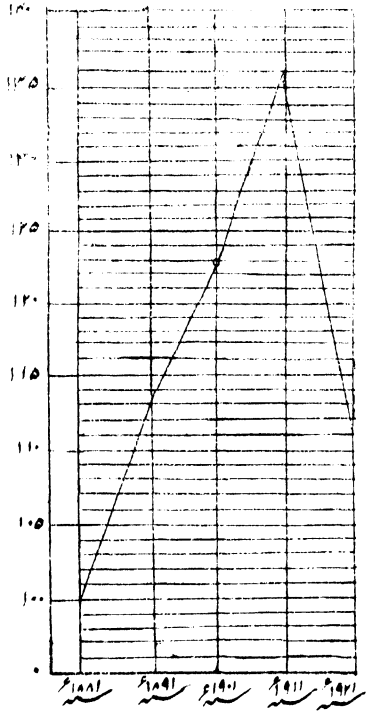
بے اعداد

کے مقابلہ میں اُس میں بھی فیصد (۵ر۲۲) کی لی ہوئی ہے۔ شہر بے حلف صوبیں جو احتیاط ہوا ہی

۶۰۔ تغیرات آبادی۔ تحتہ مندرجہ حاشیہ سے جن میں بلدہ حیدرآباد کے سابقہ مردم شماری کے مطابقت دادہ اعداد درج کئے گئے ہیں اس سے واضح ہوگا کہ اگرچہ کہ سنہ ۱۹۱۱ء یا سنہ ۱۹۰۱ء یا حتی کہ سنہ ۱۸۹۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں بھی بلدہ کی آبادی بہت انحطاط پذیر ہوگئی ہے۔ لیکن یہ ہم اسکی آبادی برمنگھم کی آبادی کی نصف اور ایڈنبرا کی آبادی کی $\frac{1}{5}$ ہے۔ بلدہ کی سنہ ۱۸۸۱ء والی آبادی کو (۱۰۰) قرار دیکر جو کمی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے وہ شکل ترسیمی مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیگئی ہے۔ بلدہ کی آبادی کے انحطاط کا اصلی سبب جیسا کہ باب گزشتہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ طاعون اور انفلوئنزا کی اشاعت تھی۔

سال	آبادی	فی صد اضافہ	فی صد کمی
سنہ ۱۸۸۱ء	۴۶۹۰۴۳	۰	۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۴۲۸۰۳۱	۹٫۶	۱۰۰٫۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۴۶۳۰۰۳	۸٫۰	۱۱۲٫۹
سنہ ۱۹۱۱ء	۵۰۱۶۲۶	۸٫۲	۱۲۲٫۰
سنہ ۱۹۲۱ء	۴۰۴۱۸۷	۱۹٫۴	۱۳۶٫۲

شکل باظہار تفاوت آبادی بلدہ
بہ تفرض آبادی سنہ ۱۸۸۱ء = ۱۰۰



شہر کے حصہ ہائے ترکیبی اور ان کی آبادی اور گنجانی تحتہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی، خاص بلدہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ اندرون بلدہ (جو فصیل کے اندر واقع ہے اور جس کا رقبہ دو مربع میل ہے) اور بیرون بلدہ (جو فصیل کے باہر ہے اور جس کا رقبہ ۴۶، ۹ مربع میل ہے) شہر کے اسمات کی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد سے طاعون اور انفلوئنزا کی تباہی خیز اثرات کے سبب گھٹ گئی ہے اور اس طرح سے شہر کی گنجانیت (۱۰۰۱۲) سے کم ہوکر (۷۹۲۵) رہگئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلدہ کی موجودہ آبادی (۳۰) سال قبل کی آبادی سے بھی کم ہے۔ خاص بلدہ میں۔ حیب سابق سب سے زیادہ گنجانی (۷۴۱۸۹) نفوس فی مربع میل سمت چہارم اندرون کو حاصل ہے۔

اسمات	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی	گنجانی فی مربع میل
بلدہ	۱۱٫۴۶	۱۴۴۱۴۵	۱۲۵۷۸
چادرگھاٹ	۲۱٫۸۲	۱۴۹۳۴۸	۵۹۶۱
رزیڈنسی بازار	۰٫۵۳	۱۵۵۴۳	۲۹۱۰۶
چھاؤنیات	۱۷٫۱۰	۹۵۱۵۱	۵۵۴۱
میزان	۵۰٫۹۸	۴۰۴۱۸۷	۷۹۲۵

لیکن سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں اس میں بھی فیصد (۲۲٫۵) کی کمی ہوگئی ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں جو انحطاط ہوا ہے

ادس کا تفصیلی بیان موجب افسردگی ہوگا۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) میں اس کے متعلق کل اعداد درج کئے جائیں گے۔ یہاں اس کا اظہار مناسب ہوگا کہ اگر چھاؤنیات کو (جن کے شمول کی واجبیت بلدہ کے تحت مشتبہ سمجھی جاتی ہے) خارج بھی کر دیا جائے تو بھی بلدہ کی آبادی (۳،۹،۳۶) رہتی ہے (جو دہلی سے زیادہ ہے) اور ادس کے باوجود بھی وہ کل ہندوستان کے بڑے شہروں میں اپنا چوتھا درجہ قایم رکھتا ہے۔

۶۱۔ نقل وطن۔ اگرچہ کہ ادن اشخاص کی تعداد جو بلدہ سے ہندوستان کے دوسرے حصوں کی جانب ترک وطن کر گئے ہیں قطعی طور پر نہیں ظاہر کیجا سکتی تاہم باہر سے آکر شہر میں بسنے والوں کی تعداد بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ۱۸۹۱ء سے لے کر اب تک ان اشخاص کی تعداد ظاہر کیگئی ہے جن کا شمار تو بلدہ میں ہوا ہے لیکن ادن کی پیدائش حدود ملک سرکار عالی کے باہر ہوئی ہے

سال	بیرون ملک سے آکر شہر میں بسنے والوں کی تعداد
۱۸۹۱ء مطابق سنہ ۱۳۰۸ف	۶۸۷۰۹
۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۰ف	۵۲۴۳۴
۱۹۱۱ء مطابق سنہ ۱۳۲۰ف	۵۱۰۰۰
۱۹۲۱ء مطابق سنہ ۱۳۳۰ف	۳۹۱۴۰

سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط نے شہر میں آکر بسنے والوں کی تعداد میں مزاحمانہ اثر پیدا کیا جن کی تعداد میں بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱ء کے فیصد (۲۳) کا انحطاط ہوا اس کے بعد دس سال میں یہ عدد تقریباً قائم رہا۔ موجودہ دہ سالہ دوران میں جو کئی حیثیتوں سے پُر مصائب تھا اور باہر والوں کے لئے کوئی جاذب اثر نہیں رکھتا تھا ایسے لوگوں کی تعداد میں مزید کمی ہوگئی جن کا مقام پیدائش تو نہیں لیکن مقام شمار بلدہ تھا۔ بہرحال ممالک غیر کے پیدا شدہ اشخاص کی تعداد میں سنہ ۱۸۹۱ء سے برابر کمی ہوتی چلی آتی ہے۔ حدود بلدہ کے باہر سے بلدہ میں آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے آکر بسنے والوں کی تعداد فی الوقت (۱۱۱۳۰۲) ہے جو بلدہ کی موجودہ آبادی کا فیصد (۲۷،۴) حصہ ہیں۔ اس آکر بسنے والی آبادی کا فیصد (۲۵،۲) حصہ اضلاع اطراف بلدہ اور میدک سے اور ملک سرکار عالی کے بقیہ حصص سے فیصد (۳۹،۹) اور متصلہ صوبجات ہند سے (۱۶،۸) حصہ بہم پہونچا ہے۔ دوسرے صوبجات و ریاست ہائے ہند سے واردین کی تعداد فیصد (۱۳،۸) ہوتی ہے اور یوروپی۔ ایشیائی اور دیگر ممالک سے صرف (۴،۳) فیصد آئے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان اعداد کا تقابل سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد سے کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ بیرون ملک سرکار عالی سے آکر بسنے والوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے اور ملک سرکار عالی کے دوسرے حصوں سے

واردین از	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
میدک و اطراف بلدہ	۲۵،۲	۲۳،۹
دیگر اضلاع ملک	۳۹،۹	۳۰،۹
صوبہ جات متصلہ	۱۶،۸	۱۹،۴
دیگر صوبہ جات ہند	۱۳،۸	۲۰،۷
ایشیائی یوروپی اور دیگر ممالک	۴،۳	۵،۱

بلدہ حیدر آباد کو آنے والوں کی تعداد ایک حد تک بڑھ گئی ہے۔

۶۲۔ اعداد و شمار حیات و ممات۔ حیات و ممات کے اعداد دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دس سال میں بلدہ حیدر آباد کی رپورٹ شدہ ولادتوں کی تعداد (۱۴۱۵۷۷) تھی اور اس کے مقابلہ میں پیوستہ دس سال کے دوران میں (۱۰۳۵۷۷) تھی اور اموات کی تعداد سابقہ (۸۴۳۷۱) کے مقابلہ میں (۱۰۵۳۹۱) تھی۔ غرضکہ اس طرح بلدہ کی آبادی سے (۳۷۸۵۰) نفوس کے ضایع ہونے کا پتہ لگتا ہے۔ اس کے مقابلہ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۱ء تک دس سال کے عرصہ میں انھیں قدرتی اسباب سے (۶۳۳۶) اموات کا حساب ملتا تھا۔ چنانچہ اس زیادتی تعداد اموات سے آبادی حیدر آباد کی اوسط عمر پر فطرتاً اثر پڑا ہے جس کی شہادت اس امر واقعہ سے ملتی ہے کہ ۱۹۱۱ء کی اوسط عمر (۱۹) سالہ کے مقابلہ میں ۱۹۲۱ء کی اوسط عمر (۲۱) سالہ حد تک بڑھ گئی ہے۔

۶۳۔ جنس و مقام پیدائش آبادی بلدہ حیدر آباد۔ بلدہ حیدر آباد کی آبادی کا ایک بیع سے زیادہ حصہ ایسے مقامات سے آیا ہوا ہے جو بلدہ سے دور ہیں۔ وارد ین کی یہ کثیر آبادی فطرتاً اناث و ذکور کے تناسب پر موثر ہوتی ہے۔ بلدہ میں ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں (۹۳۶) اناث ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ تناسب دوسرے تجارتی شہروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے مثلاً متصلہ صوبجات کے شہروں کے مجملہ فی ہزار آبادی ذکور کے مقابلہ میں بمبئی میں (۵۲۴) ناگپور میں (۸۶۳) اور مدراس میں (۹۰۸) اناث ہیں۔ بلدہ کے (۵) اسمات (۴ خاص بلدہ اور ایک چادر گھاٹ) میں اس تناسب میں زیادتی ظاہر ہوتی ہے یعنے ہر ہزار ذکور کے مقابلہ میں (۱۰۰۰) سے (۱۰۴۹) تک اناث کی تعداد پڑتی ہے۔ رزیڈنسی اور چھاؤنی سکندرآباد اور بلارم میں جہاں کی آبادی کا کثیر حصہ اجنبی عنصر سے مرکب ہے (۱۰۰۰) ذکور کے مقابلہ میں علی الترتیب (۹۶۸) اور (۹۸۱) اناث ہیں۔

۶۴۔ تعداد اکمنہ و تعداد نفوس فی مکان۔ سکانات کی تعداد ۱۹۱۱ء کے (۱۱۱۵۰۹) سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۹۱۸۱) ہوگئی ہے یعنے جملہ تعداد میں فیصد (۱۷٫۱) کی کمی آگئی۔ بالفاظ دیگر اوسط تعداد اکمنہ فی مربع (۲۲۳۰) سے گھٹ کر (۱۸۰۰) رہ گئی یہ صورت بلاشبہ آبادی بلدہ کے انحطاط عظیم کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے لیکن اوسط تعداد نفوس فی مکان بلحاظ جملہ آبادی بلدہ وہی رہی جو ۱۹۱۱ء میں تھی یعنی (۴٫۴)۔

۶۵۔ مذاہب بلدہ۔ بلحاظ مذاہب بلدہ کی آبادی (۲۱۱۵۸۹) ہنود۔ (۱۷۴۵۲۶) مسلمان۔ (۱۳۷۱۷) عیسائی و (۴۳۵۵) اہل مذاہب دیگر سے مرکب ہے۔ تین اہم مذہبی جماعتوں کا جو تناسب بلدہ کی جملہ آبادی کے مقابلہ میں سنین ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء میں پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ ذیل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہنود کا تناسب قایم رہا ہے اور مسلمانوں کے تناسب میں خفیف کمی اور عیسائیوں کے تناسب میں نہایت خفیف بیشی پیدا ہوئی ہے فقط

مذہب	فیصد تناسب بلحاظ جملہ آبادی	
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
ہنود	۵۲٫۳	۵۲٫۳
مسلمان	۴۳٫۹	۴۳٫۲
عیسائی	۳٫۲	۳٫۳

تختہ ضمیمہ نشان (۱) تقسیم آبادی درمیان قصبات و دیہات

خطہائے قدرتی و اضلاع	اوسط آبادی فی		فی ہزار نفوس آبادی تعداد باشندگان		تعداد نفوس فی ہزار آبادی قصباتی جو ایسے مقامات پر سکونت پذیر ہیں جو بلحاظ آبادی دیہی ہیں						تعداد النفوس فی ہزار آبادی دیہی جو ایسے مواضعات میں سکونت پذیر ہیں جن کی آبادی حساب دیل ہے۔				کیفیت
	قصبہ	موضع	قصبہ	موضع	۲۰ ہزار اور زاید	۱۰ ہزار اور ۲۰ ہزار کے درمیان	۵ ہزار اور ۱۰ ہزار کے درمیان	۲ ہزار اور ۵ ہزار کے درمیان	۱ ہزار اور ۲ ہزار کے درمیان	۵۰۰ اور ۱ ہزار کے درمیان	۵۰۰ سے کم	۱ ہزار اور ۲ ہزار کے درمیان	۵۰۰ اور ۱ ہزار کے درمیان	۵۰۰ سے کم	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳			
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۳۳۴۰	۵۳۱	۹۵	۹۰۵	۴۷۹	۱۷۴	۲۹۸	۴۹	—	۱۵۰	۵۰۹	۲۰۱			
تلنگانہ	۲۰۲۲۶	۵۷۹	۱۰۴	۸۹۶	۶۷۱	۹۸	۲۰۰	۳۱	—	۱۵۶	۶۲۴	۲۰۰			
بلدہ حیدرآباد	۸۷۴۱۴۰	—	۱۰۰۰	—	۱۰۰۰	—	—	—	—	—	—	—			
اطراف بلدہ	۳۲۸۷	۵۲۰	۱۴	۹۸۶	—	—	۷۸۱	۲۱۹	—	۱۵۴	۶۱۰	۲۳۶			
صوبہ ورنگل	۹۷۰۹	۵۵۹	۵۵	۹۴۵	۲۹۹	۱۷۹	۵۲۲	—	—	۱۵۹	۶۴۰	۲۰۱			
ورنگل	۱۳۵۴۳	۵۷۸	۸۸	۹۱۲	۳۴۰	۳۲۴	۱۳۶	—	—	۱۶۳	۶۵۱	۱۸۵			
کریمنگر	۷۱۹۰	۸۸۱	۳۹	۹۶۱	—	—	۱۰۰۰	—	—	۲۲۴	۲۷۴	۱۰۲			
عادل آباد	۷۴۷۷	۳۴۸	۳۵	۹۹۵	—	—	۱۰۰۰	—	—	۴۶	۵۶۹	۳۰۵			
صوبہ بیدر	۷۳۲۵	۶۱۱	۳۵	۹۶۲	—	۲۵۵	۴۶۱	۱۷۰	—	۱۴۸	۶۵۴	۱۹۸			
نظام ساگر	۷۱۲۴	۵۸۲	۵۵	۹۴۵	—	۲۹۲	۵۷۹	۱۲۹	—	۱۴۷	۶۲۴	۲۲۹			
محبوب نگر	۶۶۰۵	۵۳۰	۶۶	۹۳۴	—	۴۷۴	۲۱۶	۳۱۰	—	۱۰۸	۶۰۳	۲۱۹			
نلگنڈہ	۹۱۷۴	۵۵۴	۳۶	۹۶۴	—	۴۷۰	۳۶۳	۱۶۷	—	۱۱۴	۶۵۳	۲۳۳			
مرہٹواڑی	۶۸۲۹	۷۵۳	۱۵	۹۸۵	—	—	۱۰۰۰	—	—	۱۹۵	۶۶۶	۱۳۹			
صوبہ اورنگ آباد	۹۲۸۲	۴۹۰	۸۶	۹۱۴	۲۳۲	۲۶۰	۴۲۶	۷۲	—	۱۳۸	۳۵۲	۳۳۰			
اورنگ آباد	۱۰۰۵۱	۴۱۷	۸۸	۹۱۲	۲۵۲	۲۸۴	۴۴۴	۲۰	—	۱۰۵	۴۹۱	۴۰۴			
بیڑ	۱۴۷۶۹	۳۳۹	۱۰۳	۸۹۷	۴۹۹	۲۲۹	۲۷۲	—	—	۸۰	۳۹۹	۵۲۱			
ناندیڑ	۸۹۹۲	۴۵۱	۷۷	۹۲۳	—	۳۷۷	۴۹۳	۱۳۰	—	۱۳۲	۵۵۷	۴۱۱			
پربھنی	۹۱۹۵	۴۵۹	۸۲	۹۱۸	۳۸۹	—	۶۱۱	۰	—	۱۱۳	۵۲۴	۳۶۳			
حیدرآباد گلبرگہ شریف	۸۲۷۴	۴۵۴	۸۷	۹۱۳	—	۵۳۲	۴۶۸	۰	—	۱۰۶	۵۶۹	۳۲۵			
گلبرگہ شریف	۸۷۴۶	۵۶۴	۸۴	۹۱۶	۲۱۵	۲۶۰	۴۱۱	۱۱۴	—	۱۶۲	۵۶۲	۲۷۶			
عثمان آباد	۱۱۳۹۰	۵۸۷	۱۰۴	۸۹۶	۲۱۴	۲۱۰	۳۹۸	—	—	۱۹۹	۵۳۵	۲۶۶			
اچور	۷۹۸۰	۶۹۳	۹۱	۹۰۳	—	۲۹۰	۶۳۵	۷۵	—	۱۵۴	۶۲۹	۲۱۷			
بیدر	۱۰۵۴۹	۵۱۰	۸۴	۹۱۶	۳۴۳	۳۳۱	۳۶۵	۱۶۱	—	۱۶۰	۵۲۱	۳۱۲			
	۵۹۸۱	۵۲۷	۵۳	۹۴۷	۰	۲۹۷	۲۱۳	۳۹۰	—	۱۱۴	۵۹۵	۲۹۱			

تختہ ضمیمہ نشان (۲) تعداد باشندگان قصبات فی ہزار نفوس جملہ آبادی بلحاظ مذاہب

خطہ قدرتی و ضلع	تعداد فی ہزار باشندگان قصبات					
	جملہ آبادی	ہندو	مسلمان	عیسائی	جینی	پارسی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ممالک محروسہ سرکار عالی	۹۵	۶۸	۳۱۱	۳۲۳	۲۶۰	۸۰۱
تلنگانہ	۱۰۴	۷۴	۴۰۸	۳۴۸	۶۸۹	۸۲۸
بلدہ حیدرآباد	۱/۰۰۰	۱/۰۰۰	۱/۰۰۰	۱/۰۰۰	۱/۰۰۰	۱/۰۰۰
اطراف بلدہ	۱۳	۸	۵۵	-	۸۲	-
ورنگل	۸۸	۸۴	۲۷۸	۱۱۲	۱۰۱	۲۰۸
کریم نگر	۳۰	۳۳	۱۵۹	۳۱۹	-	-
عادل آباد	۳۴	۳۱	۱۴۷	۸	۴	۱۰۰۰
میدک	۵۵	۴۶	۱۲۸	۱۶۴	۷۶۸	۲۰۰
نظام آباد	۶۶	۵۳	۲۲۸	۵۱	۱۷۲	۷۱۴
محبوب نگر	۳۶	۲۷	۱۳۵	۲۸۵	۳۷۵	۳۸۵
نلگنڈہ	۱۳	۱۱	۸۶	۲۵	-	۶۰۰
مرہٹواڑی	۸۵	۶۳	۲۳۵	۲۲۲	۲۱۲	۶۹۷
اورنگ آباد	۱۰۲	۷۳	۲۰۳	۳۰۴	۱۲۰	۷۶۹
بیڑ	۷۶	۵۱	۲۳۱	۴۹۱	۲۳۵	۲۰۰
ناندیڑ	۸۲	۶۰	۲۴۴	۴۸۱	۲۱۵	۷۲۵
پربھنی	۸۶	۶۶	۲۰۲	۲۶۶	۱۷۵	۵۰۰
گلبرگہ شریف	۱۰۴	۷۳	۲۶۲	۲۵۴	۴۸۰	۹۴۸
عثمان آباد	۹۹	۷۴	۱۰۵	۳۰	۱۹۲	-
رائچور	۸۳	۶۵	۲۴۳	۱۸۶	۳۰۴	۱۰۰۰
بیدر	۵۲	۳۴	۱۴۷	۷۰	۱۸۶	-

تختہ ضمیمہ نشان (۳) درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی

درجہ قصبہ	تعداد قصبات درجہ در ۱۹۲۱ء	حد آبادی درجہ فی قصبہ	تعداد قصبات بلحاظ درجہ در ۱۹۲۱ء	فیصدی اضافہ آبادی قصبات بلحاظ درجہ مربوطہ سنہ ۱۹۲۱ء بہ سنہ ۱۹۳۱ء	فیصدی اضافہ آبادی قصبات بلحاظ درجہ مربوطہ سنہ ۱۹۱۱ء بہ سنہ ۱۹۲۱ء	فیصدی اضافہ آبادی قصبات بلحاظ درجہ مربوطہ سنہ ۱۹۰۱ء بہ سنہ ۱۹۱۱ء	فیصدی اضافہ آبادی قصبات بلحاظ درجہ مربوطہ سنہ ۱۸۹۱ء بہ سنہ ۱۹۰۱ء	(الف) قصبات درجہ بندی شمار در سنہ ۱۸۸۱ء	(ب) میزان ہر ہزار درجہ در سنہ ۱۹۳۱ء بہ بلحاظ میزان مماثلہ در سنہ ۱۸۸۱ء	نمبر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
جملہ	۸۹	۱۰۰	۹۵۵	- ۶۵۸	+ ۹۶۹	+ ۲۶۲	+ ۱۱۶۵	+ ۲۵۷۷	+ ۳۵۰۵	
۱۰۰۰۰ و زائد	۱	۱۴۶۰	۹۳۶	- ۱۹۵۳	+ ۱۱۶۶	+ ۸۶۰	+ ۱۳۶۰	+ ۳۶۵۳	+ ۱۰۰۰	
۵۰۰۰ تا ۱۰۰۰۰	۰	-	-	-	-	-	-	-	-	
۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰	۶	۱۳۶۰	۸۹۲	+ ۷۱۲	+ ۲۶۶	- ۱۶۰	+ ۱۷۶۰	+ ۲۶۶۹	+ ۲۱۰۶۰	
۱۰۰۰ تا ۲۰۰۰	۱۶	۱۷۶۴	۹۵۴	- ۶۶۰	+ ۱۲۶۳	+ ۴۶۹	+ ۹۶۳	+ ۱۱۶۴	+ ۲۳۰۱	
۵۰۰ تا ۱۰۰۰	۵۱	۲۹۶۹	۱۰۰۳	- ۶۶۵	+ ۸۶۷۴	+ ۰۶۴	+ ۱۰۶۲	+ ۱۶۶۹	+ ۳۰۶۸	
اندرون ۵۰۰	۱۶	۴۶۹	۱۹۴	- ۱۰۶۸	۰	۰	۰	۰	+ ۲۳۶۶۸	

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تفاوت آبادی بلدہ حیدرآباد۔

بلدہ	آبادی در ۱۹۲۱ء	تعداد نفوس فی مکان	تعداد نفوس فی کمرہ	حساب متولدین خانہ فی ہزار نفوس آبادی	فیصدی تناسب تفاوت				
					۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	حیدرآباد ۱۹۲۱ء تا ۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
بلدہ حیدرآباد	۴۰۴۱۸۰	۷۹۲۵	۹۳۶	۲۷۵	- ۱۹۶۲	+ ۱۱۶۶	+ ۸۵۱	+ ۱۳۵۰	+ ۱۰۶۰
(۱) صفائی بلدہ	۱۴۴۱۴۵	۱۲۵۷۸	۹۹۵	۰	- ۳۰۵۵	+ ۷۶۶			
اندرون	۹۵۳۰	۴۵۲۶۵	۹۹۱	۰	- ۳۱۰۶	+ ۲۶۵			
حلقہ نمبر (۱)	۱۳۵۵۰	۴۵۷۱۰	۱۰۴۹	۰	- ۲۵۶۹	+ ۱۰۶۸			
حلقہ نمبر (۲)	۲۲۰۶۴	۴۳۱۲۰	۱۰۱۷	۰	- ۳۰۶۰	+ ۹۶۵			
حلقہ نمبر (۳)	۲۳۵۴	۳۲۸۵۰	۹۰۴	۰	- ۳۸۶۴	+ ۱۶۶۶			
حلقہ نمبر (۴)	۲۵۱۵	۷۱۸۰	۹۸۸	۰	- ۲۱۶۵	- ۲۲۰۶			
بیرون	۵۳۶۱۴	۵۶۶۰	۱۰۰۱	۰	- ۲۹۰۶	+ ۱۷۶۶			
حلقہ نمبر (۵)	۲۷۶۴۸	۱۲۷۴۱	۹۹۰	۰	- ۲۴۶۶	+ ۱۱۶۶			
حلقہ نمبر (۶)	۱۷۰۹۶	۳۶۹۹	۱۰۱۹	۰	- ۲۱۰۲	+ ۱۰۶۶			
حلقہ نمبر (۷)	۸۱۷۰	۳۱۹۴	۱۰۰۰	۰	- ۴۲۶۰	+ ۵۶۶۱			
(۲) صفائی چادرگھاٹ	۱۳۰۰۶۳	۵۹۶۱	۹۲۹	۰	- ۷۶۵	+ ۱۳۶۵			
حلقہ الف (۸)	۲۲۵۲۸	۵۳۷۶	۹۷۰	۰	- ۹۶۵	+ ۱۹۶۸			
حلقہ ب (۹)	۲۷۱۲۳	۴۳۱۰	۹۰۷	۰	- ۲۹۱۷	+ ۴۰۶۲			
حلقہ ج (۱۰)	۲۵۵۲۹	۵۰۰۲۰	۹۲۰	۰	- ۱۰۶۱	+ ۱۲۶۷			
حلقہ د (۱۱)	۲۱۴۶۸	۳۶۳۸۶	۹۸۴	۰	- ۱۲۶۹	- ۶۹			
حلقہ ہ (۱۲)	۱۶۴۳۷	۴۱۰۹	۱۰۲۵	۰	- ۱۰۶۴	+ ۲۶۶۲			
حلقہ و (۱۳)	۱۶۹۷۸	۱۷۳۲۴	۸۷۰	۰	۰	۰			
افواج	۹۲۸۵	۳۵۲۶	۸۴۷	۰	- ۱۴۶۵	+ ۳۰۶۱			
(۳) ریذیڈنسی بازارات	۱۵۵۴۳	۲۹۱۰۶	۸۸۹	۰	- ۱۳۶۵	+ ۶۶۳	+ ۱۴۶۹	۰	+ ۱۵۱۸
(۴) سکندرآباد بشمول بلارم	۹۵۱۵۱	۵۵۴۱	۸۶۸	۰	- ۱۶۶۱	+ ۳۶۳	+ ۳۶۹	۰	+ ۴۶۱

توضیح۔ "متولدین اجنبیہ" مندرخانہ (۵) سے وہ اشخاص مراد ہیں جنکی ولادت حدود بلدہ سے باہر ہوئی ہے۔

باب سوم

مقام ولادت

۶۶۔ اعداد و شمار۔ اعداد مقام ولادت ایپیرل ٹیبل نمبر (۱۱) میں ظاہر کئے گئے ہیں اور باب ہذا کے ملحقہ چار تنخجات ضمیمہ میں انہیں کا بالاجمال ذکر کیا گیا ہے جس سے عنوانات ذیل کے متعلق تفصیلی اعداد معلوم ہونگے۔

(۱) آکر بسنے والے (حقیقی اعداد)

(۲) تارکین وطن (حقیقی اعداد)

(۳) نقل وطن درمیان خط ہائے قدرتی (حقیقی اعداد) بمقابلہ اعداد ۱۹۱۱ء۔

(۴) نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و دیگر حصص ہند۔

مقام ولادت کے متعلقہ اعداد و شمار کی اہمیت اسوقت ظاہر ہوگی جب ہم اس امر پر غور کرین کہ انہیں کے ذریعہ سے ہر ایک مقامی رقبہ کے جملہ آبادی کے تفاوتوں کا مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے اور قدرتی آبادی کے تناسب جنسی کو معلوم کیا جا سکتا ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں نقل و حرکت کے رخ اور اسمیں کمی و زیادتی کے اعتبار سے اقتصادی حالات کے اثرات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ علاوہ برین اگر عمر کے اعداد و شمار مقام پیدائش کے اعداد و شمار کے ساتھ متحد دکھلائے جائیں تو آبادی کی تقسیم عمری پر نقل وطن کا اثر معلوم ہو سکتا ہے۔

۶۷۔ گوشوارہ اعداد و شمار۔ ملک سرکار عالی کی کل آبادی کے منجملہ صرف (۲۰۲،۸۱) نفوس یا فیصد (۶ر۱) نے اپنے پیدائش کے ایسے مقامات ظاہر کئے ہیں جو حدود سرکار عالی سے باہر واقع ہیں۔ منجملہ اون اشخاص کے کہ جن کا شمار ہندوستان کے دوسرے حصونمیں یا بیرون ہند کیا گیا (۳،۶۵،۲۳۱) یا موجودہ آبادی کے فیصد (۲ر۹) نفوس نے کسی نہ کسی مقام موتوعہ

ممالک محروسہ سرکار عالی کو اپنا وطن ظاہر کیا ہے۔ اس ضمن میں اس کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے وطن کو جہاں اونکے آبا و اجداد رہتے ہوں یا رہ چکے ہوں اپنا مقام ولادت ظاہر کرتے ہیں پس "مقام ولادت" کے عنوان کے تحت بعض اندراجات کی غلطی کے امکان کا لحاظ ہونا چاہئے۔ ضلع پیدائش اگر ضلع رہائش سے قدرتاً نہایت مختلف ہو تو سمجھا جاتا ہے کہ ایک ایسی قومیت پیدا کر دیتا ہے جس کے ترک کرنے پر کوئی شخص اپنی ذات یا اپنی اولاد کیلئے آمادہ نہیں ہوتا۔" پس جو لوگ حیدرآباد سے ترک وطن کر چکے ہیں اُن میں اُس کا زیادہ رجحان ہے کہ اپنی اولاد کا مقام پیدائش حیدرآباد ظاہر کریں اگرچیکہ فی الحقیقت ملک سرکار عالی کے اندر نہ پیدا ہوئے ہوں بلکہ ایسے مقامات میں ولادت پائے ہوں جہاں اونکے والدین نے سکونت اختیار کر لی ہو۔ برخلاف اس کے بیرون حیدرآباد سے آکر بسنے والے اکثر حیدرآباد کو اپنا مقام ولادت لکھوا دیتے ہیں بدین وجہ کہ ملازمت سرکاری میں حیدرآبادیوں کو ترجیح دیجاتی ہے۔

کل آبادی ملک کے منجملہ کم از کم فیصد ۹۴٫۳ نفوس ایسے ہیں جو اوسی ضلع میں پیدا ہوئے ہیں جس میں اونکا شمار ہوا ہے۔ بقیہ جو ضلع شمار میں نہیں پیدا ہوئے اونکے منجملہ فیصد ۲٫۲ ایسے ہیں جو اضلاع متصلہ میں پیدا ہوئے اور فیصد ۱٫۸ ایسے ہیں جو اسی ملک کے دوسرے حصونمیں پیدا ہوئے ہیں۔ اِن لوگوں کے منجملہ جو ملک سرکار عالی کے باشندے نہیں ہیں فیصد ۱٫۴ دوسرے صوبجات ہند متصلہ ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے ہیں اور فیصد (۰٫۲) ایسے ہیں جو ملک سرکار عالی سے بعید صوبجات ہند میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ایسے لوگ جنکی ولادت بیرون ہند ہوئی ہے وہ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے (۱۰۰۰۰) میں (۵) سے بھی کم ہیں۔ ضلع شمار کی پیدا شدہ آبادی اور آکر بسنے والی آبادی کا فیصد تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا۔ باغرض تقابل متصلہ صوبجات ہند کے مماثلہ اعداد بھی جہاں تک دستیاب ہو سکے درج کر دئے گئے ہیں۔ ان اعداد سے ثابت ہوتا ہے کہ باشندگان ملک سرکار عالی کسقدر کم ترک وطن کیا کرتے ہیں۔ بقیہ ہندوستان کی بھی یہی حالت ہے۔ ہندوستان سے ترک وطن کرنے والونکی تعداد جو نہایت ہی کم ہوتی ہے اُس کے متعلق گزشتہ مردم شماریوں میں تنقید ہو چکی ہے اور اُس کے جو اسباب رپورٹ مردم شماری ہند

صوبہ	فیصد تناسب آبادی	
	پیدا شدہ صوبہ شمار	وارد ین ملک
بمبئی	۹۵٫۱	۳٫۹
مدراس	۹۹٫۵	۰٫۵
حیدرآباد	۹۸٫۴	۱٫۶

بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کئے گئے ہیں وہ علے حالہ قایم ہیں اور بالکلیہ اس ریاست ابدمدت پر بھی صادق آتے ہیں چنانچہ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذکر کیا گیا ہے کہ "ترک وطن کے متعلق پہلی بات جو کھٹکتی ہے وہ اوسکی نسبتاً کمی مقدار ہے۔ ہندوستان کی کل آبادی کے منجملہ صرف دو کروڑ بہتر لاکھ نفوس یا فیصد ۷، ۸ کے سوا بقیہ کل کے کل انہیں اضلاع میں پیدا ہوئے ہیں جہاں وہ بوقت مردم شماری سکونت پذیر تھے۔ باشندگان ہند اپنے آبائی وطن کو چھوڑنے سے جو اعراض کرتے ہیں اس کے دو اہم وجوہ ہیں ایک معاشرتی۔ دوسرا اقتصادی۔ معاشرتی سبب جو خاص کر ہنود پر موثر ہوتا ہے وہ انکی ذاتوں کا انتظام ہے جو قیود اس نظام سے عائد ہوتے ہیں ایک انسان کی زندگی کو جبکہ وہ اپنے معاشرتی حلقہ کے اراکین سے جدا ہو جائے نہایت تکلیف دہ بنا دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے حدود سے باہر شادی کرنے ہی کے قابل نہیں رہتا بلکہ دوسری جماعتوں کے اراکین کے ساتھ خورد و نوش بھی نہیں کر سکتا۔ اس کو اکثر ایسے آدمی کے دستیاب ہونے میں دقت ہوتی ہے جو اس کا کھانا پکا سکے اور اگر وہ مرجائے تو کوئی کریا کرم (تجہیز و تکفین) کرنے والا بھی نہیں ہوتا..... اگر کوئی آدمی ایک عرصہ تک گھر سے دور رہے تو وہ واپسی پر اکثر بے اعتمادی کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور اس پر شبہ کیا جانے لگتا ہے کہ اس نے ذات پات کے قواعد کی خلاف ورزی کی ہوگی۔ اسکے لئے اپنی قدیم حیثیت کا حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو تعزیرین سمندپار کے سفر سے عائد ہوتی ہیں بخوبی معلوم ہیں۔ ترک وطن کا اقتصادی مانع یہ امر ہے کہ باشندگان ہند اپنے بسر برد کے لئے ایک ہی پیشہ یعنی زراعت کے تابع ہیں۔ جب کبھی کسی تغیر کے باعث جیسے کہ ذرائع آبپاشی کی وجہ سے وہ اراضی جو پہلے ناقابل کاشت تھی اب اگر قابل قبلہ رانی ہو جاتی ہے تو اس کی طرف عام نقل و حرکت ہونے لگتی ہے۔ لیکن بالعموم ایسا کوئی کافی محرک نہیں ہے جو کسی شخص کو اپنا گھر چھوڑ کر دوسری جگہ اراضی لینے کے لئے آمادہ کر سکے۔"

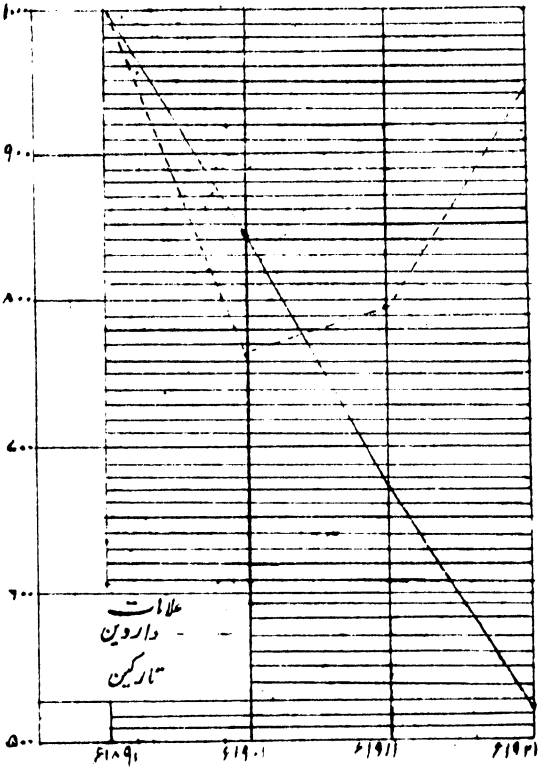
۶۸۔ آکر بسنے والوں اور تارکین وطن کی تعداد۔ آکر بسنے والوں اور تارکین وطن کی جو تعداد سابقہ تین مردم شماریوں کے موقعوں پر رہی ہے وہ بمقابلہ اعداد ۱۹۲۱ء تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگی۔ اس ضمن میں یہ ذکر مناسب ہے کہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد تارکین وطن میں وہ لوگ

سال	آکر بسنے والے	ترک وطن کرنے والے
۱۸۹۱ء	۴۸۵۲۷۳	۳۸۶۰۹۵
سنہ ۱۹۰۱ء	۴۲۵۱۹۷	۲۹۶۲۹۱
۱۹۱۱ء	۲۶۰۷۱۳	۳۰۶۹۹۳
۱۹۲۱ء	۲۰۲۷۸۱	۳۶۵۲۳۱

داخل نہیں ہیں جو ممالک بیرون ہند کو چلے گئے تھے۔ جو تفاوت ان اعداد میں پیدا ہوا ہے اس کا بالوضاحت اظہار نقشہ ترسیمی مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ آیں باغراض تناسب ۱۸۹۱ء کے اعداد کو ۱۰۰۰ فرض کیا گیا ہے۔

تفاوت تعداد واردین وتارکین بہ تقریب

اعداد ۱۸۹۱ء مساوی ایک ہزار



اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس حال میں کہ واردین کا سیلاب ہر ایک دہ سالہ مدت میں کم ہوتا آرہا ہے تارکین وطن کی تعداد ۱۹۰۱ء سے برابر بڑھتی رہی ہے اس متضاد تموج نے ملک کو ۱۹۲۱ء میں بقدر ۱۶۲۴۵۰ نفوس کے مفلس کردیا۔ آکر بسنے والوں کی کمی اور ترک وطن کرنے والوں کی بیشی دونوں ایک ہی طرح کے اسباب سے منسوب کئے جاسکتے ہیں۔ مغربی اور وسطی ہند کے تجارتی اور صنعتی وسیع ترقیاں ان ممالک کے مزدوروں کی غالب تعداد کو اپنے جانب راغب کرلیتی ہیں اور ایسے مزدوروں کی تعداد کو رفتہ رفتہ گھٹا دیتی ہیں جنہیں دوسرے مقامات پر جاکر تلاش معیشت کی ضرورت ہو۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ممالک محروسہ سرکار عالی کے مزدور پیشہ لوگوں پر ایک قوی اثر ڈالتی ہیں اور انکی رو کو اپنی طرف مائل کرلیتی ہیں۔ ملک سرکار عالی میں بارش کی منتشر حالت اور اجناس غلہ کی گرانی سے بھی جو اس دہ سالہ دوران میں مستولی رہی اس سیلاب کو اور بھی تقویت پہونچی ہوگی۔ یہاں یہ امر لائق ذکر ہے کہ ملک سرکار عالی اور متصلہ صوبجات کے درمیان ترک وطن حسب معمول زیادہ رہا اور ملک سرکار عالی اور غیر متصلہ حصص ہند میں بہت کم اور ملک سرکار عالی اور ممالک اجنبیہ کے درمیان نہایت ہی کم رہا ہے

۶۹۔ نوعیت ہائے نقل وطن۔ عام طور پر نقل وطن کی پانچ مختلف نوعیتیں ہیں اور انکی صراحت حسب ذیل ہوسکتی ہے۔

(۱) اتفاقی یا وہ خفیف نقل وحرکت جو طحمۃ مواضعات کے درمیان ہو۔ اس قسم کی نقل وحرکتوں کو جو اتفاقی سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ کم مدت کے لئے یا گاہے ماہے ہوتی ہیں (کیونکہ اکثر انکی نوعیت مستقل ہوتی ہے) بلکہ یہ وجہ ہے کہ تھوڑی سی مسافت پر نقل سکونت کرنا مسلمہ مفہوم کے اعتبار سے ترک وطن نہیں کہا جاتا۔ اس طرح کی نقل وحرکت بالعموم ملک بھر میں ہوتی رہتی ہے اور مردم شماری کے اعداد میں انکا لحاظ اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ مواضعات مابہ البحث حدود ضلع کے بالمقابل واقع ہوں۔

اس نوعیت کی نقل وحرکت اکثر ہنود میں دوسرے گاؤں میں شادی کرنیکی عام عادت کی بنا پر واقع ہوتی ہے نیز اس امر واقعہ سے بھی کہ نوجوان بیاہی عورتیں اپنی پہلی زچگی کیلئے اکثر میکہ جایا کرتی ہیں جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا گیا ہے۔

"اپنے گاؤں سے باہر شادی کرنے کا طریقہ بہت سے اسباب پر مبنی ہے۔ ایک ہی قبیلہ کے دو اشخاص میں یا بعض قسم کے رشتوں میں شادی ممنوع ہے اور ایک ہی موضع کے رہنے والوں کو اس کا شبہہ رہتا ہے کہ انہیں باہم کوئی نہ کوئی رشتہ داری ضرور ہوگی اگرچہ اس کا قطعی علم نہ ہو۔ اکثر یہ نامناسب خیال کیا جاتا ہے کہ ہمسایہ خاندان سے دلہن بیاہی جائے کیونکہ اس کا اندیشہ رہتا ہے کہ وہ رازہائے خاندانی کو افشا کردیگی اور جب کبھی اس کے اور اس کے خاوند کے یا اس کے عزیزوں کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہو تو اپنے والدین کی مداخلت چاہیگی"

(۲) عارضی نقل وطن یعنے وہ سفر جو کاروبار وتجارت وغیرہ کی غرض سے اور زیر تعمیر جدید سڑکوں وریلوں کی مزدوری کے لئے کیا جاتا ہے۔ عارضی ترک وطن کا ایک موثر باعث قحط ہوتا ہے۔

(۳) دوری نقل وطن جیسے کہ زمانہ دروی میں سالانہ نقل مقام جو مختلف قطعات اور مختلف موسموں میں ہوتا ہے۔ مزدوروں کا نقل وطن متصلہ دیہات سے ایسے قصبات کی طرف جن میں روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانہ ہیں اور جو موسم پر چالو رہتے ہیں اسی نوعیت کے تحت آتا ہے

(۴) بیم مستقل نقل وطن جبکہ ایک مقام کے باشندے دوسرے مقام پر باغراض معیشت رہتے ہوں لیکن اپنے وطن کے ساتھ جہاں وہ اپنے خاندان کو چھوڑ دیتے ہیں تعلقات قائم رکھتے اور کم بیش

مقررہ وقفوں پر آتے جاتے رہتے ہیں اور ضعیف العمری میں بالکلیہ واپس آجاتے ہیں۔ مارواڑی دوکاندار اور روپیہ کا لین دین کرنے والے بطور مثال پیش کئے جاسکتے ہیں جو ملک سرکار عالی کے دور دراز گوشوں میں کاروبار کرتے ہیں اور ضعیف العمری کے زمانہ میں اپنے دیس کو راجپوتانہ میں واپس ہوجاتے ہیں۔

(۵) **مستقل یا دوامی نقل وطن** جو بالعموم ایسی صورتوں میں ہوتا ہے جبکہ زرائع آبپاشی اور حمل و نقل کی ترقی کے باعث نئے اراضیات زیر قبضہ آتے ہوں مثلاً عادل آباد جیسے کم آباد ضلع میں اراضی قابل کاشت کی مستقل زیادتی دوسرے مقامات کے باشندوں کو وہاں جاکر مستقل طور پر بود و باش اختیار کرنے کے لئے مائل کرلیتی ہے۔

گو کہ مردم شماری کے اعداد و شمار مختلف اقسام مصرحہ بالا کے تحت نقل وطن کی درجہ بندی نہیں کرتے لیکن تارکین وطن کے تناسب جنسی کے لحاظ سے نقل وطن کی نوعیت کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ نقل وطن کی اتفاقی نوعیت میں عموماً اناث کی تعداد کا غلبہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ زین قبل بیان کیجاچکی ہے۔ ہنگامی اور نیم مستقل نقل وطن کی صورتوں میں تارکین وطن کا کثیر حصہ ذکور میں سے ہوتا ہے کیونکہ عورتیں وطن میں چھوڑ دیجاتی ہیں اور مرد اپنی آمدنی میں اضافہ کرنیکے لئے ہنگامی طور پر نقل مقام کرلیتے ہیں۔ مستقل نقل وطن کی صورت میں جنسوں کا تناسب معمولی ہوتا ہے۔ ان مختلف اقسام نقل وطن کی تعیین ایک حد تک ملک سے کار عالی میں ملسکتی ہیں۔ باب ہذا کے آخر میں جو تختہ ضمیمہ نشان (۱) ملحق ہے اس سے واضح ہوگا کہ خطہ مرہٹواڑی میں متصل صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں میں عورتوں کی تعداد کا غلبہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نقل وطن اتفاقی صورت کا ہے۔ اس کے برخلاف تلنگانہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد میں مردوں کی زیادتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نقل وطن کی صورت عارضی یا ہنگامی نوعیت رکھتی ہے۔ اور جن اضلاع میں اراضی قابل زراعت کا تناسب ترقی پذیر ہے وہاں آبادی کا سیلاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نقل وطن کی صورت نیم مستقل یا مستقل نوعیت رکھتی ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں ہر نوعیت کے آکر بسنے والے پائے جاتے ہیں جو عارضی یا دوامی طور پر تجارت یا خانگی و سرکاری ملازمت کی غرض سے بود و باش رکھتے ہیں۔

۷۰۔ **خارجی نقل وطن**۔ ملک سرکار عالی و دیگر صوبجات ہند کے درمیان اور ملک سرکار عالی و ممالک بیرون ہند کے درمیان نقل وطن کے اعداد و شمار کا علحدہ علحدہ بیان موجب سہولت ہوگا۔

پہلے ممالک بیرون ہند سے ابتدا کیجائے تو تختہ ضمیمہ نشان (۲) لمحقہ باب ہذا سے معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی سے ایسے دور دراز ممالک میں جاکر بسنے والوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اگرچہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ایسے تارکین وطن کی تعداد دونی سے بھی زیادہ ہوگئی ہے لیکن پھر بھی وہ بہت کم ہے یعنے صرف (۲۳۴) یہ تعداد ان طلباء کی تعداد کے علاوہ ہے جو خواہ سرکار کی فیاضی سے یا انکے والدین کے اخیار سے سلطنت متحدہ برطانیہ۔ امریکہ یا جاپان کو باغراض تعلیم جاسکے اور بوقت مردم شماری وہاں مقیم رہے ہونگے اور انمیں اول متقی حیدرآبادی مسلمانوں کی تعداد بھی شامل نہیں ہے جو ارض مقدس حجاز کو بغرض حج اور مقامات مقدسہ عراق کو بغرض زیارت گئے اور وہیں مستقل طور پر بس گئے۔ ان سب کا حال معلوم ہونے کے بعد بھی ایسے باشندگان ملک کی تعداد جو ممالک اجنبیہ میں سکونت پذیر ہوگئے ہیں سلمہ طور پر بہت قلیل ہے۔ اور اوسکا سبب معلوم کرنیکے لئے زیادہ فکر و غور کی ضرورت نہیں۔ سلطنت ہند کے دوسرے حصوں کے باشندوں کی طرح حیدرآباد کے باشندے بھی اپنے وطن سے مالوف ہیں۔ اور جب تک کہ قوی وجہ تحریص نہو اپنے آبائی وطن کو چھوڑکر دور دراز مقامات کو جانیکی جرأت نہیں کرتے۔ عام ہندیوں کے متعلق جو کچھ کہا جائے وہی حیدرآبادیوں پر بھی پوری طرح صادق آتا ہے۔ ناظم مردم شماری ٹراونکور نے ۱۹۱۱ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ "یوروپین ممالک میں نقل وطن کے سیلان کو ترقی دینے میں نوآبادیات کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہندوستان میں صرف یہی نہیں کہ باہر جانیکی ضرورت اور منفعت کا احساس بھی نہیں ہے بلکہ نقل وطن کرنے اور جانے کی سہولتیں بھی مطلوبہ پیمانہ پر موجود نہیں ہیں۔ مکان و زمان کو محدود اور مقید کرنے کے قدیم نظری قانون پر کم و بیش عمل پیرا معلوم ہوتے ہیں جسکی وجہ سے قناعت پسند ہندی اپنی مقررہ اراضی اور محنت پر جیسے بھی وہ ہوں قانع رہتے ہیں۔ ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست' کا مسلک سلمہ نہیں ہے" خواہ یہ کچھ بھی ہو کم سے کم دو حیدرآبادی مردوں نے اتنی جسارت کی ہے کہ کینیا تک سفر کیا ہے۔ رڈیشیا اور جنوبی افریقہ کو ایک ایک آدمی گیا ہے اور سب صراحت تختہ حاشیہ (۲۳۴) ذکور اور (۵۹) اناث دوسرے ممالک میں جابسے ہیں۔

ممالک ایشیائی کو نقل وطن کرنے والے		
ملک	ذکور	اناث
جملہ	۲۳۴	۵۹
اسٹریٹ سیٹلمنٹس	۳۰	۱
متحدہ ریاست ہائے ملایا	۲۰	۷
غیر متحدہ ریاست ہائے ملایا	۱۰	۱۴
سیلون	۱۶۷	۳۷

ممالک بیرون ہند سے (جہاں سے بالعموم اجنبی عنصر آبادی آیا کرتا ہے) ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والوں کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی۔ اس نوعیت کے آکر بسنے والوں کی تعداد کے منجملہ سلطنت متحدہ برطانیہ سے آنیوالوں کی تعداد سب میں زیادہ ہے۔ اور اُن کا تناسب جملہ تعداد کے ساتھ فیصد ۶۰ ہوتا ہے۔ اس کے بعد سب سے بڑی تعداد عرب سے آتی ہے اس ملک سے آکر بسنے والے جملہ واردین کے مقابلہ میں فیصد ۲۹ ہوتے ہیں۔ افغانستان کا حصہ صرف ۱۲۵ نفوس کا ہے۔ ان ممالک سے واردین کی تعداد میں بمقابلہ اعداد ۱۹۱۱ء کمی آگئی ہے۔ ٹھیک ٹھیک بیان کیا جائے تو افغانیوں کی تعداد ۱۹۱۱ء کے (۴۶۸) سے گھٹکر ۱۹۲۱ء میں (۱۲۵) ہوگئی۔ عربوں کی تعداد (۲۸۶۴) سے تنزل کرکے (۱۶۲۹) پر آگئی ہے۔ اور مملکت متحدہ برطانیہ کے پیدا شدہ اشخاص کی تعداد (۳۰۷۹۰) کے مقابلہ میں فی الوقت (۳۳۹۵) ہوگئی ہے۔ اس تعداد کے منجملہ فیصد (۶۹) سے زائد عرب اور فیصد (۴۶) افغان بلدہ حیدرآباد میں بود و باش رکھتے ہیں ممالک محروسہ سرکار عالی یورپین آبادی کا فیصد (۹۵) سے زیادہ حصہ سلطنت متحدہ برطانیہ کا پیدا شدہ ہے۔ اُن کے ذکور کی تعداد (۲۸۶۳) اور اناث کی (۵۳۲) ہے جنکے منجملہ (۲۷۷۳) ذکور اور (۴۴۶) اناث بلدہ حیدرآباد میں رہتے ہیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تعداد ذکور میں (۵۸۱) کی کمی اور اناث میں (۴۰) کی زیادتی ہوئی ہے۔ اور یہ تغیرات زیادہ تر بلدہ ہی میں واقع ہوئے ہیں۔ ذکور کا ایک حصۂ کثیر برطانوی فوج کے سپاہی ہیں اور بقیہ مختلف پیشوں میں مصروف ہیں۔ ذکور کی تعداد میں کمی کا باعث وہ تغیرات ہیں جو بلارم اور ترلگیری کے انگریزی چھاؤنیوں (جو باغراض مردم شماری آبادی بلدہ میں شامل کرلئے گئے ہیں) کی آبادی میں واقع ہوئے ہیں۔

بیرون ہند سے آکر بسنے والے	
جملہ	۵۶۵۴
عرب	۱۶۲۹
افغانستان	۱۲۵
سلطنت متحدہ برطانیہ	۳۳۹۵

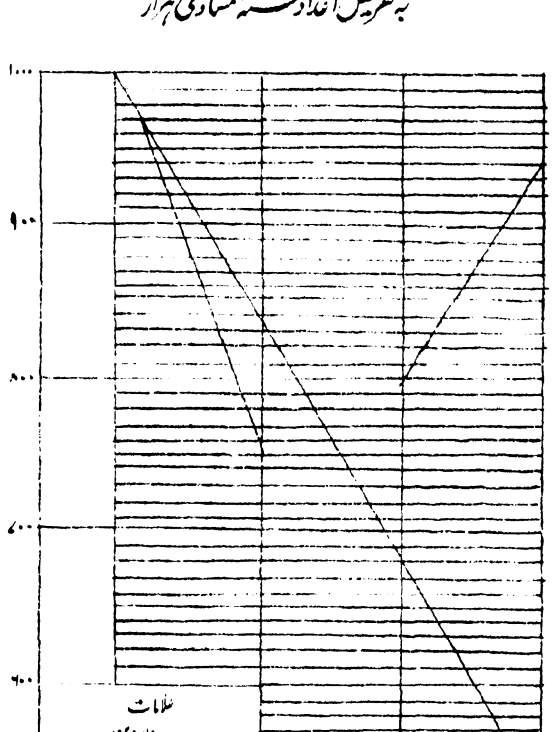
۱۷۔ ملک سرکار عالی اور دیگر صوبجات ہند کے درمیان نقل وطن۔

گزشتہ ۳۰ سال کے دوران میں ہر مردم شماری کی مدت پر ترک وطن کرنیوالے اور صوبہ جات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں

سال	صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد	صوبجات ہندیں ملک سرکار عالی سے آکر بسنے والوں کی تعداد
۱۸۹۱ء	۴۷۳۳۸۳	۳۸۶۰۹۵
۱۹۰۱ء	۳۱۲۳۱۴	۲۹۶۲۹۱
۱۹۱۱ء	۲۵۳۱۱۶	۳۰۶۸۴۷
۱۹۲۱ء	۱۸۷۱۲۷	۳۶۴۸۹۰

ویرج کیگئی ہے۔ اور شکل حاشیہ میں تریبی طور پر ان ہی اعداد کے ہر دہ سالہ تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے اور باغراض تقابل ۱۸۹۱ء کے اعداد کو (۱۰۰۰) کے مساوی فرض کیا گیا ہے۔ اگر ان اعداد کا مقابلہ فقرہ (۶۸) کے مماثلہ اعداد تارکین وطن سے کیا جائے تو بہت کم تفاوت معلوم ہوتا ہے جس سے اس بیان کی تائید ہوتی ہے کہ ملک سرکار عالی اور ممالک اجنبیہ کے درمیان بہت کم نقل وطن ہوتا ہے۔ تختہ بالا سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ صوبہ جات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد جسطرح بتدریج گھٹ رہی ہے اسی طرح صوبجات ہند کو جانے والے تارکین وطن کا سیلاب بالاستیعاب ترقی پذیر ہے۔ ان خیرات کی ذمہ داری ملک کی گزشتہ دہ سالہ حالت پر عائد ہوتی ہے جو نہ صرف ترقی آبادی میں بلکہ ترقی صنعت و حرفت و تجارت میں بھی ظاہر ہوئی اور وارد ین کیلئے فقدان ترغیب باعث ہوئی صوبجات مدراس، بمبئی اور متوسط و برار کیجانب جو ملک سرکار عالی سے متصل ہیں توجہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں صوبوں کی آبادی کے منجملہ کم از کم (۲۷،۰۷،۱) نفوس

تفاوت اعداد نقل وطن درمیان صوبجات ہند و ممالک محروسہ سرکار عالی
بہ تفریض اعداد ۱۸۹۱ء مساوی ہزار



ملک سرکار عالی میں آئے ہیں۔ اس تعداد کا تناسب کل صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد کے ساتھ فیصد (۸۶) ہوتا ہے۔ ان (۲۷،۰۷،۱) نفوس کے منجملہ (۴۹) فیصد سے زاید صوبہ مدراس سے (۳۶) فیصد بمبئی سے اور (۱۵) فیصد صوبہ متوسط و برار سے تعلق رکھتے ہیں ملک سرکار عالی سے صوبجات ہند کو نقل وطن کرنیوالوں کی تعداد (۳،۶۴،۳۴۱) ہے انکے منجملہ (۳،۸۰،۸۹) نفوس یا فیصد (۹۲) سے زاید متصلہ تینوں صوبجات میں جذب ہو جاتے ہیں جنمیں سے بمبئی فیصد (۶۱) صوبہ متوسط و برار فیصد (۲۷) اور مدراس فیصد (۱۲) اخذ کرلیتا ہے۔ اس تبدیل وطن کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک سرکار عالی کو صوبہ مدراس سے (۴۳۸۲۷) نفوس حاصل ہوتے ہیں مگر

بعض اُسکے یہاں سے (۴۶۳۴۴) بمبئی کو اور (۶۵۵۱۴) خاندیس صوبہ متوسلہ و برار کو نکل جاتے ہیں۔

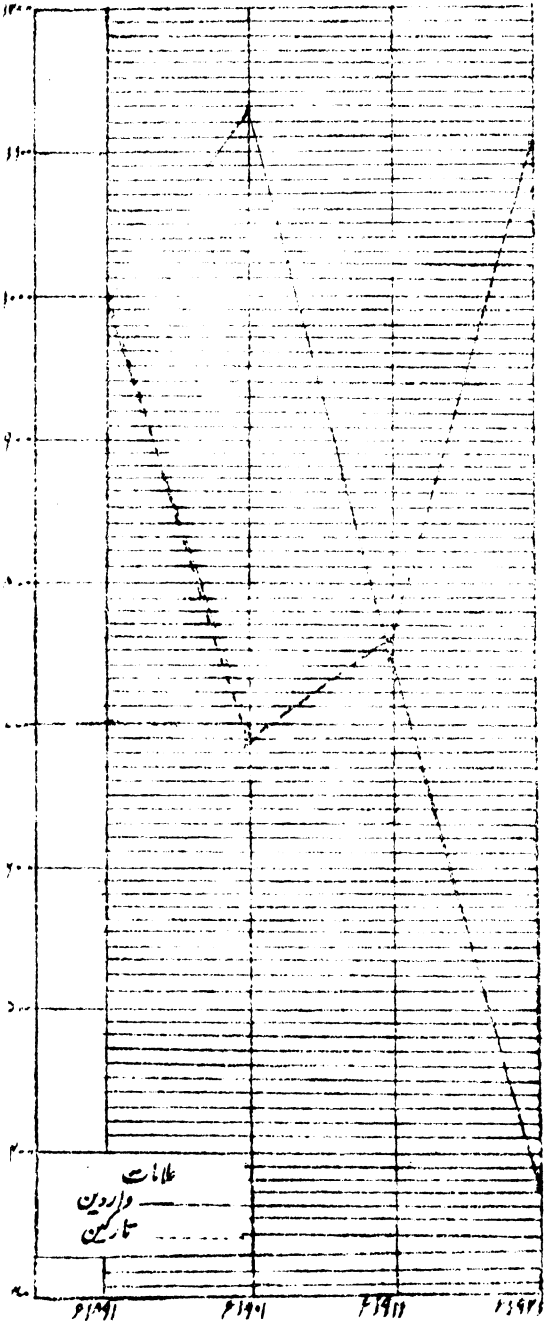
۲۔ نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ بمبئی

صوبجات متعلقہ سے ترک وطن کے حالات

سال	نقل وطن (رسمان) ملک سرکار عالی و صوبہ بمبئی		
	آکر بسنے والے	ترک وطن کرنے والے	
۱۸۹۱ء	۱۵۹۷۲۸	۱۸۶۸۴۸	جاتے ہیں۔
۱۹۰۱ء	۱۶۴۱۸۵	۱۲۶۲۶۸	صوبہ بمبئی سے
۱۹۱۱ء	۱۱۸۸۳۰	۱۴۰۹۹۰	آکر بسنے والے
۱۹۲۱ء	۶۰۴۶۸	۲۰۶۸۴۲	اور ملک سرکار عالی

سے وہاں جاکر بسنے والوں کی تعداد جو گزشتہ تیس سال کے دوران میں رہی ہے وہ تخت مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی اور شکل ترسیمی لحظہ سے ظاہر ہوگا کہ ہر دو مساوی مدت میں ان اعداد میں کیا تغیرات ہوئے ہیں۔ یہاں ۱۸۹۱ء کے اعداد کو باغراض تقابل (۱۰۰۰) فرض کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جبکہ آکر بسنے والوں کی تعداد میں ہر ایک سال (۱۹۰۱ء کے جس میں قحط پڑا تارکین وطن اور آکر بسنے والوں کی تعداد کو دو حد برابر کرتا رہا) مسلسل ہی ہوتی رہی ہے تو ترک وطن کا سیلاب (جو بعد قحط ۱۹۰۱ء کچھ گھٹ گیا تھا) برابر ترقی کرتا چلا آیا ہے جسکا باعث بلاشبہ زیادہ مزدوری کی توقعات ہیں جو ملک سرکار عالی کے مزدور پیشہ طبقہ میں احاطہ بمبئی کی صنعتی راہ

تفاوت نقل وطن درمیان صوبہ بمبئی و ممالک محروسہ سرکار عالی
بہ تفریق اعداد ۱۸۹۱ء مساوی ایک ہزار



تجارتی ترقی نے پیدا کرادی ہے علاوہ بریں گزشتہ دس سال کے عرصہ میں اسکاک باران اور امراض وبائی کی اشاعت کی وجہ سے پیدا شدہ ناموافق حالات نے ایک طرف متصلہ صوبجات کے باشندوں کے جذبات نقل وطن کو سرد کر دیا تو دوسری طرف باشندگان ملک سرکار عالی کو قسمت آزمائی کیلئے باہر جانے پر آمادہ کیا غرض کہ اسطرح سے آکر بسنے والوں کی تعداد میں بہت کمی اور تارکین وطن کی تعداد میں بہت زیادتی ہوئی۔ شکل ترسیمی میں اندرونی و بیرونی متضاد سیلابوں کے مدوجذر کو ظاہر کیا گیا ہے۔

صوبہ بمبئی سے آکر بسنے والوں کا ایک حصہ کثیر ملک سرکار عالی کے اون اضلاع میں پایا جاتا ہے جو اس صوبہ کے سرحد پر واقع ہیں چنانچہ ضلع اورنگ آباد میں (۵۵۲ر۵) بیڑ میں (۶۱۷۹) گلبرگہ میں (۴۴۰۷) عثمان آباد میں (۱۷۶۵۴) اور رائچور میں (۱۸۲۵) بمبئی والے ہیں۔ یہ تمام اضلاع ملک سرکار عالی کے خطہ مرہٹواڑی سے متعلق ہیں۔ چونکہ اس خطہ کے باشندے بمبئی کے جنوبی و مشرقی حصوں کے باشندوں سے نسل اور زبان کے اعتبار سے زیادہ مماثلت رکھتے ہیں اس لئے بمبئی سے آکر بسنے والے ملک سرکار عالی کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں یہیں پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ یہ اسباب اون عظیم سہولتوں کے ساتھ ملکر جو ضروریات زندگی کے حاصل کرنے میں موجود ہیں ملک سرکار عالی کے تارکین وطن کے ایک حصہ کثیر کو صوبہ بمبئی کی جانب مائل کرتے ہیں۔ اسطرح پر ملک سرکار عالی کے جملہ تارکین وطن کا فیصد (۵۷) سے زیادہ حصہ اس صوبہ کا رخ کرتا ہے اور اگر صرف اضلاع مرہٹواڑی سے اس صوبہ کو جانیوالے تارکین وطن کا لحاظ کیا جائے تو یہ تناسب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ ان تارکین کے بخلہ فیصد (۷۶) سے زیادہ صوبہ بمبئی کے اون اضلاع میں پائے جاتے ہیں جو ملک سرکار عالی سے ملحق ہیں۔ شہر بمبئی میں (۱۹۶۰۲) حیدرآبادی اور متصلہ اضلاع کے اعداد حسب ذیل ہیں۔

احمدنگر (۲۳۸۲۰)۔ شرقی خاندیس (۱۴۹۱۳)۔ ناسک (۹۷۳۱)۔ شولاپور (۶۰۳۰۶)۔ بیجاپور (۲۹۲۲۱) و دھارواڑ (۲۹۳۲۹)۔ معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآبادی تارکین وطن کے لئے سب سے زیادہ دلکش شولاپور رہے۔ شہر شولاپور کے ہر (۱۰۰۰) نفوس میں (۲۴۹) حیدرآبادی ہیں۔ بمبئی سے آکر بسنے والوں کے درمیان جنس کا تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا۔ یہ تناسبات ظاہر کرتے ہیں کہ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اورنگ آباد و گلبرگہ میں کوئی غیر اعتدالی نہیں ہے اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں کے شمار شدہ وارین خود وہ لوگ یا اونکی اولاد ہیں جو مستقل طور سے ان مقامات میں سکونت پذیر ہوگئے ہیں۔ اس کی تائید اس امر واقعہ سے بھی

مقامات جہاں وارین پائے جاتے ہیں	تعداد فی مقابلہ فی صد نر
ملک سرکار عالی	۱۶۶
بلدہ حیدرآباد	۸۵
اورنگ آباد	۹۷
بیڑ	۳۴۳
گلبرگہ ڈویژن	۸۰
عثمان آباد	۲۷۲
رائچور	۲۸۹

ہوتی ہے کہ ان مقامات کا تناسب جنسی کم و بیش ملک سرکار عالی کے عام جنسی تناسب کے مطابق ہے اس کے برخلاف اضلاع بیڑ۔ عثمان آباد و رائچور میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد کا غلبہ (جو ہر دو جنس کے آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد میں بمقابلہ ذکور کے اناث میں ایک معقول زیادتی کا باعث ہے) محتاج تصریح معلوم ہوتا ہے۔

ہنود میں عاقدین بالعموم ایک ہی قوم ایک ہی ذات اور ایک ہی زبان بولنے والے ہوتے ہیں اگرچہ کہ بعض اعلیٰ ذاتوں میں زبان کا مسئلہ ناقابل ارتفاع مزاحمت نہیں ہے۔ جیسے کہ مثلاً ایک کنڑی بولنے والا برہمن لڑکا ایک مرہٹی بولنے والی برہمن لڑکی سے یا اس کے برعکس باہم ازدواج میں منسلک ہو سکتے ہیں لیکن تاہم ایک مشترکہ زبان بھی ایک ناگزیر شرط سمجھی جاتی ہے۔ اپنے گاؤں سے باہر شادی کرنے کے طریقہ کا ذکر ازیں قبل کیا جا چکا ہے۔ ایک ہندو اپنے موضع کے مقابلہ میں دوسرے موضع سے بیوی لانے کو ترجیح دیگا۔ بیڑ و عثمان آباد خالص اضلاع مرہٹواڑی ہیں اور انہیں زیادہ تر مرہٹے ہی رہتے ہیں۔ یہ اضلاع ایک جانب شولاپور و احمد نگر کے درمیان اور دوسرے جانب بیدر و پربھنی کے درمیان واقع ہیں۔ بیڑ و عثمان آباد کے مرہٹی بولنے والے باشندے بیدر کے کنڑی بولنے والے باشندوں کے مقابلہ میں پربھنی جیسے مرہٹی بولنے والے ضلع کے باشندوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات پیدا کرنا پسند کرینگے مگر ساتھ ہی اس کے پربھنی کے بمقابلہ میں اُن کے یسار پر دو مرہٹی اضلاع شولاپور و احمد نگر موجود ہیں جہاں سے وہ اپنے ازواج کا انتخاب کر سکتے ہیں اور جہاں اپنی لڑکیوں کے لئے مناسب خاوند بہم پہونچانیکے لئے جا سکتے ہیں۔ اور فطرتاً قوی تر کشش ہی بازی لیجاتی ہے چنانچہ ہر دو اضلاع بمبئی کی لڑکیاں بمقابلہ پربھنی کی لڑکیوں کے زیادہ تعداد میں بطور ازواج کے بیڑ و عثمان آباد میں آتی ہیں اور بیڑ عثمان آباد کی لڑکیاں بمقابلہ پربھنی کے بمبئی کیجانب زیادہ جاتی ہیں (جیسا کہ اعداد و شمار نقل وطن سے واضح ہوگا)۔ اسیطرح رائچور جو کنڑی ملک ہے بہ نسبت اپنے ہمسایہ ضلع محبوب نگر کے جو ایک خالص ضلع تلنگانہ ہے۔ اضلاع کرناٹک۔ دھارواڑ۔ وجاپور کیجانب زیادہ مائل ہوتا ہے۔

تارکین وطن کے منجملہ ذکور کی تعداد اناث سے شہر بمبئی نیز اون اضلاع صوبہ بمبئی میں زیادہ ہے جو ملک سرکار عالی سے دور واقع ہیں جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہاں ترک وطن ہنگامی یا دوری نوعیت رکھتا ہے اس کے برخلاف صوبہ بمبئی کے جملہ اضلاع متصلہ میں جہاں تارکین وطن کی مقدار کثیر جدب

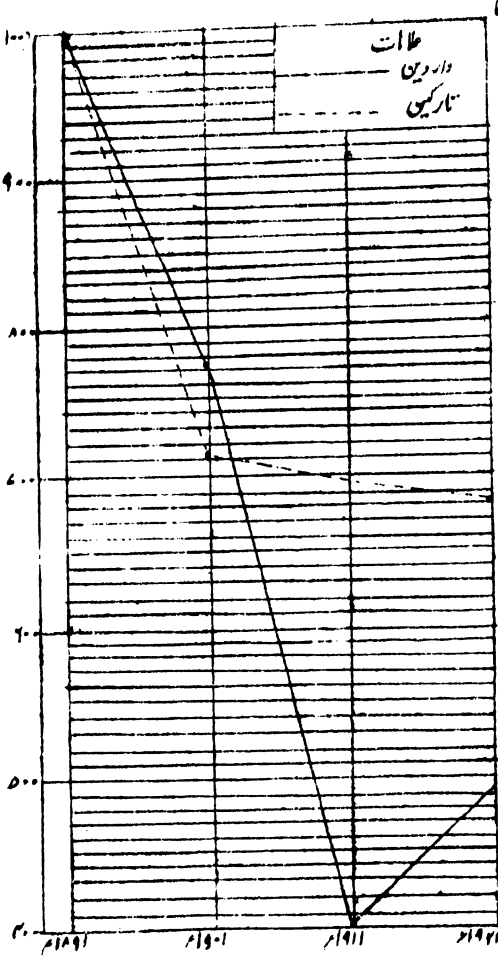
تارکین وطن میں تناسب جنسی	
ضلع	تعداد اناث بمقابلہ صد ذکور
شہر بمبئی	۵۴
احمد نگر	۱۰۹
مشرقی خاندیس	۱۰۳
ناسک	۱۰۸
شولاپور	۱۱۷
بجاپور	۱۲۴
دھارواڑ	۱۲۱

ہو جاتی ہے مذکور کے مقابلہ میں حیدرآبادی اناث کا غلبہ ہے (ملاحظہ ہو تختہ حاشیہ) پس یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ لڑکیوں کی تعداد کثیر وہاں پر بطور عروس جاکر اولاد اضلاع کے آیندہ باشندوں کی مان بن گئی ہو۔ جس کے اسباب زین قبل بیان میں آچکے ہیں۔

۷۳۔ نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی وصوبہ متوسطہ وبرار۔ اب دوسرے متصلہ صوبہ یعنے صوبہ متوسطہ وبرار کی جانب توجہ مبذول کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ تارکین وطن اور آکر بسنے والے ہر دو کی تعداد بمبئی کے بہ نسبت بہت کم ہے گزشتہ ۳۰ سالہ دوران کے ہر دہ سالہ عرصہ میں اس صوبہ کو جو لوگ ترک وطن کرکے گئے اور وہاں سے جو لوگ آئے اونکی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں حاضر کیگئی ہے۔ اور اونکی تعداد کے تفاوتوں کو شکل ترسیمی مندرجہ حاشیہ میں بالوضاحت دکھایا گیا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء کے اعداد کے بالمقابل آکر بسنے والونکی تعداد میں (۵۰) فیصد کمی اور تارکین وطن کی تعداد میں (۳۱) فیصد سے زائد کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن دس سال قبل کے اعداد کے مقابلہ میں دیکھا جائے تو آکر بسنے والونکی تعداد میں فیصد (۲۱) کا اضافہ ہے۔ اور تارکین وطن کی تعداد میں تقریباً (۲) فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس صوبہ سے آکر بسنے والونکی تعداد کے منجملہ فیصد (۷۹) سے زائد اشخاص عادل آباد و پربھنی میں پائے جاتے ہیں جو اس صوبہ کے متصلہ اضلاع ہیں۔ تارکین وطن کے منجملہ (۸۷) فیصد سے زیادہ اکولہ

نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ متوسطہ و برار

سال	آکر بسنے والے	ترک وطن کرنے والے
۱۸۹۱ء	۵۱٫۶۹۰	۱۳۲۷۹۰
۱۹۰۱ء	۳۹٫۸۷۱	۹۴۹۷۸
۱۹۱۱ء	۲۰۹۴۷	۹۲۷۳۱
۱۹۲۱ء	۲۵۴۱۶	۹۰۹۳۰



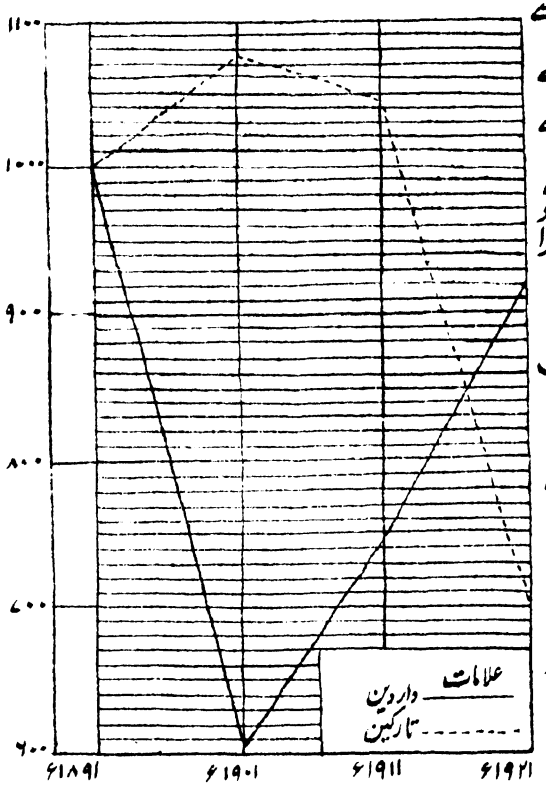
تقابلی نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ متوسطہ و برار
بہ تفویض اعداد متشابہ مساوی ایک ہزار

بلڈانہ اور ایوت محل میں مقیم ہیں۔ ضلع عادل آباد میں جہاں زائد از (۵۵) فیصد واردین جذب ہو جاتے ہیں، آکر بسنے والوں کی تعداد میں ذکور و اناث کا تناسب (۲۸۶ ذکور اور ۱۵۷ ۶ اناث) ظاہر کرتا ہے کہ وہاں نقل وطن کم و بیش مستقل نوعیت رکھتا ہے عادل آباد کا جنگل قطع کیا جا کر اوس کے قابل کاشت اراضی کے تناسب جو برابر زیادتی ہو رہی ہے اوسکی وجہ سے اطراف و جوانب کے لوگ وہاں کھینچے چلے آ رہے ہیں۔ پربھنی کی حالت اس سے مختلف نظر آتی ہے۔ وہاں کے ذکور و اناث کے تناسب سے (۲۴۵۷ ذکور بمقابلہ ۱۵۷ ۳ اناث) معلوم ہوتا ہے کہ اوس حد ملک میں نقل وطن کے دوسرے ہی اسباب ہیں جیسا کہ ایک طرف بیڑ و عثمان آباد اور دوسری طرف شولاپور و احمد نگر کے درمیان ازدواجی تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے اوسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ پربھنی بھی اضلاع مرہٹی موقوعہ بیرون حدود سیاسی کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا تبادلہ کرتا ہے۔ حسب بیان ماسبق تارکین وطن کی ایک تعداد کثیرہ اکولہ۔ بلڈانہ اور ایوت محل میں پائی جاتی ہے۔ ان تینوں اضلاع میں متفقہ طور پر (۳۶۱ ۷۹) ذکور اور (۴۳۷ ۴۹) اناث کا شمار ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ برار کے ساتھ مملکت سرکار عالی کے تعلقات اتنے وسیع المدت رہے ہیں کہ ایک عظیم تمدنی اتحاد قائم ہو گیا ہے جس میں ملک سرکار عالی کے شمالی اضلاع مرہٹواڑی اور برار کے باشندوں کے درمیان ازدواجی تعلقات سے مزید استحکام پیدا ہو گیا۔ اسی وجہ سے ان دونوں حصوں سے نقل وطن کرنے والوں کی تعداد میں اناث کا غلبہ ہے۔ صوبہ متوسط و برار کو جانے والوں کی تعداد ان دونوں صوبجات سے آنے والوں کی تعداد سے ہمیشہ المضاعف سے زیادہ رہی ہے۔ کیونکہ ملک سرکار عالی سے روئی کی چنوائی کے لئے مزدوروں کا ترک وطن مقررہ موسموں پر برابر ہوتا رہتا ہے اور ان میں سے اکثر عام طور پر جنوری اور فصل ربیع کی درو کے لئے ٹھیر جایا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اوس حصہ ملک کی جانب۔ ترک وطن کرنے والوں کی تعداد میں جو بوقت مردم شماری اضافہ پایا گیا وہ چند ان خلاف توقع نہیں ہے۔

۴۷۔ ملک سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے درمیان نقل وطن۔ اب ہم ملک سرکار عالی کے متصلہ تیسرے صوبہ یعنی مدراس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تخت و شکل ترمیمی مندرجہ

نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ مدراس		
سال	آکر بسنے والے	تارکین
۱۸۹۱ء	۹۱۱۹۲	۵۷۹۹۲
۱۹۰۱ء	۵۵۳۶۹	۶۲۵۰۷
۱۹۱۱ء	۶۷۸۲۱	۶۰۶۹۲
۱۹۲۱ء	۸۴۱۴۳	۴۰۳۱۶

شکل بہ اظہار تفاوت اعداد نقل وطن درمیان صوبہ مدراس ممالک محروسہ سرکار عالی بہ تغریض اعداد ۱۸۹۱ء مساوی ایک ہزار



حاشیہ سے واضح ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے جس طرح اوس صوبہ سے آکر بسنے والوں کی تعداد مسلسل ترقی پذیر ہے اوسی طرح ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرکے جانے والوں کی تعداد مستقل طور پر انحطاط پذیر ہے اور اس طرح سے ملک سرکار عالی کو خالص نفع پہونچ رہا ہے۔ صنعتی نشو و نما کے اعتبار سے صوبہ بمبئی بہ نسبت مدراس کے بہت ہی بڑھا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بمقابلہ اول الذکر کے موخر الذکر اپنی طرف ملک سرکار عالی کے بہت کم باشندوں کو مائل کرتا ہے۔ اور اس کا سبب بھی یہی ہے کہ بہ نسبت بمبئی کے مدراس اپنے باشندوں کی کثیر تعداد کو حیدرآباد بھیجنے کی گنجائش نکال سکتا ہے اس صوبہ سے آنے والوں کے منجملہ فیصد (۹۲) سے زیادہ بلدہ حیدرآباد و اضلاع ورنگل۔ عادل آباد۔ نلگنڈہ اور رائچور میں شمار ہوئے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کی مدراسی آبادی کو بلحاظ تعداد کم و بیش اوسی قدر نقصان پہونچا ہے جس قدر کہ خود شہر حیدرآباد کو۔ ان کا تناسب جنسی (۱۰۰ ذکور کے مقابلہ میں ۷۲ اناث) ظاہر کرتا ہے کہ اکثر مدراسیوں نے بلدہ کو اپنا مستقل مسکن بنالیا ہے۔ ضلع ورنگل میں سنگریٹی کے معاون زغال مدراسیوں کی کثیر تعداد کو اپنے جانب مائل کرتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی مدراسیوں کی آبادی میں بمقابلہ

سنہ ۱۹۱۱ء کے تعداد کے (۱۰۰۰) سے زائد کا انحطاط ہوگیا ہے۔ تلنگانہ میں جہاں اس نوعیت کی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء کے (۱۱۰۰) سے زیادہ کا اضافہ ہوا تھا وہاں اب بقدر (۴۰۰) کے انحطاط ہوگیا ہے۔ ان نقصانات کی تلافی عادل آباد کے کثیر اضافہ سے ہوجاتی ہے جہاں کی مدراسی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء کی قلیل تعداد (۵۸۶) سے ترقی پاکر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۳۲۰۶۲) ہوگئی ہے صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ قاضی پیٹہ بلہارشاہ کی زیر تعمیر ریلوے کے سبب ورنگل اور تلنگانہ کی غیر مقیم مدراسی آبادی عادل آباد میں کھنچ آئی ہے۔ رائچور ہی صرف وہ دوسرا ضلع ہے جس نے اس بارے میں ترقی ظاہر کی ہے۔ یہ گریٹ انڈین پنن سولار ریلوے اور مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے کا ایک اہم مرکز ہے۔ جنسوں کا تناسب جیسا کہ تتمہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ ورنگل میں آکر بسنے والوں کی تعداد غالب مستقل یا نیم مستقل نوعیت رکھتی ہے کیونکہ ان کا زیادہ تر تعلق صنعت زغال سے ہے اور عادل آباد کیجانب جو نقل و حرکت ہو رہی ہے وہ خالص ہنگامی نوعیت رکھتی ہے۔ اور اس کا احتمال ہے کہ یہ صورت صرف ریلوے کی تکمیل تک جاری رہے گو اس کا بھی امکان ہے کہ وہاں کے اصلی باشندوں کی قلت اور اراضی قابل کاشت کی روز افزوں دستیابی انہیں سے کم از کم چند افراد کو بالآخر مستقل یا نیم مستقل صورت میں بود و باش اختیار کرلینے پر مائل کردے۔

ضلع	تعداد اناث بمقابلہ صد ذکور
ورنگل	۷۶
عادل آباد	۳۲

ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرنے والوں کے مجملہ فیصد (۹۰) سے زیادہ اون اضلاع مدراس میں پائے جاتے ہیں جنکی سرحدیں جنوبی اضلاع سرکار عالی کے سرحدوں سے ملی جلی ہیں۔ اسطرح ایسے اشخاص کی تمام تعداد اضلاع بلاری۔ کرنول۔ گنٹور اور علاقہ جات گوداوری یکجنسی میں مجتمع ہے۔ چونکہ مدراس کی جانب تارکین وطن کی روانی بمقابلہ بمبئی کے بالعموم دیہی ہے اس لئے فطرتاً ان اضلاع مدراس میں حیدرآبادی آبادی کی تعداد انحطاط پذیر ہوگئی ہے۔ شہر مدراس میں حیدرآبادیوں کی تعداد (۲۲۳۳) ہے اور اسکے مقابل بمبئی میں (۱۹۶۰۲) اور ناگپور میں (۸۵۲) ہے۔ جو بلاشبہ ان شہروں کے مختلف حیثیتوں پر مبنی ہے۔ جو انکو باعتبار صنعتی ترقی اور مزدوروں کی طلب کے حاصل ہے۔

صوبہ	تعداد اناث بمقابلہ صد ذکور	
	ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والے	ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرنے والے
بمبئی	۱۲۵	۱۱۰
صوبہ متوسط و برار	۱۰۴	۱۱۸
مدراس	۶۱	۶۵

ملک سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے درمیان نقل وطن کی بابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ مدراس کیجانب ترک وطن کرنیوالوں اور وہاں سے آنے والوں کی آبادی میں اناث کی تعداد قلیل ہے بجالیکہ صوبہ بمبئی اور صوبہ متوسط و برار کی جانب تارکین وطن اور وہاں سے آکر بسنے والوں میں

جنس اناث کا غلبہ ہوتا ہے چنانچہ تختہ مندرجۂ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہوگی۔

وہ مستثنیٰ صورتیں جن میں صوبہ مدراس سے آکر بسنے والوں کی آبادی میں مردوں سے زیادہ عورتوں کی تعداد ہو صرف میدک۔ نلگنڈہ اور رائچور میں پائے جاتے ہیں۔ میدک نلگنڈہ سے متصل ہے اور نلگنڈہ صوبہ مدراس کے ضلع گنٹور سے ملحق جنکے درمیان رود کرشنا فاصل ہے اسی طرح پر رائچور اور ضلع بلاری کے درمیان رود تنگبھدرا حائل ہے۔ ان دریاؤں کے دونوں جانب بود و باش رکھنے والوں کی زبان اور نسل کی یگانگت ازدواجی تعلقات کی موید معلوم ہوتی ہے اور ان اضلاع مدراس سے ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والوں میں عورتوں کی زیادتی کی بھی یہی توجیہہ ہے۔ رہا یہ امر کہ صوبہ مدراس سے متصلہ تلنگانہ کے ایک دوسرے ضلع ورنگل اور صوبہ مدراس کے اضلاع کرشنا و گوداوری کے درمیان اس طرح کے تعلقات کیوں نہیں قائم ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ضلع ورنگل کے جنوبی اور مغربی حصوں میں یعنی ان میں جو مدراس کے متذکرۂ صدر اضلاع تلنگانہ کے متصل ہیں وسیع صحرائی رقبہ جات ہیں جنمیں اقوام صحرائی آباد ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ ان لوگوں اور ماورائے سرحد کے باشندوں میں رشتہ داری کے تعلقات کا بہت کم امکان ہے۔ اس کے علاوہ ورنگل کی صنعت زغال کے لئے کان کھودنے والے مردوں اور اسی جنس کے مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

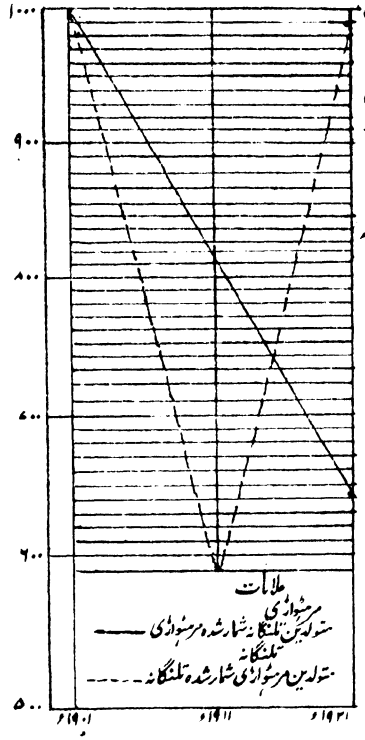
۷۵۔ **ملک سرکار عالی اور غیر متصلہ صوبہ جات کے درمیان نقل وطن**۔ ان صوبہ جات اور ریاستوں کے منجملہ جو متصل نہیں ہیں اجمیر۔ مارواڑ۔ پنجاب صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ میسور اور راجپوتانہ ایجنسی سے ایک ایک ہزار سے زیادہ نفوس ملک سرکار عالی میں آئے ہیں۔ راجپوتانہ ایجنسی سے آکر بسنے والوں کی تعداد سب سے بڑھی ہوئی ہے (۸۰۴۶) گو کہ اس تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے (۶۲۲۵) نفوس کی کمی ہوگئی ہے۔ گزشتہ مردم شماری کی طرح فی الوقت بھی انکی غالب تعداد بلدہ حیدرآباد اورنگ آباد اور گلبرگہ شریف میں پائی جاتی ہے۔ اول الذکر دونوں مقامات میں بلحاظ تعداد کمی اور مقام آخر الذکر میں اضافہ ہوا ہے۔ اس قسم کے آکر بسنے والوں میں دوسرے درجہ پر صوبہ متحدہ سے آنے والوں کی تعداد سب میں زیادہ ہے گو کہ حقیقی تعداد کے لحاظ سے انمیں بھی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس دہلہ میں انکی تعداد (۶۳۶۲) تھی اور اس کے مقابلہ میں دس سال قبل (۹۳۹۹) تھی۔ انکے منجملہ ۵/۴ حصہ سے زیادہ کا شمار صرف بلدۂ حیدرآباد میں ہوا ہے۔ اجمیر و مارواڑ کے باشندے جنمیں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں (۳۰۰) سے فزوں تر زیادتی

ہوئی تھی اس دہ سالہ عرصہ میں اُسی قدر انحطاط پذیر ہو گئے ہیں۔ پنجابیوں میں بھی (۳۰۰) سے زیادہ کمی آگئی ہے اور میسوریوں کی تعداد میں (۱۰۰۰) سے زیادہ گھٹاؤ ہو گیا ہے۔ بقیہ صوبہ جات اور ریاستوں سے معدودے چند نفوس اس ملک میں بھٹکتے ہوئے آ گئے ہیں۔ ان مختلف صوبہ جات اور ریاستوں سے آنے والوں میں ذکور و اناث کا تناسب بجز چند مستثنیات کے ظاہر کرتا ہے کہ یہ ترک وطن ہنگامی نوعیت رکھتا ہے۔

۶۔ خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقلِ وطن۔ تختہ ضمیمہ نشان (۳) سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں اقطاعِ قدرتی کے درمیان آبادی کا تبادلہ کچھ زیادہ نہیں بلکہ تھوڑا سا ہے مرہٹواڑی کے پیدا شدہ (۵۳۶۶۶) نفوس تلنگانہ میں شمار کئے گئے اور اسی طرح پر تلنگانہ کے پیدا شدہ (۶۸۲۲۱) اشخاص مرہٹواڑی میں پائے گئے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان اعداد کا مقابلہ سابقہ دو مردم شماریوں کے مماثلہ اعداد سے کیا گیا ہے اس کے ساتھ کی شکل ترسیمی میں اُن اعداد کے تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے جو ہر دہ سالہ مدت میں پائے گئے اس میں ۱۹۰۱ء کے اعداد کو باغراض تقابل (۱۰۰۰) تصور کیا گیا ہے۔ تختہ اور شکل ترسیمی دونوں ظاہر کرتے ہیں کہ مرہٹواڑی کے پیدا شدہ لوگوں کی تعداد میں جو تلنگانہ میں سکونت پذیر ہیں بتدریج انحطاط ہوا ہے اور تلنگانہ کے پیدا شدہ ساکنین مرہٹواڑی کی تعداد میں مدِ نظر رواقع ہوا ہے چنانچہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں ان میں انحطاطِ عظیم ہوا ہے اور ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی دہ سالہ مدت کے آخر پر ترقی پا کر اُن کی تعداد ۱۹۰۱ء کی تعداد کے قریب قریب پہونچ گئی۔ ۱۹۲۱ء کے اعداد پہلی نظر میں کسیقدر حیران کُن معلوم ہوتے ہیں۔ مرہٹواڑی سے تلنگانہ کو نقلِ وطن کرنے والوں کی تعداد تلنگانہ سے مرہٹواڑی کو جانے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں اب تک زیادہ ہوتی رہی ہے کیونکہ دارالحکومت تلنگانہ میں واقع ہے۔ لیکن ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں باوجود بلدۂ حیدرآباد کے محلِ وقوع کے اور نیز اس امر کے کہ ملک تلنگانہ میں ریلوے کی تعمیر کی بدولت مرہٹواڑی سے کچھ نہ کچھ مزدور پیشہ لوگ تلنگانہ میں لامحالہ آئے ہوں مرہٹواڑی ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں جو مصائب آئے

سال	مرہٹواڑی کے پیدا شدہ جو تلنگانہ میں شمار ہوئے	تلنگانہ کے پیدا شدہ جو مرہٹواڑی میں شمار ہوئے
۱۹۰۱ء	۸۳۵۸۲	۶۸۹۵۷
۱۹۱۱ء	۶۹۰۷۱	۴۰۹۰۶
۱۹۲۱ء	۵۳۶۶۶	۶۸۲۲۱

شکل باظہار نقل وطن درمیان تلنگانہ و مرہٹواڑی



اور بوجہ قحط تلاش معاش میں جو نقل وطن کرنا پڑا اسکے نتیجہ کے طور پر کم سے کم (۶۸،۰۰۰) تلنگانہ کے باشندے مرہٹواڑی میں رہ گئے اور اسی طرح ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دو سالہ پُر آشوب حالات نے قریب قریب اتنی ہی تعداد کو مرہٹواڑی کے طرف نقل مقام کرنے پر مجبور کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایام قحط میں مرہٹواڑی کے باشندے صوبہ بمبئی کے اُن اضلاع متصلہ میں بہ تعداد کثیر جمع ہو جاتے ہیں جنکے ساتھ قریبی تعلقات ہوتے ہیں اور جہاں تلنگانہ کے مقابلہ میں حصول مشاغل کی بہتر امید ہوتی ہے اور تلنگانہ کے باشندے متصلہ اضلاع مدراس کے مقابلہ میں مرہٹواڑی کی طرف زیادہ رُخ کرتے ہیں چنانچہ اس قیاس کی بمبئی اور مدراس کے متعلقہ ترکِ وطن کے اعداد سے تائید ہوتی ہے کیونکہ اس دو سالہ مدت میں ملک سرکار عالی سے صوبہ بمبئی کی طرف ترکِ وطن کرنیوالوں کی تعداد تقریباً (۱،۴۱،۰۰۰) سے ترقی کرتی ہوئی (۲،۰۶،۰۰۰) تک پہنچ گئی ہے اور صوبہ مدراس کو جانے والوں کی تعداد (۶۰،۰۰۰) سے گھٹتی ہوئی تقریباً (۴۰،۰۰۰) پر آگئی۔ ایک اور سبب جس کی وجہ سے مرہٹواڑی سے تلنگانہ کی جانب نقل وحرکت رُک گئی اور موخر الذکر سے اوّل الذکر میں جانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اس امر میں مضمر معلوم ہوتا ہے کہ قحط کے امدادی کام پہلے پہل اضلاع مرہٹواڑی میں جاری ہوئے۔ اس دو سالہ دوران میں تین مرتبہ طاعون کی اشاعت کیوجہ سے بلدۂ حیدرآباد کی آبادی کا انحراف مرکز ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقل وطن کے اعداد میں دہری اور برہمی کا ایک مزید سبب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تائید میں صرف دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ فی الوقت بلدہ کے پیدا شدہ لوگوں کی تعداد گلبرگہ شریف میں (۱،۰۱۹۷) ہے اور پربھنی میں (۶،۱۹۹) ہے اور یہ دونوں اضلاع مرہٹواڑی میں واقع ہیں۔ اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں انہیں اضلاع میں علی الترتیب (۲،۰۳۲) اور (۲،۳۹۷) نفوس تھے۔ یہ امر کہ بلدہ حیدرآباد ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقل وطن کرنے والوں پر اہم اثر ڈالتا ہے تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے واضح ہو جائیگا۔ اس سے

ظاہر ہے کہ مرہٹواڑی سے بلدۂ حیدرآباد میں آکر بسنے والوں کی تعداد بقدر فیصد (۱۴۲) گھٹ گئی ہے اور بلدہ کے پیدائشدہ تارکین وطن کی تعداد میں جو اضلاع مرہٹواڑی میں جاکر بس گئے بیحد اضافہ ہوا یہاں تک کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں فیصد (۱۱۶،۵) کی زیادتی ہوگئی۔ بلدہ سے اتنی کثیر تعداد کے چلے جانے کا سبب بلاشبہ ایک بڑی حد تک طاعون ہے جو اس دس سال میں تین مرتبہ شائع ہوا۔ بلدہ حیدرآباد کے اعداد کو اگر خارج کردیں تب بھی یہ صریحی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ عرصہ میں دونوں خطہ ہائے قدرتی کے درمیان جو نقل وطن ہوا اس کا نتیجہ مرہٹواڑی کے حق میں مفید ہوا جیسا کہ تختۂ حاشیہ سے واضح ہوتا ہے۔

مقام ولادت	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
بلدہ کے پیدائشدہ جو مرہٹواڑی میں شمار ہوئے	۲۲۸۳۵	۱۰۵۴۳
مرہٹواڑی کے پیدائشدہ جو بلدہ میں شمار ہوئے	۱۵۵۱۱	۱۸۰۸۰

مقام	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
مرہٹواڑی کے پیدائشدہ جو تلنگانہ میں شامل ہوئے (بشمول بلدہ)	۳۸۱۵۵	۵۰۹۹۱
تلنگانہ کے پیدائشدہ جو مرہٹواڑی میں شامل ہوئے (بشمول بلدہ)	۴۵۳۸۷	۳۲۳۶۳

۷۷۔ **ضلع واری نقل وطن** ۔ ملک سرکار عالی کے ہر (۱۰۰۰) نفوس کے منجملہ کم از کم (۹۸۴) ایسے ہیں جو اندرون حدود مملکت پیدا ہوئے۔ اور پھر انکے منجملہ (۹۴۲) ایسے ہیں جنکے مقامات پیدائش انہیں اضلاع میں واقع ہیں جہاں انکا شمار ہوا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں ان کے مماثل اعداد علی الترتیب (۹۸۱) اور (۹۴۸) تھے۔ ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ملک سرکار عالی کے پیدائشدہ نفوس کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوگئی ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں ممالک غیر کے پیدائشدہ نفوس کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ تلنگانہ کے پیدائشدہ نفوس کے منجملہ تقریباً (۱۱) فی ہزار مرہٹواڑی کیطرف اور مرہٹواڑی کے پیدائشدہ لوگوں کے منجملہ صرف (۹) فی ہزار تلنگانہ کی جانب نقل وطن کر گئے ہیں۔

ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والوں کا سب سے عظیم تناسب (۲۰۵ فی ہزار) بلدہ حیدرآباد میں پایا جاتا ہے۔ انکے منجملہ (۱۴۰) حصہ تلنگانہ سے اور صرف (۳۸) حصہ مرہٹواڑی سے آئے ہیں فی ہزار (۴۶) ملک سرکار عالی کے متصلہ تین صوبہ جات انگریزی سے تعلق رکھتے ہیں اور فی ہزار (۳۶) برطانوی ہند کے دوسرے صوبجات اور ریاستوں سے آئے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کو بحیثیت دارالحکومت ملک سرکار عالی جو باوقعت مرتبہ حاصل ہے وہ خود آکر بسنے والوں کے تناسب عظیم کی وجہ موجہ ہے۔ بلدہ کے بعد اس قسم کے نفوس کا سب سے بڑا تناسب ضلع عادل آباد کو حاصل ہے (۱۳۳ فی ہزار آبادی) پھر اس کے بعد اطراف بلدہ میں (۱۱۹) ناندیڑ و پربھنی میں سے

ہر ایک میں (۷۵)۔ ورنگل میں (۶۹) عثمان آباد میں (۵۵) اور بیدک میں (۵۴) کا تناسب پڑتا ہے بقیہ اضلاع میں فی ہزار آبادی (۴۰) سے کم تناسب ہے۔ اور کریم نگر میں تو فی ہزار (۹) سے زیادہ نہیں پڑتا۔ عادل آباد کے زیادہ تناسب کی بڑی وجہ یہ ہے کہ صوبہ مدراس اور صوبہ متوسط و برار سے وہاں لوگ آکر بس گئے ہیں۔ ان صوبہ جات سے آکر بسنے والوں کی تعداد کا تناسب ضلع کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس میں علی الترتیب (۴۹) اور (۲۱) ہوتا ہے اور اسکے متصلہ اضلاع کریم نگر اور نظام آباد سے آنے والوں کا علی الترتیب (۳۰) اور (۱۲) تناسب ہے جیسا کہ زیر قبل بیان کیا جا چکا ہے عادل آباد ایک قلیل آبادی کا ضلع ہے اس لئے ایک معقول حد تک متصلہ اضلاع اور صوبہ جات سے قابل حصول مزدوروں کو لینے پر مجبور ہے۔ علاوہ بریں ضلع کے صحرائی رقبہ جات اطراف اکناف کی گلہ بانی پیشہ جماعتوں کو اپنی جانب مائل کر لیتے ہیں۔ اور یہ جماعتیں مع اپنے مویشی کے نقل وطن کر جاتی ہیں کیونکہ ان صحرائی رقبہ جات میں مویشی کے لئے چارہ اور پانی بافراط میسر آتا ہے۔ عادل آباد کے بعد اطراف بلدہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ باب اول میں ذکر کیا جا چکا ہے اس ضلع کو ملک سرکار عالی میں اراضی آبپاشی کا سب سے عظیم فیصدی تناسب حاصل ہے اور جو تعداد آکر بسنے والوں کی اُدھر متوجہ ہوتی ہے اُسکا کچھ سبب تلنگانہ کے مزارعین کی معمولی نقل و حرکت ہے جو فصل آبی کے اختتام کے بعد ایسے مقامات کی جانب عمل میں آتی ہے جہاں تابی کی زراعت کے لئے آبپاشی کے وسیع ذرائع موجود ہیں اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ یہ ضلع دارالحکومت سے قریب واقع ہے متصلہ اضلاع کے منجملہ بیدک نلگنڈہ و محبوب نگر سے واردین کا تناسب اس ضلع کی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں تعداد (۴۳) ہے اور گلبرگہ و بیدر مشترکہ طور پر صرف (۱۷) کا تناسب بہم پہنچاتے ہیں۔ کاروبار زراعتی کی انجام دہی کے لئے مطلوبہ مزدوروں کی فراہمی میں پرھنی کو زیادہ تر اپنے ہمسایہ اضلاع بیڑ۔ اورنگ آباد اور ناندیڑ کا دست نگر رہنا پڑتا ہے۔ ان تینوں اضلاع اور بلدہ حیدرآباد سے آنے والوں کی تعداد فی ہزار آبادی میں (۵۲) ہوتی ہے۔ اور صوبہ جات متوسط و برار اور بمبئی اس تناسب میں علی الترتیب (۸) اور (۳) نفوس کا اضافہ کرتے ہیں۔ ناندیڑ اپنے ہمسایہ اضلاع نظام آباد اور پرھنی سے اسقدر تعداد بہم پہنچاتا ہے جتنی کہ بمبئی اور صوبہ متوسط اور برار سے حاصل ہوتی ہے۔ ورنگل اپنے مزدوروں کی رسد زیادہ تر اپنے متصلہ اضلاع کریم نگر و نلگنڈہ سے اور صوبہ مدراس کے اضلاع ملحقہ سے حاصل کرتا ہے۔ عثمان آباد کا انحصار بالکل بیڑ اور صوبہ بمبئی کے اضلاع ملحقہ پر ہے۔ بیدک کو اطراف بلدہ نلگنڈہ اور کریم نگر امداد پہنچاتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس طرح مرہٹواڑی میں بیڑ ہے

اسی طرح تلنگانہ میں مزدوروں کی بہم رسانی کا منبع کریم نگر ہے۔

ہندوستان کے دوسرے حصّوں کے جانب نقل وطن کرنے والوں کے متعلق اس کا بالیقین اظہار ناممکن ہے کہ انکی تعداد غالب ملک سرکار عالی کے کن حصّوں سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ مختلف صوبہ جات وریاستوں کے نظام مردم شماری نے جو تختہ جات بھیجے ہیں اُن سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ترکِ وطن کرنے والے ممالک محروسہ کے کن اضلاع سے آئے ہیں۔ بہر حال بلا خوفِ تردید اسقدر کہا جاسکتا ہے کہ مرہٹواڑی کے تارکین وطن بالعموم یا تو صوبہ بمبئی کو جاتے ہیں یا صوبہ جات متوسط وبرار کو اور بہت کم مدراس کی جانب اور تلنگانہ کے تارکین وطن بمقابلہ اور مقامات کے زیادہ تر صوبہ مدراس کی جانب نقل مقام کرتے ہیں۔

صوبہ جات غیر متصلہ اور ریاستوں سے آکر بسنے والوں نیز ممالک ماورائے ہند سے آنیوالوں کے منجملہ علی الترتیب فیصد (۵۷) اور (۸۵) سے زیادہ بلدہ حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں۔ بلدہ میں دوسرے صوبہ جات اور ریاستوں سے آنیوالوں کی تعداد کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہوتا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ راجپوتانہ ایجنسی سے آنے والوں کی تعداد کا صرف فیصد (۴۴) حصّہ بلدہ میں پایا جاتا ہے اور بقیہ زیادہ تر اورنگ آباد، بیڑ۔ پربھنی اور گلبرگہ میں منقسم ہوجاتا ہے جہاں روئی کی تجارت میں وہ اہم حصّہ لیتے ہیں۔

۸۷۔ **اندرونی نقلِ وطن میں اناث کا تناسب**۔ تلنگانہ میں اناث کا عنصر غالب اُن واردین میں رہتا ہے جو اضلاع متصلہ سے اطراف بلدہ ومیدک میں نقل وطن کرتے ہیں۔ چنانچہ ضلع اطراف بلدہ میں اضلاع میدک محبوب نگر اور نلگنڈہ سے آکر بسنے والوں میں ہر (۱۰۰) ذکور کے مقابلہ میں (۱۰۷) اناث کا تناسب پڑتا ہے۔ اسی طرح ضلع میدک میں بھی اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر اور نلگنڈہ سے نقل وطن کرنیوالوں کی تعداد میں (۱۰۰) ذکور کے مقابل (۱۵۰) اناث کا تناسب ہوتا ہے۔ بہ ظاہر یہ دونوں اضلاع بمقابل دیگر اضلاع تلنگانہ متصلہ اضلاع تلنگانہ کے ساتھ معاشرتی اتحاد میں زیادہ مربوط ہیں خطۂ مرہٹواڑی میں اضلاع بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد اسیطرح پر داخلی تعلقات میں منسلک ہیں۔ ان تینوں اضلاع میں متصلہ اضلاع مرہٹواڑی سے نقل وطن کرنیوالوں کے درمیان ہزار ذکور کے مقابلہ میں اناث کا تناسب علی الترتیب (۱۷۲)۔ (۱۹۰) اور (۱۷۹) پڑتا ہے۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان اُن کے باشندوں کی تعداد غالب کے نسلی اور لسانی اختلافات کی وجہ سے اناث کا تبادلہ بہت ہی کم ہے۔

بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی سے جو ہندی تارکین وطن آتے ہیں اُنکے منجملہ بمبئی کے واردین کے درمیان

تین متصلہ اضلاع بیڑ و عثمان آباد و راچور میں ذکور پر اناث کو غلبہ ہے اور اُنکا تناسب فیصد ذکور علی الترتیب (۳۳۳)۔ (۳۰۷) و (۲۸۷) اناث ہے صوبہ جات متوسطہ اور برار سے آکر بسنے والوں کے درمیان جو لوگ اضلاع متصلہ ناندیڑ و پربھنی میں بود و باش رکھتے ہیں ان میں بھی اناث کا عنصر غالب ہے اور اُنکا تناسب فیصد ذکور علی الترتیب (۱۲۷) اور (۱۵۱) اناث کا ہوتا ہے۔ مدراسی واردین میں مجموعی طور پر اناث کے مقابلہ میں ذکور کا تناسب زیادہ ہے اور ملک سرکار عالی میں کسی مقام پر بھی اُنکے تناسبات میں اناث کا عنصر اتنا غالب نہیں ہے جتنا کہ اہل بمبئی اور براریوں میں ہے۔ صرف تین مثالیں ایسی ہیں جن میں مدراسی عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں اور اُنکے تناسبات (۱۰۷) و (۱۱۰) و (۱۲۴) اناث بمقابلہ فیصد ذکور حسب ذکر ما سبق علی الترتیب اضلاع نلگنڈہ و میدک اور راچور میں پائے جاتے ہیں۔ بیرون ہند سے آکر بسنے والوں کے درمیان ذکور ہر صورت میں اناث سے فاضل ہیں لیکن ایسے واردین کا تناسب جملہ آبادی کے مقابلہ میں بجائے خود ناقابل لحاظ ہے فقط

تختہ ضمیمہ نشان (ا) واردین (حقیقی اعداد)

ضلع وخطہ قدرتی جہان شمار ہو	متولدہ																	
	ضلع			ضلع متصلہ اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی			دیگر حصص ممالک محروسہ			حصص متصلہ دیگر صوبہ جات			حصص غیر متصلہ دیگر صوبہ جات			بیرون ہند		
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۳۲۶۸۹۸۹	۶۲۳۶۹۳۰	۶۰۳۲۰۶۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۰۰۲۷	۸۷۲۳۰	۸۲۷۹۰	۲۷۱۰۰	۱۶۲۵۷	۱۰۸۴۳	۵۷۵۴	۴۶۵۷	۹۹۷
تلنگانہ	۶۲۵۱۹۰۷	۳۱۷۰۰۳۲	۳۰۸۱۷۵۴	۴۴۷۶۴	۲۲۴۵۰	۲۲۳۱۴	۸۹۰۲	۴۷۷۸	۴۱۲۴	۷۶۹۴۰	۴۸۷۶۲	۲۸۱۷۸	۴۱۵۸۳	۲۳۳۵۷	۱۸۲۲۶	۵۱۲۲	۴۲۶۰	۸۶۲
بلدۂ حیدرآباد	۲۹۲۸۸۵	۱۴۴۶۳۸	۱۴۸۲۴۷	۱۳۳۷۳	۶۷۴۸	۶۶۲۵	۵۸۷۸۹	۳۲۶۴۶	۲۶۱۴۳	۰	۰	۰	۳۴۲۹۴	۲۰۶۸۰	۱۳۶۱۴	۴۸۴۶	۴۰۷۳	۶۶۳
حوالف بلدہ	۴۳۸۰۳۸	۲۲۶۹۵۹	۲۱۱۰۷۹	۳۶۲۳۶	۱۳۴۱۳	۲۳۸۴۳	۱۸۸۹۴	۹۴۳۴	۹۴۶۰	۰	۰	۰	۴۳۱۵	۲۳۸۳	۱۹۳۲	۱۵	۱۳	۲
ورنگل	۸۶۱۶۴۸	۴۴۵۳۵۱	۴۱۶۲۹۷	۳۶۱۳۹	۱۵۹۶۱	۲۰۱۷۸	۸۴۲۸	۴۲۶۵	۴۱۶۳	۱۶۸۷۱	۹۵۴۶	۷۳۲۵	۱۸۷۴	۶۱۳	۱۲۶۱	۸۱	۴۹	۳۲
کریم نگر	۱۰۸۵۱۱۰	۵۵۶۳۷۳	۵۲۸۷۳۷	۳۸۴۰	۱۹۶۳	۱۸۷۸	۵۸۴۱	۳۴۴۰	۲۴۰۱	۲۴	۱۶	۰	۶۲۵	۴۴۸	۱۷۷	۴	۱	۳
عادل آباد	۵۶۷۱۱۶	۲۰۹۸۱۶	۲۸۷۳۰۰	۳۳۲۳۲	۱۹۵۸۵	۱۲۶۴۷	۹۳۸۳	۵۰۷۳	۴۳۱۰	۱۴۰۰۱	۷۳۸۶	۶۷۱۵	۳۲۷۹۵	۳۴۲۶۱	۸۵۳۴	۹	۳	۶
میدک	۶۰۸۳۳۵	۳۱۲۳۶۰	۲۹۶۷۵	۷۰۸۲	۳۸۱۷	۴۹۶۵	۲۴۹۰۰	۹۶۱۵	۱۵۲۹۳	۰	۰	۰	۱۷۳۷	۸۸۷	۸۵۰	۳۴	۱۹	۱۵
نظام آباد	۴۸۵۵۲۱	۲۴۱۵۲۴	۲۴۳۹۹۷	۶۸۶۴	۲۸۸۸	۳۹۷۶	۶۴۷۹	۳۰۹۳	۳۳۸۶	۰	۰	۰	۸۳۵	۴۶۸	۳۶۷	۶۶	۴۳	۲۳
محبوب نگر	۷۳۳۸۲	۳۶۶۵۹۶	۳۶۵۷۸۶	۱۹۱۳۴	۸۶۴۵	۱۰۴۸۹	۶۹۲۲	۳۹۷۲	۳۹۵۰	۱۰۵۰	۵۷۱	۴۷۹	۲۲۴	۱۰۶	۱۱۸	۱۸	۱۶	۲

تکملہ تختہ ضمیمہ نشان (۱) واردین (حقیقی اعداد)

ضلع وخط قدرتی جہاں شمار ہوا	متولدہ																	
	ضلع			ضلع متصلہ اندرون ممالک محروسہ			دیگر حصص ممالک محروسہ			حصص متصلہ دیگر صوبجات			حصص غیر متصلہ دیگر صوبہ جات			بیرون ہند		
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
نلگنڈہ	۹۱۶۹۵۲	۴۷۰۴۰۱	۴۴۶۵۵۱	۱۳۸۹۳	۶۴۰۷	۷۴۸۶	۷۵۲۹	۳۵۷۹	۳۹۵۰	۹۶۰۳	۴۶۴۵	۴۹۵۸	۲۷۵	۲۰۸	۶۷	۴۹	۳۳	۱۶
مرہٹواڑی	۵۸۹۵۱۱۵	۳۰۰۰۳۶	۲۸۹۴۷۸۸	۵۹۳۶۷	۳۴۴۶۵	۲۴۹۰۲	۸۸۵۴	۴۵۶۷	۴۲۸۷	۶۲۶۶۸	۲۳۰۸۷	۳۹۵۸۱	۱۵۹۳۶	۸۲۸۸	۷۶۴۸	۵۳۲	۳۹۷	۱۳۵
اورنگ آباد	۶۹۰۹۶۱	۳۴۷۵۴۵	۳۴۳۴۱۶	۶۳۲۲	۲۶۹۶	۳۶۲۲	۴۲۷۷	۲۳۰۱	۱۹۷۶	۷۵۵۳	۳۸۲۵	۳۰۲۸	۴۷۷۷	۲۱۶۷	۲۶۱۰	۱۱۸	۹۵	۲۳
بیڑ	۴۴۸۲۷۷	۲۳۱۶۳۰	۲۱۶۵۴۷	۱۰۷۸۳	۴۱۷۹	۶۵۰۴	۱۵۸۲	۶۹۱	۸۹۱	۶۱۷۹	۱۴۲۶	۴۷۵۳	۸۵۶	۴۳۵	۲۲۱	۳۹	۳۱	۸
ناندیڑ	۶۲۰۸۴۰	۳۱۳۶۵۵	۳۰۷۱۸۵	۱۹۱۸۴	۹۳۰۷	۹۸۰۸	۲۵۶۹۲	۱۲۰۱۹	۱۳۶۷۳	۲۰۲۳	۸۹۱	۱۱۳۲	۳۰۳۶	۳۱۵۷	۸۷۹	۱۴۴	۸۰	۶۴
پربھنی	۶۰۸۱۱۲	۳۵۸۰۲۹	۳۵۰۰۸۳	۳۶۱۹۸	۱۶۲۲۵	۱۹۵۷۳	۱۱۲۶۵	۷۴۸۴	۳۷۸۱	۶۱۷۲	۲۴۵۷	۳۷۱۵	۳۹۱۵	۲۴۰۳	۱۵۱۲	۱۲۵	۱۲۵	۰
گلبرگہ شریف	۱۰۶۰۰۳۸	۵۲۶۶۴۵	۵۳۳۹۳	۱۲۱۳۹	۵۵۲۸	۶۶۱۱	۱۷۳۵۰	۱۲۴۸۱	۴۸۶۹	۴۴۰۷	۲۴۴۹	۱۹۵۸	۱۷۸۱	۱۲۲۴	۵۵۷	۳۸	۳۰	۸
عثمان آباد	۵۸۱۲۹۱	۳۰۸۰۳۹	۲۷۳۲۵۲	۹۴۹۵	۴۳۳۹	۵۱۵۶	۶۰۵۴	۱۸۶۶	۴۱۸۸	۱۷۶۵۴	۴۷۲۱	۱۲۹۳۳	۶۹۳	۵۴۳	۱۵۰	۲۹	۹	۲۰
رائچور	۸۸۰۳۱۸	۴۵۸۳۷۸	۴۲۸۹۵۱	۴۸۳۳	۱۹۳۷	۲۸۹۶	۱۲۲۳	۵۷۰۲	۶۵۱	۱۸۲۸۹	۵۹۲۰	۱۲۳۶۹	۷۴۲	۳۱۳	۳۲۹	۱۷	۱۰	۷
بیدر	۶۲۰۱۲۱	۳۰۹۱۳۸۸	۳۰۰۲۳۳	۸۸۲۵	۴۸۳۱	۴۰۰۴	۲۱۳۴۶	۱۰۳۸۸	۱۰۷۵۸	۰	۰	۰	۶۲۷	۴۴۴	۱۸۳	۲۲	۱۶	۵

تختہ ضمیمہ نشان (۲) تارکین (حقیقی اعداد)

ضلع وخطہ تقسیم پیدائش	شمار شدہ																			
	ضلع			ضلع متصلہ اندرون ممالک محروسہ			دیگر حصص ممالک محروسہ			حصص متصلہ دیگر صوبجات			حصص غیر متصلہ دیگر صوبجات			بیرون ہند		
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ممالک محروسہ سرکار دولت مدار	۱۲۲۸۹۸۹	۶۲۳۶۹۲۰	۶۰۳۲۰۶۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۰۴۹۸	۱۷۰۳۹۰	۱۸۰۱۰۸	۱۴۳۹۲	۸۳۶۷	۶۰۲۵	۱۰۳۴۱	۲۷۷	۶۴
تلنگانہ	۶۲۵۹۸۰۷	۳۱۷۰۳۳۲	۳۰۸۱۶۵۴	۵۳۳۶۴	۲۹۴۴۱	۲۳۹۲۳	۱۴۸۵۷	۹۵۹۱	۵۲۶۶									
بلدہ حیدرآباد	۲۹۲۸۸۷	۱۴۴۶۳۵	۱۴۸۲۴۷	۵۱۸۷	۷۶۷۵	۲۵۱۲	۳۴۹۷۶	۲۴۸۹۳	۱۰۰۸۳									
اطراف بلدہ	۴۳۸۰۳۸	۲۲۶۹۵۹	۲۱۱۰۷۹	۱۶۲۴۶	۶۷۲۶	۹۵۲۰	۲۰۱۲۸	۹۹۱۵	۱۰۲۱۳									
ورنگل	۸۶۱۶۴۸	۴۴۵۳۵۱	۴۱۶۲۹۷	۱۲۰۱۴	۵۶۵۴	۶۳۶۰	۱۲۴۵۸	۸۷۰۹۶	۴۳۶۲									
کریم نگر	۱۰۸۵۱۱۰	۵۵۰۳۰۳	۵۳۸۰۳۰	۴۶۴۶۴	۲۳۵۱۶	۲۲۹۴۸	۱۴۵۴۰	۷۵۶۹	۶۹۷۱									
عادل آباد	۵۶۷۱۱۶	۲۷۹۸۱۶	۲۸۷۳۰۰	۲۹۸۱	۱۳۰۶	۱۶۷۵	۲۷۶۶	۱۶۵۲	۱۱۱۴									
میدک	۶۰۸۳۳۵	۲۹۱۳۶۰	۲۹۵۹۷۵	۸۶۷۰	۳۶۵۰	۵۰۲۰	۳۸۳۷۹	۱۶۳۶۹	۲۲۰۱۰									
نظام آباد	۴۸۵۴۳۰	۲۴۱۵۴۴	۲۴۳۹۹۷	۱۸۳۰۵	۹۵۰۷	۸۷۹۸	۱۴۱۲۸	۶۷۴۶	۷۳۸۲									
محبوب نگر	۷۲۳۳۸۲	۳۶۲۵۹۶	۳۶۵۷۸۶	۱۱۶۳۵	۴۸۶۸	۶۷۶۷	۱۹۹۸۸	۸۱۳۲	۱۱۸۵۶									
نلگنڈہ	۹۱۷۹۵۲	۴۷۰۴۰۱	۴۴۶۷۵۱	۳۲۵۰۱	۱۰۸۰۴	۱۱۲۹۷	۳۰۸۵۵	۱۳۲۶۹	۱۷۵۸۶									
مرمٹواڑی	۵۸۹۵۱۱۵	۳۰۰۰۳۰۷	۲۸۹۴۸۰۸	۳۹۵۹۲	۱۳۱۵۰	۱۶۴۴۲	۲۴۰۷۴	۱۴۰۷۸	۹۹۹۲									
اورنگ آباد	۶۹۰۹۶۱	۳۴۷۵۴۵	۳۴۳۴۱۶	۱۰۳۵۶	۳۹۷۳	۶۳۸۳	۱۱۳۰۱	۶۳۰۷	۵۰۲۴									
بیڑ	۴۴۵۲۷۷	۲۳۱۷۳۰	۲۱۳۵۰۷	۳۰۸۹۳	۱۳۰۴۰	۱۰۱۵۳	۶۵۸۴	۳۳۰۳	۳۲۸۱									
ناندیڑ	۶۲۰۸۴۰	۳۱۳۶۵۵	۳۰۷۱۸۵	۱۱۴۱۴	۶۱۹۰	۵۲۱۷	۷۵۸۳	۳۱۷۴	۴۴۰۹									
پربھنی	۷۰۸۱۱۲	۳۵۸۰۲۹	۳۵۰۰۸۳	۳۸۵۱	۷۱۹۴	۶۶۵۷	۲۶۱۹	۱۱۲۸	۱۴۹۱									
گلبرگہ شریف	۱۰۶۰۰۳۸	۵۳۳۳۹۳	۵۲۶۶۴۵	۱۵۲۵۲	۷۹۷۹	۷۲۷۳	۱۶۷۵۷	۷۷۵۱	۹۰۰۶									
عثمان آباد	۵۸۱۲۹۱	۳۰۸۰۳۹	۲۷۳۲۵۲	۱۵۸۸۶	۵۷۸۰	۱۰۱۰۶	۴۰۴۱	۱۹۱۰	۲۱۳۱									
رائچور	۸۸۷۳۱۸	۴۵۸۳۶۷	۴۲۹۵۱	۴۱۵۵	۱۶۷۵	۲۴۸۰	۲۸۴۰	۱۶۵۷	۱۱۸۳									
بیدر	۷۷۰۱۲۱	۳۹۱۲۸۸	۳۷۸۸۳۳	۱۲۶۹۹	۵۴۷۶	۷۲۲۳	۱۵۵۹۲	۸۲۹۵	۷۲۹۷									

تفصیل بہ دست نہیں ہوئی

۱۰۰

تختہ ضمیمہ نشان (۳) نقل وطن درمیان خطہ ہائے قدرتی (حقیقی اعداد) بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء

خطہ قدرتی ولادت		تعداد شمار شدہ در خطہ قدرتی	
		تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱		۲	۳
تلنگانہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۶۲۵۱۹۸۷	۶۸۴۲۱
	سنہ ۱۹۱۱ء	۶۵۳۴۴۶۱	۴۰۹۰۶
مرہٹواڑی	سنہ ۱۹۲۱ء	۵۳۶۶۶	۵۸۹۵۱۱۵
	سنہ ۱۹۱۱ء	۶۹۰۷۱	۶۴۶۹۵۲۵

تختہ ضمیمہ نشان (۴) نقل وطن درمیان ممالک محروسہ سرکار عالی و دیگر حصص ہند

صوبہ یا ریاست	واردین ملک سرکار عالی			تارکین ملک سرکار عالی سے			زیادتی (+) یا کمی (-) واردین بمقابلہ تارکین	
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
جملہ	۱۹۰۱۲۷	۱۵۳۱۱۷	۵۵۹۹۰-	۳۶۴۹۳۴	۳۰۶۹۳۴	۵۸۰۰۰+	۱۶۷۸۰۷-	۵۳۸۱۷-
صوبہ جات	۱۸۳۰۹۳	۲۲۹۳۸۵	۴۶۲۹۲-	۳۴۵۴۲۲	۲۹۹۶۰۵	۴۵۸۱۷+	۱۶۲۳۲۹-	۷۰۳۲۰-
اجمیر - ماروارڑ	۲۹۴۶	۶۶۹۸	۳۷۵۲-	۲۱۰۸	۰	۲۱۰۸+	۸۳۸+	۶۶۹۸+
جزائر انڈمین ونکوبار	۲	۰	۲+	۴۴	۸۶	۴۲-	۴۲-	۸۶-
آسام	۵	۵	۰	۱۶۰	۱۱۹	۴۱-	۱۵۵-	۱۱۴-
بلوچستان	۰	۱۱۰	۱۱۰	۲۴۹	۷۶	۱۷۳+	۲۴۹-	۳۴+
بہار واڑیسہ	۵۸۰	۱۷	۵۶۳	۳۷۱	۲۰۴	۱۶۷+	۲۰۹+	۱۸۷+
بنگالہ	۲۹۳	۷۱۷	۴۲۴-	۳۸۹	۲۴۴	۱۴۵+	۹۶-	۴۷۳+

تکملہ تختہ ضمیمہ نشان (۴) نقل وطن درمیان ممالک محروسہ سرکار عالی و دیگر حصص ہند

بمبئی	۶۰۴۶۸	۱۱۸۶۵۳	۵۸۱۸۵ −	۲۰۶۸۴۲	۱۴۰۹۹۰	۶۵۸۵۲ +	۱۴۳۷۴ −	۲۲۳۳۷ −
برما	۳۱۳	۱۸۵	۲۸ +	۴۹۴	۱۵۷۵	۱۰۸۱ −	۲۸۱ −	۱۳۹۰ −
صوبہ متوسط برار	۲۵۴۱۶	۲۰۹۴۵	۴۴۷۱ +	۹۰۹۳۰	۹۲۷۳۱	۱۸۰۱ +	۶۵۵۱۴ −	۷۱۷۸۶ −
کورگ	۱۵	۱	۱۴ +	۲۸	۶۶	۱۳ −	۱۳۰ −	۶۵ −
مدراس	۸۴۱۴۳	۶۷۸۲۱	۱۶۳۲۲ +	۴۰۳۱۶	۶۰۶۹۲	۲۰۳۰۶ −	۴۳۴۲۶ +	۷۱۲۹ +
صوبہ شمال غربی سرحدی	۲۳۳۰	۳۶۴	۱۲۶ −	۳۲۹	۹۴	۲۳۵ +	۹۲ −	۲۰۰ +
دہلی	۱۱۱۶	—	۱۱۱۲ +	۳۵۱	-	۳۵۱ +	۷۶۱ +	۰
پنجاب	۱۳۰۱	۴۴۷۰	۳۱۶۹ −	۱۱۱۵	۱۳۷۸	۲۶۳ +	۱۸۶ +	۳۰۹۲ +
صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ	۶۳۶۲	۹۳۹۹	۳۰۳۷ −	۱۶۹۶	۱۳۴۹	۳۴۷ +	۴۶۶۶ +	۸۰۵۰ +
ریاستہائے راجپوتانہ	۱۲۰۶۳	۱۹۰۲۹	۶۶۶۷ −	۱۹۵۱۲	۷۳۲۹	۱۱۹۴۱ +	۷۵۲۴ −	۱۲۴۰۰ +
بلوچستان (خلاف ممالک زیر نظام)	۴۶	۷۱	۲۵ −	۰	۰	۰	۴۶۳	۷۱ +
بڑودا	۱۹۸	۲۰۴	۶ −	۲۶۷	۱۶۴	۱۰۳ +	۶۹ −	۴۰ +
ریاستہائے صوبہ بمبئی	۲۳۲	۱۷۷	۵۵ +	۱۳۴۱۰	۰	۱۳۴۱۰ +	۱۳۱۰۸ −	۱۷ +
ریاستہائے متوسط ہند (بشمول کوچن)	۵۱۱	۵۶۵	۵۴ −	۲۵۳۹	۲۱۷۰	۷۶۲ +	۲۸۲۸ −	۱۶۱۲ +
ریاستہائے صوبہ متوسط	—	۲	۲ −	—	—	—	...	۲ +
کوچن	—	۱۰	۱۰ −	۹	—	۹ +	۹ −	۱۰۰ +
کشمیر	۱۲	۸۳	۷۱ −	۷	۱۱	۴ −	۵ +	۷۲ +
میسور	۲۵۸۵	۳۸۰	۱۲۹۱ −	۳۳۳۵	۴۳۴۲	۱۰۰۷ −	۷۴۶ −	۴۶۲ −
ریاستہائے پنجاب	۴۱۷	۳۹۹	۸۲ −	۰	۰	۰	۳۱۷ +	۳۹۹ +
ریاستہائے راجپوتانہ	۸۰۴۶	۱۴۲۷۱	۶۲۲۵ −	۴۳۵	۵۶۸	۱۱۳ −	۵۹۱ +	۱۳۷۰۳ +
ٹراونکور	۳۰	۶	۲۴ +	۵۰	۶۷	۱۷ −	۲۰ −	۶۱ −
ریاستہائے صوبہ متحدہ	۸۱	۱۰۱	۲۰ −	۴۰	۰	۴ +	۴۱ +	۱۰۱ +
علاقہ جات فرانس و پرتگال	۱۵۴	۲۸۸	۱۳۴ −	۰	۰	۰	۱۵۴ +	۲۸۸ +
ہند غیر مصرحہ	۱۸۱۸	۳۶۷۵	۱۸۵۷ −	۰	۰	۰	۱۸۱۸ +	۳۶۷۵ +

باب چہارم

مذہب

۷۹۔ اُمورِ عام۔ ابواب گزشتہ میں تعدادِ آبادی۔ وسعتِ مُلک پر اُس کی تقسیم ہر دہ سالہ مدت پر اُس کا تفاوت اور نقلِ وطن کی کیفیت وغیرہ کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب مُلک سرکارِ عالی کے باشندوں کے مذاہب اور مختلف جماعتہائے مذہبی کی تعداد میں جو تغیرات ہوئے ہیں اُن کا ذکر کیا جائیگا۔

۱۹۱۱ء کی رپورٹ میں یہ باب دو حصّوں میں منقسم تھا۔ ایک حصّہ اعداد و شمار اور اسی نوعیت کے دوسرے اُمور کے متعلق مخصوص تھا اور دوسرے میں مذہبی اعتقادات اور مراسم کے متعلق تفصیلی کیفیت درج کی گئی تھی لیکن اب کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے ہدایت فرمائی ہے کہ "اس باب میں صرف اُنہیں اشخاص کی تعداد سے بحث کیجائے جو کسی مذہب کے پیرو شُمار ہوئے ہوں لیکن اُن مذاہب کے عقائد مراسم اور فلسفہ کا جن کے وہ متبع ہوں کوئی ذکر نہ کیا جائے" یا بالفاظِ دیگر ہدایات یہ ہیں کہ یہاں صرف اعداد و شمار سے واسطہ رکھا جائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے معتقدات کے متعلق فضلا مُستند کے تحریرات و مباحث کا ایک ذخیرہ موجود ہے اور اس پر اضافہ کرنا ایک ناواقف فن کے لئے اور پھر ایک محدود وقت میں ممکن نہیں ہے پس حسبہ اس باب میں مختلف پیروان مذاہب کے اعداد و شمار پر انحصار کیا گیا ہے۔

دہلہ گزشتہ کی طرح اسوقت بھی اسکی کوشش نہیں کیگئی کہ عیسائیوں کے سوا دوسرے مختلف مذاہب کے فرقوں کے متعلق مواد فراہم کیا جائے۔ تختہ جات مردم شماری کے خانہ "مذہب" کی خانہ پُری کے متعلق شُمار کنندوں کو بالفاظِ ذیل ہدایت دیگئی تھی "اس میں وہی مذہب درج کیا جائے جو ہر شخص بیان کرے مثلاً ہندو مُسلم سکھ جین عیسائی یا پارسی عیسائیوں کی صورت میں مذہب کے تحت فرقہ مذہبی بھی درج کرنا چاہیے۔ اقوام قدیمہ کے متعلق جو ہندو مُسلمان عیسائی وغیرہ نہوں انکی قوم کا نام اس خانہ میں درج کیا جائے"۔ غرضکہ اس طرح کے محصلا اور ترتیب دادہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں پر ہر ایک مذہب کے (خواہ وہ قدیمہ ہو یا وسطی یا جدیدہ ہو) پیرو موجود ہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو دینیات میں اس حد تک بلند پایہ (یا تنزل یافتہ) ہو گیا ہو کہ وہ اپنے مذہب کو "دہریت" یا "لا اوریت" یا اسی قبیل کے کسی خیالی اعتقاد سے موسوم کرے۔

۸۰۔ جدول اعداد و شمار۔ اعداد و شمار متعلقہ مذہب مندرجہ امپیریل ٹیبل ہائے نمبر ۵ و ۶ سے قصباتی رتبہ جات میں

مذاہب کی تقسیم اور کل ملک سرکار عالی اور ہر ضلع میں مختلف پیروانِ مذاہب کی حقیقی تعداد واضح ہوگی۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱۵) بالکلیہ عیسائی آبادی سے تعلق رکھتا ہے جس میں اسکی تقسیم بلحاظ قومیت و فرقہ ہائے مذہبی دکھائی گئی ہے۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر ۲ میں تعلقات کی آبادی کی تفصیل بلحاظ مذاہب تعلیم ظاہر کی گئی ہے۔ اس مضمون کے متعلق اہم امور کے نتائج مستخرجہ تختہ جات ضمیمہ ملحقہ باب ہذا میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے منجملہ تختہ جات ضمیمہ نشان ۱ و ۲ میں حالیہ اور سابقہ مردم شماری کے تناسب اور تقابلہ اعداد درج ہیں اور تختہ ۳ میں عیسائی آبادی کے ہر دہ سالہ مدت کے تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں آبادی کی تقسیم دیہاتی اور قصباتی رقبہ جات میں بلحاظ مذہب کی گئی ہے۔ اور تختہ (۵) میں جو اس دفعہ میں پہلی بار مرتب کیا گیا ہے تہذیب یافتہ اقوام قدیمہ کی تعداد اور تناسب کا مقابلہ ہنود کی آبادی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۸۱۔ **عام تقسیم آبادی بلحاظ مذہب**۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ایسے مذاہب کی حقیقی اور تناسبہ تعداد کا اندراج کیا گیا ہے جنکے پیرو ملک سرکار عالی میں (۲۰۰۰) سے زائد ہیں حسب معمول ہنود کی تعداد غالب ہے کیونکہ وہ جملہ آبادی کا فیصد (۸۵) حصہ ہیں۔ اسکے بعد مسلمانوں کا درجہ ہے اور وہ جملہ آبادی کے (۱۰) فیصد ہیں۔ اقوام قدیمہ اور عیسائی علی الترتیب جملہ آبادی کے مقابلہ میں فیصد (۳) اور (۱،۵) ہیں بقیہ مذاہب کے متعلقین کی تعداد (۱۸۵۰۴) ہے۔ سکھ (۲۷۴۵) پارسی (۱۴۹۰) آریا سماجی (۵۴۵) برہمو سماجی (۲۵۸)۔ بودھ (۱۰) اور یہودی (۴) ہیں۔ چونکہ مختلف مذاہب کے ناموں کے مفہوم میں اس دہ سالہ عرصہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا اس لئے ان اعداد کا مقابلہ سابقہ دہ سالہ اعداد سے کیا جا سکتا ہے ملک سرکار عالی کے ہر خطہ قدرتی اور اضلاع کے مختلف مذاہب کی تناسبہ تعداد نقشہ ملحقہ سے ظاہر ہوگی۔

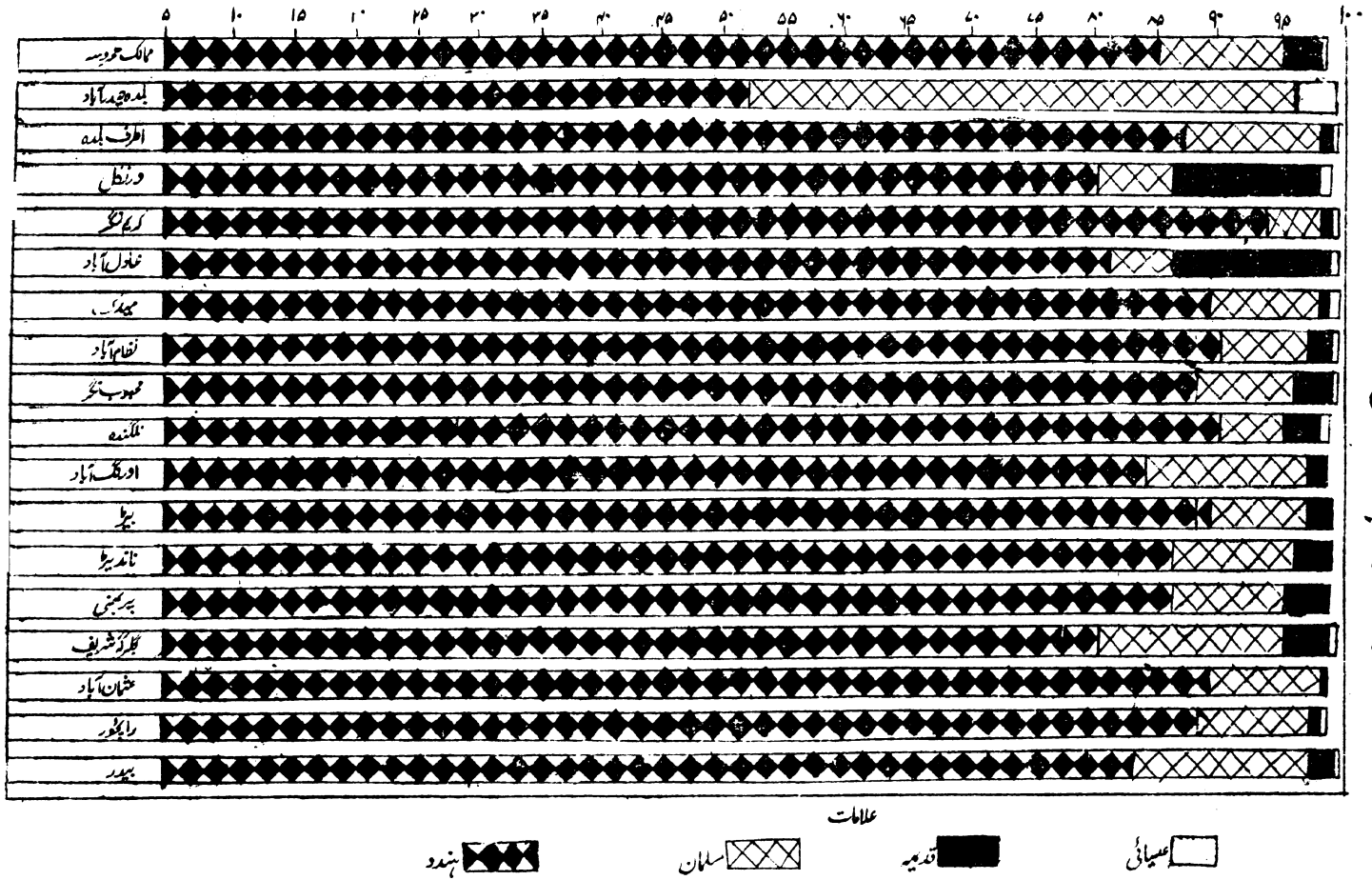
مذہب	تعداد	تناسب فی ہزار آبادی
ہندو	۱۰۶۵۶۴۵۳	۸۵۴۴
مسلمان	۲۹۸۲۷۷	۱۰۴۱
اقوام قدیمہ	۴۳۰۷۴۸	۳۴۵
عیسائی	۲۲۶۵۶	۵۰

۸۲۔ **ہنود**۔ فی مربع میل (۱۵۱) نفوس کے منجملہ (۱۲۹) ہنود (۶) مسلمان (۵) اقوام قدیمہ اور بقیہ عیسائی اور دیگر مذاہب کی جماعتیں ہیں۔ کل ملک سرکار عالی کی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں (۸۵۴) ہنود ہیں اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلہ میں ان کی تعداد غالب ہے۔ ہنود کا سب سے زیادہ تناسب ضلع کریم نگر میں ہے جہاں آبادی ضلع کے اعتبار سے ہر ہزار نفوس میں (۹۴۴) ہنود ہیں اور بلحاظ خطہ ہائے ملک بقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں نسبتاً زیادہ ہیں۔ باستثناء بلدہ تلنگانہ کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع میں اور مرہٹواڑی کے اسی قدر اضلاع کے منجملہ (۵) اضلاع میں ہنود کا تناسب جملہ ملک سرکار عالی کے اوسط تناسب سے بڑھا ہوا ہے تلنگانہ میں سب سے کم تناسب (فی ہزار ۸۰۴) ورنگل میں ہے اور مرہٹواڑی میں سب سے ادنیٰ تناسب (فی ہزار ۹۰۷) گلبرگہ میں ہے۔ بقیہ تین اضلاع جن میں ہنود کی آبادی کا تناسب کم ہے وہ عادل آباد۔ بیدر اور ورنگ آباد ہیں جہاں فی ہزار آبادی علی الترتیب (۸۰۷) و (۸۳۱) و (۸۴۱) ہنود ہیں۔ مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو بلدہ حیدرآباد میں

شکل ارتسامی صفحہ ۱۰۵ پر درج ہے۔

۱۰۵

شکل ارتسامی بلحاظ تعداد متعین فی ہر مجتمع فی ممالک محروسہ



ہنود کا تناسب بہت کم ہے یعنی فی ہزار (۵۲۳)۔ اس کا سبب بلاشبہ بلدہ کی بین القومی نوعیت ہے جہاں مختلف اہل مذاہب ہندوستان کے مختلف حصوں سے باغراض ملازمت یا تجارت کے لئے چلے آتے ہیں۔

۸۳۔ مسلمان ۔ مسلمانوں کی طرف نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس کے منجملہ (۱۴۸) مسلمان ہیں۔ تلنگانہ سے بلدہ کو خارج کر دیا جائے تو اون کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے (۸۹ فی ہزار) مرہٹواڑی میں (۱۲۰ فی ہزار) زیادہ ہے۔ بلدہ میں اون کی بہت کثرت ہے جہاں اون کا تناسب (۴۳۱) فی ہزار نفوس آبادی سے بھی زیادہ پڑتا ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کی اوسط تعداد مسلمانان کے اعتبار سے تلنگانہ میں صرف ایک ضلع اطراف بلدہ اور مرہٹواڑی میں اضلاع اورنگ آباد۔ ناندیڑ۔ گلبرگہ و بیدر میں مسلمانوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ کریم نگر میں جہاں ہنود کی آبادی کا تناسب سب اضلاع سے بڑھا ہوا ہے مسلمانوں کا تناسب سب سے گھٹا ہوا (۴۱ فی ہزار) ہے۔

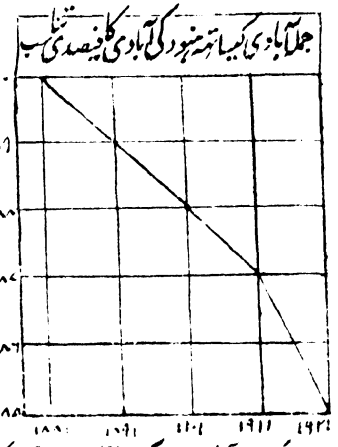
۸۴۔ اقوام قدیمہ جملہ آبادی میں اقوام قدیمہ کی تعداد (۱۰۳) فی ہزار نفوس صرف (۳۵) کے قریب ہے انکا تناسب تلنگانہ میں (۴۶) اور اوس کے بالمقابل مرہٹواڑی میں (۲۳) ہوتا ہے بلدہ میں یہ فطرتاً بہت ہی کم نظر آتے ہیں برخلاف اس کے تلنگانہ کے اضلاع عادل آباد و ورنگل میں یہ اقوام بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں جہاں اون کا تناسب جملہ آبادی ضلع میں فی ہزار افراد علی الترتیب (۱۳۷) و (۱۲۴) ہوتا ہے۔ مرہٹواڑی میں اُن کا سب سے زیادہ تناسب فی ہزار (۴۳) گلبرگہ شریف میں اور سب سے کم فی ہزار (۵) عثمان آباد میں پایا جاتا ہے۔

۸۵۔ عیسائی جملہ آبادی میں فی ہزار صرف (۵) عیسائی ہیں۔ اور اون کی تعداد کثیرہ کا مرکز بلدہ ہے اس کا بڑا سبب بلارم میں (جو ہندوستان کی سب سے بڑی چھاؤنیوں میں شمار ہوتی ہے اور جس کا شمول باغراض مردم شماری بلدہ کے تحت ہوا ہے) برطانوی فوجوں کا قیام ہے۔ علاوہ اس کے بعض قدیم ادارہ جات تبلیغی مثلاً مدارس و دارالیتامیٰ بھی بلدہ ہی میں واقع ہیں۔ اس طرح بلدہ کی کل آبادی کا (۳) فیصد حصہ عیسائیت کا پیرو ہے۔ بلدہ کے بعد تلنگانہ میں اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ اور میدک میں اور مرہٹواڑی میں ضلع اورنگ آباد میں جو تبلیغی جدوجہد کے مراکز ہیں عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے جہاں ان کا تناسب فی ہزار آبادی ضلع پر علی الترتیب (۱۲)۔ (۱۱)۔ (۱۰) اور (۷) ہوتا ہے۔

۸۶۔ دیگر مذاہب جملہ آبادی میں ہندو۔ مسلمان۔ اقوام قدیمہ اور عیسائیوں کی تعداد تقریباً (۹۹) فیصد ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ دیگر مذاہب کے متبعین کی تعداد بالکل خفیف ہے اور وہ کم و بیش بلدہ ہی تک محدود ہے۔

۸۷۔ تفاوت تعداد و تناسب ہنود

ہنود کی تعداد میں گو کہ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں فیصد (۸ء۱۹) کی زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن سابقہ مردم شماری کے لحاظ سے فیصد (۳ء۸) کا انحطاط ہوا ہے۔



شکل ارتسامی مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ہر دہ سالہ زمانہ میں تفاوت آبادی ہنود کا فیصدی تناسب جملہ آبادی ممالک محروسہ کے ساتھ کیا رہا ہے۔ اور اس کے بالمقابل تختہ مندرجہ حاشیہ سے یہ ظاہر ہوگا کہ آبادی ہنود کی تعداد میں بمقابلہ تغیرات جملہ آبادی ملک سرکار عالی ہر دہ سالہ مدت میں کیا تفاوت پیدا ہوتا رہا۔ دونوں شکل ارتسامی اور تختہ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے لحاظ سے ہنود کا تناسب سنہ ۱۸۸۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہے۔ نیز یہ کہ جس کسی مردم شماری کی درمیانی مدت میں ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی میں بمقابلہ اعداد مردم شماری گذشتہ اضافہ ہوا ہے تو ہنود کی آبادی کا اضافہ نسبتاً کم رہا ہے۔ اور جب آبادی میں کمی رونما ہوئی ہے تو ہنود کی آبادی کی کمی نسبتاً زیادہ رہی ہے۔ بالفاظ دیگر اس مطلب کو یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ اچھے سنین میں آبادی ہنود کی رفتار ترقی اسقدر نہیں رہی جسقدر کہ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کی رہی ہے اور ناقص سنین میں اُس کے نقصانات جملہ آبادی کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ء میں ہر دس ہزار نفوس کے منجملہ ۹۰۳۳ (یا بعد اخراج اقوام قدیمہ ۸۷۸۴) ہنود تھے۔ اور اب اون کا تناسب دس ہزار میں (۸۵۴۴) رہگیا ہے۔ ہر دس ہزار نفوس میں اس (۴۸۹) افراد کی کمی کا سبب یہی ہے کہ دوسرے مذاہب میں حسب صراحت حاشیہ نسبتاً اضافہ ہوا ہے۔ یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اقوام قدیمہ کی تعداد میں جو معتدبہ اضافہ ظاہر ہوا ہے اوس کی وجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۱ء میں پہلی مرتبہ اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی کی گئی اور اسی لئے تختہ کے اعداد اقوام قدیمہ کے اوسی تناسب کو ظاہر کرتے ہیں جو سنہ ۱۹۲۱ء میں ہر دس ہزار

زمانہ	تفاوت جملہ آبادی	تفاوت آبادی ہنود
سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+ ۱۷ء۲	+ ۱۵ء۹
سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	− ۳ء۴	− ۴ء۳
سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+ ۲۰ء۰	+ ۱۷ء۲
سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	− ۶ء۸	− ۸ء۳

مذہب	مناسبہ بیشی یا کمی فی دس ہزار نفوس از سنہ ۱۸۸۱ء
ہندو	− ۴۸۹
مسلمان	+ ۱۰۱
اقوام قدیمہ	+ ۳۴۵
عیسائی	+ ۳۶
جینی	+ ۵
دیگر	+ ۲

نفوس آبادی کے منجملہ اون کو حاصل تھی۔ اقوام قدیمہ کے بعد زیادہ اضافے مسلمان اور عیسائیوں میں رونما ہوئے ہیں۔

۸۸۔ متقابلہ تفاوت آبادی ہنود و جملہ آبادی

بلدۂ حیدرآباد اور مختلف اضلاع ملک سرکار عالی کی ہندو آبادی میں بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء جو تغیرات فیصدی ہوئے ہیں اون کا متقابلہ ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی کے نمائندہ اعداد کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع عادل آباد ورنگل کی ہندو آبادی میں علی الترتیب (۹ء۰) اور (۸ء۲) فیصد ترقی ہوئی ہے۔ اور بقیہ کل اضلاع اور بلدہ حیدرآباد میں کمی واقع ہوئی ہے۔ چونکہ ملک سرکار عالی کی آبادی میں ہنود کثرت میں ہیں اس لئے مختلف حصص ملک میں اون کے تفاوت کی ترتیب کم و بیش جملہ آبادی کے تغیرات کے مطابق ہے۔ بلدہ اور اضلاع کی جملہ آبادی کے حقیقی تفاوت ظاہر کرنیوالے اعداد ملاحظہ کئے جائیں تو معلوم ہوگا کہ بجز بلدہ اور ضلع اطراف بلدہ کے ملک سرکار والی کے ہر مقام میں ہنود کی آبادی کا انحطاط بمقابلہ جملہ آبادی کے انحطاط کے زیادہ ہوا ہے نیز یہ کہ اضلاع مرہٹواڑی میں تلنگانہ سے زیادہ نقصان رونما ہوا ہے جیسا کہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود کا تناسب سنہ ۱۹۱۱ء فی ہزار آبادی کے مقابلہ میں تلنگانہ میں (بقدر ۵) گھٹا ہے تو مرہٹواڑی میں (۲۴) سے زیادہ انحطاط پذیر ہوا ہے۔ اس تناسب میں سب سے زیادہ انحطاط گلبرگہ میں واقع ہوا ہے جہاں کی ہندو آبادی کا تناسب فی ہزار سنہ ۱۹۱۱ء کے (۸۴۳) سے تنزل پاکر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۷۹۸) پر آگیا ہے یا بالفاظ دیگر اس تناسب میں فی ہزار (۴۵) کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اورنگ آباد۔ عثمان آباد اور بیڑ میں علی الترتیب (۳) و (۱۱) و (۱۸) فی ہزار کی کمی ہے اور بقیہ اضلاع مرہٹواڑی میں فی ہزار (۲۲) سے (۳۳) تک کمی آئی ہے تلنگانہ میں اس اعتبار سے سب سے زیادہ کمی عادل آباد میں ہے (۳۷ فی ہزار) اس کے بعد محبوب نگر اور نظام آباد پڑتے ہیں جہاں ہر ایک میں فی ہزار (۱۷) کی کمی رونما ہوئی ہے اور اطراف بلدہ۔ کریم نگر اور ورنگل میں فی ہزار (۵) سے کم کی کمی ہوئی ہے۔ وہ اضلاع جن میں سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں آبادی

ضلع	تفاوت بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	
	آبادی ہنود	جملہ آبادی
بلدہ حیدرآباد	۱۹ء۲ -	۱۹ء۳ -
اطراف بلدہ	۴ء۴ -	۰ء۴ -
ورنگل	۲ء۸ +	۲ء۲ +
کریم نگر	۳ء۷ -	۳ء۱ -
عادل آباد	۵ء۹ +	۵ء۶ +
نظام آباد	۰ء۲ -	۰ء۱ -
محبوب نگر	۱ء۶ -	۱ء۷ -
تلنگانہ	۸ء۸ -	۸ء۴ -

ضلع	تفاوت بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	
	آبادی ہنود	جملہ آبادی
اورنگ آباد	۱۸ء۲ -	۱۷ء۹ -
بیڑ	۲۶ء۳ -	۲۴ء۸ -
ناندیڑ	۷ء۷ -	۳ء۹ -
پربھنی	۵ء۴ -	۱ء۷ -
گلبرگہ شریف	۹ء۰ -	۷ء۶ -
عثمان آباد	۴ء۴ -	۴ء۰ -
رائچور	۹ء۶ -	۷ء۴ -
بیدر	۱۲ء۵ -	۵ء۷ -

ہنود کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے صرف ورنگل (فی ہزار ۵) اور نلگنڈہ (فی ہزار ۳) ہیں اور یہ دونوں تلنگانہ میں واقع ہیں۔

۸۹۔ آبادی ہنود میں انحطاط کے اسباب

مختلف اسباب جو ملک کی سرکاری مثل کی آبادی ہنود کی ترقی میں مزاحم ہوتے ہیں چار عنوانوں کے تحت لائے جا سکتے ہیں (۱) ۱۸۹۱ء کے بعد سے اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی (۲) تبدیل مذہب (۳) ترک وطن (۴) مراسم تمدنی۔ اب ہر عنوان کے متعلق علیحدہ علیحدہ بحث کیجاتی ہے۔

۹۰۔ ہنود اور اقوام قدیمہ کی تفریق

۱۸۹۱ء کی رپورٹ مردم شماری میں نہیں معلوم یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ گونڈ بھیل اور دیگر اقوام قدیمہ کے اعداد ہنود میں شامل کر دئے جانے کی وجہ سے علیحدہ جدست نہیں ہوئے۔ اور پھر کیوں رپورٹ ہائے مابعد میں اس بیان کا اعادہ کیا گیا کہ ہنود سے اقوام قدیمہ کی تفریق پہلی مرتبہ ۱۸۹۱ء میں عمل میں آئی حالانکہ رپورٹ مردم شماری بابتہ ۱۸۸۱ء کی جلد دوم متعلقہ تختہ جات کے تختہ نشان (۸) سے ظاہر ہوگا کہ اقوام قدیمہ کے اعداد و شمار اگرچہ ہنود میں شامل ہوئے ہیں لیکن اون تمام اقوام کی جن کو غیر ہنود یا اقوام قدیمہ میں شمار کیا گیا ہے عنوان "ہنود" کے تحت علیحدہ علیحدہ تفصیل درج کی گئی ہے۔ اس کا تذکرہ یہاں ضروری ہے کہ یہ اقوام جن کی تعداد ۱۸۸۱ء میں (۲،۴۵،۳۱۸) تھی اور جو فی دس ہزار آبادی (۲۴۹) کا تناسب رکھتے تھے کل کے کل صحیح مفہوم میں قدیمہ نہیں ہیں اور ان میں سے بعض مردم شماری ہائے بعد میں ہنود میں شمار کئے گئے ہیں۔ چنانچہ مجملاً اون (۲۶) اقوام کے جو اوس وقت قدیمہ شمار کی گئی تھیں اب صرف (۱۱) قومیں ایسی ہیں جو قدیمہ کی نوعیت میں آتی ہیں اور بقیہ کے مجملہ (۱۲) ہنود میں شامل ہیں اور ۳ (بینا ڈو۔ کورکور اور اموسی) کا ممالک محروسہ میں وجود نہیں ہے یا یہ کہ اقوام قدیمہ میں کسی نے بھی اپنی قومیت کے محاذی ان تینوں ناموں میں سے کسی ایک کا بھی اندراج نہیں کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۸۸۱ء میں اقوام قدیمہ کی تعداد اور اون کا تناسب فی دس ہزار آبادی اس قدر ارفع تھا کہ اوس کے بعد کی تینوں دہ سالہ مدتوں میں اون کی تعداد اس عدد کے قریب تک بھی نہیں پہونچی۔ لہذا باغراض مقابلہ صرف ۱۸۹۱ء کے اعداد سے کام لیا گیا ہے۔

۱۸۹۱ء کے بعد سے ہنود اور اقوام قدیمہ کا درمیانی خط فاصل ہر مردم شماری میں زیادہ صحت کے ساتھ کھینچا جانے لگا ہے۔ اقوام قدیمہ کی اس درجہ بندی سے جس میں یہ تعداد کثیر اندراج ہونے لگے ہیں بلاشبہ آبادی ہنود متاثر ہوتی ہے۔ اس کی بہترین توضیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ حسب حالت

تعداد افراد اقوام قدیمہ در ۱۹۱۱ء	۲۲۰۸۵۲
منہا ۶ء۸ فیصد	۱۹۴۲۹
حاصل تعداد اقوام قدیمہ	۲۰۶۲۹۳
اطلاع یافتہ تعداد اقوام قدیمہ	۴۳۰۴۸
تعداد ہنود جو بطور اقوام قدیمہ قلمبند ہوئے	۱۶۴۲۵۵

حاشیہ ۱۹۱۱ء کے اقوام قدیمہ کے اعداد لئے جائیں اور اون میں سے فیصد (۶ء۸) منہا کر دئے جائیں (اس لئے کہ درمیانی مدت دہ سالہ میں ملک کی جملہ آبادی میں اسی حد تک کمی واقع ہوئی ہے) تو جو اعداد حاصل ہوں گے (۲۰۶۲۹۳) وہ اسی قیاس کی بنا پر ۱۹۲۱ء میں اقوام قدیمہ کی حقیقی تعداد قرار پائیں گے لیکن چونکہ اعداد قلم بند شدہ (۴۳۰۴۸) یا فیصد (۶۱) سے زیادہ ہیں تو یہ زیادتی انہیں اعداد کے شمول سے حاصل ہوئی ہوگی جو سابقہ مردم شماریوں میں ہنود میں شریک رہے ہوں گے۔ اب اگر ہم اعداد محصلہ اور اعداد اصلاح یافتہ کے تفاوت (۱۶۴۲۵۵) کو ۱۹۲۱ء کے جملہ اعداد ہنود میں شامل کریں تو اس کا نتیجہ (۲۰۸۲۹۰۸) حاصل ہوتا ہے جو آبادی ہنود کے اعداد قرار پاتے ہیں بشرطیکہ اقوام قدیمہ اور ہنود کا نازک فرق موخر الذکر کو اتنے کثیر نفوس سے محروم نہ کرے ان اعداد کا مقابلہ ۱۹۱۱ء کی جملہ آبادی ہنود کے اعداد سے کیا۔ اخراج اقوام قدیمہ شمار شدہ کیا جائے تو فیصد (۹ء۶) کی کمی معلوم ہوتی ہے جو ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے عام انحطاط کے تناسب سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا ذکر کر دیا جا سکتا ہے کہ مذہب ہنود کو اقوام قدیمہ کے خارج کر دینے سے جو نقصان پہونچتا ہے اوس کی تلافی ایک حد تک اس طرح ہو جاتی ہے کہ یہی اقوام بتدریج ہنود میں جذب ہوتے جاتے ہیں جیسا کہ فقرۂ ذیل سے واضح ہوگا۔

۱۹۔ تبدیل مذہب

اگرچیکہ مذہب ہنود غیر تبلیغی ہے اور اوس کا اصولی مسئلہ ہے کہ کوئی شخص جب تک کہ وہ پیدائشی ہندو نہ ہو ہندو نہیں ہو سکتا لیکن تاہم ایک اعتبار سے وہ اکتسابی ہے اور اقوام قدیمہ کے طبقہ سے استفادہ کرتا ہے جیسا کہ آگے چلکر ظاہر ہوگا کوئی قدیم قوم جب ہندو اثرات میں آتی ہے تو وہ رفتہ رفتہ کچھ سمجھ بوجھکر اور کچھ نادانستہ ہندوانہ خیالات اور تعصبات قبول کر لیتی ہے اور ہنود کے تہواروں میں حصہ لینے لگتی ہے۔ اس حالت پر جب ایک عرصہ گذر جاتا ہے تو ان اقوام قدیمہ اور اون کے ہمسایہ ہنود کے درمیان متمدنی رسم و رواج اور ظاہری مراسم مذہبی کی تفریق روز بروز کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالآخر خود یہ اقوام قدیمہ اور اون کے ہمسایہ باشندے بھی اون کو پورا ہندو سمجھنے لگتے ہیں بعض اوقات ایک ہی قوم دو شعبوں میں منقسم ہوتی ہے ایک تو وہ جو ہندو بن گئی ہے اور دوسری

وہ جو ہنوز قدیمہ اعتقادات پر قائم ہے۔ مثلاً ملک سرکار عالی کے (۰۰۰ر۴) زائد باشندیوں نے اپنے آپ کو ہندو لکھوایا ہے اور صرف (۳۰۵) نے اپنی قوم کا نام درج کرایا ہے اور اقوام قدیمہ میں اون کا شمار ہوا ہے ہندو مذہب میں اس نوعیت کے اضافہ کا اندازہ اقوام قدیمہ کے اعداد اور اون کی بولیوں کے تجزیہ سے کیا جا سکتا ہے۔ ذیل کا جدول مندرجہ حاشیہ میں اقوام قدیمہ کی تعداد کا پتہ دیتا ہے جو اپنی قومی بولی بولتے ہیں۔ اون کی زبان بولنے والوں کی تعداد سے کیا گیا ہے۔ ان اعداد سے ظاہر ہوگا کہ اپنے ہمسایہ ہنود کے اثر میں آکر اقوام قدیمہ نے کس حد تک رفتہ رفتہ اپنے عادات اور مراسم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اپنی بولی بھی چھوڑ دی ہے اور اپنے ہمسایوں کی زبان اختیار کر لی ہے۔

نام اقوام قدیمہ	جملہ تعداد	تعداد نفوس جو اپنی قومی بولی بولتے ہیں۔
بھیل	۱۳۷۲۳	۳۶۱۵
گونڈ	۹۰۰۷۶	
کوئیا	۲۵۰۲۹	۶۸۲۰۰
لمباڑا	۲۲۳۷۷۹	۳۲۶۲۴
پرکلا	۳۸۵ر۲	۱۷۵۸

ہندو آبادی کا یہ آہستہ اور رعیارانہ اضافہ ایک بڑی حد تک اوس نقصان سے متوازن ہو جاتا ہے جو ہنود کے دوسرے مذاہب میں داخل ہو جانے سے عائد ہوتا ہے۔ گو کہ اس وقت اون اشخاص کی تعداد میں جنھوں نے اپنے آپ کو آریا یا برہمو درج کرایا ہے ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں بہت اضافہ ہے لیکن تاہم وہ تعداد بجائے خود اس قدر جزوی ہے کہ اوس سے ہنود کے اعداد و شمار پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اسی طرح ملک سرکار عالی میں ہنود بہت شاذ و نادر داخل اسلام کیے جاتے ہیں کیونکہ اہل اسلام میں کوئی قومی تبلیغی تحریک موجود نہیں ہے۔ البتہ تبدیل مذہب کرانے میں صرف مذہب عیسوی ہی ہے کہ جس کی طرف سے سعی بلیغ کیجاتی ہے اور جو افراد مذہب عیسوی اختیار کرتے ہیں وہ بالعموم ہندو جماعت کے ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اون کو اپنا آبائی مذہب ترک کرنے سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا کیونکہ جب تک کہ وہ گروہ ہنود میں شامل رہتے ہیں بدقسمتی سے ذات پات کے قیود اون کو محنت طلب غیر یقینی اور بے توقیر ذرائع معاش کی پھٹکار میں مبتلا رکھتے ہیں اور جب تک اون کا تعلق اوس ذات سے قائم ہے اون ذرائع میں تبدیلی اون کے امکان سے خارج ہے۔ اون کو تعلیم کے برکات سے محروم رکھا جاتا ہے اور چھوت چھات کا حکم اون میں احساس پیدا کراتا ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ خوش نصیب ہمسایہ کے مقابلہ میں نہایت معمولی سرشت کے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے اون میں سے جو کوئی مذہب عیسوی قبول کر لیتا ہے

تو اوس کو مادی نفع تعلیمی سہولتوں کی شکل میں پہونچنے لگتا ہے اور اوس کو بعزت زندگی شروع کرنیکے بہتر مواقع حاصل ہو جاتے ہیں چنانچہ وہ ایک دستکار یا کاشتکار بن سکتا ہے یا آنکہ علمی مشاغل میں مصروف ہو سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اپنی قابل نفرت ذات کا نام چھوڑ کر عیسوی جماعت میں اپنی شخصیت ثابت کر سکتا ہے۔ وہ اپنے دینی پیشوا سے دنیاوی معاملات میں نمایندگی کرا سکتا ہے اور عہدہ داران سرکاری کے سامنے اپنے معاملات وضاحت کیساتھ پیش کرا سکتا ہے۔ غرض کہ "یہ اسفل طبقات" ہندیت کے عائد کردہ غلامانہ قیود سے آزاد ہونے کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں اور خاص کر ایسی صورتوں میں جب کہ وہ اپنے ہی عزیز و اقارب کو دیکھتے ہیں کہ عیسائیت قبول کرتے ہی اون کی حیثیت کتنی ارفع ہو جاتی ہے۔ اِس لئے اون کو عیسائی مبلغین میں ایک خاص کشش معلوم ہوتی ہے اور مبلغین بھی اس طبقہ اسفل سے بالخصوص بزمانہ قحط جب کہ مصائب کا سامنا رہتا ہے ایک کثیر تعداد کو عیسائی بنا لینے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اِس دہ سالہ دوران میں جن لوگوں نے مذہب عیسوی قبول کیا اون کی تعداد کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ باوجود ملک کی مجموعی آبادی کے فیصد (۸، ۶) انحطاط کے دیسی عیسائی جماعت فیصد (۲۳) کے اضافہ سے مستفید ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں دیسی عیسائیوں کی تعداد (۱۶۹۰۸) تھی اور اگر اس جماعت میں بھی اوسی قدر انحطاط ہوا ہوتا جتنا کہ ملک سرکار عالی میں بالعموم ہوا ہے تو سنہ ۱۹۲۱ء میں اون کی تعداد (۸۶، ۴۲، ۷) ہونی چاہئے تھی نہ کہ (۲۹، ۵۶، ۷) جیسا کہ شمار سے معلوم ہوا پس یہ (۱۴۹۴۳) نفوس کا اضافہ بالخصوص تبدیل مذہب ہی کے باعث ہوا ہے۔ اور چونکہ یہ کل تعداد یا اِس کا ایک کثیر حصہ جماعت ہنود ہی سے آیا ہوگا (کیونکہ دوسرے مذاہب کے پیرو بہت شاذ و نادر عیسائیت قبول کرتے ہیں) اِس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ہنود میں اوسی قدر نفوس کم ہو گئے سنہ ۱۹۱۱ء کی ہندو آبادی پر اس کا حساب لگایا جائے تو فیصد صرف (۰، ۱۲) کا نقصان ٹھہرتا ہے لیکن ہمیں ہم یہ ایسی حقیقت ہے جو بہر صورت قابل لحاظ ہے۔

۹۲۔ ترک وطن کا اثر گذشتہ ابواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ گذشتہ دہ سالہ مدت میں آکر بسنے والوں سے تارکین وطن کی تعداد بڑھی ہوئی ہی ہے گو یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان میں ہنود کا تناسب کس قدر تھا کیونکہ تختہ متعلقہ "مقام ولادت" میں بلحاظ مذہب اندراجات نہیں ہوئے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کے متبعین کے مقابلہ میں ہنود کے تعدادی غلبہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ قرین قیاس ہے کہ اس ترک وطن کی وجہ سے جو کمی آئی ہے اوس میں بھی ہنود کا بڑا حصہ ہوگا۔ اس

قیاس کی مزید تائید اِس امر سے ہوتی ہے کہ ہنود کی آبادی میں جیسا کہ ضمیمہ تختہ نشان (۲) مندرجہ باب ہذا سے مبرہن ہے ۱۸۸۱ء سے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں مسلسل کمی ہوتی جارہی ہے۔ ترک وطن کے باب میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ زمانۂ قحط میں باشندگان مرہٹواڑی متصلہ علاقہ جات انگریزی میں نقل وطن کرنے کا میلان زیادہ رکھتے ہیں۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ اور اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ اوس حصہ ملک میں ہنود کی آبادی بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ سرعت کیساتھ انحطاط پذیر ہورہی ہے۔

۹۳۔ مراسم تمدنی کا اثر

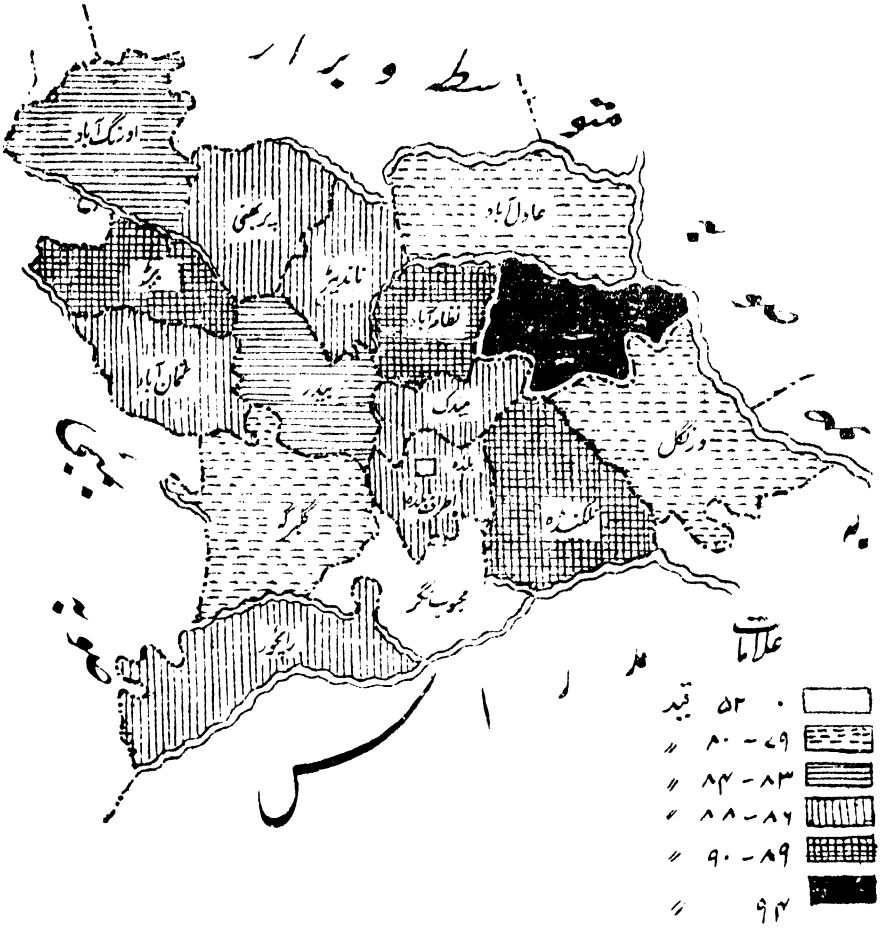
ہنود اور بالخصوص اعلیٰ ذاتوں کے بعض خاص تمدنی مراسم مثلاً بچپن کی شادی اور بیوہ کی دوبارہ شادی کی ممانعت وغیرہ ایسے ہیں کہ اون کی آبادی کی ترقی میں ایک بڑی حد تک مارج ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اوائل عمری کی شادی سے کثیر الاولادی منتج ہوتی ہے لیکن چونکہ غیر مختلی کی عمر میں لڑکیاں صاحب اولاد ہوجاتی ہیں اسلئے خود انکی اور انکی اولاد کی طویل العمری اور قوت حیات گونہ متاثر ہوجاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اون میں اموات بہ تعداد کثیر واقع ہوتے ہیں۔ اسلئے ایسی شادیاں ترقی آبادی میں اس قدر معاون نہیں ہوتیں جتنی کہ پختہ عمری کی شادیاں ہوتی ہیں۔ بیوہ کی دوبارہ شادی کی ممانعت اکثر قابل الاولاد عمر والی عورتوں کو غیر بارآور رکھتی ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

	مسلمان	ہنود
شادی شدہ اناث معہ ۱۵ تا ۴۰ کا فیصدی تناسب اوسی میعاد عمر کی باناث کے ساتھ اطفال ۱۰ تا ۵ کا فیصدی تناسب	۸۰	۸۱
۱۵ تا ۴۰ سالہ مختلف اناث کے ساتھ	۷۹	۷۸

(۱۵ تا ۴۰) سالہ عمر والی ہندو عورتوں کی جملہ تعداد میں شادی شدہ ہندو اناث کا تناسب اگرچہ کہ مسلمانوں کے مماثل تناسب سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن فیصد شادی شدہ اناث کیساتھ (۱۰ تا ۵) سالہ اطفال کا تناسب بمقابلہ ہنود کے مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ بالفاظ دیگر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ باوجودیکہ ہنود میں مناکحت کی تعداد بڑھی ہوئی ہے تاہم زندہ رہنے والے اطفال کی تعداد مسلمانوں سے کم ہے اور اس لئے مختصراً اون کی آبادی کی رفتار ترقی موخر الذکر کی رفتار سے لامحالہ کم ہی ہوگی۔

۹۴۔ تقسیم آبادی ہنود

ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہنود کی تقسیم اور ہر ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ اون کا تناسب نقشۂ مندرجہ ذیل میں ظاہر کیا گیا ہے۔



۹۵۔ تقسیم ہنود بلحاظ خطہ ہائے قدرتی

تلنگانہ کے ہر سو ہنود کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں صرف (۹۲) ہیں۔ ہر خطہ کی جملہ آبادی کے تناسب کا لحاظ کیا جائے تو ہر دس ہزار باشندوں کے منجملہ تلنگانہ میں (۸۵۶۵) اور مرہٹواڑی میں (۸۵۲۳) ہنود ہیں۔ تلنگانہ میں ہندو عنصر کا ہمیشہ غلبہ رہا ہے بجز ۱۹۱۱ء کے جب کہ بلحاظ تعداد و تناسب بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود کی زیادتی ہوئی تھی۔ اس استثنائی حالت کے متعلق میرے پیشرو نے اپنی رپورٹ مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء میں بالکل درست استنباط کیا تھا کہ یہ صورت اقوام قدیمہ کے علیحدہ شمار (بلکہ درجہ بندی) کے سبب پیدا ہوئی ہے جن کی

تعداد غالب تلنگانہ میں سکونت پذیر ہے۔ اس علیحدگی سے فطرتاً اس خطہ کی آبادی ہنود کے اعداد پر اثر پڑا ہوگا۔ لیکن اب پھر تلنگانہ نے ہنود کے تناسب کو مرہٹواڑی کے مقابلہ میں زیادہ ظاہر کیا ہے اور وہی درجہ حاصل کر لیا ہے جو ۱۹۱۱ء سے پیشتر اس کو حاصل تھا۔ اس کا باعث بھی جیسا کہ تختہ ضمیمہ نشان (۱) ملحقہ باب ہذا سے واضح ہوگا اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی ہے جنھوں نے اپنے آپ کو روز افزوں تناسب کے ساتھ درج کرایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ جو ہندو خیال کئے جاتے تھے اور جن کو ۱۹۱۱ء میں ناواقف شمارکنندوں نے بھی ایسا ہی درج کر لیا تھا اس دہلہ میں اپنے صحیح نام کے تحت درج ہوئے ہیں۔ مرہٹواڑی میں اقوام قدیمہ کی کثیر زیادتی (فیصد ۳۷۵) جو بمقابلہ تلنگانہ (فیصد ۱۴) کے رونما ہوئی ہے اس کا بھی یہی سبب معلوم ہوتا ہے۔ غرض کہ اس طرح تخفیف پاکر بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہندو آبادی کم ہوگئی ہے۔ اس کا بھی ذکر کر دیا جانا مناسب ہے کہ تلنگانہ میں بمقابلہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ کی تعداد چونکہ زیادہ ہے اس لئے ان کی علیحدہ درجہ بندی جماعت ہنود پر مرہٹواڑی میں اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا کہ تلنگانہ میں ڈال سکتی ہے۔ پس بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود کا زیادہ انحطاط اقوام قدیمہ کی علیحدگی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے وجوہات دوسرے بھی ہوں گے اور بگمان غالب جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا سبب ترک وطن معلوم ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں قبل ذکر کیا جا چکا ہے ہنود کی تعداد فی الوقت جملہ آبادی ممالک محروسہ کے دس ہزار کے منجملہ (۸۴۴۵) ہے اس کے مقابلہ میں ۱۸۸۱ء میں (۹۰۳۳) تھی یا بعد وضع تعداد اقوام قدیمہ (۸۴۰۸) تھی۔ ۱۸۸۱ء سے تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں میں ہنود کا تناسب گھٹ رہا ہے۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں تلنگانہ میں (۵۰۰) اور مرہٹواڑی میں (۲۴۰) نفوس کی کمی آئی ہے۔ مرہٹواڑی کے تناسب کے کثیر انحطاط کو اقوام قدیمہ کے ہنود سے خارج کئے جانے اور اپنے متعلقہ اقوام کے تحت درج کئے جانے پر کاملاً محمول نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر ہنود کا تناسب ۱۸۸۱ء سے مسلسل گھٹتا جا رہا ہے جیسا کہ تختہ حاشیہ کے مندرجہ اعداد سے ظاہر ہوگا۔ اس میں ہنود کے اعداد کے ساتھ اقوام قدیمہ کے اعداد بھی شامل کئے گئے ہیں تاکہ اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی ہنود کے انحطاط

سال	تناسب ہنود بشمول اقوام قدیمہ بمقابلہ دس ہزار نفوس آبادی
۱۸۸۱ء	۹۰۳۳
۱۸۹۱ء	۸۹۶۶
۱۹۰۱ء	۸۹۱۹
۱۹۱۱ء	۸۹۰۷
۱۹۲۱ء	۸۸۸۹

اصلی وجہ نہ سمجھ لی جائے۔ صرف دو اضلاع ورنگل و نلگنڈہ میں بمقابلہ اعداد ۱۹۱۱ء ہنود کے تناسب میں زیادتی ظاہر ہوئی ہے۔ خطہ ہائے قدرتی میں جس طرح ہنود کا تناسب ۱۸۸۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہو رہا ہے اوسی طرح کل اضلاع میں اون کا تناسب اولین مردم شماری سے رُو بہ تنزل ہے۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے ہنود کا انحطاط تلنگانہ میں فیصد (۱۷۵) اور مرہٹواڑی میں فیصد (۵۱۱) ہوا ہے۔

۹۶۔ تقسیم ہنود بلحاظ اضلاع

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے بجز ورنگل اور نلگنڈہ موقوعۂ تلنگانہ کے کل اضلاع میں ہنود کی تعداد نسبتاً تخفیف ہو گئی ہے۔ منجملہ (۷) اضلاع (۴ تلنگانہ اور ۳ مرہٹواڑی) کے جہاں ۱۹۱۱ء میں ہر دس ہزار نفوس میں نو ہزار ہنود تھے صرف (۳) اضلاع (۱ تلنگانہ) اس ارفع تناسب کو برقرار رکھ سکے ہیں ان میں سے بھی دو اضلاع میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تناسب گھٹ گیا ہے اور صرف ایک ضلع میں اضافہ ہوا ہے جیسا کہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے شہادت ملتی ہے۔ کریم نگر کی آبادی میں ہمیشہ ہنود کے تناسب کا غلبہ رہا ہے لیکن یہاں بھی کمی رونما ہوئی ہے۔ فی الحال اس ضلع میں ہنود کا تناسب بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ہر دس ہزار کی آبادی میں بقدر (۵۳) کم ہو گیا ہے

ضلع	تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی	
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
کریم نگر	۹۴۹۶	۹۴۴۳
نظام آباد	۹۲۱۱	۹۰۳۴
نلگنڈہ	۹۰۱۷	۹۰۴۸

۱۸۸۱ء کے بعد مسلسل دو مردم شماریوں میں اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی نہیں کی گئی تھی البتہ ۱۹۱۱ء سے اون کا علیحدہ اندراج کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء کے اعداد ظاہر کرتے ہیں کہ اون کا تناسب جملہ آبادی ضلع کے ہر دس ہزار نفوس میں (۸۵) سے متجاوز ہوتا ہوا (۱۲۵) تک پہونچ گیا ہے۔ اِس دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی میں بھی فی دس ہزار نفوس (۵) سے بڑھتے ہوئے (۱۴) تک زیادتی ہو گئی ہے۔ یہ اضافے ایک حد تک اضلاع میں انحطاط تناسب آبادی ہنود کی وجہ ظاہر کرتے ہیں۔ نظام آباد میں بھی جہاں بمقابلہ ۱۹۰۱ء کے ۱۹۱۱ء میں ہنود کے تناسب میں بوجہ انحطاط تناسب مسلمانان و اقوام قدیمہ اضافہ ظاہر ہوا تھا اِس مرتبہ ہر دس ہزار نفوس میں (۱۷۷) کی کمی بمقابلہ ۱۹۱۱ء واقع ہوئی ہے۔ یہ انحطاط زیادہ تر اقوام قدیمہ کے تناسب کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور اِن اقوام کی زیادتی فی دس ہزار نفوس (۳۲) سے بڑھکر (۱۸۰) ہو گئی ہے۔ نلگنڈہ منجملہ اون دو اضلاع کے ہے جن میں ہنود کے تناسب میں

بمقابلہ ۱۹۱۱ء بیشی ہوئی ہے۔ فی الحال اوس ضلع کے ہر دس ہزار نفوس میں بہ نسبت ۱۹۱۱ء کے (۳۱) ہنود زیادہ ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اقوام قدیمہ کے تناسب میں بہت انحطاط ہوا ہے جو فی دس ہزار آبادی (۳۶۵) سے گھٹکر (۲۹۴) رہ گئے ہیں۔ یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ یہ انحطاط اقوام قدیمہ کی اس تعداد کو ظاہر کرتا ہو جو اپنے آپ کو ہندو تصور کرتے ہوئے انہیں میں اپنا شمار کرایا ہو دوسرے اضلاع کے منجملہ ورنگل میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ہر دس ہزار نفوس میں (۵۳) ہنود کا اضافہ ہوا ہے۔

ضلع	تناسب ہنود فی دس ہزار نفوس آبادی	کامگی تناسب بمقابلہ ۱۹۱۱ء
ملک سرکار عالی	۵۰۴۴	۱۴۹
اطراف بلدہ	۸۰۷۴۰	۱۱
میدک	۸۰۸۸۳	۲۵
عثمان آباد	۸۰۸۸۸	۱۱۲
محبوب نگر	۸۰۸۲۶	۱۷۸
بیڑ	۸۰۹۱۲	۱۰۱
راچور	۸۰۸۲۱	۲۱۳
ناندیڑ	۸۰۶۲۹	۲۸۰
پربھنی	۸۰۶۳۵	۳۳۹

نسخۂ مندرجۂ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ ممالک محروسہ میں مجموعی طور پر ہنود کا جو تناسب ہے اوس سے زیادہ تناسب آٹھ اضلاع میں پایا جاتا ہے۔ یہاں اوس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کل اضلاع میں ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں ہنود کا تناسب گھٹ گیا ہے ان کے منجملہ پربھنی میں سب سے زیادہ انحطاط ہوا ہے اوس ضلع میں ہر دس ہزار نفوس میں (۳۳۹) ہنود کا جو انحطاط ہوا ہے اوس کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ اقوام قدیمہ ہنود کی جماعت سے خارج کر دئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہر دس ہزار نفوس میں اقوام قدیمہ کا تناسب بقدر (۳۱۱) بڑھ گیا ہے۔ یہاں پر مسلمانوں کا عنصر بھی فی دس ہزار نفوس آبادی بقدر (۳۸) زیادہ ہو گیا ہے۔ پربھنی کے بعد اس معاملہ میں سب سے زیادہ نقصان ناندیڑ نے برداشت کیا ہے جہاں کے ہنود کے انحطاط کی تلافی اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کی زیادتی سے بخوبی ہو گئی ہے۔ راچور میں بھی ہنود کے تناسب میں اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کے اضافہ کے باعث بہت کمی ہو گئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کل اضلاع مرہٹواڑی میں ہنود کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اقوام قدیمہ کی زیادہ تعداد نے بمقابلہ سابق اس مرتبہ میں اپنے آپ کو اقوام قدیمہ میں درج کرایا ہے۔

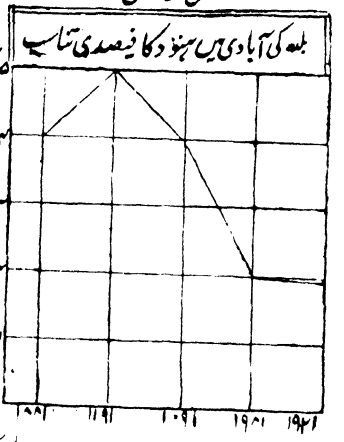
جن اضلاع میں کہ ہنود کا تناسب ممالک محروسہ کے مجموعی تناسب سے کم ہے اون کے منجملہ ورنگل کے متعلق تذکرہ کیا جا چکا ہے کہ گو یہاں ہنود کا تناسب کم ہے لیکن ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اس میں زیادتی ہوئی ہے۔ بقیہ کے منجملہ گلبرگہ۔ عادل آباد و بیدر میں سے ہر ایک کو شدید نقصان پہونچا کیونکہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اون کی ہر دس ہزار آبادی میں علی الترتیب کم از کم (۴۵۰)

(۳،۵) اور (۲۴،۷) ہنود کی کمی ہوئی ہے۔ اس کمی کی وجوہات میں اقوام قدیمہ کا صحیح شمار بھی ایک حد تک دخیل معلوم ہوتا ہے لیکن زیادہ موثر عناصر بلاشبہ ترک وطن۔ امراض وبائیہ۔ قحط اور گرانی ہیں یہاں اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کل اضلاع کے منجملہ ہنود کا کمترین تناسب گلبرگہ میں پایا جاتا ہے۔

۹۷۔ ہنود بلدہ حیدرآباد

اب بلدۂ حیدرآباد کو لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی جیسا کہ شکل ارتسامی مندرجۂ حاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے ہنود کے تناسب میں ۱۸۸۱ء سے برابر انحطاط ہو رہا ہے اگرچہ کمی کی شرح سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں فی دس ہزار نفوس صرف (۱) کی کمی ہے چونکہ بلدۂ حیدرآباد پایۂ تخت ہے اور فرماں روائے ملک اور امراء کی سکونت گاہ ہے جن کی غالب تعداد مسلمان ہیں اسلئے ہندوستان کے ہر حصہ سے یہاں اہل اسلام بکثرت آتے ہیں۔ یہ بات اس امر سے واضح ہوتی ہے کہ ہنود کا تناسب بلدہ میں فیصد (۵۲) ہے حالانکہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں فیصد (۸۵) ہے اور اہل اسلام کا تناسب بلدہ میں فیصد (۴۳) ہے اور جملہ آبادی ممالک محروسہ سرکار عالی میں مجموعی طور پر صرف (۱۰) فیصد ہوتا ہے۔

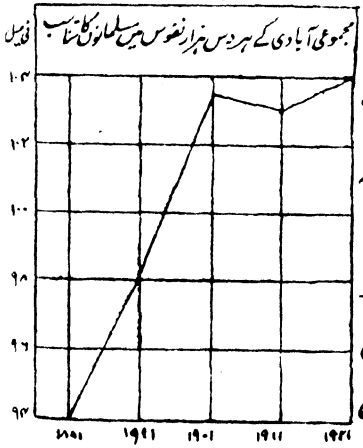
شکل ارتسامی



۹۸۔ مسلمان

ہنود کے بعد ملک سرکار عالی کی آبادی کا جزو اعظم مسلمان ہیں۔ انکی تعداد جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں فی الوقت (۱۰۴۱) ہے اس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء میں (۳۲۱۱) تھی۔ ان کا تناسب ہنود کے تناسب کے برخلاف سنہ ۱۸۸۱ء سے برابر بڑھتا جا رہا ہے البتہ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء میں حسب شکل مندرجہ حاشیہ کچھ کمی ہو گئی تھی۔

شکل ارتسامی



اس دہ سالہ دوران میں مسلمانوں نے بلحاظ تعداد (۹،۵) فیصد نقصان برداشت کیا۔ یہ انحطاط اوس انحطاط سے کم ہے جو ہنود اور کل آبادی ملک میں مجموعی

طور پر پیدا ہوا ہے۔ اِس سلسلہ میں اِس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں بمقابلہ جملہ آبادی ملک خفیف سا ہی فرق آیا ہے اور ملک سرکار عالی میں اسلام قبول کرنے یا اوس سے خارج ہونے کی بہت شاذ و نادر صورتیں واقع ہوتی ہیں۔ ۱۸۸۱ء کی تعداد کا لحاظ کرتے ہوئے اس وقت مسلمان بقدر (۴۰) فیصد بڑھے ہوئے ہیں اور ہنود اپنی تعداد میں صرف (۱۹) فیصد اضافہ کر سکے ہیں پس اس سے ایک سابقہ بیان کی تائید ہوتی ہے کہ بمقابلہ ہنود کے مسلمانوں میں تولید زیادہ ہے۔ جن معاشرتی قیود میں ہنود جکڑے ہوئے ہیں اون سے آزادی ہی مسلمانوں کی ترقی کی اصلی موجب معلوم ہوتی ہے۔

۹۹ مسلمانوں اور جملہ آبادی کے تفاوت کا مقابلہ

بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع کی مسلم آبادی میں بدوران ۲۱-۱۹۱۱ء جو فی صدی تفاوت پیدا ہوا ہے اوس کا مقابلہ انہیں مقامات کی جملہ آبادی کے تفاوت کیساتھ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں کیا گیا ہے اوس سے معلوم ہوگا کہ بمقابلہ عام آبادی کے مسلمانوں کی آبادی کو زیادہ نقصان صرف بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع اطراف بلدۂ میدک و نظام آباد میں پہونچا ہے اور بقیہ کل اضلاع میں بیشی ہوئی ہے۔ اضلاع ورنگل۔ عادل آباد محبوب نگر۔ ناندیڑ پربھنی۔ گلبرگہ اور عثمان آباد میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ اور اضلاع کریم نگر۔ نلگنڈہ۔ اورنگ آباد۔ بیڑ۔ رائچور و بیدر میں جملہ آبادی کے انحطاط کے مقابلہ میں کم انحطاط ہوا ہے غرضکہ مسلمانوں کی آبادی کی حالت بمقابلہ ہنود کے جنھوں نے کم و بیش تمام اضلاع میں زیادہ نقصان اُٹھایا ہے۔ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اِس کا سبب یہ امر واقعہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کا حصہ غالب زراعت پیشہ ہے اور دیہاتی رقبہ جات میں رہتا ہے اور مسلمانوں کی تعداد کثیر تجارت وغیرہ میں مصروف ہے اور قصبات میں رہتی ہے اس لئے موسم بارش کے انقلابات سے اس دہ سالہ عرصہ میں بمقابلہ موخر الذکر کے اول الذکر زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ جن جن اضلاع میں مسلمانوں میں اضافہ ہوا ہے

ضلع	تفاوت بدوران ۲۱-۱۹۱۱ء درصدیان	
	آبادی مسلمانان	جملہ آبادی
بلدۂ حیدرآباد	- ۲۰٫۶	- ۱۹٫۴
اطراف بلدہ	- ۸٫۷	- ۷٫۴
ورنگل	+ ۶٫۳	+ ۲٫۲
کریم نگر	- ۱٫۸	- ۳٫۱
عادل آباد	+ ۱۸٫۷	+ ۵٫۶
میدک	- ۷٫۹	- ۵٫۸
نظام آباد	- ۱۲٫۱	- ۱۱٫۷
محبوب نگر	+ ۲٫۴	- ۰٫۲
نلگنڈہ	- ۵٫۲	- ۸٫۴
اورنگ آباد	- ۱۵٫۴	- ۱۷٫۹
بیڑ	- ۲۰٫۵	- ۲۴٫۸
ناندیڑ	+ ۱٫۲	- ۳٫۹
پربھنی	+ ۲٫۳	- ۱٫۷
گلبرگہ شریف	+ ۰٫۷	- ۷٫۹
عثمان آباد	+ ۴٫۸	- ۴٫۰
رائچور	- ۰٫۷	- ۷٫۴
بیدر	- ۵٫۳	- ۵٫۷

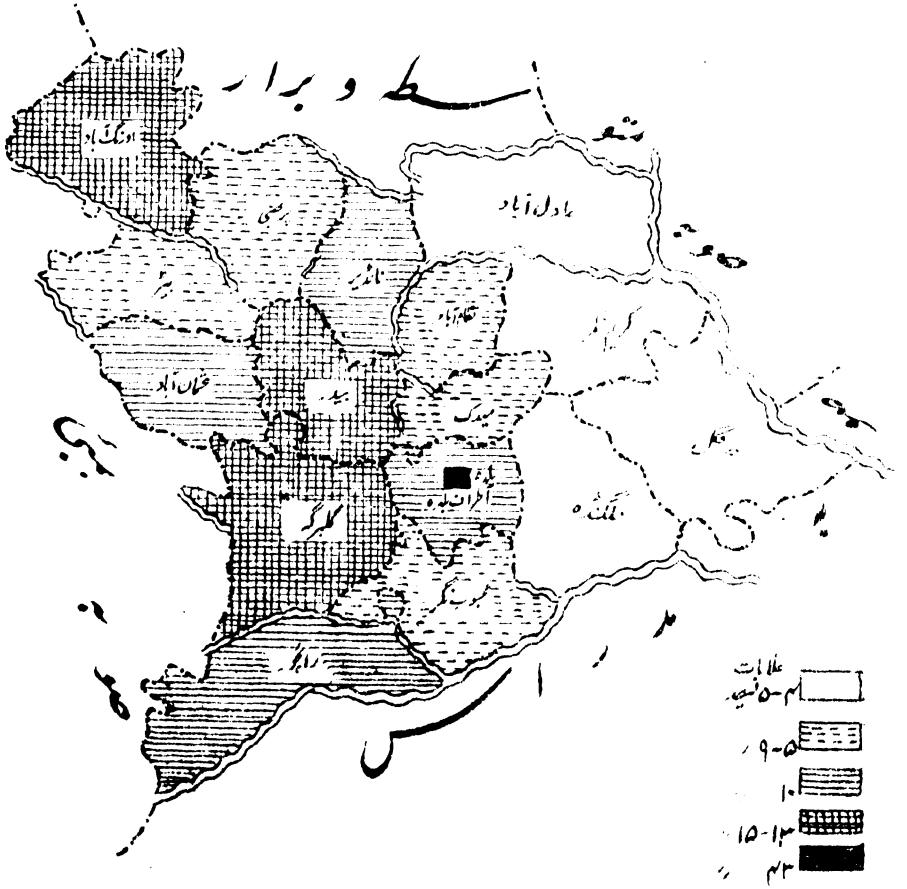
وہاں ہندو میں یا تو کم اضافہ ہوا ہے یا آنکہ بہت زیادہ کمی آئی ہے۔ چنانچہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہو جائے گی۔

ضلع	تفاوت درمیان	
	آبادی ہنود	آبادی مسلمان
ورنگل	+ ۲ ۰ ۰	+ ۳ ۶
عادل آباد	+ ۰ ۹	+ ۱۸ ۷
محبوب نگر	− ۱ ۵	+ ۲ ۴
ناندیڑ	− ۷ ۷	+ ۱ ۲
پربھنی	− ۵ ۴	+ ۲ ۳
گلبرگہ	− ۸ ۹	+ ۰ ۷
عثمان آباد	− ۴ ۴	+ ۴ ۸

۱۰۰ تقسیم آبادی مسلمانان

ملک سرکار عالی میں مسلمانوں کی تقسیم اور ہر ضلع کی جملہ آبادی میں اون کا تناسب نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

نقشۂ ممالک محروسۂ سرکار عالی



۱۰۱۔ خطہ ہائے قدرتی میں مسلمانوں کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں مسلمانوں کی تعداد کا تناسب ہمیشہ زیادہ رہا ہے۔ خطۂ مؤخر الذکر کی ہر دس ہزار آبادی میں اون کا تناسب ۱۸۸۱ء کے (۹۶۴) نفوس سے ترقی پاکر ۱۹۲۱ء میں (۱۲۰۱) نفوس تک پہونچ گیا۔ اور خطہ اول الذکر میں (نہیں) ۴۰ سال دوران میں (۹۱۵) سے گھٹکر (۸۹۲) رہگیا۔ ہر سال ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ہر دو خطوں میں انحطاط رونما ہوا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ خطہ تلنگانہ میں مسلمانوں کی آبادی میں جو فیصدی کمی آئی ہے وہ آبادی ملک سرکار عالی کی مجموعی کمی سے زیادہ ہے اور مرہٹواڑی میں جو فیصد انحطاط ہوا ہے وہ آبادی ملک سرکار عالی کے مجموعی کمی کے مقابلہ میں تقریباً نصف کا تناسب رکھتا ہے شرح کمی کے اس اختلاف نے ان دونوں خطوں میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب کو مختلف طور پر متاثر کیا ہے تلنگانہ میں کمی کی جو زیادہ شرح رہی اوس نے ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اوسی خطہ کے مسلمانوں کی آبادی کو فی ہزار ۳ نفوس سے زیادہ تک گھٹا دیا اور مرہٹواڑی کی کم شرح نے اوس خطہ کی مسلمان آبادی میں فی ہزار ۶ نفوس کا اضافہ کیا ہے اس کے برخلاف منود نے بمقابلہ تلنگانہ۔ مرہٹواڑی میں نسبتاً زیادہ نقصان اوٹھایا ہے۔

تفاوت تعداد و تناسب آبادی مسلمان بخطہ ہائے قدرتی

سمت	فی فیصد دوران سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	تفاوت فی دس ہزار نفوس آبادی
تلنگانہ	۸٫۶	۳۹-
مرہٹواڑی	۳٫۷	۶۵+

۱۰۲۔ مسلمانان اضلاع تلنگانہ اضلاع تلنگانہ کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس خطہ کے مسلمانوں کے عام تناسب (یعنی جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں ۸۹۲) کے لحاظ سے صرف دو اضلاع یعنے اطراف بلدہ (۸۸۰) اور میدک (۹۳۳) کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ لیکن ۱۹۱۱ء کے تناسب سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں اونکا تناسب علی الترتیب بقدر (۵۳) و (۱۴۱) مسلمانوں کے گھٹ گیا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے اضلاع میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب میں زیادتی ہوئی ہے اور فی دس ہزار کریم نگر میں (۶) سے لیکر عادل آباد میں (۵۹) تک اضافہ ہوا ہے۔ ہر ضلع میں جو حقیقی اضافہ ہوا ہے وہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ تلنگانہ اور مرہٹواڑی کے کل اضلاع میں کریم نگر کے مسلمانوں کا تناسب سب میں ادنیٰ ہے۔

تفاوت مسلمانان فی دس ہزار نفوس آبادی

ضلع	تفاوت دوران سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء
عادل آباد	+ ۵۹
ورنگل	+ ۲۳
نلگنڈہ	+ ۲۲
محبوب نگر	+ ۱۶
کریم نگر	+ ۶

۱۰۳۔ مسلمانانِ بلدۂ حیدرآباد

بلدۂ حیدرآباد کی جملہ آبادی کے فی دس ہزار نفوس کے ساتھ مسلمانوں کے تناسب میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے (۴۷) کا انحطاط ہوا ہے۔ گو کہ یہ تناسب بھی سنہ ۱۹۱۱ء کے ماقبل ہر مردم شماری کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں ہنود کے تناسب میں سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے فی دس ہزار نفوس آبادی (۱۳۲) کی کمی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا تناسب اس چہل سالہ مدت میں فی دس ہزار نفوس آبادی بقدر (۲۶) بڑھ گیا ہے۔

۱۰۴۔ مسلمانانِ مرہٹواڑی

جیسا کہ ازیں قبل بیان ہو چکا ہے بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں مسلمانوں کا تناسب ہمیشہ زیادہ رہا ہے۔ اور اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر قدیم اسلامی سلطنتیں دکن کے اسی حصہ میں واقع تھیں۔ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء مرہٹواڑی کے مسلمانوں کے تناسب میں فی دس ہزار نفوس آبادی (۶۵) کا اضافہ ہوا ہے اور اوس کے مقابلہ میں تلنگانہ میں (۳۹) کی کمی ہوئی ہے۔ غرض کہ کل اضلاع مرہٹواڑی میں ترقی ہوئی ہے اور اضافہ کا تناسب (۳۸) اورنگ آباد سے لیکر (۸۶) گلبرگہ تک ہے۔ تختۂ متذکرہ بالا حاشیہ میں اون اضلاع کا اندراج کیا گیا ہے جن میں فی دس ہزار نفوس آبادی (۵۰) سے زیادہ کی بیشی ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اضلاع بیدر عثمان آباد اور گلبرگہ میں جہاں سنہ ۱۹۱۱ء میں کمی آگئی تھی اب اوس کی تلافی ہو گئی ہے اور ان کل اضلاع میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء کے زیادہ تناسب رونما ہوا ہے۔

تعداد مسلمانان فی دس ہزار نفوس آبادی

ضلع	سنہ ۱۹۲۱ء	تفاوت بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء
ناندیڑ	۱۰۶۸	+ ۶۳
رائچور	۱۰۰۶	+ ۶۸
بیدر	۱۴۰۶	+ ۴۳
عثمان آباد	۱۰۱۳	+ ۶۸
گلبرگہ شریف	۱۵۵۷	+ ۸۶

۱۰۵۔ اقوامِ قدیمہ

اقوام قدیمہ کے متعلق شمار کنندوں کو ہدایت دیگئی تھی کہ تختہ جات شمار میں مذہب کے تحت بجز اون صورتوں کے کہ جن میں یہ اپنے آپ کو ہندو یا مسلمان یا عیسائی درج کرائیں اون کی قوم کا نام جو کچھ بتایا جائے لکھ لیں۔ لیکن یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اقوام قدیمہ کے تخمینی ہی اعداد کے حاصل کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ سب سے پہلے یہ کہ لفظ "آنیمزم (Animism) کا (جو وحشی اور غیر متمدنہ اقوام کی مخلوط توہم پرستی کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے) مفہوم ادا کرنے کے لئے دیسی زبانوں میں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ "اعتقادات اور توہمات کے خلط مبحث کو کسی ایسے مختصر لفظ میں جمع کیا جا سکے جو شمار کنندہ یا شخص مستفسرہ کے لئے قابل ادراک ہو"۔

علاوہ بریں جس طرح مسٹر ای۔ اے گیٹ نے رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں تحریر کیا ہے "عملی دشواری یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس حد پر جاکر ایک شخص (ارواح پرست) نہیں رہتا بلکہ ہندو بن جاتا ہے۔ ہندوستان کے مذاہب کسی طرح ایک دوسرے سے خارج نہیں ہیں اور یہ کسی طرح لازم نہیں آتا کہ کسی برہمن پوجاری سے استمداد کرنے یا کسی ہندو زیارت گاہ پر نذر چڑھانے سے اپنے موروثی قدیمہ اعتقادات سے دست بردار ہو جانا پڑتا ہو جب یہ امور پابندی کے ساتھ ادا کئے جانے لگیں تو وہ ہندو کہلانے لگتے ہیں۔ وسیع مفہوم کے اعتبار سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تخمۃ جات مردم شماری میں جن کا اندراج بطور اقوام قدیمہ ہوا ہے اون سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے ہندو دیوتاؤں کی پرستش کی ہنوز عادت نہیں ڈالی اور اپنے قبیلہ کی تنظیم کو ہندو ذات کے طریقوں پر ابھی نہیں ڈھالا۔ ہندو بننے کا عمل نہایت تدریجی ہے اور یہ کہنا سخت مشکل ہے کہ کس منزل پر پہونچکر ایک انسان ہندو سمجھا جا سکتا ہے۔"

ان موانعات کے باوجود ۱۹۰۱ء میں اقوام قدیمہ کا شمار ایک حد تک باحتیاط ہوا تھا اور پھر اس کے بعد سے ہر مردم شماری کے موقع میں زیادہ قطعیت کے ساتھ اون کا شمار ہونے لگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ۱۹۰۱ء سے قبل اقوام قدیمہ کی تعداد کا اندازہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن جیسا کہ کسی اور مقام پر ذکر ہو چکا ہے۔ ایک طرف ایسی جماعتوں کی شرکت سے جو صحیح معنوں میں قدیمہ نہیں ہیں اور دوسرے طرف ایسے قبائل کے اخراج سے جو اس عنوان کے تحت آنے چاہئے تھے۔ ان کے اعداد میں ایک حد تک نقص پیدا ہو گیا تھا۔

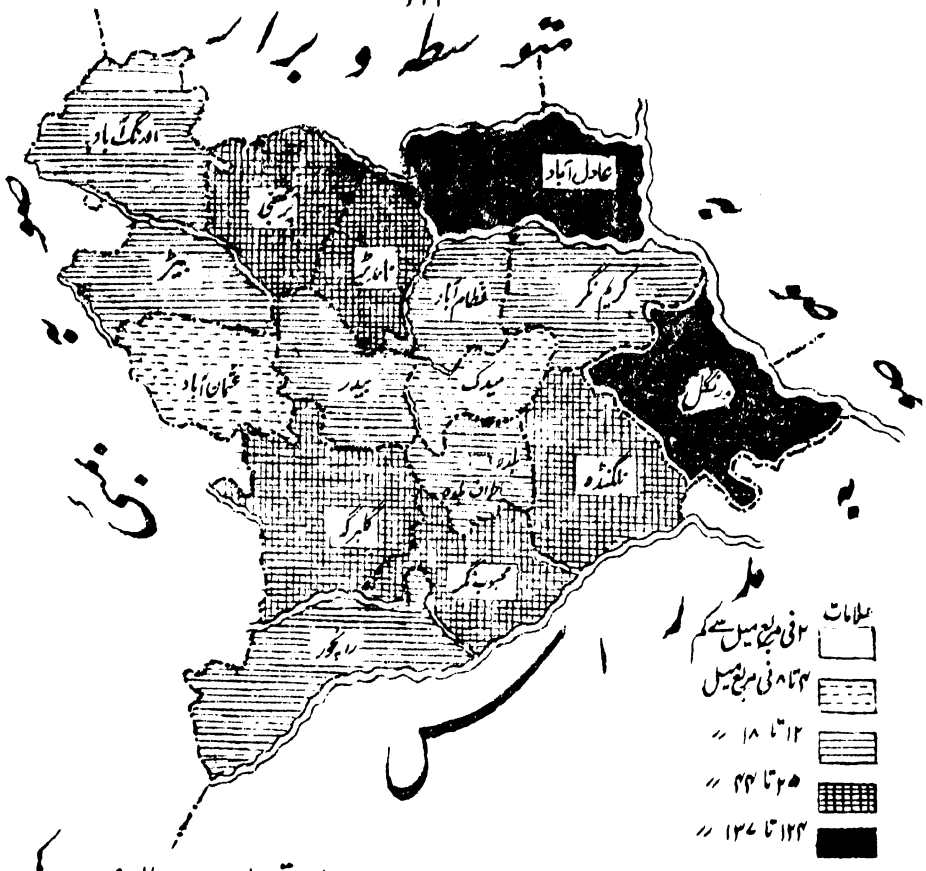
تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ ایک دو سالہ مدت سے دوسری دو سالہ مدت تک اقوام قدیمہ میں کس طرح اضافہ ہوتا رہا ہے اور ہر مردم شماری کے وقت جملہ آبادی کے مقابلہ میں اون کا کیا تناسب تھا۔

اقوام قدیمہ		
سال	تعداد	تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی
۱۸۹۱ء	۲۴۵،۲۱۰	۲۴۹
۱۸۹۱ء	۲۹،۱۳۰	۲۵
۱۹۰۱ء	۶۵،۳۱۵	۵۹
۱۹۱۱ء	۲۸۵،۷۲۲	۲۱۴
۱۹۲۱ء	۴،۳۰،۷۴۸	۳۴۵

۱۰۶۔ تقسیم اقوام قدیمہ

نقشۂ ذیل سے واضح ہوگا کہ ممالک محروسہ میں اقوام قدیمہ کہاں کہاں اور کس کس تناسب میں پائے جاتے ہیں۔

نقشۂ ممالک محروسہ سرکار عالی



۱۰۷۔ تفاوت درمیان تناسب اقوامِ قدیمہ

بلحاظ تقابل اعداد ۱۹۱۱ء اقوام قدیمہ کی تعداد میں بقدر (۵۰) فیصد بیشی ہوئی ہے اور ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت میں یہ تعداد فیصد (۳۳۷) تھی۔ چونکہ تلنگانہ میں رقبہ جات صحرائی وسیع ہیں اور مرہٹواڑی میں صرف چند قطعات ہیں اس لئے خطہ اول الذکر میں بہ نسبت خطہ مؤخر الذکر کے اقوام صحرائی زیادہ پائے جاتے ہیں۔ پس جب ۱۹۱۱ء میں مذاہب کے تحت ایک علیحدہ عنوان "اقوام قدیمہ" قائم کرنے کی تجویز ہوئی تو تلنگانہ میں چند اقوام قدیمہ کا اندراج فوری ہو سکا اور مرہٹواڑی میں سخت معرا رہا۔ اس کے بعد ہر دو خطہ ہائے صدر میں اقوام قدیمہ کا اندراج تدریج زیادہ ہوتا گیا۔ البتہ تلنگانہ میں جس تعداد کا شمار ہوا وہ ہمیشہ مرہٹواڑی کی تعداد سے زیادہ تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اقوام قدیمہ کی تلنگانہ میں ایک معتد بہ تعداد ۱۹۱۱ء ہی میں شمار کر لی گئی اور مرہٹواڑی میں جو تعداد سال ہائے سابقہ میں متروک ہو گئی تھی اون کا شمار بھی ۱۹۲۱ء میں کر لیا گیا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تلنگانہ میں ۱۹۱۱ء میں اور مرہٹواڑی میں ۱۹۲۱ء میں اون کا

تناسب زیادہ ہے۔ تلنگانہ کا تناسب فی دس ہزار نفوس ۱۹۰۱ء میں (۱۰۱) سے بڑھتا ہوا ۱۹۱۱ء میں (۳۸۲) ہوا اور پھر ۱۹۳۱ء میں (۴۵۹) ہو گیا۔ اس کے بالمقابل مرہٹواڑی میں ان کا تناسب فی دس ہزار نفوس ۱۹۰۱ء میں (۱۹) سے بڑھکر ۱۹۱۱ء میں (۴۳) اور ۱۹۳۱ء میں (۲۲۵) ہو گیا۔ اس کی مزید تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ ۱۹۱۱ء میں مرہٹواڑی کے آٹھ اضلاع کے منجملہ (۷) نے اور تلنگانہ کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۴) نے اقوام قدیمہ کی کم تعداد ظاہر کی تھی۔ اب ہر ضلع اون کی تعداد میں ایک متقدبہ اضافہ ظاہر کر رہا ہے جس میں بہ نسبت اضلاع تلنگانہ کے اضلاع مرہٹواڑی کا زیادہ حصہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو خطوں میں اب بہت کم اقوام قدیمہ متروک ہوئے ہیں۔ ضلع ورنگل میں بدوران ۱۹۱۱ء سب سے زیادہ تناسب بیشی ہوئی ہے اور اودس کو عادل آباد پر اس حیثیت سے تفوق حاصل ہوا کہ اودس میں اقوام قدیمہ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ لیکن فی الوقت اودس کے اس تناسب میں انحطاط ہوا ہے اور عادل آباد نے اودس کی جگہ لے لی ہے۔ اسی طرح پر نلگنڈہ بھی جس میں ۱۹۱۱ء میں فی دس ہزار آبادی (۲۶۵) اقوام قدیمہ کا تناسب تھا اب (۲۹۴) درجہ پر گھٹ گیا ہے اور محبوب نگر بالاتر ہو گیا ہے۔ تلنگانہ میں اقوام قدیمہ کے تناسب میں سب سے زیادہ بیشی (۳۰۷) عادل آباد میں رونما ہوئی ہے جہاں معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسے افراد جو شمار سے متروک ہو گئے تھے یا ۱۹۱۱ء میں بہ تلاش معیشت کہیں نقل مقام کئے ہوئے تھے وہ بھی اس دفعہ شمار میں آ گئے۔ مرہٹواڑی میں ضلع گلبرگہ جس کا تناسب (۴۷) فی دس ہزار آبادی سے بڑھکر (۴۳۳) ہو گیا ہے سب میں اوّل ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس ضلع کے اقوام قدیمہ گذشتہ مردم شماریوں کے تختہ جات میں صحیح عنوان کے تحت درج نہیں ہوئے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں وہ اضلاع درج کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک کے تناسب میں (۱۰۰) سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس تختہ سے واضح ہو گا کہ جہاں تلنگانہ کے صرف (۳) اضلاع میں اس طرح کا اضافہ ہوا ہے مرہٹواڑی کے کم از کم (۶) اضلاع میں زیادہ بیشی ہوئی ہے۔ ان تمام اضلاع میں ۱۹۱۱ء میں اقوام قدیمہ کی بہت کم تعداد تھی اس لئے اون کے تناسب میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اس وجہ میں شمار صحیحہ پر محمول کیا کیا جا سکتا ہے۔

تناسب اقوام قدیمہ فی دس ہزار نفوس آبادی

ضلع	تفاوت از ۱۹۱۱ء
بیڑ	+ ۱۴۲
ناندیڑ	+ ۲۱۹
پربھنی	+ ۳۱۱
گلبرگہ	+ ۳۵۹
راجچور	+ ۱۴۱
بیدر	+ ۱۳۴
عادل آباد	+ ۳۰۷
نظام آباد	+ ۱۴۸
محبوب نگر	+ ۱۵۲

۱۰۸۔ مہذب اقوام قدیمہ۔ اون اقوام قدیمہ کے علاوہ جنھوں نے ہندو دیوتاؤں کی

پرستش کی عادت نہیں ڈالی اور اپنی اصلی قومی تنظیم کو ہندو ذات کے طریقوں پر نہیں ڈھالا" ہندو جماعت کے ایسے اسفل طبقات بھی ہیں جو اعتقادات اور رسومات کے اعتبار سے اقوام قدیمہ سے بہتر نہیں ہیں اور ایسے اقوام قدیمہ بھی ہیں جنھوں نے ہندو فضا سے متاثر ہوکر ہندو سے مماثلت پیدا کرنے کے لئے اپنے قومی نام کو ترک کر دیا ہے۔ اس دہلہ میں اس امر کی کوشش کی گئی کہ ایسی جماعتوں کی تعداد کا اندازہ کیا جائے چنانچہ ضمیمہ نشان (۵) جو اس باب کے آخر میں درج ہے ان اعداد سے متعلق ہے۔ ان کی تعداد کا آبادی ہنود کے اعتبار سے کم از کم (۲۲) فی صدی اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے لحاظ سے (۱۹) فی صدی ہونا اس امر کے لئے کافی ہے کہ یہ ہر طرح مستحق توجہ و لحاظ ہیں اگر ان کا شمار بطور علیحدہ قوم کے کیا جائے تو ہنود میں مجموعی طور پر جو نقصان کثیر پیدا ہوگا وہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں ہنود کا تناسب آبادی ملک سرکار عالی کے ہر ہزار نفوس میں (۸۵۵) سے گھٹ کر (۶۶۸) رہ جائے گا اور ان ہنود نما اقوام قدیمہ کا تناسب مستقل طور پر فی ہزار (۱۸۷) ہو جائے گا۔ بمقابلہ مرہٹواڑی کے اون کی تعداد قدرتاً تلنگانہ میں زیادہ ہے اور بہ نسبت قصباتی رقبہ جات کے دیہی رقبہ جات میں یہ زیادہ پائے جاتے ہیں چنانچہ رقبہ اوّل الذکر میں اون کا تناسب (۱۱) فیصد اور موخر الذکر میں فیصد (۱۹) ہے رقبہ ملک سرکار عالی کے لحاظ سے اون کی تعداد مجموعی طور پر فی مربع میل (۲۰) پڑتی ہے اور خالص ہنود کی تعداد گھٹکر فی مربع میل (۱۰۹) رہجاتی ہے۔

چونکہ ان نیچ اقوام کے اعداد سابقہ مردم شماریوں میں ہنود سے علیحدہ کرکے نہیں درج کئے گئے اسلئے اس کا اظہار خارج از امکان ہے کہ اون کی تعداد کے لحاظ سے ہر دس سالہ مدت میں کیا تغیرات ہوئے اور سابقہ دہ سالہ دوران میں اون کی کیا حالت رہی جب کہ غلہ کی گرانی اور امراض وبائیہ کی اشاعت نے اون پر بمقابلہ دوسری آبادی ملک کے زیادہ اثر ڈالا ہوگا۔ بہرحال فی الوقت چونکہ اون کے متعلقہ اعداد علیحدہ طور پر جمع کئے گئے ہیں اس لئے یہ بے محل نہ ہوگا کہ حاشیہ میں اون کے تناسب کا اظہار

ضلع	فیصدی تناسب بلحاظ	
	آبادی ہنود	آبادی ضلع
ملک سرکار عالی	۲۲	۱۹
تلنگانہ	۲۴	۲۰
بلدہ حیدرآباد	۲۰	۱۵
اطراف بلدہ	۲۴	۲۳
گلبرگہ	۲۵	۲۰
گلبرگہ نگر	۲۲	۲۰
عادل آباد	۲۱	۱۷
سیدنگ	۲۴	۲۱
نظام آباد	۲۱	۱۹
محبوب نگر	۲۶	۲۳
نلگنڈہ	۲۵	۲۳
مرہٹواڑی	۱۹	۱۷
اورنگ آباد	۱۰	۱۵
بیڑ	۱۶	۱۴
ناندیڑ	۲۱	۱۸
پربھنی	۲۰	۱۷
گنگا گرشریف	۲۰	۱۶
عثمان آباد	۲۱	۱۹
رائچور	۱۷	۱۵
بیدر	۲۳	۱۹

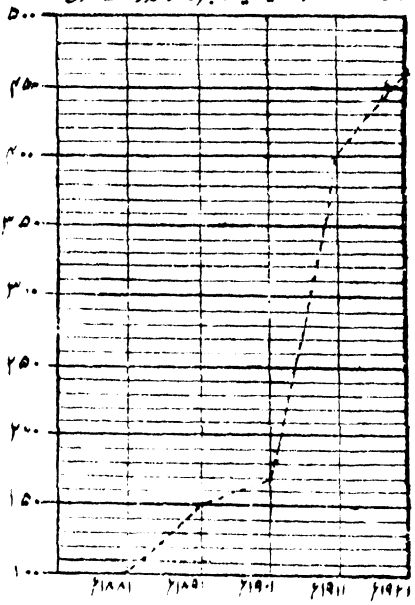
کر دیا جائے جو اون کو مختلف اضلاع سرکار عالی میں ہنود اور جملہ آبادی کے ساتھ حاصل ہے تاکہ آیندہ مردم شماریوں میں اِن اعداد کا تقابل کیا جا سکے اور اون کے حالات کا ہر دس سال میں صحیح اندازہ کیا جا سکے۔ اون کی کثرت تعداد کے لحاظ سے ہنود پر لازم ہے کہ اون کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا جائے اور اون کی اصلاح حال کے لئے ہر طرح کی سہولت بہم پہونچائی جائے تا کہ وہ رفتہ رفتہ جماعت ہنود سے بالکل خارج ہو کر بذریعۂ تبدیل مذہب دوسرے مذاہب میں داخل نہ ہو جائیں۔ اب اس کا وقت آگیا ہے کہ ہر ہندو یہ محسوس کرے کہ ایسے عظیم الخطاط سے قوم میں اور تنزل ہو جائے گا اور اوس کو جو غلبہ بلحاظ تعداد حاصل ہے وہ رفتہ رفتہ زائل ہو جائے گا۔ باایں حال سرکار عالی اپنی ان "طبقات اسفل" کی رعایا کے ساتھ بے اعتنائی کا برتاؤ نہیں فرما رہی ہے بلکہ خاص مدارس کے قیام سے اون کی اصلاح حال میں معاون و کوشاں ہے جس کا اندازہ باب "تعلیم" سے ہوگا۔

۱۰۹۔ عیسائی ملک سرکار عالی کی عیسائی آبادی کی تقسیم بلحاظ نسل و فرقہ ہائے مذہبی امپیریل ٹیبل نمبر (۱۵) میں دکھائی گئی ہے اور امپیریل ٹیبل نمبر (۱۶) میں یوروپین و اقوام متجانسہ و اینگلو انڈین کی تفصیلی تقسیم بلحاظ نسل و عمر ظاہر کی گئی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۳) ملحقہ باب ہذا میں عیسائیوں کی ضلعواری تعداد دکھائی گئی ہے اور ہر دہ سالہ مدت میں جو تغیرات ہوئے ہیں اون کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۱۰۔ عیسائی آبادی کا تفاوت بلحاظ مردم شماری حالیہ ملک سرکار عالی میں (۶۲۷۶۵۶) عیسائی ہیں۔ اس کے مقابل ۱۸۹۱ء میں (۲۹۶۴۵۷) تھے یا بالفاظ دیگر عیسائی آبادی میں اِس دہ سالہ دوران میں فی صد (۱۵) سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ باعتبار اوس انحطاط کے جو ملک سرکار عالی کی آبادی میں مجموعی طور پر (۶) فیصد سے زاید ہوا ہے یہ اضافہ بجائے خود قابل لحاظ ہے مگر اتنا عجیب و غریب نہیں جتنا کہ ۱۸۹۱ء میں (فی صد ۱۳۶) اِس جماعت کو حاصل ہوا تھا۔ بہر حال ۱۸۸۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں اضافہ کا تناسب غیر معمولی طور پر فیصد (۳۶۰) سے کم نہیں ہے۔

شکل ارتسامی مندرجہ صفحہ (۲۶) میں اون کی ۱۸۸۱ء والی تعداد کو (۱۰۰) قرار دیکر عیسائی آبادی کے ہر دہ سالہ تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے۔

حسب بیان ماسبق عیسائیوں میں بالعموم طبقہ اسفل کے لوگ داخل ہوتے ہیں مثلاً



اقوام قدیمہ یا ہندو نما اقوام رذیلہ اور جب کبھی قحط کا دور دورہ ہوتا ہے تو انہیں کی تعداد غالب کو مبلغین مذہب عیسائی پناہ دیتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جہاں کہیں تبلیغ کے مرکز موجود ہیں اور نہیں مقامات میں عیسائیوں کی تعداد سرعت کے ساتھ بڑھتی ہے۔ ملک سرکار عالی میں اداروں کی تعمیری اشاعت بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ تر تلنگانہ میں نمایاں ہے جہاں عیسائی آبادی کا فیصد (۷۹) سے زیادہ حصہ پایا جاتا ہے۔ اگر بلدہ حیدرآباد کی عیسائی آبادی جس میں انگریزی سولجروں کی چھاؤنیاں داخل ہیں) خارج کر دیا جائے تب بھی تلنگانہ میں عیسائی آبادی کا فیصد (۵۵) حصہ پڑتا ہے اور مرہٹواڑی میں (۲) فیصد۔

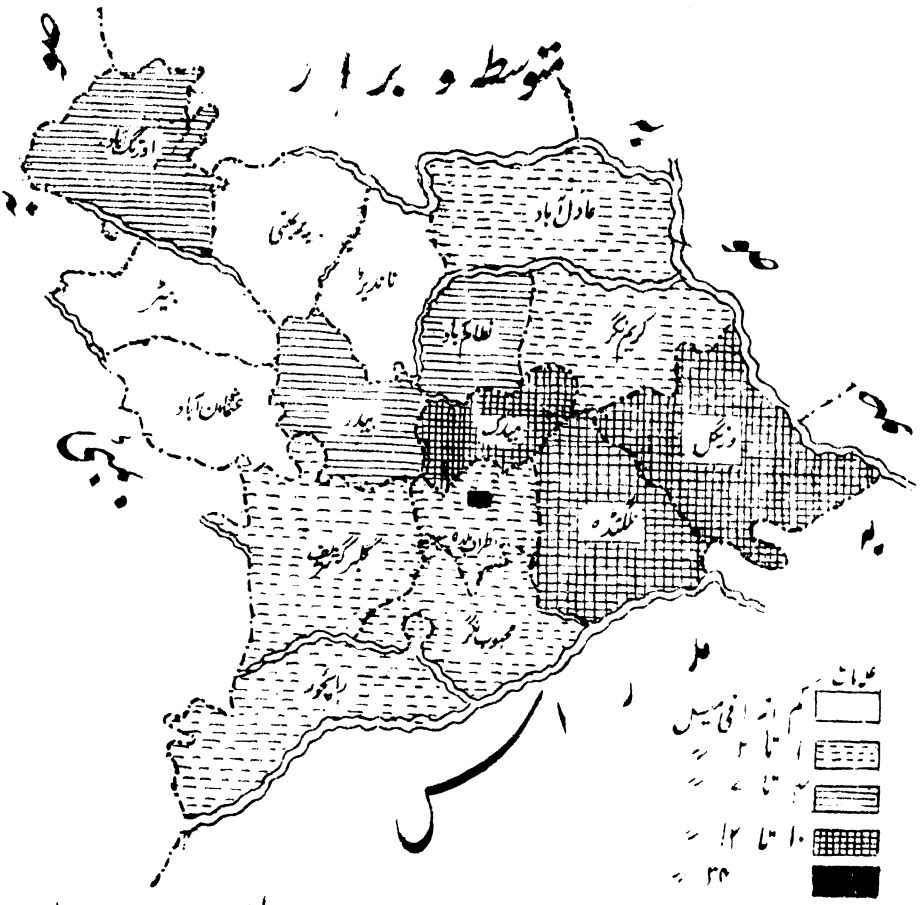
اس کی وجہ یہ امر واقعہ ہے کہ تبلیغی کاروبار تلنگانہ میں بہت پہلے قائم ہوئے اور مرہٹواڑی کی طرف بعد میں توجہ ہوئی۔

۱۱۱۔ تقسیم آبادی عیسائیاں۔

ملک سرکار عالی کی عیسائی آبادی کی تقسیم نقشہ ذیل میں ظاہر کی گئی ہے اور ہر ضلع کی دس ہزار آبادی میں جو اوسط مناسب ہوتا ہے اوس کو بھی دکھایا گیا ہے۔

نقشہ ممالک محروسہ سرکار عالی

(دیکھو صفحہ ۱۲۹)



۱۱۲۔ اقوام عیسائی

شختہ مندرجہ حاشیہ میں عیسائی آبادی کا انقسام بلحاظ اصناف نسلی یوروپین۔ انگلو انڈین اور دیسی عیسائی میں کیا گیا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دونوں اصناف میں کمی اور آخری صنف میں بیشی ہوئی ہے۔ یوروپین آبادی کی کمی کی وجہ وہ تغیرات ہیں جو برطانوی سولجرز متعینہ چھاؤنیات کی تعداد میں ہوئے۔ انگلو انڈین جماعت میں سنہ ۱۹۱۱ء میں کچھ کمی آئی تھی اور سنہ ۱۹۲۱ء میں اور مزید کمی آئی ہے جس کے غالباً دو اسباب ہیں۔ ایک تو اس جماعت کے بعض اراکین کا اس

قوم	تعداد سنہ ۱۹۱۱ء	تعداد سنہ ۱۹۲۱ء	امتیاز فیصد
یوروپین	۵،۳۰۴	۳،۶۹۰	-۳۱٫۴
انگلو انڈین	۳،۰۰۴	۲،۲۳۷	-۲۵٫۵
ہندوستانی	۴۵،۹۰۸	۵۶،۷۲۹	+۲۳٫۵۴
میزان	۵۴،۲۹۶	۶۲،۶۵۶	+۱۵٫۴

جانب میلان ہے کہ اپنے آپ کو یورپین درج کرائیں اور دوسرے ہندوستانی عیسائیوں کا اس عنوان کے تحت سے اخراج ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں میں جو اضافہ ہے وہ بلاشبہ زیادہ تر اس وجہ سے ہے کہ اون میں نئے عیسائی داخل ہوتے رہتے ہیں۔ تختۂ مندرجہ حاشیہ میں اون تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی کی مختلف میعاد ہائے عمر پر رونما ہوئے ہیں۔ اور اوس کے مقابلہ میں مماثلہ مدت ہائے عمر پر جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ تفاوت کو بھی دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی آبادی میں ایک خفیف (یعنی فی صد ایک سے بھی کم) انحطاط (۲۰) تا (۳۰) سالہ میعاد عمر میں ہوا ہے درآں حالیکہ اسی میعاد عمر پر ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی میں انحطاط عظیمہ پیدا ہوا ہے۔ لیکن دوسری مدت ہائے عمر پر عیسائیوں میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قحط کے زمانہ میں پورے خاندان کے خاندان عیسائی ہوگئے ہیں۔ ورنہ (۰) تا (۱۰) سالہ میعاد عمر میں جس حال میں کہ ملک سرکار عالی کی آبادی میں (۸) سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے عیسائیوں میں فی صد (۱۳) کے اضافہ کی کسی اور طرح توجیہہ نہیں ہوسکتی۔ دوسری میعاد ہائے عمر پر جو کثیر اضافے ہوئے ہیں وہ بھی تبدیل مذہب کرنے والوں کے ایقان مذہبی کی بہ نسبت زیادہ تر قحط کے عام اثرات کے زیر بار احسان ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض نیک افراد کے لئے مقاصد مذہبی بھی اصطباغ کا موجب ہوئے ہوں گے۔

میعاد ہائے عمر	تفاوت بدوران دہ سال بلحاظ	
	جملہ آبادی	عیسائی آبادی
۰ تا ۱۰	− ۸٫۵	+ ۱۳٫۶
۱۰ تا ۲۰	− ۱٫۱	+ ۲۷٫۲
۲۰ تا ۳۰	− ۱۲٫۵	− ۰٫۳
۳۰ تا ۴۰	− ۶٫۱	+ ۱۶٫۲
۴۰ تا ۵۰	− ۹٫۱	+ ۱۹٫۵
۵۰ تا ۶۰	− ۲٫۳	+ ۳۲٫۲
۶۰ وزائد	+ ۰٫۱	+ ۲۶٫۱

۱۱۳۔ فرقہ ہائے عیسائیاں

ہرچند کہ فرقہ ہائے مذہب کے اعداد و شمار کی ترتیب نہیں ہوئی لیکن مذہب عیسوی کے متعلق استثناء کیا گیا اور اوس کے فرقوں کا علیحدہ علیحدہ شمار ہوا۔ یوروپین افراد میں زائد از فیصد (۷۷) انگلیکن کمیونین ہیں اور انگلو انڈین میں سے فیصد (۵۷) سے زیادہ رومن کیاتھولک ہیں۔ اگرچیکہ ہندوستانی عیسائیوں کی درجہ بندی میں (جن میں کے اکثر افراد فی نفسہ اوس فرقہ کے نام سے بھی واقف نہ ہوں گے جن سے اون کا حقیقی تعلق ہے) فہرست اسماء فرقہ جات مرسلہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند کی اتباع اور مختلف

پادری صاحبوں کے ہدایات کی بدولت جو انہوں نے اپنی جماعت کو اس بارہ میں دئے۔ یہ ہوا کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں "غیر معین اعتقادات" کے تحت اندراجات نہیں ہوئے لیکن ان کی وجہ سے مختلف فرقہ جات کی تعداد میں جیسا کہ تختہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا۔ اتنے بڑے تغیرات ہوئے ہیں کہ اب یہ ممکن نہیں رہا کہ سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد سے سنہ ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد کا مقابلہ کیا جاسکے اور ٹھیک طور پر یہ کہا جاسکے کہ تبلیغی اشاعت میں کونسا فرقہ زیادہ تیزی سے کام کر رہا ہے اور کہاں تک اس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ بہر حال پادری صاحبوں کے سوالات سے اتنا ضرور ہوا کہ بمقابلہ مردم شماری ہائے سابقہ اس دہلہ میں دیسی عیسائی زیادہ صحت کے ساتھ اپنے فرقہ ہائے متعلقہ میں درج ہوئے۔ البتہ بعض شمار کنندوں نے بوجہ ناواقفیت بعض دیسی عیسائیوں کو "مالا" یا "نادیگا" (دھیڑ) ذات میں لکھدیا تھا لیکن جیسے ہی مجھکو بہ حین تنقیح انتظامات شمار ابتدائی اس غلطی کی خبر ملی میں نے اون کی اصلاح کرادی اور تنقیح کنندہ وں وغیرہ کے نام ہدایات جاری کرائے کہ ایسی فاش غلطیوں سے تختہ جات شمار کو آلودہ نہ ہونے دیں۔ اس امر کا اندازہ کہ اعداد متعلقہ عیسائیاں کس حد تک صحیح ہیں تختہ مندرجہ حاشیہ سے کیا جاسکتا ہے جس میں ان اعداد کا مقابلہ اون موازین سے کیا گیا ہے جو مختلف اوارہ جات تبلیغی نے بہم پہونچائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحبان نے اپنے متعین کی تعداد کے اندازہ کرنے میں سوائے رومن کیتھولک اور بائپٹسٹ فرقہ جات کے (جن کے اندازے بمقابلہ اعداد مردم شماری کم نکلے ہیں) زیادہ بیانی سے کام لیا ہے۔ صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بعض انگلیکن کمیونیسٹ اور بائپٹسٹ نے اپنے فرقوں کا نام صحیح نہیں درج کرایا اور اس کی وجہ سے تختہ مندرجہ حاشیہ میں

فرقہ ہائے دیسی عیسائیاں

فرقہ	تعداد بہ دوران سنہ ۱۹۱۱ء	تعداد بہ دوران سنہ ۱۹۲۱ء
انگلیکن کمیونین	۶۸۵۷	۱۴۵۱۱
بائپٹسٹ	۹۵۵۷	۵۱۱۱
میتھاڈسٹ	۸۱۲۱	۱۸۱۷۶
پریسبیٹیرین	۹۹۹	۲۰۱۵
پراٹسٹنٹ (بلا تصریح فرقہ)	۱۲۶۱	۱۷۷۹
رومن کتھولک	۱۶۳۲۲	۱۵۱۳۴
غیر معین اور متفرق	۷۹۱	۳
میزان	۴۵۹۰۸	۵۶۷۲۹

فرقہ	اعداد مردم شماری	موازین و رہ جات تبلیغی
انگلیکن کمیونین	۱۴۵۱۱	۱۴۸۹۹
بائپٹسٹ	۵۱۱۱	۵۰۲۷
میتھاڈسٹ	۱۸۱۷۶	۱۹۲۱۸
پریسبیٹیرین	۲۰۱۵	۲۰۸۶
پراٹسٹنٹ	۱۷۷۹	-
رومن کیتھولک	۱۵۱۳۴	۱۴۵۹۸
غیر معین	۳	-
میزان	۵۶۷۲۹	۵۵۸۲۸

پراٹسٹنٹ (بلا تفریق یا بلا تعین فرقہ) کا اندراج کرنا پڑا۔ اعداد اس وقت جس حال میں ہیں اون کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلیکن کمیونین فرقہ کے دیسی عیسائی بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع ورنگل ونلگنڈہ میں ہی محدود ہیں اور فرقہ بپٹسٹ کے عیسائی ان تینوں مقامات کے علاوہ محبوب نگر میں بھی ہیں اور میتھوڈسٹ اور رومن کیتھولک فرقہ کے عیسائی کم وبیش کل اضلاع میں منتشر طور پر پائے جاتے ہیں۔ پریسبیٹیرین فرقہ بالکل اورنگ آباد میں محدود ہے۔ اور پراٹسٹنٹ فرقہ کا حصہ غالب بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع راچور۔ اطراف بلدہ وگلبرگہ میں ہے۔ وہ تین افراد جو تختہ میں "غیر معین اعتقادات" کے تحت دکھائے گئے ہیں وہ دیسی عورتیں ہیں جو بلدۂ حیدرآباد میں بود و باش رکھتی ہیں اور جنھوں نے خواہ جان بوجھ کر یا لاعلمی سے اپنے آپ کو گریک چرچ کے متبعین میں درج کرایا ہے۔

۱۱۴ اشاعت عیسائیت

سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں عیسائیوں کی تعداد بلدۂ حیدرآباد اور چھ اضلاع ملک سرکار عالی میں حسب صراحت مندرجہ تختہ حاشیہ کم ہوگئی ہے۔ یہاں اس کا ذکر کر دینا مناسب ہے کہ اضلاع بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد میں عیسائی نہایت قلیل ہیں۔ اون کی تعداد میں سب سے بڑا اضافہ میدک میں رونما ہوا ہے۔ جہاں دہ سالہ دوران میں (۵۰۰) عیسائیوں کا شمول ہوا۔ اس کے بعد بلحاظ اضافہ۔ بیدر (+۲۷۳) نظام آباد (+۹۷۴) کریمنگر (+۹۹۵) اور محبوب نگر (+۹۱۰) کے مدارج ہیں۔ بقیہ اضلاع میں اضافوں کی تعداد (۲۶۴) سے لیکر جو راچور میں ہوا ہے (۶۷۲) تک ہے جو نلگنڈہ میں رونما ہوا ہے۔ بیڑ کے بعد جہاں اس دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی (۲) سے ترقی کرکے (۶) تک پہونچی ہے سب سے زیادہ متناسب اضافہ عادل آباد میں رونما ہوا ہے جہاں اس مدت میں عیسائی (۲۸) سے (۶۸۱) کی تعداد تک پہونچ گئے ہیں۔

ضلع	فیصدی انحطاط
بلدۂ حیدرآباد	۱۵٫۵
اطراف بلدہ	۱۹٫۲
ورنگل	۳٫۱
اورنگ آباد	۱۰٫۹
ناندیڑ	۵۳٫۶
پربھنی	۱۱٫۹
عثمان آباد	۱۴٫۲

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ویسلین میتھوڈسٹ اور بپٹسٹ فرقہ جات کے تبلیغی ادارہ جات زیادہ تر اضلاع تلنگانہ میں کارگزار ہیں۔ اول الذکر فرقہ کے متبعین اضلاع کریم نگر۔ عادل آباد میدک و نظام آباد میں اور موخر الذکر کے محبوب نگر و نلگنڈہ میں نمایاں ہیں۔ امریکن میتھوڈسٹ

تبلیغ کی جدوجہد اضلاع گلبرگہ۔ رائچور اور بیدر میں محدود ہے اور رومن کیتھولک غیر معین کی کوششیں بلدہ حیدرآباد اور اضلاع نلگنڈہ ورائچور و اورنگ آباد میں زیادہ نمایاں ہیں۔

۱۱۵۔ عیسائی اقوام اور فرقہ جات

ملک سرکار عالی کے اندر اقوام عیسوی کا مختلف فرقہ جات میں جو حصہ ہے اوس کا تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ان فرقہ جات میں سے ہر ایک میں حسب توقع دیسی عیسائیوں کا غلبہ ہے اور اجنبی عنصر بلحاظ شمار بہت کم ہے دیسی عیسائیوں کے منجملہ ایک بڑی تعداد (فی صد ۳۲) میتھاڈسٹ چرچ کی پیرو ہے اور (۲۶) فیصد فرقہ رومن کیتھولک اور (۲۵) فیصد سے زیادہ انگلیکن کمیونین اور بقیہ پریسبیٹرین یا بابٹسٹ فرقہ جات سے تعلق رکھتے ہیں۔

فرقہ	یوروپین اقوام شمالیہ	انگلو انڈین	دیسی
جملہ فرقہ جات	۵ ۹	۳ ۶	۹۰ ۵
انگلیکن کمیونین	۱۶ ۲	۲ ۵	۸۱ ۳
ارتھین چرچ	۱۰۰ ۰	-	-
بابٹسٹ	۰ ۷	۲ ۲	۹۷ ۱
کانگریگیشنل چرچ	۹ ۱	۶۳ ۶	۲۷ ۳
میتھاڈسٹ	۰ ۹	۱ ۱	۹۸ ۰
پریسبیٹرین	۰ ۲	۲ ۲	۹۷ ۶
پروٹسٹنٹ بلا تفریق یا بلا تصریح فرقہ	۸ ۳	۱ ۰	۹۰ ۹
رومن کیتھولک	۲ ۳	۷ ۶	۹۰ ۰

۱۱۶۔ جینی

اب اون مذاہب کی جانب توجہ کیجاتی ہے جن کے متبعین کی تعداد ممالک محروسہ سرکار عالی میں قلیل ہے تو سب سے پہلے جینی مذہب قابل ذکر ہے۔ اس مذہب کے (۱۵۸۴) متبعین ہیں اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے ہر دس ہزار نفوس میں اون کا تناسب (۱۴) کا پڑتا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء سے اون کی تعداد میں (۱۱) فیصدی سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے اور اون کا تناسب سنہ ۱۹۰۱ء سے برابر گھٹ رہا ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر تجارت میں مصروف ہیں اور اسی وجہ سے بمقابلہ دیہات کے قصبات میں اون کی کثرت ہے۔ فی الحقیقت ان کا تناسب فی دس ہزار آبادی رقبہ جات قصباتی میں (۴۲) اور رقبہ جات دیہی میں (۱۲) ہوتا ہے۔ ان میں سے صرف (۱۲) فیصد تلنگانہ (خاصکر بلدہ حیدرآباد اور اضلاع عادل آباد۔ میدک۔ نظام آباد و اطراف بلدہ) میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اور اضلاع مرہٹواڑی میں جہاں روئی کی پیداوار ہوتی ہے اون کی زیادہ تعداد جمع ہے۔ یہاں یہ اپنے آبائی پیشہ کے علاوہ زراعت اور روئی کی تجارت میں مصروف رہتے ہیں۔

۱۱۷۔ سکھ

ملک سرکار عالی کے سکھوں کی آبادی میں سنہ ۱۹۱۱ء کے لحاظ سے (۴۱) فی صد سے زیادہ اور سنہ ۱۹۰۱ء کے مقابلہ میں (۲۵) فیصد کا کمی پیدا ہوئی ہے

اون کا تناسب فی دس ہزار نفوس جو سابقہ چار مردم شماریوں میں تقریباً (۴) تھا حالیہ مردم شماری میں گھٹکر (۲) رہ گیا ہے۔ بلحاظ تعداد فی الوقت وہ (۲۷۴۵) ہیں اور ۱۹۱۱ء میں (۴۷۲۶) تھے۔ تلنگانہ اور مرہٹواڑی میں اون کا انقسام تقریباً مساوی ہے لیکن اون کا انحطاط خطہ اول الذکر میں بمقابلہ موخر الذکر کے نسبتاً زیادہ ہے۔ جملہ تعداد کا (۴۲) فیصد حصہ ناندیڑ میں سکونت پذیر ہے جو ملک سرکار عالی میں سکھ مذہب کا مرکز اور گرو گوبند کے آخری ایام زندگی کے جد وجہد کا مقام ہے۔ (۲۷) فیصد حصہ بلدہ حیدرآباد میں بود و باش رکھتا ہے اور بقیہ قلیل تعداد میں اضلاع میں پھیلا ہوا ہے۔

۱۱۸۔ پارسی پارسیوں کی تعداد بھی جو ۱۹۱۱ء میں (۱۵۲۹) تھی گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۴۹۰) رہ گئی یعنے فیصد (۵ء۲) کی کمی آگئی ہے۔ خطہ واری لحاظ سے تلنگانہ کی تعداد میں فیصد (۱۴) کی بیشی ہے اور مرہٹواڑی میں فیصد (۳۸) کی کاستگی ہوئی ہے فیصد (۶۰) سے زیادہ پارسی صرف بلدہ میں رہتے ہیں اور بقیہ زیادہ تر اضلاع اورنگ آباد ورنگل اور گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی بود و باش زیادہ تر قصبات میں ہوتی ہے اور اس کی شہادت اس امر سے ملتی ہے کہ ہر ہزار پارسیوں کے منجملہ (۸۰۰) رقبہ جات قصباتی میں پائے جاتے ہیں۔

۱۱۹۔ دیگر مذاہب منجملہ دوسرے مذاہب کے جن کے متبعین ممالک محروسہ سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں دو جدید تفریق شدہ فرقہ جات برہمو آریا (جن کے اعداد و شمار پہلے پہل ۱۹۱۱ء میں علیحدہ طور پر شایع کئے گئے تھے) ایسے ہیں کہ اس دہ سالہ عرصہ میں اون میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ برہمو ۱۹۱۱ء میں (۳۶) تھے اور ۱۹۲۱ء میں (۲۵۸) ہوئے اور آریا (۱۷۳) سے ترقی کرتے ہوئے اس دس سال میں (۵۴۵) پر پہونچ گئے۔ ان کے منجملہ (۲۵) برہمو اور (۵۳۹) آریہ صرف بلدہ حیدرآباد میں ہیں جس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۳۵) اور (۹۰) نفوس تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان سماجوں کی جد وجہد اس دہ سالہ دوران میں نہایت تیز گام رہی ہے اور اتنی مستعدی اس سے پہلے کبھی نہیں معلوم ہوتی بالخصوص آریہ سماجی بلدہ حیدرآباد میں بہت پیش پیش رہے ہیں اور اونہوں نے اس مدت میں بعض غیر ہندو دیسیوں کو آریہ بناکر "شدھی" کے رسومات بھی ادا کئے۔

مذاہب قدیمہ بودومت و یہودیت کے پیرو علی الترتیب صرف (۱۰) اور (۴) نفوس ہیں جو سب کے سب بلدہ حیدرآباد ہی میں ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں دونوں کی تعداد میں کمی

آگئی ہے۔ ۱۹۱۱ء میں جن (۷) نفوس نے اورنگ آباد میں مذہب جاینہ کے تحت اپنا اندراج کرایا تھا اب اون کا پتہ نہیں ہے۔ غالباً وہ آوارہ گرد چینی یا جاپانی ہوں گے جو ریشمی کپڑوں کی فروخت کرتے پھرتے ہیں اور سابقہ مردم شماری کے وقت وہاں موجود رہے ہوں گے۔

۱۲۰۔ قصباتی اور دیہاتی آبادی کا مذہب

تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں جو اس باب سے ملحق ہے قصباتی اور دیہاتی آبادی کی ترکیب مذہبی بلحاظ خطہ ہائے ملک ظاہر کی گئی ہے۔ یہ امر کہ اس ملک کے زراعتی کاروبار کا دارومدار ہنود پر ہے اس امر واقعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ دیہاتی آبادی کا صرف تقریباً (۸) فیصد حصہ مسلمان ہیں تو (۸۷) فیصد ہنود ہیں۔ اس کے مقابلہ میں قصباتی آبادی میں (۶۱) فیصد ہنود ہیں تو (۳۴) فیصد مسلمان ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان صریحی طور پر قصبات کے باشندے ہیں مرہٹواڑی کے ہنود بمقابلہ تلنگانہ کے قصباتی رقبہ جات میں نسبتاً زیادہ سکونت رکھتے ہیں اور اس کے برعکس تلنگانہ کے ہنود بمقابلہ مرہٹواڑی کے دیہاتی رقبہ جات میں زیادہ رہتے ہیں زیادہ صحت کے ساتھ بیان کیا جائے تو قصباتی آبادی کا ہندو حصہ مرہٹواڑی میں (۶۲) فی صد اور تلنگانہ میں (۶۱) فیصد ہے۔ اس کے مقابلہ میں دیہاتی آبادی کا ہندو حصہ تلنگانہ میں (۸۸) فیصد ہے تو مرہٹواڑی میں (۸۷) فیصد۔ جین اور عیسائی بنسبت دیہاتی رقبہ جات کے فطرتاً قصباتی رقبہ جات میں زیادہ رہتے ہیں۔ اقوام قدیمہ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ کہ مجموعی طور پر بمقابلہ قصباتی رقبہ جات کے دیہاتی رقبہ جات میں اون کی کثرت ہے لیکن اون کا قصباتی تناسب تلنگانہ سے مرہٹواڑی میں تگنے سے زیادہ ہے اور دیہاتی رقبہ جات کے اعتبار سے مرہٹواڑی کے بالمقابل تلنگانہ میں دونے سے زیادہ ہے۔ چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہوگی۔ یہ پہلے ہی ذکر کیا جاچکا ہے کہ رقبہ جات صحرائی بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں زیادہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تلنگانہ کے رقبہ جات دیہاتی میں ان کی تعداد مرہٹواڑی سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

خطہ اقدرتی	تعداد فی دس ہزار نفوس در	
	آبادی قصبات	آبادی دیہات
ملک سرکارمالی	۱۶۷	۳۶۴
تلنگانہ	۸۰	۵۰۳
مرہٹواڑی	۲۷۵	۲۲۱

عام بیان

اگرچہ کہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے طے کر دیا ہے کہ اس دہلہ میں مختلف مذاہب کے

اعتقادات اور رسومات کے متعلق صراحتیں نہ کیجائیں لیکن تاہم یہ قرین قیاس ہے کہ ذیل کے مختصر چیدہ چیدہ بیانات عام ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

۱۲۱۔ تعریف مذہب ہنود مذہب ہندو ایک ایسا لفظ ہے کہ اوس کے مفہوم کے بیان کرنے سے اوس کا سمجھ لینا زیادہ آسان ہے۔ یہ بالکل بجا طور پر کہا گیا ہے کہ وہ "عقاید اور مسالک کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہے۔ جس کے حدود میں توحید پرست کثرت پرست۔ اور دہریہ پرست داخل ہیں۔ شوا اور وشنو دیوتاؤں کے یا اون کے نسوانی مثنون کی پرستش کرنے والے یا ماتا دیبیوں یا درختوں پتھروں اور ندی نالوں کی ارواح اور دیہات کے نگہبان دیوتاؤں کے پوجنے والے سب ہی اوس میں شامل ہیں"۔

جیسا کہ سر الفریڈ لائل نے ظاہر کیا ہے "ہندو مسلک بالکلیہ مذہبی حیثیت ہی نہیں رکھتا بلکہ اوس کے مفہوم میں ایک ملک اور ایک حد تک ایک قوم بھی داخل ہے ..... جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ وہ ہندو ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اوس کا مقصود تینوں امور ہیں۔ مذہب خاندان اور ملک ..... ہندویت ایک پیدائشی اور وراثتی حق کا معاملہ ہے ..... اوس سے ایک غیر مصافی جماعت بھی اوسی طرح مراد ہے جس طرح کہ ایک مذہبی گروہ۔ کوئی انسان ہندو بن نہیں سکتا بلکہ ہندو پیدا ہو سکتا ہے"۔ ان تینوں عناصر۔ مذہب قوم اور ملک کے ساتھ نظام ذات پر مبنی تمدنی ساخت کا الحاق کر دیا جانا چاہیئے۔ جو لوگ کہ ملک کے مسئلہ کو "ہندو" کا اصل اصول ٹھیراتے ہیں اون کی رائے ہے کہ ہندوستان کے کل باشندے ہندو ہیں جب تک کہ وہ مسلمان یا عیسائی نہ ہوں۔ اور جو لوگ کہ قوم کے مفہوم کو نمایاں رکھتے ہیں اون کا قول ہے کہ لفظ ہندو آریہ کا مرادف ہے اور ہندوستانی ذاتوں کے کل افراد کو بشمول جینی۔ سکھ اور بدھ ہندو سمجھنا چاہیئے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ جس معیار کا لحاظ ہونا چاہیئے وہ عقائد مذہبی ہیں اور وہ تمام لوگ جو ہندو مذہب پر ایمان رکھتے ہوں اون کو ہندو سمجھنا چاہیئے۔

گذشتہ موقع پر جب ہماری کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے اِس سوال کے متعلق کہ "ہندو سے

ف
مجوزہ معیار۔ اون ذاتوں کیلئے جن کا ہندو ہونا بلکل حق مشتبہ ہے کیونکہ وہ (۱) برہمنوں کے تفوق کے منکر ہیں۔ (۲) برہمن باکسی مسئلہ کرنے سے التماس دعا نہیں کرتے (۳) (۴) کے استثناء کر نہیں مانتے (۴) نئے ہندو دیوتاؤں کی پرستش نہیں کرتے (۵) اون کے پاس اعلیٰ برہمن بطور پوجاری یا پروہت کام نہیں کرتے۔ (۶) برہمن چار ذاتوں سے کم کا اسکار ہی نہیں رکھتے (۷) عام ہندو دیولوں میں داخلہ کی اجازت نہیں ہے۔ (۸) باعث نجاست ہوتے ہیں۔
(ا) (الف) حیثیت سے۔
(ب) ایک فاصلہ معینہ کے اندر۔
(۹)۔ مردوں کو دفن کرتے ہیں (۱۰) گائے کی تعظیم نہیں کرتے اور اس کا گوشت کھاتے ہیں۔

کیا مراد ہے؟ رپورٹ ملے مردم شماری صوبہ جات میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ صاحب موصوف نے بعض معیار (جس کا خلاصہ درج حاشیہ ہے) ایسے قرار دئے تھے جن کی نسبت خیال کیا گیا تھا کہ اون سے ایک خالص ہندو اور ایک نام نہاد ہندو میں تمیز ہو سکے گی۔ معیار پیش کردہ کے بعض پہلو ہنود کے اعتقادات سے۔ بعض اوس کی تمدنی حیثیت سے اور بعض برہمنوں کے ساتھ اوس کے تعلقات سے متعلق ہیں۔ جس مختلف حد تک یہ معیار متعدد حصص ہند میں تشفی بخش ثابت ہوئے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف اقطاع ہند میں مذہب ہندو کے حدود میں جو عقائد و مراسم رائج ہیں اون میں کوئی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ یہاں اس کا بیان ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسی خصوصیات ہیں کہ جن سے ایک ہندو دوسرے مذاہب متبعین سے تمیز کیا جا سکتا ہے۔ اِن میں اول اور سب سے مقدم وہ نظام تمدنی ہے جو انصرام کار کی تفریق پر مبنی ہے۔ دوسرے خصوصیات یہ ہیں۔ پوجاری۔ گرو اور مقدس انسانوں کی تکریم و تعظیم (جس کا برہمن ہونا ضروری نہیں ہے) اُصول کرما و مُکشا کا جماعت کے ہر طبقہ پر موثر ہونے کا اعتقاد اسلاف پرستی۔ وید اور مقدس برہمنی صحائف کا ایقان۔ اور سب سے آخر "ایک عمیق شخصی نظام پرستش جو ایسے خدائے واحد کے اعتقاد پر مبنی ہو جس کے مظاہر مختلف المدارج اثرات اور حسنات کی قوتیں ہوں"۔

۱۲۲۔ فرقہ ہائے ہنود وسیع مفہوم میں ہنود کو تین فرقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے وشنوا۔ سیوا۔ اور سکتا یا وشنو۔ سوا اور درگا دیوی کی (جو سوا کی زوجہ ہے) پرستش کرنے والے۔ اِن اصلی قسموں سے بہت سے فرقے اور ذیلی فرقے مثلاً رامانوجا۔ مادہوا۔ رامانندا۔ دلبھا۔ کبیر پنتھی۔ سمرتا۔ گن پتیا۔ سورا وغیرہ وغیرہ پیدا ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ فرقے نہایت عجیب و غریب طریقے پر ایک دوسرے کی حدود میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ ہندو مذہب کے پیروؤں میں اب وہ فرقہ واری سخت تعصب نہیں ہے جو دوسرے مذاہب کے باہم متغائر فرقوں کا مابہ الامتیاز ہے۔ ایک صاف و صریح مذہب یا مسلک کا فقدان ان مختلف النوع اعتقادات کی وسعت کے ساتھ ملکر یہ ناممکن العمل کر دیتا ہے کہ ایک خالص ہندو اور غیر ہندو ہندوستانی میں تمیز کرنے کے لئے کوئی قطعی معیار قرار دیا جائے۔

۱۲۳۔ فرقہ لنگایت مختلف فرقہ ہائے ہنود کے منجملہ لنگایت اور مان بہاؤ کا اس ملک کے

ساتھ تاریخی تعلق رہا ہے۔ فرقہ اول الذکر کا بانی بسوا بارہویں صدی عیسوی میں گزرا ہے اوس کی سکونت کا مقام کلیانی تھا جو اوسوقت مغربی چلوکیا سلطنت کا دارالحکومت تھا اور اب ضلع گلبرگہ میں شامل ہے۔ وہ خالص خدا پرستی کی تلقین کرتا تھا اور بنی نوع انسانی کی مساوات کی تعلیم دیتا تھا۔ لنگم یا سوادیوتا کے علامت تناسل کو ہمیشہ جسم پر پہنے رہنے کی وجہ سے اس فرقہ کا نام لنگایت سے موسوم ہوا۔ نظام ذات کا قلع قمع کرنے کے لئے بسوا نے تمام ذاتوں اور دونوں جنسوں کو اپنے متبعین میں داخل کیا۔ مشہور ہے کہ اوس کے اولین متبعین میں زرگر۔ نجار۔ اہیر۔ دھوبی۔ مانگ۔ بڑوڑ شامل تھے اور کئی ایک ایسے تھے جو نیچ ہندو ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ حال کے لنگایت اپنے ہندو ہمسایوں کے اثر سے فی الوقت ذاتوں میں منقسم ہیں۔ ملک سرکار عالی میں کل فرقہ ہائے ہنود کے منجملہ سب سے کثیر التعداد فرقہ یہی ہے اور اوس میں (۳۹ در ۶۸۷) نفوس ہیں۔ ان میں سے ۵/۶ سے زیادہ صوبہ گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے لحاظ سے اون میں فیصد (۹) کی کمی آئی ہے اور اوس کی وجہ بلاشبہ دہ سالہ گذشتہ کے نامساعد حالات ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد کا شمار خالص اور سادہ ہنود میں ہوا ہوگا کیونکہ اب اون کی تقسیم ایسی ذاتوں میں ہے جیسی کہ لنگایت تیلی لنگایت کوشٹی وغیرہ جس کے سبب سے اون کو ہنود کے تحت درج کرنے کے لئے شمار کنندہ کو ایک وجہ حاصل ہوگئی ہوگی۔

۱۲۴۔ فرقہ مان بھاؤ عام اعتقاد یہ ہے کہ چودھویں صدی عیسوی میں یہ فرقہ معرض وجود میں آیا۔ اس کا بانی ایک شخص مسمی کرشنا بھٹ تھا جو پٹن ضلع اورنگ آباد کا رہنے والا ایک نہایت فاضل برہمن تھا لیکن اس کی تردید خود مان بھاؤ لوگ کرتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اون کا فرقہ نہایت قدیم ہے۔ ممکن ہے کہ کرشنا بھٹ اون کے فرقہ کا کوئی مصلح رہا ہو جیسے کہ کرہاڑا کا ایک برہمن مسمی چکرا دھارا تیرہویں صدی میں گزرا ہے۔ اس مابہ النزاع امر کے متعلق اس فرقہ کی مذہبی تحریرات سے بھی معتدبہ روشنی پڑتی ہے جو (۴۰۰) سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ یہ کتابیں یا تو سنسکرت زبان میں لکھی ہوئی ہیں یا متاکشرا میں (جو ایک خفیہ زبان ہے اور اسی غرض کے لئے وضع کی گئی ہے) لیکن اون کی زیادہ تعداد

مرہٹی زبان میں ہے۔ مرہٹی تصانیف باعتبار طرز بیان و محاورہ کے قدیم مرہٹی مصنفین موکند راجہ دیانا دیوا اور ایکناتھ کے (جو گیارھویں اور تیرھویں صدی کے درمیان گزرے ہیں) تصانیف سے بھی قدیم تر معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق بمبئی کا ممتاز مستشرق ڈاکٹر بھنڈارکر لکھتا ہے کہ "یہ ایک دلچسپ امر واقعہ ہے کہ یہ پنجابی مان بھاؤ ہم مرہٹوں کو قدیم مرہٹی زبان کے ادق نکات سمجھائیں جن کو آج ہم نہیں سمجھتے" چکرادھارا کی سوانح عمری موسومہ "سری چکرادھارا چرترا" میں بہ ترتیب سنین دیوگری کے شاہاں یادوہ کی تاریخ سنہونا سے رامچندر اتک درج ہے۔ یادوہ خاندان کے شاہزادوں کرشنا راجہ (۱۲۴۷ء تا ۱۲۶۰ء) اور مہادیوا (۱۲۶۰ء تا ۱۲۷۱ء) کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی تمام دولت اوس کے نذر کی تھی لیکن وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۱۹۴ء سکھا (۱۲۷۲ء) میں بمقام بدری کشرام عزلت نشین ہوگیا تھا۔ اوس کے چیلے ناگ دیو بھٹ نے اوس کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اس فرقہ کی اشاعت دور دراز تک کی۔ اور بالآخر لقب "آچاریا" سے معزز و مفتخر ہوا۔ اوس کی سوانح عمری موسومہ "آچاریا چرترا" میں اوس کی پیدائش ۱۲۴۴ء سکھا (۱۳۰۲ء) کی بیان کیجاتی ہے۔ چونکہ فرقہ مان بھاؤ کے تصانیف اپنے احیائے مذہبی کو چکرادھارا سے اور اپنی کثرت اشاعت کو ناگادیوا سے منسوب کرتے ہیں اس لئے اس بارہ میں نہایت کم اشتباہ ہے کہ یہ فرقہ تیرھویں صدی سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ اس فرقہ کی خاص خانقاہیں ممالک محروسہ سرکار عالی میں بمقامات پٹن۔ ناندیڑ۔ ماہور و مانور واقع ہیں اور برار میں بمقام ریت پور اور خاندیس میں بمقام کناشی چار وڑ ہیں۔ اس فرقہ کے پیرو شمالی ہند اور صوبہ بمبئی میں پھیلے ہوئے ہیں اور اون کے مراکز ہٹرو ج۔ اندور۔ متھرا۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ جالندھر اور پشاور میں ہیں۔ اس فرقہ کا خاص معبد پنجالیشور کا مندر ہے جہاں ہر ایک نئے مامور شدہ مہنت یا فرقہ کے روحانی پیشوا کو اقتدارات حاصل کرنے سے پہلے جانا ضروری ہے اس فرقہ کے عقائد کی رو سے صرف کرشنا کی پرستش۔ ذات پات کے ضوابط کی خلاف ورزی اور فقیرانہ زندگی لازمی ہے آجکل بعض مان بھاؤ معمولی پیشے اختیار کرنے لگے ہیں اور جو لوگ اپنے مذہب کے سخت پابند ہیں وہ سیاہ لباس میں بھیک مانگتے پھرتے رہتے ہیں۔

سرسری طور پر یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فرقے لنگایت اور مان بھاؤ جنھوں نے ابتدا میں ذات کی تفریقوں کے خلاف ادعا کیا تھا اب خود انہیں تفریقوں کو

بہ تدریج اختیار کر لیا ہے۔

۱۲۵۔ جینی جینی ایک نہایت قدیم مذہب ہے۔ بعض علماء کا جن کی رائے اس بارہ میں مستند ہے قول ہے کہ یہ مذہب زمانہ ویدیں عالم وجود میں آیا۔ اور فی نفس الامر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویدک طریقہ کے قربانیوں اور رسومات پر معترض فرقہ کے طور پر اس مذہب کی ابتدا ہوئی یہ ویدوں کو تسلیم نہیں کرتا اور چوبیس ارواح کاملین موسومہ تیرتھنکرا کی پرستش کی تعلیم دیتا ہے۔ جین گزٹ بابتہ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں جینی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ وہ ایسا انسان ہے جو اس بات پر اعتقاد رکھتا ہے کہ "انسان یا کسی ذی حیات کی روح مناسب تعلیم و تربیت سے اوسی طرح ہمہ داں اور عالم الغیب بن سکتی ہے جس طرح کہ جینیوں کی روح ہے جو تمام جذبات کی فاتح ہے۔ یہ کہ دنیا چھ خارجی۔ غیر مخلوق۔ غیر فانی مادوں سے مرکب ہے اور یہ کہ نجات ابدی کا راستہ صحیح الاعتقادی۔ صحیح العلمی اور صحیح العملی کے تین شاہراہوں سے ہو کر گزرتا ہے۔ جینی مذہب کے مقدس کتب میں اسی طرح ذکر ہے اور مہاویرا کے روایات بھی اسی کے مطابق ہیں"۔ جینی تین فرقوں میں منقسم ہیں۔ دگمبرا۔ سویتمبرا۔ استھنک واسی دگمبرا اور سویتمبرا کے اعتقادات کا اہم فرق یہ ہے کہ اول الذکر انسان کی نجات یا نروان کے قائل نہیں ہیں اور ثانی الذکر دعوی کرتے ہیں کہ جنس لطیف نجات اخروی حاصل کرتے ہیں کسی طرح محروم نہیں ہے۔ ایک سویتمبرا جین مسمی لونکا شاہ نے جو ۱۶۴۰ء میں گزرا ہے ایک تحریک کا آغاز کیا تھا کہ مستند جینی آئین مذہبی میں بت پرستی کا دخل نہیں ہے۔ اوس کے پیرو استھنک واسی کہلاتے ہیں۔ چونکہ سابقہ مردم شماری کی طرح اس مردم شماری میں بھی فرقہ جات مذہبی کے اندراج کی گنجایش نہیں رکھی گئی تھی اس لئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان فرقوں میں سے کونسے فرقے ملک سرکار عالی کے شمار دشاجینیوں میں زیادہ غالب ہیں۔

جینی مسلمہ تجارتی قوم ہے اور اپنے ہمسایہ ہندوؤں کے ساتھ بصلح و آشتی بسر کرتی ہے۔ گو کہ اس مذہب کا معتقد نظام ذات کی تنسیخ تھی لیکن برہمنوں کے اثرات نے اس حد تک کام کیا کہ اب جینی کئی ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں سے بعض ملکی نسبت اور بعض پیشہ کی نسبت رکھتے ہیں۔ مثلاً اوسوال۔ اگروال۔ جیسوال کھبو جاوغیرہ۔ آج کل ایک اوسط درجہ کے جینی کے حالات اور اعتقادات میں ہندویت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اوس میں نظام ذات قایم ہو گیا ہے اور وہ اصول تناسخ اور کرما کے قائل ہو گئے ہیں اور تیرتھنکرا اون

کے بعد ہندو دیوتاؤں کی عظمت کرتے ہیں اور بعض اوقات برہمنوں سے متدنی مراسم کی ادائی میں استمداد کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں جنیوں کو اپنی مماثلہ ذاتوں کے ہنود کے ساتھ تعلقات ازدواجی قائم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض ذاتوں میں دونوں مذاہب کے پیرو موجود ہیں۔ پس اس کا بالکل امکان ہے کہ بعض جینی ہنود میں درج کر دئے گئے ہوں۔ اور یہ قرین قیاس ہے کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے جنیوں کی تعداد میں جو تخفیف ہوئی ہے اوس کی بھی ایک حد تک یہی وجہ قرار پا سکے۔

۱۲۶۔ مذہب سکھ بہ حیثیت ایک مستقل علیحدہ مذہب کے سکھوں کا مذہب نسبتاً زمانہ جدید سے تعلق رکھتا ہے۔ اوس کے اصولی اعتقادات (خدا کی وحدانیت۔ بنی نوع کی اخوت۔ ذات پات کی تردید۔ بت پرستی کی (لاحاصلی) کی تلقین ہندوستان میں مشہور ہندو مذہبی مصلحین صدیوں سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ مشرقی پنجاب کے مختلف کسانوں میں جب ان اعتقادات نے پندرھویں صدی میں رسوخ پایا تو اُن میں کوئی جدت نہ تھی۔ ملک سرکار عالی سے سکھوں کا یہی تعلق تاریخی ہے۔ اون کے آخری گرو نے ملک سرکار عالی میں بمقام ناندیڑ ایک نمائندہ قایم کی جو اب تک اس قوم کی زیارت گاہ ہے یہ دو فرقوں میں منقسم ہیں کیش دھاری یعنی وہ جو اپنے آخری گرو کے ہدایات کے موافق لانبے لانبے بال (کیش) رکھتے ہیں اور دوسرے سہج دھاری۔ ان دونوں فرقوں میں بہت کم فرق ہے اور دونوں کے لئے آپس میں شادی بیاہ کرنے میں کوئی روک یا مزاحمت نہیں ہے۔ دونوں مساوی طور پر گرنتھ صاحب کی عظمت کرتے ہیں یہ ایک کتاب ہے جس میں گرونانک اور دوسرے گروؤں کے اقوال جمع ہیں۔ ابتداءً سکھ سخت موحد تھے لیکن اب تناسخ اور کرما کے ہندوانہ معتقدات اور حصول تقرب باری کے تینوں ہندوانہ طریقوں کو ماننے لگے ہیں۔ ہمسایگی کے اثرات سے متاثر ہو کر اب وہ اس حد تک ہندو ہو گئے ہیں کہ کسی دراز ریش سکھ کو بلدہ کے کسی ہنومان کے مندر کی پرستش کرتے ہوئے دیکھنا نادرات سے نہیں رہا۔

۱۲۷۔ اسلام اسلام سے مراد جیسا کہ خود اوس کے نام کا مفہوم ہے خدا کی مشیت میں تسلیم و رضا کا اظہار ہے۔ اوس کے پانچ ارکان ہیں (۱) کلمہ یعنی خدائے واحد کی معبودیت اور حضرت محمدؐ کی رسالت پر ایمان۔

(۲) صلوٰۃ یعنے روزانہ پانچ اوقات کی نماز۔
(۳) صوم یعنے ماہ رمضان المبارک کے روزے۔
(۴) زکوٰۃ یعنے شرعی خیرات۔
(۵)۔ حج یعنے مکہ معظمہ کی زیارت۔

آخری دو ارکان ہر مسلمان پر فرض نہیں ہیں بلکہ صرف اونہیں پر جو صاحب استطاعت ہوں اوس کے اندر مذہبی اعتقادات کے وہ محیر العقول اختلافات نہیں ہیں جو ہندو مذہب کے نام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی کے خواہ کیسے ہی اختلافات ہوں لیکن کوئی بھی مصرحۂ بالا پانچوں فرائض اسلام سے منکر نہیں ہے اور سب کے سب اصولی اعتقادات میں ایک کتاب قرآن پاک کی تعلیم کے اندر محدود ہیں۔ کوئی مسلمان بلحاظ فرقہ خواہ سُنی ہو یا شیعہ۔ وہابی ہو یا مہدوی اوس کے اصولی اعتقادات مذہبی کسی صورت میں ایسے نہیں ہوں گے کہ اوس کو مسلم کے سوا کسی اور لقب کے تحت درج کیا جا سکے۔ رپورٹ مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء میں اسلام کے اصول اور فرقوں کا جو ذکر کیا گیا ہے اگرچہ کہ وہ کامل نہیں ہیں لیکن تاہم ایک غیر مسلم کو اسلام اور اوس کے فرقوں سے واقف کرانے کے لئے کافی ہے۔ اور اِسی وجہ سے اوس بیان پر کسی اضافہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی فقط

تختہ ضمیمہ نشان (۱)　　عام تقسیم آبادی بلحاظ مذاہب　　ملحقہ باب چہارم

مذہب و مقام	حقیقی تعداد در سنہ ۱۹۲۱ء	تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی بابتہ					تفاوت فیصد بیشی (+) کمی (−)					خالص تفاوت
		سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	
(۱) ہندو۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۰۶۵۶۴۵۳	۸۵۵۴	۸۶۹۳	۸۸۶۰	۸۹۴۱	۹۰۳۳	− ۳٫۸	+ ۱۷٫۷	− ۴٫۳	− ۱٫۱	+ ۱۹٫۸	
تلنگانہ	۵۴۹۸۰۸۸	۸۵۶۵	۸۶۱۵	۸۹۱۵	۸۹۸۵	۹۰۵۳	− ۰٫۶	+ ۱۷٫۲	+ ۳٫۹	− ۱٫۱	+ ۱۴٫۴	
مرہٹواڑی	۵۱۵۸۳۶۵	۸۵۲۳	۸۷۰۱	۸۷۸۶	۸۸۹۷	۹۰۱۲	− ۲٫۸	+ ۱۸٫۳	− ۳٫۱	− ۱٫۱	+ ۱۷٫۰	
(۲) مسلمان۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۲۹۸۲۷۷	۱۰۴۱	۱۰۳۲	۱۰۳۷	۹۸۷	۹۴۰	− ۵٫۹	+ ۱۹٫۴	+ ۱٫۵	+ ۶٫۰	+ ۲۲٫۰	+ ۴۰٫۲
تلنگانہ	۵۷۱۶۰۳	۸۹۲	۹۳۱	۹۴۶	۹۲۱	۹۱۵	− ۲٫۲	+ ۱۹٫۱	+ ۶٫۶	− ۱٫۳	+ ۱۸٫۹	+ ۴۷٫۳
مرہٹواڑی	۷۲۶۶۴۳	۱۲۰۱	۱۱۳۶	۱۱۴۴	۱۰۴۷	۹۶۴	+ ۵٫۷	+ ۱۹٫۷	− ۱٫۳	+ ۳٫۱	+ ۲۶٫۱	+ ۶۵٫۹
(۳) اقوام قدیمہ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۴۳۰۷۴۸	۳۴۵	۲۱۴	۵۹	۲۵	.	+ ۶۱٫۲	+ ۳۲٫۴	+ ۱۲۴٫۲			
تلنگانہ	۲۹۴۳۸۷	۴۵۹	۳۸۲	۱۰۱	۵۵	.	+ ۲۰٫۲	+ ۳۶٫۲	+ ۹۱٫۳			
مرہٹواڑی	۱۳۶۳۶۱	۲۲۵	۴۳	۱۹	.	.	+ ۲۳٫۲	+ ۱۹۸٫۹	.			
(۴) عیسائی۔ جملہ ملک سرکار عالی	۶۲۶۵۶	۵۰	۴۰	۲۱	۱۸	۱۴	+ ۱۵٫۴	+ ۱۳۶٫۱	+ ۱۲۰٫۵	+ ۵۰٫۰	+ ۳۶۰٫۲	
تلنگانہ	۴۹۹۳۷	۷۸	۶۶	۳۲	۳۱	۲۷	+ ۱۸٫۱	+ ۱۳۵٫۲	+ ۱۱۰٫۴	+ ۴۰٫۸	+ ۳۴۳٫۶	
مرہٹواڑی	۱۲۷۱۹	۲۱	۱۶	۷	۶	۳	− ۴۰٫۰	+ ۱۳۹٫۶	+ ۱۷۷٫۷	+ ۱۱۵٫۳	+ ۴۴۰٫۵	
(۵) جینی۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۸۵۸۴	۱۴	۱۸	۲۴	۹	۰	− ۱۲٫۵	− ۲۶٫۹	+ ۲۶٫۷	+ ۲۲۶٫۷	+ ۱۱۸٫۰	
تلنگانہ	۲۱۴۱	۳	۱	۲	۰		+ ۰٫۰	− ۰٫۸	+ ۸٫۴	+ ۲۴۴٫۸	.	
مرہٹواڑی	۱۶۴۳	۲۷	۳۰	۳۸	۴۶	۱۷	− ۱۰٫۰	− ۲۷٫۴	+ ۲۰٫۶	+ ۳۰۶٫۷	+ ۹۶٫۹	
(۶) سکھ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۲۷۴۵	۲	۴	۴	۴	۴	− ۲۵٫۰	+ ۲٫۰	− ۹٫۰	+ ۲۶٫۵	− ۲۵٫۰	
تلنگانہ	۱۱۵۶	۲	۳	۳	۵	۴	− ۳۳٫۳	+ ۴۵٫۵	− ۳۸٫۹	+ ۴۲٫۲	− ۴۱٫۴	
مرہٹواڑی	۱۵۸۹	۲	۴	۵	۳	۴	− ۵۰٫۰	− ۱۱٫۵	+ ۳۲٫۳	+ ۱۱٫۵	− ۹٫۰	
(۷) پارسی۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۴۹۰	۱	۱	۱	۱	.	− ۲٫۵	+ ۴٫۵	+ ۳۸٫۲	+ ۶۵٫۸	+ ۱۳۴٫۳	
تلنگانہ	۱۱۸۳	۱	۲	۱	۱	۱	+ ۱۴٫۵	+ ۰٫۷	− ۴۰٫۸	+ ۸۰٫۱	+ ۱۷۰٫۰	
مرہٹواڑی	۳۰۷	۱	۱	۱	.	.	− ۱۳٫۸	+ ۱۳٫۲	− ۳۲٫۷	− ۳۱٫۵	+ ۵۵٫۸	
(۸) دیگر۔ جملہ ملک سرکار عالی	۸۱۷	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	
تلنگانہ	۸۰۳	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	
مرہٹواڑی	۱۴	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	

العلم

| ضلع وخط قدرتی | تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی جو مذاہب ذیل سے تعلق رکھتے ہیں | | |

ضلع و خطہ قدرتی	حقیقی تعداد عیسائیاں در سنین					تفاوت فیصد				
	۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۱ء	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ملک سرکار عالی	۶۲۶۵۶	۵۴۲۶۶	۲۲۹۹۶	۲۰۴۲۹	۱۳۶۱۴	+ ۱۵۶۳	+ ۱۳۶۵۱	+ ۱۲۵۵	+ ۵۰۶۰	+ ۳۹۵۲
تلنگانہ	۴۹۹۳۷	۴۴۰۶۴	۱۰۸۲۷	۱۶۹۸۲	۱۱۹۳۱	+ ۱۳۶۳	+ ۱۳۵۲	+ ۱۰۶۲	+ ۴۲۶۳	+ ۳۲۱۶۹
بلدہ حیدرآباد	۱۳۷۱۷	۱۶۲۴۰	۱۴۲۰۱	۱۴۳۷۵	۱۱۲۷۰	− ۱۵۶۵	+ ۱۴۶۳	− ۱۱۶۲	+ ۲۷۶۵	+ ۲۱۶۷
اطراف بلدہ	۱۰۴۲	۱۲۹۱	۵۱۳	۴۶۸	۵۸۴	− ۱۹۶۲	+ ۱۵۱۶۶	+ ۹۶۶	− ۱۹۶۸	− ۸۶۴۳
ورنگل	۱۶۰۶	۱۱۲۷۹	۱۶۴۹	۱۵۴۴	۱۸	− ۳۶۱	+ ۶۲۹۶۴	+ ۴۸۰	+ ۴۷۰۷۰	+ ۲۴۲۰۸۸
کریم نگر	۱۵۸۱	۵۸۶	۲۱۴	۱۹۳	۲	+ ۱۶۹۷۰	+ ۱۷۳۰۰	+ ۱۰۵۸	+ ۹۵۵۰۰	+ ۹۵۰۰۰
عادل آباد	۶۰۱	۲۸	۱۰	۰	۷	+ ۲۳۳۶۱	+ ۱۸۰۰۰	−	−	+ ۹۶۸۶۶
میدک	۶۷۰۳	۲۲۰۳	۴۴۱	۱۰۶	۸	+ ۲۰۴۶۲	+ ۳۹۹۶۵	+ ۳۱۶۰۰	+ ۱۲۵۰۰۰	+ ۳۶۷۶۵
نظام آباد	۲۱۹۹	۷۲۰	۱۲۷	۴۰	۱	+ ۲۰۵۶۴	+ ۴۶۶۰۰	+ ۲۱۷۶۵	+ ۳۹۰۰۰۰	+ ۱۹۸۰۰۰
محبوب نگر	۱۱۷۰	۴۵۱	۳۵۹	۱۲۱	۱۳	+ ۱۵۹۶۴	+ ۲۵۶۶	+ ۱۹۶۶۶	+ ۸۳۰۶۷	+ ۹۹۰۰۰
نلگنڈہ	۱۱۲۳۸	۱۰۵۶۶	۱۲۱۳	۱۳۵	۲۸	+ ۶۶۳۰	+ ۷۷۱۰۰	+ ۷۹۸۵۵	+ ۳۰۳۲۱	+ ۲۰۲۵۶۷
مرہٹواڑی	۱۲۷۱۹	۱۰۲۳۲	۴۲۶۹	۳۴۴۷	۱۶۸۳	+ ۲۴۶۳	+ ۱۳۹۶۶	+ ۲۳۶۸	+ ۱۰۴۶۸	+ ۶۵۵۶۷
اورنگ آباد	۵۲۲۳	۶۳۶۹	۲۸۷۳	۱۹۲۹	۶۶۹	− ۱۷۶۹	+ ۱۲۱۶۶	+ ۴۸۶۴	+ ۱۸۸۶۳	+ ۶۸۰۶۷
جیٹر	۶۱	۲	۹۲	۱۴۸	۵۷	+ ۲۹۵۰۰	− ۹۷۶۸	− ۳۷۶۸	+ ۱۶۶۶۶	− ۷۶۰
ناندیڑ	۳۲	۶۹	۹	۲	۰	− ۵۳۶	+ ۶۶۶۶۶	+ ۳۵۰۰۰	۰	+ ۳۲۶۰
پربھنی	۳۲۰	۴۰۹	۷۲	۶۷	۱۵۹	− ۱۱۶۹	+ ۴۶۸۶۰	− ۷۶۴	− ۵۷۶۸	+ ۱۰۷۶۵
گلبرگہ شرایف	۱۳۳۴	۱۰۴۴	۴۱۹	۴۲۶	۵۰۷	+ ۲۷۶۷	+ ۱۴۹۶۱	− ۱۶۶	− ۱۵۶۹	+ ۱۶۳۶۱
عثمان آباد	۲۱۶	۲۵۲	۵۰	۲۱۴	۴۹	− ۱۴۶۲	− ۴۰۰۶۰	− ۷۶۶۶	+ ۳۳۶۷۶	+ ۳۴۶۸
رائچور	۱۹۷۵	۱۰۱۱	۷۳۹	۶۴۰	۲۴۲	+ ۱۵۶۴	+ ۱۳۱۶۵	+ ۱۵۶۴	+ ۱۶۴۶۴	+ ۷۱۶۶۱
بیدر	۳۵۴۰	۳۷۶	۱۵	۲۱	۰	+ ۴۳۶۶	+ ۲۴۶۶۶	− ۲۸۵	۰	+ ۳۵۴۸۶۰

ضلع و خطہ قدرتی	تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی قصباتی جو مذاہب ذیل کے متبعین ہیں						تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی دیہی جو مذاہب ذیل کے متبعین ہیں					
	ہندو	مسلمان	اقوام قدیمہ	عیسائی	جینی	دیگر	ہندو	مسلمان	اقوام قدیمہ	عیسائی	جینی	دیگر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
ملک سرکار عالی	۶۱۸۵	۳۴۰۴	۱۶۷	۱۷۰	۴۲	۳۲	۸۷۹۳	۷۹۲	۳۶۴	۳۸	۱۲	۱
تلنگانہ	۶۱۰۲	۳۴۹۵	۸۰	۲۶۰	۲۲	۴۱	۸۸۵۰	۵۸۸	۵۰۳	۵۷	۱	۱
مرہٹواڑی	۶۲۹۲	۳۲۹۰	۲۷۵	۵۴	۶۷	۴۳	۸۷۳۲	۱۰۰۵	۲۲۱	۱۸	۲۳	۱

ضلع وخطہ قدرتی	حقیقی تعداد ۱۹۲۱ء								تناسب فی دس ہزار نفوس حیدرآباد		تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی ہندو		بیشی (+) کمی (−) بمقابلہ اقوام قدیمہ	
	جملہ		قصباتی		دیہی									
	نفوس	ذکور	اناث	نفوس	ذکور	اناث	نفوس	ذکور	اناث	قصباتی	دیہی	قصباتی	دیہی	قصباتی	دیہی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ملک سرکار عالی	۲۳۳۸۹۸۹	۱۱۷۷۹۴۹	۱۱۶۱۰۴۰	۱۳۴۵۹۱	۶۷۲۵۸	۶۶۷۳۳	۲۲۰۴۳۹۸	۱۱۱۰۶۹۱	۱۰۹۳۷۰۷	۱۱۳۳	۱۹۵۳	۱۸۳۲	۲۱۸۸	۱۱۴۹۲۳+	۱۷۹۳۳۱+
تلنگانہ	۱۳۱۴۲۶۹	۶۷۱۲۴۱	۶۴۳۰۲۸	۹۰۸۴۳	۴۵۷۲۶	۴۵۱۱۷	۱۲۲۳۴۲۶	۶۲۵۵۱۵	۶۱۷۹۱۱	۱۳۶۰	۲۱۲۷	۲۲۳۰	۲۳۳۳	۸۵۴۸۶+	۹۳۴۳۹۶+
بلدہ حیدرآباد	۶۰۰۱۸	۲۹۷۹۴	۳۰۲۲۴	۶۰۰۱۸	۲۹۷۹۴	۳۰۲۲۴	-	-	-	۱۴۸۴	-	۲۸۳۶	۰	۵۹۲۵۰+	
اطراف بلدہ	۱۱۷۴۲	۵۹۴۰۵	۵۷۳۳۷	۷۴۷	۳۶۴	۳۸۳	۱۱۵۹۹۵	۵۹۰۴۱	۵۶۹۵۴	۱۱۳۶	۲۳۶۲	۱۹۳۰	۲۶۹۱	۷۴۷+	۱۰۸۶۹۷+
ورنگل	۱۸۲۹۵۴	۹۴۹۱۴	۸۸۰۴۰	۱۲۵۲۶	۶۵۸۴	۵۹۴۲	۱۷۰۴۲۸	۸۳۳۳۰	۸۷۰۹۸	۱۵۴۱	۲۰۱۹	۲۰۰۰	۲۴۹۹	۱۰۱۳۶+	۵۷۵۳۱+
کریم نگر	۲۲۵۰۶۵	۱۱۶۵۷۷	۱۰۸۴۸۸	۴۸۳۰	۲۴۹۵	۲۳۳۵	۲۰۰۲۳۵	۱۱۴۰۸۲	۱۰۶۱۵۳	۱۱۱۹	۲۰۹۳	۱۳۷۶	۲۲۰۳	۴۴۸۳+	۲۲۶۸۹۱+
عادل آباد	۱۱۳۲۴۵	۵۷۷۷۲	۵۵۴۷۳	۱۴۲۶	۶۸۱	۷۴۵	۱۱۱۸۱۹	۵۷۰۹۱	۵۴۰۲۸	۶۳۵	۱۷۶۶	۸۶۳	۲۱۷۹	۷۱۸۶+	۴۲۷۴۲+
مبدک	۱۳۶۱۰۲	۶۹۴۷۸	۶۶۶۲۴	۳۹۹۲	۲۰۱۰	۱۹۸۲	۱۳۲۱۱۰	۶۷۴۶۸	۶۴۶۴۲	۱۱۱۹	۲۱۷۵	۱۵۱۱	۲۴۲۵	۳۶۳۵+	۱۲۷۵۴۳+
نظام آباد	۹۶۲۰۱	۴۸۱۳۵	۴۸۰۶۶	۳۴۱۶	۱۹۵۸	۱۴۵۸	۹۲۷۸۵	۴۶۱۷۷	۴۶۶۰۸	۱۰۳۴	۱۹۸۷	۱۴۲۰	۲۱۷۰	۳۰۴۰+	۸۴۱۸۱+
محبوب نگر	۱۷۰۱۳۵	۵۸۷۰۳	۸۴۳۳۲	۲۱۲۵	۹۹۳	۱۱۳۲	۱۶۸۰۱۰	۸۴۷۱۰	۸۳۳۰۰	۴۷۳	۲۳۲۳	۱۱۲۵۲	۲۶۰۸	۱۷۱۳+	۱۴۲۵۵۹+
نلگنڈہ	۲۱۳۸۰۷	۱۰۹۲۶۳	۱۰۴۳۴۴	۱۷۶۳	۸۴۷	۹۱۶	۲۱۲۰۴۴	۱۰۸۶۱۶	۱۰۳۴۲۸	۱۲۹۰	۲۲۶۸	۲۰۳۳	۲۴۰۹	۱۶۲۳+	۱۸۴۲۵۲+
مرٹھواڑی	۱۰۲۴۷۲۰	۵۰۶۷۰۸	۵۱۸۰۱۲	۴۳۷۴۸	۲۱۵۳۲	۲۲۲۱۶	۹۸۰۹۷۲	۴۸۵۱۷۶	۴۹۵۷۹۶	۸۴۱	۱۷۷۳	۱۳۳۷	۲۰۳۰	۲۹۳۷۴+	۸۵۸۹۳۲+
اورنگ آباد	۱۰۸۵۸۱	۵۳۲۰۳	۵۵۳۷۸	۷۸۲۶	۳۷۱۶	۴۱۱۰	۱۰۰۷۵۵	۴۹۴۸۰	۵۱۲۶۸	۱۰۵۹	۱۷۶۲	۱۷۶۳	۱۸۱۱	۶۵۲۸+	۹۲۲۸۶+
بیڑ	۶۶۹۹۲	۳۳۸۵۵	۳۸۱۳۷	۲۱۲۵	۱۲۲۸	۸۹۷	۶۴۸۶۷	۳۲۶۲۷	۳۲۲۴۰	۵۹۰	۱۵۰۳	۸۶۸	۱۹۵۲	۴۹۷+	۵۹۲۳۳+
ناندیڑ	۱۲۳۷۲۷	۶۱۵۱۵	۶۲۲۱۲	۴۵۵۱	۲۱۰۴	۲۴۴۷	۱۱۹۱۷۶	۵۹۴۱۱	۵۹۷۶۵	۸۲۴	۲۹۳۵	۱۲۹۱	۲۱۹۱	۳۵۵۹+	۱۰۳۲۸۶+
پربھنی	۱۳۵۰۳۳	۶۲۶۳۹	۷۲۳۹۴	۴۵۹۱	۲۲۴۷	۲۳۴۴	۱۳۰۴۴۲	۶۰۳۹۲	۷۰۰۵۰	۶۹۳	۱۸۶۴	۱۰۴۱	۲۱۱۳	۳۳۹۷+	۱۰۴۷۸۰+
ظہیرگہ	۱۷۹۱۰۴	۸۸۴۹۱	۹۰۶۱۳	۸۷۳۵	۴۳۵۹	۴۳۷۶	۱۷۰۳۶۹	۸۴۱۳۲	۸۶۲۳۷	۷۶۶	۱۷۳۵	۱۳۵۹	۲۱۰۲	۵۳۳۰+	۱۳۹۳۷۴+
عثمان آباد	۱۱۸۳۶۳	۶۰۱۹۷	۵۸۱۶۶	۵۲۲۱	۲۶۰۵	۲۶۱۶	۱۱۳۴۴۲	۵۷۵۹۲	۵۵۵۵۰	۹۳۳	۲۰۰۲	۱۲۸۵	۲۲۳۵	۳۰۶۲+	۱۱۴۴۸۲+
راچور	۱۳۷۳۵۴	۶۹۱۴۴	۶۸۲۱۰	۷۵۹۸	۳۷۳۶	۳۸۶۲	۲۹۷۵۶	۷۶۴۰۸	۶۴۳۴۸	۹۸۶	۱۵۳۴	۱۴۵۸	۱۷۰۴	۵۸۷۶+	۱۱۸۱۹۸+
بیدر	۱۵۵۵۶۶	۷۷۶۶۴	۷۷۹۰۲	۳۱۰۱	۱۵۳۷	۱۵۶۴	۱۵۲۴۶۵	۷۶۱۲۷	۷۶۳۳۸	۷۴۰	۲۰۰۹	۱۳۹۹	۲۳۶۸	۱۲۲۴+	۱۴۲۲۷۹+

باب پنجم

عمر

۱۲۸۔ **اُمورِ عام**۔ اعداد و شمار متعلقہ عمر دو طرح کارآمد ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ان اعداد و شمار سے شرحِ ولادت و ممات اور مختلف عمروں میں قرینِ قیاس مدتِ حیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے دوم یہ کہ دوسرے امرِ مسلّمہ کی معیت میں ان سے معاشرتی رسوم مثلاً کم عمری کی شادی اور جبری بیوگی اور اسی طرح کے دوسرے امور کے متعلق استخراج نتائج کیا جا سکتا ہے۔ مختلف مدتہائے عمر پر بعض امراض پیدا ہونے کے احتمال کے متعلق بھی ان سے روشنی پڑتی ہے۔ اور آبادی کی تقسیم عمری میں وقتاً فوقتاً جو تفاوت واقع ہوتے ہیں ان سے قحط اور اسی قبیل کے دوسرے مصائب کے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۱۲۹۔ **حوالہ اعداد و شمار**۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۷) میں کل ممالک محروسہ کی آبادی کی تقسیم عمری کے متعلق مجموعی طور پر اور اضلاع اور بلدہ کے متعلق انفرادی طور پر اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں امپیریل ٹیبل نمبر (۱۴) میں بعض منتخب ذاتوں کا اندراج کیا گیا ہے اور بلحاظِ عمر اور حالت کتخدائی ان کی تقسیم دکھائی گئی ہے۔ اسکے علاوہ وہ کل امپیریل ٹیبل جو جنس۔ حالت کتخدائی۔ تعلیم اور نقائص جسمانی سے متعلق ہیں اُن میں بھی آبادی کی تقسیم بلحاظ عمر ظاہر کی گئی ہے۔ امپیریل ٹیبلس کے مندرجہ تفصیلی اعداد و شمار کی سہولت تفہیم کے لئے مصرحہ ذیل (۸) ضمیمہ تختہ جات ملحقہ باب ہذا میں ان اعداد و شمار کے مختلف پہلو متقابلہ اور متناسبہ اعداد کے ذریعہ سے زیادہ واضح کئے گئے ہیں

(۱) ہر جنس اور ہر مذہب کے (۱۰۰۰۰) افراد کی عمر کی تقسیم بلحاظ میعاد عمر سالانہ۔

(۲) ملک سرکار عالی اور ہر خطہ قدرتی میں ہر جنس کے (۱۰۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری۔

(۳) ہر اہم مذہب میں ہر جنس کے (۱۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری ۔
(۴) بعض ذاتوں میں ہر جنس کے (۱۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری ۔
(۴ ۔ الف) بعض ذاتوں کے اطفال اندرون بارہ سال اور اشخاص معمرہ زائد از (۴۰) سال کا (۱۵ تا ۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ تناسب اور ہر (۱۰۰) اُناث میں (۱۵) تا (۴۰) سالہ کتخدا اُناث کا تناسب ۔
(۵) اطفال اندرون دہ سال اور اشخاص معمرہ (۶۰) سال و زائد کا (۱۵) تا (۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ تناسب اور ہر (۱۰۰) اُناث میں (۱۵ تا ۴۰) سالہ کتخدا اناث کا تناسب ۔
(۵ ۔ الف) بعض مذاہب کے اطفال اندرون (۱۰) سال و اشخاص زائد از (۶۰) سال کا تناسب (۱۵ تا ۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ و نیز ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵) تا (۴۰) سالہ کتخدا اناث کا تناسب
(۶) عمر کی بعض میعادوں پر آبادی کے تغیرات ۔
(۷) اطلاع یافتہ شرح ولادت بلحاظ جنس و خطہ ہائے قدرتی ۔
(۸) اطلاع یافتہ شرح اموات بلحاظ جنس و خطہ ہائے قدرتی ۔
۱۳۰ ۔ تتمہ حیات عمر کا نقص ۔ ایک قائم یا ترقی پذیر آبادی میں توقع کی جاتی ہے کہ جیسے جیسے درجہ عمر بڑھتا جائیگا ہر درجہ پر تعداد نفوس میں کمی آتی جائیگی لیکن ملک سرکار عالی میں یہ صورت نہیں ہے اور حقیقی اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے اقطاع ہند کی طرح بعض خلل انداز اثرات کی وجہ سے چند تذبذب آمیز بیقاعدگیاں پیدا ہوگئی ہیں ۔

شمار کنندوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ تتمہ شمار کے خانہ (۷) میں ان سالوں کی تعداد درج کی جائے جو ہر شخص نے مکمل کر لئے ہوں اور اطفال معمرہ اندرون یکسالہ کے لئے لفظ "شیر خوار" لکھا جائے ۔ اور کاپی نویسوں کے تنقیح سازوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ جن صورتوں میں خانہ (۷) معرا ہو تو جو لوگ خواندہ ہوں ان کی عمر (۱۲) سے اوپر فرض کی جائے اور جو لوگ بالذات کام کرنے والے ہوں ان کی عمر (۱۵) سے زائد تصور کی جائے ۔ اور جو نا کتخدا ۔ کتخدا یا بیوہ یا رنڈوے ہوں ان کی عمر کو اگر مرد ہوں تو علی الترتیب (۱۵ سے کم ۔ (۱۵ اور (۵۰) کے درمیان اور (۵۰) سے اوپر اور اگر عورتیں ہوں تو علی الترتیب (۱۲) اور (۱۲) تا (۴۰) کے درمیان اور (۴۰) سے زائد تصور کیا جائے ۔ یورپین اور انگلو انڈین کی صورت میں کتخدا نفوس کے لئے عمر کی حد ذکور کے واسطے (۳۰ تا ۵۵) اور اُناث کے لئے (۲۲ تا ۵۰) فرض کی جائے ۔ اگرچہ ہدایات صاف و صریح تھے لیکن عمر کے متعلق اعداد و شمار کامل طور پر صحیح متوقع ہو نہیں سکتے ۔ بحیثیت حاکم عدالت فوجداری مجھکو

یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ کسی گواہ نے بھی کبھی اپنی تخمینی عمر ہی درست ظاہر نہیں کی اور اکثر تو یہ ہوا ہے کہ عمر کے متعلق سوال پر بالکل مہمل جوابات دئے گئے ہیں۔ بہرحال میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس ملک میں عمر کے تختہ جات پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے عمر کبھی زیادہ اور کبھی کم بیان کی جاتی ہے حتیٰ کہ یورپین ممالک میں بھی عمر کے اندراجات محض تخمینی ہوتے ہیں زیادہ عمر والے ناکتخدا عموماً اپنی عمر کو گھٹا کر بیان کیا کرتے ہیں۔ زیادہ عمر اشخاص کے متعلق یہ احتمال ہے کہ بلا ارادہ ہی سہی وہ اپنی عمر کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ عام رجحان بعض مرغوب اعداد کی جانب رہتا ہے یعنی بالعموم (۵) کے طاق وجفت مضروب کی جانب۔ ان میلانات کے متعلق رپورٹ مردم شماری انگلستان وویلز بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا گیا ہے کہ "اس قسم کی کئی ہزار نظیریں ہیں جن میں لوگوں نے اپنی عمریں (۳۰)، (۴۰)، (۵۰) وغیرہ درج کرائیں۔ حالانکہ انکی حقیقی عمریں مبنیہ عمروں سے چند سال زیادہ یا کم تھیں۔ نہ صرف یہ کہ (۱۰) کے مضروب پر کثرت ہوتی ہے اور اس کے مابعد عمروں پر قلت بلکہ سرسری طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ (۲۵) اور (۷۰) کی درمیان عمروں میں سالہائے طاق کا تواتر (باستثنائے مضروب ۵) سالہائے جفت کے تواتر کے مقابلہ میں بالعموم کم ہوتا ہے۔ بلاشبہ ایسی بہت سی صورتیں ہیں کہ ان میں عمر کے متعلق عمداً غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اور اپنی حقیقی عمر سے بعض لوگوں نے کئی سال زیادہ اور بعض نے کئی سال کم لکھوائے ہیں۔ بجز ان عورتوں کے جو سن بلوغ کے اوائل میں ہوں دوسروں پر ایسی غلط بیانیوں کا عام اثر ناقابل لحاظ معلوم ہوتا ہے ..... اناث عمرہ (۲۰) تا (۲۵) اور (۲۵) تا (۳۰) کی تعداد کی زیادتی بالکل غیر متناسب معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ممکن ہے کہ یا تو بیرونی واردیں ہوں یا عمر کے متعلق عمداً غلط بیانی ہو جسکا میلان اس عمر والی عورتوں میں بکثرات ومرات زیر بحث آچکا ہے" رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ منجملہ ان نفوس کی تعداد کے جن کا اندراج (۱۰) یا اس سے زیادہ عمر پر ہوا ہے کم از کم (۳۱) فیصد کی عمریں (۱۰) کی مضروبات میں اور (۲۲) فیصد کی (۵) کے طاق مضروبات میں ظاہر کی گئی ہیں"

ہندوستان میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی اوسط درجہ کا آدمی اپنی عمر ٹھیک ٹھیک بیان کر سکے۔ زائچہ رکھنے کا طریقہ آبادی کے ایک نہایت خفیف اقلیت میں رائج ہے۔ اور یہ لوگ بھی جبکہ شمار کنندہ بغرض اندراج آتا ہے تو اپنی صحیح عمر معلوم کرنے کے لئے اس کو نہیں دیکھتے۔ اس لئے تختہ جات شمار میں جو عمر لکھوائی جاتی ہے وہ تقریباً بالعموم قیاسی ہوتی ہے اور فطرتاً ان میں اعداد محشور کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ ان بیاہی لڑکیوں کی عمر کے اظہار میں کل ہندوستان میں عمداً غلط بیانی کی جاتی ہے (اور حیدرآباد اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں)

اور ہمیشہ اُن کی عمر حقیقی عمر سے کم درج کرائی جاتی ہے۔ رنڈوے مرد بھی بوجوہ مُبیّنہ عام طور پر اپنی عمر گھٹا کر بیان کرتے ہیں۔ اسکے برخلاف ایسی کم عمر بیبیاں جن کی کئی اولاد ہو چکی ہوں وہ بالعموم اپنی عمروں کو بڑھا کر بیان کرتی ہیں تاکہ "نظر بد" کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اور جو اشخاص کہ (۵۰) سے متجاوز ہو چکے ہیں وہ کچھ تو لاعلمی کے سبب اور کچھ تو اس احترام کے مدِنظر جو ہنود اور مسلمانوں میں بڑے بوڑھوں کے ساتھ برتا جاتا ہے اپنی عمروں کے اظہار میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ عمداً کم یا زیادہ عمر بیان کرنیکی صورتہائے مندرجہ بالا اور (۵) کے مضروب امداد کی ترجیح کے علاوہ ایک اور صورت غلط بیانی کی وہ ہے جو بجائے سال تکمیل شدہ کے سال رواں ظاہر کرنے سے اور شیر خوار بچوں کی عمر بیان کرنے کے طریقہ رائجہ سے پیدا ہوتی ہے صورت مؤخر الذکر اور تختہ جات عمر میں "تا" کے قرین قیاس مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے سر۔ ای۔ اے گیٹ رپورٹ مردم شماری بنگالہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء میں تحریر کرتے ہیں کہ "معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "شیر خوار" میں وہ کل اطفال جو اندرون ایک سال ہوں داخل سمجھے جاتے ہیں نیز وہ بچے بھی جو اس عمر سے کچھ زیادہ ہوں لیکن ہنوز ماں کا دودھ پیتے ہوں۔ اور سال (۱) میں ایسے اطفال شریک ہیں جن کی عمر (۱) اور (۱½) سال کے درمیان ہو اور جو بطور شیر خوار درج نہ ہوئے ہوں۔ اور ممکن ہے کہ بعض ایسے بچے بھی شریک ہو گئے ہوں جو ایکسال سے کم عمر والے ہوں اور جن کو از روے قاعدہ "شیر خوار" کے تحت درج کیا جانا چاہئے تھا۔ سال ۲ میں ½۱ سال سے ½۲ سال تک عمر والے بچے اور سال ۳ میں ½۲ سال سے ۳ سال تک کے بچے شریک ہوں اور ۴ سال کے بعد جو عمر واقعی قلمبند کرائی گئی ہوگی وہ حقیقت سے ایکسال زیادہ ہوگی۔ غرضکہ تختہ میں سالہائے "تا" کے تحت وہی درج ہوئے ہونگے جن کا چوتھا سال ہنوز مکمل نہیں ہوا ہوگا اور "۵ تا" میں اُن کے اندراجات ہونے ہوں گے جن کا چوتھا سال تو پورا ہو گیا ہوگا لیکن عمر کا دسواں سال پورا نہ ہوا ہوگا۔ اسکے علاوہ اور بھی پیچیدگیاں ہیں۔

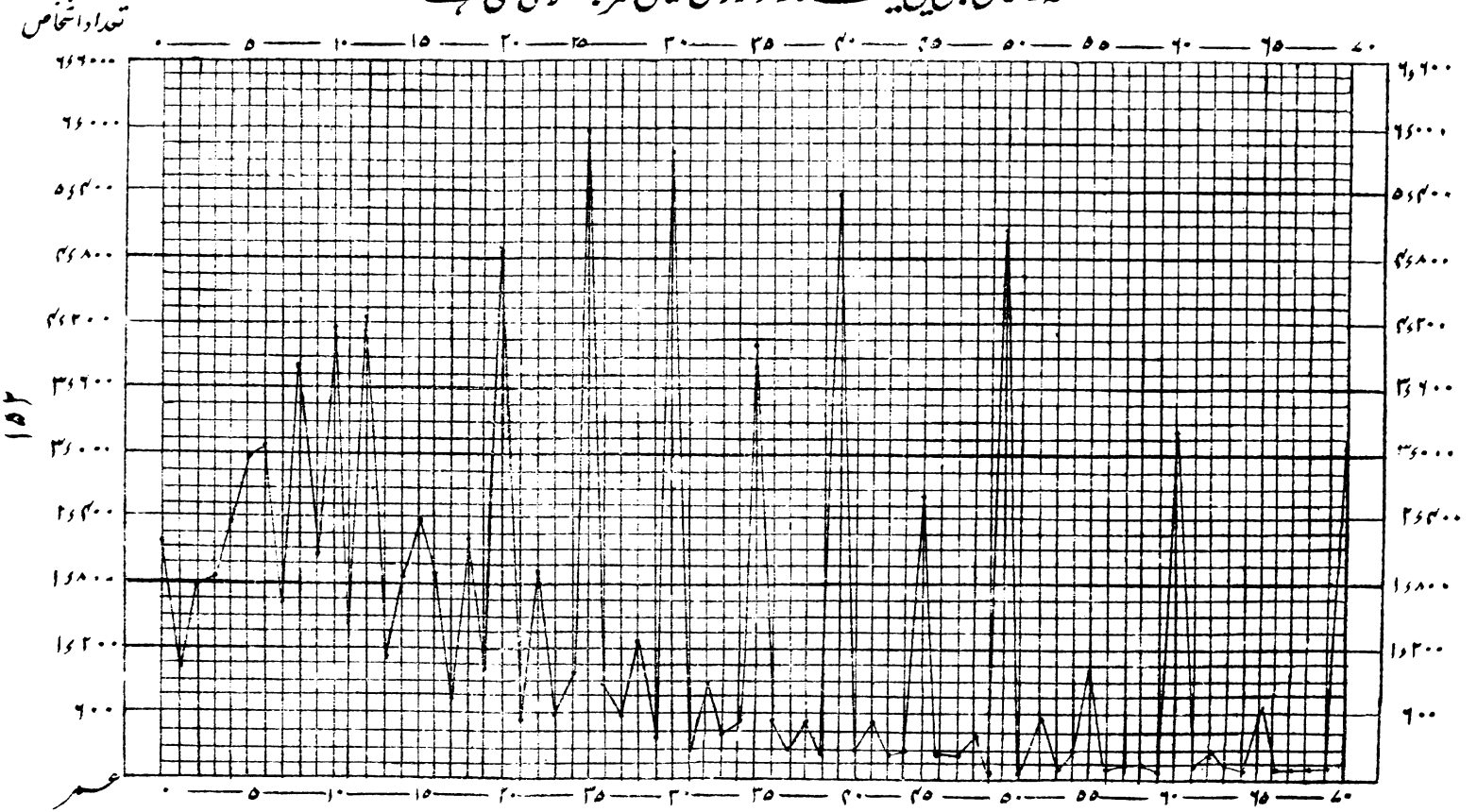
ایسے خلل انداز اجزا کی وجہ سے واقع شدہ انحرافات کل صوبہ جات ہند کے تختہ جات عمری میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ چونکہ اس طرح کی غلطیاں جو حقیقی اعداد کو غیر صحیح کر دیتی ہیں ہر مردم شماری میں واقع ہوتی رہتی ہیں اور تقریباً قائم ہیں اس لئے اعداد و شمار عمر کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ایک حد تک ان مدتی تغیرات کو ظاہر کرتے ہیں جو ملک سرکار عالی میں مجموعی طور پر ایک سے دوسری مردم شماری تک رُونما ہوتے رہتے ہیں۔

۱۳۱۔ تختہ نظائر عمری بلحاظ ہر سال انفرادی۔ ہر مردم شماری کے موقع پر ایک لاکھ اناث

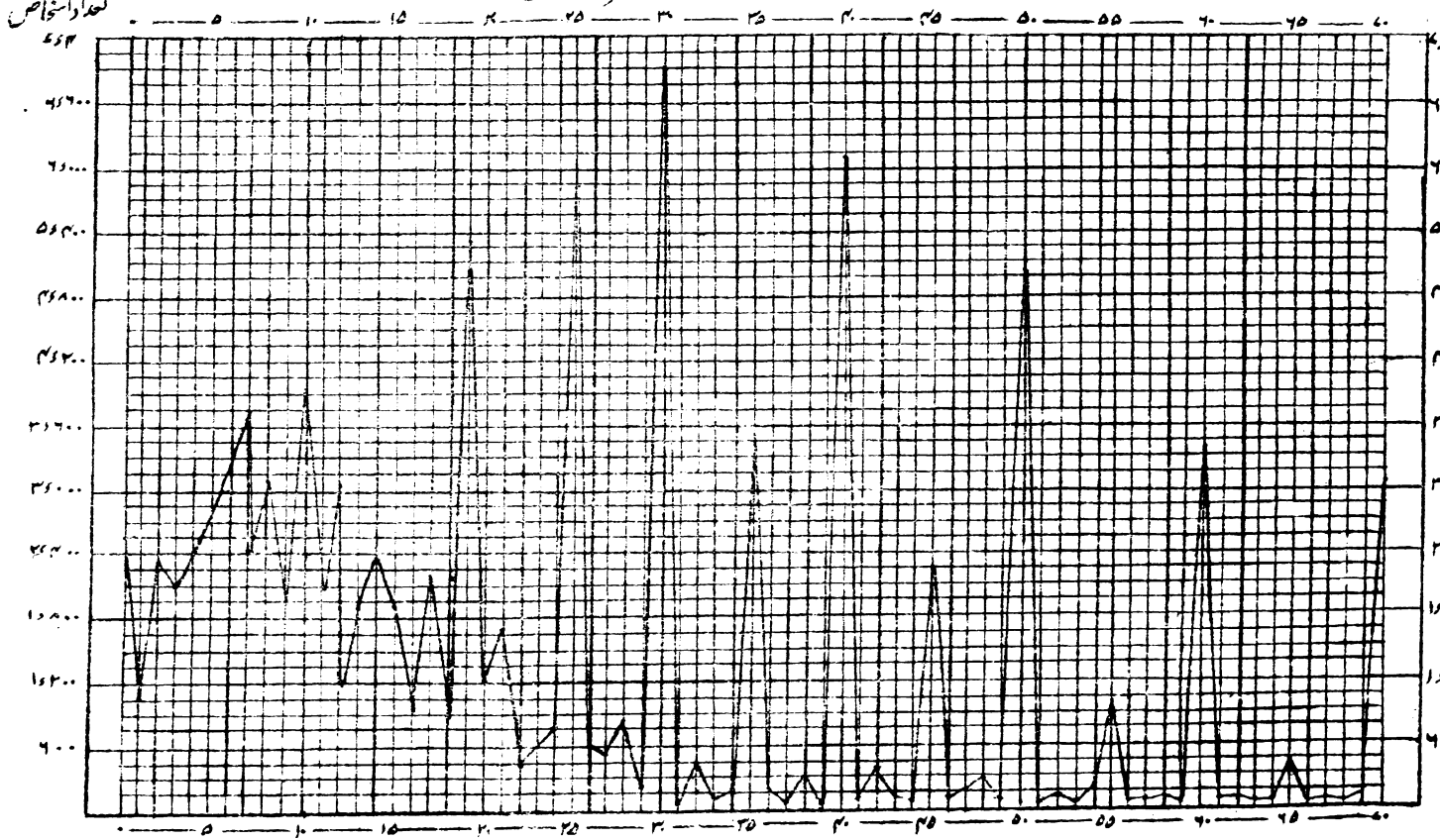
اور اُسی قدر ذکور کی حقیقی عمروں کے اندراج کا داخلہ ایسے مقامات سے لیا جاتا ہے جہاں کہ بلحاظ مدت عمر آبادی کی فطرتی تقسیم میں قحط۔ امراض وبائیہ اور دوسرے اسباب سے زیادہ خلل پیدا ہونیکا احتمال نہ ہوسکتا ہو۔ چونکہ مردم شماری حالیہ سے عین ماقبل دہ سالہ دوران میں اسطرح کے قدرتی مصائب واقع ہو چکے تھے۔ اسلئے ایسے مقامات کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لینا پڑا۔ مقامات منتخبہ حالیہ کی آبادی کی ترتیب کے نتائج تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں باب ہذا کے اختتام پر ظاہر کئے گئے ہیں اور صفحات مابعد کے نقشہ جات میں ارتسامی طریقہ پر بتلائے گئے ہیں۔

شکل ارتسامی بر صفحہ (۱۵۲ و ۱۵۳)

نقشۂ ارتسامی جس میں ایک لاکھ ذکور کی حقیقی عمر بتلائی گئی ہے



شکل ارتسامی جس میں ایک لاکھ اناث کی حقیقی عمر بتلائی گئی ہے



۱۳۲۔ تختہ جات نظیری کے خصوصیات۔ اگر عمر کے اندراجات صحیح ہوتے تو نقشہ جات ماسبق میں جو ارتسامات ہیں انمیں ہموار خمیدگی اس طرح ہوتی کہ عمر (۰) پر ۲۱۶۵ (ذکور) اور ۲۵۴۶ (اناث) سے خطِ بنیادی تک تدریجی آتا ہوتا۔ اب جس حالت میں یہ ارتسامات ہیں اُنسے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تختہ جات عمر غلط ہیں۔ انمیں اُن تمام اثرات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے جو فقرہ ماسبق میں تختہ جات عمر پر مؤثر ظاہر کیے گئے ہیں۔ مثلاً ارتسامات ان عمروں پر اونچے ہوگئے ہیں جو ۵ یا ۱۰ کے مضروب ہیں جس سے ان عمروں پر اجتماع ظاہر ہوتا ہے اور دوسری عمروں پر ارتسامات نیچے ہوگئے ہیں۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ سے تختہ نظیری کے مندرجہ عمروں کے اعداد منتہا کے لحاظ سے درجہ ترجیحی ظاہر ہوتا ہے۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۵۱ پر چھ صوبہ جات کلاں کے متعلق ایک تختہ درج کیا گیا ہے جس میں عمر کے ہر عدد انفرادی کے لحاظ سے قلمبند شدہ تعداد صوبہ جات کے اوسط مقادیر اور وہ ترتیب جسمیں مختلف اعداد درج ہوئے ہیں ظاہر کیے گئے ہیں اس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ تعداد ۰-۵-۲-۰-۶-۴ اور ۹ کی جو ترتیب تختہ جات حیدر آباد میں ہے وہ صوبجات مندرجۂ رپورٹ ہند کی ترتیب کے بالکل مماثل ہے۔ صرف درجہ ایک کو جسکے مقابلہ میں پانچوں صوبہ جات میں ۴ اور ۰ کو فوقیت ہے ایک بڑی حد تک تختہ جات حیدر آباد میں ان اعداد پر ترجیح حاصل ہے اس حیثیت سے اس کا وہی درجہ ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء میں صوبجات متحدہ آگرہ اور اودھ میں ظاہر ہوا تھا۔ اس تختہ پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ آبادی متعلقہ کے ایک ثلث نے خاص تختہ جات میں صفر کو ترجیح دی ہے (۰) یعنی اپنی عمریں ۱۰-۲۰-۳۰ وغیرہ لکھوائی ہیں اور تقریباً ایک خمس (۵) پر قائم ہیں (بلحاظ عمر ۵-۱۵-۲۵ وغیرہ)۔ اس سلسلہ میں انکا ذکر کیا جاسکتا ہے کہ یوروپین ممالک کے اعداد مردم شماری بھی گو اتنے نمایاں تو نہیں لیکن اسیطرح کی بے ترتیبی ظاہر کرتے ہیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کا سررشتہ مردم شماری اعداد عشور کے غیر معتدل استعمال سے جو غلطی ہوتی ہے اُس پر غور کرتے ہوئے ایک مقیاس سے کام لیتا ہے جسکو "علامت اجتماعی" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ فیصدی تناسب ہے جو پانچ کے مضروب اعداد کا ۲۳ اور ۶۲ سال (بشمول ہر دو) کے درمیانی عمر والوں کی جملہ تعداد کی ایک خمس کے ساتھ پڑتا ہے

ترتیب اعداد مفردہ	آبادی کا فیصد جسمیں اعداد منتہا کو ترجیح دیتا ہے
۵	۳۵٫۳
۰	۱۹٫۷
۲	۹٫۷
۸	۷٫۰
۶	۶٫۲
۴	۶٫۱
۱	۴٫۳
۳	۴٫۲
۲	۳٫۹
۷	۳٫۶
۹	

INDEX OF CONCENTRATION

نام ملک	سال	علامت اجتماعی
ایبٹ آباد	۱۹۲۱ء	۳۹۰
بڑودا	۱۹۲۱	۳۶۲
بمبئی	۱۹۱۱	۳۵۴
ممالک متحدہ امریکہ	۱۹۱۱	۱۲۰
انگلستان و ویلز	۱۹۰۱	۱۰۰
بلجیم	۱۹۰۰	۱۰۰
سویڈن	۱۹۰۰	۱۰۰
جرمنی	۱۹۰۰	۱۰۲
فرانس	۱۹۰۱	۱۰۶
کناڈا	۱۸۸۱	۱۱۰
ہنگری	۱۹۰۰	۱۳۳

تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوتا ہے کہ ممالک یورپ کے علامات اجتماعی (جو سی سی وہیل کی کتاب حیات و ممات سے لئے گئے ہیں) صوبجات ہند کے مقابلہ میں بہت کم ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعداد عشرات کے استعمال سے جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ ممالک اول الذکر کے مقابل میں موخر الذکر میں بہت زیادہ ہیں۔

۱۳۳۔ جہت اعداد اور عشرات کی غلطیاں۔ نقشہ جات نظیری متعلقہ عمر کے ملاحظہ سے صاف طور سے معلوم ہوگا کہ (۱) سال کی عمر پر بہت اُتار ہے۔ اسکی وجہ بلاشبہ اطفال کی عمر شمار کرنیکا وہ طریقہ ہے جس کا ذکر کیا جا چکا ہے نیز یہ امر بھی ہے کہ بقول "شیر خوار" سے بالعموم وہ اطفال مُراد لئے جاتے ہیں جنکی رضاعت ہنوز ختم نہ ہوئی ہو۔ یکسالہ یا اس سے کچھ اوپر عمر والے اطفال اکثر غلطی سے شیر خوار کے تحت درج کرائے جاتے ہیں۔ دو سال کے درجہ پر جو ارتفاع معلوم ہوتا ہے وہ نسبتاً کم ہے اگر اس میں وہ نفوس منتقل کئے جائیں جو غالباً متصلہ درجہ صفر میں درج ہو گئے ہیں تو یہ ارتفاع اور بلند ہوتا۔ بمقابلہ شیر خوار اور دو سالہ عمر والے اطفال کے یکسالہ عمر پر اطفال کی تعداد میں جو قلت ظاہر ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید جو بچے ۱۸ یا ۲۰ ماہ کی عمر رکھتے ہوں اُنکو بھی دو سالہ عمر کے تحت درج کرانیکا میلان ہے۔ ۳ سال کی عمر پر اطفال مذکور میں زیادتی ہے اور بلحاظ اُنکے باہمی تناسب کے جو دو سالہ عمر پر حاصل تھا اطفال اناث میں کمی ہے۔ ۴ و ۵ سال کی عمر پر دونوں جنس کے بچوں میں معتدبہ ترقی ہے اور ۵ سال کی عمر پر پہلی مرتبہ اطفال مذکور کی تعداد اطفال اناث سے زیادہ ہے۔ ۷ اور ۹ سال کی عمر پر جو کمی ہے اس کی وجہ جہت اعداد کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ ازروئے روایات مذہبی برہمن ذات کی لڑکیاں ۸ سال کی عمر میں "کنیا" یا دوشیزہ قرار پاتی ہیں اور جو والدین اپنی لڑکیوں کو اس عمر میں بیاہ دیتے ہیں اُنکو بڑے ثواب کے حصول کی بشارت دیگئی ہے۔ ایسی صورت میں جو لڑکیاں اس عمر سے متجاوز ہو چکی ہوں بلکہ نواں سال بھی پورا کر چکی ہوں لیکن بیاہی نہ گئی ہوں تو ان کو بھی صرف برہمن اور وہ لوگ جو اس معاملہ میں ان کی رسم کا اتباع کرتے ہیں بالعموم آٹھ سال پر درج کرا دیتے ہیں۔ ۹ سال کی عمر پر لڑکیوں کی تعداد میں جو اس قدر کمی ہے اُس کی بھی یہی توجیہہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ عدد (۸) سالہ عمر

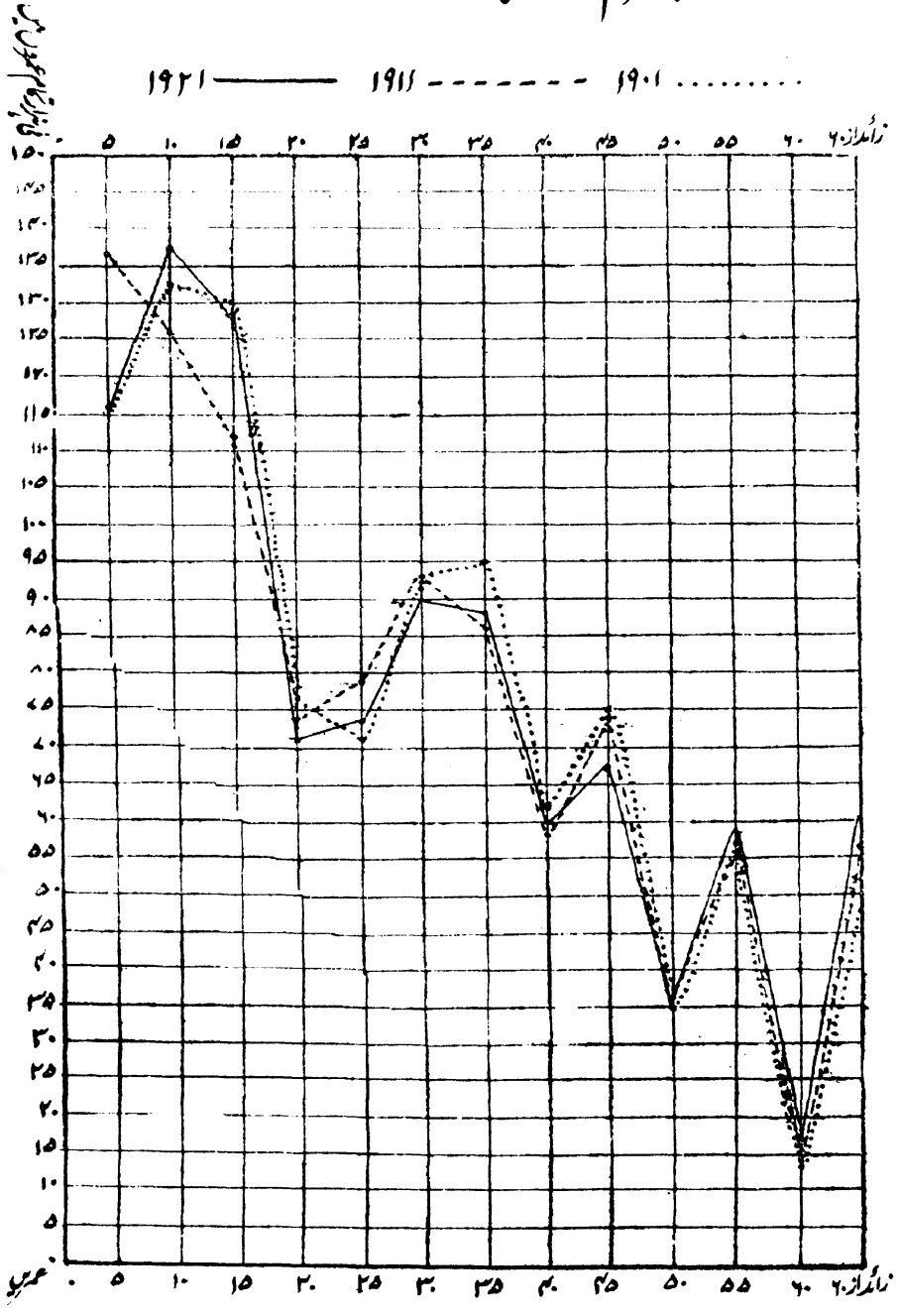
کی تعداد کا دو ثلث اور (۱۰) سال کی عمر والیوں کا نصف ہے۔ (۱۰) سال کی عمر پر پھر عشور کی ترجیح کا مظاہرہ ہے۔ ۸ تا ۱۰ سالہ عمر پر اناث کی تعداد بمقابلہ ذکور کے بوجوہات ماسبق کم ہے۔ ۱۰ کے بعد ۵ کے مضروب اپنے دونوں جانب کے ہمسایہ اعداد سے بالعموم بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اسی کیساتھ ساتھ "طاق" سالوں کے مقابلہ میں "جفت" سالوں کی ترجیح بھی معلوم ہوتی ہے شکل ہائے ارتسامی سے ۱۰-۱۲-۱۵-۱۸-۲۰ وغیرہ پر عمروں کا اجتماع بآسانی عیاں ہوتا ہے ذکور میں سب سے زیادہ تعداد ۲۵ سال کی عمر پر اور اناث میں سب سے فزوں تر تعداد ۳۰ پر ہے۔ اناث کا غلبہ ۲ تا ۴-۲۰-۳۰-۴۰ اور ۵۵ کی عمر پر ہے۔ اور ذکور کی زیادہ تعداد ۵-۱۰-۱۵-۲۵ ۳۵-۴۵-۵۰ کی عمر پر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں (جو بالعموم اپنی عمر سے ناواقف ہوتی ہیں) بمقابلہ مردوں کے اس کو زیادہ پسند کرتی ہیں کہ اپنی عمر کو ۵ کے جفت مضروبات میں ظاہر کریں۔ ۵۵ سے بالاتر عمروں کے متعلق غور کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ دونوں جنسوں کی جہالت اور مبالغہ کی وجہ سے اعداد ناقابل اعتبار ہیں۔

یک غیر ماہر فن کے لئے یہ امر آسان نہیں ہے کہ ان اثرات کے نتائج کو خارج کر سکے جن کے سبب سے تختہ جات عمر کی صحت میں کمی آجاتی ہے اور اسی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا ایک ماہر ایکچواری کے خدمات حاصل کرتی ہے تا کہ وہ کل ہندوستان اور بعض صوبہ جات کے اعداد و شمار عمر کی جانچ پڑتال کر کے رپورٹ پیش کرے۔

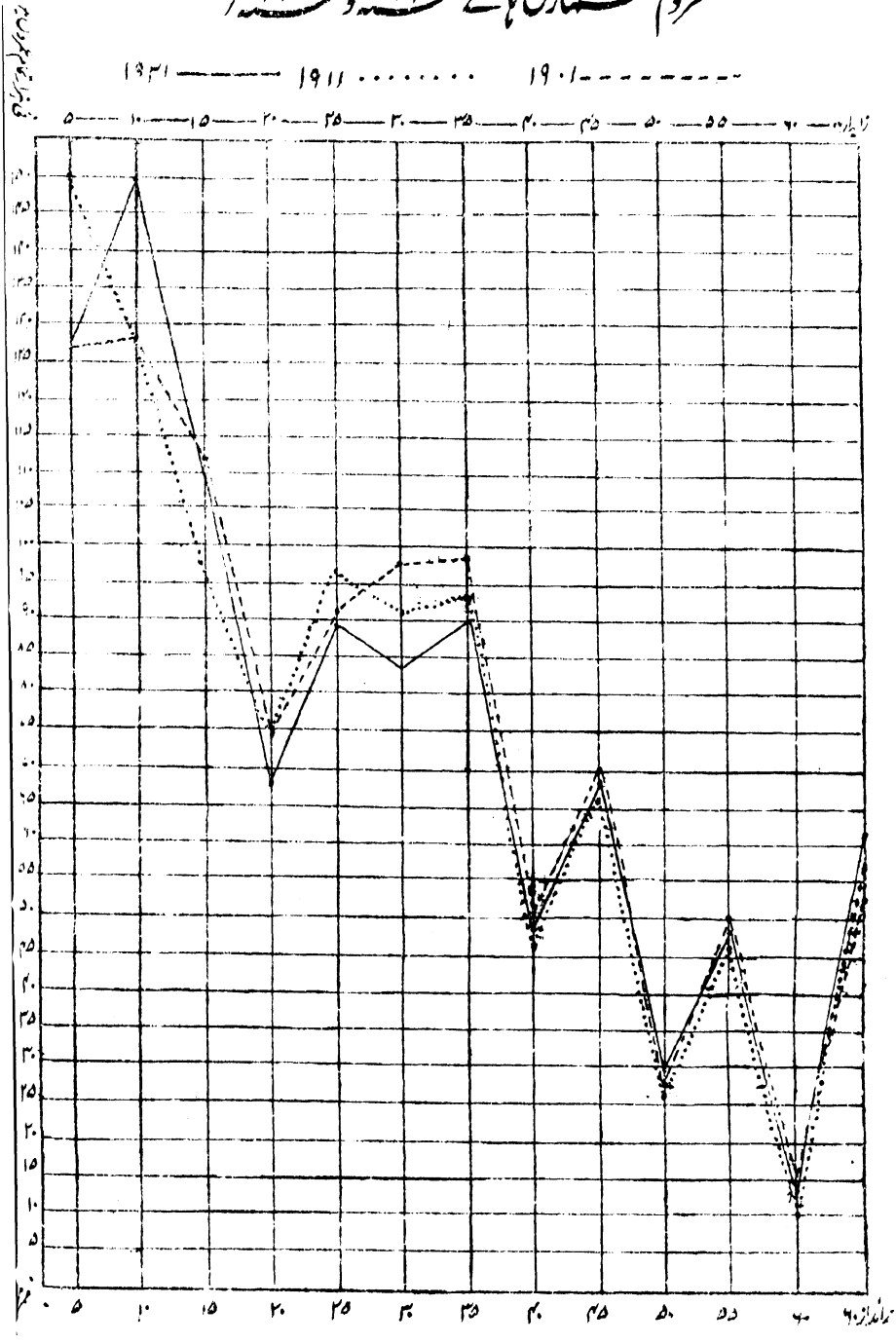
۱۳۴۔ تقابل بہ مردم شماری ہائے سابقہ۔ تختہ مندرجہ صفحہ (۱۵۹) میں جو تختہ ضمیمہ نشان ۲ کا گوشوارہ ہے فی ہزار نفوس عمر کی تقسیم حالیہ کا مقابلہ ہر ایک مردم شماری سابقہ سے کیا گیا ہے۔ اور نقشہ جات ملحقہ میں ارتسامی طور پر اُن تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جو ذکور اور اناث کے تناسب حالیہ میں بمقابلہ اعداد ہر دو مردم شماری ہائے سابقہ واقع ہوئے ہیں۔

شکل ارتسامی تناسب تعداد ذکور مختلف العمر در مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء

بمقابلہ مردم شماری ہائے سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء



شکل ارتسامی تناسب تعداد اناث مختلف العمر در مردم شماری سنه ۱۹۳۱ء بمقابله مردم شماری های سنه ۱۹۱۱ء و سنه ۱۹۰۱ء



مدتِ عمر	ذکور					اناث				
	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
۰ تا ۱	۲۰	۲۷	۱۵	۲۶	۲۶	۲۳	۳۰	۱۶	۲۹	۲۷
۱ تا ۲	۲۱	۲۱	۲۰	۱۸	۱۴	۲۳	۲۵	۲۲	۲۰	۱۵
۲ تا ۳	۲۶	۳۳	۲۸	۳۳	۲۳	۲۹	۳۷	۳۱	۳۷	۲۶
۳ تا ۴	۲۹	۳۰	۲۴	۲۹	۲۳	۳۲	۳۴	۲۷	۳۳	۲۸
۴ تا ۵	۳۵	۳۱	۲۹	۳۰	۲۹	۳۸	۳۳	۳۱	۳۲	۳۱
۰ تا ۵	۱۳۱ (الف)	۱۴۳	۱۱۶ (ب)	۱۳۶ (د)	۱۱۵	۱۴۵ (الف)	۱۵۹	۱۲۷ (ب)	۱۵۱ (د)	۱۲۷
۵ تا ۱۰	۱۲۸	۱۳۳	۱۳۳	۱۲۶ (د)	۱۳۸	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۷	۱۲۷ (د)	۱۵۰
۱۰ تا ۱۵	۱۲۴	۱۰۸ (الف)	۱۳۰	۱۱۳ (ب)	۱۳۸ (د)	۱۰۴	۸۹ (الف)	۱۱۲	۹۶ (ب)	۱۱۱ (د)
۱۵ تا ۲۰	۷۹	۷۲	۷۶	۷۴	۷۲ (د)	۸۱	۷۸	۷۸	۷۷	۷۰ (ب و د)
۲۰ تا ۲۵	۸۲	۸۱	۷۲ (الف)	۷۹	۷۴ (ب)	۹۹	۹۸	۸۹ (الف)	۹۵	۸۸ (ب و د)
۲۵ تا ۳۰	۹۶	۹۷	۹۲	۹۳ (د)	۹۰	۹۱	۹۲	۹۶	۹۰ (د)	۸۳
۳۰ تا ۳۵	۹۶	۹۱	۹۵	۸۶ (د)	۸۸	۹۱	۹۳	۹۸	۹۲ (د)	۹۱
۳۵ تا ۴۰	۵۷	۵۶	۶۰	۵۹ (د)	۶۱ (د)	۴۶	۴۴	۵۲	۴۹ (د)	۵۰ (د)
۴۰ تا ۴۵	۷۲	۷۴	۷۵	۷۴ (د)	۶۷ (الف و د)	۶۸	۷۰	۷۲	۷۱ (د)	۷۱ (الف و د)
۴۵ تا ۵۰	۳۱ (ج)	۳۲	۳۵	۳۷	۳۷ (د)	۲۷ (ج)	۲۴	۲۹	۲۸	۳۴ (د)
۵۰ تا ۵۵	۴۶ (ج)	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳ (د)	۴۸ (ج)	۵۰	۵۱	۵۱	۵۱ (د)
۵۵ تا ۶۰	۱۳ (ج)	۱۲ (ج)	۱۶	۱۵	۱۷	۱۳ (ج)	۹ (ج)	۱۴	۱۲	۱۴
۶۰ تا ۶۵	۰	۰	۰	۳۳	۳۴	۰	۰	۰	۳۶	۳۷
۶۵ تا ۷۰	۴۷ (ج)	۵۱ (ج)	۴۸ (ج)	۶	۹	۵۷ (ج)	۶۲ (ج)	۵۵	۶	۷
۷۰ و زائد	۰	۰	۰	۱۷	۱۸	۰	۰	۰	۱۹	۲۰

تختہ مندرجۂ بالا میں قحط۔ گرانی نرخ اور امراضِ وبائیہ مثلاً طاعون انفلوئنزا کے اثرات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ قحط عموماً جوان اور ضعیف دونوں کو مشاثر کرتا ہے ۷۸-۱۸۷۷ء کے قحط نے ۵ تا ۱۰ سالہ اطفال کی تعداد کو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری میں بہت گھٹا دیا۔ اِس انحطاط سے اس کے بعد کی مردم شماری میں ۱۰ تا ۱۵

سال کی عمر والوں کی تعداد پر اثر پڑا اور پھر اسکے بعد کی مردم شماری میں ۲۰ تا ۲۵ سال کی عمر کا درجہ متاثر ہوا جیسا کہ نقشہ میں حرف (الف) سے اشارہ کیا گیا ہے اس کی وجہ سے فطرتاً ۲۰ تا ۲۵ سالہ مدت عمر پر ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اثر پڑنا چاہئے تھا لیکن اعداد سے کوئی انحطاط ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اس کے برخلاف توفیر ظاہر ہوتی ہے جو غالباً تازہ و توانا اشخاص کے آکر بس جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی۔ کیونکہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کا دہ سالہ زمانہ خوشحالی کا تھا۔ بہرحال اُس کا اثر ۱۹۲۱ء کے ۴۰ تا ۴۵ سالہ مدت عمر میں پورا ظاہر ہوتا ہے۔ قحط کی وجہ سے جو ضعفا پر اثر پڑا اس کا اندازہ ۴۵ سال سے بالاتر عمر کے درجوں کے اعداد پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں ۴۵ تا ۵۰ اور اس سے زیادہ عمر کے کل درجوں میں تناسب نفوس کم ظاہر ہوتا ہے اور اس قحط کا مزید اثر مابعد کی ہر دہ سالہ مدت میں معلوم ہوتا ہے اس پہلو کو نقشہ میں علامت (ج) سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح پر ۱۸۹۹ء کے قحط سے ۱۹۰۱ء میں اطفال کی تعداد معتدبہ حد تک کم ہو گئی جسکی وجہ سے ۱۹۱۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ سالہ عمر والے اور ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۲۵ سالہ عمر والے متاثر ہوئے۔ اس کا اشارہ حرف (ب) سے کیا گیا ہے۔ بموجب بیان ابواب ماسبق ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کا زمانہ ترقی آبادی کے حق میں نہایت خراب تھا۔ اس دوران میں طاعون اور انفلوئنزا کے حملوں اور اجناس خوردنی کی گرانی نے تقسیم عمر پر اپنا مہیب نقش قایم کر دیا ہے۔ جو اطفال کہ ۱۹۱۱ء میں ۰ تا ۵ کے درجۂ عمر میں درج ہوئے تھے وہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ کے درجۂ عمر میں داخل ہوئے ہونگے۔ دونوں متناسبہ اعداد کے تقابل سے ظاہر ہوگا کہ موخرالذکر درجہ کی تعداد میں معتدبہ نقصان واقع ہوا ہے اور بہ نسبت اطفال ذکور کے اطفال اناث نے زیادہ خسارہ اٹھایا ہے۔ اسیطرح پر ان اشخاص میں جو کہ ۱۹۱۱ء میں ۰ تا ۱۰ کے زمرۂ عمر میں داخل تھے اور پھر ۱۹۲۱ء میں ۱۵ تا ۲۰ کے زمرہ میں شامل ہوئے بیحد کمی ظاہر ہوتی ہے اور دونوں جنسوں پر بالمساوات اثر معلوم ہوتا ہے۔

اس حد تک اطفال کا ذکر کیا گیا اور اب اُس تعداد کی طرف نظر ڈالی جائے گی جو ۱۹۱۱ء میں عالم شباب میں تھی اور دیکھا جائیگا کہ اس ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی بدنصیب میعاد میں اُن میں کیا نقصان عاید ہوا۔ ۱۹۱۱ء میں جو لوگ ۲۵ تا ۳۰۔ ۳۰ تا ۳۵۔ ۳۵ تا ۴۰ یا ۴۰ تا ۴۵ کے زمرے میں داخل تھے اور جنکے متعلق توقع کی جا سکتی ہے کہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ سالہ سے بالاتر زمروں میں

شمال ہونگے اُن کی تعداد میں بہت انحطاط ظاہر ہوتا ہے جسکی وجہ بلاشبہ طاعون۔ انفلوئنزا اور گرانی کے مشترک اثرات ہیں۔ اس صورت میں بھی بمقابلہ ذکور کے اناث میں نسبتاً زیادہ نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ بہرحال یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ مدت کے مصائب نسوانی زندگی کے لئے سخت ناموافق تھے۔ نیز یہ کہ نوعمر لڑکیاں اور وہ عورتیں جو عمر بار آوری پر تھیں اپنے ہم عمر ذکور کے مقابلہ میں زیادہ متاثر ہوئی ہیں۔ اگرچیکہ دونوں کی کثیر تعداد فوت ہوئی ہے شکل ارتسامی پر ایک نظر ڈالی جائے تو ثابت ہوجائیگا کہ بمقابلہ سابقہ دو مردم شماریوں کے ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۳۵ عمر والے ذکور اور اناث دونوں کا جملہ آبادی کے ساتھ جو تناسب ہے وہ قلیل ترین ہے بوجہ قحط شرح ممات کے بڑھنے اور عام شرح پیدائش کے گھٹنے سے آبادی کی ترقی پر جو اثر پڑا اُس کا ذکر عنقریب کیا جائیگا۔

۱۳۵ بعض میعادہائے عمر پر تفاوت۔ رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ ۱۹۱۱ء میں مسٹر مولونی نے چند دلچسپ اعداد شائع کئے ہیں جن سے ذکور اور اناث کا تناسب بعض ایسی مدت ہائے عمر پر ظاہر ہوتا ہے جو تختہ جات ضمیمہ کی مقررہ برتوں سے قدرے مختلف ہیں۔ صاحب موصوف نے ذکور کیلئے جو مدتیں قرار دی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۰ تا ۵ (طفلی) ۵ تا ۱۵ (مکتبی) ۱۵ تا ۲۰ (متعلمی یا کارآموزی) ۲۰ تا ۴۵ (خانہ داری) ۴۵ و زائد (کبرسنی)۔ اناث کے لئے جو مدتیں منتخب کی ہیں وہ یہ ہیں۔ ۰ تا ۵ (طفلی) ۵ تا ۱۰ (مکتبی) ۱۰ تا ۱۵ (نوعمری) ۱۵ تا ۳۵ (کتخدائی یا ازدواجی) ۳۵ و زائد (کبرسنی)۔ عمر کی یہ میعادیں ملک سرکار عالی کے موجودہ حالات کے لحاظ سے بالکل مناسب معلوم ہوتی ہیں اور ان سے واضح طور پر وہ نقصان ظاہر ہوتا ہے جو ملک کو اطفال اور خانہ داروں کے معاملہ میں برداشت کرنا پڑا۔ ہر جنس کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ میعادہائے عمر مندرجۂ بالا و باعتبار ہر چہار مردم شماری ہائے گزشتہ تختہ جات مندرجۂ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء اطفال ذکور کے تناسب میں ۲۱۲ کا اور اطفال اناث کے تناسب میں ۲۳۸ کا انحطاط ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ۱۸۹۱ء تا

(ذکور)

سال	۰ تا ۵	۵ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۲۰ تا ۴۵	۴۵ و زائد
۱۹۲۱ء	۱۱۵۰	۲۶۶۰	۷۱۲	۳۷۹۵	۱۶۷۶
۱۹۱۱ء	۱۳۶۹	۲۳۰۷	۷۳۵	۳۹۱۳	۱۵۹۶
۱۹۰۱ء	۱۱۶۱	۲۶۳۵	۷۵۵	۳۹۴۳	۱۵۰۶
۱۸۹۱ء	۱۴۶۹	۱۴۰۹	۷۲۳	۳۹۸۷	۱۴۵۲

(اناث)

سال	۰ تا ۵	۵ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۳۵	۳۵ و زائد
۱۹۲۱ء	۱۲۷۰	۱۵۰۲	۱۱۰۶	۳۳۱۹	۲۸۰۳
۱۹۱۱ء	۱۵۰۸	۱۲۷۳	۹۵۵	۳۵۴۴	۲۷۲۰
۱۹۰۱ء	۱۲۰۴	۱۲۷۵	۱۱۱۷	۳۶۰۹	۲۷۲۵
۱۸۹۱ء	۱۵۹۱	۱۳۲۵	۸۹۰	۳۶۱۰	۲۵۸۳

سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کی وجہ سے تعداد اطفال پر اثر پڑا اور اُن کا تناسب گھٹ گیا چنانچہ سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد شاہد حال ہیں۔ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں جبکہ حالات زیادہ موافق تھے اُنکی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر اس کے بعد سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوراں اور بالخصوص اس کے نصف آخر میں امراضِ وبائیہ کی وجہ سے جو شرح پیدائش کی کمی اور شرح ممات کی زیادتی رونما ہوئی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مردم شماری حالیہ میں اطفال کی تعداد میں انحطاط ہو گیا اُسی کیساتھ ساتھ اس کا بیان بھی ضروری ہے کہ بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱-۱۹۰۱ء کے قحط کے اس دہ سالہ زمانہ کے امراض وبائیہ۔ قحط اور گرانی بچوں کے حق میں نہایت تباہ کن ثابت ہوئے اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ تناسب گزشتہ ۳۰ سال کے اعتبار سے سب سے کمتر ہے۔ اب دوسری میعادہائے عمر کے اعداد پر نظر ڈالی جائیگی اور غور کیا جائیگا کہ ہر دس سالہ مدت کے انہی میعادہائے عمر پر آبادی کی ترکیب میں کیا تغیرات واقع ہوئے ہیں۔ سہولت تقابل کے لئے اعداد کو مناسب عنوانات کے تحت تختہ ذیل میں درج کیا گیا ہے جس کے ملاحظہ سے صریحی طور پر وہ تغیرات واضح ہو جائینگے جو بمقابلہ جملہ آبادی ذکور اور اناث کے تناسب میں ہر دہ سالہ مدت میں واقع ہوتے رہے ہیں۔

مدت	شیرخوار		نوعمر				خانہ دار		ضعفاء	
	ذکور	اناث	ذکور		اناث		ذکور	اناث	ذکور	اناث
	تا ۵	۵ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۱۰ تا ۱۵	۵ تا ۱۰	۲۰ تا ۴۵	۱۵ تا ۳۵	۴۵ وزائد	۳۵ وزائد
سنہ ۱۸۹۱-۱۹۰۱ء	- ۲۶۸	- ۳۱۸	+ ۲۲۶	+ ۳۲	- ۵۰	+ ۲۲۷	- ۴۴	- ۱	+ ۵۴	+ ۱۴۲
سنہ ۱۹۰۱-۱۱ء	+ ۲۰۸	+ ۲۳۴	- ۲۴۰	- ۲۰	- ۲	- ۱۶۲	- ۳۰	- ۶۵	+ ۹۰	- ۵
سنہ ۱۹۱۱-۲۱ء	- ۲۱۲	- ۲۳۸	+ ۲۷۳	- ۲۳	+ ۲۲۹	+ ۱۵۱	- ۱۱۹	- ۲۲۵	+ ۸۰	+ ۸۳
	- ۲۷۲	- ۳۲۲	+ ۲۵۱	- ۱۱	+ ۱۰۰۰	+ ۲۱۶	- ۱۹۲	- ۲۹۱	+ ۲۲۴	+ ۲۲۰

یہ واضح ہو گا کہ سنہ ۱۹۰۱-۱۱ء کے دوران میں جو کمزوری صغیر السن اشخاص میں پیدا ہوئی وہ سنہ ۱۹۱۱-۲۱ء کے اطفال کے انحطاط تناسب میں ایک مزید سبب بن گئی۔ یہ امر لائق لحاظ ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال سے خانہ داروں کے تناسب میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے اور موجودہ دہ سالہ دوران میں تو خطرناک تناسب تک پہنچ گئی ہے اور اب اس اندیشہ کی وجہ پیدا ہو گئی ہے کہ شاید آئندہ دس سال میں بھی اطفال کے تناسب میں کوئی بہتری رونما نہیں ہو گی۔ لیکن بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے (بجز کمسن ذکور عمر ۵ تا ۱۰ سال) دوسرے نوعمر افراد کے حالات میں چونکہ ترقی ہوئی ہے۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ یہی افراد

آبادی میں اضافہ کے موجب ہونگے اور آئندہ مردم شماری ہونے تک کمی اطفال کی ایک حد تک تلافی کر لینگے۔

اب آبادی بلک سرکار عالی کی ترکیب جنسی کے تغیرات کا جو انہی میعادہائے عمر پر واقع ہوئے ہیں ایک متصلہ صوبہ ہند مدراس کے مماثلہ تغیرات کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھا جاتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال میں دونوں آبادیوں کی کیا حالت رہی تختہ مندرجۂ ذیل میں وہ تغیرات ظاہر کئے گئے ہیں جو ۱۸۹۱ء سے ان تناسبات میں واقع ہوتے رہے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ گو دونوں مقامات کے نوعمر اور ضعفاء کے حالات بمقابلہ سابقہ ۳۰ سال کے فی الوقت زیادہ موافق ہیں لیکن تاہم اطفال اور خانہ داروں کے نقصانات کثیر ہوئے ہیں اور بمقابلہ صوبہ مدراس کے ملک سرکار عالی میں بہت زیادہ ہوئے ہیں نیز یہ کہ مدراس کے خانہ دار اور نوعمر افراد سے معقولیت کیساتھ توقع کی جاسکتی ہے کہ اطفال کے نقصان کی تلافی کر لینگے لیکن اس معاملہ میں حیدرآباد کی امیدیں بہ نسبت خانہ داروں کے نوعمر افراد سے وابستہ معلوم ہوتی ہیں۔ بہرصورت یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقصانات کی تلافی کرنے اور طبعی آبادی پیش کرنے کے لئے بہ نسبت مدراس کے حیدرآباد کو ایک عرصہ دراز درکار ہوگا۔

ریاست یا صوبہ	شیرخوار		نوعمر		خانہ دار		ضعفاء	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
	۰ تا ۵	۰ تا ۵	۵ تا ۲۰	۵ تا ۱۵	۲۰ تا ۴۵	۱۵ تا ۳۵	۴۵ وزائد	۳۵ وزائد
حیدرآباد	- ۲۷۲	- ۳۲۲	+ ۲۴۰	+ ۳۹۳	- ۱۹۲	- ۲۹۱	+ ۲۲۴	+ ۲۲۰
مدراس	- ۲۶۲	- ۲۸۵	+ ۱۵۷	+ ۲۱۷	- ۷۵	- ۲۳	۱۰۰	+ ۷۱

۱۳۶۔ مختلف میعادہائے عمر پر آبادی کا تفاوت ۔ تختہ ضمیمہ نشان ۶ کے ملاحظہ سے گزشتہ چاروں مردم شماریوں میں بعض میعادہائے عمر پر آبادی کا تفاوت ظاہر ہوگا۔ اسی کا ایک گوشوارہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے جس میں ہر میعاد عمر پر وہ تغیرات

زمانہ	قسمت ہائے ملک	میعادہائے عمر				
		جملہ عمریں	۰ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ تا ۶۰	۶۰ وزائد
سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	ملک سرکار عالی	- ۶٫۸	- ۸٫۵	+ ۶٫۹	- ۱۰٫۲	- ۶٫۶	+ ۰٫۱
	تلنگانہ اور مرہٹواڑہ	- ۴٫۶	- ۹٫۱	+ ۱۲٫۳	- ۶٫۴	- ۳٫۰	- ۴٫۲
		- ۹٫۹	- ۲٫۲	+ ۱۱٫۰	- ۱۳٫۷	- ۹٫۹	+ ۴٫۷

ہر میعاد عمر پر وہ تغیرات

دکھائے گئے ہیں جو دہ سالہ دوران زیر بحث میں واقع ہوئے ہیں۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے واضح ہو جائیگا کہ آبادی میں نہ صرف مجموعی طور پر بلکہ ایسے اہم میعاد ہائے عمر پر جیسے کہ ۰ تا ۱۰ ۱۵ تا ۴۰ ہیں انحطاط رونما ہوا ہے۔ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں ۰ تا ۱۰ سالہ مدت عمر میں زیادہ کمی واقع ہوئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اطفال کے تناسب میں مرہٹواڑی کے انحطاط سے چوگنا انحطاط تلنگانہ میں واقع ہوا ہے۔ اسکے برعکس مرہٹواڑی میں عمر بارآوری کی مدت یعنے ۱۵ تا ۴۰ میں زیادہ انحطاط ہوا ہے اور اس اعتبار سے اُس کا نقصان تلنگانہ سے دونا ہے۔ مجموعی طور پر مرہٹواڑی میں تمام میعاد ہائے عمر پر بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ بجز آخری مدتِ عمر (۶۰ وزائد) کے جسمیں بمقابلۂ تلنگانہ کی تخفیف کے بیشی ہوئی ہے۔ اس موقع پر باب سوم کے ایک بیان کا اعادہ بے موقع نہ ہوگا کہ صوبہ بمبئی کی جانب نقلِ وطن کرنیوالوں کی تعداد بمقابلہ صوبہ مدراس کے بہت کثیر ہے۔ نیز یہ کہ باشندگان مرہٹواڑی بمبئی کو اتنی زیادہ تعداد میں جاتے ہیں کہ باشندگان تلنگانہ اتنی تعداد میں مدراس نہیں جاتے۔ اس قیاس کو اس امر واقعہ سے مزید تقویت پہنچتی ہے کہ گو دونوں خطہ ہائے ملک وہ سالہ مصائب سے مساویانہ طور پر متاثر ہوئے لیکن مرہٹواڑی میں تنومند اشخاص کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ گھٹ گئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ قحط اس خطہ ملک سے بالغ العمر اشخاص اتنی کثیر تعداد میں بجانب بمبئی چلے گئے ہیں کہ تلنگانہ سے مدراس کی جانب اُتنے نہیں گئے۔ اگر نقلِ وطن کرنیوالوں کی عمر کے اعداد و شمار موجود ہوتے تو اس میلان کو زیادہ عمدگی سے ثابت کیا جا سکتا تھا۔ تختہ ضمیمہ نشان ۶ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اضلاع کے منجملہ تلنگانہ میں۔ میدک۔ نظام آباد۔ نلگنڈہ اور مرہٹواڑی میں اورنگ آباد۔ بیڑ۔ اور راچور ۰ تا ۱۰ میعاد عمر پر اپنی آبادی کے تناسب میں سخت نقصان اُٹھا چکے ہیں۔ نیز یہ کہ تلنگانہ میں کریمنگر و نظام آباد اور مرہٹواڑی میں اورنگ آباد۔ بیڑ۔ ناندیڑ۔ عثمان آباد و بیدر میں ۱۵ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر معتدبہ تنزل ہوا ہے اور ضلع نظام آباد موقوفہ تلنگانہ اور اضلاع پربھنی۔ راچور و بیدر موقوفہ مرہٹواڑی نے ۶۰ تا ۷۰ میعاد عمر پر بھی بہت خسارہ برداشت کیا ہے۔ بالفاظ دیگر تلنگانہ کا ایک ضلع (نظام آباد) اور مرہٹواڑی کے چار اضلاع (اورنگ آباد۔ بیڑ۔ راچور۔ بیدر) اس دہ سالہ مدت زیر بحث میں نہایت خستہ حال رہے۔ یہ بھی ذکر کر دیا جا سکتا ہے کہ مجموعی طور پر جو فیصدی تفاوت پیدا ہوئے ہیں وہ فقرہ جات ماسبق کے بیانات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

۳۷۔ بلدہ و ممالک محروسہ کی آبادی کی تقسیم عمری کے تفاوتوں کا باہمی تقابل۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں بلدۂ حیدرآباد کی آبادی میں بعض مدتہائے عمر پر جو تفاوت رونما ہوا ہے اس کو ظاہر کیا گیا ہے اور

مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کی آبادی میں مماثلہ مدتہائے عمر پر بدوران دہ سالہ ۱۹۱۱ء-۲۱ جو تغیرات ہوئے ہیں ان کا بھی مقابلہ کیا گیا ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی آبادی میں نہ صرف مجموعی طور پر بہت کاستگی آئی ہے بلکہ تمام میعادہائے عمر میں کمی رونما ہوگئی ہے جیسا کہ تختۂ مندرجۂ بالا سے ثابت ہوتا ہے۔ عمر کے منتہاؤں پر جو کاستگی ہے وہ نہایت عجیب ہے۔

زمانہ	ایالت سرکار عالی	میعاد	۰ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ تا ۶۰	۶۰ و زائد
۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	ملک سرکار عالی	مجموعی عمریں	- ۸۷۵	+ ۶۷۹	- ۱۰۶۲	- ۶۶۶	+ ۰۵۱
	بلدہ حیدرآباد		- ۲۲۷۳	- ۱۱۵۸	- ۱۸۶۵	- ۱۶۷۷	- ۲۹۶۷

تختۂ ضمیمہ نشان ۵ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ذکور اور اناث دونوں کی شرح ممات اس کل دہ سالہ دوران میں بلدۂ حیدرآباد میں بمقابلہ کل ملک سرکار عالی یا ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے بہت بڑھی ہوئی رہی ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی ترکیب عمری پر اس دوران کے گرانی غلہ اور طاعون کے تین حملوں اور وبائے انفلوئنزا نے بہت بڑی حد تک اثر ڈالا۔ ان مصائب کے مشترکہ اثر کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ جملہ عمروں پر آبادی میں کمی آگئی۔ اس بارہ میں بلدہ کے نقصانات تلنگانہ کے مقابلہ میں جسمیں وہ خود واقع ہے نہایت بڑھے ہوئے ہیں۔ چونکہ بلدۂ حیدرآباد واردین کی ایک تعداد کثیرہ کو اپنی جانب مائل کرلیتا ہے اس لئے توقع تو یہ ہوتی ہے کہ ۱۵ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر یہاں کا تناسب ملک سرکار عالی کے مجموعی تناسب سے بہتر ہوگا لیکن خلاف توقعات بلدہ کی حالت بہ نسبت ملک سرکار عالی کے اس بارہ میں زیادہ خراب ہے اور اسی وجہ سے اس کا مرتبہ بلحاظ میعاد عمر ۰ تا ۱۰ کے کل ملک سے فروتر ہے۔

۱۳۸ مختلف مذاہب کے درمیان تقسیم عمر۔ ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں عمر کی تقسیم کا مقابلہ مختلف مذاہب کے ہر دو جنس کے مماثلہ تناسب کے بیانات بہ دوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء تختۂ ذیل میں کیا گیا ہے۔

مذہب		۰ تا ۵		۵ تا ۱۰		۱۰ تا ۱۵		۱۵ تا ۲۰		۲۰ تا ۴۰		۴۰ تا ۶۰		۶۰ و زائد	
		ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
ملک سرکار عالی	۱۹۱۱ء	۱۳۶	۱۵۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۳	۹۶	۷۴	۷۷	۳۱۰	۳۲۶	۱۷۸	۱۶۲	۵۶	۶۱
	۱۹۲۱ء	۱۲۷	۱۱۵	۱۳۸	۱۵۰	۱۲۸	۱۱۱	۶۱	۷۰	۳۱۳	۳۱۲	۱۶۴	۱۶۶	۶۱	۶۴
ہندو	۱۹۱۱ء	۱۳۸	۱۵۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۲	۹۵	۷۳	۷۶	۳۱۷	۳۲۷	۱۶۸	۱۶۲	۵۴	۶۰
	۱۹۲۱ء	۱۱۵	۱۲۵	۱۳۸	۱۵۰	۱۲۸	۱۱۰	۷۱	۶۹	۳۱۲	۳۱۱	۱۸۵	۱۶۷	۶۰	۶۴
مسلمان	۱۹۱۱ء	۱۲۲	۱۳۵	۱۲۱	۱۲۵	۱۱۳	۱۰۱	۷۶	۷۹	۳۱۹	۳۲۵	۱۸۲	۱۶۴	۶۴	۶۷
	۱۹۲۱ء	۱۱۴	۱۲۷	۱۳۱	۱۴۱	۱۲۶	۱۰۸	۷۳	۷۳	۳۱۷	۳۱۵	۱۷۲	۱۶۴	۶۵	۶۸
عیسائی	۱۹۱۱ء	۱۳۳	۱۵۸	۱۲۰	۱۴۱	۱۰۶	۱۱۳	۷۲	۹۳	۳۹۰	۳۲۶	۱۴۴	۱۲۵	۴۳	۴۱
	۱۹۲۱ء	۱۰۴	۱۲۸	۱۴۲	۱۵۷	۱۳۲	۱۲۹	۷۸	۸۱	۳۴۲	۳۱۰	۱۵۱	۱۳۹	۴۷	۴۵
اقوام قدیمہ	۱۹۱۱ء	۱۶۲	۱۹۰	۱۵۶	۱۵۸	۱۱۸	۹۹	۶۶	۶۵	۲۹۱	۳۱۰	۱۵۵	۱۲۵	۵۰	۵۱
	۱۹۲۱ء	۱۴۳	۱۶۴	۱۵۵	۱۵۹	۱۲۵	۱۱۴	۵۹	۷۰	۲۹۲	۲۹۹	۱۶۶	۱۳۶	۵۷	۵۵

تختۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو مذاہب بلحاظ تعداد اہمیت رکھتے ہیں انہیں اگرچہ کہ اطفال (ذکور واناث ہر دو) معمرہ ۰ تا ۵ کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے لیکن ۵ تا ۱۰ کی عمر پر حالت بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سال کے نصف اوّل میں جو بچے پیدا ہوئے انھوں نے نصف آخر کے مصائب کا مقابلہ زیادہ عمدگی سے کیا بہ نسبت اُن کے جو نصف آخر میں پیدا ہوئے۔ ۰ تا ۵ سالہ میعاد عمر بہتر حالت ظاہر کرتی ہے لیکن اُسکے عین مابعد (۵ تا ۱۰) ہنود اور مسلمانوں میں باعتبار دونوں جنسوں کے تنزل ہے اور عیسائی ذکور اور اقوام قدیمہ کے اناث میں ترقی ہے۔ زیادہ بار آوری کی جو عمریں ہیں (۲۰ تا ۴۰) انکی داستان دردانگیز ہے۔ ہنود مسلمان اور عیسائی سب کے سب اپنے ذکور اور اناث کے تناسب میں بمقابلہ اعداد دہ سالۂ سابقہ انحطاط کا اظہار کرتے ہیں اور صرف اقوام قدیمہ کے ذکور میں خفیف بیشی معلوم ہوتی ہے۔ ۴۰ تا ۶۰ سالہ میعاد عمر میں ہنود عیسائی اور اقوام قدیمہ کے اُناث میں بیشی معلوم ہوتی ہے اور عیسائی اور اقوام قدیمہ کے ذکور میں بھی لیکن مسلمانوں کے ذکور میں کچھ کاستی معلوم ہوتی ہے اور اُناث میں خفیف تغیر یا کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں میں ضعیف العمر اشخاص کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔ اُسکے بعد ہنود اور پھر اقوام قدیمہ اور سب سے آخر میں عیسائیوں کا درجہ ہے عیسائیوں کے متعلق یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ سولجران انگریزی متعینہ چھاؤنیات اور ملازمین ریلوے کے وظیفہ یابی اور واپسی وطن کی وجہ سے اس جماعت کے ضعفاء کا تناسب بہت گھٹ گیا ہے۔ اسکے برخلاف اقوام قدیمہ میں ضعیف العمر اشخاص کی نسبتاً کم تعداد اور ۰ تا ۵ میعاد عمر میں زیادہ تعداد یہ ثابت کرتی ہے کہ اصلی اور قدیمی انسان اگرچہ کہ کثیر الاولاد ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی قلیل العمر بھی ہوتا ہے کیونکہ پہاڑی مقامات اور صحرائی قطعات میں رہنے سے ملیریا اور دوسرے امراض وبائی کا آسانی شکار ہو جاتا ہے۔

۱۳۹۔ ترکیب جنسی بلحاظ عمر۔ ذات اور نسل وغیرہ۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں مختلف میعادہائے عمر پر وہ تناسبہ ترکیب ظاہر کی گئی ہے جو ہنود کے بعض ذاتوں اور مسلمانوں کے بعض فرقوں اور اقوام قدیمہ کے بعض قبیلوں میں پائی جاتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کی اکثر ذاتوں میں اطفال اُناث معمرہ ۰ تا ۵ کا اسی عمر کے اطفال ذکور پر غلبہ ہے۔ البتہ لنگایت جلاہے۔ دہنگر اور نیچ ذات مالیواڑ اور دھیڑ میں اطفال ذکور کا تناسب زیادہ پایا جاتا ہے۔ اطفال ذکور کا قلیل ترین تناسب (۹۴ فی ہزار) برہمنوں میں اور اطفال اُناث کا سب سے کم تناسب (۱۱۱ فی ہزار) دہنگروں میں ہے۔ اطفال اُناث و ذکور ہر دو کا مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو برہمنوں کی سب سے بدتر حالت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا تناسب فی ہزار نفوس صرف (۲۲۴) اطفال کا پڑتا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسری ذاتوں کا تناسب (۲۳۰) سے

لیکر (۳۱۰) تک ہوتا ہے بلحاظ تناسب اطفال برہمنوں سے بلند تر درجہ میں دھنگر متراسی ۔ مالا ۔ کاپو اور دھیڑ ہیں اور اس معاملہ میں مہار کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور اس سے کچھ گھٹ کر جُلاہے ۔ کلال ۔ لنگایت مانگ اور تلنگے ہیں مسلمانوں میں اطفال ذکور (۰ تا ۵) کے تناسب کے اعتبار سے قوم شیخ کو اعلیٰ مرتبہ حاصل ہے اور باعتبار اطفال اناث (۰ تا ۵) کے پٹھانوں کو اور دونوں لحاظ سے سادات سب سے آخر میں آتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان جماعتوں میں بھی گو اطفال اناث کا تناسب غالب ہے لیکن دونوں جنس کے اطفال کا ان تینوں جماعتوں کی آبادی سے جو تناسب ہے وہ اکثر ہندو ذاتوں کے تناسب سے کم ہے ۔ عیسائیوں میں اطفال اناث و ذکور ہر دو کا تناسب بہ نسبت مسلمانوں کے بہتر ہے ۔ اقوام قدیمہ میں لمباڑدن کو ہر دو جنس کے بچوں کا تناسب گونڈوں کے مقابلہ میں زیادہ حاصل ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ملک سرکار عالی کی کل ذاتوں اور قوموں میں اطفال کا بلند ترین تناسب لمباڑوں ہی کو حاصل ہے ۔

دوسرے درجہ عمر (۵ تا ۱۲) میں بھی اکثر ذاتوں کے مقابلہ میں برہمنوں ہی کا مرتبہ کمتر ہے ۔ اطفال ذکور کے لحاظ سے سب سے کمتر تناسب (۸۰ فی ہزار) مرہٹوں میں اور اطفال اناث کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ تناسب (۱۲۳ فی ہزار) کو مٹیوں میں ہے ۔ اور اطفال ذکور اور اناث دونوں حیثیتوں سے سب سے اعلیٰ تناسب مہاروں میں ہے یعنی علی الترتیب فی ہزار (۱۹۸) و (۱۹۳) اسی میعاد عمر میں شیخ بھی اپنی قوم کے ہر ایک جنس کے (۱۸۰۰) نفوس میں (۱۵۴) اطفال ذکور اور (۱۶۴) اطفال اناث کے تناسب کے ساتھ سب میں مقدم ہے ۔ اس کے بعد باعتبار اطفال ذکور کے سید کا درجہ ہے لیکن باعتبار اطفال اناث کے پٹھان بہتر حالت میں ہیں ۔ اس وجہ عمر میں بھی لمباڑے اپنی برتری کو قائم رکھتے ہیں ۔ میعاد عمر (۱۲ تا ۱۵) میں بھی باعتبار ذکور اور اناث کے برہمن فروتر درجہ میں چلے آتے ہیں اور صرف چند ذاتوں سے جیسے کہ دھنگر ۔ لنگایت ۔ مانگ اور مہار ہیں برتری رکھتے ہیں ۔ اس زمرہ عمر میں ذکور میں سب سے اعلیٰ تناسب مالیواڑ کو (۱۴۹) اور اناث میں (۱۵۲) گونڈلہ (کلال) ذات کو حاصل ہے ۔ مسلمانوں میں باعتبار تناسب ذکور و اناث اس زمرہ عمر میں شیخ کا مرتبہ فوقیت سید کو حاصل ہو جاتا ہے اور اپنی متعلقہ آبادی کے ہر ہزار نفوس میں (۱۱۴) ذکور اور (۹۱) اناث کے تناسب کیساتھ سید کو تقدیم حاصل ہے ۔ اقوام قدیمہ کے درمیان ذکور اور اناث کے اعتبار سے پہلے پہل گونڈوں کو لمباڑوں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے ۔

اب ۱۵ تا ۴۰ کی اہم مدت عمر کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ میعاد ہائے عمر

کے مقابلہ میں برہمنوں کو ایک بہتر تناسب حاصل ہوا ہے۔ یہ جماعت باعتبار تناسب ذکور کے مرہٹوں کے عین مابعد آتی ہے اور باعتبار تناسب اناث کولی۔ مادیگا اور مالا سے کمتر درجہ میں ہے۔ ذکور میں سب سے ارفع تناسب (۴۴۳ فی ہزار) مرہٹوں کو اور اناث میں (۴۲۸) کولیوں کو حاصل ہے۔ اس درجہ عمر میں بمقابل اور مدارج کے مسلمان بالاتر تناسب ظاہر کرتے ہیں۔ ذکور کا اعلیٰ ترین تناسب (۴۴۲ فی ہزار) پٹھانوں کو حاصل ہے انکے بعد شیخ اور سید کے مراتب ہیں۔ اناث کا اعلیٰ ترین تناسب (۴۰۷ فی ہزار) شیخ کو حاصل ہے۔ اس درجہ عمر میں بھی لمباڑوں پر گونڈوں کی فوقیت قایم ہے۔ اور کیا بلحاظ ذکور اور کیا بلحاظ اناث انہیں لمباڑوں سے بڑھکر اعلیٰ تناسب پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد کا زمرہ "۴۰ و زائد" نیچ ذاتوں یعنی "طبقات اسفل" کے حق میں نہایت نامساعد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلال۔ کولی دھیر۔ مانگ اور مالیواڑوں کی عمر میں چھوٹی ہوتی ہیں۔ برہمنوں میں اس زمرۂ عمر کے مرد و نکا تناسب اعلیٰ اور عورتوں کا تناسب ادنیٰ ہے۔ یہ قوم منتخب ذاتوں میں تناسب ذکور کے اعتبار سے تیسرے درجہ پر ہے اور تناسب اناث کے لحاظ سے نصف سے زیادہ ذاتیں اس پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اناث کے اس کمتر تناسب سے بچپن کی شادی اور زبردستی کی مادریت کے برے اثرات ثابت ہوتے ہیں جو محض ایک قدیم رسم کے اتباع میں بہ نسبت دوسری ذاتوں کے برہمن لڑکیوں پر زیادہ عائد ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر اس میعادِ عمر میں ذکور کا تناسب دھنگروں میں اور اناث کا تناسب کومٹیوں میں ارفع ہے اور دونوں جنس کے اعتبار سے کلالوں میں ادنیٰ ہے۔ دوسرے مذاہب کے اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سید نہ صرف پٹھانوں اور شیخ سے طویل عمر والے ہوتے ہیں بلکہ منتخب ہندو ذاتوں کے لحاظ سے بھی دراز عمری کی نعمت سے سرفراز ہیں۔ اقوام قدیمہ میں گونڈ مرد بمقابلہ لمباڑے مردوں کے کم عمر ہوتے ہیں لیکن گونڈ عورتیں لمباڑوں کی عورتوں سے درازی عمر میں سبقت لیجاتی ہیں۔ سرسری طور پر یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ منتخب ہندو ذاتوں میں سے فیصد ۸۰ سے زیادہ میں اور تمام مسلمان فرقوں اور اقوام قدیمہ میں "۴۰ و زائد" میعادِ عمر پر بمقابلہ ذکور کے اناث کا غلبہ معلوم ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ اپنی زندگی کے پرخطر زمانہ (۱۵ تا ۴۰) سے گزر جاتی ہیں تو عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ عمر تک زندہ رہتی ہیں کیونکہ مؤخر الذکر کو زیادہ پرمشقت زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔

۱۴۰۔ طرزہائے آبادی۔ ملک سویڈن کے ماہر اعداد و شمار ینڈبرگ کے قول کے موافق اوسط عمر کی تقسیم کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نصف آبادی کی عمر ۱۵ و ۵۰ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ عمر کی

تقسیم میں وہ تین طرز کی تفریق ظاہر کرتا ہے۔ پہلا طرز "تدریجی یا ترقی پذیر" کہلاتا ہے جس میں ۱۵ سال سے نیچے کا تناسب بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور ۵۰ سال کے اوپر گھٹا ہوا۔ دوسرا "طرز قائمہ" سے موسوم ہے جس میں دونوں تناسبات اتصال کا میلان رکھتے ہیں اور تیسرا "طرز رجعی" کہلاتا ہے جس میں ۵۰ سے اونچی عمر کا تناسب ۱۵ سال سے نیچی عمر کے تناسب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے ان تینوں قسموں پر وہیل (اعداد و شمار حیات و ممات صفحہ ۱۷۸) اور دو اقسام کا اضافہ کرتا ہے۔ ایک "منحرفہ" جس میں ۱۵ تا ۵۰ سالہ عمر کی آبادی کی نسبت کل آبادی کے مقابلہ میں بوجہ ترک وطن ۵۰ فیصدی سے کم ہوتی ہے اور دوسری "دخیلہ" جس میں بوجہ آکر بسنے والوں کے ۱۵ تا ۵۰ سالہ میعاد عمر (۵۰) فیصد سے زیادہ آبادی پر حاوی ہوتی ہے ان کی وضاحت ذیل کی تمثالی زمرہ بندی سے عیاں ہوگی۔

(اصولی طرز ہائے آبادی)

میعاد ہائے عمر	فیصد آبادی				
	تدریجی یا ترقی پذیر	قائمہ	رجعی	منحرفہ	دخیلہ
تا ۱۴	۴۰	۳۳	۲۰	۴۰	۲۶
۱۵ تا ۴۹	۵۰	۵۰	۵۰	۴۰	۶۱
۵۰ و زائد	۱۰	۱۷	۳۰	۲۰	۱۳

عمر کی تقسیم کا تناسب جو مجموعی طور پر ممالک محروسہ میں اور اہم مذاہب مختلفہ میں بدوران ۱۹۲۱ء تھا تختہ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء کے اعداد مماثلہ بھی درج کئے گئے ہیں۔

(تناسب فیصد آبادی)

میعاد ہائے عمر	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء				
	ملک سرکار عالی	ملک سرکار عالی	ہنود	مسلمان	عیسائی	اقوام قدیمہ
۰ تا ۱۴	۳۰	۳۸	۳۸	۳۸	۴۰	۴۳
۱۵ تا ۴۹	۵۰	۴۹	۴۹	۴۹	۵۰	۴۶
۵۰ و زائد	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۰	۱۱

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کی آبادی جو ۱۹۱۱ء میں کم و بیش ترقی پذیر طرز کی تھی اب منحرفہ طرز کی ہو چلی ہے کیونکہ ایک طرف تو ترک وطن میں زیادتی ہو گئی ہے اور دوسری طرف گزشتہ دہ سالہ مصائب نے نوجوان اشخاص پر تباہ کن اثر ڈالا ہے۔ ہندو اور مسلمان دونوں کی داستان ایک سی ہے۔ عیسائی بلاشبہ ترقی پذیر طرز رکھتے ہیں۔

اور اقوام قدیمہ زیادہ بہتر خرچ۔ اس کی ترکِ وطن اتنی وجہ نہیں قرار پاسکتی جتنی کہ اُنکے اطفال کی کثیر التعدادی اور ان کی قلیل العمری کو بتاتی ہے۔

اس اعتبار سے بلدہ حیدر آباد کی آبادی کا جو حال رہا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا اس میں میعادہائے عمر منتخبہ سنہ برگ پر بلدۂ حیدر آباد اور دو اہم مذاہب کے متعلق تناسبات درج کئے گئے ہیں اور سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد ممالک محروسہ کے ساتھ تقابلی طور پر مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلدہ کی آبادی کا طرز "دخیلہ" رہا ہے اور اس کے ہندو اور مسلمانوں کی آبادی بھی اسی قبیل کی ہے جس کا باعث وارد ین کی وہ تعداد کثیرہ ہے جن کو بلدہ اپنی جانب مائل کرلیتا ہے۔

میعادہائے عمر	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء			
	ممالک محروسہ کی آبادی	ممالک محروسہ کی آبادی	بلدہ	بلدہ کے ہندو	بلدہ کے مسلمان
۰ تا ۱۴	۳۷	۳۸	۳۱	۳۱	۳۱
۱۵ تا ۴۹	۵۰	۴۹	۵۶	۵۶	۵۵
۵۰ و زائد	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۴

۱۴۱۔ **اوسط عمر**۔ ایک وقت خاص کے موجودہ کل اشخاص کی عمر کے حسابی مجموعہ کو کل افراد کی تعداد پر تقسیم کرنے سے جو اوسط حاصل ہو اُس کو "اوسط عمر" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ لازمی امر نہیں ہے کہ یہ "اوسط عمر" اوسط مدتِ حیات یا بوقتِ ولادت توقعات زندگی کے مرادف ہو۔ ایک بلند اوسط عمر لوگوں کی عام دراز عمری یا بچوں کی شرح پیدائش کی کمی یا شرح ممات کی زیادتی کا نتیجہ ہوسکتی ہے اسیطرح پر اوسط عمر کم ہو تو اس سے مُراد یہ لیجاتی ہے کہ یا تو لوگوں کی عمریں کم ہوتی ہیں یا یہ کہ اُن میں توالد و تناسل بلد بلد ہوتا ہے اور وہ کثیر الاولاد ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء کا ایک چبھتا ہوا بیان لائق اعادہ معلوم ہوتا ہے کہ "گرانی کی ایک حالت ولادت میں خارج ہوتی ہے اور اس طرح سے جبتک کہ اُس کے ساتھ اموات کی زیادتی نہ ہو زندہ اشخاص کی اوسط عمر کو (جو انہیں کی عمروں پر محسوب کی جائے) بڑھادیتی ہے۔ اس کے برعکس شرح ولادت کی توفیر جو عموماً قحط کے بعد واقع ہوتی ہے ابتدائی میعادہائے عمر کے افراد کی تعداد کی زیادتی کا باعث ہوتی ہے اور اسطرح پر زندہ لوگوں کی "اوسط عمر" میں کاستگی پیدا کرادیتی ہے لیکن بدیہی طور پر یہ قیاس مغالطہ آمیز ہے کہ دونوں صورتوں میں زندہ اشخاص کی اوسط عمر کی زیادتی یا کمی اس بات کی علامت ہے کہ دوران حیات بھی اسی کے مماثل طویل یا قصیر ہوتا ہے۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ ان معاملات کی بحث کو ان مضامین کے ماہرین پر چھوڑ دیا جائے۔

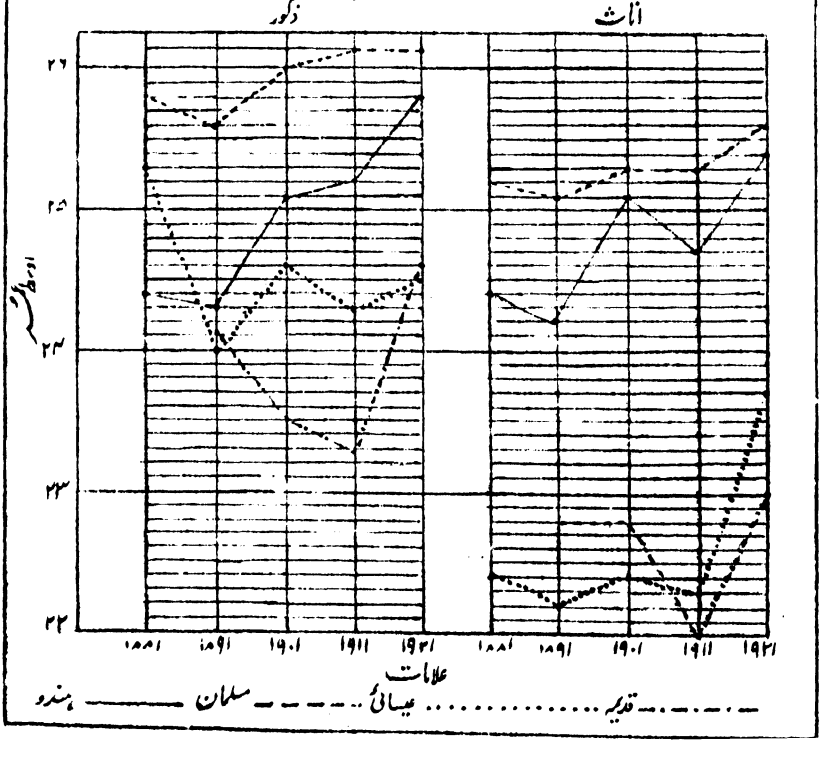
۱۴۲۔ **اوسط عمر اور مذہب**۔ زیادہ اہم مذہبی جماعتوں میں جو اوسط عمر اور اطفال اور ضعفاء کا جو تناسب ہے

وہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں اوسط عمر بھی بڑھی ہوئی ہے اور ضعفاء کا تناسب بھی زیادہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مذہب کے افراد بالعموم طویل العمر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے بعد ہندوؤں کا درجہ ہے جنمیں اوسط عمر بھی کمتر ہے اور ضعفاء کا تناسب بھی کم ہے۔ اقوام قدیمہ جنکے اطفال کا تناسب سب سے ارفع ہے بلحاظ اوسط عمر تیسرے درجہ پر ہوتے ہیں اور اپنی قلیل العمری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے عیسائی سب کے آخر میں آتے ہیں اور اُن میں ضعفاء کا تناسب بھی کم ہے۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ گو دیسی عیسائیوں میں بدورانِ دہ سالہ اچھی ترقی ہوئی اور ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اُنکی تعداد میں فیصد ۲۳ کا اضافہ ہوا لیکن انکے ذکور کی زیادتی اناث کی زیادتی کے نسبت بہت بڑھی ہوئی رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مذہب میں عورتوں کے مقابلہ میں مرد زیادہ داخل ہوتے ہیں چونکہ یہ بادکرنے کے رجحانات ہیں کہ "کارآمد" عمر والی عورتوں کے مقابلہ میں کارآمد عمر والے مرد اس جماعت میں زیادہ داخل ہوتے ہیں اسلئے اس جماعت میں اطفال اور ضعفاء کا تناسب فطرتاً کم ہونا چاہیئے۔

مذہب	اوسط عمر (صرف ذکور)	اطفال عورد (تا ۱۰ سال) کیساتھ افراد عمر زیل کا تناسب فیصدی تناسب	
		اندرون ۱۰ سال	زائد از ۶۰ سالہ
جملہ مذاہب	۲۵٫۸	۶۹	۱۶
ہندو	۲۵٫۸	۶۹	۱۶
اقوام قدیمہ	۲۴٫۶	۸۶	۱۶
مسلمان	۲۶٫۱	۶۶	۱۷
عیسائی	۲۴٫۵	۶۵	۱۱

۴۳ اتفاقاً تنہا اوسط عمر ذیل کے ارتسامی نقشہ سے ان مذہبی جماعتوں کی اوسط عمر کے تغیرات من ابتداء ۱۸۸۱ء ظاہر ہونگے

شکل ارتسامی باظہار تفاوت ہائے اوسط عمر ذکور و اناث بلحاظ مختلف جماعت ہائے مذہبی۔



اقوام قدیمہ کے متعلق ۱۹۱۱ء سے تفاوت ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ اس سے قبل وہ ہنود کے ساتھ شامل کر دئے جاتے تھے اور ہم شماری کے عدد و شمار میں انکا علیحدہ وجود نہ تھا۔

۱۴۴۔ اُناث اور ذکور کے اوسط عمر کا تقابل ۔ ۱۹۲۱ء کی تقسیم عمری کے اعداد کے لحاظ سے مختلف مذاہب کے ذکور اور اُناث کے اوسط عمر کا باہمی تقابل تختہ مندرجۂ حاشیہ میں کیا گیا ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ عورتوں کی اوسط عمر ہر صورت میں مردوں کی اوسط عمر سے گھٹی ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اناث کے لحاظ سے بھی مسلمان قوم میں اوسط عمر سب سے زیادہ ہے۔ ان کے بعد ہندو ہیں پھر عیسائی اور سب سے آخر میں اقوام قدیمہ کا مرتبہ ہے۔

تفاوت بلحاظ مذہب و جنس

مذہب	اوسط عمر	
	ذکور	اناث
ہندو	۲۵ ؛ ۸	۲۵ ؛ ۴
اقوام قدیمہ	۲۴ ؛ ۶	۲۳ ؛ ۰
مسلمان	۲۶ ؛ ۱	۲۵ ؛ ۶
عیسائی	۲۴ ؛ ۵	۲۳ ؛ ۷

۱۴۵۔ ذات اور درازعمری ۔ فقرہ سابقہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مختلف مذہبی جماعتیں اپنی اوسط عمر کے اعتبار سے ایک دوسرے سے منفرد ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان ۴ کے ملاحظہ سے اس مضمون پر مزید روشنی پڑیگی۔ ہنود کی مختلف ذاتوں کی ترکیب عمری پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ذاتیں تمدنی حیثیت سے برتر ہیں ان میں ۶۰ سال سے زائد عمر والے نفوس کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور نیچی ذاتوں مثلاً کلال۔ دھیڑ۔ مالیواڑ اور کولی میں ایسے نفوس کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ قبل ازیں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ ضعفاء ذکور کا اعلیٰ تناسب (۲۴۹ فی ہزار) دھنگر ذات میں پایا جاتا ہے اور سب سے کمتر (۱۵۲) کلالوں میں اور ضعیف العمر اناث کا ارفع تناسب (۲۹۱ فی ہزار) کوٹیوں میں ظاہر ہوتا ہے اور سب سے کمتر (۱۸۴) پھر کلالوں ہی میں واقع ہوتا ہے۔ اس سے رپورٹ بنگالہ اور رپورٹ ہند بابتہ ۱۹۰۱ء کے مندرجہ نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ بمقابلہ ادنیٰ ذاتوں کے اعلیٰ ذاتوں میں طویل العمری زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں اسکا اظہار بیجا نہیں ہے کہ ان ذاتوں کے مختلف معیار آسائش کا یہ قدرتی نتیجہ ہے کیونکہ نیچ طبقات کا بالعموم قصبات اور دیہات کے کم صحت بخش حصوں میں ہجوم ہوتا ہے جہاں یہ ملیریا اور دوسرے امراض وبائی کی پوری قوت کی زد میں آتے ہیں اور دوسرے اعلیٰ ذاتیں بلحاظ حفظان صحت بہتر حالت میں بسر کرتی ہیں۔ اس کی تائید اس امر واقعہ سے ہوتی ہے کہ "نیچ ذاتوں میں" اوسط عمر ذکور کی ۲۵،۴ اور اناث کی ۲۴،۴ ہے اور اسکے مقابلہ میں مجموعی طور پر ہندو ذکور اور اُناث کی اوسط عمر علی الترتیب ۲۵،۸ اور ۲۵،۴ ہوتی ہے۔

۱۴۶۔ مختلف مذاہب کے متبعین میں اطفال کا تناسب ۔ چاروں اہم مذاہب کے اعتبار سے متناسل اُناث عمر بار آور کی تعداد اور صاحب اولاد ہونے کی صلاحیت رکھنے والی عورتوں کا اطفال کیساتھ

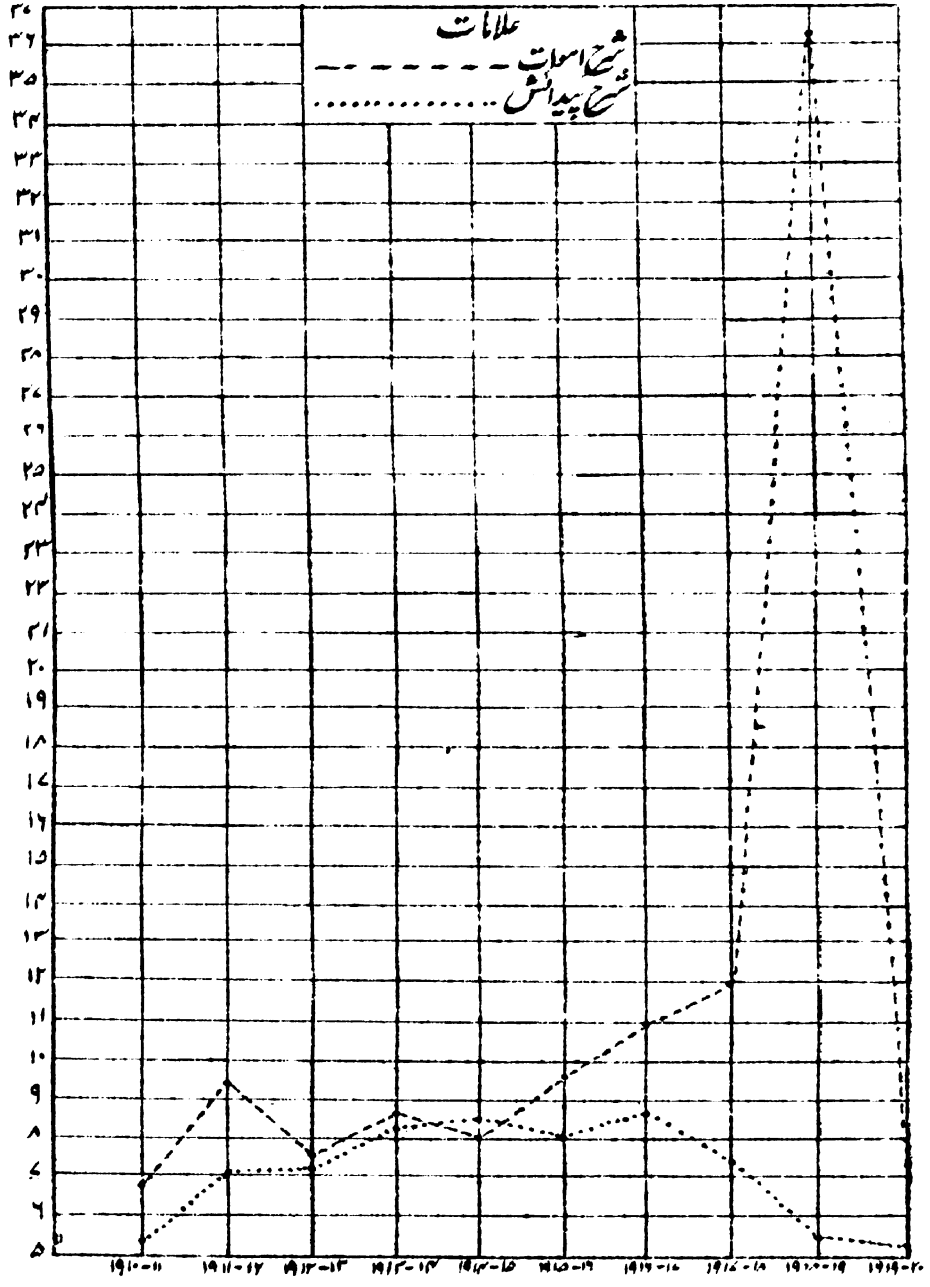
تناسب تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ گو کہ صاحب اولاد بننے والیوں کی تعداد ان مذاہب کے متبعین میں تقریباً مساوی ہے لیکن اطفال کی تعداد بمقابل دوسروں کے اقوام قدیمہ میں مقدار بہت تک وافر ہے۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں شادی شدہ عورتوں کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے تو اطفال کی تعداد چاروں مذاہب میں زیادہ ہوگئی ہے۔ چونکہ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک دس سالہ زمانہ میں ایسے خاص حالات نمایاں نہیں رہے جو قوت تولید میں موجب ترقی ہوسکیں اس لئے اطفال کی تعداد کا یہ تناسبہ اضافہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عمر بارآوری والی تختہ اعمر عورتوں کی تعداد اس دس سالہ دوران میں بہت زیادہ رہی ہے۔ باب اول میں بیان کیا گیا ہے کہ فیصد تختہ اناث عمرہ ۱۵ سالہ زائد کے لحاظ سے امکنہ کی تعداد ۱۹۱۱ء کے (۹۵) سے بڑھکر ۱۹۲۱ء میں (۱۱۱) ہوگئی۔ بہ الفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دس سالہ دوران میں نوجوان بیاہی عورتیں اکثر گھروں میں فوت ہوگئی ہیں۔

مذہب	تناسب اناث تختہ (عمرہ ۱۵ تا ۴۰) فیصد اناث		تناسب اطفال اندرون دس سالہ فیصد اناث تختہ (عمرہ ۵ تا ۱۵)		
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء
ہندو	۳۱	۳۳	۱۷۴	۱۵۶	۱۵۸
اقوام قدیمہ	۳۱	۳۳	۲۱۵	۲۰۹	۱۷۴
مسلمان	۳۱	۳۵	۱۶۸	۱۵۲	۱۵۲
عیسائی	۳۱	۳۴	۱۸۲	۱۷۳	۱۸۲

۱۴۷۔ اعداد و شمار حیات و ممات ۔ تختہ جات نمبر نشان ۱۰۰ میں دہ سالہ دوران کی شرح حیات و ممات درج کی گئی ہے اور ذیل کے نقشہ میں اس کا اظہار ارتسامی صورت میں کیا گیا ہے۔

(نقشہ برصفحہ ۱۷۴)

شکل ارتقائی شرح پیدائش و ممات ہر دو جنس ممالک محروسہ بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء



مردم شماری ۱۹۱۱ء کے اعتبار سے حیدرآباد کی پراطلاع یافتہ اعداد کا حساب لگانے سے کم ترین شرح ممات ۱۹۰۱-۱۱ء قرار پاتی ہے اسکے سال بعد میں بوجہ اشاعت طاعون اس شرح میں ایک دم (۹ فی ہزار کا) اضافہ ہوگیا لیکن پھر اسکے بعد کے سال میں (۷ فی ہزار تک کمی ہوگئی۔ اسکے بعد کے چھ سالوں میں اس تناسب سے کبھی گھٹا و بڑھا نہیں ہوا بلکہ مسلسل اضافہ ہوتے ہوتے ۱۹۱۸-۱۹ء میں تباہ کن وبا انفلوئنزا کی بدولت (۳۶ فی ہزار کی خوفناک حد تک درازی ہوگئی ۱۹۱۹-۲۰ء میں جس دہ سالہ دوران کی آخری سال ہے اس میں شرح ممات ۲۰-۱۹۱۱ء کی شرح ممات سے تقریباً دگنی ہے

بلدۂ حیدرآباد میں شرح ممات ہمیشہ اضلاع سے زیادہ رہی ہے۔ اس دہ سالہ دوران کے پہلے سال میں شرح ممات ذکور میں (۱۰) فی ہزار اور اناث میں (۱۰) فی ہزار تھی جو اس کے سال بعد میں جبکہ بلدۂ حیدرآباد کی تاریخ میں پہلی دفعہ طاعون نمودار ہوا علی الترتیب (۳۲ و (۳۱ فی ہزار تک ترقی کرگئی اسکے بعد کے چاروں سالوں میں بمقابلہ سال اول کے ذکور میں شرح ممات بہت کم رہی لیکن اناث میں بمقابلہ ابتدا کے زیادہ ہی رہی ۱۷-۱۹۱۶ء میں ملیریا بخار اور طاعون کی سخت اشاعت نے اناث و ذکور دونوں میں شرح ممات کو علی الترتیب (۵ و ۳۵) و (۵ و ۴۰) تک پہنچا دیا۔ یہ شرح دہ سالہ دوران میں سب سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد کے سال میں بوجہ انفلوئنزا گراں شرح ممات جاری رہی اور آخری دونوں سال کچھ اس سے بہتر حالت میں نہیں رہے۔

اس کل دہ سالہ دوران میں شرح حیات بہ نسبت شرح ممات کے بہت گھٹی ہوئی رہی ابتداءً اس کی شرح تقریباً (۵) فی ہزار تھی جو فتہ رفتہ ۱۵-۱۹۱۴ء میں (۷ و ۸) تک ترقی کرگئی۔ اس کے بعد اس میں ایک خفیف (۳ و ۸) کمی آئی اور پھر ۱۶-۱۹۱۵ء میں (۸ و ۸) فی ہزار تک اس میں ترقی ہوئی۔ دہ سالہ دوران میں سب سے بالاتر شرح حیات یہی ہے۔ اس کے بعد انفلوئنزا اور ملیریا کے اثرات نے شرح حیات کو ۱۹-۱۹۱۸ء میں (۴ و ۵) تک گھٹا دیا اور ۲۰-۱۹۱۹ء میں اس سے زیادہ گھٹاؤ (۳ و ۵) تک ہوگیا اور یہ سب سے کمتر شرح حیات ہے۔ بلدۂ حیدرآباد میں بھی اس دہ سالہ دوران میں اسی کے مماثل اتار چڑھاؤ ہوتا رہا۔ ذکور کے لحاظ سے اعلیٰ ترین شرح حیات (۶ و ۱۹) فی ہزار ۱۴-۱۹۱۳ء میں رہی اور سب سے کم (۳ و ۱۰) ۲۰-۱۹۱۹ء میں تھی اور اناث کے لحاظ سے بھی انہیں سالوں میں علی الترتیب (۲ و ۱۹) اور (۲ و ۱۰) فی ہزار رہی۔

اس امر کے ثبوت کے لئے کہ یہ شروح قابل اعتماد نہیں ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ حیات و ممات کے اعداد و شمار کی ترتیب کا طریقہ نہایت ابتدائی حالت میں ہے مثلاً یہ کہ ولادتوں کے اندراج کی عدم صحت اس امر سے صاف عیاں ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں قلمبند شدہ تعداد ولادت صرف ۲۹۷۷۴ ہے حالانکہ بوقت مردم شماری (۱۰ تا (۵ کے

درمیانی عمر کے اطفال کی تعداد از روئے شمار تقریباً اس کی چوگنی یعنی ۱۵٫۱۳٫۴۹۲ ہے۔ اگرچہ کہ فی الوقت بوجہ کثیر اموات اطفال اس میں معتدبہ کمی ہونی چاہئے تھی۔ اس سے صاف طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ ولادت کے اندراجات درست و صحیح نہیں ہوتے۔ ممات کے متعلق بھی اندراجات قابلِ اطمینان نہیں ہیں کیونکہ حیات پر ممات کی زیادتی کو واردین پر تارکین وطن کے اضافہ کے ساتھ جمع کرنے سے سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۳۱ء کے حقیقی شمار کے اعداد کے درمیانی فرق کے (حسب راحت باب اول) صرف ۲۰ فیصد کی توجیہہ ہوتی ہے۔ اگرچہ کہ ممالکِ محروسہ کے اعداد و شمار حیات و ممات لائقِ اعتماد نہیں ہیں لیکن اس اعتبار سے ایک حد تک قابلِ قدر ضرور ہیں کہ ان سے ملک سرکار عالی کے حالاتِ ولادت و ممات کے تغیرات کا سال بسال اندازہ ملتا ہے فقط

تختہ ضمیمہ نشان (۱) تقسیم عمری ایک لاکھ نفوس ہر جنس (جملہ مذاہب) بلحاظ امد تہائی سالانہ

عمر	نفوس	ذکور	اناث	عمر	نفوس	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۰	۴۷۱۱	۲۱۶۵	۲۵۴۶	۵۴	۴۳۳	۳۱۱	۲۳۲
۱	۳۱۰۱	۱۰۳۹	۱۰۶۲	۵۵	۱۹۳۸	۹۵۰	۹۸۸
۲	۴۰۹۹	۱۷۴۶	۲۳۵۳	۵۶	۱۴۰	۸۶	۵۴
۳	۳۹۰۸	۱۸۲۳	۲۰۸۵	۵۰	۱۶۱	۸۹	۷۲
۴	۴۸۲۲	۴۳۸۰	۴۴۴۲	۵۸	۲۲۴	۱۳۲	۹۲
۵	۵۹۸۷	۲۱۹۸	۳۹۸۹	۵۹	۸۲	۳۷	۴۵
۶	۶۷۳۲	۳۰۰۶	۳۷۲۶	۶۰	۶۴۷۲	۳۱۶۳	۳۳۰۹
۷	۴۰۱۳	۱۵۸۷	۲۴۲۶	۶۱	۱۷۷	۱۲۰	۵۰
۸	۶۸۹۹	۳۷۷۸	۳۱۲۱	۶۲	۲۷۳	۱۷۸	۹۵
۹	۳۹۹۰	۳۰۴۸	۱۹۴۹	۶۳	۱۸۲	۱۳۸	۴۴
۱۰	۸۲۲۰	۴۱۸۳	۴۰۳۸	۶۴	۱۱۶	۴۴	۷۲
۱۱	۳۶۲۵	۱۳۹۱	۲۲۳۴	۶۵	۱۰۳۳	۶۱۲	۴۲۱
۱۲	۷۴۵۲	۴۲۲۴	۳۲۲۸	۶۶	۸۹	۳۴	۵۵
۱۳	۲۱۵۹	۱۰۷۰	۱۰۸۹	۶۷	۸۰	۱۴	۶۶
۱۴	۳۷۶۳	۱۹۳۹	۱۸۲۴	۶۸	۹۳	۳۸	۵۵
۱۵	۴۶۷۹	۲۲۴۹	۲۳۳۰	۶۹	۱۹۷	۶۱	۱۳۶
۱۶	۳۸۴۷	۱۸۹۹	۱۹۴۸	۷۰	۶۰۸۵	۳۰۳۵	۳۰۵۰
۱۷	۱۷۵۸	۷۴۷	۹۳۱	۷۱	۱۶۰	۶	۱۵۴
۱۸	۴۴۳۱	۲۲۰۹	۲۲۱۲	۷۲	۱۹۹	۴۸	۱۵۱
۱۹	۱۸۸۵	۹۹۲	۸۹۳	۷۳	۲۷۹	۲۵	۲۵۴
۲۰	۱۰۱۴۵	۴۸۱۴	۵۳۳۱	۷۴	۲۰۴	۱۰	۱۹۴
۲۱	۱۶۶۲	۵۲۴	۱۱۳۸	۷۵	۳۸۹	۱۹۳	۱۹۶
۲۲	۳۵۹۵	۱۸۸۸	۱۷۰۷	۷۶	۷۴	۱۵	۵۹
۲۳	۹۷۷	۵۴۳	۴۳۴	۷۷	۴۸	۱۱	۳۷
۲۴	۱۷۱۱	۹۵۰	۷۶۱	۷۸	۷۳	۳۱	۵۲
۲۵	۱۱۷۳۸	۵۹۶۵	۵۷۷۳	۷۹	۶۲	۳	۵۹
۲۶	۱۵۰۵	۸۷۱	۶۴۴	۸۰	۹۵۳	۴۸۲	۴۷۱
۲۷	۱۱۳۰	۵۵۹	۵۶۱	۸۱	۲۱	۷	۱۴
۲۸	۱۹۷۹	۱۲۱۳	۷۶۷	۸۲	۳۲	۱۶	۱۶
۲۹	۵۱۳	۳۳۰	۱۸۳	۸۳	۱۶	۱۱	۵
۳۰	۱۲۶۵۵	۵۷۴۳	۶۹۱۲	۸۴	۲۴	۹	۱۵
۳۱	۳۶۳	۲۹۶	۶۷	۸۵	۶۰	۴۲	۱۸
۳۲	۱۴۶۲	۸۸۶	۵۷۶	۸۶	۱۷	۷	۱۰
۳۳	۴۷۱	۳۷۳	۹۸	۸۷	۸	۳	۵
۳۴	۶۷۰	۴۹۶	۱۷۴	۸۸	۱۳	۷	۶
۳۵	۷۳۷۴	۳۹۳۳	۳۴۵۱	۸۹	۲	۱	۱
۳۶	۶۹۷	۴۹۶	۲۰۱	۹۰	۱۷۰	۷۷	۹۳
۳۷	۳۰۷	۲۲۷	۸۰	۹۱	۱۴	۲	۱۲
۳۸	۸۲۵	۵۰۹	۳۱۶	۹۲	۲۸	۷	۲۱
۳۹	۲۶۷	۱۸۳	۸۴	۹۳	۱۰	۲	۸
۴۰	۱۱۳۶۷	۵۳۹۴	۵۹۷۳	۹۴	۹	۲	۷
۴۱	۳۷۴	۲۵۵	۱۱۹	۹۵	۱۴	۹	۵
۴۲	۸۳۱	۵۰۴	۳۲۷	۹۶	۸	۳	۵
۴۳	۳۰۹	۱۷۳	۱۳۶	۹۷	۱۵	۵	۱۰
۴۴	۲۹۵	۱۹۶	۹۹	۹۸	۱۱	۱	۱۰
۴۵	۴۷۹۵	۲۵۵۲	۲۲۴۳	۹۹	۱۳	۲	۱۱
۴۶	۳۳۴	۲۱۵	۱۱۹	۱۰۰	۱۲	۷	۵
۴۷	۳۴۱	۱۸۰	۱۶۱	۱۰۱	۰	۰	۰
۴۸	۶۹۹	۴۰۱	۲۹۸	۱۰۲	۱	۰	۱
۴۹	۱۴۰	۷۴	۶۶	۱۰۳	۰	۰	۰
۵۰	۹۸۵۸	۵۰۲۹	۴۸۲۹	۱۰۴	۰	۰	۰
۵۱	۱۰۹	۶۷	۴۲	۱۰۵	۱	۰	۱
۵۲	۶۹۵	۵۶۲	۱۳۳	۱۰۶	۰	۰	۰
۵۳	۱۱۱	۸۳	۲۸	۱۰۷	۲	۱	۱

تحتہ ضمیمہ نشان (۲) باظہار تقسیم عمری دس ہزار نفوس آبادی ہر جنس در ممالک محروسہ سرکار عالی و ہر خطہ قدرتی

تحت عمر	سنہ ۱۹۲۱ء		سنہ ۱۹۱۱ء		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۸۹۱ء		سنہ ۱۸۸۱ء	
	ذکور	اناث	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ممالک محروسہ سرکار عالی										
۰ تا ۱	۲۵۹	۲۷۲	۲۶۴	۲۹۱	۱۵۱	۱۶۵	۲۶۸	۲۹۰	۳۰۴	۲۳۶
۱ تا ۲	۱۴۴	۱۵۵	۱۷۸	۲۰۳	۲۰۳	۲۲۳	۲۱۹	۲۳۱	۲۰۰	۲۲۸
۲ تا ۳	۲۳۳	۲۵۶	۳۳۳	۳۷۰	۲۷۴	۳۰۶	۳۳۳	۳۷۴	۲۵۶	۲۹۱
۳ تا ۴	۲۳۵	۲۷۸	۲۹۱	۳۲۸	۳۴۱	۳۰۴	۲۹۸	۳۴۲	۲۹۰	۳۲۵
۴ تا ۵	۲۸۸	۳۰۹	۳۰۳	۳۱۶	۲۹۱	۳۰۷	۳۱۱	۳۲۸	۳۴۸	۳۸۲
جملہ ۰ تا ۵	۱۱۵۹	۱۲۷۰	۱۳۶۹	۱۵۰۸	۱۱۶۱	۱۲۷۴	۱۴۲۹	۱۵۹۳	۱۳۰۶	۱۴۵۳
۵ تا ۱۰	۱۳۸۰	۱۵۰۲	۱۲۶۲	۱۲۷۳	۱۳۳۲	۱۳۷۵	۱۳۳۱	۱۳۲۵	۱۲۷۷	۱۲۹۰
۱۰ تا ۱۵	۱۲۷۹	۱۱۰۲	۱۱۲۵	۹۵۵	۱۳۰۳	۱۱۱۷	۱۰۷۸	۸۹۰	۱۲۳۰	۱۰۴۴
۱۵ تا ۲۰	۶۱۲	۶۰۰	۷۳۵	۶۶۷	۷۵۵	۶۷۵	۷۲۳	۷۸۰	۷۸۸	۸۰۵
۲۰ تا ۲۵	۷۳۹	۸۸۰	۷۹۰	۹۵۴	۷۱۵	۸۹۳	۸۰۶	۹۸۳	۸۱۷	۹۸۶
۲۵ تا ۳۰	۸۹۸	۸۳۲	۹۲۹	۹۰۱	۹۲۳	۹۶۵	۹۷۱	۹۱۵	۹۵۸	۹۱۳
۳۰ تا ۳۵	۸۷۸	۹۰۹	۸۶۰	۹۲۲	۹۵۰	۹۷۶	۹۱۴	۹۳۲	۹۵۸	۹۱۰
۳۵ تا ۴۰	۶۰۴	۴۹۶	۵۹۳	۴۹۳	۶۰۴	۵۲۳	۵۵۸	۴۴۱	۵۶۹	۴۶۳
۴۰ تا ۴۵	۶۷۴	۶۱۲	۷۴۱	۶۱۳	۷۵۱	۶۱۹	۷۳۸	۶۰۳	۷۱۸	۶۷۹
۴۵ تا ۵۰	۳۶۸	۳۰۲	۳۷۴	۲۸۱	۳۵۴	۲۸۶	۳۲۳	۲۳۶	۳۱۲	۲۶۹
۵۰ تا ۵۵	۵۲۹	۵۱۱	۵۲۱	۵۰۶	۵۱۰	۵۱۱	۴۹۷	۴۹۵	۴۶۱	۴۷۹
۵۵ تا ۶۰	۱۷۱	۱۳۸	۱۴۶	۱۱۵	۱۶۴	۱۳۷	۱۱۹	۹۲	۱۳۳	۱۳۴
۶۰ تا ۶۵	۳۳۹	۳۶۶	۳۲۸	۳۶۴	۴۷۸	۵۴۹	۵۱۳	۶۱۷	۴۶۶	۵۶۹
۶۵ تا ۷۰	۸۹	۷۵	۶۲	۵۸						
۷۰ و زائد	۱۸۱	۲۰۳	۱۶۵	۱۹۱						
اوسط عمر	۲۵٫۸	۲۵٫۳	۲۵٫۵	۲۵٫۱۰	۲۵٫۲	۲۵٫۱	۲۴٫۶	۲۴٫۳	۲۴٫۵	۲۴٫۴
تلنگانہ										
۰ تا ۵	۱۱۰۳	۱۲۳۱	۱۳۷۴	۱۵۳۲	۲۳۴۴	۲۶۷۵	۱۳۸۶	۱۵۵۰	۱۳۸۹	۱۵۷۰
۵ تا ۱۰	۱۳۸۰	۱۵۷۷	۱۳۰۹	۱۳۰۳			۱۳۶۷	۱۳۶۱	۱۳۰۲	۱۳۰۵
۱۰ تا ۱۵	۱۳۷۳	۱۱۵۹	۱۱۷۲	۹۸۱	۱۲۹۱	۱۰۸۴	۱۱۷۴	۹۷۵	۱۲۲۴	۱۰۴۱
۱۵ تا ۲۰	۷۶۲	۷۵۱	۷۶۱	۷۹۵	۸۰۷	۸۴۰	۷۸۸	۸۴۵	۸۱۰	۸۳۶
۲۰ تا ۴۰	۳۰۷۷	۳۰۶۵	۳۰۹۱	۳۱۸۱	۵۵۹۸	۵۳۱۱	۳۱۳۵	۳۱۳۵	۳۱۵۲	۳۰۹۴
۴۰ تا ۶۰	۱۶۰۷	۱۶۱۶	۱۷۱۳	۱۵۵۷			۱۶۰۴	۱۴۸۲	۱۵۹۹	۱۵۰۸
۶۰ و زائد	۵۹۸	۶۱۰	۵۸۰	۶۲۴			۵۴۶	۶۵۲	۵۳۴	۶۴۶
اوسط عمر	۳۰٫۴	۳۰٫۱	۲۴٫۹	۲۴٫۴	۰	۰	۲۴٫۴	۲۴٫۰	۲۴٫۳	۲۴٫۲
کرمنٹواڑی										
۰ تا ۵	۱۲۱۹	۱۳۲۱	۱۳۶۴	۱۴۸۸	۲۶۷۵	۲۳۴۱	۱۴۶۵	۱۶۲۷	۱۲۳۸	۱۳۵۷
۵ تا ۱۰	۱۳۸۱	۱۴۲۲	۱۲۱۳	۱۲۱۶			۱۳۰۰	۱۲۹۲	۱۲۵۷	۱۲۹۱
۱۰ تا ۱۵	۱۱۷۸	۱۰۵۰	۱۰۷۷	۹۲۹	۱۳۱۵	۱۱۴۹	۹۹۵	۸۱۸	۱۲۴۷	۱۰۴۴
۱۵ تا ۲۰	۶۵۸	۶۴۶	۷۰۸	۷۳۸	۷۰۵	۶۱۳	۶۶۹	۶۱۵	۷۷۱	۷۸۲
۲۰ تا ۴۰	۳۱۶۵	۳۱۰۲	۳۲۵۴	۳۳۵۷			۳۳۴۶	۳۳۸۹	۳۴۳۴	۳۴۱۹
۴۰ تا ۶۰	۱۷۷۸	۱۷۰۹	۱۸۵۴	۱۶۷۱	۵۳۰۵	۵۶۹۷	۱۷۳۹	۱۵۶۲	۱۶۴۴	۱۶۰۰
۶۰ و زائد	۶۲۱	۶۷۹	۵۳۰	۶۰۱			۴۸۵	۵۸۶	۴۱۹	۵۰۷
اوسط عمر	۳۰٫۶	۳۰٫۵	۳۵٫۶	۳۵٫۲	۰	۰	۲۴٫۶	۲۴٫۹	۲۴٫۶	۲۴٫۶

تختہ ضمیمہ نشان (۳) تقسیم عمری دس ہزار نفوس آبادی ہر جنس بلحاظ ہر مذہب اہمہ

عمر	سنہ ۱۹۲۱ء		سنہ ۱۹۱۱ء		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۸۹۱ء		سنہ ۱۸۸۱ء	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ہندو	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۱۵۰	۱۲۵۶	۱۳۸۱	۱۵۱۸	۱۱۷۳	۱۲۸۵	۱۴۴۵	۱۶۰۹	۱۳۲۲	۱۴۴۷
۵ تا ۱۰	۱۳۸۱	۱۵۰۸	۱۲۶۱	۱۲۶۷	۱۳۴۱	۱۲۶۱	۱۳۳۹	۱۳۲۸	۱۲۸۲	۱۲۸۴
۱۰ تا ۱۵	۱۳۸۱	۱۱۰۶	۱۱۲۳	۹۴۶	۱۳۱۰	۱۱۰۷	۱۰۸۵	۸۹۵	۱۲۳۰	۱۰۳۵
۱۵ تا ۲۰	۷۱۴	۶۹۵	۷۳۴	۷۶۶	۷۵۳	۷۷۸	۷۲۱	۷۷۷	۷۸۵	۸۰۱
۲۰ تا ۴۰	۳۱۱۶	۳۱۷۱	۳۱۷۱	۳۲۷۴	۳۱۷۷	۳۲۵۹	۳۲۳۶	۳۲۶۲	۳۲۷۱	۳۲۳۵
۴۰ تا ۶۰	۱۷۴۹	۱۶۷۶	۱۷۸۴	۱۶۲۱	۱۷۷۸	۱۶۵۹	۱۶۶۸	۱۵۱۸	۱۶۰۳	۱۵۳۴
۶۰ و زائد	۶۰۶	۶۴۳	۵۴۶	۶۰۸	۴۶۸	۵۴۱	۵۰۶	۶۱۱	۵۰۰	۶۶۴
اوسط عمر	۲۵۶۸	۲۵۱۴	۲۵۶۲	۲۴۱۸	۲۵۱۱	۲۵۱۱	۲۴۱۳	۲۴۱۲	۲۴۰۴	۲۴۱۴
مسلمان	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۱۴۴	۱۲۷۳	۱۲۲۶	۱۳۵۹	۱۰۶۱	۱۱۶۴	۱۲۹۳	۱۴۴۲	۱۱۰۵	۱۰۶۰
۵ تا ۱۰	۱۳۱۱	۱۴۱۸	۱۲۱۱	۱۲۵۹	۱۲۶۴	۱۳۸۶	۱۲۶۲	۱۲۸۰	۱۱۸۰	۱۰۲۳
۱۰ تا ۱۵	۱۲۶۶	۱۰۸۶	۱۱۳۶	۱۰۱۵	۱۲۶۰	۱۱۱۷	۱۰۱۱	۸۳۶	۱۱۷۹	۷۹۹
۱۵ تا ۲۰	۷۳۱	۷۳۳	۷۶۱	۷۹۰	۷۶۸	۷۴۳	۷۴۷	۸۰۴	۷۸۱	۶۰۴
۲۰ تا ۴۰	۳۱۷۱	۳۱۵۸	۳۱۹۱	۳۲۵۷	۳۲۸۲	۳۳۴۱	۳۳۳۸	۳۳۶۷	۳۳۸۴	۳۶۴۱
۴۰ تا ۶۰	۱۷۴۴	۱۶۴۶	۱۸۲۶	۱۶۴۳	۱۸۰۰	۱۶۱۹	۱۶۷۷	۱۵۹۵	۱۶۴۳	۱۳۲۱
۶۰ و زائد	۶۵۳	۶۸۶	۶۴۸	۶۷۷	۵۶۵	۶۳۰	۵۸۲	۶۷۶	۶۲۸	۲۵۵۲
اوسط عمر	۲۶۱۱	۲۵۱۶	۲۶۰۱	۲۵۱۳	۲۶۱۰	۲۵۱۳	۲۵۱۶	۲۵۱۱	۲۵۱۸	۲۵۱۲
عیسائی	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۰۴۶	۱۲۸۰	۱۲۳۶	۱۵۸۸	۱۰۶۱	۱۳۴۱	۱۰۸۵	۱۴۸۶	۹۴۱	۱۶۳۰
۵ تا ۱۰	۱۴۲۷	۱۵۷۶	۱۲۰۲	۱۴۱۳	۱۱۴۲	۱۴۹۶	۱۱۰۷	۱۴۱۵	۹۳۸	۱۴۴۵
۱۰ تا ۱۵	۱۳۲۶	۱۲۹۵	۱۰۶۲	۱۱۳۵	۱۰۶۱	۱۲۳۴	۸۰۱	۱۱۳۳	۸۶۱	۱۱۸۱
۱۵ تا ۲۰	۶۸۸	۸۱۰	۷۲۸	۹۳۱	۷۱۹	۱۰۱۴	۶۸۹	۱۰۸۷	۶۶۰	۱۰۴۷
۲۰ تا ۴۰	۳۳۲۰	۳۱۰۳	۳۹۰۰	۳۲۶۷	۴۳۰۲	۳۲۷۵	۴۸۳۵	۳۲۷۶	۵۰۰۹	۳۱۷۳
۴۰ تا ۶۰	۱۵۱۵	۱۳۹۵	۱۴۴۱	۱۲۵۴	۱۳۶۱	۱۳۱۷	۱۱۵۴	۱۳۰۴	۱۲۸۰	۱۳۶۶
۶۰ و زائد	۴۰۰	۴۵۴	۴۳۱	۴۱۲	۳۸۴	۳۲۳	۳۲۹	۳۹۹	۳۰۱	۴۲۰
اوسط عمر	۲۳۰۵	۲۳۱۰	۲۴۱۳	۲۲۱۳	۲۴۱۶	۲۲۱۴	۲۴۱۰	۲۲۱۳	۲۵۱۳	۲۲۱۴
جینی	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۹۷۸	۱۱۵۴	۱۰۶۶	۱۳۵۹	۹۰۴	۱۱۹۰	۱۰۷۲	۱۳۹۴	۱۰۷۳	۱۱۴۲
۵ تا ۱۰	۱۱۶۷	۱۲۹۲	۱۰۸۵	۱۲۰۱	۱۰۱۵	۱۱۵۸	۱۰۲۲	۱۱۳۷	۹۸۸	۱۰۳۰
۱۰ تا ۱۵	۱۱۹۳	۱۰۸۶	۱۱۲۳	۹۶۲	۱۲۴۸	۱۱۲۵	۱۰۵۹	۹۱۵	۹۴۰	۸۷۵
۱۵ تا ۲۰	۸۴۶	۸۰۰	۷۷۲	۸۰۵	۸۴۸	۸۰۱	۷۶۹	۸۱۸	۷۹۰	۸۰۶
۲۰ تا ۴۰	۳۲۳۹	۳۲۸۱	۳۳۵۶	۳۳۹۵	۳۴۱۳	۳۴۵۰	۳۵۶۲	۳۴۴۷	۳۶۸۲	۳۵۰۵
۴۰ تا ۶۰	۱۸۸۹	۱۶۶۹	۱۹۷۰	۱۶۶۴	۱۹۸۹	۱۷۵۰	۱۹۶۱	۱۶۲۹	۱۹۱۵	۱۶۹۷
۶۰ و زائد	۶۸۹	۷۱۰	۶۲۸	۶۱۴	۵۰۳	۵۱۹	۵۵۵	۶۶۰	۶۱۲	۸۴۶
اوسط عمر	۲۶۱۳	۲۶۱۳	۲۷۱۲	۲۵۱۶	۲۶۱۸	۲۵۰۷	۲۷۱۱	۲۵۱۶	۲۷۱۲	۲۷۱۶
مقدمیہ	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۴۳۴	۱۶۴۶	۱۶۳۱	۱۹۰۷	۱۲۷۶	۱۵۸۶	۱۵۰۱	۱۷۹۳	۰	۰
۵ تا ۱۰	۱۵۵۹	۱۵۹۶	۱۵۶۰	۱۵۸۲	۱۵۳۳	۱۴۳۰	۱۵۴۰	۱۴۵۶	۰	۰
۱۰ تا ۱۵	۱۲۵۰	۱۱۴۶	۱۱۸۳	۹۹۸	۱۲۸۸	۱۱۴۷	۱۱۹۰	۱۰۳۳	۰	۰
۱۵ تا ۲۰	۵۹۳	۵۰۵	۶۶۸	۶۵۰	۷۰۵	۸۳۱	۵۸۱	۶۷۳	۰	۰
۲۰ تا ۴۰	۲۹۲۴	۲۹۹۱	۲۹۱۵	۳۱۰۲	۳۱۱۲	۳۲۱۵	۲۹۵۹	۳۱۲۳	۰	۰
۴۰ تا ۶۰	۱۶۶۳	۱۳۶۵	۱۵۵۱	۱۲۵۳	۱۶۵۱	۱۳۳۹	۱۷۰۶	۱۴۲۲	۰	۰
۶۰ و زائد	۵۷۸	۵۵۰	۵۰۲	۵۰۸	۴۳۴	۴۵۲	۵۲۳	۵۰۲	۰	۰
اوسط عمر	۲۴۱۶	۲۳۱۰	۲۳۱۳	۲۲۱۰	۲۳۱۵	۲۲۱۸	۲۴۱۱	۲۲۱۸	۰	۰

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تقسیم عمری ایک ہزار نفوس آبادی ہر جنس بلحاظ بعض ذات یا اقوام

ذات یا قوم	ذکور - تعداد فی ہزار عمرہ					اناث - تعداد فی ہزار عمرہ				
	۰ تا ۵	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ و زائد	۰ تا ۵	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ و زائد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ہندو										
(۱) برہمن	۹۲	۱۲۸	۱۰۵	۴۳۰	۲۳۶	۱۲۹	۱۳۹	۹۹	۳۹۵	۲۳۸
(۲) دھنگر	۱۱۲	۱۴۳	۸۸	۴۰۸	۲۴۹	۱۱۱	۱۴۰	۷۳	۳۹۴	۲۸۳
(۳) گلہ	۱۲۳	۱۴۱	۱۰۹	۳۹۴	۲۳۳	۱۳۳	۱۵۱	۱۰۶	۳۷۰	۲۴۰
(۴) گوندلا	۱۳۱	۱۹۲	۱۴۴	۳۹۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۴۹	۱۵۲	۳۶۲	۱۸۴
(۵) کاپو	۱۳۱	۱۵۲	۱۰۳	۳۹۷	۲۲۷	۱۲۱	۱۵۱	۱۰۷	۳۷۹	۲۴۲
(۶) کولی	۱۱۲	۱۷۱	۱۴۴	۳۹۵	۱۷۸	۱۴۳	۱۴۱	۶۲	۴۲۸	۲۲۶
(۷) کومٹی	۱۲۲	۱۳۷	۱۲۱	۴۰۵	۲۱۵	۱۳۱	۱۲۳	۱۰۶	۳۴۹	۲۹۱
(۸) لنگایت	۱۴۶	۱۶۶	۹۸	۳۵۷	۲۳۳	۱۲۴	۱۴۵	۵۷	۳۸۹	۲۸۵
(۹) مادیگا	۱۳۰	۱۶۶	۱۴۱	۳۷۵	۱۹۰	۱۱۵	۱۴۹	۱۲۶	۴۰۶	۲۰۴
(۱۰) مانگ	۱۳۹	۱۶۸	۹۵	۳۹۵	۲۱۳	۱۳۵	۱۶۱	۷۳	۳۸۳	۲۴۸
(۱۱) مہار	۱۴۷	۱۹۸	۹۹	۳۱۷	۲۳۹	۱۶۳	۱۹۳	۷۳	۳۸۰	۱۹۱
(۱۲) مالا	۱۳۱	۱۶۲	۱۴۹	۳۷۲	۱۹۶	۱۱۹	۱۵۳	۱۰۹	۴۱۶	۲۰۳
(۱۳) مرہٹا	۱۲۳	۸۰	۱۲۳	۴۴۳	۲۳۱	۱۳۱	۱۹۳	۸۵	۳۸۰	۲۱۱
(۱۴) منور	۱۰۹	۱۵۰	۱۱۶	۳۸۹	۲۳۶	۱۳۶	۱۴۴	۱۰۲	۳۶۹	۲۴۹
(۱۵) مترسی	۱۱۳	۱۶۱	۱۲۷	۳۵۹	۲۴۰	۱۱۷	۱۵۴	۱۳۷	۳۷۷	۲۱۵
(۱۶) سالے	۱۵۲	۱۲۵	۱۱۵	۳۷۴	۲۳۴	۱۳۳	۱۳۷	۱۱۲	۳۵۷	۲۶۱
(۱۷) تلگا	۱۲۲	۱۴۶	۱۱۴	۳۸۳	۲۳۵	۱۴۱	۱۶۸	۱۱۱	۳۶۴	۲۱۶
مسلمان										
(۱۸) پٹھان	۱۰۱	۱۱۹	۹۵	۴۴۲	۲۴۳	۱۳۳	۱۶۳	۷۶	۳۵۸	۲۷۰
(۱۹) سید	۹۵	۱۵۲	۱۱۴	۳۷۷	۲۶۲	۹۶	۱۳۷	۹۱	۳۹۳	۲۸۳
(۲۰) شیخ	۱۱۵	۱۵۴	۱۰۹	۴۰۱	۲۲۱	۱۲۲	۱۶۴	۸۸	۳۹۷	۲۲۹
عیسائی										
(۲۱) دیسی عیسائی	۱۲۳	۱۷۵	۱۱۴	۳۷۰	۲۱۸	۱۳۸	۱۷۹	۱۱۳	۳۹۰	۱۸۰
قدیمہ										
(۲۲) گوند	۱۳۴	۱۶۸	۱۳۸	۳۷۴	۱۸۶	۱۱۹	۱۶۳	۹۱	۳۷۶	۲۴۳
(۲۳) لمبادا	۱۶۷	۱۹۲	۱۰۲	۳۲۹	۲۱۰	۱۸۴	۱۷۲	۹۱	۳۲۸	۲۲۵

تختہ ضمیمہ نشان (۴) الف تناسب اطفال معمرہ اندرون ۱۲ سال و اشخاص معمرہ زائد از ۶۴ سال بمقابلہ اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۶۴ در بعض ذات یا قوم و تناسب اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ فیصد اناث

ذات یا قوم	تناسب اطفال ہر دو جنس فی صد		تناسب اشخاص معمرہ زائد از ۶۴ سال فیصد اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۶۴		تعداد اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ بہ صد اناث
	اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰	اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۶۴	ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵	۶
ہندو					
برہمن	۵۸	۱۶۳	۵۴	۵۹	۳۱
دہنگر	۶۳	۱۶۶	۶۱	۶۱	۳۱
گلا	۷۱	۳۱۶	۵۹	۶۴	۲۶
گونڈلا	۸۱	۲۴۷	۳۹	۵۱	۲۷
کاپو	۷۰	۲۰۹	۵۷	۷۹	۳۷
کوئی	۶۸	۲۲۶	۴۴	۵۳	۳۸
کومٹی	۶۸	۲۱۵	۵۳	۸۴	۲۴
لنگایت	۷۸	۱۹۹	۶۵	۷۳	۲۹
مادیگا	۷۱	۲۰۸	۵۱	۵۰	۳۶
مانگ	۷۶	۱۹۵	۵۴	۶۵	۳۰
مہار	۱۰۰	۲۱۷	۷۵	۵۰	۳۲
مالا	۶۳	۲۱۲	۴۳	۴۸	۲۸
مرہٹا	۶۳	۱۶۷	۵۲	۵۶	۳۲
منور	۷۱	۲۱۴	۶۱	۶۸	۲۴
نتراسی	۷۳	۱۹۵	۶۷	۵۷	۲۵
ساکے	۷۵	۲۰۸	۶۲	۷۳	۲۷
تلگا	۷۷	۲۲۹	۶۲	۵۹	۲۵
مسلمان					
پٹھان	۶۳	۲۱۳	۵۵	۷۵	۲۹
سید	۶۲	۱۸۳	۶۹	۷۱	۲۷
شیخ	۷۰	۱۸۵	۵۵	۵۸	۳۰
عیسائی					
دیسی عیسائی	۸۱	۳۱۳	۵۹	۴۶	۲۹
قدیمہ					
گونڈ	۸۲	۲۱۵	۵۶	۶۵	۲۷
لمباڑا	۱۰۹	۳۱۱	۶۴	۶۹	۲۴

تخمہ ضمیمہ نشان (ب) تناسب اطفال معمرہ اندرون دہ سال و اشخاص معمر ۶۰ و زائد بہ اشخاص معمر ۱۵ تا ۴ و تناسب اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴ فیصد اناث

نمبر شمار	تناسب اطفال ہر دو جنس فیصد						تناسب اشخاص معمرہ ۶۰ و زائد فیصد اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴						تعداد اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴ بہ صد اناث			
	اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴			اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴			سنہ ۱۹۲۱ء		سنہ ۱۹۱۱ء		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۸۹۱ء			
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۹	۶۸	۶۲	۷۱	۱۷۵	۱۵۷	۱۵۷	۱۶۵	۱۶	۱۷	۱۴	۱۵	۱۲	۱۳	۱۵	۳۱	۳۵	۳۴	۳۵
تلنگانہ	۶۵	۷۱	۰	۷۲	۱۷۵	۱۶۵	۰	۱۶۳	۱۴	۱۶	۱۵	۱۶	۰	۱۴	۱۶	۳۱	۳۴	۰	۳۴
بلدہ و حیدرآباد	۴۵	۴۷	۰	۴۱	۱۲۴	۱۲۲	۰	۱۱۳	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۰	۱۳	۱۶	۳۳	۳۵	۰	۳۶
مہاراشٹر بلدہ	۶۵	۶۶	۰	۶۶	۱۶۱	۱۵۳	۰	۱۸۷	۱۸	۱۷	۱۸	۱۵	۰	۱۶	۱۹	۳۳	۳۲	۰	۳۹
ورنگل	۶۷	۶۵	۰	۶۸	۱۶۶	۱۷۷	۰	۱۸۷	۱۴	۱۴	۱۵	۱۵	۰	۱۴	۱۶	۳۳	۳۴	۰	۳۴
کریم نگر	۸۵	۷۶	۰	۸۰	۳۳۷	۱۷۷	۰	۱۸۶	۱۴	۱۴	۱۷	۱۴	۰	۱۳	۱۴	۲۶	۳۵	۰	۳۴
عادل آباد	۷۷	۸۲	۰	۸۳	۱۸۶	۱۸۶	۰	۱۹۰	۱۶	۱۷	۱۱	۱۴	۰	۱۲	۱۵	۳۱	۳۲	۰	۳۳
سیدک	۶۵	۶۷	۰	۶۴	۱۵۵	۱۵۲	۰	۱۵۰	۱۹	۱۷	۱۹	۱۸	۰	۱۸	۱۹	۲۴	۳۵	۰	۳۴
نظام آباد	۶۴	۶۵	۰	۶۶	۱۵۳	۱۵۰	۰	۱۵۳	۱۷	۱۸	۱۴	۱۷	۰	۱۳	۱۷	۲۴	۳۵	۰	۳۴
محبوب نگر	۷۱	۶۹	۰	۷۲	۱۷۰	۱۵۹	۰	۱۷۱	۱۷	۱۶	۱۶	۱۶	۰	۱۴	۱۶	۳۴	۳۴	۰	۳۵
گلکنڈہ	۶۷	۷۷	۰	۸۳	۱۶۳	۱۷۸	۰	۱۹۶	۱۶	۱۴	۱۵	۱۵	۰	۱۵	۱۷	۳۳	۳۴	۰	۳۴
مرہٹواڑی	۷۰	۶۶	۰	۷۰	۱۷۷	۱۵۰	۰	۱۹۵	۱۶	۱۸	۱۳	۱۵	۰	۱۲	۱۴	۳۱	۳۶	۰	۳۶
اورنگ آباد	۷۲	۶۸	۰	۶۹	۱۰۲	۱۵۳	۰	۱۵۳	۱۴	۱۵	۱۲	۱۳	۰	۱۴	۱۵	۳۳	۳۶	۰	۳۶
بیڑ	۷۶	۶۷	۰	۶۸	۱۸۰	۱۴۹	۰	۱۵۱	۱۷	۱۷	۱۲	۱۳	۰	۱۳	۱۴	۳۱	۳۴	۰	۳۶
ناندیڑ	۷۶	۶۵	۰	۷۱	۱۸۷	۱۴۶	۰	۱۵۹	۱۶	۱۹	۱۲	۱۶	۰	۱۲	۱۵	۳۰	۳۶	۰	۳۶
بھنسی	۷۲	۶۶	۰	۰۱	۱۸۷	۱۴۷	۰	۱۵۸	۱۴	۱۷	۱۲	۱۴	۰	۱۲	۱۴	۳۱	۳۷	۰	۳۷
گلبرگہ شرف	۶۳	۶۵	۰	۶۷	۱۶۶	۱۵۰	۰	۱۵۶	۱۸	۲۱	۱۶	۱۶	۰	۱۱	۱۷	۳۰	۳۵	۰	۳۶
عثمان آباد	۷۴	۶۵	۰	۷۰	۱۸۴	۱۴۷	۰	۱۵۴	۱۷	۱۶	۱۳	۱۳	۰	۱۲	۱۳	۳۱	۳۴	۰	۳۸
رائچور	۶۳	۶۵	۰	۷۶	۱۶۹	۱۶۱	۰	۱۸۳	۱۵	۱۳	۱۲	۱۳	۰	۹	۱۳	۳۰	۳۲	۰	۳۵
بیدر	۷۳	۶۵	۰	۶۸	۱۸۲	۱۴۶	۰	۱۵۳	۱۹	۲۰	۱۵	۱۷	۰	۱۴	۱۷	۳۰	۳۶	۰	۳۶

تخمہ ضمیمہ نشان (د) الف تناسب اطفال معمرہ اندرون دہ سال و اشخاص معمر زائد از ۶۰ سال اشخاص معمرہ تا ۴ و بعض مذاہب تناسب اناث کتخدا معمرہ تا ۴ فیصد اناث

مذہب و خطہ قدرتی	تناسب اطفال ہر دو جنس فی صد	تناسب اشخاص معمر زائد از ۶۰ سال فیصد اشخاص معمرہ تا ۴		تعداد اناث کتخدا معمرہ تا ۴ بہ صد اناث
	اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴	اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴	ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵	۶
ہندو ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۹	۱۷۴	۱۶	۱۶	۳۱
تلنگانہ	۶۹	۱۶۳	۱۶	۱۶	۳۱
مرہٹواڑی	۶۹	۱۷۵	۱۶	۱۸	۳۱
مسلمان ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۶	۱۶۸	۱۷	۱۸	۳۱
تلنگانہ	۶۰	۱۵۲	۱۶	۱۷	۳۲
مرہٹواڑی	۷۱	۱۸۶	۱۷	۱۸	۳۰
جین ممالک محروسہ سرکار عالی	۵۶	۱۵۱	۱۶	۱۷	۳۲
تلنگانہ	۳۲	۸۴	۷	۹	۳۱
مرہٹواڑی	۵۹	۱۵۵	۱۸	۱۸	۳۲
عیسائی ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۵	۱۸۴	۱۱	۱۱	۳۱
تلنگانہ	۶۰	۱۷۵	۱۴	۱۱	۳۱
مرہٹواڑی	۸۷	۲۱۱	۱۵	۱۴	۳۰
قدیمی ممالک محروسہ سرکار عالی	۸۶	۲۱۵	۱۶	۱۵	۳۱
تلنگانہ	۸۴	۲۰۱	۱۵	۱۴	۳۲
مرہٹواڑی	۹۲	۲۵۱	۱۹	۱۶	۲۹

تختہ ضمیمہ نشان (۶) تفاوت آبادی در بعض مدتہائے عمر

ضلع و خطۂ قدرتی	تفاوت فیصد آبادی (بیشی + کمی -)						
	مدت	جملہ عمریں	۰ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ تا ۶۰	۶۰ و زائد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۹٫۲	+ ۲۶٫۹	+ ۲٫۷	+ ۱۶٫۰	+ ۱۹٫۹	+ ۳۰٫۱
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	- ۳٫۴	- ۱۴٫۲	+ ۱۸٫۷	- ۳٫۸	- ۳٫۴	- ۱۲٫۲
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۳۰٫۰	+ ۳۸٫۸	+ ۳٫۱	+ ۱۸٫۰	+ ۱۸٫۹	+ ۳۶٫۶
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	- ۶٫۸	- ۸٫۵	+ ۶٫۹	- ۱۰٫۳	- ۶٫۶	+ ۰٫۱
تلنگانہ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۷٫۵	+ ۲۵٫۵	+ ۱۵٫۲	۲۱٫۶	+ ۳۰٫۵	+ ۴۴٫۴
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۴٫۰	- ۲٫۴	+ ۱۳٫۸	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۲۱٫۳	+ ۲۶٫۸	+ ۱۱٫۹	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	- ۴٫۰	- ۹٫۱	+ ۱۲٫۳	- ۶٫۴	- ۳٫۰	- ۴٫۲
بلدہ حیدرآباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۲٫۹	+ ۶۳٫۲	+ ۳۲٫۲	۴۸٫۸	+ ۳۷٫۲	+ ۴۰٫۵
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۸٫۰	+ ۱۶٫۱	+ ۲۴٫۳	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۱۱٫۶	+ ۱۲٫۱	+ ۱۲٫۱	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	- ۱۹٫۴	- ۲۲٫۳	- ۱۱٫۸	- ۱۸٫۵	- ۱۷٫۶	- ۲۹٫۶
اطراف بلدہ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۹٫۵	+ ۱۴٫۶	- ۶٫۶	- ۲٫۱	+ ۰٫۸	+ ۱۰٫۳
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۷٫۹	+ ۰٫۴	+ ۳٫۴	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۲۳٫۶	+ ۳۰٫۲	+ ۸٫۸	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	- ۴٫۷	- ۶٫۲	+ ۱۰٫۲	- ۴٫۸	- ۷٫۶	- ۸٫۰
ورنگل	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۲۶٫۲	+ ۳۴٫۱	+ ۲۲٫۵	+ ۲۷٫۰	+ ۳۰٫۰	+ ۲۳٫۶
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۱۱٫۶	+ ۲٫۸	+ ۱۸٫۳	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	- ۴٫۹	- ۱٫۲	- ۹٫۸	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	+ ۲٫۲	- ۶٫۶	+ ۱۹٫۷	+ ۴٫۴	+ ۱٫۸	- ۳٫۳
کریم نگر	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۶٫۷	+ ۱۵٫۲	+ ۱۳٫۹	+ ۱۵٫۸	+ ۱۹٫۹	+ ۱۴٫۴
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	- ۵٫۳	- ۱۲٫۸	- ۰٫۷	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۹٫۲	+ ۱۱٫۵	- ۴٫۷	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	- ۳٫۰	+ ۱۸٫۹	- ۱۱٫۳	+ ۲٫۶	- ۱٫۶	
عادل آباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۷٫۹	+ ۲٫۲	+ ۱۸٫۳	+ ۸٫۵	+ ۱۴٫۷	+ ۷٫۴
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۱۷٫۷	+ ۹٫۶	+ ۱۵٫۱	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۱۲۷٫۰	+ ۱۴۶٫۹	+ ۹۵٫۵	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	+ ۵٫۷	- ۵٫۵	+ ۳۹٫۰	+ ۱۶٫۲	+ ۱۵٫۰	+ ۳۱٫۶

سلسلۂ تختہ بعضو مابعد

بیدک	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۱۶	+ ۳۷۶۵	+ ۳۰۶۴	+ ۳۷۶۶	+ ۱۶۶۲	+ ۳۰۶
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۰۶۵	− ۲۱۹				
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۸۷۱۳	+ ۱۰۱۱۹	+ ۱۷۶۳			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۵۶۸	− ۱۱۶۱	+ ۶۶۶			
نظام آباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۰۶۷	+ ۱۱۶۰	+ ۱۰۶۵	− ۷۶۹	− ۴۶۲	− ۸۶۰
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۰۶۷	− ۱۱۶۱	+ ۱۷۶۱	+ ۱۶۶۰	+ ۱۱۶۶	+ ۱۹۶۹
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	− ۱۰۶۴	− ۰۶۷	+ ۴۶۴			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۱۱۶۷	+ ۱۷۶۳	+ ۲۱۶۸			
محبوب نگر	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۲۳۶۱	+ ۴۵۱۳	+ ۹۶۹	+ ۱۶۶۰	− ۹۶۸	− ۵۶۰
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۴۶۶	− ۵۶۳	+ ۹۶۰	+ ۲۳۶۷	+ ۲۳۶۳	+ ۵۸۶۷
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۵۶۸	+ ۹۶۰	+ ۳۱۶۰			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	+ ۰۶۲	+ ۰۶۵	+ ۳۶۶			
نلگنڈہ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۲۶۶۳	+ ۳۲۶۰	+ ۱۶۶۲	+ ۲۶۷۹	− ۳۶۰	+ ۲۶۸
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۱۲۶۰	+ ۵۶۹	+ ۱۲۶۵			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۴۹۶۲	+ ۴۷۶۲	+ ۵۸۶۲			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۸۶۴	− ۱۸۶۴	+ ۱۶۸	− ۶۶۳	− ۷۶۱	− ۹۶۷
مرہٹواڑی	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۶۶۷	+ ۲۹۶۲	− ۸۶۱	− ۱۳۶۱	+ ۱۲۶۵	+ ۳۳۶۴
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۱۰۶۴	− ۲۴۶۵	+ ۲۳۶۸			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۱۸۶۲	+ ۳۱۶۲	− ۴۶۸			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۹۶۰	− ۲۶۲	+ ۱۶۰	− ۱۳۶۷	− ۹۶۹	+ ۴۶۷
اورنگ آباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۳۶۴	+ ۱۴۶۷	+ ۷۶۵	+ ۱۱۶۸	+ ۱۲۶۷	+ ۴۱۶۲
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۱۲۶۹	− ۲۲۶۶	+ ۶۶۷			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۲۶۵	+ ۳۴۶۸	+ ۱۶۶			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۱۷۶۹	− ۱۷۶۸	− ۴۶۳	− ۳۳۶۰	− ۱۵۶۸	− ۱۱۶۱
بیسر	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۵۶۰	+ ۱۹۶۹	− ۷۶۳	+ ۱۲۱۶	+ ۳۱۶۳	+ ۳۳۶۳
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۲۳۶۴	− ۳۳۶۹	+ ۴۶۹			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۲۶۴	+ ۴۳۶۳	− ۸۶۳			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۲۴۶۸	− ۲۴۶۱	+ ۷۱۸	− ۳۳۶۰	− ۳۱۶۴	− ۷۶۰
ناندیڑ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	− ۰۶۵	− ۱۳۶۷	+ ۱۷۶۸	− ۱۸۶۳	− ۱۱۶۹	− ۶۶۲
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۳۰۶۳	− ۳۴۶۶	+ ۱۶۶		۷	
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۳۹۶۸	+ ۶۱۶۷	+ ۲۶۰			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۳۶۹	− ۱۶۰	+ ۲۴۶۲	− ۱۵۶۶	− ۳۶۴	+ ۶۶۷
پربھنی	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۷۶۵	+ ۴۱۶۶	+ ۳۱۶۰	+ ۳۶۶۲	+ ۳۹۶۵	+ ۶۶۴۰
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۱۹۶۸	− ۳۲۶۷	+ ۵۶۹			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۲۰۶۷	+ ۳۶۶۹	− ۱۵۶۴			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۱۱۷	+ ۳۶۸	+ ۷۶۰	− ۵۶۸	− ۸۶۲	+ ۱۲۶۵
گلبرگہ شریف	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۲۳۶۹	+ ۵۶۵	− ۴۰۶۶	− ۱۷۶۵	− ۱۴۶۱	− ۲۶۰
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+ ۱۴۶۳	+ ۲۶۶۰	+ ۷۸۶۰			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۵۴۶۹	+ ۱۲۶۹	+ ۳۶۶۵			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۷۶۹	+ ۲۵۶۴	+ ۶۶۸	− ۵۶۷	− ۳۶۳	− ۱۴۶۶
عثمان آباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۹۶۴	+ ۳۹۶۷	+ ۱۱۶۰	+ ۱۴۶۷	+ ۲۷۶۱	+ ۳۵۶۹
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۱۶۶۵	− ۲۶۱۵	+ ۲۰۶۷			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۱۸۶۸	+ ۲۵۶۰	− ۸۶۹			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۴۶۰	+ ۱۶۱	+ ۱۱۶۶	− ۱۰۶۸	− ۶۶۰	+ ۱۲۶۹
رائچور	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۲۸۶۵	+ ۱۱۹۶۹	− ۱۳۶۲	+ ۴۹۶۵	+ ۶۷۶۷	+ ۱۰۸۶۸
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۰۶۶	− ۱۶۶۴	+ ۶۳۶۶			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۹۵۶۷	+ ۹۱۶۸	+ ۹۰۱۲			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۶۷۴	− ۸۶۸	+ ۶۶۵	− ۵۶۹	− ۱۳۶۸	− ۲۶۴
بیدر	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+ ۱۴۶۳	+ ۳۶۸	+ ۲۶۸	+ ۱۱۶۷	+ ۱۶۶۲	+ ۳۴۶۸
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	− ۱۵۶۰	− ۲۳۶۸	+ ۵۶۵			
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+ ۱۶۶۱	+ ۲۴۶۰	− ۵۶۱			
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	− ۵۶۷	− ۶۶۱	+ ۴۶۳	− ۱۷۶۰	− ۱۲۶۰	− ۱۶۸

تختہ ضمیمہ نشان (۷)۔ شرح ولادت بلحاظ جنس وخطۂ قدرتی

سال	تعداد ولادت فی ہزار نفوس جملہ آبادی (بلحاظ مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء)				
	ممالک محروسہ سرکار عالی	بلدۂ حیدرآباد		تلنگانہ (اضلاع)	مرہٹواڑی
	ہر دو جنس	ذکور	اناث	ہر دو جنس	ہر دو جنس
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۹۱۱ء	۵٫۴	۱۶٫۳	۱۶٫۰	۵٫۲	۶٫۳
سنہ ۱۹۱۲ء	۷٫۲	۱۳٫۰	۱۳٫۱	۶٫۱	۷٫۹
سنہ ۱۹۱۳ء	۷٫۲	۱۷٫۶	۱۶٫۳	۶٫۴	۷٫۲
سنہ ۱۹۱۴ء	۸٫۴	۱۹٫۶	۱۹٫۲	۸٫۵	۷٫۵
سنہ ۱۹۱۵ء	۸٫۷	۱۹٫۳	۱۸٫۸	۸٫۶	۸٫۰
سنہ ۱۹۱۶ء	۸٫۳	۱۹٫۴	۱۰٫۳	۸٫۵	۷٫۳
سنہ ۱۹۱۷ء	۸٫۸	۱۵٫۹	۱۴٫۷	۹٫۳	۷٫۹
سنہ ۱۹۱۸ء	۷٫۶	۱۳٫۹	۱۳٫۰	۸٫۲	۶٫۵
سنہ ۱۹۱۹ء	۵٫۴	۱۳٫۳	۱۱٫۸	۵٫۰	۵٫۳
سنہ ۱۹۲۰ء	۵٫۳	۱۰٫۳	۱۰٫۲	۵٫۳	۵٫۰

تختہ ضمیمہ نشان (۸)۔ شرح اموات بلحاظ جنس وخطۂ قدرتی

سال	تعداد اموات فی ہزار نفوس جملہ آبادی (بلحاظ مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء)				
	ممالک محروسہ سرکار عالی	بلدۂ حیدرآباد		تلنگانہ (اضلاع)	مرہٹواڑی
	ہر دو جنس	ذکور	اناث	ہر دو جنس	ہر دو جنس
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۹۱۱ء	۶٫۸	۱۶٫۷	۱۰٫۰	۶٫۳	۶٫۵
سنہ ۱۹۱۲ء	۵٫۷	۳۲٫۶	۳۱٫۲	۷٫۶	۱۰٫۰
سنہ ۱۹۱۳ء	۷٫۷	۱۱٫۲	۱۱٫۸	۶٫۵	۸٫۵
سنہ ۱۹۱۴ء	۸٫۹	۱۳٫۱	۱۳٫۵	۸٫۹	۸٫۷
سنہ ۱۹۱۵ء	۸٫۲	۱۱٫۴	۱۰٫۶	۸٫۹	۷٫۴
سنہ ۱۹۱۶ء	۹٫۸	۱۴٫۵	۱۶٫۶	۸٫۲	۱۰٫۸
سنہ ۱۹۱۷ء	۱۱٫۰	۳۵٫۵	۴۰٫۵	۹٫۴	۱۰٫۷
سنہ ۱۹۱۸ء	۱۲٫۰	۱۹٫۷	۲۸٫۹	۱۳٫۹	۱۰٫۱
سنہ ۱۹۱۹ء	۳۶٫۲	۲۰٫۹	۳۸٫۰	۳۷٫۵	۳۵٫۵
سنہ ۱۹۲۰ء	۷٫۵	۱۸٫۶	۱۹٫۳	۷٫۹	۶٫۲

باب ششم

(جنس)

۱۴۸۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اگرچہ کل امپیریل ٹیبلز میں آبادی کی تقسیم لحاظ جنس قائم رکھی گئی ہے لیکن اس باب کے لئے کوئی خاص ٹیبل مرتب نہیں کیا گیا۔ جو ٹیبلز کہ اس باب کے مباحث کے لئے بالخصوص مواد مہیا کرتے ہیں وہ تین ہیں (۱) ٹیبل نمبر (۷) جسمیں جنس کے اعداد و شمار کیساتھ ساتھ عمر۔ مذہب اور حالت ازدواجی کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں (۲) ٹیبل نمبر (۱۶) جسمیں انہیں اعداد و شمار کو ذات۔ قوم یا نسل کیساتھ جمع کیا گیا ہے (۳) ٹیبل نمبر (۱۱) جسمیں ممالک محروسہ سرکار عالی میں شمار شدہ ذکور و اناث کے مقاماتِ ولادت ظاہر کئے گئے ہیں۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱) میں آبادی کی جنسواری تقسیم لحاظ اضلاع ظاہر کی گئی ہے اور اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) میں یہی تفصیلات تعلقہ واری درج کئے گئے ہیں۔ تختہ جات مردم شماری سے جو مقابلہ اور تناسب اعداد ترتیب دیئے گئے ہیں وہ تختہ جات ضمیمہ مصحوبہ باب ہذا میں درج کئے گئے ہیں۔ انکے منجملہ :۔

تختۂ اوّل میں گزشتہ چاروں مردم شماریوں کے اعتبار سے جنسوں کا عام تناسب بلحاظ قدرتی و اضلاع دکھایا گیا ہے۔

تختۂ دوم میں مختلف میعاد ہائے عمر پر جنسوں کا تناسب لحاظ مذہب درج کیا گیا ہے۔

تختۂ سوم میں تناسب جنسی مختلف مدت ہائے عمر پر لحاظ مذہب و خطہ ہائے ملک دکھایا گیا ہے۔

تختۂ چہارم میں بعض منتخب ذاتوں کے اعتبار سے جنس کی تقسیم کی صراحت کی گئی ہے۔

تختۂ پنجم میں ہر جنس کے قلمبند شدہ حقیقی اعداد حیات و ممات بدوران دہ سالہ متعلقہ (۱) بلدہ حیدرآباد (۲) و اضلاع درج کئے گئے ہیں

۱۴۹۔ متواتر مردم شماریوں میں جنس کا تناسب۔ ۱۹۲۱ء میں ملک سرکار عالی کی حقیقی آبادی کے ہر ہزار ذکور کے مقابلہ میں اناث کا جو تناسب پڑتا ہے وہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے

اور سابقہ تینوں مردم شماریوں میں جو مماثلہ تناسب تھا وہ بھی بغرض تقابل دکھایا گیا ہے۔ یہ تناسب جسمیں ہمیشہ اناث کی قلت ظاہر ہوتی ہے سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک حال پر قایم تھا۔ سابقہ مردم شماری (سنہ ۱۹۱۱ء) میں اس میں کچھ اضافہ ہوا لیکن پھر از روئے شمار حالیہ اس میں انحطاط پیدا ہو گیا ہے۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہیں ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں بجز پنجاب کے کل صوبہ جات ہند میں اناث کے تناسب میں نمایاں انحطاط رہا ہے۔ چنانچہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ

سال	تعداد اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۶۴
سنہ ۱۹۰۱ء	۹۶۴
سنہ ۱۹۱۱ء	۹۶۸
سنہ ۱۹۲۱ء	۹۶۶

میں چند بڑے صوبہ جات کے تناسبہ اعداد بغرض وضاحت درج کئے گئے ہیں متصلہ صوبہ جات سے تقابل کیا جائے تو ملک سرکار عالی میں صوبہ بمبئی کی طرح اناث کے مقابلہ میں ذکور کی بیشی ہے اور صوبہ جات متوسط و برار اور مدراس میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ اس ضمن میں یہ ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں جنس کا تناسب کل ہندوستان اور اکثر صوبہ جات کلاں کے تناسب کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے صرف چند ہی صوبہ جات ایسے ہیں جنہیں اناث کا غلبہ ہے۔

نام صوبہ یا ریاست	تعداد اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور	
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
ملک سرکار عالی	۹۶۸	۹۶۶
ہندوستان	۹۵۴	۹۴۵
بمبئی	۹۳۳	۹۰۱
مدراس	۱۰۳۲	۱۰۲۸
صوبہ متوسط برار	۱۰۰۸	۱۰۰۱
بنگالہ	۹۴۵	۹۳۳
بہار و اڑیسہ	۱۰۴۳	۱۰۲۲
صوبہ جات متحدہ	۹۱۷	۹۱۲
پنجاب	۸۱۷	۸۳۰

۱۵۰۔ صحت تختہ جات۔ مغربی یوروپ کے ممالک میں ذکور سے اناث زیادہ ہیں۔ مثلاً برطانیۂ عظمیٰ میں ہزار مردوں کے مقابلہ میں (۱۰۹۳) عورتوں کا تناسب ہے۔ اس تناسب میں سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱۰۶۶ سے حالیہ مردم شماری میں ۱۰۹۳ تک جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ بڑی حد تک یہ ہو سکتی ہے کہ جنگ عظیمہ میں جنس ذکور نے نقصان اٹھایا ہے۔ مغربی یوروپ کے تناسب اناث کو معیار قرار دیکر بعض ناقدین فن ہندوستان کے تختہ جات متعلقہ اناث کی صحت کے بارہ میں شبہ کرتے تھے اور انکی رائے تھی کہ عورتوں کی کمی کی وجہ فروگزاشت ہے جو عوام کے رجحان پردہ داری اناث پر مبنی ہے۔

سرائی۔ گیٹ نے اپنی رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں تفصیلی تحقیق کی ہے اور مختلف مشرقی یوروپین ممالک۔ ممالک متحدہ امریکہ۔ کناڈا۔ نیوزیلینڈ کے اعداد متعلقہ تناسب جنسی ظاہر کر کے ثابت کیا ہے کہ اسبارہ میں مغربی یوروپ ہی قابل اشتباہ ہے نہ کہ ہندوستان جہاں کا جنسی تناسب دنیا کے دوسرے حصوں کے تناسب سے زیادہ مغائر نہیں ہے۔ صاحب موصوف نے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کی آبادی میں جو عورتوں کا تناسب کم ہے اس کا باعث بعض مراسم اور عادات ہیں

جن کی پابندی کم وبیش ہندوستان کے مختلف حصوں میں کی جاتی ہے مثلاً (۱) لڑکیوں کی طرف سے بے التفاتی اور غفلت (۲) اوائل عمری کی شادی اور قبل از وقت زچگی (۳) قابلات کے قدیمی طریقے (۴) اسفل طبقات کی عورتوں کی سخت محنت ومشقت (۵) بیواؤں کے ساتھ سخت برتاؤ۔ ہندوستانی عورتوں کی زندگی کے اُن خاص حالات کا نتیجہ ہے کہ بمقابلہ یورپ کی عورتوں کے ہندوستان کی عورتوں میں زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں۔ علاوہ بریں چونکہ ناکتخدا اناث کا تناسب یورپ میں بڑھا ہوا ہے اسلئے زچگی کی سخت آزمائش سے اکثر عورتیں بچی ہوئی رہتی ہیں اور بمقابلہ ہندوستان کی عورتوں کے جان کے خطرات اُنکو کم پیش آتے ہیں۔ سب سے آخر میں طاعون کے اثرات بھی قابل لحاظ ہیں جو کسی طرح اوروں سے کم نہیں ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً ۳۰ سال سے کم وبیش شدت کیساتھ طاعون شائع ہے اور چونکہ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ عورتوں پر اس کا ناموافق اثر زیادہ پڑتا ہے اسلئے عورتوں کے تناسب کے گھٹانے میں بھی یہ ایک سبب معاون ہے۔

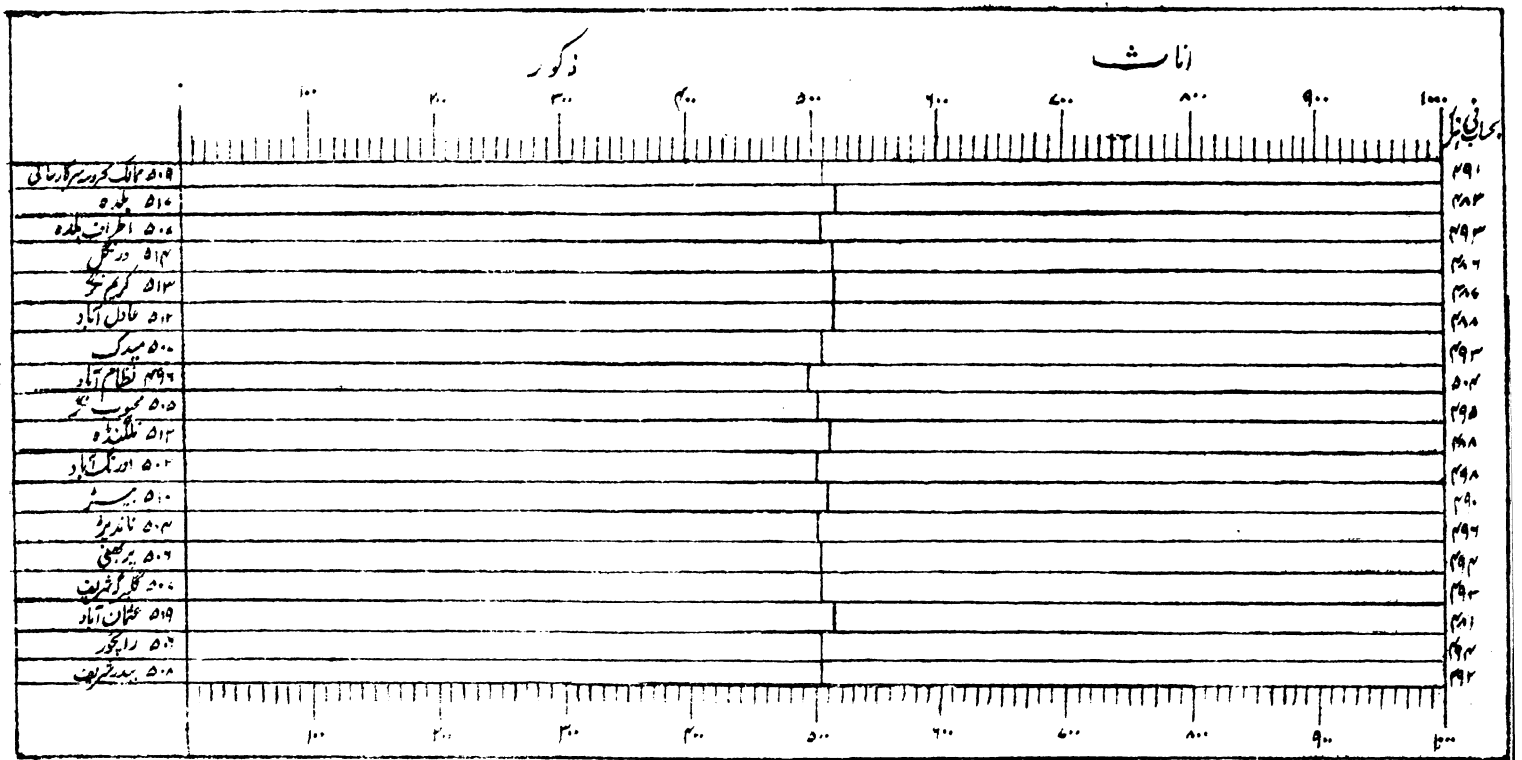
ہندوستان کے متعلق بالعموم جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے وہ پورے طور پر ملک حیدرآباد پر صادق آتا ہے۔

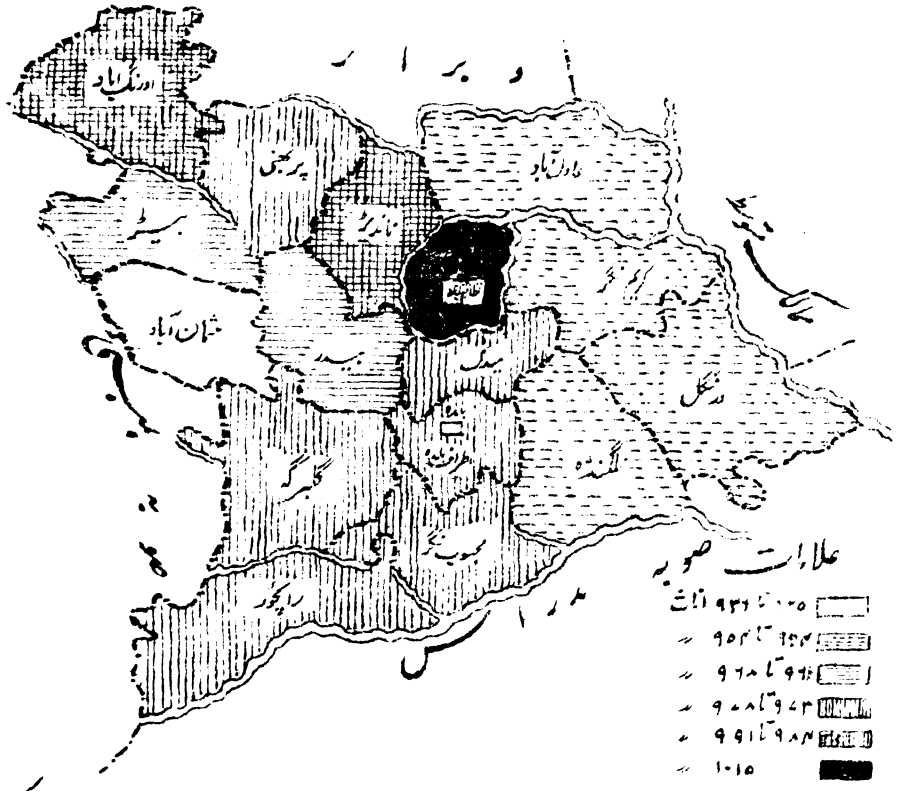
۱۵۱۔ اضلاع کا تناسب جنسی صفحہ مقابل کی مندرجہ شکل اور اس کے ساتھ کے نقشہ میں اس تناسب جنسی کو ظاہر کیا گیا ہے جو ممالک محروسہ سرکار عالی اور اُس کے ہر ضلع کی آبادی کے حقیقی شمار پر مبنی ہے۔

اِن سے واضح ہوگا کہ نظام آباد کے واحد مستثنیٰ کے سوا ہر ضلع اور بلدۂ حیدرآباد میں ذکور کا غلبہ ہے۔ نظام آباد میں جہاں اناث کا بالاتر تناسب پہلے پہل ۱۹۱۱ء میں ظاہر ہوا تھا اب بھی

(نقشہ بر صفحہ ۱۹۰)

تناسب هر دو جنس ممالک محروسه بلده و اضلاع بحساب فی ایکهزار اشخاص

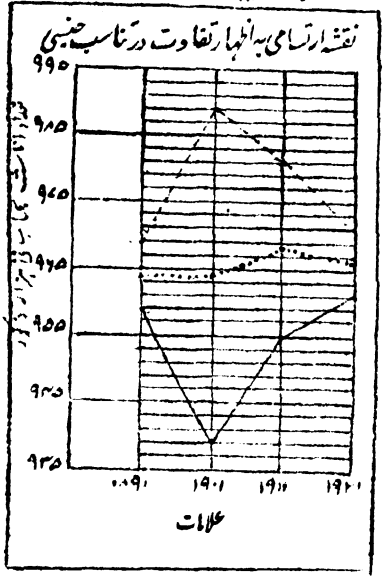




تناسب میں مزید اضافہ دونما ہوا ہے۔ پیرا گراف نمبر ۱۱ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس ضلع میں جو اناث کی بیشی ظاہر ہوئی ہے وہ بڑی حد تک ان عورتوں کی وجہ سے ہے جو زیادہ تر متصلہ اضلاع کریم نگر، بیدر اور ناندیڑ سے آکر وہاں بس گئی ہیں۔ ناندیڑ جہاں ۱۹۰۱ء کے قحط کے بعد ۱۹۱۱ء میں اناث کی تونیز ظاہر ہوئی تھی پھر ۱۹۲۱ء میں بلحاظ تناسب جنسی منقلب ہوگیا اور حالیہ مردم شماری میں بھی اس عورتوں کا انحطاط ظاہر ہوا ہے۔

اگرچہ دونوں خطہ ہائے ملک باعتبار تناسب اناث یکساں ہیں لیکن اناث کا تناسب فی ہزار ذکور تلنگانہ سے مرہٹواڑی میں زیادہ ہے ملک سرکار عالی کے ہر خطہ کے تناسب کے تفاوت کو ملک سرکار عالی کے مجموعی تفاوت کیساتھ جو ہر مردم شماری میں ظاہر ہوا ہے شکل مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تناسب جنسی تلنگانہ میں اناث کے حق میں ۱۹۰۱ء سے بتدریج ترقی پذیر اور مرہٹواڑی میں مسلسل انحطاط پذیر ہے۔

دہ سالہ دوران زیر بحث میں مرہٹواڑی کے ہر ضلع میں باستثنار ضلع اورنگ آباد و باعتبار تناسب اناث کا کمی ہے اور اس کے مقابلہ میں تلنگانہ



ممالک محروسہ تلنگانہ مرہٹواڑی

کے صرف ایک ضلع (عادل آباد) میں اسطرح کی کمی ہوئی ہے سنہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے مقابلہ میں عادل آباد میں فی الحال ۲۲ عورتوں کی کمی رونما ہوئی ہے اور اس کی وجہ بلاشبہ ذکور کی وہ تعداد کثیر ہے جو اس ضلع میں آکر بس گئے ہیں۔ اس کے برعکس تلنگانہ کے کل اضلاع میں اُنکے تناسب درست ہوگئے ہیں اور ۲ (میدک) سے لیکر ۱۸ (کریم نگر) تک اس میں اضافے ہوئے ہیں مرہٹواڑی میں جنس کا تناسب اورنگ آباد میں تقدر ۳ کے ترقی کر گیا ہے لیکن دوسرے اضلاع میں ایک بڑی حد تک تنزل پا گیا ہے جسکے حدود ۲ (گلبرگہ) سے لیکر ۲۲ (عثمان آباد) تک پہنچتے ہیں۔ تاہم مرہٹواڑی کا خطہ مجموعی طور پر بمقابلہ تلنگانہ کے (۹۶۱ بمقابلہ فی ہزار ذکور) اعلیٰ تناسب اُناث (۹۷۱ بمقابلہ فی ہزار ذکور) ظاہر کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر بے محل نہیں ہے کہ خطۂ اول الذکر ممالک محروسہ میں ایک عرصہ سے بندوبست شدہ اور خوب آباد چلا آتا ہے اور خطۂ موخر الذکر میں (بالخصوص اُسکے شمال مشرقی حصہ میں) ہنوز بتدریج جنگل صاف کیا جارہا ہے۔ اسلئے اُس کی جانب بہ نسبت اُناث کے باہر سے آکر بسنے والے مرد زیادہ مائل ہیں۔

مرہٹواڑی کے اناث کا زیادہ انحطاط مندرجہ ذیل کسی ایک یا دونوں اسباب پر محمول ہوسکتا ہے۔ (۱) ترک وطن (۲) اشاعتِ امراض وبائیہ مثل طاعون و انفلوئنزا۔ اسکا ذکر قبل ازیں ہوچکا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں اس دہ سالہ دوران میں طاعون کی شدت متعدد مرتبہ ہوئی۔ چونکہ طاعون اور انفلوئنزا کا حملہ عورتوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ قرینِ قیاس ہے کہ دونوں کے مشترکہ اثرات نے بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں اناث کی شرح ممات کو زیادہ بڑھا دیا ہوگا۔ شرح ممات کی زیادتی کے مسئلہ پر اس باب میں آئندہ بحث کی جائیگی۔ اناث کے ترک وطن کے متعلق باب سوم کے اسقدر مضمون کا اعادہ کافی ہے کہ مرہٹواڑی سے اضلاع متصلہ صوبہ بمبئی و صوبہ جات متوسطہ و برار کو ترکِ وطن کرنیوالوں میں بمقابلہ ذکور کے اناث کا عنصر غالب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اضلاعِ بمبئی کو نقلِ وطن کرنے والوں کے منجملہ ہر ۱۰۰ ذکور کے مقابلہ میں ۱۱۰ اُناث اور صوبہ متوسطہ و برار کو جانے والوں میں ۱۱۸ اناث ہوتے ہیں اس کے برعکس صوبہ مدراس کو جانے والے ۱۰۰ مردوں کے مقابلہ میں صرف ۶۵ عورتیں ہوتی ہیں جیسا کہ تختۂ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ عثمان آباد اور بیڑ ہیں جو صوبہ بمبئی کی سرحد سے ملحق اور ناندیڑ و پربھنی

ضلع	تناسب اناث بمقابلہ ہزار ذکور	
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
عثمان آباد	۹۵۷	۹۲۵
بیڑ	۹۷۸	۹۶۱
پربھنی	۹۹۳	۹۷۸
ناندیڑ	۹۹۸	۹۸۴

میں جو برار کی سرحد سے متصل ہیں تناسب جنسی میں بہت انحطاط ہوا ہے۔ اسطرح سے ایک طرف طاعون اور انفلوئنزا کا انتخابی میلان اور دوسرے طرف مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی کثیر تعداد کا ترکِ وطن اس دہ سالہ دوران میں عورتوں کی کاستگی کے اسباب معلوم ہوتے ہیں۔ اسکے برخلاف اضلاعِ تلنگانہ میں جنسی تناسب میں ترقی ہوئی ہے اور اس کی وجہ بلاشبہ یہی امر واقعہ ہے کہ اس خطۂ ملک سے جو لوگ ترکِ وطن کر کے صوبۂ مدراس کے اضلاع میں جاتے ہیں اُن میں بالعموم ذکور کی تعداد غالب ہوتی ہے۔

۱۵۲۔ تقابل بہ صوبہ جات متصلہ۔ مختلف اضلاع ملک سرکار عالی کے جنسی تناسب کا مقابلہ برطانوی ہند کے متصلہ صوبہ جات کے اضلاع ملحقہ کیساتھ کیا جائے تو ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ بمبئی کے رُخ سے ابتدا کی جائے تو اس صوبہ کے اضلاع خاندیس۔ ناسک۔ احمد نگر میں بالاوسط ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۸۴ اناث ہیں۔ ملک سرکار عالی کے جو اضلاع اُنسے متصل ہیں اُنکے منجملہ اورنگ آباد کا تناسب بہتر ہے۔ جہاں ایکہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۹۱ اناث پڑتے ہیں۔ اور بیڑ کا تناسب کمتر ہے (ایک ہزار ذکور میں ۹۶۱ اناث) جہاں ترکِ وطن کی وجہ سے کاستگی پیدا ہوئی ہے ملک سرکار عالی کا ایک اور ضلع عثمان آباد جہاں ترکِ وطن کا اثر زیادہ نمایاں ہے اور جس میں فی الحقیقت عورتوں کا تناسب ملک سرکار عالی میں سب سے ادنیٰ ہے (۹۲۵ اناث بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور) ملکی سرحد کے لحاظ سے شولاپور کے مقابل رُخ پر پڑتا ہے اور حسبِ توقع ضلع موخرالذکر میں اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے (ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۶۳ اناث)۔ اسکے برخلاف ضلع گلبرگہ شریف جسمیں ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۷۴ اناث کا تناسب ہے۔ شولاپور اور بیجاپور دونوں کا مجموعی طور پر مقابلہ کرسکتا ہی کیونکہ انکا اوسط ہزار ذکور کے مقابلہ میں صرف ۹۷۶ اناث ہی کا ہوتا ہے۔ دھارواڑ اور رائچور میں جو خطِ سرحدی کے ایک ایک جانب واقع ہیں تقریباً مساوی تناسب ہے یعنی بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور کے اول الذکر میں ۹۷۱ اور موخرالذکر میں ۹۷۴ اناث ہیں۔ اگر دھارواڑ اور بیجاپور کا مجموعی لحاظ کیا جائے تو ان کا اوسط فی ہزار ذکور ۹۷۴ اناث کا ہوتا ہے اور یہ وہی تناسب ہے جو مجموعی اور انفرادی طور پر اضلاع گلبرگہ و رائچور پیش کرتے ہیں۔ اب صوبہ مدراس کے رُخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ کے اضلاع دکن میں اوسطاً فی ہزار ذکور ۹۶۰ اناث پڑتے ہیں۔ ان اضلاع کی سرحد پر جو اضلاع سرکار عالی واقع ہیں اُنمیں بھی اسی کے مماثل تناسب ہے یعنی فی ہزار ذکور ۹۶۸ اناث۔ ممالک محروسہ کے شمال میں ضلع پربھنی ضلع بلڈانہ متعلقہ صوبہ متوسط و برار کے ساتھ باعتبار ترکیب جنسی مساوات رکھتا ہے۔ دونوں میں بمقابلہ ایک ہزار ذکور ۹۷۸ اناث پڑتے ہیں۔ اسکے برخلاف عادل آباد میں جو

جو ضلع یوتمال کے سرحد پر واقع ہے اناث کا تناسب وجوہات متذکرۂ سابقہ کی بناء پر اس ضلع سے کمتر ہے اسی طرح پر باعتبار تناسب اناث ورنگل ایک طرف ضلع چاندا متعلقہ صوبہ متوسط سے اور دوسری طرف اضلاع کرشنا و گوداوری موقوعہ صوبہ مدراس سے کمتر ہے۔ اس کمی کا باعث مزدوران ذکور کا ہجوم ہے جو صنعت زغال کی بدولت ورنگل کی جانب اور ریلوے کے سبب سے عادل آباد کی طرف رجوع ہوتے ہیں مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہوگا کہ جن مقامات کی آب وہوا اور دوسری خصوصیتیں مماثل ہیں اُن میں جنس کا تناسب بھی تقریباً یکسانیت کا رجحان رکھتا ہے۔

۱۵۳ فطرتی آبادی میں تناسب جنسی جنس کا حقیقی تناسب نقل وطن کے اثرات خارج کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں فطرتی آبادی کے اعداد (یعنی نفوس پیدا شدہ ضلع کی تعداد خواہ انکا شمار کہیں ہوا ہو) بلحاظ اضلاع و ملک سرکار عالی درج کئے گئے ہیں لیکن قسمتی سے سابقہ مردم شماریوں کے مماثل اعداد دستیاب نہیں ہو سکتے اسلئے سابقہ مردم شماریوں سے انکا تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ذکر بھی مناسب ہے کہ فطرتی آبادی کے اعداد نامکمل ہیں کیونکہ کہیں سے بھی ترک وطن کرنیوالوں کے ضلع ولادت کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہوئے۔ اعداد جس حال میں بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تلنگانہ کی فطرتی آبادی میں ذکور کے مقابلہ میں اناث کا تناسب حقیقی آبادی کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے اور مرہٹواڑی میں مماثلہ تناسب بمقابلہ حقیقی آبادی کے فطرتی آبادی میں گھٹتا ہوا ہے۔ تلنگانہ کے چار اضلاع میں بمقابلہ حقیقی آبادی کے فطرتی آبادی میں اناث کا تناسب زیادہ ہے اور (۳) اضلاع دونوں حیثیتوں سے ایک حال پر ہیں۔ اب بقیہ ایک ضلع (نلگنڈہ) میں بمقابلہ آبادی کے تناسب کے فطرتی آبادی کے تناسب میں فی ہزار ذکور (۱) عورت کی کمی آتی ہے۔ مرہٹواڑی میں کم سے کم پانچ اضلاع ایسے ہیں جنکی فطرتی آبادی میں اناث کا تناسب حقیقی آبادی کے تناسب سے گھٹا ہوا ہے۔ (۲) اضلاع (ناندیڑ و گلبرگہ) کی فطرتی آبادی میں بمقابلہ حقیقی آبادی کے علی الترتیب ۳ اور ۲ فی ہزار کا اضافہ ہے اور صرف ایک ضلع بیدر میں فطرتی اور حقیقی دونوں آبادیوں میں تناسب یکساں ہے۔

۱۵۴ تناسب اناث میں تفاوت تختہ ضمیمہ نشان (۱) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں اگرچہ ملک سرکار عالی میں مجموعی طور پر اناث کے تناسب میں کمی آئی ہے لیکن تلنگانہ میں اضافہ ہوا ہے۔ اعداد کے اظہار کیساتھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ملک سرکار عالی کا مجموعی تناسب فی ہزار ذکور ۹۶۸ اناث سے گھٹ کر ۹۶۶ اناث رہ گیا ہے۔ اور تلنگانہ کا تناسب ۹۵۵ سے ترقی کر کے ۹۶۱ تک پہنچ گیا ہے۔ مرہٹواڑی کا مماثلہ تناسب ۹۸۱ سے گھٹ کر ۹۷۱ ہو گیا ہے۔ تلنگانہ

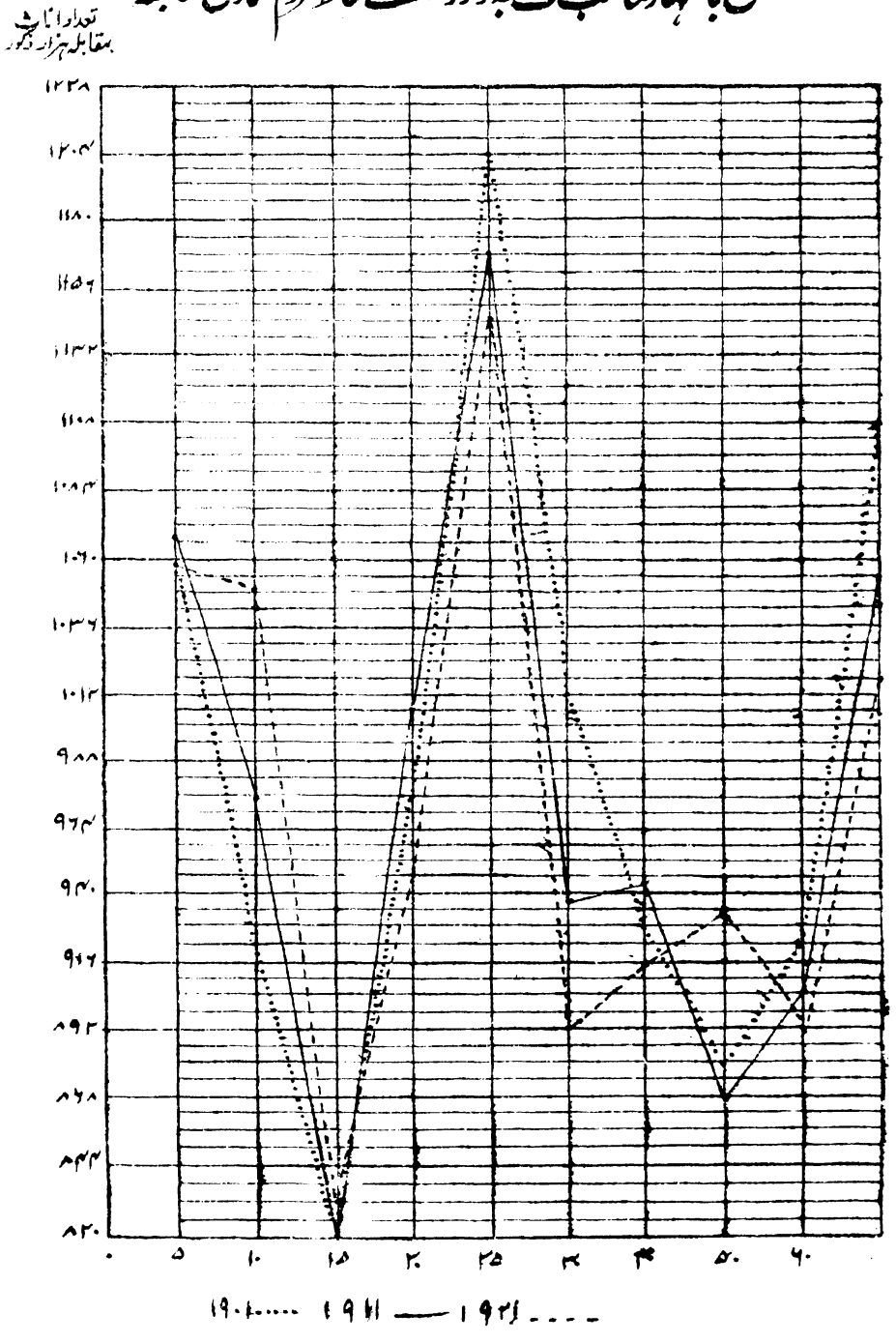
کا صرف ایک ضلع حسین اناث کے تناسب کا انحطاط ہوا ہے وہ عادل آباد ہے جہاں فی ہزار ذکور ۲۲ اناث کی کمی آئی ہے اور اسکی وجہ جیسا کہ زیر قبل ذکر ہو چکا ہے مزدوروں کی کثرت ہے جو فیصلہ اضلاع سرکار عالی اور مدراس سے نقل وطن کر کے اس ضلع میں آئے ہیں تلنگانہ کے دوسرے اضلاع تناسب اناث میں ترقی کا اظہار کرتے ہیں جو ۲ (بیدک) سے لیکر ۸ فی ہزار ذکور (کریم نگر) تک ہوئی ہے جن اضلاع سے بالعموم مزدور بہ تعداد کثیر خروج کرتے ہیں اور جنمیں بمقابلہ اُن اضلاع کے جہاں بیرونی مزدور وارد ہوتے ہیں اناث کے تناسب میں قدرے اضافہ عیاں ہوتا ہے مثلاً کریم نگر جہاں سے ورنگل۔ عادل آباد و نظام آباد کو مزدور جاتے ہیں تناسب اناث کے اعتبار سے تلنگانہ میں اول ہے اسکے برعکس بیدک جو اپنی آبادی کی کثیر تعداد کو باہر نہیں بھیج سکتا تناسب اناث کے لحاظ سے تلنگانہ میں سب سے کمتر ہے۔ باب متعلقہ "نقل وطن" میں بیان کیا جا چکا ہے کہ اضلاع مرہٹواڑی کے باشندے بمقابلہ باشندگان سمت تلنگانہ کے زیادہ تر اپنے متصلہ صوبہ جات سرکار عظمت مدار یعنی صوبہ بمبئی۔ صوبہ متوسط و برار کے باشندوں کے ساتھ تعلقات ازدواجی پیدا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بمبئی کی جانب ترک وطن کرنے والوں میں اُناث کا عنصر غالب ہے اور کل مرہٹواڑی کے اضلاع میں باستثناء ایک ضلع اورنگ آباد کے تناسب اناث کی کاستگی کی وجہ بھی یہی ہے۔ اضلاع عثمان آباد۔ بیڑ۔ پربھنی اور ناندیڑ میں جہاں کی ترک وطن کرنیوالی آبادی میں بمقابلہ ذکور کے اناث کا غلبہ ہے۔ اناث کے تناسب میں نہایت انحطاط رونما ہوا ہے۔

ضلع	انحطاط تعداد اناث بلحاظ فی ہزار ذکور بہ زمان دہ سالہ
عثمان آباد	۳۲
بیڑ	۱۷
پربھنی	۱۵
ناندیڑ	۱۴

۵۵۔ مختلف عمروں پر تناسب جنسی کا تفاوت۔ نقشہ ذیل میں ارتسامی طور پر سابقہ

(نقشہ بر صفحہ ۱۹۵)

شکل باظہار تناسب اناث بہ ذکور مختلف بلحاظ موسم شماری ہائے سابقہ



تین مردم شماریوں کے لحاظ سے مختلف عمروں پر ذکور کے ساتھ اناث کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک کی طرح ملک سرکار عالی میں بھی بہ نسبت اناث کے ذکور ہی زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ دہ سالہ گزشتہ میں فرداً فرداً انکی تعداد علی الترتیب ۵۱۷،۴۱۱ اور ۴۵۹،۳۶۲ تھی جس سے ہزار ذکور کی ولادتوں کے مقابلہ میں (۸۸۸) اناث کی ولادت کا تناسب پڑتا ہے۔ بالفاظ دیگر ہزار لڑکیوں کے مقابلہ میں ۱۱۲۶ لڑکے پیدا ہوتے ہیں

زمرہ ہائے عمر	اضافہ اناث فی ہزار ذکور	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۰ تا ۵	۷	۰
۵ تا ۱۰	۱۲۸	۷
۱۰ تا ۱۵	۱۲	۲۰
۴۰ تا ۵۰	۳۲	۱۲۳
۵۰ تا ۶۰	۱۳	۰

تختہ مندرجۂ حاشیہ میں ملک سرکار عالی کی حالت تذکیری کا مقابلہ بعض صوبہ جات و ریاست ہائے ہند سے کیا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں بوقتِ ولادت ذکور زیادہ ہوتے ہیں لیکن چونکہ اطفال ذکور میں بمقابلہ اطفال اناث کے اموات زیادہ واقع ہوتی ہیں اسلئے ۰ تا ۵ اور ۵ تا ۱۰ عمر والی آبادی میں اناث کی بیشی پائی جاتی ہے۔ گو کہ میعاد موخر الذکر کی بیشی میعاد اوّل الذکر کی بیشی سے نسبتاً کم ہے یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ اطفال اناث معمرہ ۰ تا ۵ کا تناسب اسی عمر کے اطفال ذکور کے ساتھ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں بقدر (۹) گھٹ گیا ہے۔ بالفاظ دیگر ۱۹۱۱ء میں اطفال اناث کا اطفال ذکور کے ساتھ وہی تناسب تھا جو ۱۰۶۷ کا ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے تو ۱۹۲۱ء میں انکا باہمی تناسب وہ ہوگیا جو ۱۰۵۸ کا ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے اور یہ وہی تناسب ہے جو ۱۹۰۱ء میں تھا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ۵ تا ۱۰ سالہ زمرہ عمر میں اطفال اناث پہلی مرتبہ اطفال ذکور سے زیادہ ہوئے اسکے بعد کی میعاد عمر ۱۰ تا ۱۵ میں معتدبہ طور پر ذکور کی زیادتی ہے۔ اسکی وجہ ممکن ہے کہ ناکتخدا لڑکیوں اور نوجوان ماؤں کے تختہ ہائے عمر کے نشیب و فراز ہوں جنکا ذکر باب پنجم میں کیا گیا ہے۔ ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر میں ذکور اعلیٰ اور کمتر تناسبوں کے درمیان حالت تنزل میں ہیں ۱۹۰۱ء میں اور ۱۹۱۱ء میں عورتوں کا غلبہ تھا اور ۱۹۰۱ء اور ۱۹۲۱ء میں انکی تعداد میں انحطاط ہوا اور ذکور میں اضافہ ہوا۔ یہ امر مسلّمہ ہے کہ قحط کا حملہ مخالف مردوں پر ہوتا ہے اور طاعون و انفلوئنزا بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر زیادہ اثر کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے نظر بتاریخ ۱۹۲۱ء میں عورتوں کے تناسب کا انحطاط خلافِ توقع نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے قبل کے دہ سالہ عرصہ میں طاعون اور انفلوئنزا کا دور دورہ رہا۔ عمر کو گھٹا کر یا بڑھا کر بیان کرنیکی زنانہ عادت کی بدولت ۲۰ تا ۲۵ سالہ

میعاد عمر میں عورتوں کی تو فیر معلوم ہوتی ہے اُس کے بعد ۶۰ سالہ عمر تک ذکور میں بیشی ہے۔ پھر اس کے بعد اناث کا تناسب زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ موجودہ مردم شماری کے تناسب جنسی کا مختلف عمروں کے لحاظ سے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مماثلہ تناسبات سے مقابلہ کیا جائے تو میعاد ہائے عمر ۵ تا ۱۰۔ ۱۰ تا ۱۵۔ ۴۰ تا ۵۰ میں فی ہزار ذکور علی الترتیب ۴۷، ۱۴ اور ۲۷ اناث کی ترقی معلوم ہوتی ہے اور دوسری تمام میعادوں پر انہیں تنزل ہوا ہے صفحۂ سابقہ کی شکل پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوگا کہ ۱۹۰۱ء کے تناسب کے مقابلہ میں ۱۵ سالہ عمر سے اوپر کل میعاد ہائے عمر میں (باستثنا میعاد عمر ۴۰ تا ۵۰) اناث میں کمی آئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ دہ سالہ عرصہ میں انکو شدید سوانحات کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔

۱۵۶۔ **تفاوت بہ خطہ ہائے قدرتی**۔ خطہ ہائے قدرتی کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے تلنگانہ میں پانچ زمرہ ہائے عمر میں باعتبار اناث افزونی ہے اور مرہٹواڑی میں صرف تین زمرہ ہائے عمر میں اناث کی حالت سنبھلی ہے چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے اسکی وضاحت ہوگی۔ بقیہ میعاد ہائے عمر پر دونوں خطوں میں کمی پیدا ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ انحطاط تلنگانہ میں ۲۵ تا ۳۰ سالہ اور "۶۰ سالہ وزائد" میعاد ہائے عمر میں فی ہزار ذکور علی الترتیب ۵۱ اور ۴۸ اناث کا اور مرہٹواڑی میں ۱۵ تا ۲۰ سالہ اور "۶۰ سالہ وزائد" میعاد ہائے عمر پر علی الترتیب ۲۷، ۵۱ اناث کا ہوا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں میں عمر ہائے بارآوری ۱۵ تا ۴۰ سالہ میں عورتوں کا تناسب مردوں کے ساتھ بہت کم ہو گیا ہے۔ اور مرہٹواڑی کا نقصان تلنگانہ سے المضاعف ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ طاعون اور انفلوئنزا دونوں نے جوان عمر عورتوں پر انہیں کے ہم عمر مردوں کے مقابلہ میں زیادہ اثر ڈالا ہے۔

زمرہ ہائے عمر	اضافہ اناث فی ہزار ذکور	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۰ تا ۵	۷	۰
۵ تا ۱۰	۱۲۸	۷
۱۰ تا ۱۵	۱۲	۲۰
۴۰ تا ۵۰	۳۲	۱۲۳
۵۰ تا ۶۰	۱۳	۰

۱۵۷۔ **تناسب جنسی بلحاظ مختلف مذاہب و ذات**۔ دونوں خطہ ہائے قدرتی میں ہندو اور مسلمانوں میں ذکور اور اناث کا تناسب مختلف میعاد ہائے عمر پر تختہ ضمیمہ نشان (۳) میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں خطوں میں ۱۵ تا ۲۰۔ ۲۵ تا ۳۰۔ ۳۰ تا ۴۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر ہندو اور مسلمان عورتیں مساوی طور پر مخالف اثرات سے متاثر ہوئی ہیں اور اس کا باعث وہی عورتوں کی عالمگیر تباہی اور بربادی ہے جو طاعون اور انفلوئنزا کی بدولت

ہوئی ہے۔

۵۸۔ ہندو اور مسلمانوں میں تناسب جنسی کا تفاوت۔ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جو دو مذاہب بلحاظ تعداد متبعین ہیں اُن میں اناث کے تناسب کے اعتبار سے مختلف میعاد ہائے عمر پر بدوران دہ سالہ ۱۹۱۱ء-۱۹۰۱ء کسقدر تفاوت پیدا ہوا ہے۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ اطفال اناث معمرہ ۰ تا ۵ میں ہر دو خطہ ہائے تلنگانہ و مرہٹواڑی کے ہنود میں انحطاط رونما ہوا ہے تو تلنگانہ کے مسلمانوں میں ترقی ہوئی ہے اسکے بعد کی مدت عمر میں ہر دو خطوں کی دونوں قوموں میں عام طور پر اضافہ ہے گو تلنگانہ کے ہنود کا اضافہ گونہ تعجب خیز معلوم ہوتا ہے اسکی وجہ کم ہے کہ ایک حد تک یہ بات ہوئی ہو کہ اس میعاد عمر میں ایسی ناکتخدا لڑکیوں کا شمول ہوگیا ہو جو زیادہ عمر والی ہوں حقیقت یہ ہے کہ ۵ تا ۱۰ سالہ عمر والی مندرنا کتخدا لڑکیوں کے اعتبار سے تلنگانہ کا تناسب مرہٹواڑی سے بڑھا ہوا ہے اسلئے اس کا زیادہ امکان ہے کہ زیادہ عمر والی ناکتخدا لڑکیاں اس زمرہ میں بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں زیادہ شریک ہوگئی ہوں۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) میں مسلمان عورتوں کا تناسب مرہٹواڑی میں بہت اور تلنگانہ میں بحد اعتدال انحطاط پذیر ہوا ہے اور ہنود کا تناسب دونوں اضلاع میں ترقی پاگیا ہے اسکے برعکس اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۵ تا ۲۰) میں ہنود کے تناسب کا انحطاط دونوں خطوں میں نہایت عظیم ہے اور مرہٹواڑی کا انحطاط تو تلنگانہ کے مقابلہ میں المضاعف سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کا تناسب صرف مرہٹواڑی میں سخت متاثر ہوا ہے۔ مرہٹواڑی میں ہندو اور مسلمان دونوں میں جو نقصان عظیمہ جنس اناث میں رونما ہوا ہے۔ وہ اس بات کی علامت ہے کہ اس حصۂ ملک میں طاعون کی نہایت شدت اور اُس کی وجہ سے تباہی رہی۔ ۲۰ تا ۲۵ سالہ میعاد عمر پر مرہٹواڑی میں ہنود کا بہت انحطاط ہوا ہے۔ دہ سالہ دوراں میں امراض وبائیہ نے جو خطرناک نقصان پہنچایا اُس کا مزید

زمرہ ہائے عمر	تفاوت تناسب اناث فی ہزار ذکور درمیان			
	ہنود		مسلمان	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱	۲	۳	۴	۵
۰ تا ۵	۷ -	۳۳ -	۱۵ +	۱ -
۵ تا ۱۰	۱۸۶ +	۱۸ +	۲۲ +	۵۷ +
۱۰ تا ۱۵	۱۹ +	۲۸ +	۵ -	۵۵ -
۱۵ تا ۲۰	۴۹ -	۱۱۷ -	۹۵ -	۲۲ +
۲۰ تا ۲۵	۱۶ +	۱۳ -	۱۵ +	۴ +
۲۵ تا ۳۰	۵۰ -	۵۲ -	۵ -	۱۳ -
۳۰ تا ۴۰	۱۰ -	۱۱۳ -	۲۶۸ -	۶۲ -
۴۰ تا ۵۰	۷۶ +	۳۳ +	۷۵ +	۲۵ +
۵۰ تا ۶۰	۲۳ +	۶۷ -	۴۳ +	۷۲ +
۶۰ و زائد	۲	۱۰۷ -	۱ -	۱۱ +

ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ دونوں میعاد ہائے عمر ۲۵ تا ۳۰ اور ۳۰ تا ۴۰ میں اناث کا تناسب نہایت کم ہوگیا ہے۔ یہ امر قابلِ بیان ہے کہ مؤخرالذکر میعادِ عمر میں باعتبار ہنود کے مرہٹواڑی میں اور باعتبار مسلمانوں کے تلنگانہ میں زیادہ انحطاط ہوا ہے نیز یہ امر بھی لائق اظہار ہے کہ تلنگانہ کی صرف فیصد ۲ ہندو عورتیں بلدہ حیدرآباد میں بود و باش رکھتی ہیں تو اسی خطہ کی کم از کم ۳۰ فیصد مسلمان عورتیں بلدہ میں سکونت پذیر ہیں۔ چونکہ بلدۂ حیدرآباد طاعون اور انفلوئنزا سے بہت متاثر رہا ہے اسلئے اس کا احتمال ہے کہ بمقابلہ ہندو عورتوں کے مسلمان عورتیں نسبتاً زیادہ نقصان میں رہی ہیں۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تلنگانہ میں انکا تناسب عمر بارآوری کے زمانہ میں بہت ہی گرا ہوا ہے اسکے بعد کی میعادِ عمر (۴۰ تا ۵۰) میں ہر دو خطوں کے اناث کی حالت بہ نسبت مذکور کے بہت بہتر ہے۔ ۵۰ سے زائد عمر پر ہندو عورتوں نے مرہٹواڑی میں نقصان برداشت کیا ہے اور مسلمان عورتیں بہتر حالت میں ہیں۔

۱۵۹۔ مختلف ذاتوں میں اناث کا تناسب تختۂ ضمیمہ نشان (۴) میں بعض منتخب ذاتوں کے ہزار ذکور کا تناسب اناث کے ساتھ مختلف عمروں کے لحاظ سے تفصیلی طور سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ابتداءً کل عمروں کے اعتبار سے مجموعی طور پر تناسب کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہنود کے منجملہ کولی اور کلالوں کے تناسب کمترین ہیں اور مترسی اور مُنّور کے اعلیٰ ہیں منجملہ (۱۷) ذاتوں کے جن جن کے جنسی تناسب کے اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں برہمنوں کا تناسب انتہائی گرا ہوا ہے کہ اُن کا چودھواں درجہ ہوتا ہے اور تناسبِ اناث کے اعتبار سے انکو صرف کلال۔ کولی اور مالا سے کچھ فوقیت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مہار۔ مانگ اور مادیگا بہ تمدنی حیثیت سے نہایت پست درجہ میں ہیں اور متوسط ذاتیں مثلاً کاپو۔ کومٹی اور لنگایت وغیرہ سب کی سب برہمنوں کے مقابلہ میں تناسب اناث کے لحاظ سے بہتر حالت میں ہیں۔ اس قوم میں مختلف عمروں پر عورتوں کے تناسب میں جو تغیرات پیدا ہوئے ہیں ان کو عنقریب معرضِ بحث میں لایا جائیگا۔

مسلمانوں میں "کل عمروں" پر اناث کا ادنیٰ تناسب مغلوں میں پایا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انکا تناسب (۸۰۰ فی ہزار ذکور) ملک سرکار عالی کی ہر ایک قوم یا ذات کے لحاظ سے کمترین ہے۔ لیکن یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ یہ قلیل ترین تناسب کس حد تک اس امر پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ اس قوم کے افراد اپنی عورتوں کو وطن میں چھوڑ دیتے ہیں اور خود یہاں بس جاتے ہیں کیونکہ واردین کے متعلق مذہب یا ذات کا مواد موجود نہیں ہے۔ پٹھانوں میں عورتوں کا تناسب کلال۔ کولی

اور مالا ہندو ذاتوں سے بڑھا ہوا ہے اور سید برہمنوں سے بہتر حالت میں ہیں اور شیخ ان سب پر بشمول گلا۔ کاپو۔ لنگایت۔ مرہٹہ اور سالے کے سبقت لیجاتے ہیں یا بالفاظ دیگر شیخ جنہیں مسلمان قوموں کے اعتبار سے اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے ہنود کی فیصد ۵۰ منتخب ذاتوں کے مقابلہ میں بھی اس تناسب میں فضیلت رکھتے ہیں۔

عیسائیوں میں اناث کا تناسب ہنود کی چھ منتخب ذاتوں سے بشمول برہمن اور باخراج شیخ مسلمان قوموں سے بہت برتر ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ لمباڑے اس معاملہ میں گونڈوں سے برتر ہیں۔ سوخر الذکر قوم میں ہنود کی (۱۷) ذاتوں کے منجملہ کم ازکم ۱۲ ذاتوں سے اور کل مسلمان قوموں سے اناث کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔ یہ چنداں تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ صوبہ متوسط وبرار کے اقوام قدیمہ میں بھی جو ملک سرکار عالی کے شمالی مشرقی حصص میں بود و باش رکھنے والی اقوام قدیمہ سے کم و بیش مماثلت رکھتی ہیں۔ بمقابلہ مردوں کے عورتوں کی توفیر پائی جاتی ہے۔

اب ان اقوام متعددہ میں اناث کے تناسب پر بلحاظ مختلف میعادہائے عمر غور کیا جائیگا۔

۱۶۰ مختلف ذاتوں میں تناسب جنسی۔ تختہ حاشیہ کی مندرجہ ذاتوں کی ترکیب جنسی عام آبادی سے مختلف ہے کیونکہ ان ذاتوں میں عمر کے پہلے پانچ سالوں کے اعتبار سے بہ نسبت اطفال ذکور کے اطفال اناث میں کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے یہ مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دہ سالہ دوران میں ان ذاتوں کے لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیوں میں شرح ممات بہت بڑھی ہوئی رہی ہوگی۔ اس کا بھی شائبہ پایا جاتا ہے کہ ان ذاتوں کے لوگ لڑکیوں کی اتنی خبرگیری نہیں کرتے جتنی کہ لڑکوں کی کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے سب سے بڑھکر خطاوار لنگایت اور سالے معلوم ہوتے ہیں جنہیں ۰ تا ۵ سالہ میعاد عمر پر ہزار ذکور کے مقابلہ میں صرف (۸۲۱) اناث ہیں۔ علاوہ بریں چونکہ یہ ذاتیں بچپن کی شادی کے معاملہ میں برہمنوں کی اندھی تقلید کرتی ہیں۔ اسلئے اسی نوعمری کی شادی کے اثرات اناث کے اُن فروتر تناسبات میں آشکارا ہوتے ہیں جو ۱۲ تا ۱۵ اور ۱۵ تا ۲۰ سالہ عمروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اول الذکر میعاد عمر (۱۲ تا ۱۵) میں لنگایت سب سے کمتر تناسب رکھتے ہیں یعنی ہزار ذکور میں ۵۵۹ اناث۔ اس کے بعد مالا کا درجہ ہے جنہیں فی ہزار ذکور ۶۳۳ اناث ہیں۔ ۱۵ تا ۲۰ زمرۂ عمر میں اناث کے تناسب کے اعتبار سے ان تمام ذاتوں

اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور		
ذات	۰ تا ۵	مجموعی عمر
دھنگر	۹۰۴	۹۸۵
کاپو	۹۶۱	۹۶۲
لنگایت	۸۲۱	۹۶۰
مالا	۹۴۴	۱۰۴۰
سالے	۸۴۵	۹۶۲
	۸۲۱	۹۴۰

میں مالا کا درجہ فروترین ہے۔ "۲۰ تا ۴۰" اور "۴۰ تا زائد" میعادہائے عمر پر ان تمام ذاتوں میں اناث کا تناسب ایک مستثنیٰ کے سوا دوسرے میعادہائے عمر کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ آخری میعادہائے عمر پر اناث کے تناسب کی زیادتی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ان ذاتوں کے مرد اتنے طویل العمر نہیں ہوتے جتنی کہ انکی عورتیں ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت ان عورتوں کی مدد پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور زمانہ شیر خوارگی کی غفلت اور بے التفاتیوں کی تلافی کے طور پر ان کو درازعمری بخشتی ہے۔ آخری میعادہائے عمر کے برتر تناسبات کا سبب ہے کہ "مجموعی عمروں" کا تناسب "۰ تا ۵" کے تناسب سے بالاتر ہے۔

اب ان ذاتوں کا لحاظ کیا جائے جنمیں اولین میعاد عمر پر مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی توفیر ہے تو تختۂ مندرجۂ حاشیہ پر نظر ڈالنے سے صاف طور پر عیاں ہو جائیگا کہ ان ذاتوں میں بعد کی عمروں پر انسانیت کی نہایت کثیر بربادی ہوئی ہے۔ اس تختہ میں "۰ تا ۵" میعاد عمر کے تناسب کا "مجموعی عمروں" سے مقابلہ کیا گیا ہے اور ہر صورت میں باعتبار تناسب جو انحطاط عظیمہ واقع ہوا ہے اس کو بھی ظاہر کیا گیا ہے

تناسب اناث فی ہزار ذکور			
ذات	میعاد عمر تا ۵	مجموعی عمر	تفاوت درمیان ہر دو تناسبات
برہمن	۱۲۷۷	۹۱۹	- ۳۴۸
ٹھکور	۱۳۴۳	۱۰۸۶	- ۲۵۷
گونڈ	۱۰۸۷	۸۵۹	- ۲۲۸
کولی	۱۰۴۷	۸۲۱	- ۲۲۶
تلنگی	۱۱۶۴	۱۰۱۴	- ۱۵۰
مہار	۱۱۳۴	۱۰۱۷	- ۱۱۷

صرف وہی ذاتیں اس تختہ میں درج کی گئی ہیں جن میں بمقابلہ تناسب میعاد عمر "۰ تا ۵" "جملہ عمروں" کے تناسب میں فی ہزار ذکور ۱۰۰۰ سے زیادہ اناث کا انحطاط واقع ہوا ہے۔ اس کثیر تضیع انسانیت کے اعتبار سے برہمن برسر فہرست ہے اور اس کے بعد وہ دوسری ذاتیں اسکا ساتھ دیتی ہیں جو اوائل عمری کے شادی کے معاملہ میں برہمنوں کے برابر ہیں یا ان پر بھی سبقت لیگئی ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ان ذاتوں کے منجملہ تین (یعنی برہمن۔ گونڈ لا اور منور) ذاتوں میں پانچ سال سے زیادہ عمروں پر اناث کا تناسب اس تناسب تک نہیں پہونچتا جو ۰ تا ۵ سالہ میعاد عمر پر ہے اور اسطرح مجموعی طور پر عورتوں کی کثیر بربادی ظاہر ہوتی ہے۔ بقیہ تین ذاتیں بھی بعض خصوصیات پیش کرتی ہیں مثلاً کولیوں میں ۱۲ تا ۱۵ سال کی میعاد عمر پر فی ہزار ذکور ۳۵۰ اناث کا افسوسناک ادنیٰ تناسب پایا جاتا ہے اور یہ وہ قلیل ترین تناسب ہے جو اس میعاد عمر پر اس ملک کی کسی ذات یا قوم میں پایا جاتا ہو۔ اس کے بعد کی مدت عمر ۱۵ تا ۲۰ سالہ میں بھی یہی ذات کمتر رتبہ رکھتی ہے لیکن امر عجیب یہ ہے کہ "۴۰ و زائد" سالہ عمروں پر اناث کا سب سے ارفع و اعلیٰ تناسب اسی ذات میں

پایا جاتا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس ذات کے ذکور میں چالیس سالہ عمر سے متجاوز ہو جانے کے بعد شرح ممات نہایت شدت کیساتھ تیز ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس مہاروں میں ۱۵ تا ۲۰ اور ۲۰ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر "تا ۵" کے مقابلہ میں اناث کا تناسب تعجب خیز طور پر بڑھا ہوا ہے۔ اور "۴۰ و زائد" سالہ میعاد عمر پر ایسے کمترین تناسب تک گھٹ جاتا ہے جو کسی منتخب ذات میں پایا جاتا ہو تلنگوں میں "۵ تا ۱۲" سالہ میعاد عمر پر اناث کا تناسب سب سے ارفع ہے۔

دوسری ذاتیں جو "تا ۵" سالہ میعاد عمر پر عورتوں کا غلبہ اور "مجموعی عمروں" پر انحطاط ظاہر کرتی ہیں۔ وہ گلا۔ کومٹی۔ مانگ۔ مرہٹے۔ مُرّاسی ہیں۔ اب مسلمان قوموں کی طرف توجہ کیجائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تا ۵ سالہ عمر پر بمقابلہ مجموعی عمروں کے عورتوں کا تناسب کل قوموں میں بڑھا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس مدت عمر پر پٹھان اور شیخ میں ذکور کی بہ نسبت اناث زیادہ ہیں۔ پٹھانوں میں عورتوں کا یہ غلبہ بعد کی مدت عمر میں بھی موجود ہے لیکن ۱۲ سے متجاوز کل میعاد ہائے عمر میں عورتوں کی کمی ہے۔ اسکے برخلاف شیخوں میں "۵ تا ۱۲" میعاد عمر پر مزید ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکے بعد مختلف میعاد ہائے عمر پر اس قوم کی عورتوں میں مسلسل کمی اور بیشی ہوتی گئی ہے گو یہ بیشی اس تناسب کو نہیں پہونچتی جو "تا ۵" یا "۵ تا ۱۲" پر پائی جاتی ہے۔ سیّدوں اور مغلوں میں مجموعی عمر پر اناث کی کمی ہے بجز ایک امر واقعہ کے کہ "۴۰ سالہ و زائد" میعاد عمر پر اول الذکر قوم میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ دیسی عیسائیوں میں۔ تا ۵ اور ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر ذکور کے مقابلہ میں اناث کی زیادتی ہے اور دوسری عمروں پر عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کی بیشی ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس قوم میں اگرچیکہ ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر عورتوں کا تناسب۔ تا ۵ سالہ مدتِ عمر کے تناسب سے بہت کم ہے لیکن پھر بھی ہنود کی (۱۷) مخصوص ذاتوں کے منجملہ ۱۲ کے تناسب سے اور مسلمانوں کے جملہ قوموں کے تناسب سے بالاتر ہے۔

۱۶۱۔ **تقابل بہ اعداد و شمار حیات و ممات**۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک دہ سالہ دوران میں ولادت اناث کی تعداد بمقابلہ فی ہزار ولادتِ ذکور ۸۸۸ اور ممات اناث کی تعداد فی ہزار ممات ذکور ۹۱۲ تھی جس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ اس مدت میں اناث کی شرح ممات ذکور سے بڑھی ہوئی تھی۔ اس سے اس امر کی بھی وضاحت ہو سکتی ہے کہ کیوں عورتوں کا تناسب مردوں کیساتھ عمرہائے بارآوری میں بالعموم اس تناسب سے کم ہوتا ہے جو تا ۵ میعاد عمر پر پایا جاتا ہے۔ طاعون اور انفلوئنزا کی اشاعت اور بعض خاص تمدنی مراسم مثلاً اوائل عمری کی شادی وغیرہ بلاشبہ ان تغیرات کے اسباب ہیں۔

ملک سرکار عالی۔ بلدۂ حیدرآباد اور ہر دو خطہ ہائے قدرتی میں بموجب شمار حالیہ ذکور اور اناث کا جو

تناسب ہوتا ہے وہ سمہ تناسبات حیات وممات بموجب اندراجات حیات وممات تحتہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ مختلف حصص ملک کی حیات وممات کی شرحیں بالعموم اتنی ہی ہیں جتنی کہ آبادی کے تناسب سے متوقع ہوسکتی ہیں۔ مثلاً بلدہ حیدرآباد میں جہاں اناث کے ممات کا تناسب سب سے ارفع ہے اناث کا تناسب سب سے اولیٰ ہے۔ مرہٹواڑی میں بمقابلہ تلنگانہ (خواہ بلحاظ شموں وخواہ بلحاظ خروج بلدہ) عورتوں کی شرح ولادت کا تناسب کمتر اور شرح ممات کا تناسب برتر ہے یہ امر یہاں قابل ذکر ہے کہ اگرچہ عورتوں کا تناسب مردوں کے ساتھ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں برتر ہے لیکن ۱۹۰۱ء سے یہ تناسب خطۂ موخرالذکر میں بالاستیعاب گھٹ رہا ہے اور اول الذکر میں ترقی کر رہا ہے۔ ان دونوں خطہ ہائے قدرتی کے شرح حیات وممات کے فرق سے ایک خطہ میں عورتوں کے تناسب کی تبدیج زیادتی اور دوسرے میں عورتوں کے تناسب کی تبدیج کمی کی وجہ معلوم ہوسکتی ہے۔

	اناث فی ہزار ذکور	ولادت اناث فی ہزار ولادت ذکور	ممات اناث فی ہزار ممات ذکور
ملک کا رہائی	۹۴۶	۸۸۸	۹۱۲
بلدہ حیدرآباد (تلنگانہ: داخرج بلدہ)	۹۳۶	۸۹۱	۱۰۱۱
مرہٹواڑی	۹۶۳	۹۰۷	۸۹۶
	۹۷۱	۸۶۸	۹۱۴

۱۶۲۔ **بلدہ حیدرآباد کا تناسب جنسی**۔ بلدہ حیدرآباد میں مردوں کیساتھ عورتوں کا تناسب دونوں خطہ ہائے قدرتی کے تناسب سے ہمیشہ فروتر رہا ہے۔ کیونکہ وہاں آکر بسنے والوں کی تعداد کثیر رہا کرتی ہے تحتہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ ہر دہ سالہ عرصہ میں بلدہ کے تناسب میں بمقابلہ ممالک محروسہ کے کسطرح تغیرات ہوتے رہے ہیں آخری دہ سالہ عرصہ میں (۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء) بمقابلہ فی ہزار ولادت ذکور ولادت اناث کی تعداد بمقابلہ فی ہزار ممات ذکور ممات اناث کی تعداد سے بہت کم رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اناث کا تناسب ولادت تلنگانہ سے (جس میں بلدہ واقع ہے) کم تھا تو اناث کا تناسب ممات اسی خطہ ملک سے قدرے افزوں تھا۔ مرہٹواڑی کے اعداد مماثلہ کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو بلدۂ حیدرآباد باعتبار تناسب ولادت بہتر حالت میں ہے تو ممات اناث کے اعتبار سے بدتر ہے۔ مجموعی طور پر بلدہ حیدرآباد میں اناث کا تناسب فی ہزار ذکور ۱۹۱۱ء میں ۹۳۷ تھا اور اب گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۹۳۶ ہوگیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تناسب میں فی ہزار بقدر ایک کے کمی آئی ہے فقط

سال	تعداد اناث بمقابلہ ہزار ذکور	
	ممالک محروسہ	بلدہ
۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	۹۶۴	۹۲۳
۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	۹۶۴	۹۳۰
۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	۹۶۸	۹۳۷
۱۹۲۱ء	۹۶۶	۹۳۶

ذیلی تختہ (۱) اضلاع اور قدرتی تقسیم کے لحاظ سے جنسوں کا عام تناسب

ضلع اور قدرتی حصہ	تعداد ناث مقابلہ ۱۰۰۰ ذکور							
	۱۹۲۱ء		۱۹۱۱ء		۱۹۰۱ء		۱۸۹۱ء	
	حقیقی آبادی	قسمی آبادی	حقیقی آبادی	قسمی آبادی	حقیقی آبادی	قسمی آبادی	حقیقی آبادی	قسمی آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ریاست	۹۱۶	۹۷۹	۹۶۰	۹۰۴	۹۶۴	۹۷۰	۹۶۴	۹۷۱
تلنگانہ	۹۶۱	۹۶۸	۹۵۸	۰۰۰	۹۳۸	۰۰۰	۹۵۸	۰۰۰
شہر حیدرآباد	۹۳۲	۹۶۷	۹۳۷	۰۰۰	۹۳۰	۰۰۰	۹۲۳	۰۰۰
اطراف بلدہ	۹۷۳	۹۷۴	۹۶۲	۰۰۰	۹۶۶	۰۰۰	۹۶۳	۰۰۰
ورنگل	۹۴۴	۹۳۶	۹۳۷	۰۰۰	۹۱۲	۰۰۰	۹۳۶	۰۰۰
کریم نگر	۹۳۸	۹۴۹	۹۳۰	۰۰۰	۹۱۷	۰۰۰	۹۳۳	۰۰۰
عادل آباد	۹۵۱	۹۹۹	۹۷۳	۰۰۰	۹۸۹	۰۰۰	۹۹۴	۰۰۰
میدک	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۲	۰۰۰	۹۴۹	۰۰۰	۹۶۶	۰۰۰
نظام آباد	۱۰۱۵	۱۰۱۵	۱۰۰۳	۰۰۰	۹۰۳	۰۰۰	۹۸۶	۰۰۰
محبوب نگر	۹۷۶	۹۴۶	۹۶۰	۰۰۰	۹۷۷	۰۰۰	۹۷۶	۰۰۰
تلنگانہ	۹۵۴	۹۵۳	۹۴۴	۰۰۰	۸۰۵	۰۰۰	۹۵۷	۰۰۰
مرہٹواڑی	۹۷۱	۹۶۵	۹۸۱	۰۰۰	۹۸۹	۰۰۰	۹۶۹	۰۰۰
اورنگ آباد	۹۹۱	۹۸۹	۹۸۸	۰۰۰	۹۹۰	۰۰۰	۹۶۹	۰۰۰
بیڑ	۹۶۱	۹۴۲	۹۷۸	۰۰۰	۹۸۴	۰۰۰	۹۵۶	۰۰۰
ناندیڑ	۹۸۴	۹۸۰	۹۹۸	۰۰۰	۱۰۰۶	۰۰۰	۹۸۱	۰۰۰
پربھنی	۹۷۸	۹۷۰	۹۹۳	۰۰۰	۹۲۳	۰۰۰	۹۶۱	۰۰۰
عثمان آباد	۹۲۵	۹۹۹	۹۵۷	۰۰۰	۹۷۵	۰۰۰	۹۵۷	۰۰۰
راچور	۹۷۳	۹۵۹	۹۷۹	۰۰۰	۹۹۳	۰۰۰	۹۸۷	۰۰۰
بیدر	۹۶۰	۹۶۸	۹۷۹	۰۰۰	۹۹۰	۰۰۰	۹۵۱	۰۰۰
گلبرگہ	۹۷۳	۹۷۲	۹۷۲	۰۰۰	۹۷۰	۰۰۰	۹۷۲	۰۰۰

ذیلی تختہ (۲۔) تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور بلحاظ مدارج عمر و مذاہب

(ہر چہار گذشتہ مردم شماریوں کے اعداد درج ہیں)

عمر	تمام مذاہب				ہندو				مسلمان			
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۰ — ۱	۰۷۴ وا	۰۵۴ وا	۰۶۰ وا	۰۱۵ وا	۰۷۵ وا	۰۵۸ وا	۰۷۰ وا	۰۲۶ وا	۰۳۱ وا	۰۱۵ وا	۰۴۳ وا	۹۹۰
۱ — ۲	۰۳۰ وا	۰۵۱ وا	۰۶۰ وا	۰۳۹ وا	۰۹۱ وا	۰۵۱ وا	۰۷۰ وا	۰۳۳ وا	۰۵۱ وا	۰۴۴ وا	۰۸۲ وا	۳۲ وا
۲ — ۳	۰۸۴ وا	۰۷۵ وا	۰۷۶ وا	۰۶۱ وا	۰۸۴ وا	۰۷۸ وا	۰۷۷ وا	۰۵۵ وا	۰۷۸ وا	۰۳۴ وا	۰۶۹ وا	۰۶۱ وا
۳ — ۴	۱۰۳ وا	۰۹۶ وا	۰۹۳ وا	۱۰۳ وا	۱۱۵ وا	۰۹۳ وا	۰۹۰ وا	۰۵۱ وا	۱۱۶ وا	۱۱۲ وا	۱۰۱ وا	۱۰۶ وا
۴ — ۵	۰۱۶ وا	۰۱۰ وا	۰۰۹ وا	۰۳۴ وا	۱۰۱۵ وا	۰۱۴ وا	۰۰۰ وا	۰۳۸ وا	۰۲۴ وا	۰۴۵ وا	۰۰۸ وا	۰۶۰ وا
جملہ ۰ — ۵	۰۷۴ وا	۰۵۸ وا	۰۶۷ وا	۰۵۸ وا	۰۷۵ وا	۰۵۷ وا	۰۶۷ وا	۰۶۰ وا	۰۶۰ وا	۰۵۰ وا	۰۵۸ وا	۰۶۲ وا
۵ — ۱۰	۹۵۸	۶۲۲	۹۷۶	۰۵۰ وا	۹۵۸	۹۰۷	۹۷۶	۰۶۱ وا	۹۶۴	۰۵۰ وا	۹۹۲	۰۳۳ وا
۱۰ — ۱۵	۷۹۶	۶۴۶	۸۲۱	۸۳۵	۷۹۶	۸۲۳	۸۱۸	۸۳۸	۷۸۵	۸۴۸	۸۵۲	۸۱۹
۱۵ — ۲۰	۸۳۰ وا	۹۸۹	۰۰۰ وا	۹۳۹	۸۴۰ وا	۹۹۶	۰۱۴ وا	۹۴۶	۰۲۴ وا	۹۳۶	۹۹۱	۹۵۸
۲۰ — ۲۵	۱۷۴ وا	۰۲۰۳ وا	۱۹۸ وا	۱۴۰ وا	۱۷۹ وا	۲۱۰ وا	۱۸۲ وا	۱۵۶ وا	۱۷۵ وا	۱۸۳ وا	۹۰۸ وا	۱۰۷ وا
۲۵ — ۳۰	۹۰۹	۰۶۸ وا	۹۳۸	۸۹۳	۹۱۳	۱۷۰ وا	۹۳۹	۹۰۱	۸۹۶	۹۴۸	۹۳۱	۹۲۴
جملہ ۰ — ۳۰	۸۸۶	۹۸۱	۹۹۱	۹۸۵	۹۰۷	۹۷۹	۹۹۳	۹۹۰	۹۸۰	۹۹۳	۹۸۴	۹۷۹
۳۰ — ۴۰	۹۹۰	۹۳۰	۹۴۳	۹۱۶	۹۰۲	۹۳۵	۹۴۸	۹۲۶	۸۸۰	۸۹۵	۹۲۷	۸۸۵
۴۰ — ۵۰	۸۵۲	۸۷۶	۸۶۲	۹۳۴	۸۵۴	۸۸۲	۸۵۸	۹۵۴	۸۴۴	۸۳۸	۸۵۵	۹۰۵
۵۰ — ۶۰	۹۱۹	۹۲۶	۹۰۱	۸۹۴	۹۲۵	۹۳۰	۹۱۰	۸۹۷	۹۴۷	۸۹۹	۸۶۴	۹۲۳
اور ۶۰ سے زیادہ ۵	۱۵۷ وا	۰۰۱ وا	۰۵۳ وا	۰۲۰ وا	۱۰۱۵	۱۱۴ وا	۰۸۳ وا	۰۳۰ وا	۱۱۶ وا	۰۶۴ وا	۹۹۶	۱۰۰۶
جملہ ۳۰ اور زیادہ ۵	۹۲۵	۹۳۶	۹۲۷	۹۳۰	۹۲۶	۹۴۱	۹۳۶	۹۴۵	۹۱۵	۹۰۰	۹۰۶	۹۱۸
تمام عمروں کا جملہ تجنسی آبادی	۹۶۴	۹۶۴	۹۶۸	۹۶۶	۹۶۶	۹۶۵	۹۷۱	۹۷۱	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۴	۹۵۵
تمام عمروں کا جملہ قدرتی آبادی	۹۷۱	۹۷۰	۹۷۴	۹۶۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰				

ذیلی تختہ (۳) تعداد اُناث فی ایک ہزار ذکور بلحاظ مذاہب و مدارج عمر اور قدرتی تقسیم

عمر	تلنگانہ			مرہٹواڑی		
	تمام مذاہب	ہندو	مسلمان	تمام مذاہب	ہندو	مسلمان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۰ - ۱	۸۳۰ ۱۱	۷۳۰ ۱۱	۲۳۰ ۱۱	۹۹۳	۱۰۳	۹۷۲
۱ - ۲	۸۷۰ ۱۱	۸۰۰ ۱۱	۸۱۰ ۱۱	۱۰۵ ۱۱	۹۶۹	۱۰۹
۲ - ۳	۸۷۰ ۱۱	۸۶۰ ۱۱	۸۰۰ ۱۱	۵۰۱ ۱۱	۱۰۱	۱۰۴
۳ - ۴	۹۶۰ ۱۱	۸۶۰ ۱۱	۹۶۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
جملہ ۰ - ۵	۸۹۰ ۱۱	۸۵۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۵ - ۱۰	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۱۰ - ۱۵	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۱۵ - ۲۰	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۲۰ - ۲۵	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۲۵ - ۳۰	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
جملہ ۰ - ۳	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۳۰ - ۴۰	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۴۰ - ۵۰	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۵۰ - ۶۰	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
۶۰ - اور اس سے زیادہ	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
جملہ ۳۰ اور اس سے زیادہ	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
تمام عمروں کا جملہ (حقیقی آبادی)	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳
تمام عمروں کا جملہ (قدرتی آبادی)	۹۱۰ ۱۱	۸۹۰ ۱۱	۹۱۰ ۱۱	۹۹۱ ۱۱	۹۹۹	۱۰۳

ذیلی تختہ (۴) - چند منتخبہ ذاتوں کی تعداد اُناث فی ایک ہزار ذکور

ذات	تعداد اناث بحساب فی ہزار ذکور						
	تمام عمر	۰ تا ۵	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۲۰ تا ۴۰	۴۰ اور اس سے زیادہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ہندو							
۱- برہمن	۹۱۹	۹۰۶	۹۰۹	۹۰۷	۹۰۷	۹۰۵	۹۰۴
۲- دھنگر	۹۵۸	۹۴۷	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۸	۹۰۸	۹۰۵
۳- گولا	۹۴۹	۹۰۲	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱
۴- کوندلا	۹۸۹	۹۰۸	۹۰۶	۹۰۶	۹۰۸	۹۰۹	۹۰۹
۵- کاپو	۹۶۵	۹۰۶	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۳	۹۰۲
۶- کوڑلی	۹۱۲	۹۰۳	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲
۷- کوھتی	۹۸۶	۹۰۶	۹۰۶	۹۰۶	۹۰۶	۹۰۶	۹۰۶
۸- لنگایت	۹۶۷	۹۰۶	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵
۹- مدیگا	۹۴۷	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱
۱۰- مہار	۹۷۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱
۱۱- نمالا	۹۲۶	۹۰۶	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵
۱۲- مانگ	۹۲۵	۹۰۳	۹۰۳	۹۰۳	۹۰۳	۹۰۳	۹۰۳
۱۳- مراٹھا	۹۶۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵
۱۴- متفرقہ	۹۱۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲
۱۵- مترآسی	۹۱۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲
۱۶- سکیل	۹۴۰	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱
۱۷- تلاگا	۹۴۰	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱	۹۰۱
مسلمان							
۱۸- مغل	۹۰۴	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۸	۹۰۸	۹۰۸
۱۹- پٹھان	۹۴۲	۹۰۵	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۴
۲۰- شیخ	۹۷۹	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۴	۹۰۴
۲۱- سید	۹۳۹	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲	۹۰۲
عیسائی							
۲۲- دیسی عیسائی	۹۵۲	۹۰۱	۹۰۷	۹۰۹	۹۰۹	۹۰۹	۹۰۸
انگلو انڈین							
۲۳-	۹۲۷	۹۰۳	۹۰۹	۹۰۹	۹۰۹	۹۰۹	۹۰۹
۲۴- لمباڈا	۹۹۸	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵	۹۰۵

ذیلی تختہ ۵ حقیقی تعداد حیات و ممات ہر دو جنس مطابق رپورٹ

من ابتدائے سنہ ۱۹۱۱ء لغایتہ سنہ ۱۹۲۰ء

(۱) بلدہ حیدرآباد

سال	تعداد پیدائش		تعداد اموات									
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	مجموع							
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	
جملہ	۶۰۹۹۹	۳۶۵۴۲	۷۰۵۴۱	۴۳۰۰۵	۵۲۶۶۶	۱۰۵۳۹۱	۴۵۰۵	-	۵	۹	۱۶	۱
۱۹۱۱	۵۲۲۶	۳۸۰۷	۸۱۰۴	۴۳۲۳	۵۴۳۸	۸۰۷۵۸	۳۸۸	-	۳	۱۴	۶	۰
۱۹۱۲	۳۷۴۱	۲۹۳۰	۶۳۱۲	۳۰۱۹	۹۵۵۴	۱۵۰۹۰۱	۳۳۲	-	۳	۶	۸	۰
۱۹۱۳	۴۵۵۲	۳۹۵۵	۸۵۰۰	۳۰۸۷	۵۸۵۳	۵۹۳۴	۵۹۲	-	۴	۷	۸	۰
۱۹۱۴	۵۰۵۰	۴۶۰۸	۹۰۵۴	۳۲۰۰	۶۲۶۲	۶۶۶۲	۳۰۲	-	۴	۹	۷	۰
۱۹۱۵	۴۹۹۹	۴۰۵۵	۹۰۵۴	۳۹۵۷	۶۷۳۰	۵۰۵۳۰	۴۴۹	-	۳	۸	۹	۰
۱۹۱۶	۵۰۰۸	۴۰۴۹	۹۰۵۷	۳۰۲۵	۶۷۸۳	۷۰۷۰۳	۵۱۵	+	۶	۸	۷	۱
۱۹۱۷	۴۰۹۲	۳۵۵۲	۷۰۶۴	۹۰۷۰	۸۰۹۳۹	۱۸۰۹۲۹	۴۴۳	-	۵	۳۵	۶	۱
۱۹۱۸	۳۵۹۰	۳۱۵۵	۶۰۰۴	۵۰۹۱	۱۱۰۹۵	۲۰۱۰۹۰	۴۴۰	-	۵	۹۲۷	۸	۱
۱۹۱۹	۳۴۵۰	۳۰۷۱	۶۰۲۹	۴۰۳۰۰	۱۰۰۲۹	۱۰۰۱۸۹	۵۰۰	-	۵	۶	۸	۳
۱۹۲۰	۳۶۵۵	۳۰۴۰	۶۰۹۵	۴۰۸۱۲	۱۰۰۹۰۷	۹۰۴۰۴	۱۰۸۵	-	۱	۹۰	۴	۰

ذیلی تختہ (۵) حقیقی تعداد حیات و ممات ہر دو جنس مطابق رپورٹ

من ابتدائے سنہ ۱۹۱۱ء لغایتہ سنہ ۱۹۲۰ء

(۲) اضلاع

سال	تعداد پیدائش ہر دو جنس	تعداد اموات ہر دو جنس	فرق درمیان خانہ ۲ و ۳ اول الذکر کی زیادتی تعداد بمقابلہ آخر الذکر (×) کمی (-)
۱	۲	۳	۴
جملہ	۲۰۲۹۸۱	۱۴۷۰۳۹	- ۷۰۷۳۷ ۵
۱۹۱۱	۶۸۷۶	۹۸۱۲	- ۳۰۴۸۹
۱۹۱۲	۷۵۰۹	۱۱۰۴۵	- ۳۰۴۱۳ ۲
۱۹۱۳	۸۶۰۱	۹۰۱۱	- ۵۳۳۰۱ ۱
۱۹۱۴	۱۰۲۷	۹۰۱۱	- ۱۶۱۰۹
۱۹۱۵	۱۰۷۰	۱۱۰۵۲	+ ۴۰۹۲
۱۹۱۶	۱۰۶۹۰	۱۲۰۳۵	- ۱۴۰۵ ۲
۱۹۱۷	۱۱۰۳۲	۱۴۰۷۵	- ۳۰۴۳
۱۹۱۸	۱۲۰۱۲	۱۴۰۹۲	- ۲۰۸۰
۱۹۱۹	۱۲۰۲۹	۱۴۰۲۲	- ۱۰۹۳
۱۹۲۰	۱۲۰۳۰	۱۴۰۲۲	- ۱۰۹۲

باب ہفتم

حالتِ ازدواجی

۱۶۳۔ حوالۂ اعداد و شمار۔ اپیریل ٹیبل نمبر (۸) میں حالتِ تخدائی کے متعلقہ اعداد و شمار بلحاظ عمر جنس اور مذہب درج کئے گئے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں۔

حصۂ اول میں کل آبادی ملک سرکارِ عالی کی مجموعی تقسیم بلحاظ مذہب دکھائی گئی ہے۔ حصۂ دوم میں اسی قسم کی تفصیل بلحاظِ اضلاع درج کی گئی ہے۔

حصۂ سوم میں مماثلہ تفصیلات متعلقہ بلدۂ حیدرآباد دئے گئے ہیں۔ اپیریل ٹیبل نمبر (۱۴) میں بعض منتخب ذاتوں۔ فرقوں۔ قوموں کی حالتِ تخدائی کے متعلق اعداد و شمار ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس باب کیساتھ پانچ تتمہ جات ضمیمہ ملحق ہیں جنمیں حسبِ ذیل امور دکھائے گئے ہیں۔

(۱) ہر جنس اور مذہب کے ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ حالتِ تخدائی خاص میعادہائے عمر پر باعتبار مردم شماریہائے سابقہ۔

(۲) ہر جنس اور مذہب کے ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ حالتِ تخدائی باعتبار عمر و ہر خطۂ ملک۔

(۳) ہر جنس اور مذہب کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ خاص میعادہائے عمر و حالتِ تخدائی۔

(۳ الف) متمدن اقوام قدیمہ سے ہر جنس کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ خاص میعادہائے عمر و حالتِ تخدائی۔

(۴) بعض عمروں پر تناسب جنس بلحاظِ حالت تخدائی و باعتبار مذاہب و خطہ ہائے ملک۔

(۵) چند منتخب ذاتوں کے ہر جنس کے ہزار نفوس کی تقسیم بعض عمروں پر بلحاظ حالتِ تخدائی۔

۱۶۴۔ فحوائے باب۔ رپورٹ مردم شماری ہند اور رپورٹ ہائے مردم شماری صوبہ جات باتہ ۱۹۱۱ء کے باب متعلقہ حالتِ تخدائی میں ایک مقدمہ۔ مشرح اور پُر مغز بیان درج کیا گیا تھا جو باعتبار معاشرت بہت دلچسپ تھا لیکن اعداد و شمار تخدائی سے کم تعلق رکھتا تھا۔ اسلئے کمشنر صاحب

مردم شماری ہند نے اس وجہ میں تجویز کی کہ "فی الوقت بحث کو اصولاً اعداد و شمار پر مبنی رکھا جائے اور اس موضوع کے ایسے پہلوؤں میں محدود رکھا جائے جو اعداد سے پیدا ہوتے ہوں یا بطور ایسے واقعات کے ان سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تغیرات یا تفاوتوں کی توضیح ہو سکتی ہو ..... یہ فرض کر لینا چاہئے کہ ایسے مراسم اور طریقے جیسے کہ ایک شوہر کی کئی بیویاں ہونا ایک عورت کے کئی شوہر ہونا اور (POLYANDRY POLYGAMY) وغیرہ جو ہندوستان میں شادی سے تعلق رکھتے ہیں سب کو معلوم ہیں اور انکے متعلق کسی عام بیان کے زیادہ کی ضرورت نہیں"۔

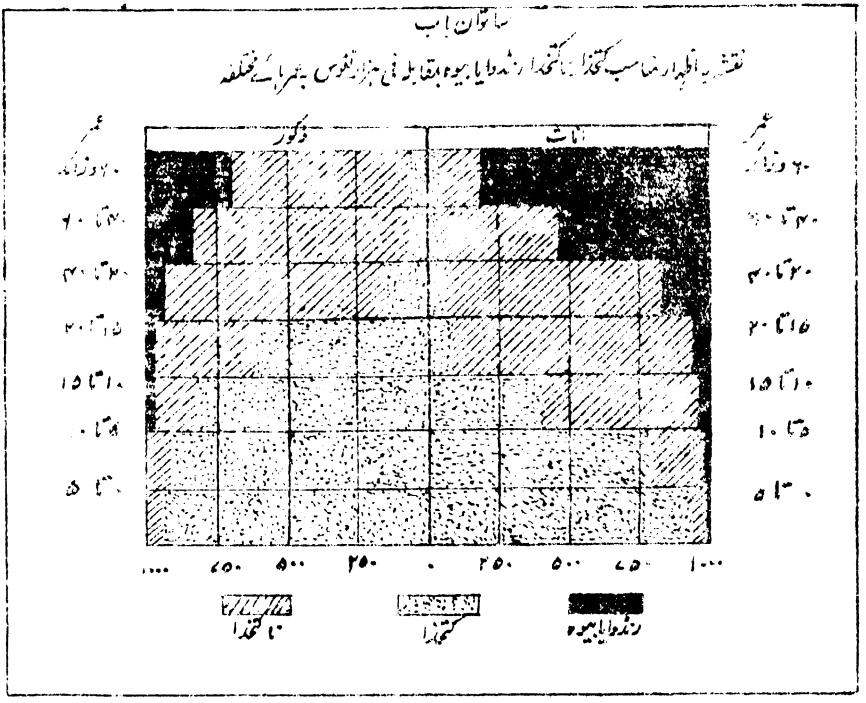
۱۶۵۔ مطالب اعداد۔ سب سے پہلے امر اہم یہ ہے کہ اعداد کے متعلق شمار کنندہ کے سوال اور تختہ جات مردم شماری میں درج شدہ جواب کی قطعیت کے لحاظ سے جو مطالب پیدا ہوتے ہیں انکا بیان کر دیا جائے۔ تختہ جات شمار کے خانہ (۶) کی تکمیل کے لئے حسب ذیل ہدایات دئے گئے تھے۔

"ہر شخص کے متعلق خواہ وہ شیر خوار یا بچہ یا بالغ ہو ناکتخدا۔ کتخدا یا رنڈوا یا بیوہ درج کرو طلاق پائے ہوئے نفوس کو بطور بیوہ کے درج کرو۔ طوائفوں اور خانگیوں کو ناکتخدا درج کرو"۔

یہ ہدایات کافی طور پر واضح تھے اور اس قیاس کے لئے کوئی وجہ معقول نہیں ہے کہ اس میں کسی طرح کی غلط فہمی ہوئی ہو۔ پس جو اندراجات حالت کتخدائی کے متعلق ہوئے ہیں انکو صحت سے بعید نہیں سمجھا جا سکتا گو اس کا امکان ہے کہ بعض صورتوں میں جیسے کہ طوائفین وغیرہ کی ہیں ناکتخدا عورتوں نے اپنے آپ کو کتخدا درج کرایا ہوگا۔

۱۶۶۔ اعداد و شمار کے خاص پہلو۔ حالت کتخدائی کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کی ہر مذہب اور ہر عمر کی آبادی کے منجملہ تقریباً (۴۶) فیصد ذکور اور (۳۱) فیصد اناث ناکتخدا ہیں تقریباً ۴۸ فیصد ذکور اور ۵۰ فیصد اناث کتخدا ہیں۔ اور ۷ فیصد مرد اور (۲۰) فیصد عورتیں بیوہ یا رنڈوے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان ۳ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ دونوں جنسوں کے ناکتخدا نفوس کا حصہ کثیر نہایت کم عمر اطفال پر مشتمل ہے۔ انکے منجملہ ۳/۴ ربع سے زیادہ اُنیّا ہے لڑکے (۱۵) سال سے کم عمر والے ہیں اور ۴/۵ کنواری لڑکیاں دس سال سے کم عمر والی ہیں۔ شکل ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ عمر والے بہت کم لوگ بغیر شادی کے رہتے ہیں اور اگر ان لوگوں کی تعداد کو خارج

(شکل بر صفحہ ۲۰۷)



کر دیا جائے جو کسی نہ کسی معذوری کی وجہ سے بہت کم تعلقات ازدواجی پیدا کرتے ہیں (مثلاً گداگر، طوائف، سنیاسی، اور درویش اور وہ لوگ جو کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہوں) تو یہ معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی میں کوئی شخص عملاً ناکنخدا نہیں ہے۔ اس لحاظ سے باشندگان ملک سرکار عالی کی ازدواجی حالت کم و بیش ہندوستان کے دوسرے حصوں کے مماثل ہے۔ یورپین ناظرین کے لئے ہندوستان کا یہ عمومیت کنخدائی سی ایسی چیز ہے جو ہندوستانی اور مغربی یورپ کے تمدنی رسومات کا نہایت عجیب مابہ الامتیاز ہے لیکن جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا جا چکا ہے مغرب کے مصنوعی تمدنی اور معاشی حالات کا اقتضاء ہے کہ وہاں شادی ناگزیر نہیں سمجھی جاتی۔ اور دور اندیشی اور دوسرے اغراض کی بناء پر بہت سے لوگ ناکنخدا رہتے ہیں۔ دنیا کے کل دوسرے حصوں میں شادی عیش و عشرت نہیں بلکہ مرد اور عورت دونوں کے لئے ناگزیر صورت سمجھی جاتی ہے" غرض کہ یورپ کا طرز نہ کہ ہندوستانی طریقہ فطرت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ ہنود کے نزدیک شادی ایک مقدس مذہبی فرض ہے۔ اسلام بھی بنی نوع کی توفیر کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ دونوں قومیں چونکہ آبادی کا حصہ غالب ہیں اسلئے ایک بڑی حد تک دوسرے مذاہب کے متبعین پر بھی شادی کے

معاملہ میں اثر ڈالتی ہیں۔

اعداد و شمار کا ایک دوسرا خاص پہلو نوعمری ہے جس میں شادی کر دیجاتی ہے بموجب تختۂ مرتبہ سینڈبرگ جس کا حوالہ رپورٹ مردم شماری ہند ۱۹۱۱ء کے فقرہ ۳۲۷ میں دیا گیا ہے۔ مغربی یورپ میں آبادی کے (۲۱۴۷) ذکور کے منجملہ صرف ایک مرد اور (۱۴۲) اناث کے منجملہ صرف ایک عورت کی شادی (۲۰) سالہ عمر سے پہلے ہوتی ہے۔ اسکے برخلاف اس ملک کے اعداد و شمار (جو ہندوستان کے اور حصص کے اعداد سے کم و بیش مماثل ہیں) ظاہر کرتے ہیں کہ ہر (۹) مردوں کے منجملہ ایک اور ہر تین عورتوں کے منجملہ ایک کی شادی اس عمر سے پہلے ہی ہو جاتی ہے۔

اعداد و شمار ہند متعلقہ حالت کنخدائی کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بیواؤں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ رنڈوے کل آبادی ذکور کا صرف (۷) فیصد ہیں یہ تناسب دوسرے ممالک کے تناسب سے زیادہ فرق نہیں رکھتا۔ اسکے برعکس بیواؤں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہے اور کل اناث کی تعداد کے لحاظ سے انکا تناسب (۲۰) فیصد پڑتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں مغربی یورپ میں صرف (۹) فیصد تناسب ہوتا ہے۔ اگر عمر کا لحاظ کیا جائے تو یہ وسیع فرق اور زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے مثلاً مغربی یورپ میں صرف (۷) فیصد بیوائیں ایسی ہیں جن کی عمر ۴۰ سال سے کم ہے تو ملک سرکار عالی میں (۳۱) فیصد ایسی ہیں جو اس سے بھی کم عمر والی ہیں کل بیواؤں کا (۳) فیصد حصہ (جن کی حقیقی تعداد ۳۵۲۴۵ ہے) ۱۵ سالہ عمر کے اندر ہے۔ مغربی یورپ میں اس عمر میں کسی کی شادی تک نہیں ہوتی۔ اس ملک میں اوائل عمر میں جو شادی کر دیجاتی ہے وہ فطرتاً بیواؤں کی زیادہ تعداد کی موجب ہوتی ہے۔ اور چونکہ برہمنوں اور دوسرے ذاتوں میں (جو اس رسم کی اتباع محض تمدنی مرتبہ حاصل کرنیکے لئے عمل میں لاتے ہیں) بیوہ کی شادی ممنوع ہے۔ اسلئے بیواؤں کی تعداد ہندو ذاتوں میں زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ علاوہ بریں اگرچہ کہ مذہباً مسلمانوں پر ایسی کوئی بندش نہیں ہے لیکن وہ بھی (یا کم از کم انکے اعلیٰ طبقے) اس معاملہ میں ایک حد تک ہندو کے خیالات میں شریک معلوم ہوتے ہیں

۱۶۷۔ **تفاوت بلحاظ مذہب**۔ اس حد تک ممالک محروسہ کے جو اعداد درج ہوئے ہیں وہ مجموعی حیثیت رکھتے ہیں یعنی کل مذاہب اس میں شامل ہیں اب ایک مذہب کے متبعین کا مقابلہ دوسرے مذہب کے متبعین کے ساتھ بلحاظ حالت ازدواجی کیا جاتا ہے چونکہ ہنود آبادی کا حصہ کثیر ہیں اسلئے انکا تناسب مجموعی آبادی کے تناسب سے چنداں متفاوت نہیں ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں چند خاص مذاہب کے تناسب درج کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود میں شادی نہایت عام ہے جس کا نتیجہ یہ ہے

(تختہ بصفحہ حاشیہ)

کہ ان میں ناکتخدا نفوس کا تناسب سب میں کم ہے۔

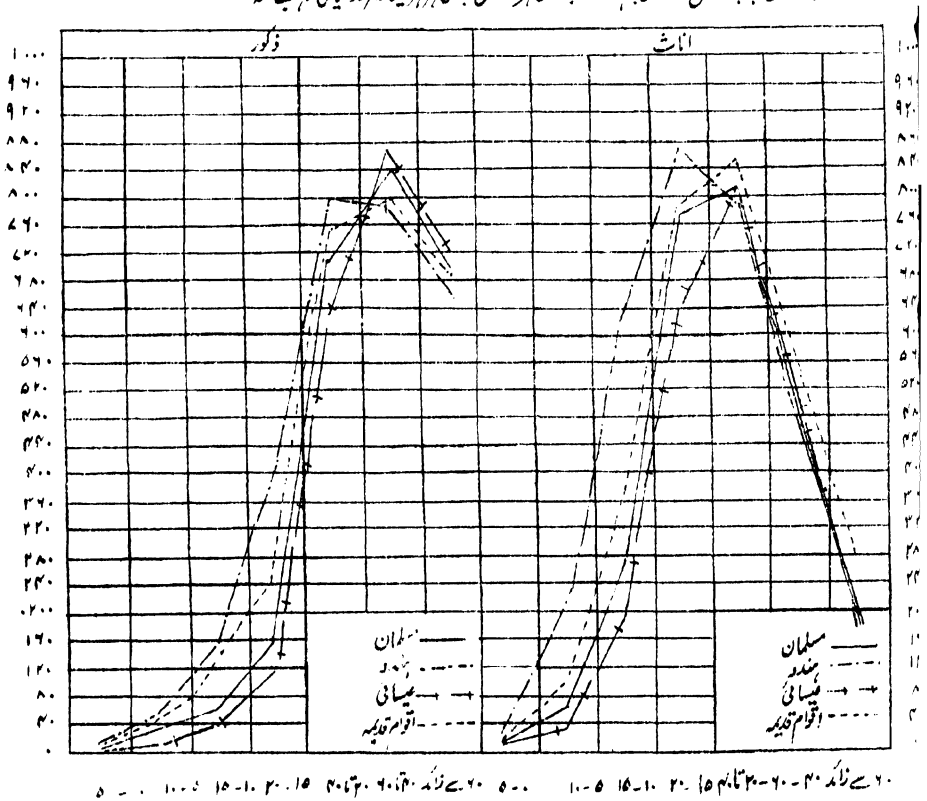
کتخدا نفوس کے لحاظ سے بہ اعتبار ذکور و اناث دونوں کے قوم عیسائی میں کمترین تناسب پایا جاتا ہے۔ بیوہ یا رنڈوے کے لحاظ سے نظر ڈالی جائے تو عیسائیوں میں رنڈوؤں کا تناسب نہایت کمترین ہے اور اقوام قدیمہ میں بیوگان کا

مذہب	حالت ازدواجی فی ہزار					
	ذکور			اناث		
	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوے	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
جملہ مذاہب	۴۵۷	۴۷۶	۶۷	۳۰۹	۴۹۵	۱۹۶
ہندو	۴۴۸	۴۸۳	۶۹	۲۹۷	۵۰۳	۲۰۰
مسلمان	۵۰۷	۴۳۷	۵۶	۳۶۹	۴۴۱	۱۹۰
عیسائی	۵۶۹	۳۹۶	۳۵	۴۳۶	۴۲۰	۱۴۴
اقوام قدیمہ	۵۱۱	۴۳۶	۵۳	۴۱۱	۴۵۸	۱۳۱

تناسب بہت کم ہے لیکن ہنود میں بیوہ اور رنڈوے دونوں کا تناسب نہایت بڑھا ہوا ہے۔ اہل ہنود میں جو کتخدا اور بیوہ یا رنڈووں کی تعداد کثیر پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ ایک طرف اوائل عمری کی شادی اور دوسری طرف ممانعت عقد بیوگان کی بدولت ہے۔

مختلف مذاہب کے متبعین میں جو شادی شدہ ہیں انکا فی ہزار تناسب ہر مدت عمر پر شکل ذیل میں دکھایا

(ساتواں باب) شکل ارتسامی باظہار تناسب کتخدائی ہزار نفوس آبادی ہر ہر میعاد عمر درمیانی مذاہب مختلفہ



گیا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ۵ تا ۱۰۔ ۱۰ تا ۱۵۔ اور ۱۵ تا ۴۰ کی میعاد عمر میں کتخدا نفوس کا برترین تناسب ہنود کے ذکور اور اناث کو حاصل ہے۔ اسکے علاوہ پہلی مدت عمر (۰ تا ۵) میں بھی شادی شدہ نفوس میں ہنود اناث کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۲) سے اس امر کی مزید شہادت ملتی ہے کہ بمقابلہ ملک سرکار عالی کی کل آبادی کی مجموعی حیثیت کے ہنود کی حالت کتخدائی میں۔ شادی کے متعلق ہندوستانی اعداد و شمار کے وہ تینوں خصوصی پہلو زیادہ نمایاں صورت میں موجودہ ہیں جنکا ذکر ہم قبل کیا جا چکا ہے۔ یعنی شادی کی عمومیت کم عمری جس میں شادی کر دیجاتی ہے اور بیوؤں کا کثیر تناسب۔

شکل مندرجہ بالا اور اس کے مقابل کے تختہ سے معلوم ہوگا کہ ہنود کے تقابل کے لحاظ سے مسلمانوں میں نہ صرف کتخدا نفوس کا تناسب (ذکور اور اناث دونوں کے درمیان) کم ہے بلکہ رنڈوے اور بیواؤں کا تناسب بھی بہت قلیل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر ۱۰۰ ہندو مردوں میں ۴۵ ناکتخدا اور ۴ رنڈوے ہیں اور اسکے مماثل مسلمانوں کے اعداد علی الترتیب ۵۱۔ ۴۴ اور ۵ ہوتے ہیں۔ اناث کی صورت میں یہ فرق اور زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے اور اعداد کا سلسلہ علی الترتیب ہنود کے لئے ۳۰۔ ۵۰ اور ۲۰ اور اہل اسلام کے لئے ۳۷۔ ۴۴ اور ۱۹ ہوتا ہے۔ عمر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ۰ تا ۵ اور ۵ تا ۱۰ میعاد عمر پر علی الترتیب فی ہزار ۱۳ اور ۴۷ کا تناسب ہنود ذکور میں پایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں مماثلہ تناسب کم یعنی علی الترتیب ۱۰ اور ۳۵ ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر ۱۰ تا ۱۵ میں اس سے زیادہ وسیع فرق ہے اور دونوں اقوام کا تناسب ۱۵۵ اور ۶۰ ہوتا ہے۔ ۱۵ تا ۴۰ سالہ مدت عمر میں بھی کتخدا ذکور کے اعتبار سے ہنود کا تناسب مسلمان ذکور کے تناسب کے مقابلہ میں معتدبہ طور پر بڑھا ہوا ہے اور دونوں کا درمیانی تفاوت ۱۲۳ ہنود کی موافقت میں ہے لیکن ۴۰ سالہ عمر سے اوپر مسلمانوں کا تناسب ہنود کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے اور اضافہ کی مقدار ۱۴ فی ہزار ہوتی ہے کتخدا اناث کی صورت میں دونوں قوموں کے اعداد کا درمیانی انتشار نہایت نمایاں ہیں۔ ان مسلمان لڑکیوں کا تناسب جنکی شادی (۵) سال کے اندر ہو گئی ہے ہنود کے مماثلہ تناسب کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے۔ اور پانچ اور دس سال کی عمر میں صرف چوتھائی کے قریب رہ جاتا ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) میں بھی مسلمانوں کا تناسب ہنود سے کمتر ہے یعنی تقریباً ½ لیکن ۱۵ اور ۴۰ سال کے درمیان دونوں تناسب ایک دوسرے کے قریب پہنچتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور ہنود کا تناسب مسلمانوں کے تناسب سے فی ہزار صرف ۸ زیادہ ہے۔ بیوہ اور رنڈوؤں کے لحاظ سے ہنود کا تناسب بالعموم مسلمانوں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۴۰ سال سے زائد عمر والے نفوس کے اعتبار سے ہنود میں ناکتخدا ذکور کا تناسب زیادہ ہے اور مسلمانوں

میں ناکتخدا اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ۱۵ تا ۴۰ میعاد عمر میں مسلمان بیواؤں کا تناسب ہندو بیواؤں کا ۱/۳ ہے۔ اور ۴۰ سالہ عمر سے اوپر دونوں تناسب عملاً ایک ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو مسلمان عورتیں جوان عمری میں بیوہ ہو جاتی ہیں انکو دوبارہ شادی کر لینے میں اپنی ہندو بہنوں کے مقابلہ میں کم مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

اقوام قدیمہ میں کتخدا ذکور کا تناسب تقریباً وہی ہے جو اہل اسلام کا ہے لیکن اول الذکر میں ناکتخدا ذکور کا تناسب بڑھا ہوا اور رنڈوؤں کا تناسب گھٹا ہوا ہے۔ اناث کے لحاظ سے دونوں اقوام کے تناسب میں معتدبہ فرق ہے۔ اہل اسلام میں فیصد اناث ۳۷ ناکتخدا ہیں تو اقوام قدیمہ میں ۴۱ ہیں کتخدا اور بیواؤں کا تناسب اول الذکر میں علی الترتیب ۴۴ اور ۱۹ ہے تو موخر الذکر میں ۴۶ اور ۱۳ ہے۔ غرضکہ اقوام قدیمہ میں یا کم از کم اسکے ان اوصاف میں جو ہنوز ہندو اثرات سے متاثر نہیں ہوئے۔ زن و مرد ہر دو بالعموم مسلمانوں کی عام عمر کتخدائی سے زیادہ عمر میں بیاہے جاتے ہیں۔ اسکا مزید ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ۱۵ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر مسلمانوں میں ۶۰ فیصد ذکور اور ۸۰ فیصد اناث شادی شدہ ہیں تو اقوام قدیمہ میں ۶۷ فیصد ذکور اور ۴۸ فیصد اناث کتخدا ہیں۔ مجموعی طور پر اقوام قدیمہ میں بیواؤں کا تناسب نہایت کم ہے جس وجہ یا تو انکی قلیل العمری ہے یا بیواؤں کی دوسری شادی کا رواج ہے۔

اب ہندو اقوام قدیمہ کے طرف متوجہ ہوں جن کی حالت ازدواجی اس دفعہ علیحدہ دکھائی گئی ہے (تختہ ضمیمہ نشان (۳) الف) تو معلوم ہوتا ہے کہ انمیں ناکتخدا ذکور و اناث دونوں کا تناسب ہنود کے مجموعی تناسب سے بالاتر ہے گو کہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں بہت پست ہے شادی شدہ نفوس کے اعتبار سے ہندو اقوام قدیمہ ہنود سے مماثلت ظاہر کرتے ہیں اور انکے ذکور اور اناث کا تناسب دوسرے تمام اقوام کے مقابلہ میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ رنڈوؤں کے لحاظ سے انکے ذکور کا تناسب تقریباً وہی ہے جو ہنود کا ہے (گو کہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے) لیکن بیواؤں کے اعتبار سے ہنود اور اہل اسلام دونوں کے مقابلہ میں انکا تناسب بہت کم ہے اور اقوام قدیمہ اور عیسائیوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

عیسائیوں کی صورت میں یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ تبدیل مذہب کرنیوالوں کی ایک کثیر تعداد چونکہ ہنود کے طبقہ اسفل سے حاصل ہوتی ہے اور ان میں اعلیٰ تمدنی مدارج رکھنے والی ذاتوں کے زیر اثر بچپن کی شادی رائج ہے۔ اسلئے عیسائی جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہی اُن میں سے

اکثر کی شادی ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس جو لوگ داخل جماعت ہیں وہ مغربی تمدن کے عادات و مراسم اختیار کر لیتے ہیں اور بچپن کی شادی کا طریقہ ترک اور بیوہ کی شادی کی ممانعت موقوف کر دیتے ہیں۔ اگرچہ عیسائیوں میں بچپن کی شادی کی چند مثالیں درج تختہ جات ہوئی ہیں لیکن ان میں مجموعی طور پر بمقابلہ دوسرے مذاہب کے ناکتخدا کا تناسب بڑھا ہوا اور کتخدا کا تناسب گھٹا ہوا ہے۔ رنڈوؤں کے لحاظ سے بھی ان کا تناسب نہایت کم ہے اور بیواؤں کے اعتبار سے صرف اقوام قدیمہ سے دوسرے درجہ پر ہیں۔ انکے اناث میں بیواؤں کا تناسب دوسرے تمام مذاہب کے متبعین سے بہت کم ہے۔ ۱۵ تا ۴۰ سال کی اناث کا تناسب بھی دوسرے اقوام کے مقابلہ میں کمتر پڑتا ہے۔

۱۶۸۔ تفاوت بلحاظ مقام بلدہ حیدرآباد میں کل آبادی ذکور کا ۵۴ فیصد حصہ شادی شدہ ہے اور اناث میں ایک خفیف سی کمی کیساتھ کتخدائی کا تناسب پڑتا ہے یعنی ۴۴ فیصد تلنگانہ میں ذکور و اناث دونوں کا تناسب تقریباً یکساں ہے یعنی ۴۰ فیصد اسکے بالمقابل مرہٹواڑی میں علی الترتیب ۴۴ فیصد اور ۵۰ کا تناسب ہوتا ہے۔ خطۂ موخر الذکر میں شادی شدہ کا جو زیادہ تناسب پایا جاتا ہے وہ فطرتاً زیادتی تناسب بیوگان کی جانب منجر ہوتا ہے۔ اس طرح سے رنڈوؤں کے اعتبار کرتے تلنگانہ میں فیصدہ ۵ کا تناسب ہے تو مرہٹواڑی میں ۸ فیصد سے کم نہیں ہے۔ دونوں خطوں میں بیواؤں کا تناسب تقریباً ایک ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں نسبتاً زیادہ کتخدا اناث اور بیوائیں فوت ہوئی ہیں۔ گزشتہ ابواب میں ایک سے زیادہ مرتبہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ سابقہ دہ سالہ دوران میں بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں طاعون کی زیادہ شدت ہوئی اور بار بار ہوتی رہی۔ اور چونکہ طاعون کا قرعۂ انتخاب زیادہ تر عورتوں پر پڑتا ہے۔ اسلئے رنڈوؤں کے تناسب میں جو زیادتی ہوئی ہے وہ غالباً اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے مختلف میعادہائے عمر پر ان تناسبوں میں جو تفاوت پیدا ہوئے ہیں اور ۱۵ تا ۴۰ سال کی درمیانی عمروں (زمانہ بارآوری) میں رنڈوں اور بیواؤں کے جو مختلف تناسب رونما ہوئے ہیں اُن پر عنقریب بحث کی جائے گی۔

اب مختلف مذاہب پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب اور ہر جنس کے اعتبار سے شادی شدہ کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں زیادہ ہے۔ اور یہ بڑھا ہوا تناسب بجز آخری میعاد عمر (۴۰ و زائد) کے تمام میعادہائے عمر میں عام ہے۔ جیسا کہ تختہ ضمیمہ نشان ۲ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ اس سلسلہ میں بعض خصوصیات قابل ذکر ہیں۔ ۱۰ تا ۱۵ میعاد عمر پر بھی کل اہم مذاہب میں شادی شدہ نفوس کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں بہت زیادہ ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۵ تا ۲۰) میں نہایت نمایاں فرق

عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں ظاہر ہوتا ہے جو بلحاظ تعداد بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگا میں زیادہ ہیں تلنگانہ کے عیسائیوں میں (۵) اور دس سال کی درمیانی عمروں میں ایک فیصد سے کم ذکور اور ۲ فیصد اناث کنڈائی کی حالت میں پائے جاتے ہیں اور مرہٹواڑی میں اسی کے مماثل تناسب ہر صورت میں ۹ تک بڑھا ہوا ہے اسی طرح ہر اقوام قدیمہ میں شادی شدہ ذکور و اناث معمرہ (۵ تا ۱۰) سال کا تناسب علی الترتیب ۲ اور ۷ فیصد تلنگانہ میں اور ۹ اور ۲۰ فیصد مرہٹواڑی میں ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) میں تناسب کا انتشار اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔ اس میعاد عمر میں ۱۱ فیصد ہندو ذکور اور ۶۰ فیصد ہندو اناث تلنگانہ میں بحالت کنڈائی ہیں تو مرہٹواڑی میں کم سے کم علی الترتیب ۲۱ فیصد اور ۶۴ فیصد ازدواج میں منسلک ہیں تلنگانہ کے مسلمانوں میں (۳) اور (۱۹) فیصد تناسب ہے اور اسکے بالمقابل مرہٹواڑی میں (۹) اور (۳۵) فیصد تناسب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں یہ تناسب علی الترتیب ۳ و ۱۶ اور ۸ و ۲۸ کا تلنگانہ میں اور ۸ و ۳۳ اور ۲۵ و ۵۸ کا مرہٹواڑی میں ہوتا ہے۔

۶۹ بچپن کی شادی۔ اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ لفظ "شادی" کا مفہوم ہندوستان میں وہ نہیں لیا جاتا جو یوروپین ممالک میں لیا جاتا ہے بچپن کی شادی کا مطلب ہندوستان میں اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ وہ ایک ناقابل فسخ نسبت (منگنی) ہے۔ پس ایسی صورت میں ہمارے اعداد خصوصاً ادنیٰ میعادہائے عمر میں مغربی ممالک سے تقابل کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

تختہ مندرجہ حاشیہ میں ہر ایک اہم مذہب کے لحاظ سے علی الترتیب ۰ تا ۵ اور ۵ تا ۱۰ سالہ میعاد عمر پر ہر دو جنس کے فی ہزار آبادی میں شادی شدہ نفوس کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوگا کہ قوم عیسائی ان ابتدائی عمروں میں شادی کرنے کی بہت کم عادی ہے جیسا کہ زیر قبل ذکر ہو چکا ہے۔ چند نفوس جو ان عمروں میں کتخدا ظاہر کئے گئے ہیں وہ بالعموم ایسے لوگ ہیں جو شادی کے بعد عیسائی جماعت میں داخل ہوئے اقوام قدیمہ کے بعد صغر سنی کی شادی کے لحاظ سے مسلمانوں کا درجہ آتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماسوا بوہروں میمنوں وغیرہ کے جو بچپن کی شادی کے ہندوانہ طریقے سے بہت اثر پذیر ہیں بقیہ اہل اسلام بالعموم صرف عمر بلوغ پر شادی کرتے ہیں۔

تختہ ہاظہار تناسب شادی شدہ ہر جنس فی ہزار نفوس میعادہائے عمر ۰ تا ۵ و ۵ تا ۱۰ سال

مذہب	۰ تا ۵		۵ تا ۱۰	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث
جملہ مذاہب	۱۳	۲۸	۴۶	۲۰۰
ہندو	۱۳	۲۹	۴۷	۲۲۱
مسلمان	۱۰	۱۶	۳۵	۵۹
اقوام قدیمہ	۲۲	۱۸	۴۴	۱۰۱
عیسائی	۶	۱۷	۹	۳۶

اب دونوں خطہ ہائے قدرتی کے مماثل اعداد و شمار پر توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کے اعتبار

سے تلنگانہ میں شادی شدہ ذکور و اناث عمرہ ۱۰ تا ۱۵ کا تناسب اسی عمر کی جملہ آبادی کے فی ہزار نفوس میں علی الترتیب ۶ و ۱۳ کا ہوتا ہے اور مرہٹواڑی میں یہی تناسب ۲۱ و ۴۶ تک بڑھا ہوا ہے جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے ہنود کے مرہٹواڑی کے ہنود بچپن کی شادی کے زیادہ خوگر ہیں مرہٹواڑی کے ہنود کا (جو آبادی کا حصہ غالب ہیں) بچپن کی شادی کی جانب زیادہ میلان اس خطہ کی دوسری قوموں میں بھی سرایت کر گیا ہے مسلمان عیسائی اور اقوام قدیمہ سب کے سب ۱۰ تا ۱۵ و ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر میں کتخدا نفوس کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں مستند بطور پر زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔

۱۷۰۔ وہ ذاتیں جو بچپن کی شادی کی بہت عادی ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ بمقابلہ دوسرے مذاہب کے ہنود مجموعی حیثیت سے بچپن کی شادی کے زیادہ خوگر ہیں لیکن اس بارہ میں تیج ذاتیں اعلیٰ ذاتوں سے سبقت لیجاتی ہیں مثلاً شادی شدہ ذکور عمرہ ۱۰ تا ۱۵ کا سب سے ارفع تناسب (یعنی ۴۵ و ۶۴ فی ہزار) علی الترتیب کلال اور دھیڑوں میں پایا جاتا ہے تو برہمنوں میں ۴ فی ہزار ہے اور اسی میعاد عمر کا سب سے کمتر تناسب (فی ہزار ۳) کولیوں میں ہے عورتوں کے لحاظ سے اسی میعاد عمر پر فی ہزار آبادی اناث ۸۸ کتخدا لڑکیوں کے تناسب کیساتھ ستراسی مرتبہ اولین پر آتے ہیں۔ برہمنوں کا درجہ بہت بعد آتا ہے اگرچیکہ ان کی شادی شدہ لڑکیوں کی تعداد شادی شدہ لڑکوں کی تعداد سے تگنی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ جن ذاتوں میں اوائل عمری میں شادی شدہ ذکور کا تناسب نہایت زیادہ ہے وہ بالاکثر وہی ذاتیں نہیں ہوتیں جنہیں کتخدا اناث کا تناسب بھی اسی قدر بڑھا ہوا ہو یا بالعکس۔ ہنود کی ۱۷ منتخب ذاتوں کے منجملہ جنکے متعلق حالت کتخدائی کے اعداد و شمار تختہ مذکورہ میں درج کئے گئے ہیں دو ذاتیں یعنی کومٹی اور سالے ایسی ہیں جنہیں ۱۵ سال سے کم عمر والوں میں دونوں جنس کے شادی شدہ نفوس کا تناسب مساوی ہے تو ۸ ذاتوں میں کتخدا اناث کا اور ۷ میں کتخدا ذکور کا تناسب بڑھا ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر نوعمری میں بمقابلہ لڑکوں کے لڑکیاں نسبتاً زیادہ بیاہی جاتی ہیں۔ اس کے بعد کی میعاد عمر (۱۵ تا ۲۰) میں بجز کومٹیوں کے کل ذاتوں میں کتخدا اناث کا تناسب ذکور کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن اس بارہ میں کومٹی قابل مباکبا دنہیں ہیں کیونکہ بدقسمتی سے اس ذات میں شادی شدہ لڑکوں کے مقابلہ میں شادی شدہ لڑکیوں کا کمتر تناسب بیواؤں کے بالاتر تناسب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہندو ذاتوں کے منجملہ اسی ذات میں بیواؤں کا تناسب اس میعاد عمر میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ قابل ذکر ہے کہ جن ادنیٰ ذاتوں میں بچپن کی شادی رائج ہے ان میں اعلیٰ ذاتوں کے خلاف بیواؤں کی دوبارہ شادی جائز رکھی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اونچی عمر والی

میعادوں میں پنج ذاتوں میں بیواؤں کا تناسب بمقابلہ اعلیٰ ذاتوں کے نسبتاً گھٹا ہوا ہے۔

اب دوسرے مذاہب کے اعداد و شمار کی طرف توجہ کیجائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بچپن کی شادی زیادہ تر مغل قوم میں ہوتی ہے اور انکے شادی شدہ ذکور و اناث عمرہ اندرون پنج سالہ کا تناسب فی ہزار نفوس علی الترتیب ۱۴۱ و ۱۴۷ ہوتا ہے۔ بقیہ کے منجملہ شیوخ اور سادات میں اندرون پنجسالہ عمر پر بمقابلہ ذکور کے اناث میں شادی شدہ زیادہ ہیں اور پٹھانوں میں بمقابلہ اناث کے ذکور میں اس عمر و سالی میں زیادہ شادی شدہ نفوس ہیں۔ ۲۰ تا ۲۴ سالہ میعاد عمر میں یہ مسلم قومیں بیوہ اور رنڈوا دونوں حیثیتوں سے اکثر ذات ہائے ہنود کے مقابلہ میں کمتر تناسب ظاہر کرتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیواؤں کی شادی مسلمانوں میں بمقابلہ ہنود کے زیادہ عام ہے۔ یہاں اس کا اعادہ بے محل نہیں ہے کہ کوئی ہندو اعلیٰ ذات بیوہ کی شادی جائز نہیں رکھتی اور بعض اوسط درجہ کی ذاتیں بھی بیوہ کی شادی کی ممانعت کو طرۂ امتیاز و وقار اور تمدنی مدارج میں بالاتر مرتبہ حاصل کرنیکا پروانہ سمجھتی ہیں۔ پس قابل تزویج اناث کی یہ جبری بیوگی بالغ العمری رنڈوؤں کو مجبور کرتی ہے کہ اپنی بیویاں نوعمر عورتوں میں سے منتخب کریں بالفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ خاوند اور بیوی میں عمر کا بہت تفاوت ہوتا ہے اور فطرتاً بیوی خاوند کے بعد عرصہ دراز تک اکثر زندہ رہتی ہے اور جن ذاتوں میں بیوہ کی شادی کا رواج نہیں ہے ان میں بیواؤں کی تعداد کے ازدیاد کا باعث ہوتی ہے۔ یہ بات صاف طور پر ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر بیواؤں کے اعداد و شمار سے عیاں ہو جاتی ہے۔

اس میعاد عمر میں مجموعی طور پر ہنود میں فی ہزار اناث ۳۰ بیواؤں کا تناسب پایا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں اہل اسلام۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ میں علی الترتیب ۱۶-۱۰-۱۳ کا تناسب پڑتا ہے عیسائیوں میں ۱۲ سال سے کم عمر میں بہت کم اور اندرون پنجسال اس سے بھی شاذ و نادر پایا جاتے ہیں۔ ان عمروں کے جو لوگ عیسائیوں میں شادی شدہ درج ہوئے ہیں وہ بالضرور نئے عیسائی ہونگے جو شادی کے بعد مذہب عیسوی میں داخل ہوئے۔ بیوہ اور رنڈوؤں کا تناسب بھی بالعموم ہنود اور مسلمانوں سے بہت کم ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قوم میں بالغ العمری کی شادی جزئیہ نہیں بلکہ کلیہ قاعدہ ہے گونڈ اور لمباڑوں کے متعلق تفصیل اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ایک حد تک وہ بھی بچپن کی شادی کے خوگر ہیں۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ "اس خیال کو ہاڈلینڈ نے غلط ثابت کر دیا ہے کہ قدیمی انسان بچپن کی شادی سے واقف نہ تھا۔ اس نے متعدد مثالیں پیش کی ہیں کہ اس کا وجود آسٹریلیا۔ آفریقہ اور دنیا کے دوسرے حصص کے قدیم قوموں میں پایا جاتا ہے"۔ اس ملک کے اقوام قدیمہ کے متعلقہ اعداد ہاڈلینڈ کی گونہ تائید کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گونڈ اور لمباڑوں میں اندرون پنجسالہ عمر میں نہ صرف شادی شدگان

کا تناسب بڑھا ہوا ہے بلکہ اس خوردسالی میں بمقابلہ اناث کے شادی شدہ ذکور کا تناسب ارفع ہے۔ اس میعاد عمر (۱ تا ۵) پر بیوہ اور رنڈوے دونوں حیثیت سے بمقابلہ لباڑوں کے گونڈوں میں تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اگرچہ کہ دونوں قوموں کے اعتبار سے بمقابلہ اکثر منتخب ذاتہائے ہنود اور اقوام اہل اسلام اور دیسی عیسائیوں کے یہ تناسب کمتر ہے۔ اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ ان قدیمی قوموں میں بیواؤں کی شادی کے متعلق بہت کم اعتراض ہوتا ہے۔

۱۷۱۔ **مختلف مردم شماریوں کے اعتبار سے اوائل عمری کی شادی**۔ مردم شماری حالیہ کے اعداد و شمار کا سابقہ مردم شماریوں کے اعداد و شمار سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شادی کی عمر بڑھانے کے متعلق کوئی اصلاح نہیں ہوئی۔ پانچ سال سے کم عمر والے شادی شدہ نفوس کا تناسب فی ہزار مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے لئے بلحاظ ذکور ۱۸۹۱ء میں (۷) تھا اور ۱۹۲۱ء میں (۱۳) ہوگیا اور بلحاظ اناث ۲۲ سے ۲۸ ہوگیا۔ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اول الذکر کا تناسب ۱۰ سے ۱۳ ہوگیا تو موخر الذکر کا تناسب ۲۸ پر قائم رہا۔ ہنود کے لحاظ سے اگرچہ کہ باعتبار اناث کے تناسب ۳۱ سے گھٹ کر ۲۹ فی ہزار ہوگیا لیکن سابقہ مردم شماریوں سے پھر بھی زیادہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے اعتبار سے بھی تناسب میں کوئی کمی نہیں آئی یا بالفاظ دیگر بچپن کی شادی کے خلاف مصلحین تمدن کے پند و نصائح اس ملک میں بہت کم بار آور ہوئے اور بچپن کی شادی اسی پیمانہ پر رائج ہے جس طرح تیس سال قبل تھی۔

تناسب شادی شدگان فی ہزار نفوس عمرہ اندرون پنجسالہ				
مذہب		۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
جملہ مذاہب	ذکور	۷	۱۲	۱۰	۱۳
	اناث	۲۲	۲۱	۲۸	۲۸
ہندو	ذکور	۷	۱۳	۱۱	۱۳
	اناث	۳۳	۲۲	۳۱	۲۹
مسلمان	ذکور	۶	۲	۳	۱۰
	اناث	۱۱	۴	۴	۱۶
اقوام قدیمہ	ذکور	۱۶	۱۲	۸	۲۲
	اناث	۲۰	۱۳	۱۷	۱۸
عیسائی	ذکور	۴	۲	۵	۶
	اناث	۱۰	۴	۸	۱۷

۱۷۲۔ **تناسب بیوگان عمرہ ۱۵ تا ۴۰**۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں کم سے کم ۱۴ فیصد اناث عمرہ ۱۵ تا ۴۰ بیوہ ہیں۔ ہنود کے لحاظ سے تناسب ۱۵ کا اور اہل اسلام کے لحاظ سے ۱۲ کا ہوتا ہے عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں یہ تناسب گھٹتے ہوئے یعنے ۱۱ و ۹ فیصد ہیں۔ دونوں خطہ ہائے قدرتی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لیکن عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں مرہٹواڑی کے مقابلہ میں تلنگانہ کا تناسب کمتر ہے۔ اس کا ذکر زیر قبل ہوچکا ہے کہ جو قومیں بیوہ کے نکاح کی حمایت کرتی ہیں ان میں بمقابلہ ان اقوام کے جو ایسی شادی کی ممانعت کرتی ہیں بیواؤں کی تعداد کمتر ہوتی ہے۔

تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں سابقہ دو مردم شماریوں کے لحاظ سے ہر مذہب کی ان بیواؤں کا تناسب

ظاہر کیا گیا ہے جو باعتبار عمر صلاحیت اولاد رکھتی ہیں۔
گزشتہ دس سال کے مقابلہ میں ہر مذہب کے اعداد بڑھے ہوئے
ہیں، اور انکو کالاً شادی بیوگان کے مخالفانہ تعصب پر محمول
نہیں کیا جاسکتا۔ زمانہ قحط سے بھی زیادہ گراں نرخ ماکولات
کی وجہ سے جو خطرناک معاشی حالات پیدا ہونے اور گزشتہ

تعداد بیوگان فی ہزار اناث معمرہ (۱۵ تا ۴۰)		
مذہب	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
جملہ مذاہب	۹۸	۱۴۳
ہندو	۱۰۱	۱۴۷
مسلمان	۸۴	۱۲۴
اقوام قدیمہ	۴۷	۸۸
عیسائی	۵۹	۱۰۶

دہ سالہ زمانہ کے کثیر حصہ میں طاعون کی جو اشاعت رہی اور جس کا بلدہ میں تین دفعہ حملہ ہوا اور انفلوئنزا نے جو تباہی مچائی یہ سب امور بیواؤں کی تعداد بڑھانے میں کچھ کم موثر نہیں ہوئے۔

فی ہزار اناث تعداد بیوگان میں بھی ۱۹۲ (۱۸۸۱ء) سے ۱۹۶ (۱۹۲۱ء) تک اضافہ ہوا۔ چونکہ قحط بمقابلہ عورتوں کے مردوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ اسلئے ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء کے قحط نے ۱۹۰۱ء میں بیواؤں کے تناسب کو بڑھا دیا۔ لیکن ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں جب بہتر حالات شائع رہے تو انکے تناسب میں فی ہزار ۷ اناث انحطاط ہوگیا جو ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء کے تناسب سے بھی بہت کم ہے۔ پھر سابقہ دس سال کے تباہ کن حالات نے بیواؤں کی تعداد کو ۱۹۶ تک بڑھا دیا اور یہ بیش از بیش تناسب ہے، جو اب تک حاصل ہوا ہے۔ ہنود کی بیواؤں کے حالت میں جو تفاوت رونما ہوئے ہیں وہ مجموعی آبادی کے تفاوت کے پہلو بہ پہلو ہیں اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کے لحاظ سے فی ہزار آبادی اناث تعداد بیوگان ۱۹۱۱ء میں سب سے کم تھی۔ مسلمانوں کے اعتبار سب سے زیادہ تناسب ۱۸۸۱ء میں اور بہ اعتبار اقوام قدیمہ کے ۱۹۰۱ء میں تھا۔ ۱۹۲۱ء کے اعداد ان صورتوں میں اسکے بعد ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ عیسائیوں کے لحاظ سے انکی بیواؤں کا سب سے بلند تر تناسب ۱۹۲۱ء میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ بلاشبہ وہ نئے عیسائی ہیں جو ہندوؤں کی ایسی نیچ ذاتوں سے داخل ہوئے ہیں جن میں بچپن کی شادی کا رواج تھا اور جن کے ذکور کی تعداد اثرات قحط سے بہت گھٹی ہوئی تھی فقط

ذیلی نخته ۱۔ ہر جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت مذہب اور درمیانی مدارج عمر گذشتہ پانچ مردم شماری کے اعداد کے

مذہب جنس و عمر	نا کتخدا					کتخدا					بیوہ یا رنڈوا				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
تمام مذاہب															
ذکور	۴۵۸	۴۳۵	۴۵۹	۴۳۸	۴۴۸	۵۴۲	۵۱۴	۴۸۹	۵۲۱	۵۰۵	۶۷	۴۱	۵۲	۴۱	۴۷
۰ تا ۵	۹۸۶	۹۹۰	۹۸۰	۹۹۳		۱۳	۱۰	۱۲	۷		۱	...	...	...	
۵ تا ۱۰	۹۳۹	۹۶۰	۹۵۹	۹۶۲	۹۷۲	۴۶	۳۸	۳۸	۳۵	۲۷	۵	۲	۳	۱	۱
۱۰ تا ۱۵	۸۴۵	۸۳۵	۸۵۷	۸۱۵	۸۲۳	۱۴۵	۱۵۶	۱۳۳	۱۸۰	۱۷۰	۱۰	۵	۱۰	۵	۷
۱۵ تا ۲۰	۶۱۹	۵۹۳	۶۳۱	۵۳۶	۵۶۳	۳۶۲	۳۹۸	۳۵۰	۴۵۲	۴۲۰	۱۹	۹	۱۹	۱۰	۱۶
۲۰ تا ۴۰	۱۵۶	۱۳۶	۱۴۹	۱۱۳	۱۳۴	۶۸۴	۸۳۵	۸۰۵	۸۵۷	۸۲۲	۶۰	۲۹	۴۲	۳۰	۴۴
۴۰ تا ۶۰	۴۵	۳۱	۴۴	۲۳	۳۲	۳۹۶	۸۶۴	۸۳۳	۸۷۶	۸۵۵	۱۵۵	۹۵	۱۲۳	۱۰۱	۱۱۳
۶۰ و زائد از ۶۰	۲۱	۲۰	۳۶	۲۱	۲۵	۶۷۲	۶۳۳	۷۰۳	۷۷۳	۷۳۷	۲۸۶	۲۳۹	۲۶۱	۲۵۶	۲۳۸
آتشک	۳۰۹	۲۹۵	۳۱۲	۲۹۳	۲۸۷	۴۵۵	۵۲۸	۴۹۹	۵۲۶	۵۲۱	۱۹۶	۱۷۷	۱۸۹	۱۸۰	۱۹۲
۰ تا ۵	۹۶۰	۹۷۱	۹۷۷	۹۷۷	۸۹۷	۲۸	۲۸	۲۱	۲۲	۱۲۹	۲۲	۱	۲	۱	۴
۵ تا ۱۰	۷۸۸	۷۷۳	۸۱۰	۷۶۱		۲۰۰	۲۱۶	۱۷۹	۲۳۴		۱۲	۶	۱۱	۵	
۱۰ تا ۱۵	۳۹۶	۳۲۹	۴۰۳	۲۸۱	۲۹۷	۵۷۰	۶۵۶	۵۶۴	۶۹۹	۶۷۵	۳۴	۲۸	۳۳	۲۰	۲۸
۱۵ تا ۲۰	۹۴	۷۵	۱۱۷	۵۶	۷۱	۸۵۲	۸۹۶	۸۳۱	۹۱۵	۸۸۰	۵۴	۲۹	۵۲	۲۹	۴۹
۲۰ تا ۴۰	۳۶	۲۷	۵۳	۲۰	۲۳	۸۰۱	۸۵۹	۷۷۹	۸۵۸	۸۱۸	۱۹۲	۱۱۳	۱۴۸	۱۲۲	۱۵۹
۴۰ تا ۶۰	۲۴	۱۹	۲۸	۱۵	۱۲	۴۶۲	۴۵۶	۴۵۶	۳۸۳	۴۴۷	۵۱۲	۵۱۱	۵۱۶	۶۰۱	۵۴۱
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۴	۱۸	۲۱	۱۲	۹	۹۸۰	۱۳۲	۱۷۱	۱۶۱	۱۴۰	۷۹۶	۸۵۰	۸۰۸	۸۶۷	۸۵۱
ہندو															
ذکور	۴۴۸	۴۳۶	۴۵۳	۴۳۲	۴۴۳	۴۸۳	۵۲۳	۴۹۳	۵۲۶	۵۱۰	۶۹	۴۱	۵۳	۴۳	۴۷
۰ تا ۵	۹۸۶	۹۸۹	۹۸۷	۹۹۳	۹۷۲	۱۳	۱۱	۱۳	۷	۲۷	۱	...	...	...	
۵ تا ۱۰	۹۴۷	۹۵۷	۹۵۹	۹۶۲		۴۷	۴۱	۳۸	۳۶		۶	۲	۳	۲	۱
۱۰ تا ۱۵	۸۳۲	۸۲۴	۸۴۸	۸۰۳	۸۱۲	۱۵۷	۱۷۰	۱۴۱	۱۹۱	۱۷۸	۱۱	۶	۱۱	۶	۷
۱۵ تا ۲۰	۸۸۸	۸۵۷	۶۰۷	۵۰۶	۷۸۱	۴۹۲	۴۳۲	۳۸۳	۴۸۳	۴۴۲	۳	۱۰	۲۰	۱۱	۱۷
۲۰ تا ۴۰	۱۴۱	۱۱۷	۱۳۴	۹۸	۱۲۱	۷۹۷	۸۵۳	۸۱۵	۸۷۲	۸۳۵	۶۲	۳۰	۴۶	۳۰	۴۴
۴۰ تا ۶۰	۴۹	۲۹	۴۳	۲۰	۲۹	۷۹۱	۸۶۳	۸۳۲	۸۷۷	۸۵۷	۱۶۰	۹۸	۱۲۵	۱۰۲	۱۱۴
۶۰ اور زائد از ۶۰	۴۲	۲۶	۳۴	۱۹	۲۳	۶۶۷	۷۳۰	۶۹۹	۷۲۲	۷۳۶	۲۹۱	۲۴۴	۲۶۷	۲۵۹	۲۴۱
آتشک	۲۹۷	۲۸۴	۳۰۶	۲۸۸	۲۸۱	۵۰۳	۵۳۷	۵۰۴	۵۴۳	۵۲۶	۲۰۰	۱۷۹	۱۹۰	۱۷۹	۱۹۳
۰ تا ۵	۹۶۹	۹۶۸	۹۷۶	۹۷۶	۵۹۲	۲۹	۳۱	۲۲	۲۳	۱۳۴	۲	۱	۳	۱	۴
۵ تا ۱۰	۷۶۹	۷۵۱	۷۹۵	۷۸۳		۲۲۱	۲۴۲	۱۹۳	۲۹۲		۱۰	۶	۱۲	۵	
۱۰ تا ۱۵	۳۴۶	۲۷۰	۳۶۷	۲۲۲	۲۶۳	۶۱۷	۷۱۱	۵۹۸	۷۵۸	۶۹۸	۳۶	۱۹	۳۵	۱۹	۲۹
۱۵ تا ۲۰	۷۵	۵۴	۱۰۲	۴۳	۶۳	۸۶۸	۹۱۵	۸۴۳	۹۲۷	۸۸۴	۵۷	۳۱	۵۵	۳۰	۵۰
۲۰ تا ۴۰	۳۵	۲۵	۷۵	۱۸	۲۱	۷۹۳	۸۵۸	۷۷۵	۸۵۹	۸۱۹	۱۶۸	۱۲۷	۱۵۰	۱۲۳	۱۶۰
۴۰ تا ۶۰	۲۳	۱۹	۲۸	۱۵	۱۳	۴۶۰	۴۶۴	۴۵۵	۵۲۳	۴۴۷	۵۱۷	۵۱۷	۵۱۷	۴۶۲	۵۴۱
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۳	۱۷	۲۰	۱۱	۸	۱۷۹	۱۲۹	۱۶۶	۱۱۰	۱۳۸	۷۹۸	۸۵۴	۸۱۴	۹۰۹	۸۵۴
مسلمان															
ذکور	۵۰۷	۴۹۹	۵۰۷	۴۹۹	۴۸۸	۴۳۷	۴۶۴	۴۳۸	۴۷۲	۴۶۷	۵۶	۳۷	۴۵	۳۹	۴۵
۰ تا ۵	۹۸۸	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۲	۹۷۳	۱۰	۳۰	۲	۶	۲۶	۲	...	...	۲	۱
۵ تا ۱۰	۹۶۳	۹۸۲	۹۶۳	۹۸۱		۳۵	۱۶	۳۵	۱۸		۲	۲	۲	۲	۱
۱۰ تا ۱۵	۹۳۶	۹۳۵	۹۳۷	۹۳۰	۹۰۸	۶۰	۶۱	۶۰	۶۶	۸۸	۴	۳	۳	۴	۴
۱۵ تا ۲۰	۸۲۷	۸۲۱	۸۲۹	۷۸۹	۷۵۸	۴۶۳	۱۶۵	۱۶۳	۳۰۲	۲۳۲	۹	۴	۸	۵	۱۰
۲۰ تا ۴۰	۲۵۱	۲۴۸	۲۶۲	۲۲۸	۲۴۴	۹۹۹	۷۲۷	۷۰۰	۷۴۷	۷۱۵	۵۰	۲۵	۳۸	۲۵	۴۱
۴۰ تا ۶۰	۴۹	۴۱	۵۴	۳۸	۵۶	۸۳۶	۸۵۱	۸۴۳	۸۷۴	۸۴۳	۱۰۵	۷۸	۱۰۳	۸۸	۱۰۱
۶۰ اور زائد از ۶۰	۳۷	۳۱	۴۵	۲۹	۴۱	۶۰۵	۶۵۸	۷۳۳	۷۳۶	۷۲۶	۲۵۸	۳۱۱	۳۲۱	۳۳۵	۳۲۳

ذیلی تختہ ۱۔ ہر جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت، مذہب اور دریافتی مدارج عمر گذشتہ پانچ مردم شماری کے اعداد درج ہیں

مذہب، جنس و عمر	ناکتخدا						کتخدا						بیوہ یا رونڈوا					
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱		۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱		۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	
۱	۲	۳	۴	۵	۶		۷	۸	۹	۱۰	۱۱		۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	
مسلمان																		
کُنات	۳۶۶	۳۵۰	۳۶۵	۳۴۰	۳۴۲		۴۴۱	۴۵۲	۴۵۷	۴۷۶	۴۶۶		۱۹۰	۱۶۱	۱۷۸	۱۸۴	۱۹۲	
۰ تا ۵	۹۸۰	۹۹۶	۹۸۷	} ۹۴۰			۱۶	۴	۳	۱۱	} ۵۷		۴	...	...	۲		
۵ تا ۱۰	۹۳۴	۹۴۵	۹۱۸	۹۲۴			۵۹	۵۱	۷۴	۷۲			۷	۴	۸	۴	۳	
۱۰ تا ۱۵	۷۱۱	۶۶۴	۶۹۳	۵۹۰	۵۸۴		۲۶۲	۳۲۵	۳۸۹	۴۰۳	۳۹۹		۱۶	۱۱	۱۸	۸	۱۷	
۱۵ تا ۲۰	۱۹۲	۲۱۴	۲۲۸	۱۵۷	۱۶۱		۶۷۴	۶۷۸	۷۳۵	۸۲۰	۷۸۸		۳۴	۱۸	۳۷	۲۳	۴۱	
۲۰ تا ۴۰	۴۵	۴۱	۶۳	۳۶	۴۴		۸۱۰	۸۵۹	۸۱۶	۸۴۷	۸۰۱		۴۵	۱۰۰	۱۲۱	۱۱۷	۱۵۵	
۴۰ تا ۶۰	۲۸	۲۰	۳۰	۱۸	۲۰		۴۶۷	۴۹۶	۴۵۹	۴۵۲	۴۵۰		۵۰۵	۴۸۴	۵۱۱	۵۳۰	۵۳۰	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۶	۸۱	۳۱	۱۵	۲۳		۱۷۴	۱۴۴	۲۹۷	۱۱۹	۱۵۸		۸۰۰	۸۳۸	۷۶۳	۸۶۶	۸۱۹	
ہندو																		
ذکور	۴۴۶	۴۴۸	۴۴۲	۴۱۸	۳۸۲		۴۵۰	۴۶۸	۴۸۷	۵۰۸	۵۲۴		۱۰۴	۸۴	۷۱	۷۴	۹۴	
۰ تا ۵	۹۸۱	۹۶۴	۹۸۰	۹۸۸	} ۹۵۵		۱۶	۳۵	۱۷	۹	} ۴۳		۲	۱	۳	۳	} ۲	
۵ تا ۱۰	۹۴۶	۹۴۷	۹۶۱	۹۶۵			۴۶	۵۰	۳۶	۳۳			۸	۳	۳	۲		
۱۰ تا ۱۵	۸۴۵	۸۶۰	۸۴۸	۸۰۹	۷۷۶		۱۴۰	۱۳۱	۱۳۹	۱۷	۲۰۶		۱۵	۹	۱۳	۱۲	۱۶	
۱۵ تا ۲۰	۵۹۱	۵۸۲	۵۹۸	۵۷۲	۶۱۸		۳۸۹	۳۰۹	۳۸۴	۴۰	۳۵۳		۲۰	۹	۱۸	۲۱	۲۹	
۲۰ تا ۴۰	۲۱۱	۲۳۶	۲۱۴	۱۸۸	۱۶۴		۷۱۰	۷۰۵	۷۳۵	۷۰۱	۷۷۷		۷۸	۵۹	۵۱	۵۱	۶۰	
۴۰ تا ۶۰	۸۱	۸۵	۷۸	۷۱	۷۶		۹۶۷	۷۱۹	۷۶۱	۷۵۲	۷۶۲		۲۴۴	۱۹۶	۱۶۱	۱۴۷	۱۹۲	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۷۵	۷۰	۵۷	۴۷	۱۵		۵۱۶	۵۵۴	۵۸۹	۵۸۴	۷۷۰		۴۰۹	۳۶۸	۳۵۴	۳۶۹	۵۱۵	
عیسائی	۲۸۶	۲۷۸	۲۵۹	۲۶۲	۲۳۰		۴۹۲	۵۱۸	۵۴۳	۵۴۳	۵۵۷		۲۱۸	۲۰۴	۲۰۰	۱۹۵	۲۱۳	
۰ تا ۵	۹۶۱	۹۶۳	۹۶۹	۹۷۷	} ۸۰۱۶		۳۶	۲۰	۲۹	۲۱	} ۱۶۲		۳	۷	۵	۲		
۵ تا ۱۰	۸۰۵	۸۲۲	۷۹۱	۷۸۳			۱۸۱	۱۷۰	۱۹۸	۲۰۸			۱۴	۸	۱۱	۹	۸	
۱۰ تا ۱۵	۳۶۱	۳۵۶	۳۵۹	۳۱۲	۲۷۰		۶۰۲	۶۳۰	۶۲۰	۶۷۵	۷۱۶		۳۵	۱۴	۲۱	۱۳	۳۴	
۱۵ تا ۲۰	۸۰	۴۰	۱۸	۲۶	۶۰		۸۶۵	۹۲۲	۹۳۱	۹۳۶	۸۹۶		۵۵	۳۷	۵۱	۳۸	۴۳	
۲۰ تا ۴۰	۶۱	۲۰	۲۱	۱۱	۴۸		۷۸۲	۸۲۶	۸۳۰	۸۵۹	۸۳۰		۱۶۶	۱۵۱	۱۴۹	۱۳۰	۱۲۲	
۴۰ تا ۶۰	۲۲	۱۳	۹	۵	۹		۴۱۱	۴۳۶	۴۳۰	۴۵۳	۵۱۲		۵۰۷	۵۶۶	۵۵۴	۴۵۲	۴۷۹	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۶	۱۰	۲۲	۱۳	۳		۱۰۳	۱۱۶	۱۲۳	۱۳۲	۷۶		۸۲۹	۸۷۴	۸۳۵	۸۶۵	۹۲۱	
اکیسٹ																		
ذکور	۵۱۱	۵۶۴	۵۷۴	۴۱۷	...		۴۴۶	۴۰۹	۴۸۴	۵۳۸	...		۵۴	۴۷	۴۳	۳۵	...	
۰ تا ۵	۹۷۷	۹۹۱	۹۸۱	۹۸۱	...		۲۲	۸	۱۲	۱۶	...		۱	۱	۱	۳	...	
۵ تا ۱۰	۹۵۴	۹۶۸	۹۶۰	۹۳۱	...		۴۴	۲۱	۳۸	۲۶	...		۳	۱	۲	۷	...	
۱۰ تا ۱۵	۹۶۱	۹۴۲	۸۰۸	۷۴۶	...		۱۴۴	۶۲	۱۸۶	۳۴۶	...		۵	۶	۶	۸	...	
۱۵ تا ۲۰	۷۳۰	۸۱۴	۵۶۲	۳۸۵	...		۲۶۶	۱۸۰	۳۰۸	۶۰۱	...		۱۴	۶	۲۸	۱۴	...	
۲۰ تا ۴۰	۱۹۶	۲۶۲	۱۲۲	۷۸	...		۷۵۶	۷۰۰	۸۲۴	۸۹۸	...		۴۶	۴۴	۴۴	۲۸	...	
۴۰ تا ۶۰	۳۸	۱۸	۳۷	۸	...		۵۴۹	۶۲۴	۵۵۰	۶۴۹	...		۴۱۳	۳۵۸	۴۱۳	۳۳۲	...	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۴	۲۶	۱۸	۱۰	...		۵۲۷	۲۰۱	۳۰۵	۲۰۱	...		۷۱۹	۷۷۳	۷۰۷	۷۸۹	...	
عیسائی																		
ذکور	۵۶۹	۵۰۴	۶۳۶	۶۰۸	۶۷۳		۳۹۶	۳۹۲	۳۱۰	۳۲۷	۲۸۵		۳۵	۲۴	۵۴	۲۷	۳۲	
۰ تا ۵	۹۹۵	۹۹۰	۹۹۵	} ۹۹۵			۶	۵	۲	۴	} ۹		۱	...	...	۱		
۵ تا ۱۰	۹۸۹	۹۸۶	۹۸۰	۹۸۱			۹	۱۲	۹	۱۸			۲	۱	۱	۱		
۱۰ تا ۱۵	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۶	۹۶۳	۹۶۰		۴۸	۳۵	۲۵	۳۴	۴۰		۱	۱	۳	۳	...	
۱۵ تا ۲۰	۸۶۹	۸۵۹	۹۰۳	۸۷۹	۹۰۱		۱۲۹	۱۳۹	۱۰۶	۱۰۶	۹۷		۳	۲	۱	۱۵	۳	
۲۰ تا ۴۰	۳۵۱	۳۴۴	۵۵۲	۵۹۲	۶۵۵		۶۲۴	۵۲۳	۴۱۴	۳۹۲	۳۲۷		۲۵	۱۳	۳۴	۱۶	۱۸	
۴۰ تا ۶۰	۴۴	۴۶	۱۰۳	۶۰	۱۱۶		۸۶۰	۸۹۰	۷۱۶	۸۶۱	۷۷۶		۹۶	۶۴	۱۸۰	۸۹	۱۰۸	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۳۱	۳۲	۴۱	۳۳	۵۸		۴۲۲	۴۷۹	۵۰۴	۴۳۹	۶۵۹		۲۴۷	۲۱۶	۳۷۵	۲۲۷	۲۸۳	
اکناش	۴۳۶	۴۴۳	۴۸۰	۴۶۴	۴۸۲		۴۲۰	۴۴۸	۳۹۴	۴۱۸	۳۹۳		۱۴۳	۱۰۹	۱۲۶	۱۱۸	۱۲۵	
۰ تا ۵	۹۷۹	۹۹۲	۹۹۶	۹۹۸	} ۹۸۵		۱۷	۸	۴	۱۰	} ۱۳		۴	...	...	۱		
۵ تا ۱۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۵۸	۹۷۲			۳۶	۳۲	۲۶	۲۶			۲	۲	۳	۳	} ۱	
۱۰ تا ۱۵	۷۹۹	۷۷۷	۹۱۷	۸۳۱	۸۹۰		۱۹۱	۲۲۰	۱۵۱	۱۲۰	۱۰۸		۱۰	۳	۲	۱	۲	
۱۵ تا ۲۰	۳۴۶	۳۳۱	۴۱۳	۴۲۳	۴۲۳		۶۲۸	۶۵۵	۵۶۲	۵۵۶	۵۵۹		۲۶	۱۴	۳۵	۳۱	۱۷	
۲۰ تا ۴۰	۶۵	۷۲	۱۱۹	۱۰۵	۱۱۸		۸۰۸	۸۵۶	۷۹۰	۸۰۰	۷۹۴		۱۲۷	۷۲	۱۲۱	۹۵	۸۸	
۴۰ تا ۶۰	۴۵	۶۲	۶۲	۳۳	۵۱		۵۱۱	۵۴۸	۴۹۱	۵۳۱	۴۹۶		۲۵۱	۲۰۷	۴۸۷	۴۳۶	۴۸۳	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۳۰	۲۹	۱۵	۲۳	۶۳		۱۶۸	۱۶۱	۲۱۴	۱۵۱	۱۶۳		۸۰۲	۸۰۰	۷۶۱	۸۰۶	۷۷۳	

ذیلی تختہ ۲۔ ہر مذہب اور ہر جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت و بعض مدرج عمر ار قدرتی تقسیم

ذکور

قدرتی تقسیم اور مذہب	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	تاکخدا	کنخدا	زندوا	تاکخدا	کنخدا	زندوا	تاکخدا	کنخدا	زندوا	تاکخدا	کنخدا	زندوا	تاکخدا	کنخدا	زندوا	تاکخدا	کنخدا	زندوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ریاست																		
تمام مذاہب	۴۵۶	۴۷۶	۶۷	۹۸۶	۱۳	۱	۹۴۹	۴۶	۵	۸۴۵	۱۴۵	۱۰	۳۴۲	۶۰۶	۵۲	۴۸	۶۹۲	۱۸۹
ہندو	۴۴۸	۴۸۳	۶۹	۹۸۶	۱۳	۱	۹۴۷	۴۷	۶	۸۳۱	۱۵۵	۱۴	۲۲۴	۶۲۳	۵۴	۴۷	۶۵۹	۱۹۴
مسلمان	۵۰۷	۴۳۰	۵۶	۹۸۸	۱۰	۲	۹۶۳	۳۵	۲	۹۳۶	۶۰	۴	۳۵۹	۵۹۹	۴۲	۲۸	۸۰۰	۱۶۲
جین	۴۴۶	۴۵۰	۱۰۴	۹۰۱	۱۷	۲	۹۴۲	۴۶	۸	۸۴۵	۱۴۰	۱۵	۲۸۹	۶۴۴	۲۸	۶۹	۶۳۰	۲۸۸
عیسائی	۵۶۹	۳۹۷	۳۳	۹۹۳	۶	۱	۹۸۹	۹	۲	۹۶۱	۳۹	۱	۴۴۸	۵۳۱	۲۱	۴۱	۸۰۶	۱۳۴
اینگلو	۵۱۱	۴۳۶	۵۳	۹۷۷	۲۲	۱	۹۵۴	۴۴	۲	۹۶۱	۱۳۴	۵	۲۸۵	۶۴۴	۴۱	۶۳	۷۶۹	۱۶۷
تلنگانہ																		
تمام مذاہب	۴۷۹	۴۶۲	۶۹	۹۹۸	۲	۰	۹۶۶	۳۲	۲	۹۰۶	۸۶	۵	۲۶۲	۶۹۲	۳۶	۳۶	۸۰۸	۱۵۸
ہندو	۴۶۹	۴۰۹	۵۲	۹۹۴	۲	۰	۹۶۴	۳۴	۲	۸۸۲	۱۱۲	۶	۲۶۰	۷۰۱	۳۹	۳۶	۸۰۵	۱۵۹
مسلمان	۵۱۶	۴۳۸	۹۲	۹۹۷	۳	۰	۹۰۰	۱۳	۱	۹۴۳	۲۶	۱	۴۱۰	۵۵۰	۳۲	۳۰	۸۲۶	۱۴۳
جین	۳۰۰	۵۰۵	۱۰۴	۹۶۳	۲۶	۰	۹۶۴	۳۷	۰	۹۲۲	۴۰	۱۱	۴۳۲	۶۸۰	۴۸	۴۹	۶۲۵	۲۸۶
عیسائی	۵۰۸	۳۸۶	۲۵	۹۹۷	۳	۰	۹۹۲	۷	۱	۹۸۲	۲۸	۰	۳۸۱	۵۰۰	۱۶	۳۶	۸۴۳	۱۳۹
اینگلو	۵۳۶	۴۲۶	۳۰	۹۹۲	۰	۰	۹۷۶	۲۴	۰	۹۷۲	۷۵	۳	۳۲۶	۶۴۴	۳۰	۶۳	۸۱۹	۱۱۸
مرہٹواڑی																		
تمام مذاہب	۴۴۴	۴۸۲	۶۴	۹۳۰	۳۱	۲	۹۷۰	۶۱	۹	۸۸۸	۱۹۰	۱۵	۶۲۱	۱۰۰	۶۹	۵۸	۷۱۸	۲۴۴
ہندو	۴۲۵	۴۸۸	۸۷	۹۲۷	۳۱	۲	۹۲۹	۶۱	۱۰	۸۷۹	۲۱۰	۱۷	۶۳۲	۱۰۲	۷۲	۵۹	۷۱۱	۲۳۰
مسلمان	۴۹۲	۴۲۶	۶۲	۹۸۴	۱۳	۳	۹۲۵	۵۱	۴	۸۰۷	۸۰	۶	۳۱۰	۶۳۹	۵۱	۴۴	۷۷۹	۱۷۷
جین	۴۵۲	۴۴۵	۱۰۳	۹۸۳	۱۶	۲	۹۷۹	۴۶	۴	۸۴۲	۱۴۵	۱۳	۳۰۸	۶۲۱	۷۱	۸۸	۶۱۰	۳۰۲
عیسائی	۵۳۶	۴۲۵	۳۹	۹۸۹	۱۱	۰	۸۹۶	۵۱	۱۲	۹۱۷	۷۹	۴	۲۶۳	۶۹۶	۴۰	۷۹	۸۱۲	۱۱۲
اینگلو	۴۷۰	۴۵۶	۸۲	۹۵۳	۴۴	۳	۹۰۹	۶۶	۵	۲۵۲	۷۳۸	۹	۱۹۶	۷۳۹	۶۴	۱۹۷	۷۳۹	۶۴

اناث

قدرتی تقسیم اور مذہب	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	تاکخدا	کنخدا	بیوہ	تاکخدا	کنخدا	بیوہ	تاکخدا	کنخدا	بیوہ	تاکخدا	کنخدا	بیوہ	تاکخدا	کنخدا	بیوہ	تاکخدا	کنخدا	بیوہ
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
ریاست																		
تمام مذاہب	۳۰۹	۴۹۵	۱۹۶	۹۷۰	۲۸	۲	۷۸۸	۲۰۰	۱۲	۳۹۰	۵۷۰	۳۴	۸۱۰	۱۴۳	۴۷	۲۴	۳۸۵	۵۶۱
ہندو	۲۹۷	۵۰۳	۲۰۰	۹۷۹	۲۹	۲	۷۶۹	۲۲۱	۱۰	۳۴۶	۶۱۷	۴۷	۸۱۰	۱۴۷	۴۲	۲۴	۳۰۲	۵۹۴
مسلمان	۳۶۹	۴۴۱	۱۹۰	۹۸۰	۱۶	۴	۹۳۴	۵۹	۷	۷۱۲	۲۴۲	۱۶	۸۰۳	۱۲۴	۶۳	۲۸	۳۸۰	۵۹۲
جین	۲۸۶	۴۹۶	۲۱۸	۹۶۱	۳۶	۳	۸۰۵	۱۸۱	۱۴	۳۶۱	۶۰۴	۳۵	۷۹۱	۱۴۴	۶۵	۲۳	۳۳۲	۶۴۵
عیسائی	۴۳۶	۴۳۰	۱۴۴	۹۷۹	۱۷	۴	۹۶۱	۳۶	۳	۷۹۹	۱۹۱	۱۰	۷۷۲	۱۰۶	۳۷	۳۶	۴۲۶	۵۳۷
اینگلو	۴۱۱	۴۵۸	۱۳۱	۹۸۱	۱۸	۱	۸۹۲	۱۰۱	۷	۷۲۶	۳۶۱	۱۳	۸۳۵	۸۸	۷۷	۳۴	۴۶۵	۵۰۱
تلنگانہ																		
تمام مذاہب	۳۲۹	۴۷۳	۲۰۱	۹۰۶	۱۲	۱	۸۳۹	۱۵۵	۶	۴۲۰	۵۵۲	۲۸	۸۱۸	۱۴۲	۴۰	۲۰	۳۹۳	۶۰۸
ہندو	۳۰۲	۴۹۵	۲۰۱	۹۰۶	۱۳	۱	۸۸۳	۲۰۸	۹	۳۶۱	۶۰۷	۳۲	۸۱۸	۱۴۷	۳۵	۲۰	۳۹۸	۶۱۲
مسلمان	۳۹۹	۴۳۲	۱۹۹	۹۹۲	۶	۲	۹۴۴	۲۳	۳	۸۰۵	۱۸۵	۱۰	۸۰۹	۱۲۳	۶۷	۱۶	۳۹۱	۶۲۳
جین	۲۲۶	۵۴۸	۲۳۶	۱۰۰۰	۰	۰	۹۸۲	۱۸	۰	۵۴۳	۴۵۷	۰	۸۱۵	۱۷۴	۱۱	۸	۴۱۸	۵۶۴
عیسائی	۴۴۵	۴۱۳	۱۴۲	۹۹۷	۳	۰	۹۴۸	۲۲	۱	۸۳۱	۱۶۲	۷	۷۶۷	۱۰۳	۱۲۰	۳۵	۴۱۹	۵۴۹
اینگلو	۴۲۱	۴۵۰	۱۲۹	۹۹۰	۹	۱	۹۲۴	۷۲	۴	۷۱۲	۳۷۸	۱۰	۸۵۱	۸۱	۶۸	۲۳	۴۵۹	۵۱۸
مرہٹواڑی																		
تمام مذاہب	۳۰۲	۴۹۹	۱۹	۹۵۴	۴۲	۴	۷۶۸	۲۱۶	۱۶	۳۶۸	۵۹۱	۴۱	۸۰۲	۱۴۳	۵۵	۳۰	۴۲۱	۵۴۹
ہندو	۲۹۰	۵۰۸	۲۰	۹۵۱	۴۶	۳	۷۴۷	۲۲۶	۱۷	۳۲۱	۶۳۶	۴۳	۸۰۲	۱۴۷	۵۱	۲۷	۴۹۲	۵۲۷
مسلمان	۳۷۹	۴۴۸	۱۸۲	۹۷۳	۲۲	۵	۹۰۳	۸۷	۱۰	۶۳۲	۳۴۸	۲۰	۷۹۸	۱۲۴	۷۸	۳۶	۴۹۶	۵۲۸
جین	۳۰۱	۴۸۵	۲۱۹	۹۶۶	۳۲	۲	۸۰۳	۱۸۴	۱۳	۳۵۲	۶۱۶	۳۲	۷۸۲	۱۵۴	۶۴	۲۰	۴۱۹	۶۶۱
عیسائی	۴۰۰	۴۴۸	۱۵۰	۹۲۸	۵۳	۱۹	۸۹۷	۹۰	۱۲	۲۵۱	۳۲۷	۲۲	۸۰۲	۱۱۴	۸۵	۳۰	۴۴۸	۵۱۲
اینگلو	۳۶۹	۴۹۰	۱۴۱	۹۶۴	۳۳	۲	۷۹۱	۱۹۵	۱۴	۴۰۰	۵۷۶	۲۳	۷۹۶	۱۰۵	۹۹	۵۹	۴۷۳	۴۶۸

ذیلی تختہ ۲۔ ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ درمیانی مدارج عمر معاشرتی حالات اور مذہب

مذہب اور عمر	ذکور			اُناث		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
تمام مذاہب	۴۵۷۰	۴۷۶۴	۶۶۶	۳۰۹۱	۴۹۴۴	۱۹۶۵
۰ تا ۱۰	۲۴۵۲	۴۸	۸	۲۴۱۶	۳۳۵	۲۰
۱۰ تا ۱۵	۱۰۸۱	۱۸۶	۱۲	۴۳۹	۶۳۰	۳۷
۱۵ تا ۴۰	۹۲۶	۳۰۷۰۵	۱۹۹	۱۰۰	۳۰۹۳	۵۴۳
۴۰ اور زائد از ۴۰	۱۱۰	۱۷۹۵	۴۴۷	۵۶	۸۸۶	۱۳۶۵
ہندو	۴۳۷۸	۴۰۳۵	۶۸۰	۲۹۶۲	۵۰۲۸	۲۰۰۰
۰ تا ۱۰	۲۴۴۱	۸۱	۹	۲۳۶۲	۳۷۰	۲۱
۱۰ تا ۱۵	۱۰۶۶	۲۰۱	۱۳	۴۸۴	۶۸۲	۴۰
۱۵ تا ۴۰	۸۶۰	۲۷۶۰	۲۰۵	۱۶۲	۳۰۰۹	۵۶۱
۴۰ اور زائد از ۴۰	۱۱۱	۱۶۸۶	۴۵۷	۵۴	۸۹۷	۱۳۷۸
جین	۴۰۵۸	۴۴۹۹	۱۰۴۳	۲۸۶۲۰	۴۹۵۵	۲۱۸۳
۰ تا ۱۰	۲۰۶۴	۷۰	۱۱	۲۱۴۹	۲۷۵	۲۲
۱۰ تا ۱۵	۱۰۰۷	۱۶۷	۱۸	۳۹۲	۶۵۷	۳۸
۱۵ تا ۴۰	۱۱۸۲	۲۶۳۱	۲۷۲	۲۹۶	۳۲۳۳	۵۸۹
۴۰ اور زائد از ۴۰	۲۰۵	۱۰۶۳۱	۷۴۲	۵۵	۷۹۰	۱۵۳۴
مسلمان	۵۰۷۱	۴۳۷۰	۵۵۹	۳۶۹۳	۴۳۰۹	۱۸۹۸
۰ تا ۱۰	۲۳۹۴	۵۶	۵	۲۵۷۱	۱۰۳	۱۵
۱۰ تا ۱۵	۱۱۸۶	۷۶	۵	۷۷۴	۲۹۶	۱۷
۱۵ تا ۴۰	۱۴۰۱	۲۳۳۶	۱۹۵	۲۸۳	۳۱۲۲	۴۸۴
۴۰ اور زائد از ۴۰	۹۰	۱۹۰۲	۳۸۴	۶۵	۸۸۸	۱۳۸۲
عیسائی	۵۰۶۹۴	۳۹۵۳	۳۵۳	۴۳۶۰	۴۲۰۰	۱۴۴۰
۰ تا ۱۰	۲۴۵۰	۲۰	۳	۲۷۶۹	۷۸	۱۱
۱۰ تا ۱۵	۱۲۷۴	۵۰	۲	۱۰۳۵	۲۴۷	۱۲
۱۵ تا ۴۰	۱۸۸۸	۲۲۳۱	۸۷	۴۸۹	۳۰۸۷	۴۲۴
۴۰ اور زائد از ۴۰	۸۲	۱۶۴۲	۲۶۲	۶۷	۷۸۸	۹۹۳
زینت	۵۱۱۲	۴۳۶۰	۵۸۳	۴۱۰۹	۴۵۸۰	۱۳۱۱
۰ تا ۱۰	۲۸۹۰	۹۹	۵	۴۰۴۱	۱۹۰	۱۳
۱۰ تا ۱۵	۱۰۷۷	۱۶۷	۶	۷۱۷	۴۱۳	۱۵
۱۵ تا ۴۰	۱۰۰۱	۳۰۴۱	۱۴۳	۲۸۵	۳۰۸۷	۳۲۴
۴۰ اور زائد از ۴۰	۱۴۴	۱۰۷۲۳	۳۷۳	۶۶	۸۹۰	۹۵۹

ذیلی تختہ ۳۔الف۔تہذیب یافتہ انیمسٹ کے ہر جنس کے ایکہزار افراد کی تقسیم لمحاظ درمیانی مدارج عمر اور معاشرتی حالات

مذہب اور عمر	ذکور			اناث		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ہندو انیمسٹ	۴۶۲۳	۴۷۱۰	۶۶۷	۳۵۱۹	۴۹۰۱	۱۵۸۰
۰ تا ۱۰	۲۶۴۵	۸۶	۱۳	۲۶۸۱	۲۱۰	۱۸
۱۰ تا ۱۵	۱۰۶۷	۱۹۲	۱۳	۵۱۷	۵۲۸	۲۷
۱۵ تا ۴۰	۸۱۹	۲۶۲۲	۲۱۱	۲۵۸	۳۲۰۹	۴۴۸
۴۰ اور زائد از ۴۰	۹۲	۱۸۰۸	۴۳۰	۶۳	۹۵۴	۱۰۸۷

ذیلی تختہ ۴۔ ہر دو جنسوں کا تناسب لمحاظ معاشرتی حالت، بعض مدارج عمر، مذاہب اور قدرتی تقسیم

قدرتی تقسیم و مذاہب	تعداد اُناث فی ایک ہزار ذکور																	
	تمام عمریں			۰ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰					
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶			
ریاست																		
تمام مذاہب	۶۵۳	۱۰۰۱	۲۸۴۶	۹۵۱	۴۱۲۳	۲۲۱۳	۳۹۲	۳۲۷۵	۳۹۶۳	۱۰۸۹	۱۱۰۴	۶۲۲۹	۴۸۹	۴۷۷	۲۹۵۴			
ہندو	۶۴۲	۱۰۱۰	۲۸۳۰	۹۴۳	۴۲۵۳	۲۱۸۱	۳۴۹	۳۲۹۱	۳۹۶۰	۱۰۸۳	۱۱۰۴	۶۲۲۸	۴۸۳	۴۷۴	۲۹۳۱			
جین	۵۶۹	۹۷۶	۱۰۸۵۴	۹۲۳	۳۰۴۷۸	۱۷۲۷	۳۴۵	۳۰۴۹۴	۱۰۸۳۳	۱۹۹	۱۰۹۰	۶۱۹۱۸	۴۳۴	۴۲۹	۱۰۸۳۳			
مسلمان	۷۹۶	۹۶۴	۳۳۴۳	۱۰۰۲۶	۱۷۲۲	۶۹۱۶	۶۲۳	۳۰۷۳۳	۳۳۳۸	۱۹۳	۶۲۰۰	۳۸۱۱	۷۷۷	۴۴۶	۱۵۴۳۶			
عیسائی	۶۸۲	۹۲۷	۳۶۳۶	۱۰۰۷	۳۰۲۶۶	۳۱۰۰	۷۳۳	۳۰۳۸۲	۱۲۰۰۰	۲۳۰	۱۲۲۶	۶۳۴۶	۷۳۷	۴۲۸	۳۳۴۷			
اینگلو	۷۱۰	۹۲۷	۲۰۱۹۱	۹۲۹	۱۷۰۰	۲۳۳۶	۵۸۸	۳۱۰۷	۳۳۰۵	۲۵۱	۱۱۵۰	۱۹۸۸	۴۰۱	۴۵۶	۲۲۷۶			
تلنگانہ																		
تمام مذاہب	۶۳۵	۹۳۴	۳۱۶۰۲	۹۶۹	۵۹۱۶	۲۳۸۲	۳۸۲	۵۳۳۲۱	۴۳۵۲	۱۴۰	۱۱۲۹	۶۳۴۳	۵۰۳	۴۳۹	۳۶۲۸			
ہندو	۶۲۵	۱۰۰۳	۳۱۶۶۰	۹۶۲	۶۲۴۳	۲۸۹۲	۳۲۹	۵۳۴۶۰	۴۳۳۵	۱۳۳	۱۰۹۹	۶۳۷۹	۵۲۲	۴۲۸	۳۶۰۰			
جین	۴۸۴	۸۶۸	۱۰۶۰۲	۱۰۰۷۹	۳۳۳	۸۲۳۱	۳۰۵	۳۱۵۰۰	۰	۳۸	۱۰۲۷	۱۹۰۰	۱۱۱	۴۶۳	۱۳۸۱			
مسلمان	۶۷۰	۹۰۳	۳۰۷۰۶	۱۰۰۴۰	۱۲۸۶۳	۱۰۵۸۸	۷۰۸	۶۱۱۴	۸۰۰۲۶	۱۵۳	۱۳۸۶	۳۶۷۹	۴۹۸	۴۷۷	۴۰۰۶۲			
عیسائی	۶۷۱	۹۳۰	۳۰۶۲۴	۱۰۰۴۰	۳۰۶۱۸	۳۰۰۰	۷۵۳	۵۰۱۲۲	۰	۲۱۷	۱۲۳	۶۲۹۴	۷۹۷	۴۱۲	۳۱۳۹۶			
اینگلو	۷۰۲	۹۷۲	۳۰۱۶۴	۹۸۷	۳۰۵۹۶	۸۰۲۳۱	۶۵۲	۳۰۸۱۵	۳۰۶۳۵	۲۰۲	۱۳۰۳	۶۵۹۲	۲۸۲	۴۳۳	۳۴۰۲			
مرہٹواڑی																		
تمام مذاہب	۶۷۳	۱۰۰۶	۲۰۳۱۱	۹۱۵	۳۰۲۴۶	۱۰۷۷۳	۴۰۵	۲۰۵۸۰	۳۳۷۳	۳۵۳	۲۰۰۳	۶۰۷۹	۴۸۱	۵۹۱	۳۰۴۷۳			
ہندو	۶۶۷	۱۰۱۶	۲۰۲۸۸	۹۱۳	۳۰۵۱۵	۱۰۷۳۰	۳۷۸	۲۰۵۷۰	۳۰۳۶۹	۳۵۳	۱۰۸۳	۶۰۶۸	۴۴۵	۵۰۳	۳۰۱۵۵			
جین	۶۷۰	۹۸۱	۲۰۱۹۵	۹۷۶	۳۰۵۱۳	۳۱۰۵	۴۸۳	۳۰۸۶۰	۳۰۲۰۵	۱۳۸	۱۰۱۳	۶۹۲۰	۴۰۰	۴۵۲	۲۰۲۹۸			
مسلمان	۷۲۰	۹۰۹	۲۰۸۵۴	۱۰۲۰	۱۰۶۴۹	۳۱۸۱	۵۵۳	۳۰۲۳۵	۳۰۷۱۸	۲۴۹	۱۱۹۷	۶۳۹۳	۷۸۹	۴۸۰	۳۰۳۸۸			
عیسائی	۷۱۸	۱۰۱۶	۳۷۵۴	۸۹۱	۹۰۷۷	۵۰۸۰۰	۵۶۹	۳۱۳۰۹	۵۰۰۰۰	۳۴۴	۱۲۲۰	۶۷۵۰	۷۶۱	۴۹۰	۳۵۳۸۰			
اینگلو	۷۶۶	۸۳۹	۱۰۳۰۶	۸۱۵	۶۲۷۶	۱۰۵۳۶	۴۰۳	۱۰۶۹۴	۱۰۹۲۱	۴۲۰	۱۰۸۹	۶۳۸۹	۹۰۸	۶۱۸	۱۳۱۶۲	۵۰۳		

ذیلی تختہ ۵۔ منتخبہ ذاتوں کے ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت و بعض مدارج عمر

ذات	ہر ایک عمر کے ایک ہزار مذکور کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت																	
	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۲			۱۲ تا ۲۰			۲۰ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	کنوارے	منکوحہ	بیوہ	کنوارے	منکوحہ	بیوہ	کنوارے	منکوحہ	بیوہ	کنوارے	منکوحہ	بیوہ	کنوارے	منکوحہ	بیوہ	کنوارے	منکوحہ	بیوہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ہندو																		
برہمن	۳۷۶	۵۱۹	۱۰۴	۹۷۲	۱۴	۱۴	۸۶۰	۱۰۶	۲۴	۵۳۰	۴۱۹	۵۱	۱۳۱	۷۷۶	۹۳	۶۰	۶۸۴	۲۴۸
وہنگر	۳۹۳	۵۱۸	۸۹	۹۷۵	۲۲	۲	۸۸۶	۱۰۲	۱۱	۶۱۵	۳۵۵	۳۰	۱۳۷	۷۶۸	۹۵	۴۴	۷۵۳	۲۰۳
گونڈ	۴۰۵	۴۹۹	۹۶	۹۶۴	۱۶	۱۹	۸۴۷	۱۲۹	۲۴	۴۲۵	۴۴۶	۸۹	۱۱۰	۷۶۷	۱۲۳	۱۰۲	۷۴۰	۱۵۸
گنڈارا	۴۷۲	۴۰۳	۱۲۵	۸۷۳	۵۴	۷۳	۸۹۷	۶۹	۲۴	۳۶۱	۵۰۲	۱۳۷	۳۴۴	۵۳۶	۱۲۹	۸۳	۶۸۶	۲۳۱
کاپو	۳۹۳	۵۰۳	۱۰۴	۹۳۸	۳۱	۳۱	۸۵۱	۱۱۶	۳۳	۴۷۷	۴۲۹	۹۴	۱۱۳	۷۸۹	۹۸	۴۷	۷۴۴	۲۰۹
کولی	۴۵۳	۴۸۷	۶۰	۹۹۷	۳	۰	۹۶۱	۳۴	۵	۵۳۴	۴۴۷	۱۹	۱۳۵	۷۷۹	۸۶	۴۸	۷۸۸	۱۶۴
کومٹی	۴۰۲	۴۹۸	۱۰۰	۹۵۷	۳۰	۱۳	۸۲۹	۱۴۲	۲۹	۴۶۰	۴۶۶	۷۴	۱۵۵	۷۳۹	۱۰۶	۶۱	۷۱۱	۲۱۸
لنگایت	۴۹۹	۴۲۳	۷۸	۹۹۵	۵	۰	۹۲۵	۷۰	۵	۸۰۳	۱۶۸	۱۹	۱۶۹	۷۶۴	۶۷	۵۶	۷۰۹	۲۳۵
مدیگا	۴۸۳	۴۲۵	۹۲	۹۳۹	۴۶	۱۵	۸۷۴	۹۶	۳۰	۵۸۰	۳۲۶	۹۴	۱۶۸	۷۴۰	۸۲	۸۶	۷۰۵	۲۰۹
مالابر	۴۶۶	۴۸۱	۵۳	۹۷۸	۲۰	۲	۹۲۹	۶۳	۸	۶۹۹	۲۸۰	۲۱	۹۸	۸۲۸	۷۴	۳۳	۸۴۷	۱۲۰
مالا	۴۷۳	۴۳۷	۹۰	۹۵۰	۳۱	۱۹	۸۳۲	۱۵۱	۱۷	۵۴۳	۳۶۴	۹۳	۱۹۳	۷۱۴	۹۳	۹۵	۷۲۱	۱۸۴
مانگ	۴۳۹	۴۸۷	۷۴	۹۷۳	۲۵	۳	۸۸۷	۱۰۴	۹	۶۳۶	۳۴۶	۱۸	۱۶۶	۷۶۱	۷۳	۴۵	۷۴۲	۲۱۳
مرہٹہ	۴۱۸	۵۰۷	۷۵	۹۸۷	۱۲	۱	۸۵۹	۱۱۸	۲۳	۸۲۸	۱۵۹	۱۳	۹۴	۸۴۱	۶۵	۵۸	۷۳۶	۲۰۶
مہتر	۴۲۱	۴۸۵	۹۴	۹۳۴	۳۵	۳۱	۸۶۵	۱۰۱	۳۴	۵۴۱	۳۸۳	۷۶	۱۳۱	۷۶۸	۱۰۱	۶۸	۷۵۱	۱۸۱
مترجسی	۴۲۴	۴۳۸	۱۳۸	۹۳۸	۱۵	۴۷	۷۷۷	۱۹۲	۵۱	۴۵۸	۳۹۱	۱۵۱	۱۹۹	۷۵۶	۱۴۵	۱۱۹	۷۶۴	۳۱۷
سالی	۴۱۲	۴۹۴	۹۴	۹۵۸	۲۸	۱۴	۸۴۴	۱۳۷	۱۹	۴۹۵	۴۲۴	۸۱	۱۰۶	۷۸۰	۱۱۴	۶۳	۷۷۰	۱۷۷
تیلاگا	۴۱۵	۴۷۷	۱۰۸	۹۵۸	۲۷	۱۵	۸۱۳	۱۴۹	۲۸	۵۰۰	۳۸۵	۱۱۵	۱۶۱	۷۳۵	۱۰۴	۶۸	۷۴۴	۱۹۹
مسلمان																		
مغل	۴۶۴	۴۳۸	۹۸	۹۵۳	۴۴	۳	۹۰۱	۹۲	۷	۷۰۸	۲۵۰	۴۲	۲۶۸	۶۳۴	۹۸	۱۲۳	۶۵۸	۲۱۹
پٹھان	۴۴۷	۴۷۲	۸۱	۹۶۸	۲۴	۸	۹۱۳	۷۵	۱۲	۷۲۹	۲۴۰	۳۱	۲۲۵	۶۹۰	۸۵	۸۲	۷۳۵	۸۳
شیخ	۴۹۱	۴۴۱	۶۸	۹۹۰	۸	۲	۹۴۷	۴۸	۵	۷۸۳	۱۷۹	۳۸	۲۱۸	۷۲۰	۶۲	۴۲	۷۷۹	۱۷۹
سید	۴۷۷	۴۳۰	۹۳	۹۷۹	۱۶	۵	۹۴۷	۴۴	۹	۷۳۶	۲۲۸	۲۶	۲۳۷	۶۷۲	۹۱	۵۳	۷۲۲	۲۲۵
عیسائی																		
دیسی عیسائی	۵۴۵	۴۱۷	۳۸	۹۹۲	۸	۰	۹۰۳	۱۴	۳	۹۱۰	۸۷	۳	۲۳۲	۷۳۷	۳۱	۴۶	۸۲۸	۱۲۶
انجنس																		
گونڈ	۴۹۹	۴۲۹	۷۲	۹۶۰	۳۴	۶	۹۱۴	۷۸	۸	۶۵۱	۲۹۲	۵۷	۲۰۹	۶۷۵	۱۱۶	۵۸	۷۸۵	۱۵۷
لمباڑا	۵۰۹	۴۱۳	۷۸	۹۶۹	۳۳	۲	۸۹۸	۹۸	۴	۶۳۰	۳۲۵	۴۵	۱۹۶	۷۲۱	۸۳	۶۷	۷۰۷	۲۲۶

ذیلی تختہ ۵۔ منتخبہ ذاتوں کے ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت و بعض مدارج عمر

ذات	ہر ایک عمر کے ایک ہزار اناث کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت															
	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۲			۱۲ تا ۲۰			۲۰ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
ہندو																		
برہمن	۲۶۴	۵۴۲	۱۹۴	۷۵۶	۳۹	۵	۶۸۵	۳۰۰	۳۵	۱۰۵	۷۳۵	۸۰	۳۵	۷۸۷	۱۸۸	۲۰	۴۸۹	۴۹۱
دھنگر	۲۶۲	۵۱۵	۲۲۳	۹۵۱	۴۷	۲	۷۳۵	۲۴۰	۲۵	۲۵۶	۶۶۸	۷۶	۳۷	۷۷۶	۱۹۰	۲۲	۴۶۶	۵۱۲
گولہ	۳۳۳	۴۷۷	۱۹۰	۹۹۰	۹	۱	۷۳۲	۲۱۰	۱۸	۳۱۲	۵۴۵	۱۴۳	۴۱	۷۳۷	۲۲۲	۳۶	۵۵۵	۴۰۹
گنڈلا	۳۲۹	۵۱۳	۱۵۸	۹۸۹	۶	۵	۸۰۷	۱۶۰	۲۳	۱۴۵	۷۲۵	۱۳۰	۴۴	۷۱۹	۲۳۷	۲۳	۶۲۵	۳۵۲
کاپو	۳۰۹	۴۹۰	۲۰۱	۹۷۳	۲۴	۳	۶۹۲	۲۶۷	۴۱	۲۸۶	۵۹۹	۱۱۵	۵۵	۷۱۳	۲۳۲	۳۴	۵۲۰	۴۲۶
کولی	۳۱۸	۳۷۶	۳۰۶	۹۷۵	۷	۱۸	۸۵۴	۱۱۹	۲۷	۳۰۸	۵۵۷	۱۳۵	۱۹	۶۳۰	۳۵۱	۳۳	۲۶۸	۶۹۹
کوشٹی	۳۸۶	۴۶۳	۲۵۱	۹۶۳	۳۰	۷	۸۵۱	۸۱	۶۸	۲۰۱	۶۶۲	۱۳۷	۳۹	۶۷۶	۲۸۵	۱۶	۴۹۷	۲۰۷
لنگایت	۳۶۱	۴۸۵	۲۵۴	۹۷۱	۲۷	۲	۶۹۳	۲۷۵	۳۳	۱۶۲	۷۹۱	۴۷	۴۵	۷۴۴	۲۱۱	۲۱	۳۶۷	۶۱۲
مدیگا	۳۸۲	۴۲۰	۱۷۸	۹۹۵	۲۶	۱۵	۸۲۲	۱۳۷	۲۰۱	۳۸۵	۷۹۵	۱۲۰	۹۳	۶۰۰	۲۲۷	۱۱۸	۵۰۴	۳۰۸
مہار	۳۴۳	۵۰۷	۱۵۰	۹۶۰	۳۸	۲	۷۳۱	۲۵۰	۱۹	۱۹۱	۷۵۱	۵۸	۴۵	۸۴۰	۱۱۵	۳۰	۴۳۰	۵۳۲
مالا	۳۶۷	۴۵۵	۱۷۸	۹۸۳	۱۱	۶	۷۷۹	۱۶۶	۵۵	۳۶۳	۵۰۷	۱۳۰	۱۰۳	۶۱۷	۱۸۰	۷۳	۴۹۹	۴۳۸
مانگ	۳۱۶	۴۸۶	۱۹۸	۹۷۴	۲۳	۳	۷۵۹	۳۲۶	۱۵	۲۶۶	۶۹۶	۳۵	۵۶	۷۶۴	۱۷۰	۳۱	۴۱۸	۵۵۱
مرہٹہ	۲۸۶	۵۲۰	۱۸۴	۹۷۸	۳	۱	۶۴۶	۳۳۸	۱۶	۱۳۸	۸۱۹	۴۳	۲۵	۸۳۹	۱۳۶	۲۰	۳۵۹	۶۲۱
منور	۳۴۰	۴۹۲	۱۸۸	۹۲۲	۵۵	۲۲	۷۰۱	۲۶۲	۳۷	۳۱۷	۷۴۳	۲۱۰	۵۹	۷۳۶	۲۰۵	۵۰	۶۲۳	۳۲۸
مترا سی	۳۳۹	۴۷۳	۱۸۹	۹۰۷	۸۶	۷	۶۸۰	۲۸۳	۳۷	۳۶۰	۵۲۴	۱۱۶	۶۹	۷۱۴	۲۱۷	۶۰	۴۸۵	۴۵۵
سالی	۳۱۴	۵۰۲	۱۸۶	۱۶۸	۲۸	۴	۷۰۰	۲۶۱	۳۹	۲۴۱	۶۳۹	۱۲۳	۷۵	۷۸۹	۱۴۶	۵۴	۴۹۷	۴۴۹
تیلاگا	۳۳۰	۴۶۹	۲۰۱	۹۷۸	۲۱	۱	۶۱۲	۳۶۷	۲۱	۳۰۷	۵۹۴	۹۹	۴۲	۶۹۲	۲۶۶	۳۴	۴۵۷	۵۰۹
مسلمان																		
مغل	۳۷۸	۴۱۷	۲۰۵	۹۳۸	۴۷	۱۵	۸۳۱	۱۴۸	۲۱	۴۲۲	۴۶۳	۱۱۵	۱۴۰	۶۸۱	۱۶۹	۱۰۶	۴۱۷	۴۷۷
پٹھان	۳۷۴	۴۴۸	۱۷۸	۹۶۸	۲۲	۱۰	۸۶۴	۱۲۱	۲۵	۴۲۱	۴۹۶	۸۳	۷۲	۷۳۸	۱۹۰	۵۴	۵۲۶	۴۰۷
شیخ	۳۷۴	۴۴۳	۱۸۳	۹۶۰	۲۵	۱۴	۸۸۰	۱۰۸	۱۲	۴۴۸	۵۰۰	۵۲	۷۵	۵۸۷	۱۴۸	۵۳	۴۰۳	۵۴۴
سید	۳۳۹	۴۴۷	۲۱۴	۹۶۷	۲۴	۹	۸۷۷	۱۰۷	۱۶	۳۹۹	۷۶۲	۳۹	۹۱	۶۹۶	۱۳	۷۵	۴۲۳	۵۰۲
عیسائی																		
دیسی عیسائی	۴۴۳	۴۱۷	۱۵۰	۹۷۷	۱۶	۷	۹۴۴	۵۱	۵	۵۴۴	۴۲۶	۳۰	۵۷	۷۶۳	۱۵۰	۳۱	۴۳۷	۵۳۲
انگلو																		
گونڈ	۲۹۱	۴۰۸	۲۰۱	۹۷۰	۲۴	۶	۸۵۱	۱۳۶	۱۳	۴۸۰	۴۳۷	۸۳	۶۱	۸۰۵	۱۳۴	۶۷	۳۳۱	۶۰۰
لمباڑا	۴۲۸	۴۳۳	۱۳۹	۹۶۸	۲۸	۴	۸۴۵	۱۴۱	۱۴	۳۹۷	۵۲۶	۷۷	۸۹	۷۷۳	۱۳۸	۴۵	۵۵۵	۴۰۰

باب ہشتم

تعلیم

۲۷۔ **خواندگی کے اعداد و شمار**۔ اس باب کے متعلق جو نوٹ کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے مرتب فرمایا ہے اوس میں لفظ "خواندہ" کے مفہوم میں جو تغیرات ہر مردم شماری کے موقع پر ہوتے گئے ہیں اون کی وضاحت حسب ذیل کی ہے۔

"سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء میں بلحاظ تعلیم کل آبادی کو تین عنوانوں کے تحت تقسیم کیا گیا تھا (۱) زیر تعلیم۔ (۲) خواندہ (۳) ناخواندہ۔ لیکن معلوم ہوا کہ تختہ جات متعلقہ "زیر تعلیم" میں اس طور پر نقائص پیدا ہو گئے کہ ایک طرف تو وہ اطفال جن کا زیادہ زمانہ مدارس میں نہیں گزرا تھا وہ ناخواندہ لکھ لئے گئے اور دوسری طرف جو طلبہ زیادہ پڑھے لکھے تھے اون کو "خواندہ" کے تحت درج کر لیا گیا۔ اس طرح پر تختہ مردم شماری اطفال "زیر تعلیم" کی مندرجہ تعداد اور سررشتہ تعلیمات کے مماثلہ اعداد و شمار میں بہت تفاوت پیدا ہو گیا۔ اس لئے سنہ ۱۹۰۱ء میں یہ تصفیہ کیا گیا کہ تختہ جات شمار کے اندراجات کو صرف دو اہم عنوانات "خواندہ و ناخواندہ" میں محدود کر دیا جائے۔ یہی طریقہ سابقہ مردم شماری میں بھی قایم رکھا گیا تھا۔ اور موقع حالیہ میں بھی جاری رکھا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں اس کا کوئی ایما بھی نہیں کیا گیا تھا کہ اس قاعدہ کے اطلاق کا کیا معیار ہونا چاہئے۔ گزشتہ مردم شماری میں اعلیٰ عملہ مردم شماری کو جو ہدایات دیگئی تھیں اون میں درج تھا کہ جو خط لکھ سکے اور اوس کا جواب پڑھ سکے اوس کو خواندہ تصور کرنا چاہئے ورنہ نہیں۔ انہیں ہدایات کا اب بھی اعادہ کیا گیا ہے۔"

اسی وجہ سے سنہ ۱۹۰۱ء سے ماقبل مردم شماریوں کے نتائج کا موثر تقابل مشکل خیال کیا گیا ہے لہذا اس کے لئے بہترین تدبیر یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۵ سال سے کم عمر نفوس کو تقابل سے خارج کر دیا جائے اور سنہ ۱۹۰۱ء میں جن لوگوں کو خواندہ ظاہر کیا گیا ہو اون

۵ سال سے متجاوز عمر والے اون تمام نفوس کو شامل کر لیا جائے جو اوس وقت "زیر تعلیم" درج کئے گئے ہوں۔ لیکن اِس سلسلہ میں اِس کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک اِس ریاست ابدمدت کا تعلق ہے کمشنر صاحب مردم شماری ہند کے خیالات پورے طور پر منطبق نہیں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رپورٹ مردم شماری حیدرآباد بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذکر کیا جا چکا ہے ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۱ء کی مردم شماریوں کے جو اعداد عنوان "زیر تعلیم" کے تحت درج تھے وہ سررشتہ تعلیمات کے بمنیہ اعداد طلبا، زیر تعلیم سے بہت زیادہ تھے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے اندراجات اِس عنوان کے تحت ہونے چاہئے تھے اون میں فروگذاشت نہیں ہوئی۔ سررشتہ تعلیمات کے اعداد پہلی دو مردم شماریوں میں اندازہ سے کم معلوم ہوتے ہیں "خانگی" مدارس کی تعداد "سرکاری" مدارس کی تعداد سے زیادہ تھی۔ لیکن یہ مدارس خانگی چونکہ سررشتہ کے زیر انتظام یا زیر نگرانی نہیں تھے اِس لئے اون کے طلباء کی تعداد ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوئی ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۱ء تک خانگی مدارس اور اون میں تعلیم پانے والے طلبا، کی تعداد میں مستقل کمی واقع ہوتی رہی لیکن پھر دہ سالہ دوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء میں اِن اعداد میں توفیر عظیم رونما ہوئی جسکی موجب وہ ذہنی بیداری ہے جو معاملات تعلیمی کے ترقی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اِن وجوہات کی بنا پر حالیہ مردم شماری کے اعداد متعلقہ تعلیم (بشمول زیر تعلیم) اور سابقہ مردم شماریوں کے اعداد کے تقابل پر وہ اعتراضات عائد نہیں ہو سکتے جو کمشنر صاحب مردم شماری ہند ظاہر فرماتے ہیں

۴۔ اجمالہ اعداد و شمار

اپنڈکس ٹیبل نمبر (۸) میں بلحاظ مذہب و عمر تعلیم کے متعلق اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں اور اوس کے تین حصہ کئے گئے ہیں

حصۂ اول میں کل آبادی ملک سرکار عالی میں مجموعی حیثیت سے اور ہر مذہب کے لحاظ سے جو تعلیمی وسعت پیدا ہوئی ہے اوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

حصۂ دوم میں ہر اہم مذہب کے اعتبار سے ضعواری تفصیل درج کی گئی ہے۔

حصۂ سوم میں اوس کے مماثل تفصیل بلدہ حیدرآباد کے متعلق ظاہر کی گئی ہے۔

اپنڈکس ٹیبل نمبر (۹) میں بعض منتخب ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کی تعلیمی حالت کے متعلق مزید تفصیلات درج کئے گئے ہیں۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۲) میں تعلقات کی آبادی کی تفصیل بلحاظ مذہب و تعلیم درج کی گئی ہے۔ اِن اعداد و شمار کے خاص پہلو تناسبہ اعداد کے ذریعہ سے اِس باب کے ضمن پہلے سات تختہ جات ضمیمہ میں واضح طور پر ظاہر کئے گئے ہیں

بقیہ دو تختہ جات سررشتہ تعلیمات کے اعداد پر مبنی ہیں۔ ۹ تختہ جات ضمیمہ کے منجملہ۔
نمبر (۱) میں تعلیم کے متناسبہ اعداد بلحاظ عمر و جنس و مذہب ظاہر کئے گئے ہیں۔
نمبر (۲) میں مماثلہ اعداد بلحاظ عمر و جنس و مقام دکھائے گئے ہیں۔
نمبر (۳) میں مماثلہ اعداد بلحاظ مذہب و جنس و اضلاع مندرج ہیں۔
نمبر (۴) میں انگریزی تعلیم کے متناسبہ اعداد بلحاظ عمر و جنس و مقام درج کئے گئے ہیں۔
نمبر (۴۔ الف) میں اردو تعلیم کے مماثلہ اعداد ظاہر کئے گئے ہیں۔
نمبر (۵) میں ۱۸۸۲ء سے تعلیمی ترقی دکھائی گئی ہے۔
نمبر (۶) میں متناسبہ اعداد تعلیمی بلحاظ ذات ظاہر کئے گئے ہیں۔
نمبر (۷) میں مدارس و طلباء کی تعداد بموجب تختہ جات سررشتہ تعلیمات درج کی گئی ہے
نمبر (۸) میں امتحانات جامعہ کے خاص نتائج درج کئے گئے ہیں۔

۱۷۵۔ وسعت تعلیم۔

ملک سرکار عالی کی کل آبادی کے منجملہ فی ہزار (۳۳) نفوس ان معنوں میں خواندہ ہیں کہ وہ خط لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ ہندوستان کے اہم صوبجات اور ریاستوں کے مماثلہ تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ تعلیمی معاملہ میں ملک سرکار عالی ہنوز نہایت پست حالت میں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بہ نسبت ہندوستان کے بڑے صوبجات اور اہم ریاستوں کے عام تعلیم اور انگریزی تعلیم کے اعتبار سے ملک سرکار عالی کا مرتبہ سب میں آخری ہوتا ہے۔ بہرحال بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ملک سرکار عالی میں مجموعی طور پر عام تعلیم میں ایک فی ہزار اور انگریزی تعلیم میں بھی ایک فی ہزار کی ترقی ہوئی ہے۔ اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ دہ سالہ دوران میں معاملات تعلیمی میں جو ترقی ہوئی ہے اوسکا صحیح اندازہ مردم شماری کے اعداد سے بجائے خود نہیں مل سکتا کیونکہ لفظ "خواندہ" کی تعریف اس طور سے کی گئی ہے کہ جو طلباء تعلیم کے ابتدائی مراحل طے کر رہے ہوں۔ اون میں سے اکثر کی جانب لحاظ نہیں کیا گیا ہوگا اور اس وجہ سے بھی کہ گذشتہ دہ سالہ عرصہ کے نصف آخر میں سررشتہ تعلیمات کی مستعدانہ توجہ تعلیم ابتدائی کی توسیع کی جانب مبذول رہی ہے اس کے علاوہ سرکاری اور خانگی دونوں قسم کے مدارس کثیرہ کے قیام نے بلاشبہ نوخیز نسل میں

صوبہ یا ریاست	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس عمر دہ سالہ و زائد
مدارس	۹۸
صوبہ متوسط برار	۴۳
بمبئی	۸۳
بنگالہ	۱۰۴
بہار و اڑیسہ	۵۱
پنجاب	۴۶
صوبہ متحدہ	۴۲
ٹراونکور	۲۷۹
کوچین	۲۱۴
بڑودا	۱۴۷
میسور	۸۴
گوالیار	۴۰
حیدرآباد	۳۳

تعلیم کی بہت اشاعت کی ہے لیکن دہ سالہ مدت کے انقلابات کیوجہ سے جس مین آبادی کا حصہ کثیر ضائع ہوا "خواندہ" کے اعداد بھی فطرتاً متاثر ہوئے اگر یہ کمی نہ ہوتی تو جیساکہ عنقریب بیان کیا جائیگا ملک سرکار عالی کی تعلیم کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہوتا یہی اسباب ہین کہ مردم شماری کے اعداد کے اعتبار سے جو تعلیمی حالت ظاہر ہوئی ہے اوس کو سررشتہ تعلیمات کے اعداد کیساتھ ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ جب آیندہ مردم شماری کا موقع آئیگا تو ابتدائی تعلیم کی اشاعت کے اثرات خواندہ نفوس کی تعداد کے اضافہ کی صورت مین ظاہر ہون گے جس کو ایسی عدیم النظیر اور عجیب وسعت تعلیم کے ساتھہ مناسبت تامہ حاصل رہے گی۔

اگر (۱۵) سال سے کم عمر اطفال کو حساب سے خارج کردیا جائے تو جس حال مین کہ اب اعداد ہین اونکی رو سے فی ہزار نفوس خواندہ ذکور ۶۹ اور خواندہ اناث ۸ ہوتے ہین۔ اس کے مقابلہ مین سنہ ۱۹۱۱ء مین علی الترتیب ۳۷ اور ۵ تھے۔ "۱۵ تا ۲۰" سالہ میعاد عمر پر خواندہ ذکور اور اناث کا تناسب بالاترین یعنی علی الترتیب فی ہزار ۱۸۶ اور ۱۴ ہے۔ "۲۰ وزائد" میعاد عمر پر علی الترتیب ۶۷ اور ۸ کا تناسب پڑتا ہے۔ یہ ایک فطرتی امر ہے کہ تناسبات "۵ تا ۱۰" سے "۱۵ تا ۲۰" تک بڑھتے ہوئے چلے جائین اور اوس کے بعد گھٹنے لگین اور نیز یہ امر بھی کہ ۱۵ اور ۲۰ سال کے درمیان عمر والون مین یعنی اون مین جو معمولی عمر تعلیم سے ابھی گذرے ہون خواندہ نفوس کا تناسب اون سے زیادہ عمر والون کے مقابلہ مین بڑھا ہوا ہو جن کو ممکن ہے کہ وہ مواقع تعلیم حاصل نہوئے ہون جو نوخیز نسل کو حاصل ہوئے۔ اس کی شہادت اس امر واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ بجز آخر میعاد عمر کے (صرف ذکور کے لحاظ سے) ہر میعاد عمر پر خواندہ نفوس کے تناسب مین بہت ترقی پائی جاتی ہے جیساکہ سابقہ مردم شماری کے اعداد کے تقابل سے حسب اندراجات حاشیہ واضح ہوگا۔ فطرتاً اسی کی توقع تھی کیونکہ سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران کی نمایان خصوصیت قیام مدارس اور اوس کا لازمی نتیجہ تعلیمی توسیع رہی ہے۔ مدارس ابتدائی کی تنظیم جدید ہوئی اور اون کی تعداد مین بھی بہت اضافہ ہوا۔ دوسری نوعیت کے مدارس بھی ۲۲۹۵ (سنہ ۱۹۱۱ء) سے ترقی پاکر سنہ ۱۹۲۱ء مین ۸۰۳۹ تک پہونچ گئے (اطفال ذکور کے مدارس (۲۲۰۴) سے ۵۸۴۳ ہوگئے۔ اور مدارس نسوانیہ کی تعداد ۹۱ سے تجاوز کرکے ۶۸۱ تک پہونچ گئی۔ اس دہ سالہ دوران مین ملک سرکار عالی کی تعلیمی تاریخ مین پہلی مرتبہ "طبقات اسفل" کی

سال	عمر	تعداد خواندہ فی ہزار	
		ذکور	اناث
سنہ ۱۹۱۱ء	۵ تا ۱۰	۹	۲
سنہ ۱۹۲۱ء		۱۶	۵
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۰ تا ۱۵	۴۰	۶
سنہ ۱۹۲۱ء		۴۶	۱۰
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۵ تا ۲۰	۶۹	۷
سنہ ۱۹۲۱ء		۸۶	۱۴
سنہ ۱۹۱۱ء	۲۰ وزائد	۷۲	۴
سنہ ۱۹۲۱ء		۶۷	۸

تعلیم کے لئے خاص سہولتین پیدا کی گئین۔ سابقہ مردم شماری کے وقت "طبقات اسفل" کے ۶۲۷ اطفال مختلف مدارس سرکاری مین زیر تعلیم تھے۔ سنہ ۱۳۲۵ف (سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء) مین صرف انہین طبقات کے طلبار کو مستفید کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش خاص مدارس کے افتتاح سے کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حالیہ مردم شماری کے وقت ایسے مدارس کی تعداد ۸۰ سے کم نہ تھی جنمین ۳۸۰۴ طلبا زیر تعلیم تھے یہ تعداد ان طبقات کے مدرسہ جانے والی عمر کے اطفال کا صرف تقریباً ایک فیصدی حصہ ہوتی ہے اسوقت تک تعلیم نسوان کی بہت کم حمایت کی جاتی تھی اور مدارس نسوان کی تعداد ناکافی تھی۔ اس دہ سالہ دوران مین کئی مدارس نسوان کا افتتاح ہوا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہ نسبت لڑکون کے مدارس کے لڑکیون کے مدارس نہایت سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہوتے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰ سال تک کی عمر والی عورتون مین "خواندہ" کا تناسب اسی عمر والے ذکور کے تناسب سے بہت زیادہ ہوگیا۔

۱۷۶۔ گوشوارۂ اعداد و شمار

مردم شماری حالیہ کے لحاظ سے خواندہ نفوس کی جملہ تعداد ۳،۲۹۰،۶۵۰ ہے جس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء مین ۳،۱۶۶،۶۸۰ تھی گویا تقریباً فیصد ایک کی کمی ہوئی۔ اس دہ سالہ دوران مین جبکہ ملک کی کل آبادی مین فیصد ۶،۸ کا گھٹاؤ ہوا ہے تو خواندہ آبادی کی تعداد مین ایک فیصد سے بھی کم کے انحطاط سے ایک حد تک ترقی تعلیم ہی مستنبط ہوتی ہے۔ جس طرح زین قبل ذکر ہوچکا ہے۔ فی ہزار آبادی خواندہ نفوس کی تعداد ۳۳ ہوتی ہے۔ جس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء مین ۳۲ تھی۔ مختلف اہل مذاہب کی دس سال قبل کی تعلیمی حالت کا موجودہ حالت کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ مین مقابلہ کیا گیا ہے۔

مذہب	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس عمر پنج سالہ وزائد۔	
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
جملہ مذاہب	۳۳	۳۲
ہندو	۲۶	۲۷
مسلمان	۸۹	۶۸
اقوام قدیمہ	۸	۱
عیسائی	۲۵۲	۲۸۷

۱۷۷۔ تقابل بہ مردم شماری ہائے سابقہ

تختہ مندرجہ حاشیہ مین ہم مردم شماری کے لحاظ سے جملہ آبادی اور جملہ تعداد نفوس غیر ناخواندہ اور اون کا تناسب جملہ آبادی معمر پنج سال وزائد کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ اس امر کی صراحت بھی ضروری ہے کہ اس تختہ مین سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۹۱ء کے متعلق زیر تعلیم اور خواندہ دونون کی تعداد یکجا کردیگئی ہے۔ اس کے ملاحظہ سے

سال مردم شماری	جملہ آبادی	غیر ناخواندہ	تعداد فی ہزار عمر پنج سالہ وزائد
سنہ ۱۸۸۱ء	۹۸۴۵۵۹۳	۳۱۸۸۸۶	۳۷
سنہ ۱۸۹۱ء	۱۱۵۳۰۰۴۰	۴۳۴۲۴۰	۴۴
سنہ ۱۹۰۱ء	۱۱۱۴۱۱۴۲	۳۲۹۱۶۹	۳۴
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۲۳۷۴۲۷۶	۳۶۸۱۶۶	۳۲
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۲۴۷۱۷۷۰	۳۶۵۲۹۰	۳۳

واضح ہوگا کہ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری مین غیر ناخواندہ کی تعداد مین حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت بجائے حقیقی ترقی تعداد مدارس کے زیادہ تر اوس انتشار کا نتیجہ ہے جو شمار کنندون کے ذہن مین "زیر تعلیم" اور "خواندہ" کے تفریق کی وجہ سے پیدا ہوا۔ سنہ ۱۹۰۱-۱۸۹۱ء کے دوران مین آبادی بقدر ۵، ۳ فیصد گھٹی لیکن غیر ناخواندہ کی تعداد مین جو انحطاط ہوا وہ فیصد ۲۴، ۲۴ کی نسبت رکھتا ہے سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کی مدت مین آبادی مین فیصد ۲۰ کا اضافہ ہوا لیکن اوس کے ساتھ خواندہ نفوس کی تعداد مین صرف ۹، ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء سے مقابلہ کیا جائے تو سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد مین بقدر ۹، ۱۵ فیصدی اضافہ آبادی مین اور بقدر ۲، ۱۵ فیصد انحطاط خواندہ آبادی مین رونما ہوا ہے۔ اس کے برعکس سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد کے ساتھ تقابل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "خواندہ" کی تعداد مین اضافہ ہے۔ لیکن اس کی شرح اضافہ آبادی کی شرح اضافہ سے کم ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اس حد تک وسعت تعلیم ترقی آبادی کی رفتار سے پیچھے رہی ہے لیکن دہ سالہ دوران زیر بحث مین حالات اصلاح و ترقی پذیر ہوئے۔ جس کے باعث سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کی مدت ملک کی تعلیمی تاریخ مین ایک نمایان حیثیت رکھتی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان ۷ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس دہ سالہ دوران مین جتنے جدید مدارس قایم ہوئے وہ سابقہ ہر دہ سالہ مدت کی تعداد مدارس سے بہت بڑھے ہوئے ہین۔ اس حیرت انگیز وسعت کا نتیجہ ہے کہ "خواندہ" کی تعداد مین صرف ایک فیصدی سے بھی کم کا انحطاط ہوا ہے۔ حالانکہ مجموعی آبادی کا گھٹاؤ ۷ فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ اس وسعت کے نتایج اور زیادہ واضح ہو جاتے ہین۔ جب ہم یہ امر پیش نظر رکھین کہ بدوران سنہ ۱۹۰۱-۱۸۹۱ء آبادی مین ۵، ۳ فیصدی کا انحطاط ہوا تھا تو اسی دوران مین خواندہ آبادی کی تعداد مین کم از کم فیصد ۲۴ کا انحطاط ہوا تھا۔

تختہ ضمیمہ نشان ۵ مین تفصیلی اعداد درج کئے گئے ہین جن سے سنہ ۱۸۹۱ء سے ملک سرکار عالی کی تعلیمی ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ "جملہ عمر" اور "۱۰ سالہ و زائد" عمر کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء مین ملک سرکار عالی مین خواندہ ذکور کا وہی تناسب ہے جو سنہ ۱۸۹۱ء مین تھا۔ اس کے برعکس اناث کا تناسب اسی مدت مین ۲ سے ترقی پاکر ۸ ہو گیا ہے۔ اناث اور ذکور دونون کے تناسب کے اعتبار سے بلدۂ حیدرآباد مین سب سے اعلیٰ ترقی ہوئی ہے۔ خواندہ ذکور مین بقدر ۴۶ فی ہزار اور خواندہ اناث مین بقدر ۱۶۷ اضافہ ہے۔ دونون خط ہائے قدرتی کے منجملہ تلنگانہ مین خواندہ ذکور کے اعتبار سے ایک فی ہزار کی ترقی ہوئی ہے تو مرہٹواڑی مین ۴ فی ہزار کی کمی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف نسوانی تعلیم مین

دونون خطون مین ترقی کی ہے۔ اور تلنگانہ کا تناسب فی ہزار ۴ سے بڑھکر ۱۳ اور مرہٹواری کا تناسب فی ہزار ایک سے بڑھکر ۴ ہوگیا ہے۔ اس لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سالہ دوران مین بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ نے بہت ترقی کی ہے۔ اس خطہ ملک مین بلدۂ حیدرآباد کا وجود بڑی حدتک اس تعلیمی تفوق کا باعث معلوم ہوتا ہے کیونکہ اضلاع کے اعداد پر ایک نظر ڈالی جائے تو ظاہر ہوجاتا ہے کہ خواندہ ذکور کے تناسب مین مرہٹواڑی کے تین اضلاع مین انحطاط ہوا ہے تو تلنگانہ کے ۵ اضلاع مین کمی آئی ہے تلنگانہ کے بقیہ ۳ اضلاع کے منجملہ عادل آباد اور نلگنڈہ مین ذکور کے تناسب مین اضافہ ہے۔ اور ضلع اطراف بلدہ کا تناسب قایم چلا آتا ہے۔ اوس کے مقابلہ مین مرہٹواری کے ۵ اضلاع کے خواندہ ذکور کا تناسب منبول گیا ہے۔ بہرحال یہان یہ ذکر مناسب ہے کہ تمام اضلاع نے خواہ وہ تلنگانہ مین ہون یا مرہٹواڑی مین سنہ ۱۸۹۱ء کے مقابلہ مین بلحاظ تعلیم نسوان بالاتر تناسب حاصل کیا ہے۔

۱۵ تا ۲۰ سالہ عمرون کی صورت مین تختہ ضمیمہ محولہ بالا مین تینون سنین ۱۹۰۱، ۱۹۱۱ و ۱۹۲۱ء کے متعلق متناسبہ اعداد درج کئے گئے ہین۔ ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون دہ سالہ مدتون مین ملک نے ذکور کے تناسب مین فی ہزار ۱ کی اور اناث کے تناسب مین فی ہزار ۸ کی ترقی کی ہے۔ اضلاع تلنگانہ مین سے ۸ کے منجملہ ۴ مین ایک سے ۲۴ فی ہزار تک خواندہ ذکور کے تناسب مین اضافہ ہوا ہے۔ اور بقیہ ۴ مین ۲ سے فی ہزار ۱۰ تک اس تناسب مین کمی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے کل اضلاع مین فی ہزار ۲ سے ۴۰ تک اضافہ ہوا ہے۔ تعلیم نسوانی کے اعتبار سے صرف دو ہی اضلاع اطراف بلدہ اور محبوب نگر (جو دونون تلنگانہ مین واقع ہین) ایسے ہین کہ اون مین علی الترتیب ایک اور ۲ فی ہزار کی کمی آئی ہے۔ بلدۂ حیدرآباد مین اس میعاد عمر پر معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ جہان ذکور کے تناسب مین ۸۸ اور اناث کے تناسب مین ۸۲ کی زیادتی ہوئی ہے۔

۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر خواندہ ذکور کا تناسب بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع مرہٹواری مین "۲۰ وزائد" سالہ میعاد عمر کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ تلنگانہ کے اعتبار سے صرف نصف تعداد اضلاع مین ایسا اضافہ رونما ہوا ہے۔ اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر۔ نظام آباد اور نلگنڈہ مین بمقابلہ "۲۰ وزائد" میعاد عمر کے "۱۵ تا ۲۰" میعاد عمر پر خواندہ ذکور کا تناسب کمتر ہوگیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء مین بھی اون کی حالت کم و بیش ایسی ہی تھی۔ اطراف بلدہ کی صورت مین خواندہ نفوس بلدہ حیدرآباد کی جانب نقل وطن کا زیادہ میلان رکھتے ہین جو ضلع کے مرکز مین واقع ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اندازہ عمر کے موافق ۲۰ سالہ عمر ہونے سے پہلے ہی چلے جاتے ہین۔ بقیہ تینون اضلاع کی حالت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہان کی تعلیمی حالات کی

ترقی جدید العصر ہے اور بمقابلہ دوسرے اضلاع کے وہان کے تعلیمی عمر والے اطفال جدید مواقع تعلیم سے نسبتاً کم بہرہ اندوز ہوتے ہین. تعلیم نسوانی کے اعتبار سے بھی تین مستثنیات ہین (کریمنگر میدک اور نظام آباد) جہان "۲۰ وزائد" میعاد عمر کا تناسب بمقابلہ "۵ تا ۲۰" میعاد عمر کے تناسب کے بڑہا ہوا ہے.

۱۷۸۔ تعلیم بلحاظ خطہ ہائے قدرتی

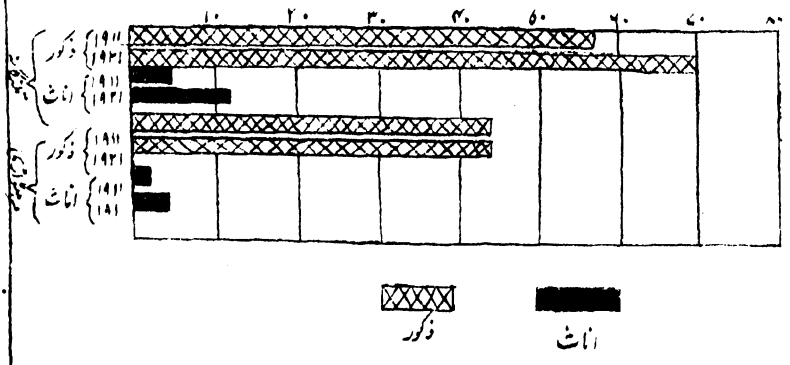
بلدۂ حیدرآباد کو جو اہمیت بلحاظ مواقع حاصل ہے اوس کی شہادت اس امر واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ کم از کم ۲۱ فیصد خواندہ نفوس (۱۹ فیصد خواندہ ذکور ۳۵ فیصد اناث) اور ۶۲ فیصد خواندہ انگریزی اوس مین موجود ہین. حالانکہ اوس کی آبادی کل ممالک محروسہ کی آبادی کا صرف ۴ فیصد حصہ ہے. اگرچیکہ بلدۂ حیدرآباد ملک سرکار عالی کے اور حصص کے مقابلہ مین بہت بڑھا ہوا ہے. لیکن تاہم ہندوستان کے بعض شہر اور قصبات سے ہنوز پیچھے ہے جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا

شہر یا قصبہ	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس آبادی
حیدرآباد	۲۰۸
مدراس	۵۰۷
بمبئی	۲۴۱
پونہ	۲۶۰
ناگپور	۱۴۳
لاہور	۳۰۶
کلکتہ	۴۵۱
ڈھاکہ	۳۵۳
پٹنہ	۲۳۵
اجمیر	۲۲۶
دہلی	۱۶۱
شکر (گوالیار)	۲۰۳
بڑودہ	۴۰۵
بنگلور	۳۴۳
میسور	۳۳۴

تلنگانہ مین خواندہ نفوس کا تناسب (۴۲ فی ہزار نفوس) معمرہ زائد از پنج سال مرہٹواڑی کے تناسب (۲۴ فی ہزار) سے بالاتر ہے. قیاس یہ ہوتا ہے کہ بلدہ کا محل وقوع خطہ اول الذکر کی فوقیت کا باعث ہوگا. لیکن بلدہ کو خارج کردیا جائے تب بھی تلنگانہ کے خواندہ نفوس کا تناسب (۳۰ فی ہزار) مرہٹواری کے تناسب سے بڑہا ہوا ہے. یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر تلنگانہ کے خواندہ نفوس کے تناسب مین ۱۹۱۱ء کے ۳۷ فی ہزار سے ۱۹۲۱ء مین ۴۲ فی ہزار تک ترقی ہوئی ہے تو مرہٹواڑی مین اوسی دوران مین ۲۷ سے ۲۴ فی ہزار تک انحطاط ہوا ہے.

شکل ارتسامی مندرجہ ذیل مین دونون خطون کے ہزار نفوس مین بلحاظ مجموعی عمر خواندہ اشخاص کا تناسب باعتبار جنس بدوران ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء ظاہر کیا گیا ہے.

نقشہ ارتسامی بہ اظہار تناسب خواندہ اشخاص در ہر دو خطہ ہائے قدرتی

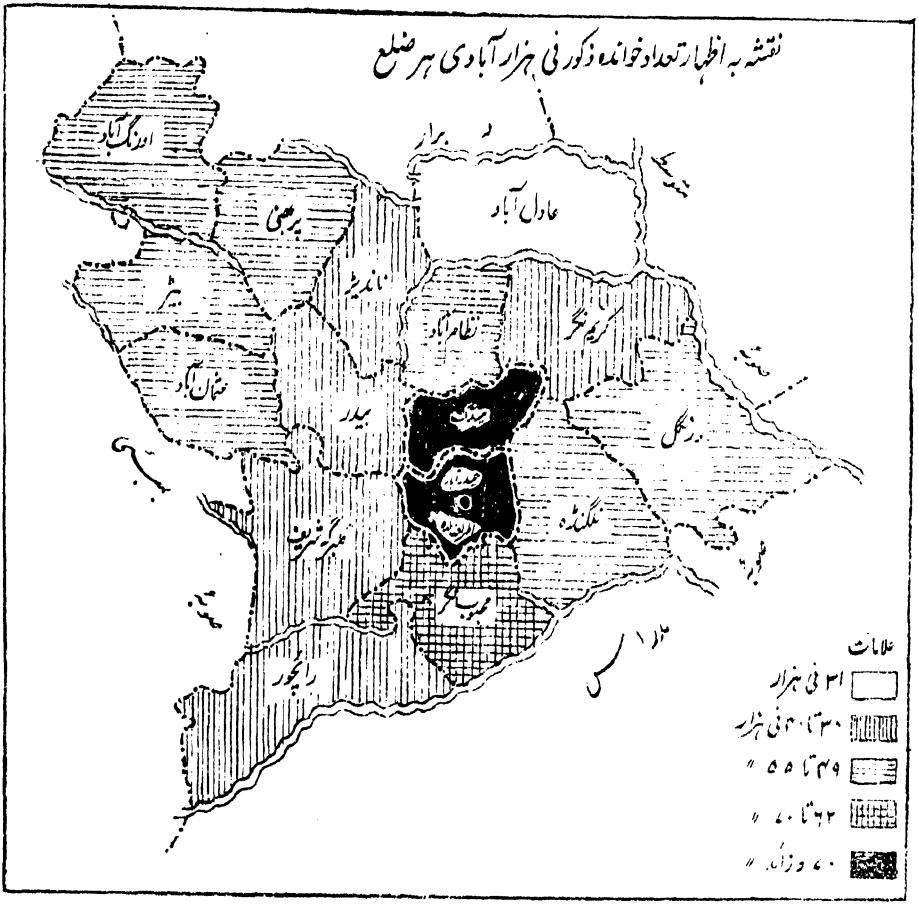


اِس شکل ارتسامی مندرجہ بالا سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خواندہ ذکور اور اناث دونوں کا تناسب بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ یہ اس مراقعہ کا نتیجہ ہے کہ دونوں خطوں کے ضلاع نے تعلیمی معاملات میں بالمساوات ترقی نہیں کی بجز ایک کریم نگر کے تلنگانہ کے کل ضلاع میں خواندہ ذکور کے تناسب میں متذبذبہ اضافہ ہوا ہے تو مرہٹواڑی کے ۳ ضلاع یعنی ناندیڑ گلبرگہ اور بیدر کے اسی تناسب میں حقیقی کمی آئی ہے اور ایک ضلع رائچور اپنی حالت پر قائم رہا ہے۔ اور بقیہ دو سروں میں خفیف بیشی ہوئی ہے۔ تعلیم نسوان کے لحاظ سے بھی تلنگانہ کو بلدہ حیدرآباد اور چھ اضلاع یعنی میدک۔ ورنگل۔ محبوب نگر۔ نلگنڈہ۔ نظام آباد اور اطراف بلدہ کی وجہ سے بڑی حد تک تقویت پہنچی ہے اور مرہٹواڑی کو صرف ایک ضلع (پربھنی) سے قابل لحاظ امداد ملی ہے۔ اور بقیہ دوسرے اضلاع کی بیشی بالکل خفیف ہے نتیجہ یہ ہے کہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور کا تناسب سنہ ۱۹۱۱ء کے ۵ فی ہزار سے بڑھکر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ فی ہزار اور خواندہ اناث کا تناسب اسی دوران میں ۵ سے ۱۲ ہو گیا تو مرہٹواڑی میں خواندہ ذکور کے تناسب میں کسی طرح کی ترقی نہیں ہوئی اور صرف تعلیم نسوان میں تھوڑی سی ترقی ہوئی ہے۔ یعنی خواندہ اناث کا تناسب فی ہزار ۲ سے بڑھکر دس سالہ دوران میں فی ہزار ۴ تک پہنچا ہے۔

۱۷۹۔ تعلیم بلحاظ اضلاع۔ ابھی ابھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں بمقابلہ اضلاع مرہٹواڑی کے اضلاع تلنگانہ نے بلحاظ تعلیم اپنی حالت کی بہت کچھ اصلاح کر لی ہے۔ ذکور اور اناث کی تعلیمی حالت کا مجموعی اندازہ کیا جائے تو خواندہ نفوس کی تعداد بلدہ میں بقدر ۶۳ فی ہزار ترقی کر گئی ہے۔ اسی تناسب میں تلنگانہ کے ۵ اضلاع نے ۵ سے ۱۳ تک اضافہ حاصل کیا ہے۔ اعلیٰ ترین تناسب میدک کے حصہ میں اور کمترین عادل آباد کے حصہ میں آتا ہے۔ اور صرف ایک (ضلع کریم نگر) کے تناسب میں صرف ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے بالمقابل اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ ایک ضلع گلبرگہ

میں خواندہ نفوس کے تناسب کے لحاظ سے فی ہزار ۶ کا انحطاط حقیقی ہوا ہے۔ دو اضلاع (ناندیڑ اور بیدر) میں کوئی ترقی معلوم نہیں ہوتی۔ چار اضلاع (پیٹر، پربھنی، عثمان آباد، اور رائچور) میں ایک سے چار تک خفیف بیشی ہوئی ہے اور صرف ایک ضلع (اورنگ آباد) میں ۵ فی ہزار سے زیادہ یعنی بقدر فی ہزار ۶ کے اضافہ ہوا ہے۔

اب اضلاع کے ذکور و اناث کی تعلیمی حالت کے متعلق بیان کیا جائیگا۔ پہلے ذکور کی تعلیم کے اندازہ کیلئے نقشہ ذیل ملاحظہ کیا جائے تو ممالک محروسہ کے ہر ضلع کی آبادی ذکور کے ہر ہزار نفوس میں خواندہ ذکور کا تناسب ایک نظر میں واضح ہو جائیگا۔



بلدہ حیدرآباد کے بعد خواندہ ذکور کا سب سے ارفع تناسب بیدر کا ہے (۷۳ فی ہزار) اور اس کے عین بعد ضلع اطراف بلدہ کا درجہ ہے (۷۰ فی ہزار) محبوب نگر فی ہزار ۶۲ خواندہ ذکور کے تناسب کیساتھ درجہ سوم پر ہے یہ تینوں اضلاع تلنگانہ میں واقع ہیں انکے بعد مرہٹواڑی کے اضلاع اورنگ آباد و عثمان آباد اور پیٹر کا مرتبہ ہے جنکے خواندہ ذکور کا تناسب فی ہزار آبادی علی الترتیب ۵۵، ۵۴ اور ۵۳ ہوتا ہے تلنگانہ کے منجملہ نظام آباد میں اور مرہٹواڑی کے منجملہ پربھنی میں خواندہ ذکور کا تناسب ایک ہی یعنی ۴۹ فی ہزار ہے۔

سب سے کمتر تناسب تلنگانہ میں عادل آباد کو (۳۱ فی ہزار) اور مرہٹواڑی میں گلبرگہ کو (۳۶ فی ہزار) حاصل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر تلنگانہ کے ۸ اضلاع کے منجملہ ۵ میں خواندہ ذکور کا تناسب ۵۰ فی ہزار سے زیادہ ہے تو مرہٹواڑی کے اتنے ہی اضلاع کے منجملہ صرف ۳ میں اتنا ارفع تناسب پایا جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تلنگانہ کے باشندوں نے اپنی تعلیمی حالت کی اصلاح کے جدید مواقع سے بمقابلہ باشندگان مرہٹواڑی کے زیادہ استفادہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں مکاتب طاعون اور امراض وبائیہ کی شدت اشاعت اور دوسری طرف اس خطہ کے سیلان محط نے ملک سرکار عالی کے اس حصہ کی اختاتر ترقی تعلیم کو بہت دھکا دیا ہے۔

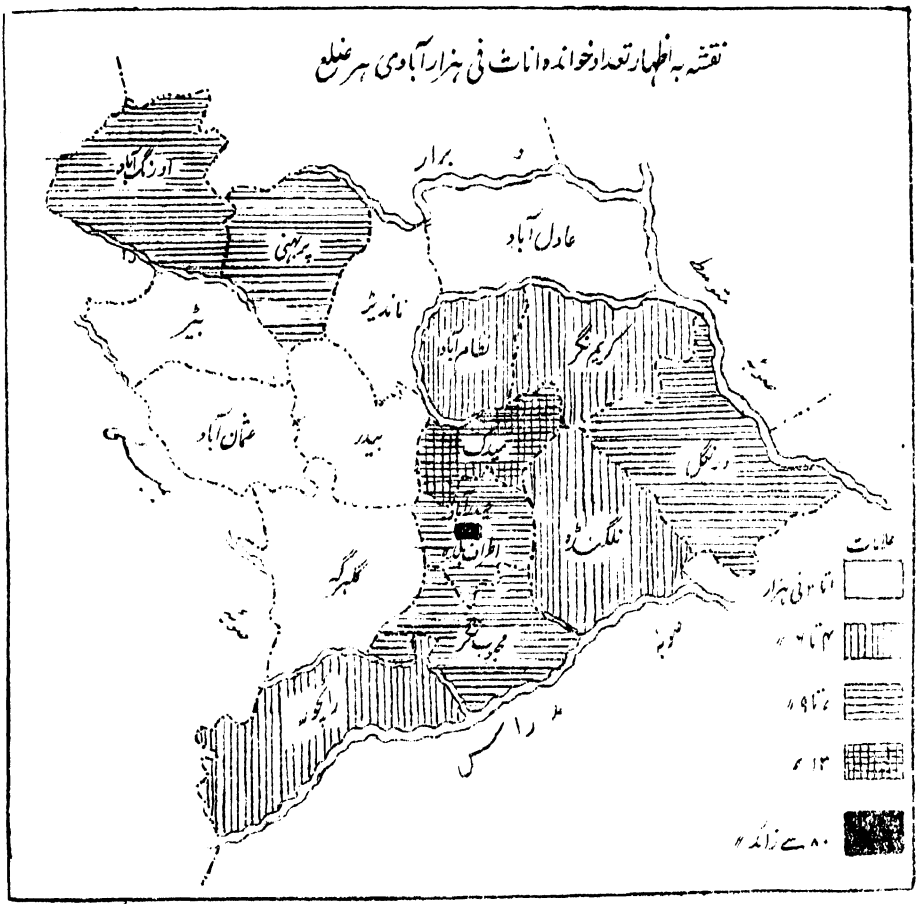
۱۹۱۱ء کے تناسب سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور میں فی ہزار نفوس آبادی (بقدر ۴) کے اضافہ ہوا ہے اور مرہٹواڑی کے تناسب میں فی ہزار نفوس بقدر (۱) کے کمی آئی ہے جس کی وجہ سے ملک سرکار عالی کی آبادی ذکور میں بقدر (۲) فی ہزار انحطاط رونما ہوا ہے سب سے زیادہ متناسبہ فائدہ بلدہ کو حاصل ہوا ہے جہاں کے خواندہ ذکور میں فی ہزار (۶) کا اضافہ ہوا ہے۔ تلنگانہ کے ۶ اضلاع نے اپنے تعلیمی تناسب میں ترقی کی ہے اور یہ ترقی ۲ سے ۱۱ فی ہزار تک ہے اور صرف ایک ضلع جو پیچھے رہ گیا ہے وہ کریم نگر ہے (۱ فی ہزار) ورنگل ایک حالت پر قائم رہا ہے۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے ۶ اضلاع کے تناسب میں کمی رونما ہوئی ہے۔ سب سے بڑی کمی گلبرگہ میں (یعنی فی ہزار تناسب میں ۸ کا فرق) ہے۔ البتہ صرف ایک ضلع میں ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا اضافہ نسبتاً متذکرہ بالا اضلاع تلنگانہ سے بھی بہت کم ہے۔

تعلیم نسواں کے اعتبار سے بھی تلنگانہ مرہٹواڑی سے بڑھا ہوا ہے ہر ضلع کے خواندہ اناث کا بلدہ آبادی اناث کیساتھ جو تناسب پڑتا ہے وہ نقشہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

(نقشہ برصفحہ ۲۴۲)

تعلیم نسواں کے معاملہ میں بھی بلدہ حیدرآباد فی ہزار آبادی اناث ۵۰ خواندہ اناث کے تناسب کیساتھ سب میں پیش پیش ہے تلنگانہ میں خواندہ اناث کے تناسب کے اعتبار سے سب میں اعلیٰ ضلع بیدر (۳۱ فی ہزار) ہے اس کے بعد بلحاظ ترتیب اطراف بلدہ ورنگل ۸ فی ہزار محبوب نگر (۷ فی ہزار) نلگنڈہ (۶ فی ہزار) کریم نگر و نظام آباد (ہر ایک ۵ فی ہزار) کے مدارج آتے ہیں آخر میں عادل آباد پڑتا ہے جو اس خطہ قدرتی میں سب سے کمتر تناسب (۳ فی ہزار) رکھنے والا ضلع ہے مرہٹواڑی میں ۹ فی ہزار کے تناسب کیساتھ پربھنی سب میں اول ہے۔ اس کے بعد اورنگ آباد آتا ہے جس میں (۷ فی ہزار کا) تناسب ہے۔ بقیہ اضلاع میں خواندہ اناث کا تناسب بہت پست یعنی ایک سے لیکر صرف ۴ تک ہے۔

۱۹۱۱ء کے اعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں خواندہ اناث کے اعتبار سے فی ہزار ۴ کا اور تلنگانہ میں فی ہزار ۶ کا اضافہ ہوا ہے اور مرہٹواڑی کو ۱ فی ہزار سے زیادہ نصیب نہیں ہوا۔ سب سے زیادہ متناسبہ ترقی ۳۶ فی ہزار بلدہ حیدرآباد کو حاصل ہوئی ہے تلنگانہ کے ۲ اضلاع میں فی ہزار ۵ یا ۵ سے زاید اور ۵ اضلاع میں فی ہزار ۳ اور ۴ کے درمیان اور صرف ایک ضلع (عادل آباد) میں فی ہزار ۲ سے کم ترقی ہوئی ہے۔ اسکے برخلاف مرہٹواڑی میں صرف ایک ضلع (پربھنی)



نے ۵ سے زیادہ ترقی کی ہے اور ایک ضلع اپنے حال پر قائم رہا ہے اور ایک ضلع نے حقیقتاً نقصان اٹھایا ہے اور بقیہ میں فی ہزار ۳ سے کم بیشی ہوئی ہے۔

۱۸۰ ترقی تعلیم بلحاظ عمر۔ تعلیمی عمر والی آبادی کی تعداد کو جملہ آبادی کا ۵۱ فیصد قرار دیا جائے تو اسکے منجملہ ۶ فیصد لفوس ۱۹۲۱ء میں تعلیم تھے اسکا مقابلہ مناسب ۱۹۱۱ء میں ۵ فیصد اور ۱۹۰۱ء میں ۶ فیصد تھا اس ۲۰ سالہ دوران میں جو نمایاں تعلیمی ترقی ہوئی ہے وہ اس سے صاف عیاں ہوجاتی ہے سابقہ ۵ مردم شماریوں کے اوقات پر مدارس ابتدائی (سرکاری و خانگی) میں زیر تعلیم طلبا کی تعداد کا مقابلہ خواندہ (اور زیر تعلیم) لفوس کی تعداد کیساتھ تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے ۱۸۸۱ء اور ۱۹۰۱ء میں "خواندہ" اور "زیر تعلیم" کی جو درجہ بندی کی گئی تھی اس کی وجہ سے ان عنوانات کے تحت درج شدہ تعداد مدارس تحتانیہ میں تعلیم پانیوالے طلبا کی تعداد سے بڑھی ہوئی ہے لفظ خواندہ کی زیادہ صحیح تعریف یعنی خط لکھنے اور پڑھنے کی قابلیت جو ۱۹۱۱ء سے قرار دیگئی اسکی وجہ سے تحتانی جماعتوں کے طلبا اس زمرہ سے بجا طور پر خارج ہوگئے ہیں۔

سال	زیر تعلیم یا خواندہ اندرون ۷ سال	طلبا، مدارس ابتدائی
۱۸۸۱ء	۶۷,۸۲۵	۸,۳۲۰
۱۸۹۱ء	۷۹,۷۳۶	۶۳,۵۱۴
۱۹۰۱ء	۵۱,۱۲۹	۸۰,۴۴۴
۱۹۱۱ء	۴۳,۶۸۱۳	۷۶,۶۵
۱۹۲۱ء	۶۳,۵۸۹	۲,۶۱,۲۸۲

دہ سالہ دوران میں تعلیم نے جو حیرت انگیز وسعت پائی ہے اُس کا ثبوت تختہ

تختہ مندرجہ حاشیہ سے ملیگا۔ جس مین دکھایا گیا ہے کہ اگر چیکہ دس سال سے کم عمر کی آبادی ۱۹۲۱ء مین بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے بقدر فیصد ۵ر۸ گھٹ گئی ہے۔ لیکن ۱۰ سال سے کم عمر کے خواندہ نفوس کی تعداد اس دہ سالہ دوران مین المضاعف سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دہ سالہ مدت ابتدائی تعلیم کی ترقی کے لحاظ سے بہت نمایان ہے جیساکہ اس امر واقعہ سے اس کا بدیہی انکشاف ہوتا ہے کہ تحتانیہ مدارس کی تعداد ۲۱۶۵ سے ۸۸۸۷ تک پہونچ گئی یا بالفاظ دیگر بقدر ۲۶۴ فی صد بڑھ گئی۔ اور اون کے طلباء کی تعداد (۶۶۲۵ سے ۲۸۲ر۲۰۶۱) ہوگئی یا بقدر ۲۴۲ فیصد ترقی کر گئی۔

سال	آبادی اندرون عمر ۱۰ سال	خواندہ اندرون عمر ۱۰ سال
سنہ ۱۹۰۱ء	۲۸۰۸۵۲۱	۱۴۹۳۷
سنہ ۱۹۱۱ء	۳۶۱۸۶۸۰	۹۸۹۳
سنہ ۱۹۲۱ء	۳۳۰۹۳۴۱	۱۹۳۱۸

اب تعلیم ثانوی کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مدارس ثانویہ کے طلباء کی تعداد بھی بہ دہ سالہ عرصہ مین متقل طور پر بڑھتی رہی ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے تقریباً ۴۱ فی صد کا اضافہ تعداد مدارس ثانویہ مین اور ۷۷ فیصدی کا اضافہ اون مین تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد مین رونما ہوا ہے۔ ترقی تعلیم کے اندازہ کرنے کی کوشش مین ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر نہایت خطرناک اور نازک سمجھی جاتی ہے۔ اس مین وہ افراد شامل ہین جنہون نے اوس حصۂ عمر کی ابھی تکمیل کی ہے۔ جس مین نوشت وخواند کا فن بالعموم سیکھا جاتا ہے۔ پس اس مدت عمر پر جو خواندہ نفوس کا تناسب ہے اوس کو ملک سرکار عالی کے اوارہ جات تعلیمی کی اثر آفرینی کا مقیاس قرار دیا جاسکتا ہے۔ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۵ تا ۲۰ سالہ مدت عمر پر خواندہ نفوس کی تعداد اس دہ سالہ دوران مین معتدبہ طور پر بڑھگئی ہے۔ یہ امور ثابت کرتے ہین کہ اس دوران مین تعلیم ثانوی کی سابقہ عام ترقی واصلاح کو نہ صرف قایم رکھا گیا بلکہ اوس مین مزید اضافہ کیا گیا۔

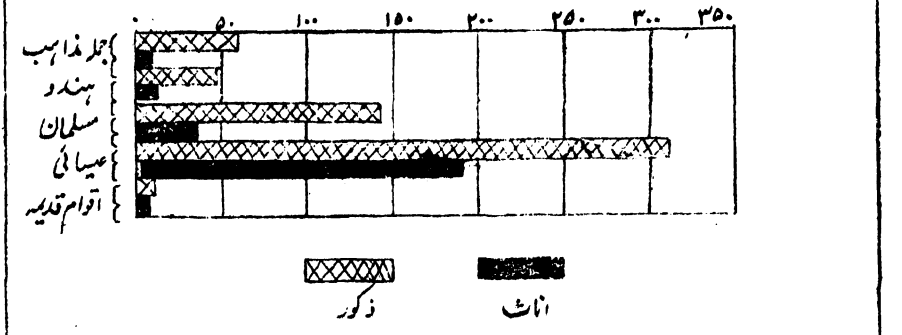
سال	تعداد مدارس ثانویہ	تعداد طلباء	تعداد نفوس خواندہ بمیعاد عمر ۱۵-۲۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۷۰	۱۳۸۲۶	۳۵۸۰۷
سنہ ۱۹۱۱ء	۸۸	۱۶۳۲۶	۳۸۲۴۹
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۲۴	۲۸۹۲۳	۴۵۱۵۳

۱۸۱۔ تعلیم بلحاظ مذاہب۔

نقشہ ذیل مین ہر اہم مذہب کے خواندہ نفوس سمرہ پنج سالہ وزائد کے تناسب فی ہزار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

(نقشہ برصفحہ ۳۴۴)

نقشہ ارتسامی بہ اظہار تعداد خواندہ اشخاص معمر پانچ و زائد سالہ بلحاظ مذاہب بحساب فی ہزار



اہم مذہبی جماعتوں کے بمجملہ تعلیمی معاملات میں عیسائی بآسانی مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہیں کیونکہ اس قوم کے خواندہ نفوس کا تناسب ۲۵۲ فی ہزار ہے اسکے بعد مسلمانوں کا درجہ ہے جن میں ۹۰ فی ہزار کا تناسب ہے ہندو اسکے کمتر درجہ پر ہیں جنمیں صرف ۲۶ فی ہزار خواندہ ہیں اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ سہولت ہائے تعلیمی بمقابلہ ہندو کے مسلمان زیادہ استفادہ کرتے ہیں ہندو قوم باعتبار تربیت آئین ہر جسکے حدود مین مختلف مدارج تہذیب رکھنے والی ذاتین اور ذیلی ذاتین داخل ہین۔ مثلاً ہندو بنے ہوئے قدیم باشندے اور "طبقات اسفل" اگرچیکہ ہنود کے مذہبی دائرے مین داخل ہوتے ہین لیکن اون کی حالت کسی طرح اون کے قدیم ہم جنسون سے بہتر نہین ہے۔ اس کے برخلاف مسلمانون مین جو ہنود کے مقابلہ مین نسبتاً زیادہ تعداد مین قصبات کے رہنے والے ہین۔ تعلیم ایک نہایت امر ضروری ہے۔ سید اپنے ساتھ تعلیمی روایات لئے ہوئے ہین۔ اور دوسرے مسلمان تمہید ملازمت، صنعت وحرفت یا تجارت کے لئے جس مین وہ مصروف ہین تعلیم کو ایک ناگزیر شرط سمجھتے ہین۔ علاوہ برین مذہبی نقطۂ نظر سے بھی مسلمانون کے لئے تعلیم ناگزیر ہے جو اپنے مقدس رسولؐ کی حدیث کے بموجب طلب علم کو فرض سمجھتے ہین۔ اگرچیکہ وہ چین جیسے دور دراز ملک مین بھی حاصل ہو سکتا ہو۔ عیسائیون کو اور بالخصوص دیسی عیسائیون کو جو اعلیٰ تعلیمی مرتبہ حاصل ہے وہ بلاشبہ کارو بار تعلیم مین پادریون کی انتہک اور قابل تعریف کوششون کا ثمرہ ہے۔

سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء مین ہر قوم کے ہزار نفوس مین جو خواندہ نفوس کا تناسب پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ مین دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود ایک حالت پر قایم رہے ہین۔ اور عیسائیون نے انحطاط پایا ہے۔ اور مسلمان اور اقوام قدیمہ نے معتدبہ ترقی کی ہے۔

مذہب	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
ہندو	۳۳	۲۳
مسلمان	۷۹	۵۹
عیسائی	۲۲۳	۲۴۷
اقوام قدیمہ	۷	۱

تختہ مندرجہ حاشیہ مین "۱۰ تا ۱۵" اور "۱۵ تا ۲۰" سالہ میعادہائے عمر پر جو ترقی ہوئی ہے وہ ظاہر کی گئی ہے۔ (اعداد صرف ذکور سے متعلق ہین) اس سے معلوم ہوگا کہ ان تمام قومون نے ان میعادہائے عمر پر خواندہ نفوس کے تناسب مین معتدبہ ترقی کی ہے۔ اور مسلمانون کی ترقی حیرت انگیز ہے۔ ۴۔ عیسائیون کے مختلف فرقون کے منجملہ تعلیم کے اعتبار سے پراٹسٹنٹ گوئے سبقت لے گئے ہین۔ اور اون کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس مین ۳۰۰ اشخاص خواندہ ہین۔ ان کے ذکور اور اناث کا تناسب علی الترتیب ۳۴۸ اور ۲۴۸ ہوتا ہے۔ ان کے بعد متہاڈسٹ کا مرتبہ ہے۔ جن مین ۱۸۲ خواندہ نفوس ہین۔ ذکور ۲۱۸ اور اناث ۱۴۴۔ ان کے بعد بپاٹسٹ۔ رومن کیاتھولک۔ پریسبٹیرین اور متبعین انگلیکن کمیونین کے مدارج ہین۔ فرقہ موخرالذکر مین صرف ۹۵ نفوس خواندہ ہین یعنی فی ہزار آبادی (۱۲۹) ذکور اور (۶۱) اناث۔

مذہب	۱۰ تا ۱۵ سال		۱۵ تا ۲۰ سال	
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
جملہ مذاہب	۴۶	۴۰	۸۶	۶۹
ہنود	۳۷	۳۵	۷۰	۵۹
مسلمان	۱۱۴	۷۸	۲۱۵	۱۴۲
عیسائی	۲۸۴	۲۶۴	۴۴۲	۳۴۵
اقوام قدیمہ	۱۲	۳	۱۶	۳

ف۔ اب ان مذاہب کا لحاظ کیا جائے۔ جن کے پیرو قلیل التعداد ہین تو پارسی سب مین زیادہ تعلیم یافتہ ہین۔ اون کے ہر ہزار نفوس مین (۴۰۷) خواندہ پائے جاتے ہین۔ اور یہ تناسب ملک سرکار عالی کے کل اقوام کے تناسب سے نہایت ارفع ہے۔ اس قوم کے ذکور اور اناث دونون بالمساوات زیادہ تعلیم یافتہ ہین اور ان کا تناسب فی ہزار علی الترتیب ۸۳۴ اور ۶۳۹ ہوتا ہے۔ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اس قوم مین فی ہزار ۱۷ خواندہ نفوس کی زیادتی ہوئی ہے۔ ان کے بعد یہودی اور بودہ کے مدارج ہین جنمین علی الترتیب ۶۶۶ اور ۳۵۵ خواندہ نفوس کا تناسب ہوتا ہے۔ یہ کسی تشریح کا محتاج نہین ہے۔ کیونکہ صرف چار یہودی اور دس بودہ سے سابقہ ہے۔ جینی اور سکھہ علی الترتیب ۲۳۰ اور ۲۰۹ خواندہ نفوس کا تناسب رکھتے ہین۔ یہان اس امر کی وضاحت نامناسب نہین ہے کہ اول الذکر مین خواندہ ذکور کا تناسب موخرالذکر سے بڑھا ہوا ہے۔ اور موخرالذکر مین خواندہ اناث کا تناسب اوّل الذکر سے بالاتر ہے۔ بہرحال ان دونون قومون نے سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ مین تعلیمی ترقی حاصل کی ہے۔ آریہ سماجی جن کی تعداد اس ملک مین صرف ۵۴۵ ہے تعلیمی حیثیت سے سب مین فروتر درجہ رکھتے ہین۔ اور اون کے خواندہ نفوس کا تناسب

(۱۳۰) فی ہزار پڑتا ہے۔ وہ اس لحاظ سے برہمنون سے بھی بہت پیچھے ہین۔

یہان اگر ملک سرکار عالی کی دو اہم قومون کی تعلیمی حالت کا مقابلہ دو متصلہ صوبہ جات سرکار عظمت مدار اور دو بڑی دیسی ریاستون کے ہم مذہبون کے ساتھ کیا جائے تو بے محل نہ ہوگا۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ مین ۵ اور ۵ سے زائد تمام عمرون کے اعداد درج کئے گئے ہین۔ اس سے معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی تعلیمی معاملات مین باوجود اس مادی ترقی کے جو اشاعت تعلیم مین متعدد مدارس کے قیام سے حاصل ہوئی ہنوز بہت پیچھے ہے۔ حیدرآباد کے ہنود کو بھی متصلہ صوبہ جات یا ریاستہائے میسور و بڑودا کے ہم مذہبون سے برابری حاصل کرنے سے پہلے ایک بڑی منزل طے کرنی پڑیگی مسلمانون کی حالت اون کے بمبئی والے ہم مذاہب سے بہتر ہے۔ لیکن مدراس سے مقابلہ کرنیکے لئے ابھی اُن کو بہت کچھ ترقی کرنی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حیدرآبادی مسلمان مدراسی مسلمانون سے صرف تعلیم ذکور مین پست ہین۔ لیکن اناث کے اعتبار سے حیدرآباد مدراس سے بالاتر ہے۔ گو میسور و بڑودا کے مقابلہ مین پیچھے ہے۔ تختہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوجائیگا کہ جہالت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے مفت اور جبری تعلیم کس قدر موثر ہوسکتی ہے۔ بڑودا جہان مفت اور جبری ابتدائی تعلیم جاری کی گئی ہے۔ دوسرے صوبہ جات بیان کردہ سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ اس ضمن مین یہ بھی بیان کردیا جاسکتا ہے کہ چونکہ اس ملک مین بھی اب ابتدائی تعلیم مفت کردیگئی ہے۔ اس لئے آیندہ مردم شماری کے موقعہ پر تعلیمی معاملات کی ترقی کے لحاظ سے بہتر حالات قلمبند ہوسکین گے۔

صوبہ یا ریاست	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس (عمرہ پنج سالہ وزائد)					
	جملہ مذاہب		ہنود		مسلمان	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
حیدرآباد	۵۷	۸	۴۷	۴	۱۴۰	۳۵
مدراس	۱۵۲	۲۱	۱۴۹	۱۸	۱۷۴	۱۵
بمبئی	۱۵۷	۲۷	۱۳۸	۱۹	۸۸	۱۲
بڑودا	۲۴۰	۴۷	۲۳۴	۴۲	۳۰۹	۴۸
میسور	۱۴۳	۲۲	۱۳۳	۱۶	۲۳۸	۶۲

۱۸۲۔ تعلیم نسوان

ذکور فی ہزار نفوس (۵۷) خواندہ ہین۔ اور اناث کا مماثلہ تناسب (۸) ہے۔ یہی موخرالذکر تناسب ہے جو ملک سرکار عالی کے مجموعی تناسب کو (۳۳) تک اُتر آنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہان اس کا ذکر ضروری ہے کہ اناث کا تناسب مسلسل ترقی پذیر ہے۔ ۱۸۹۱ء مین تناسب فی ہزار ۲ تھا اور ۱۹۰۱ء مین ۳ تک بڑھا اور ۱۹۱۱ء مین اس مین

زیادہ ترقی ۴ تک ہوئی اور حالیہ مردم شماری کی رو سے یہ شرح ۸ تک پہنچ گئی۔ باوجودیکہ اس دہ سالہ دوران میں اناث کی آبادی ۶ فیصد سے زائد انحطاط پذیر ہوئی لیکن خواندہ اناث کی تعداد میں بقدر ۲۶۳ یا ۱۹ فیصد ۸۰ کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بلاشبہ توسیع تعلیم نسواں کا نتیجہ ہے۔ مدارس نسواں کی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۹۰ سے ترقی پاکر ۱۹۲۱ء میں ۶۸۱ ہوگئی۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں خواندہ اناث کی تعداد میں فی ہزار ۳ کا ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر اور ۷ کا ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ملک کی سرکار عالی کے اہم مذاہب کے درمیان ان میعادہائے عمر پر جو حقیقی اضافہ فی ہزار ہوا ہے وہ تختۂ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ خواندہ مسلم اناث ہر دو میعادہائے عمر پر یکساں ترقی کر گئے ہیں۔ عیسائیوں نے اول میعاد عمر میں بمقابلہ دوسری میعاد عمر کے زیادہ ترقی پائی ہے گو کہ

اضافہ تناسب فی ہزار خواندہ نفوس بدوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء

مذاہب	۱۰ تا ۱۵ سال	۱۵ تا ۲۰ سال
ہندو	۱	۳
مسلمان	۲۰	۳۲
عیسائی	۷۸	۲۵
اقوام قدیمہ	۴	۵

دونوں میعادہائے عمر کی ترقی معتدبہ ہے۔ صرف ہنود اور اقوام قدیمہ ہی ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں۔ قلیل التعداد مذہبی جماعتوں کے منجملہ جینی اور پارسی دونوں میعادہائے عمر پر ترقی ظاہر کرتے ہیں اور سکھ تنزل۔ اس کا ذکر یہاں مناسب ہے کہ اس ملک میں سکھوں کی تعداد بقدر ۱۴ فیصد کے اس دہ سالہ دوران میں گھٹ گئی ہے۔

۸۳۔ تعلیم بلحاظ ذات۔ ہندو آبادی ایک غیر متجانس اور بے میل ہجوم یا اژدحام ہے جو مختلف عناصر یا ذاتوں سے مرکب ہے۔ تختۂ ضمیمہ نشان ۶ میں تعلیمی لحاظ سے زیادہ اہم ذاتوں کی تفصیل ظاہر کی گئی ہے۔ برہمن فی ہزار ۲۹۰ خواندہ نفوس کے تناسب کیساتھ برسر فہرست آتے ہیں اور ویلما جس میں ایک فرد بھی خواندہ نہیں ہے فہرست میں فروتر ترین درجہ پر ہیں۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان مختلف مراتب تعلیم کیساتھ ۴۴ ذاتیں پائی جاتی ہیں۔ برہمنوں کے عین مابعد ترتیب نزولی کے اعتبار سے فی ہزار ۱۶۱ کے تناسب کے ساتھ کوٹی آتے ہیں پھر سنار (۱۱۸) لوہار (۱۰۳) اور ساتانی کے مدارج ہیں۔ دوسرے منتہا پر بہ ترتیب سعودی ویلما کے اوپر مادیگا ہے جنکا تناسب ایک فی ہزار ہے۔ پھر چمار، مہار۔ مانگ اور وڈر ہیں جنکا تناسب دو فی ہزار ہے۔ اسکے بعد کولی کا تناسب ۳ پھر اُتر اکا ۴ اور دنگر کا فی ہزار ۵ تناسب پڑتا ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم میں تفاوت کے حدود اتنے وسیع نہیں ہیں جتنے کہ ہندو ذاتوں میں ہیں۔ سیدوں میں جو سب میں درجۂ اول پر ہیں خواندہ نفوس کا تناسب فی ہزار ۱۱۳ پڑتا ہے اور شیخوں میں جو سب میں کمتر درجہ پر ہیں تناسب ۴۷ کا ہے اور مغل اور پٹھان درمیان میں ہیں۔ یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ شیخوں کے خواندہ نفوس کا تناسب ہنود کی ۴۴ مخصوص ذاتوں کے منجملہ ۳۶ کے تناسب کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اس سے ہنود کے اکثر ذاتوں کی بے انتہا تعلیمی پستی ظاہر ہوتی ہے اور یہی باعث ہے کہ ہنود کا درجہ بطور ایک جماعت کے تعلیمی

توازن میں فروتر ہے۔ عیسائیوں کو تعلیمی تناسب میں ہر مسلمان قوم اور بجز برہمنوں کے ہر ہندو ذات پر تفوق ہے۔ اقوام قدیمہ ہنود کی نیچ ذاتوں سے مساوات پر ہیں اور دونوں کا تناسب کمتر ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۶ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اکثر ہندو ذاتیں تعلیم میں کسیقدر ترقی کر گئی ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ بعض اعلیٰ ذاتیں مثلاً برہمن کومٹی اور ساتانی جو بالعموم تعلیمی حیثیت سے بالاتر تناسب رکھا کرتی تھیں اس دہ سالہ دوران میں تنزل پر مائل ہو گئی ہیں مسلمانوں میں سیدوں نے ترقی کی ہے۔ پٹھان ایک حالت پر قایم ہے ہیں اور شیخ انحطاط پذیر ہیں عیسائیوں میں بھی ایک خفیف سی کمی رونما ہوئی ہے جس کا باعث غالباً وہ نئے عیسائی ہیں جو ناخواندہ طبقات سے داخل ہوئے ہیں اور علاوہ بریں یہ بھی ممکن ہے کہ یوروپین افراد کے تعداد کی تخفیف جو بوجہ جنگ عظیمہ پیدا ہوئی اس کا موجب ہو۔

تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان ذاتوں اور قوموں کو ترتیب وار درج کیا گیا ہے جن میں تعلیم ذکور کے تناسبات بڑھے ہوئے ہیں اور اسی میں ۱۹۱۱ء کے اعداد بھی بغرض تسہیل تقابل درج کر دئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قومیں تجارت سوداگری اور علمی پیشوں میں مصروف ہیں ان میں خواندہ نفوس کا تناسب ارفع ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں اعلیٰ ذاتوں نے اپنا درجہ کھو دیا ہے۔ مسلمان اقوام میں بھی ذکور کی تعلیمی حالت تنزل پر ہے اور اسی طرح دیسی عیسائیوں کی قوم بھی۔

ذات یا قوم	تعداد ذکور خواندہ فی ہزار باشندگان عمر و پیمائش ۷ سال	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
ہنود		
برہمن	۴۸۲	۵۷۸
کومٹی	۳۰۷	۳۹۶
سنار	۲۰۸	۱۴۹
ساتانی	۱۸۷	۲۶۲
لوہار	۱۸۶	۳۴
راجپوت	۱۴۲	۱۵۴
لنگایت	۸۹	۹۹
مسلمان		
سید	۱۷۲	۱۸۳
مغل	۱۴۷	۲۱۸
پٹھان	۱۳۸	۱۵۲
شیخ	۷۹	۱۰۳
دیسی عیسائی	۲۱۹	۱۸۳

تعلیم نسوان کے اعتبار سے ہندو ذاتوں میں بہ نسبت ذکور کے اعداد گھٹے ہوئے ہیں صرف چند ذاتوں میں خواندہ اناث کا تناسب حسب اندراج حاشیہ دس فی ہزار سے بڑھا ہوا ہے اور فقرتاً یہی وہ ذاتیں ہیں جن میں خواندہ ذکور کی تعداد زیادہ ہے لیکن یہ امر باعث تشکر ہے کہ ان ذاتوں میں بجز کومٹیوں کے تعلیم ذکور کی حالت کے خلاف تعلیم اناث کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ یہ افسوس ناک ہے کہ کومٹی جیسی تجارت پیشہ باعث جہالت کی جانب تنزل کر جائے۔ یہاں پر مٹکر اور راجپوت کے بعض خصوصیات کا ذکر ضروری ہے۔ مٹکر قوم

ذات یا قوم	خواندہ اناث فی ہزار	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
برہمن	۷۲	۳۰
مٹکر	۴۳	۱
راجپوت	۲۴	۱۶
سنار	۲۱	۴
ساتانی	۱۴	۱۲
کومٹی	۱۲	۱۴
سید	۵۰	۳۲
مغل	۴۶	۳۶
پٹھان	۳۰	۱۸
شیخ	۱۵	۱۶
دیسی عیسائی	۱۳۸	۱۱۶

بلحاظ تعداد اس دہ سالہ عرصہ میں بقدر ۶۹ فیصدی گھٹ گئی ہے لیکن باوجودیکہ اُنکے خواندہ مذکور ۲۸ فی ہزار سے گھٹ کر صرف ۲۵ فی ہزار رہ گئے ہیں انکے خواندہ اناث کا تناسب ایک سے ترقی پاکر ۴۳ فی ہزار ہوگیا ہے۔ راجپوتوں کی حالت میں بھی خواندہ مذکور کے تناسب میں اگرچیکہ کمی آئی ہے لیکن خواندہ اناث کا تناسب ترقی پاکر کومٹی سنار۔ اور ساتانی کے تناسب سے بڑھگیا ہے۔ البتہ ان ذاتوں میں خواندہ مذکور کا تناسب زیادہ ہے۔ یہی حالت ۱۹۱۱ء میں بھی تھی مسلمانوں میں تمام قومیں تعلیم نسواں میں اطمینان بخش ترقی ظاہر کرتی ہیں۔ سید نہایت شان کے ساتھ اول ہیں اور شیخ سب سے پیچھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اقوام قدیمہ کی عورتیں جو سابقہ مردم شماری میں بالکل ناخواندہ تھیں۔ اب خفیف تعلیمی تناسب پیش کرتی ہیں۔ گونڈوں میں فی ہزار ۶ خواندہ اناث ہیں اور لمبارڑوں میں دو۔ اگرچیکہ یہ تناسبات بجائے خود کم ہیں لیکن قابل تشکر ہیں اور اس کا باعث طبقہ ہائے اسفل کے مدارس کا قیام ہے۔

۱۸۴ تعلیم انگریزی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ملک سرکار عالی کی تعلیم انگریزی کے تناسب کا تقابل بعض اہم صوبہ جات اور ریاستہائے ہند کیساتھ کیا گیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک کسقدر پست حالت میں ہے صوبہ جات متصلہ کا مقابلہ کیا جائے تو صوبہ جات بمبئی و مدراس سے یہ ملک فروتر ہے دیسی ریاستوں کے لحاظ سے بھی ملک حیدرآباد کوچین۔ ٹراونکور۔ میسور اور بڑودہ سے بہت پیچھے ہے۔

تناسب تعلیم یافتگان انگریزی فی ہزار آبادی عمرہ بیع سالہ زائد

صوبہ ریاست	تناسبات
حیدرآباد	۳
بنگالہ	۹
مدراس	۱۱
بمبئی	۱۲
صوبہ متوسط و برار	۵
صوبہ جات متحدہ	۴
ٹراونکور	۱۵
کوچین	۲۱
بڑودا	۹
میسور	۱۲

ف باوجود اس پستی کے بھی ملک سرکار عالی نے اس دہ سالہ عرصہ میں تعلیم انگریزی میں محسوس ترقی کی ہے۔ پانچ سال سے اوپر تمام عمر کے خواندہ مذکور کا تناسب فی دس ہزار ۱۹۱۱ء کے ۳۹ سے بڑھ کر ۱۹۲۱ء میں ۵۵ ہوگیا۔ اناث کی صورت میں اسکے مماثلہ تناسبات ۶ اور ۱۰ ہیں۔ ۱۸۹۱ء سے انگریزی تعلیم میں بالاستیعاب ترقی ہورہی ہے تلنگانہ میں مذکور کا یہ تناسب فی دس ہزار ۱۹۱۱ء کے ۶۴ سے بڑھتے ہوئے ۱۹۲۱ء میں ۸۲ تک پہنچ گیا۔ اسی طرح سے اناث کا تناسب بھی ۱۱ سے بڑھکر ۱۵ ہوگیا ہے۔ مرہٹواڑی میں جہاں کے تناسبات کمتر ہیں مذکور کی حالت میں ۱۴ سے ۲۷ اور اناث کی حالت میں (۱) سے (۲) ہوگئے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے خواندہ مذکور کا سب سے افضل تناسب تلنگانہ کے ضلع عادل آباد میں پیدا ہوا ہے جہاں کا تناسب ۴ سے بڑھکر ۲۴ تک پہنچ گیا ہے جیسا کہ کہیں اور بیان کیا گیا ہے۔ اس ضلع کا جنگل صاف کیا جارہا ہے اور ایک ریلوے لائین کی تعمیر اور ایک معدن زغال کے کام کی وجہ سے جو اس دہ سالہ دوران

کے آخری سالوں میں آغاز ہوا بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ اسطرف کھنچ آئے ہونگے۔ تلنگانہ کے دوسرے اضلاع بھی بجز ایک ضلع اطراف بلدہ کے (جہاں کے خواندہ نفوس کے تناسب میں فی دس ہزار ایک کی کمی آئی ہے) انگریزی خواندہ نفوس کے تناسب میں ترقی ہوئی ہے۔ مرہٹواڑی میں سب سے ارفع تناسب (۳۰ فی دس ہزار) راچور میں پیدا ہوا ہے جو ایک ریلوے اتصال کا اہم مقام ہے جہاں ایک ریلوے کا کارخانہ بھی واقع ہے۔ دوسرے اضلاع بھی اس بارے میں اچھی ترقی ظاہر کر رہے ہیں۔

اناث میں تعلیم انگریزی کا لحاظ کیا جائے تو یہ امر لائق اظہار ہے کہ گو مجموعی طور پر ملک میں ترقی ہوئی ہے اور تناسب فی دس ہزار (۶) سے بڑھکر (۱۰) تک پہنچ گیا ہے لیکن بر انہم کل اضلاع کا تناسب ابھی بہت پست ہے۔ مرہٹواڑی میں صرف ضلع اورنگ آباد میں اور تلنگانہ میں ضلع میدک میں فی دس ہزار نفوس علی الترتیب (۵) اور (۶) کا تناسب ہے۔ دوسرے اضلاع تو ان سے بھی بہت پیچھے ہیں۔

اب بلدہ حیدرآباد کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عام تعلیم کا تناسب بلدہ میں ملک کے دوسرے مقامات سے برتر ہے اسی طرح انگریزی تعلیم بھی ملک کے دوسرے حصص کے مقابلہ میں زیادہ حد تک شائع ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ملک کے انگریزی تعلیم پائے ہوئے لوگوں کے منجملہ فیصد ۶۲ نفوس صرف بلدہ حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں۔ اس طرح پر خواندہ ذکور کا تناسب سب میں اعلیٰ یعنی ۹۹۱ فی دس ہزار ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں فی دس ہزار نفوس ۲۹۳ کی زیادتی ہوئی ہے۔ اناث کے اعتبار سے ترقی ۱۲۳ سے ۱۹۵ تک یا فی دس ہزار ۷۲ ہوئی ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۴ سے واضح ہوگا کہ بہت کم اضلاع ہیں جن میں ۱۰ سال سے کم عمر پر تعلیم انگریزی کی کوئی علامت معلوم ہوتی ہو۔ اس کی وجہ یہ امر واقعہ معلوم ہوتی ہے کہ اتنی کم عمر کے لڑکے جن مدارس میں تعلیم پاتے ہیں ان میں انگریزی تعلیم نہیں دیجاتی حقیقت یہ ہے کہ تحتانی مراحل پر طلبا کو بالکلیہ دیسی زبانوں میں تعلیم دیجاتی ہے اور صرف فوقانیہ مدارج میں انگریزی شروع ہوتی ہے اور وہ بھی بطور مضمون اختیاری کے۔ جو اضلاع کہ اس میعاد پر فی دس ہزار نفوس ۱۰ سے زیادہ خواندہ ذکور کا تناسب ظاہر کرتے ہیں وہ عادل آباد (۳۰) گلبرگہ (۲۱) راچور (۱۴) اور بیڑ (۱۲) ہیں۔ ۱۰ اور ۱۵ سالہ عمر کے درمیان یہ تناسب فی دس ہزار نفوس (۱۱) اور اس سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کلیہ سے صرف اضلاع نلگنڈہ و کریم نگر مستثنیٰ ہیں۔ ۱۵ تا ۲۰ سالہ عمر پر تناسب میں مزید اضافہ ہوتا ہے لیکن نلگنڈہ اور کریم نگر پھر بھی پیچھے رہ جاتے ہیں

اس مرحلہ پر ہر دس ہزار نفوس میں خواندہ ذکور تلنگانہ میں ۱۴۴ اور مرہٹواڑی میں ۵۰ ہیں۔ لیکن یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ تلنگانہ کے صرف ۴ اضلاع ایسے ہیں جو "۲۰ وزائد" میعادِ عمر کے تناسب کے مقابلہ میں برتری ظاہر کرتے ہیں لیکن اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے کل اضلاع نہایت افضل تناسب پیش کرتے ہیں۔ اناث کی تعلیم انگریزی کے متعلق کچھ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اضلاع کا تناسب ان عمروں پر بہت قلیل ہے۔

بلدہ حیدرآباد میں ان عمروں پر ذکور اور اناث دونوں کا تناسب "۱۵ تا ۲۰" سالہ مدتِ عمر تک بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ "۲۰ وزائد" سالہ عمر کا تناسب "۱۵ تا ۲۰" سالہ عمر کے تناسب سے کم ہے اور اناث کی صورت میں "۱۰ تا ۱۵" سالہ عمر کے تناسب سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۔ تعلیم انگریزی بلحاظ مذاہب۔ بجز عیسائیوں کے اس ملک کے دیگر اہم مذاہب میں انگریزی تعلیم یافتہ نفوس کی تعداد میں زیادتی ہوئی ہے۔ تین اہم مذہبی جماعتوں میں تعلیم یافتگان انگریزی کی حقیقی تعداد اور انکے فیصدی تناسب میں جو اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

نوعیت اضافہ	جملہ مذاہب	ہندو	مسلمان	عیسائی
حقیقی	۹۹۴۶	۷۲۲۷	۳۳۸۷	۹۰۰ -
فیصد	۳۷/۴	۸۱/۷	۴۸/۲	۱/۱ ۹ -

اگرچہ ہنود میں تناسب اضافہ بہت اعلیٰ معلوم ہوتا ہے لیکن انکی مجموعی تعداد کے لحاظ سے ان میں انگریزی خواندہ نفوس کا تناسب بہت کم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان میں فی دس ہزار صرف ۲ ہیں اور انکے مقابلہ میں مسلمانوں میں (۹) اور عیسائیوں میں (۱۶۱) ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے حسابات اعداد علی الترتیب ۱-۵ اور ۱۸۱ تھے جس سے واضح ہوگا کہ دہ سالہ دوران میں ہنود اور مسلمانوں نے کسقدر ترقی کی ہے۔

ہنود کی مختلف ذاتوں کے لحاظ سے برہمنوں میں انگریزی خواندہ نفوس کا تناسب سب میں برتر ہیں ہے یعنی فی دس ہزار نفوس ۱۹۱۱ء کے (۱۳۷) سے تجاوز کر کے ۱۹۲۱ء میں (۲۱۷) تک پہنچ گیا ہے۔ صرف چند ذاتوں میں جن کا ذکر حاشیہ میں کیا گیا ہے انگریزی خواندہ نفوس کے تناسب میں فی دس ہزار ۱۰ سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے گو کہ انکی مجموعی آبادی کے لحاظ سے انگریزی تعلیم کا تناسب بہت قلیل ہے۔ مسلمانوں میں صرف شیوخ میں تعلیم انگریزی کے اعتبار سے اضافہ ہے (۹ فی دس ہزار نفوس) اور مغلوں۔ پٹھانوں اور سیدوں میں کمی ہوئی ہے۔ عیسائیوں میں دیسی عیسائی قوم نے فی دس ہزار نفوس بقدر (۲۰۶)

ذات	اضافہ تعلیم انگریزی فی دس ہزار نفوس
دھوبی	۱۸
حجام	۱۰
کایت	۱۴
سنار	۱۳
تیلی	۳۶
بنجاری	۱۰

ترقی کی ہے اور یہ سب سے اعلیٰ ترقی ہے جو ملک سرکار عالی کی کسی ذات یا قوم نے کی ہو۔

بجز عیسائیوں کے اناث میں انگریزی تعلیم عملاً مفقود ہے۔ برہمنوں، سیدوں اور ویسی عیسائیوں میں فی دس ہزار علی الترتیب ۴۰۲ اور ۴۷ کا تناسب ہے اور بقیہ ذاتوں اور قوموں میں فی دس ہزار ایک کا بھی تناسب نہیں پڑتا۔

اگرچہ گزشتہ دہ سالہ عرصہ میں انگریزی تعلیم میں کچھ ترقی ہوئی ہے لیکن بر نہج مجموعی طور پر بلدہ حیدرآباد دوسرے بلاد و امصار سے اس معاملہ میں ہنوز پیچھے ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے اسکی وضاحت ہو جائے گی۔

تناسب تعلیم یافتگان انگریزی فی دس ہزار نفوس مع رہ پنج سال زائد

نام شہر	تناسب
بلدہ حیدرآباد	۵۸
گلبرگہ	۲۰۶
ورنگل	۱۴۱
مدراس	۱۰۴
بمبئی	۹۴
پونا	۱۰۵
دہلی	۵۴
بنگلور	۱۲۹
بڑودہ	۱۴۱

۱۸۶۔ تعلیم زبانہائے ملکی۔ ملک کی ہر ایک دیسی زبان میں جو خواندہ نفوس کا تناسب ہے اس کا اندراج ضمیمہ یا اسٹیٹ ٹیبل میں نہیں کیا گیا۔ صرف اسٹیٹ ٹیبل نمبر ۲ اور تختہ ضمیمہ نشان ۷ الف ترتیب دئے گئے ہیں جن میں بلحاظ جنس اردو تعلیم کے متعلق اندراجات کئے گئے ہیں۔ پس ملک کی تین اہم دیسی زبانوں یعنی تلنگی، مرہٹی اور کنڑی کے متعلق تعلیمی تناسب کا اظہار ممکن نہیں ہے۔

حسب توقع بلدہ حیدرآباد میں تعلیم یافتگان اردو کا تناسب بہت ارفع یعنی فی دس ہزار نفوس ۱۸۸ ذکور اور ۴۴۴ اناث ہے۔ اردو کے خواندہ ذکور کے لحاظ سے تلنگانہ میں ضلع اطراف بلدہ جو بلدہ سے قریب تر واقع ہے فی دس ہزار نفوس ۲۲۸ کے تناسب کے ساتھ درجہ دوم پر آتا ہے لیکن اناث کے اعتبار سے میدک کے بعد ہوتا ہے جس میں ہر دس ہزار نفوس میں اردو خواندہ اناث کا تناسب اطراف بلدہ کے ۴۰ کے مقابلہ میں ۴۰ ہے۔ اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ گلبرگہ میں اردو خواندہ ذکور کا تناسب نہایت اعلیٰ ہے (۲۱۹ فی دس ہزار) اورنگ آباد میں اردو خواندہ اناث کا تناسب ارفع ہے (۴۱) چونکہ ۱۹۱۱ء میں تمام اعداد مرتب نہیں کئے گئے تھے اسلئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں تعلیم اردو نے کسقدر ترقی کی۔

۱۸۷۔ حفاظت تعلیم۔ یہ سوال اکثر پیش آیا کرتا ہے کہ ایک دفعہ حاصل کی ہوئی تعلیم کس حد تک قائم اور محفوظ رہتی ہے اور یہ کہ آیا اس مضمون پر مردم شماری کے اعداد سے کوئی روشنی پڑتی ہے مردم شماری کے اعداد سے جو کام لینا ممکن ہے وہ اسی قدر ہے کہ مردم شماری کے میعاد ہائے عمر کے لحاظ سے خواندہ

نفوس کے اعداد کا مقابلہ کیا جائے۔ مثلاً ایک مردم شماری کی ۱۰ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر کا مقابلہ دوسری مردم شماری کی ۲۰ تا ۳۰ سالہ میعاد عمر کے ساتھ اور اسی طرح دوسری میعادوں میں مقابلہ کیا جائے۔ اس غرض کے لئے ضلع ورنگل کے ہندو کے متعلقہ اعداد کی تدوین کی گئی ہے اور اس کا نتیجہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوگا کہ اکثر نفوس اور بالخصوص ۱۰ تا ۲۰ سالہ عمر کی عورتیں اپنے آپ کو خواندہ نہیں درج کراتیں اور یہ کہ ایک معتدبہ تعداد ۲۰ سال کی عمر کے بعد تعلیم حاصل کرتی ہے۔ باہر سے آکر بسنے والوں کی عمر اور تعلیم کے متعلق مواد کی عدم موجودگی میں اس کا اظہار ممکن نہیں ہے کہ "۲۰ تا ۳۰" سالہ عمر کے تحت جو اضافہ ہے وہ کس حد تک خواندہ واردین کے باعث ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک تعداد کثیر خصوصاً تجارت پیشہ اشخاص کی ایسی ہے جو بڑے ہوکر پڑھنا لکھنا سیکھتی ہے۔ خواندہ اناث کی تعداد میں جو کثیر اضافہ ہوا ہے وہ کسی ایسے امر پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

ہندو ضلع ورنگل					
سال	میعاد عمر	خواندہ		انگریزی خواندہ	
		ذکور	اناث	ذکور	اناث
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۰ تا ۲۰ سال	۳۲۰۶	۱۷۲	۶۵	۷
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۰ تا ۲۰ سال	۳۰۲۱	۴۱۹	۱۲۴	۷

۱۸۸۔ مدارس و طلباء۔ باب ہذا کے ساتھ آخری دو تختہ جات ضمیمہ اس غرض سے شامل کئے گئے ہیں کہ تختہ جات سررشتہ تعلیمات کی رو سے جو اعداد و شمار مرتب کئے گئے ہیں ان پر بالواسطہ روشنی پڑے۔ تختہ ضمیمہ نشان ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ دہ سالہ دوران میں کل اقسام کی درسگاہوں میں فیصد ۲۵۰ کی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ان میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد میں بھی فیصد ۲۰۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری اور خانگی دونوں قسم کے مدارس کی تعداد اس عرصہ میں بڑھ گئی ہے۔ اول الذکر کا اضافہ فیصد ۲۸۵ تک اور موخرالذکر کا فیصد ۲۲۲ کی حد تک ہوا ہے۔ تختہ حاشیہ کے ملاحظہ سے مختلف مدارج کے سرکاری مدارس اور ان میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد کا اضافہ واضح ہوگا۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ اعلیٰ درجہ کے اضافہ مدارس تحتانیہ اور ان کے طلباء میں رونما ہوا ہے۔ باوجود اس امر واقعہ کے کہ طاعون۔ انفلوئنزا اور قحط تعلیمی شیرازے کو بکھیرنے پر متفق تھے اور جب کبھی اور جہاں کہیں امراض وبائیہ کی شدت ہوئی مدارس بھی بند کرنے پڑے۔ لیکن یہ رجحان ترقی صحیح رخ پر ہوا ہے۔ اور تعلیم کی بنیادیں بخوبی مضبوط

مدارس	اضافہ فیصد در تعداد	
	مدارس	وطلباء
جملہ مدارس	۲۸۵	۲۲۶
کیلئے	.....	۲۰۴
مدارس ثانویہ	۴۱	۷۸
مدارس ابتدائیہ	۳۱۶	۲۸۴

ہوگئی ہیں۔

اس دہ سالہ دوران میں زیر تعلیم لڑکوں کی تعداد ۱۰،۸۸،۰ سے تجاوز کرکے ۳۳،۵۳،۱۲ تک یا فیصد ۱۹۵ بڑھی ہے۔ مدارس میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی تعداد میں بھی نہایت قابل اطمینان ترقی ۶۲۴۹ سے ۳۱،۷۰۴ تک یا فیصد ۴۰۷ ہوئی بحیثیت مجموعی معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کی عام وسعت کی وجہ سے تحتانی اور نسوانی تعلیم کو زیادہ تقویت اور امداد بہمی اور اس میں بہ نسبت تعلیم ثانوی اور تعلیم کلیہ کے بہت زیادہ ترقی ہوئی اگرچہ کہ موخرالذکر صورت میں بھی جامعہ عثمانیہ کے قیام کے ذہنی بیداری کے اثرات سے معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۸ میں سابقہ چار دس دہ سالہ دوران کے امتحانات جامعہ وغیرہ کے نتائج درج کئے گئے ہیں ۱۹۲۱ء میں امتحانات اسکول لیونگ سرٹیفکٹ یا میٹریکیولیشن کے کامیاب شدگان کی تعداد ۱۹۲ تھی جسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں صرف ۲ تھی اسکے علاوہ ۱۲۹ طلبا نے جدید قائم شدہ جامعہ عثمانیہ سے امتحان میٹریکیولیشن کامیاب کیا۔ امتحانات ایف اے۔ اور بی اے میں بھی کامیاب طلبا کی تعداد ۱۹۲۱ء مین ۱۹۱۱ء سے بالاتر تھی گو کہ یہ اعداد ملک کے رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے ہنوز بہت قلیل ہیں۔ یہ قلت تعداد اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ملک کے مختلف مراتب تعلیم میں ہنوز بہت گنجائش ترقی موجود ہے فقط۔

ذیلی تختہ ۱۔ تعلیم بلحاظ عمر، جنس اور مذہب

مذہب	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار												پانچ اور زائد از پانچ سال عمر کے غیر تعلیم یافتہ فی ایک ہزار			پانچ اور زائد از پانچ سال عمر کے انگریزی تعلیم یافتہ فی ایک ہزار		
	تمام عمر اور زائد از ۵ سال			۵ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۲۰			۲۰ اور زائد از ۲۰					
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
تمام مذاہب	۳۳	۵۷	۸	۱۶	۵	۲۶	۱۰	۴۶	۸۶	۶۷	۱۴	۹۶۷	۹۴۳	۹۹۲	۳	۶	۱
ہندو	۲۶	۴۷	۴	۱۲	۲	۲۷	۴	۳۷	۷۰	۵۵	۷	۹۰۴	۹۵۳	۹۹۶	۲	۳	۰
مسلمان	۸۹	۱۴۰	۳۵	۴۹	۲۴	۷۴	۱۴	۱۱۴	۲۱۵	۱۵۸	۳۳	۹۱۱	۸۶۰	۹۶۵	۹	۱۶	۱
اینگلو	۸	۱۰	۵	۷	۷	۷	۱۲	۵	۱۶	۱۰	۴	۹۴۲	۹۴۰	۹۹۵	۰	۰	۰
عیسائی	۲۵۲	۳۰۸	۱۸۸	۱۴۲	۱۳۷	۱۴۷	۲۸۴	۲۹۴	۴۴۲	۲۴۸	۱۵۹	۶۹۲	۶۴۸	۸۱۲	۱۶۱	۱۱۰	۱۰۳
دیسی عیسائی	۱۷۷	۲۱۴	۱۳۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۲۳	۸۰۶	۹۶۴	۷۷	۱۰۳	۴۶
میتھوڈسٹ	۱۸۲	۲۱۸	۱۴۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۱۸	۷۸۲	۸۵۶	۰	۰	۰
رومن کیتھولک	۱۶۲	۱۹۷	۱۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۳۷	۸۰۳	۸۷۲	۰	۰	۰
انگلیکن کمیونین	۹۵	۱۲۹	۶۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹۰۵	۸۰۱	۹۳۹	۰	۰	۰
بپٹسٹ	۱۷۳	۲۱۱	۱۳۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۲۰	۷۸۹	۸۷۰	۰	۰	۰
پروٹسٹنٹ	۳۰۰	۳۴۰	۲۴۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰۰	۶۵۲	۷۵۱	۰	۰	۰
پارسی	۱۴۱	۱۸۴	۱۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۵۰	۸۱۶	۹۰۰	۰	۰	۰
جین	۲۳۰	۲۹۹	۱۲۵	۴۱۷	۱۸	۳۶۲	۴۶	۴۸۹	۴۲۹	۹۶	۲۸	۷۷۰	۶۰۱	۹۶۵	۱۶	۲۶	۴
سکھ	۴۰۹	۴۲۰	۵۰	۱۱۲	۲۰	۱۷۹	۴۵	۲۹۷	۳۹۰	۶۵	۵۰	۷۹۱	۶۷۳	۹۵۰	۱۳	۲۰	۴
پارسی	۷۲۰	۸۲۴	۶۳۹	۶۰۸	۶۰۵	۸۸۱	۷۳۸	۸۹۶	۸۶۱	۷۹۱	۵۸۹	۲۶۰	۱۶۰	۳۶۱	۴۵۷	۵۰۵	۴۰۵
آریہ سماج	۱۳۰	۲۰۲	۵۲	۶	۶	۲۵۰	۷۰	۳۰۰	۶۱۰	۰	۰۰۷	۸۵۰	۷۰۸	۹۴۰	۵۰	۹۸	۴
برہمو سماج	۳۳۵	۴۸۱	۱۷۱	۹۰	۴۰۰	۳۵۲	۲۲۷	۶۶۶	۵۳۰	۸۳	۱۹۰	۹۱۵	۵۱۹	۷۸۶	۴۱۶	۳۰۶	۱۴۱
برہمو	۱۳۵	۲۳۳	۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰۰۰	۷۵۰	۰	۰	۶۴۵	۱۶۷	۰	۶۵۵	۸۳۲	۰
یہودی	۶۶۶	۵۰۰	۱۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰	۳۲۴	۵۰۰	۰	۰	۰	۰

ذیلی تختہ ۲۔ تعلیم بلحاظ عمر، جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تقسیم	تعداد تعلیم یافتہ فی ایک ہزار											
	تمام عمر ۵ اور زائد از ۵ سال			۵ تا ۱۰		۱۰ تا ۱۵		۱۵ تا ۲۰		۲۰ اور زائد از ۲۰ سال		
	جملہ	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	
ریاست	۳۳	۵۸	۸	۱۶	۵	۴۶	۱۰	۸۶	۱۴	۶۷		
گولکنڈہ	۴۲	۷۰	۱۲	۱۹	۷	۴۹	۱۴	۸۹	۱۹	۹۱		
شہر حیدرآباد	۲۰۸	۳۲۵	۸۵	۷۶	۳۸	۷۶	۳۹	۴۰۶	۱۴۲	۳۶۹		۹۰
اطراف بلدہ	۴۰	۷۰	۸	۱۸	۸	۵۰	۷	۸۴	۹	۸۵		۸
ورنگل	۳۱	۵۲	۸	۱۴	۵	۳۶	۹	۷۰	۱۰	۶۵		۸
کریمنگر	۲۱	۳۶	۵	۱۹	۳	۲۰	۵	۳۹	۵	۴۵		۷
عادل آباد	۱۸	۳۱	۳	۱۹	۳	۲۹	۳	۴۹	۷	۳۴		۳
سیدک	۴۴	۷۳	۱۳	۱۸	۱۷	۵۲	۱۵	۸۸	۱۱	۵۲		۱۵
نظام آباد	۲۷	۴۹	۵	۱۰	۵	۳۷	۵	۶۷	۷	۲۲۲		۱۸
محبوب نگر	۳۵	۶۲	۷	۲۰	۹	۵۳	۱۰	۸۰	۱۰	۷۲		۰
نلگنڈہ	۳۱	۵۱	۶	۱۲	۵	۴۱	۹	۶۳	۹	۶۹		۶
مرچنٹواری	۲۲	۴۴	۴	۱۳	۳	۲۴	۶	۳۳	۹	۴۷		۳
اورنگ آباد	۳۱	۵۵	۷	۱۵	۳	۴۹	۱۰	۷۹	۱۳	۶۴		۶
بیسٹر	۲۹	۵۳	۳	۱۷	۲	۵۲	۵	۱۰۹	۷	۵۶		۳
ناندیڑ	۲۱	۴۰	۲	۹	۱	۳۳	۲	۵۷	۴	۴۹		۲
پربھنی	۲۹	۴۹	۹	۱۲	۹	۵۹	۹	۸۴	۱۵	۵۴		۸
گلبرگہ	۱۹	۳۶	۲	۱۹	۳	۴۰	۳	۷۹	۴	۳۲		۲
عثمان آباد	۲۹	۵۴	۱	۱۹	۱	۴۷	۲	۸۲	۲	۶۲		۱
رائچور	۲۱	۳۸	۴	۵	۴	۳۶	۸	۹۶	۱۵	۳۹		۲
بیدر	۲۱	۳۸	۳	۱۳	۲	۳۶	۵	۷۸	۷	۴۰		۲

ذیلی تختہ ۳ - تعلیم بلحاظ مذہب، جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تقسیم	۵ اور زائد از ۵ سال کے تعلیم یافتہ فی ہزار									
	ہندو		مسلمان		اینگلو		عیسائی		جین	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ریاست	۴۷	۴	۱۴۰	۳۵	۱۰	۵	۳۰۸	۱۸۸	۳۹۹	۳۵
تلنگانہ	۵۴	۴	۲۱۸	۶۹	۱۲	۶	۳۳۷	۲۰۹	۶۱۱	۶۹
شہر حیدرآباد	۲۳۹	۳۹	۳۸۰	۱۱۰	۵۴	۴	۷۳۳	۴۷۹	۶۸۷	۳۹
اطراف بلدہ	۵۵	۲	۱۷۴	۴۲	۱۱۵	۲۲	۴۷۳	۳۶۰	۳۲۵	۰
ورنگل	۵۲	۵	۱۵۲	۴۱	۲	۲	۱۱۶	۵۹	۶۱۷	۰
کریم نگر	۳۳	۴	۱۰۹	۳۰	۱۰	۲	۱۶۸	۱۸۱	۸۰۰	۰
عادل آباد	۳۱	۱	۹۳	۳۱	۲	۴	۱۶۱	۱۴۳	۴۷۳	۳۸
میدک	۶۲	۲	۱۴۵	۸۳	۲۱۳	۱۶	۲۵۲	۱۹۵	۷۷۴	۳۸۲
نظام آباد	۴۵	۲	۱۰۰	۴۵	۱۰	۲۰	۱۰۹	۷۵	۱۶۹	۰
محبوب نگر	۵۵	۲	۱۳۶	۴۷	۳۹	۲۱	۴۰۰	۳۳۱	۳۵۰	۴۱۲
نلگنڈہ	۴۰	۲	۴۰۵	۶۶	۱	۱	۱۱۶	۹۱	۱۰۰۰	۰
مرہٹواڑی	۳۹	۳	۷۷	۹	۶	۴	۱۸۱	۱۰۳	۳۶۵	۳۰
اورنگ آباد	۴۲	۴	۱۰۷	۱۶	۴۶	۲	۱۴۵	۹۹	۳۸۶	۳۹
بیڈر	۴۹	۳	۷۵	۵	۰	۰	۱۸۲	۰	۴۸۲	۱۵
ناندیڑ	۳۶	۱	۷۵	۶	۳	۰	۵۲۶	۵۳۸	۳۷۸	۲۰
پربھنی	۴۵	۹	۹۵	۱۳	۱	۱	۵۵۷	۳۷۹	۳۴۳	۲۲
گلبرگہ	۲۸	۱	۸۲	۸	۰	۰	۳۲۷	۱۸۵	۲۵۲	۲۶
عثمان آباد	۵۰	۱	۷۷	۵	۰	۰	۸۹	۱۹	۲۹۲	۲۵
رائچور	۳۷	۳	۴۶	۶	۱۹	۱۳	۱۴۳	۱۸۸	۲۸۹	۸۴
بیدر	۳۴	۲	۵۸	۹	۱۱	۰	۱۵۷	۱۱	۲۱۵	۴۰

ذیلی تختہ ۴ - انگریزی تعلیم بلحاظ عمر، جنس و مقام

ضلع اور قدرتی تقسیم	انگریزی تعلیم یافتہ فی دس ہزار															
	سال ۱۹۲۱ء								سال ۱۹۱۱ء		سال ۱۹۰۱ء		سال ۱۸۹۱ء		سال ۱۸۸۱ء	
	۳۵ تا ۱۰		۱۰ تا ۱۵		۱۵ تا ۲۰		۲۰ اور زائد از ۲۰ سال		تمام عمر اور زائد از ۱۰ سال		تمام عمر اور زائد از ۱۰ سال		تمام عمر اور زائد از ۱۰ سال		تمام عمر اور زائد از ۱۰ سال	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ریاست	۱۳	۴	۴۲	۱۵	۱۱۳	۲۳	۶۱	۱۰	۵۵	۱۰	۳۹	۶	۲۴	۵	۱۶	۳
تلنگانہ	۱۶	۷	۵۵	۲۱	۱۴۴	۳۱	۹۸	۱۴	۸۲	۱۵	۶۴	۱۱	۴۱	۹	۲۹	۵
شہر حیدرآباد	۲۰۱	۱۱۶	۸۰۵	۳۰۵	۱۶۷۶	۳۲۹	۱۰۶۹	۱۷۷	۹۹۱	۱۹۵	۶۹۸	۱۲۳	۴۳۶	۹۶	۳۱۳	۶۲
اطراف بلدہ	۶	۳	۱۲	۲	۲۵	۵	۲۹	۳	۲۲	۳	۲۴	۶	۱۶	۳	۴	۰
ورنگل	۴	۱	۱۵	۴	۴۴	۹	۴۱	۴	۳۳	۴	۲۲	۵	۷	۳	۵	۱
کریمنگر	۰	۰	۲	۱	۵	۱	۵	۱	۴	۱	۲	۰	۱	۰	۲	۰
عادل آباد	۳۰	۱	۱۱۹	۴	۴۹	۵	۲۱	۲	۲۴	۲	۴	۱	۰	۰	۱	۰
میدک	۵	۳	۳۰	۱۴	۴۳	۲۰	۳۰	۴	۲۷	۶	۱۲	۱	۲	۱	۴	۰
نظام آباد	۵	۰	۱۶	۱	۲۶	۱	۱۵	۱	۱۵	۱	۸	۱	۲	۰	۱	۰
محبوب نگر	۴	۳	۱۲	۳	۱۸	۵	۱۷	۳	۱۴	۳	۵	۱	۶	۳	۲	۰
نلگنڈہ	۰	۱	۶	۵	۱۱	۱۶	۱۵	۲	۱۱	۳	۴	۰	۲	۲	۳	۰
مرہٹواڑی	۱۰	۱	۲۷	۲	۷۵	۶	۲۵	۲	۲۷	۲	۱۴	۱	۵	۱	۳	۱
اورنگ آباد	۹	۳	۴۶	۵	۱۱۰	۹	۴۸	۵	۴۶	۵	۳۵	۳	۱۸	۲	۸	۱
بیڑ	۱۲	۰	۳۷	۰	۱۰۸	۰	۲۰	۱	۲۸	۲	۱۸	۰	۵	۰	۲	۰
ناندیڑ	۴	۰	۱۱	۱	۳۱	۱	۱۶	۱	۱۴	۱	۹	۰	۲	۰	۰	۰
پربھنی	۳	۲	۲۵	۲	۴۸	۳	۲۷	۲	۲۴	۲	۲۰	۲	۵	۱	۱	۰
گلبرگہ	۲۱	۱	۳۲	۳	۶۶	۴	۱۶	۱	۲۳	۱	۱۶	۳	۲	۰	۸	۱
عثمان آباد	۶	۰	۲۳	۰	۴۴	۰	۲۴	۰	۲۴	۰	۷	۰	۰	۰	۰	۰
رائچور	۱۶	۰	۲۹	۳	۱۲۶	۱۴	۴۰	۳	۴۱	۴	۱۱	۳	۴	۲	۶	۱
بیدر	۵	۰	۱۴	۳	۳۲	۷	۱۱	۰	۱۲	۱	۴	۰	۱	۰	۰	۰

ذیلی تختہ ۴ - الف - اردو تعلیم بلحاظ جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تعلیم	اردو تعلیم یافتہ فی دس ہزار سال ۱۹۲۱ء تمام عمریں ۵ اور زائد اندازہ سال	
	ذکور	اُناث
۱	۲	۳
ریاست	۱۸۰	۳۶
تلنگانہ	۲۳۲	۵۹
شہر حیدرآباد	۱۸۹۸	۴۴۲
اطراف بلدہ	۲۲۸	۵۴
ورنگل	۱۱۶	۲۴
کریم نگر	۵۵	۱۲
عادل آباد	۷۸	۱۱
میدک	۱۵۸	۷۴
نظام آباد	۱۱۷	۳۳
محبوب نگر	۱۳۰	۳۹
نلگنڈہ	۱۰۵	۳۲
مرہٹواڑی	۱۲۴	۱۳
اورنگ آباد	۱۳۶	۲۰
بیڑ	۸۶	۴
ناندیڑ	۸۳	۶
پربھنی	۸۱	۱۰
گلبرگہ	۳۱۹	۱۸
عثمان آباد	۹۸	۵
رائچور	۱۳۰	۹
بیدر	۹۵	۱۵

ذیلی تختہ ۵ - ترقی تعلیم من ابتدائے ۱۸۸۱ء

ضلع اور قدرتی تعلیم	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار																						
	تمام عمریں ۱۰ اور زائد اندازہ ۱۰ سال											۱۵ تا ۲۰						۲۰ اور زائد از ۲۰ سال					
	ذکور					اُناث						ذکور			اُناث			ذکور			اُناث		
	۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء		۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱		۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
ریاست	۶۵	۶۷	۷۰	۶۵	۰	۸	۵	۳	۲	۰		۸۶	۶۹	۷۷	۱۴	۷	۶	۶۰	۷۲	۷۵	۸	۴	۴
تلنگانہ	۷۹	۷۶	۷۸	۷۸	۰	۱۳	۷	۷	۴	۰		۱۰۹	۷۷	۹۳	۱۹	۱۰	۱۰	۹۱	۸۳	۷۶	۱۳	۶	۶
شہر حیدرآباد	۳۵۵	۳۹۱	۲۹۹	۲۰۹	۰	۹۲	۵۲	۴۱	۲۵	۰		۴۰۶	۳۰۸	۳۱۸	۱۴۲	۷۴	۶۰	۳۶۹	۳۰۶	۳۰۹	۹۰	۴۶	۳۵
اطراف بلدہ	۸۰	۶۷	۷۸	۸۰	۰	۸	۴	۷	۲	۰		۸۴	۶۰	۸۳	۹	۷	۱۰	۸۵	۷۳	۸۳	۸	۴	۷
ورنگل	۶۰	۶۱	۶۷	۶۵	۰	۸	۴	۳	۲	۰		۷۰	۶۳	۷۲	۱۰	۵	۳	۶۵	۶۶	۷۲	۸	۳	۳
کریمنگر	۳۹	۵۱	۴۵	۶۲	۰	۶	۲	۱	۲	۰		۳۹	۴۸	۴۹	۵	۳	۱	۴۵	۵۶	۵۰	۷	۲	۱
عادل آباد	۳۳	۳۴	۲۰	۲۸	۰	۳	۱	۲	۰	۰		۴۹	۳۳	۲۵	۷	۲	۴	۳۴	۳۸	۲۲	۳	۱	۲
میدک	۸۲	۷۷	۵۹	۸۸	۰	۱۲	۴	۴	۲	۰		۸۸	۸۴	۶۴	۱۱	۶	۶	۵۲	۸۱	۶۲	۱۵	۴	۴
نظام آباد	۵۶	۵۱	۵۲	۵۷	۰	۶	۲	۲	۱	۰		۶۷	۵۰	۵۵	۷	۲	۳	۲۲۲	۵۶	۵۵	۱۸	۲	۲
محبوب نگر	۷۰	۶۲	۷۳	۷۳	۰	۷	۳	۸	۲	۰		۸۰	۵۸	۸۴	۱۰	۴	۱۲	۷۲	۶۸	۷۵	۷	۳	۷
نلگنڈہ	۹۱	۵۴	۴۲	۶۱	۰	۴	۳	۳	۱	۰		۶۳	۵۲	۶۵	۹	۴	۵	۶۹	۵۹	۴۱	۶	۳	۴
مرہٹواڑی	۵۰	۵۸	۵۹	۵۴	۰	۴	۱	۳	۱	۰		۸۳	۶۱	۶۶	۹	۴	۲	۴۷	۶۲	۶۶	۳	۲	۱
اورنگ آباد	۶۳	۶۱	۷۷	۵۷	۰	۸	۵	۳	۱	۰		۷۹	۶۴	۷۵	۱۳	۹	۵	۶۴	۶۵	۸۵	۶	۴	۳
بیڑ	۶۰	۶۵	۷۵	۵۳	۰	۴	۲	۱	۱	۰		۱۰۹	۶۹	۶۹	۷	۲	۱	۵۶	۶۸	۸۴	۳	۲	۱
ناندیڑ	۴۷	۵۴	۵۴	۴۴	۰	۲	۱	۰	۱	۰		۵۷	۶۲	۵۵	۴	۳	۱	۴۹	۵۷	۵۹	۲	۱	۰
پربھنی	۵۷	۶۲	۶۳	۴۷	۰	۵	۱	۲	۱	۰		۸۴	۶۲	۶۲	۱۵	۲	۱	۵۴	۶۶	۷۰	۸	۲	۱
گلبرگہ	۳۸	۶۱	۴۹	۵۷	۰	۲	۱	۲	۱	۰		۷۹	۶۳	۶۷	۴	۳	۲	۳۲	۶۵	۵۰	۲	۲	۱
عثمان آباد	۶۱	۶۵	۷۵	۵۰	۰	۱	۲	۱	۰	۰		۸۳	۶۶	۷۹	۲	۳	۲	۶۲	۷۰	۸۳	۱	۲	۱
رائچور	۴۴	۴۹	۵۹	۷۱	۰	۴	۲	۳	۱	۰		۹۶	۴۹	۷۶	۱۵	۵	۲	۳۹	۵۴	۵۲	۲	۳	۱
بیدر	۳۲	۵۲	۳۷	۴۸	۰	۳	۲	۱	۰	۰		۷۸	۵۸	۵۰	۷	۳	۱	۴۰	۵۶	۵۰	۲	۲	۱

ذیلی تختہ ۶۰ - تعلیم بلحاظ ذات

ذات	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار								تعداد انگریزی تعلیم یافتہ فی دس ہزار							
	سنہ ۲۱ء		سنہ ۱۱ء			سنہ ۰۱ء			سنہ ۲۱ء			سنہ ۱۱ء			سنہ ۰۱ء	
	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ہندو																		
۱- بھوئی	۶	۱۱	۰	۳	۶	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰
۲- برہمن	۲۹۰	۴۸۲	۷۲	۳۱۰	۵۷۸	۳۰	۰	۰	۰	۲۱۷	۳۷۳	۴۱	۱۳۷	۲۶۲	۷	۰	۰	۰
۳- چاکالا	۸	۱۵	۱	۲	۴	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۴- چمار	۲	۴	۱	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵- دیوانگ (کوشتی)	۱۷	۲۱	۲	۳۰	۵۸	۱	۰	۰	۰	۳	۶	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۶- دھنگر	۵	۸	۲	۴	۷	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۷- دھوبی	۷	۱۳	۲	۴	۷	۰	۰	۰	۰	۱۸	۳۵	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸- ڈومریگا	۱۰	۱۵	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹- گانڈولا	۵۳	۹۰	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰- گوالہ	۷	۱۴	۱	۶	۱۰	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۶	۱۰	۱	۰	۰	۰
۱۱- گونڈلا	۴۴	۳۹	۸	۱۰	۱۶	۱	۰	۰	۰	۲	۵	۳	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۱۲- حجام	۵۴	۱۱۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳- ہٹکر	۳۴	۲۵	۴۳	۱۵	۲۸	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۸	۱۶	۰	۰	۰	۰
۱۴- کلال	۲۷	۴۶	۵	۲۰	۳۸	۱	۰	۰	۰	۵	۹	۰	۷	۱۳	۰	۰	۰	۰
۱۵- کناری	۲۱	۳۹	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۷	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶- کاپو	۲۸	۵۴	۲	۳۰	۵۸	۱	۰	۰	۰	۷	۱۳	۰	۶	۱۲	۰	۰	۰	۰
۱۷- کولی	۳	۵	۰	۶	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸- کومٹی	۱۶۱	۳۰۷	۱۲	۲۰۷	۳۹۶	۱۴	۰	۰	۰	۲۲	۴۱	۲	۱۵	۲۹	۱	۰	۰	۰
۱۹- کمہار	۱۴	۲۷	۱	۵	۹	۱	۰	۰	۰	۴	۷	۰	۴	۷	۰	۰	۰	۰
۲۰- گڈارا	۸	۱۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۱- گرما	۱۲	۲۴	۱	۹	۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۱۵	۰	۰	۰	۰
۲۲- لنگائت	۴۶	۸۹	۳	۵۱	۹۹	۳	۰	۰	۰	۱۶	۳۰	۱	۳	۶	۰	۰	۰	۰
۲۳- لوہار	۱۰۳	۱۸۶	۴	۱۸	۳۴	۱	۰	۰	۰	۱۱	۲۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴- مادیگا	۱	۲	۱	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰
۲۵- مہار	۲	۳	۱	۴	۸	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۱۳	۳۳	۱	۰	۰	۰
۲۶- مالا	۸	۱۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۷- مالی	۱۱	۲۱	۱	۶	۱۱	۰	۰	۰	۰	۱	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۸- مانگ	۲	۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۹- منگالا	۹	۱۷	۱	۹	۱۷	۰	۰	۰	۰	۳	۵	۰	۴	۷	۰	۰	۰	۰
۳۰- مرہٹہ	۱۵	۲۶	۳	۱۴	۲۶	۱	۰	۰	۰	۵	۱۱	۰	۳	۶	۰	۰	۰	۰
۳۲- مہتر	۲۱	۴۳	۱	۱۹	۳۷	۱	۰	۰	۰	۸	۱۷	۰	۶	۱۲	۰	۰	۰	۰
۳۲- متراسی	۸	۱۷	۰	۱۴	۲۶	۱	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۲	۶	۰	۰	۰	۰
۳۳- پنچال	۲۷	۴۸	۴	۴۷	۹۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰

تتمہ ذیلی تختہ ۶۔ تعلیم بلحاظ ذات

ذات	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار									تعداد انگریزی تعلیم یافتہ فی دس ہزار								
	سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء			سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء		
	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث	اشخاص	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۳۴۔ راجپوت	۸۵	۱۴۲	۲۴	۸۷	۱۵۴	۱۶	۰	۰	۰	۵۷	۱۰۳	۸	۶۸	۱۲۲	۱۱	۰	۰	۰
۳۵۔ ساہے	۳۳	۴۳	۳	۱۶	۳۱	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۳۶۔ سلگانی	۹۱	۱۸۷	۱۴	۱۴۲	۲۶۲	۱۲	۰	۰	۰	۲۲	۴۹	۱	۲۴	۴۵	۱	۰	۰	۰
۳۷۔ سنار	۱۱۸	۲۰۸	۲۱	۷۹	۱۴۹	۴	۰	۰	۰	۱۷	۳۲	۰	۴	۸	۰	۰	۰	۰
۳۸۔ ٹھار	۳۲	۵۳	۵	۱۹	۳۶	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰
۳۹۔ تلاگا	۱۷	۳۰	۴	۱۱	۲۸	۲	۰	۰	۰	۲۱	۴۰	۱	۱۷	۳۱	۲	۰	۰	۰
۴۰۔ تیلی	۳۹	۶۶	۴	۲۷	۵۱	۱	۰	۰	۰	۳۷	۶۵	۲	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۴۱۔ اُپارا	۴	۸	۰	۱۰	۱۹	۱	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۲۔ ویلاما	۰	۰	۰	۳۸	۷۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۴۳۔ وڈر	۲	۴	۰	۳	۵	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۴۔ ونجاری	۱۶	۲۷	۲	۹	۱۸	۱	۰	۰	۰	۱۰	۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
مسلمان																		
۴۵۔ مغل	۱۰۳	۱۴۷	۴۶	۱۳۳	۲۱۸	۳۶	۰	۰	۰	۷۶	۱۳۳	۶	۱۰۵	۲۳۶	۲۰	۰	۰	۰
۴۶۔ پٹھان	۸۹	۱۳۸	۳۰	۸۹	۱۵۲	۱۸	۰	۰	۰	۵۲	۸۹	۸	۸۰	۱۴۶	۵	۰	۰	۰
۴۷۔ شیخ	۴۷	۷۹	۱۵	۵۸	۱۰۳	۱۱	۰	۰	۰	۵۲	۹۲	۸	۴۳	۸۱	۱۴	۰	۰	۰
۴۸۔ سید	۱۱۳	۱۷۲	۵۰	۱۱۱	۱۸۳	۳۲	۰	۰	۰	۱۱۸	۲۱۰	۱۹	۱۲۲	۲۲۵	۱۴	۰	۰	۰
عیسائی																		
۴۹۔ دیسی عیسائی	۱۸۰	۲۱۹	۱۳۸	۱۵۱	۱۸۳	۱۱۹	۰	۰	۰	۷۶۱	۱۰۵۴	۴۶۹	۵۶۵	۷۱۴	۴۰۳	۰	۰	۰
اینگلو																		
۵۰۔ گونڈ	۶	۶	۶	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۲	۴	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۱۔ لمباڑا	۶	۱۰	۲	۲	۳	۰	۰	۰	۰	۲	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نوٹ نمبر ۱۔ سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد نہیں مل سکے کیونکہ اُس سال کا امپیریل ٹیبل نمبر ۹ تیار نہیں کیا گیا تھا۔

نوٹ نمبر ۲۔ اس تختہ کے اعداد صرف اُن اشخاص سے متعلق ہیں جنکی عمر ۵ سال یا زائد از ۵ سال ہے۔

ذیلی تختہ ۷۔ تعداد ادارات تعلیمی و متعلمین بموجب اعداد سررشتہ تعلیمات

قسم تعلیمی ادارہ	۱۹۲۱ء		۱۹۱۱ء		۱۹۰۱ء		۱۸۹۱ء	
	تعداد		تعداد		تعداد		تعداد	
	ادارات تعلیمی	متعلمین	ادارات تعلیمی	متعلمین	ادارات تعلیمی	متعلمین	ادارات تعلیمی	متعلمین
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
جملہ	۸٫۰۳۹	۲۹۳٫۲۳۷	۲٫۲۹۵	۹۴٫۹۵۹	۲٫۶۸۷	۹۷٫۵۲۶	۳٫۱۴۰	۷۲٫۹۷۳
سرکاری	۳٫۹۸۶	۲۱۶٫۵۸۳	۱٫۰۳۶	۶۶٫۴۸۴	۸۴۷	۵۷٫۹۷۲	۵۸۰	۴۰٫۹۷۹
کلیہ جات فنون (آرٹس کالجس)	۱	۱۳۷	۱	۸۴	۲	۵۲	۳	۸۳
کلیہ جات علوم مشرقیہ	۱	۲۴۶	۱	۴۲	۱	۱۲۷	۰	۰
ثانوی مدارس	۱۲۴	۲۸٫۹۲۳	۸۸	۱۶٫۳۲۶	۷۰	۱۳٫۸۲۶	۵۳	۸٫۵۳۳
تحتانیہ مدارس	۳٫۸۳۵	۱۸۴٫۶۲۸	۹۲۱	۴۸٫۱۱۳	۷۶۶	۴۳٫۱۴۹	۵۱۹	۲۲٫۲۰۹
مخصوص تربیتی مدارس (اسپیشل ٹریننگ سکولس)	۷	۷۱۸	۲	۳۶۲	۲	۳۷۶	۳	۹۷
دیگر مدارس	۱۸	۱٫۹۳۱	۲۳	۵۵۷	۶	۴۴۲	۲	۵۷
خانگی	۴٫۰۵۳	۷۶٫۶۵۴	۱٫۲۵۹	۲۸٫۴۷۵	۱٫۸۴۰	۳۹٫۵۵۴	۲٫۵۶۰	۳۲٫۹۹۴
اعلیٰ	۰	۰	۱۵	۵۲۳	۲۰	۱٫۹۶۰	۲۵	۱٫۶۸۹
ابتدائی	۴٫۰۵۳	۷۶٫۶۵۴	۱٫۲۴۴	۲۷٫۹۵۲	۱٫۸۲۰	۳۷٫۵۹۴	۲٫۵۳۵	۲۱٫۳۰۵

ذیلی تختہ ۸۔ نتائج امتحانات جامعہ (یونیورسٹی)

امتحان	۱۹۲۱		۱۹۱۱		۱۹۰۱		۱۸۹۱		کیفیت
	شرکاء	کامیاب	شرکاء	کامیاب	شرکاء	کامیاب	شرکاء	کامیاب	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
امتحان ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ یا میٹریکولیشن	۲۶۶	۱۹۲	۲۶	۲	۱۱۲	۱۸	۱۵۱	۴۲	امتحان ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ ۱۹۲۱ء میں قائم کیا گیا۔
عثمانیہ یونیورسٹی میٹریکولیشن	۸۷۳	۱۲۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
امتحان سینیر کیمبرج یونیورسٹی	۷	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
پہلا امتحان فنون یا انٹرمیڈیٹ	۴۱	۱۰	۱۳	۶	۱۳	۴	۸	۲	۰
امتحان ڈگری بی۔ اے	۱۷	۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
شعبہ زبان انگریزی	۰	۰	۷	۵	۱۳	۷	۳	۱	۰
شعبہ زبان دوم	۰	۰	۶	۴	۱۳	۱۰			
شعبہ سائنس	۰	۰	۶	۵	۱۲	۳			
امتحانات السنۂ مشرقیہ									
منشی	۸۶	۲۵	۰	۰	۴۴	۱۸	۱۹	۴	۰
منشی عالم	۰	۰	۰	۰	۷	۴	۴	۳	مرتوف کر دیا گیا۔
منشی فاضل	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۰	۰	〃 〃
مولوی	۲۳	۵	۰	۰	۱۶	۱۳	۷	۴	
عالم	۵	۱	۰	۰	۸	۶	۳	۳	پہلے اس کا نام مولوی عالم تھا
فاضل	۲	۲	۰	۰	۲	۲	۰	۰	〃 〃 〃 مولوی فاضل تھا

باب نہم

زبان

۱۸۹۔ **حوالہ اعداد و شمار**۔ زبان کے لحاظ سے ملک سرکار عالی کی آبادی کی تقسیم کے متعلق اعداد و شمار ایپریل ٹیبل نمبر (۱۰) میں درج کئے گئے ہیں اس باب کیساتھ حسب ذیل تین تختہ جات ضمیمہ ملحق کئے گئے ہیں۔

تختۂ نشان (۱) میں جملہ آبادی کی تقسیم بلحاظ زبان دکھائی گئی ہے۔

تختۂ نشان (۲) میں ہر ضلع اور ہر سمت قدرتی کی آبادی کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ زبان درج کیگئی ہے۔

تختۂ نشان (۳) میں منجملہ اقوام قدیمہ کے بعض اقوام کی تعداد کا تقابل قبائلی زبان بولنے والونکے ساتھ کیا گیا ہے۔

صحت اعداد و شمار۔ تختہ جات شمار کے خانۂ متعلقہ میں ہر شمار شدہ شخص کی عادتی زبان درج کرنیکے لئے الفاظ ذیل میں شمار کنندگان کو ہدایت دیگئی تھی۔ "خانۂ (۱۳) زبان۔ ہر شخص اپنے گھر میں بالعموم جس زبان میں گفتگو کرتا ہے وہ درج کرو۔ شیر خوار اور گونگے بہروں کی صورت میں انکے ماں کی زبان درج کی جانی چاہیئے"۔

ہدایات سادہ اور سریع الفہم ہونے کی وجہ سے تختہ جات شمار کے اندراجات بالعموم صحیح و درست پائے گئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مردم شماری میں جتنے اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں اُن میں زبان کے اعداد و شمار سب سے زیادہ صحیح سمجھے جاسکتے ہیں۔

۱۹۰۔ **ملک سرکار عالی کی مروجہ زبانیں**۔ ایپریل ٹیبل نمبر (۱۰) میں دکھایا گیا ہے کہ کُل آبادی (۱۳،۴۲،۱۰۰) کے منجملہ جو لوگ ملکی زبانیں بولنے والے ہیں ان کی تعداد (۱۲،۳۲،۶۲،۱۹۲) ہے یا بالفاظ دیگر آبادی کے ہر (۱۰۰) نفوس میں (۹۹) ایسے ہیں جو ملک سرکار عالی کی مروجہ بارہ دیسی زبانوں میں سے کوئی نہ کوئی زبان بولتے ہیں انکے منجملہ جن زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد ملک میں دس لاکھ سے زیادہ ہے وہ تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی اور اردو ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان خاص زبانوں کے بولنے والے نفوس کی تحقیقی تعداد درج کی گئی ہے۔ یہ چاروں زبانیں

تلنگی	۶۰،۱۵،۱۷۴
مرہٹی	۳۲،۹۶،۸۵۸
کنڑی	۱۵،۳۶،۹۲۸
اردو	۱۲،۹۰،۸۶۶

مجموعی طور پر کل آبادی کے ۹۰ فیصد حصہ کی مادری زبانیں ہیں۔ بقیہ ۸ زبانیں جو "ملک سرکار عالی کی دیسی زبانوں" کے عنوانات کے تحت درج کی گئی ہیں۔ وہ اقوام قدیمہ مثلاً بھیل۔ گونڈ۔ لمبارڑے اور پاردی وغیرہ کی قبائلی بولی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ ان میں سے خاص خاص لمبارڑی گونڈی اور پرکلا زبانیں ہیں جن کو علی الترتیب ۱۳۲,۶۲۴ - ۶۸,۲۰۰ - اور ۱۰,۷۵۸ نفوس بولتے ہیں۔

ملک سرکار عالی کی دیسی زبانوں کے علاوہ جو دوسری زبانیں ہیں ان کو تین زمروں میں منقسم کیا گیا ہے یعنی (۱) ہندوستان کی دیسی زبانیں جو ملک سرکار عالی کے لئے اجنبی ہیں۔ (۲) ماورائے ہند ملکِ ایشیا کی زبانیں (۳) یوروپین زبانیں۔ پہلے زمرے کے زبان بولنے والے ۹۷,۸۴۴ نفوس ہیں۔ دوسرے کے ۲,۳۹۸ اور تیسرے کے ۹,۳۳۶ نفوس ہیں۔ ان میں جو زبانیں زیادہ نمایاں ہیں وہ اور اُنکے بولنے والوں کی تعداد درج حاشیہ کی گئی ہے

راجستانی	۲۷,۵۰۰
مغربی ہندی	۲۵۹۸۵
تامل	۲۱,۱۶۸
گجراتی	۱۶,۷۹۳
مغربی	۲,۲۲۸
انگریزی	۹,۲۸۵

اس سے واضح ہوگا کہ ہندوستان کی اُن دیسی زبانوں کے منجملہ جو ملک سرکار عالی سے اجنبیت رکھتی ہیں صرف راجستانی مغربی ہند تامل اور گجراتی یہاں زیادہ بولی جاتی ہیں۔ ماورائے ہند ایشیائی زبانوں کے بولنے والوں کی غالب تعداد نے اپنی مادری زبان عربی درج کرائی ہے۔ یوروپین زبانوں کے لحاظ سے یہی وجوہات کی بناء پر زبان انگریزی کے بولنے والے کثیر تعداد رکھتے ہیں۔

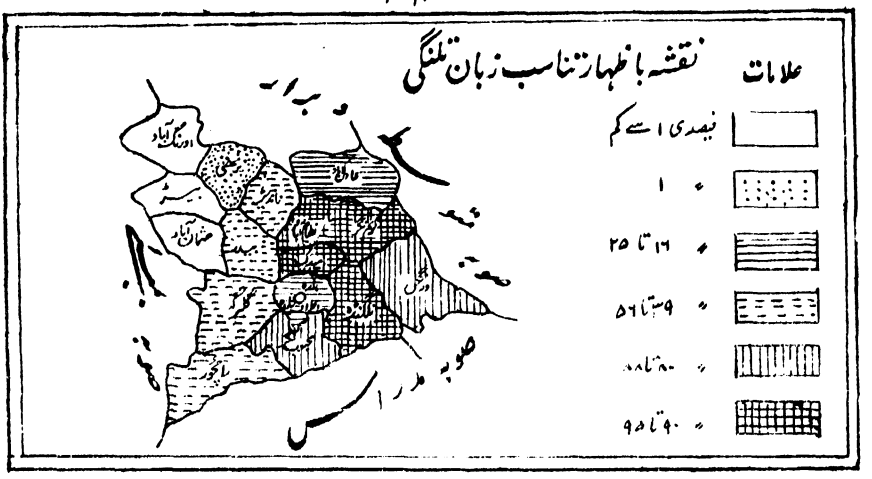
۱۹۱۔ **اہم زبان کے بولنے والوں کے تناسب میں تفاوت**۔ ملک سرکار عالی کی چار اہم زبانوں کے بولنے والوں کے تناسب میں ۱۸۹۱ء سے جو جو تغیرات رونما ہوئے وہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہونگے اس سے یہ امر بھی مترشح ہوگا کہ مرہٹی بولنے والوں کا تناسب ۳۰ سال قبل کے تناسب سے بہت گھٹ گیا ہے اور کنڑی زبان بولنے والوں کا تناسب ۱۸۹۱ء کے مقابلہ میں کچھ کم اور اُردو بولنے والوں کا تناسب بالکل وہی ہے جو ۱۸۹۱ء میں تھا صرف تلنگی بولنے والوں کے تناسب میں گزشتہ ۳۰ سالہ دوران میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سابقہ مردم شماری (۱۹۱۱ء) کے مقابلہ میں مرہٹی اور اُردو بولنے والوں نے فی الوقت اپنے تناسب میں ترقی ظاہر کی ہے۔ پس کنڑی ہی ملک کی صرف وہ اہم زبان ہے جس کے بولنے والے ۱۹۰۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہیں۔

تعداد نفوس فی دس ہزار آبادی جو گفتگو کرتے ہیں۔

زبان	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
تلنگی	۴۳۰	۴۶۲	۴۷۶	۴۸۲
مرہٹی	۳۰۳	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۴
کنڑی	۱۲۶	۱۴۰	۱۲۶	۱۲۳
اردو	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۰	۱۰۴

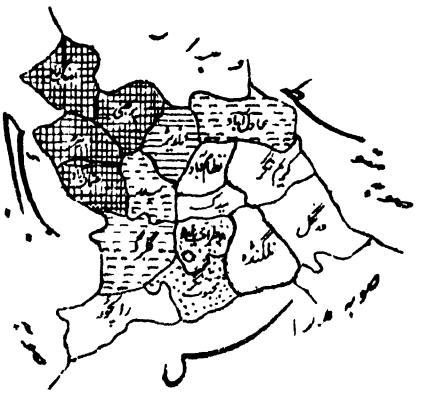
تلنگانہ کی آبادی میں ۱۸۸۱ء کے بعد سے ۴۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اسیطرح پر تلنگی بولنے والوں میں اس ۸۰ سالہ عرصہ میں ۱۴ فیصد بیشی ہے۔ پس اس لحاظ سے تلنگانہ کی آبادی کے اضافہ میں اور ملک سرکار عالی میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد کے اضافہ میں ایک قریبی تعلق معلوم ہوتا ہے اسکے سبب کو کسی بعید مقام پر تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ تلنگانہ کے باشندوں کے منجملہ ۸۳ فیصد نفوس نے اپنی مادری زبان تلنگی لکھوائی ہے۔ اور تلنگی بولنے والوں میں سے کم از کم فیصد ۹۰ نفوس صرف اسی خطہ میں پائے جاتے ہیں اور بقیہ اضلاع رائچور۔ گلبرگہ۔ بیدر اور ناندیڑ متوطہ خطہ مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں خطہ تلنگانہ میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد میں فی دس ہزار ۹۹ کا اضافہ ہوا۔ لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے صرف ۴۹ کا اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف مرہٹواڑی میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد میں بمقابلہ ۱۸۸۱ء کے تناسب کے ۳۳ کا اضافہ ہے۔ لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۱۱ کا انحطاط ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس حال میں کہ اضلاع مرہٹواڑی میں (۶،۷۶،۱۲۳) تلنگی بولنے والے نفوس پائے جاتے ہیں تو مرہٹواڑی کے صرف ۶۸،۲۲۱ نفوس نے تلنگانہ کے کسی نہ کسی مقام کو اپنا مولد درج کرایا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرہٹواڑی کے رہنے والے تلنگوں کی تعداد کثیر محض نوواردوں پر نہیں ہے بلکہ ایک پشت سے زیادہ مدت سے وہاں بس گئے ہیں۔

۱۹۲۔ تلنگی بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ نقشہ مصوبہ میں وہ فیصدی تناسب ظاہر کیا گیا ہے جو ایک ضلع کے تلنگی بولنے والوں کا اس ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ پڑتا ہے۔ تلنگی بولنے والوں کا سب سے اعلیٰ تناسب نلگنڈہ کو حاصل ہے جس کی آبادی کا فی صد ۹۵ سے زیادہ حصہ یہ زبان بولتا ہے۔ اس کے قدم بہ قدم کریم نگر آتا ہے جہاں کی آبادی میں سے تقریباً فیصد ۹۵ نے اپنی مادری زبان تلنگی درج کرائی ہے۔ اضلاع ورنگل۔ میدک۔ نظام آباد کی آبادی کے منجملہ فی صد ۸۰ تا ۹۰ نفوس تلنگی بولنے والے ہیں۔ تلنگانہ کے باقی تین اضلاع کے منجملہ اطراف بلدہ اور محبوب نگر میں وہاں کی جملہ آبادی کا علی الترتیب ۸۰ اور ۸۵ فیصد حصہ تلنگی بولتا ہے اور عادل آباد کا درجہ سب سے آخر میں آتا ہے جہاں کا تناسب فیصد ۵۶ ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی آبادی میں صرف فی صد ۳۹ نفوس تلنگی بولنے والے ہیں۔ اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ رائچور میں تلنگی بولنے والوں کا تناسب سب میں بڑھا ہوا ہے۔ اس کی آبادی کے ہر ۱۰۰ نفوس میں ۲۵ تلنگی بولنے والے ہیں۔ اسکے بعد بیدر۔ ناندیڑ اور گلبرگہ کا درجہ ہے جن میں سے ہر ایک کا تناسب تقریباً ۱۶ فی ہزار ہے۔



۱۹۳ مرہٹی بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ تلنگانہ کم وبیش ایک متجانس لسانی خطہ ہے اور اس کی زبان غالب تلنگی ہے۔ اسکے برخلاف مرہٹواڑی صرف ایک زبان تک محدود نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس خطہ کا نصف جنوبی حصہ کچھ عرصہ قبل تک ایک خالص اور علیحدہ خطہ سمجھا جاتا تھا جس کا نام کرناٹک تھا یعنی وہ ملک جس میں کنڑی زبان بولنے والے لوگ بستے ہیں۔ تلنگانہ کے فیصد ۸۳ اشخاص نے تلنگی اپنی مادری زبان لکھوائی ہے تو مرہٹواڑی کے باشندوں میں سے صرف ۵۰ فیصد نفوس نے مرہٹی کو زبان مادری درج کرایا ہے۔ قطعیت کیساتھ کہا جائے تو مرہٹواڑی کے خالص اضلاع اورنگ آباد بیڑ۔ پربھنی اور عثمان آباد ہیں جن کی آبادی کے ۸۰ فیصد نفوس مرہٹی بولنے والے ہیں۔ اس صورت سے بھی مرہٹی بولنے والے اپنے متعلقہ مقامات پر اتنی کثرت سے نہیں ہیں جتنے تلنگی بولنے والے ہیں مرہٹی بولنے والوں کا سب سے ارفع تناسب ۸۸۰ فی ہزار نفوس آبادی ضلع بیڑ میں پایا جاتا ہے حالانکہ تلنگانہ کے چار اضلاع کو تلنگی بولنے والوں کا اس سے زیادہ تناسب حاصل ہے۔ مرہٹواڑی کے بقیہ اضلاع کے منجملہ ناندیڑ اور بیدر میں بہ نسبت تلنگوں کے مرہٹے زیادہ ہیں تو گلبرگہ اور رائچور میں مرہٹوں سے زیادہ تلنگوں کا غلبہ ہے۔ اضلاع تلنگانہ کے منجملہ عادل آباد میں تلنگوں کا کمترین تناسب ہے تو مرہٹوں کا برترین تناسب ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں اس کی آبادی کا صرف تقریباً ۳ فیصد حصہ مرہٹی بولنے والا ہے۔ ملک سرکار عالی کے مرہٹی بولنے والوں کی تقسیم اور ہر ضلع کی آبادی سے اُن کا فیصدی تناسب نقشۂ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

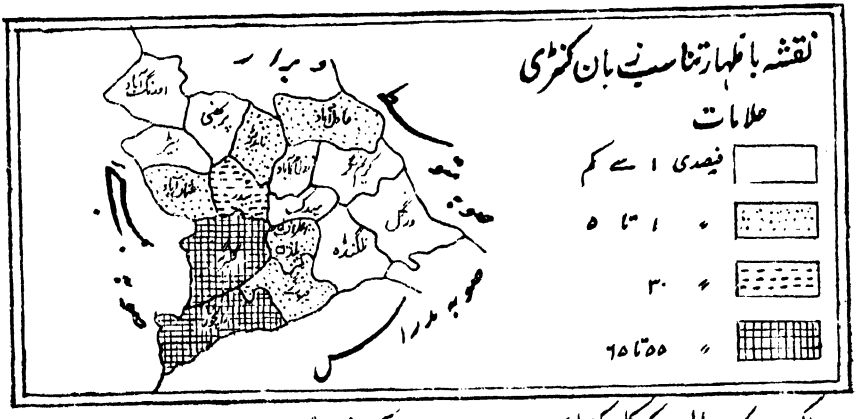
نقشہ باظہار تناسب زبان مرہٹی



۱۹۴۔ مرہٹی بولنے والی آبادی کے تغیرات۔ اگرچیکہ ممالک محروسہ میں بمقابلہ ۱۸۸۱ء کے مرہٹی بولنے والوں کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن ۱۸۹۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں (۱۹۷۰۰۰) کی کمی ہے اور تلنگی۔ کنڑی اور اردو بولنے والوں کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے اور خاصکر تلنگوں میں زیادہ ترقی ہے جنکی شرح اضافہ ۲۰ فیصد ہوتی ہے۔ پس کل آبادی کے لحاظ سے مجموعی طور پر مرہٹی بولنے والوں کا تناسب فی ہزار ۱۸۹۱ء کے ۳۰۳ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۲۶۴ تک آگیا ہے۔ مرہٹوں کی تعداد ۱۹۰۱ء میں بہت متاثر ہوئی کیونکہ سابقہ دہ سالہ دوران میں قحط کے سبب سے اضلاع مرہٹواڑی کی آبادی کو زیادہ نقصان پہونچا۔ اسکے بعد کے دہ سالہ دوران میں انہوں نے اپنی ضائع شدہ تعداد کی تلافی کرلی اور ۱۹۱۱ء میں انکی تعداد اس حد تک پہونچگئی جو ۱۸۹۱ء کی تعداد سے کچھ ہی زیادہ تھی۔ لیکن وہ دہ سالہ عرصہ جو ۱۹۲۱ء پر ختم ہوتا ہے مرہٹواڑی کے لئے ایسا ہی تباہ کن تھا جیسا کہ ۱۹۰۱ء کے ماقبل کا زمانہ اس لئے اُن کی تعداد پھر گھٹ گئی۔ یہ امر بھی خاص طور پر لائق صراحت ہے کہ اضلاع کی تنظیم جدید کی وجہ سے سمت مرہٹواڑی میں کرناٹک کو شامل کرنیکے لئے جن تغیرات کے عمل میں لانے کی ضرورت واقع ہوئی وہ بمقابلہ تلنگانہ کے بہت زیادہ تھی اور اس لئے ضلعواری بنیاد پر مردم شماری حالیہ اور سابقہ میں مرہٹی بولنے والوں کا تقابل قریب قریب محال ہے۔ چونکہ تلنگانہ کی حالت کم وبیش مستقل رہی ہے اسلئے اگر اسی سمت کے موجودہ مرہٹی بولنے والوں کا تقابل سابقہ مردم شماریوں کیساتھ کیا جائے تو باعث دلچسپی ہوگا۔ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے وقت تلنگانہ کے ہر دس ہزار نفوس میں ۲۱۷ مرہٹی بولنے والے تھے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء

بیس ۳۴۴ تک بڑھ گیا اور پھر ۱۹۲۱ء میں مزید اضافہ ۳۴۸ تک ہوا۔ تلنگانہ میں مرہٹی بولنے والوں کا مرکز عادل آباد ہے جہاں کی آبادی کا وہ ایک خمس حصہ ہیں۔

۱۹۵۔ کنڑی بولنے والوں کی تقسیم۔ ملک سرکار عالی کی کنڑی بولنے والی آبادی کم وبیش اضلاع گلبرگہ، رائچور اور بیدر میں محدود ہے جیسا کہ نقشۂ ذیل سے واضح ہوگا۔



ملک سرکار عالی کے کل کنڑی بولنے والوں کے نجملہ فیصد ۹۳ سے زیادہ مجموعی طور پر ان تین اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۸۹۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں انہیں ۸۵۸۸۲ کا اضافہ ہوا ہے لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۴۳۰۷۷ کا انحطاط ہے۔ اسی لئے ان کا تناسب فی ہزار نفوس ۱۸۹۱ء کے ۱۲۶ سے گھٹکر ۱۹۲۱ء میں (۱۲۳) رہگیا۔ گزشتہ دہ سالہ دوران میں کنڑی بولنے والے جسقدر تنزل پاگئے ہیں تلنگی بولنے والے اُس سے المضاعف ترقی کرگئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کنڑی بولنے والوں نے مرہٹوں کے برابر نقصان اُٹھایا ہے۔ خالص کنڑی اضلاع گلبرگہ اور رائچور کی آبادی میں ۱۸۸۱ء سے علی الترتیب ۴۰ اور ۳۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اس دوران میں کنڑی بولنے والوں کی تعداد ۲۵ فیصدی سے زیادہ نہیں بڑھی۔ ۱۸۹۱ء میں تلنگانہ کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۱۳ کنڑی بولنے والے تھے اب صرف ۸۰ رہگئے ہیں اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ کنڑی بولنے والی آبادی ایک طرف تلنگوں سے اور ایکطرف مرہٹوں سے دب رہی ہے اور اعداد کی تحلیل اسی طرف منجر ہے۔ مثلاً گلبرگہ کی آبادی کے دس ہزار نفوس میں کنڑی بولنے والوں کا تناسب ۱۹۱۱ء کے ۵۹۱۳ سے گھٹکر ۱۹۲۱ء میں ۵۴۶۵ رہگیا۔ اسی طرح سے تلنگی بولنے والوں کا تناسب ۱۹۹۶ سے گھٹ کر ۱۶۱۴ ہوگیا ہے اسکے برعکس مرہٹی بولنے والوں کا تناسب ۳۲۸ سے ۴۰۵ تک بڑھ گیا ہے

پس معلوم ہوتا ہے کہ اس ضلع میں کنڑی اور تلنگی دونوں اپنی جگہ مرہٹی کو دبا رہے ہیں۔ اسی طرح بیدر میں کنڑی اور مرہٹی تلنگی سے مغلوب ہو رہی ہیں۔ اور صرف رائچور میں کنڑی تلنگی کے مقابلہ میں جمی ہوئی ہے۔

۱۹۶۔ اُردو بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ بخلاف تلنگی مرہٹی اور کنڑی کے جو کم و بیش کسی نہ کسی حصہ ملک سرکار عالی سے مخصوص ہیں اردو (جو ملک کی سرکاری زبان بھی ہے) کل ممالک محروسہ میں بولی جاتی ہے۔ اردو بولنے والوں کا تناسب آبادی میں اتنا بڑا نہیں ہے جتنا کہ مذکورہ بالا تینوں زبانہائے ملکی بولنے والوں کا ہے۔ نقشۂ ذیل میں ہر ضلع کے اُردو بولنے والوں کا فیصدی تناسب جملہ آبادی ضلع کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔



مردم شماری حالیہ میں جن لوگوں نے اپنی مادری زبان اُردو درج کرائی ہے اُنکی تعداد ۱۲،۹۰،۸۶۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ ۵۰،۷۵،۶۵ نفوس کی کمی ہوگئی لیکن ہر ہزار آبادی میں اُردو بولنے والوں کا تناسب ۱۹۱۱ء کے ۱۰۰ سے ترقی پاکر ۱۹۲۱ء میں ۱۰۴ تک پہنچ گیا۔ مردم شماری حالیہ میں اس ملک کے شمار شدہ مسلمانوں کی تعداد ۱۲،۹۸،۲۷،۷ ہے اور اُردو بولنے والوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے بقدر ۱۱،۴۰۷ کم پڑتی ہے ان ۱۱،۴۰۷ نفوس کی زبان خواہ کچھ ہی درج ہوئی ہو لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ وہ تمام افراد جنھوں نے اپنی مادری زبان اردو بیان کی وہ کل کے کل مسلمان ہی ہیں۔ سابقہ مردم شماری میں تقریباً ۴۰،۰۰۰ مسلمانوں نے اپنی مادری زبان اُردو کے سوا کچھ اور لکھوائی تھی۔ یہاں بالاختصار یہ بیان کر دیا جا سکتا ہے کہ ۱۸۸۱ء

اور ۱۸۹۱ء میں اردو کی درجہ بندی اس ملک میں زبان ہندی کی ایک شاخ کے طور پر کیگئی تھی اور اس میں ہندوستانی بھی شامل تھی۔ لیکن ۱۹۰۱ء سے اُردو بطور ایک علٰحدہ مستقل زبان کے قرار پاگئی ہے اور ہندوستانی کے اعداد علٰحدہ درج کئے جارہے ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں اردو بولنے والوں کی تعداد (بشمول ہندوستانی) جملہ مسلمانوں کی تعداد سے کم تھی۔ ۱۹۰۱ء میں اگرچیکہ تخنۂ جات میں ہندی۔ اردو اور ہندوستانی میں تفریق کی گئی تھی لیکن پھر بھی اردو بولنے والوں کی تعداد مسلمان آبادی کی تعداد سے بڑھی ہوئی تھی۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کی تعداد اردو بولنے والوں کی تعداد سے زیادہ تھی اور اسی حالت کا اعادہ اس موقع پر بھی ہوا ہے گزشتہ دہ سالہ دوران میں مسلمان آبادی میں فیصد ۵،۹ کی کمی آئی ہے اور اس مدت میں اردو بولنے والوں کی تعداد میں ۳،۸ کی کمی ہوئی ہے۔ یہ تفاوت صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ملک سرکار عالی کے بعض مسلمانوں نے اپنی مادری زبان اردو نہیں لکھوائی بلکہ ہندوستان کی کوئی اور دیسی زبان درج کروائی ہے۔ جیسا کہ صفحہ ماسبق کے نقشہ سے عیاں ہوتا ہے۔ اکثر اردو بولنے والے بلدہ میں اور اضلاع اورنگ آباد گلبرگہ اور بیدر میں ہی پائے جاتے ہیں اور یہ اضلاع دکن کی قدیم اسلامی سلطنتوں کی تاریخ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

۱۹۷۔ **ملک سرکار عالی کی چھوٹی دیسی زبانیں**۔ جیسا کہ زیل قبل بیان ہوچکا ہے۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱۰) میں تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی اور اردو کے ساتھ آٹھ چھوٹی زبانیں بھی بطور اس ملک کی دیسی بولیوں کے درج کی گئی ہیں تختہ مندرجہ حاشیہ میں انکے نام درج کئے گئے ہیں اور مردم شماری حالیہ کی رو سے انکے بولنے والوں کی تعداد بھی درج کی گئی ہے۔ انمیں زیادہ اہم گونڈی لمبارڈی اور یرکلا زبانیں ہیں۔ اگرچیکہ پہلی دو زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد اس مردم شماری سے عین قابل دہ سالہ زمانہ میں گھٹ گئی ہے لیکن تیسری زبان کے بولنے والے بڑھ گئے ہیں۔ عرصہ دہ سالہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء میں لمبارڈی بولنے والوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ فیصدی ترقی پاگئی تھی لیکن حالیہ دہ سالہ عرصہ میں انمیں بہت کمی پیدا ہوگئی ہے اس کی امکانی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو دوسرے طبقات کے تحت لکھوایا ہو۔ اس قیاس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے

زبان	بولنے والوں کی تعداد
بھیلی	۳۹۱۵
گونڈی	۲۸۲۰۰
کیکاڑی	۲۰۶۸
کولہاٹی	۱۹۷
لمبارڈی	۱۳۲۶۲۴
پارڈی	۲۴۳۷
وڈری	۲۱۶۷
یروکلا	۱۰۷۵۸

کہ اس قوم کی تعداد کا تقابل اس قبائلی زبان کے بولنے والوں کی تعداد سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کی تقریباً نصف تعداد نے اپنی قبائلی زبان کو بطور زبان مادری درج نہیں کرایا۔ گونڈ اور یرکلا کی صورت میں بھی انکی قوم کی تعداد اور ان کی قبائلی بولی بولنے والوں کی تعداد میں عدم موافقت ظاہر ہوتی ہے۔

چونکہ یہ قومیں ہندو کے زیر اثر ہیں اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ اس امر کو مفید سمجھتے ہوں کہ اپنے ہندو پڑوسیوں کی کوئی نہ کوئی زبان اختیار کرلیں۔ چونکہ نئے داخل شدہ لوگ اپنے پیشے اور اظہار استعداد میں نہایت جوشیلے ہوتے ہیں اسلئے ان اقوام کے منجملہ ایسے اشخاص جنہوں نے کسی نہ کسی زبان کی سرسری واقفیت حاصل کرلی ہو وہ اپنے قبیلے کی زبان کو چھوڑ کر اس زبان کو بطور اپنی مادری زبان کے درج کرائے ہونگے۔ ان قوموں کی زبان کی تقسیم کے لحاظ سے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ لمباڑی زبان تلنگانہ میں اضلاع ورنگل۔ عادل آباد اور محبوب نگر میں اور مرہٹواڑی میں ضلع ناندیڑ میں بہ تعداد کثیر بولی جاتی ہے۔ گونڈی اور یرکلا زبانیں کم و بیش صرف تلنگانہ میں محدود ہیں۔ زبان اوّل الذکر عادل آباد اور ورنگل میں زیادہ رائج ہے۔ اور مؤخر الذکر تلنگانہ کے اضلاع محبوب نگر۔ ورنگل اور نلگنڈہ میں اور مرہٹواڑی کے ضلع رائچور میں زیادہ بولی جاتی ہے۔

۱۹۸۔ ہندوستان کی وہ زبانیں جو ملک سرکار عالی کیلئے اجنبی ہیں۔ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے منجملہ صرف ۹۷،۸۴۴ یا ایک فیصد نفوس ہندوستان کی ایسی دیسی زبانیں بولتے ہیں جو یہاں کے لحاظ سے اجنبی ہیں۔ ان زبانوں میں سے جو زیادہ اہم ہیں اُن کے نام اور اُنکے بولنے والوں کی تعداد تختہ حاشیہ میں ظاہر کی گئی ہے اس زمرہ کی جو اور زبانیں ہیں ان میں سے ہر ایک کے بولنے والے ۱،۰۰۰ سے بھی کم ہیں۔ اس دہ سالہ دوران میں راجستانی مغربی ہندی اور تامل بولنے والے گھٹ گئے ہیں اور صرف گجراتی زبان بولنے والوں میں تقریباً ۱،۸۰۰ کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ جو لوگ ہندوستان کی دیسی زبانیں بولنے والے ہیں اُن میں سے تقریباً ۲۹ فیصد راجستانی یا زیادہ صحت کے ساتھ کہا جائے تو اسی کی ایک شاخ مارواڑی بولنے والے ہیں اور اسی زبان کی دوسری شاخ رنگڑی کو صرف معدودے چند آدمی (۱۹۷) بولتے ہیں۔ مارواڑی بولنے والوں کی کثیر تعداد بلدہ حیدرآباد اور اضلاع پر بھنی۔ ناندیڑ۔ بیڑ۔ عثمان آباد میں پائی جاتی ہے۔ مغربی ہندی

زبان	بولنے والوں کی تعداد
راجستانی	۲۷،۵۰۰
مغربی ہندی	۲۵،۹۸۵
تامل	۲۱،۱۶۸
گجراتی	۱۶،۷۹۳

بولنے والے ہندوستان کی دیسی زبان بولنے والوں کے منجملہ فیصد ۴۶ ہیں اس زبان کی دو شاخیں ہندی اور ہندوستانی عموماً یہاں بولی جاتی ہیں۔ ہندی بولنے والے خاصکر بلدہ حیدرآباد اور اضلاع پربھنی بیدر میں محدود ہیں اور ہندوستانی زبان بولنے والے اگرچیکہ تعداد میں بلدہ کے ہندی بولنے والوں سے کم ہیں لیکن ان کی زیادہ تعداد اضلاع اورنگ آباد۔ ناندیڑ پربھنی اور بیدر میں پائی جاتی ہے۔ تامل بولنے والوں کا کثیر حصہ (زائد از ۶۴ فیصد) بلدہ ہی تک محدود ہے اور انکی ایک معتدبہ تعداد اضلاع عادل آباد۔ اور رائچور میں ہے۔ گجراتی بولنے والے کم وبیش بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع عادل آباد۔ اورنگ آباد اور عثمان آباد میں محدود ہیں کنھری اور ناگری۔ گجراتی کی دو شاخیں ہیں جو اسی ملک میں بولی جاتی ہیں۔

اس عنوان کے تحت جو بقیہ زبانیں ہیں وہ قابل ذکر نہیں ہیں کیونکہ انکے بولنے والے بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ یہاں اس امر کا سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ شرقی ہندی بولنے والے جو ۱۹۱۱ء میں ۶۶۰۹ تھے اب صرف ۶ رہگئے ہیں۔ اسی طرح پر پنجابی بولنے والونکی تعداد ۴۴۳۴ سے گھٹ کر اس دوران میں (۷۲۵) رہگئی ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والوں نے کسی اور زبان مثلاً اردو اور ہندی کی پناہ لی ہے۔

۱۹۹۔ غیر ہندی زبانیں۔ ملک سرکار عالی میں غیر ہندی زبانیں بولنے والے صرف ۱۱۴۳۴ یا آبادی کے ہر ۱۰۰۰۰ نفوس میں ۹ ہیں۔ ایسی غیر زبانیں بولنے والوں کے منجملہ یوروپین زبانوں کے بولنے والے غالب ہیں اور اُن کی تعداد ایشیائی زبانوں کے بولنے والوں سے تقریباً چارگنی ہے۔ ان میں سے ۹۸ فیصد نفوس کی زبانیں عربی اور انگریزی ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں عربی بولنے والوں کی تعداد بقدر ۶۰ فیصد گھٹ گئی ہے اور انگریزی بولنے والوں کی تعداد بقدر ۵ فیصد بڑھگئی ہے۔ عربی بولنے والوں کی تعداد کا انحطاط بلاشبہ اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ اکثر عرب ملازمت سے سبکدوش ہوکر اپنے وطن کو چلے جاتے ہیں۔

۲۰۰۔ بلدۂ حیدرآباد۔ بلدۂ حیدرآباد کی آبادی کی بین القومی نوعیت اس امر سے بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ جتنی زبانوں کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے اُن میں سے ہر ایک زبان کے بولنے والے اس کی آبادی میں شامل ہیں۔ جو زبانیں یہاں بولی جاتی ہیں ان میں سے زیادہ اہم زبان کی بولنے والی آبادی کی تقسیم تختۂ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ حسب سابق اردو اور تلنگی بدرجۂ غالب بلدہ میں رائج ہے مرہٹی بولنے والوں کی تعداد تامل بولنے والوں سے بہت کم ہے حالانکہ تامل اس ملک کی اجنبی زبان ہے اسی طرح پرکنڑی بھی کم بولی جاتی ہے

زبان	۱۹۳۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء
اُردو	۱۹۹۰۷۵	۲۴۴۷۰۹	۲۱۳۰۹۲	۱۹۴۹۳۰
تلنگی	۱۵۵۸۰۶	۱۸۵۳۱۸	۱۶۹۶۰۰	۱۵۸۸۸۹
تامل	۱۳۵۹۳	۱۸۸۸۵	۱۷۷۱۸	۱۵۴۲۷
مرہٹی	۱۱۳۹۹	۱۵۶۹۹	۱۸۵۶۳	۱۶۵۸۷
پراجستانی	۶۱۳۶	۹۵۸۳	۹۴۸۲	—
انگریزی	۵۸۰۱	۷۲۱۹	۶۵۶۲	۷۳۷۸
مغربی ہندی	۴۸۵۳	۸۲۸۱	۲۳۶۰	۸۳۰۳

اِن زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں ہر ایک زبان بولنے والوں کی تعداد گھٹی ہوئی ہے۔ یہ چند اں غیر متوقعہ نہیں کیونکہ اس دہ سالہ دوران میں بلدہ کی آبادی کا ۱۹ فیصد حصہ گھٹ گیا ہے۔ اُردو اور انگریزی بولنے والوں کی تناسب کمی تقریباً اسی قدر ہے جسقدر کہ جملہ آبادی کی کمی ہے اگرچیکہ اس کا اظہار ضروری ہے کہ زبان مؤخر الذکر کی کمی کا باعث بجائے اشاعتِ طاعون و امراض وبائی اور گرانی کے زیادہ تر جنگِ عظیمہ یورپ ہے جس کی وجہ سے تعداد افواج برطانیہ مقیمہ سکندرآباد و بلام (جو باغراض مردم شماری بلدہ کے تحت شامل کیے گئے ہیں) گھٹ گئی۔ ہے تلنگی بولنے والے ایک خفیف حد تک اور بقیہ زبانوں کے بولنے والے اس سے دونی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔

۲۰۱۔ **کیفیتِ عام**۔ اگرچیکہ ملک کی مروجہ اہم زبانوں کے اعتبار سے اس کا کوئی یقینی ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کوئی زبان حاکمانہ استبدادیت کے ساتھ دوسری زبان پر غالب آتی اور اس کی جگہ لے لیتی ہو لیکن تاہم اقوام قدیمہ کی صورت میں ایسا عمل اثر پذیر معلوم ہوتا ہے

تختہ مندرجہ حاشیہ میں بعض اقوام قدیمہ کی تعداد کا تقابل اُن کی قبائلی بولی بولنے والوں کی تعداد کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعداد کے دونوں جدولوں کا تفاوت بلاشبہ ایسے بیان کی خبر دیتا ہے

قوم	تعداد افراد	قبائلی زبان بولنے والوں کی تعداد	فی صد
بھیل	۱۳۷۲۳	۳۹۱۰۹	۲۸
گونڈ	۹۸۸۷۹	۶۸۲۰۰	۶۹
لمباڑی	۲۲۳۷۷۹	۲۶۲۴۴	۱۱۳
یرکلا	۳۳۸۵	۱۰۷۵۸	۳۱۲

یہ امر یہاں بیان کردیا جاسکتا ہے کہ حسب ہدایات کمشنر صاحب مردم شماری ہند ۴۳۰۳ نفوس کو جنہوں نے اپنی مادری زبان "تجاری" درج کرائی تھی لمباڑوں کے تحت شامل کردیا گیا ہے فقط

ذیلی تختہ ۱۔ تقسیم جملہ آبادی بلحاظ زبان

زبان	زبان بولنے والوں کی جملہ تعداد			۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق فی ہزار اشخاص کے تناسب سے تعداد	کہاں خاص طور پر بولی جاتی ہے (ضلع یا قدرتی تقسیم
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء		
۱	۲	۳	۴	۵	۶
بھیلی	۳٫۱۹۵	۷٫۰۱۲	۲٫۸۳۶	۰۰۰	اورنگ آباد
گونڈی	۶۸٫۲۰۰	۷۳٫۹۳۹	۷۵٫۵۶۴	۵	درنگل، عادل آباد
کیکاڑی	۲٫۰۶۸	۲٫۷۶۳	۲٫۳۸۰	۰۰۰	گلبرگہ، بیدر
کنڑی	۱٫۵۳۶٫۹۲۸	۱٫۶۸۰٫۰۰۵	۱٫۵۶۲٫۰۲۲	۱۲۳	〃 رائچور، بیدر
کلہاٹی	۱۹۷	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	اورنگ آباد
لمباڈی	۱۳۲٫۶۲۴	۲۳۷٫۸۹۹	۱۲۰٫۳۹۴	۱۱	درنگل، عادل آباد، محبوب نگر، ناندیڑ
مرہٹی	۳٫۲۹۶٫۸۵۸	۳٫۴۹۸٫۶۳	۲٫۸۹۸٫۷۳۸	۲۶۴	مرہٹواری (بجز رائچور) عادل آباد،
پاڑدی	۲٫۴۳۷	...	...	...	اورنگ آباد
تلنگی	۶٫۰۱۵٫۱۷۴	۶٫۳۶۷٫۵۷۸	۵٫۱۴۸٫۰۵۶	۴۸۲	تلنگانہ، ناندیڑ، گلبرگہ، رائچور، بیدر
وڈاری	۲٫۱۶۷	۱٫۰۴۸	۹۴۰	۰۰۰	اورنگ آباد، گلبرگہ
مغربی ہندی (اردو)	۱٫۲۹۰٫۸۶۶	۱٫۶۲۲٫۳۴۱	۱٫۱۰۴٫۹۱۰٫۴۷	۱۰۴	تمام ریاست
یروکالا	۲٫۷۵۸	۷٫۳۹۸	۶٫۹۲۱	۱	درنگل، محبوب نگر، نلگنڈہ، رائچور
بنگالی	۴۵	...	...	...	شہر حیدرآباد
مشرقی ہندی	۶	۶٫۶۰۹	۱۳۶	۰۰۰	نلگنڈہ
گجراتی	۱۶٫۷۹۳	۱۵٫۰۶۰	۱۶٫۲۵۳	۱	شہر حیدرآباد، عادل آباد، اورنگ آباد، عثمان آباد،
ملیالم	۱۶۴	...	...	...	〃
اوریا	۲۴۰	۰۰۰	...	...	〃
پنجابی	۷۲۵	۳٫۴۱۴	۲٫۶۵۹	...	〃 اورنگ آباد
پشتو	۱۳۱	۷۸۶	۱٫۵۶۵	...	〃
راجستانی	۲۷٫۵۰۰	۵۰٫۲۰۸	۵۹٫۶۲۰	۲	〃 پربھنی
سندھی	۴۹	...	...	...	〃
تامل	۲۱٫۱۶۸	۳۲٫۴۲۵	۳۴٫۳۹۶	۲	〃
مغربی ہندی	۲۵٫۹۸۵	...	...	۲	〃 اورنگ آباد، پربھنی
ہندوستانی چھوٹی زبانیں	۵٫۰۳۸	...	...	...	ورنگل
عربی	۲٫۲۲۸	۵٫۶۸۳	۹٫۹۳۷	...	شہر حیدرآباد، اورنگ آباد
فارسی	۱۴۱	...	...	...	〃 نلگنڈہ
ایشیائی چھوٹی زبانیں	۲۹	...	...	...	نلگنڈہ، بیڑ
انگریزی	۹٫۲۸۵	۸٫۸۴۳	۷٫۹۰۷	۱	شہر حیدرآباد
دیگر یورپین زبانیں	۵۱	۱۴۶	۱۴۴	...	〃

ذیلی تختہ - ۲ - ہر ضلع کی آبادی کی تقسیم لحاظ زبان

ضلع اور قدرتی تقسیم	اردو	زبان بولنے والی آبادی کے فی دس ہزار کے لحاظ سے تعداد					
		تلنگی	مرہٹی	کنڑی	گوندی	لمبادی	ریاست کی دیگر زبانیں	دیگر تمام زبانیں
ریاست	۱۰۳۵	۴۸۲۳	۲۶۴۴	۱۲۳۲	۵۵	۱۰۶	۱۷	۸۸
تلنگانہ	۹۰۵	۸۳۱۷	۳۴۸	۷۸	۱۰۵	۱۵۱	۱۵	۸۱
شہر حیدرآباد	۴۹۲۶	۳۸۵۵	۲۸۲	۵۲	۱	۲	۲۰	۸۶۲
اطراف بلدہ	۱۰۸۱	۸۰۱۴	۳۹۶	۳۸۴	۳	۸۴	۱۰	۲۸
ورنگل	۵۶۴	۸۷۵۰	۶۹	۲	۱۱۷	۴۲۷	۱۵	۵۶
کریم نگر	۳۷۴	۹۴۸۷	۶۷	۱	۴	۵۴	۹	۴
عادل آباد	۵۸۹	۶۰۶۰	۲۳۲۲	۱۱۰	۸۴۴	۴۲۳	۱۱	۹۵
میدک	۸۹۶	۸۹۵۸	۴۹	۱۹	۰	۳۲	۱۵	۳۱
نظام آباد	۷۳۸	۸۹۴۹	۹۱	۵۸	۶	۱۳۱	۶	۲۱
محبوب نگر	۷۹۷	۸۵۶۲	۲۲۳	۲۲۵	۴	۱۴۸	۳۶	۵
نلگنڈہ	۴۴۵	۹۵۱۹	۱۷	۰	۰	۰	۱۴	۵
مرہٹواڑی	۱۱۷۳	۱۱۱۷	۵۰۷۹	۲۴۵۷	۱	۵۹	۱۹	۹۵
اورنگ آباد	۱۳۲۳	۶۲	۸۲۲۷	۲۵	۱۰	۴۳	۸۲	۲۲۸
بیڑ	۸۸۱	۲۵	۸۸۸۱	۱۶	۰	۷۳	۱۹	۱۰۵
ناندیڑ	۱۵۰۱	۱۶۷۰	۶۴۷۰	۴۶۷	۱	۱۵۵	۲	۸۵
پربھنی	۱۱۵۹	۱۴۱	۸۳۸۹	۴۹	۰	۴۷	۲	۲۱۳
گلبرگہ	۱۲۹۴	۱۶۱۴	۱۵۴۰	۵۴۶۵	۰	۴۵	۱۶	۲۶
عثمان آباد	۱۰۴۹	۹۱	۸۴۸۶	۲۶۹	۰	۱۷	۵	۸۳
رائچور	۸۲۵	۲۵۰۲	۹۰	۶۴۵۹	۰	۶۷	۱۸	۳۹
بیدر	۱۵۷۲	۱۶۷۸	۳۶۸۹	۲۹۷۶	۰	۳۴	۱۴	۳۷

ذیلی تختہ ۳ - مقابلہ تختہ جات ذات اور زبان

قبیلہ	تعداد اشخاص قبیلہ (تختہ - ۱۳)	تعداد اشخاص جو اپنے قبیلہ کی زبان بولتے ہیں (تختہ - ۱۰)
۱	۲	۳
بھیلی	۱۳۷۲۳	۳۹۱۵
گونڈی	۹۸۷۹	۶۸۲۰۰
لمبادی	۲۲۳۷۷۹	۱۳۲۶۲۴
یروکالا	۳۰۳۸۵	۱۰۷۵۸

باب دہم

نقائص جسمانی

عام بیان

۲۰۲۔ نقائص قلمبند شدہ۔ حسب مردم شماری ہائے سابقہ شمار کنندگان کو ہدایت کی گئی تھی کہ تختہ شمار کے آخری خانہ میں چار قسم کے نقائص کا اندراج کریں۔ یعنی جنون۔ بہرا گونگا۔ نابینائی اور خدام۔ ۱۹۱۱ء کے ہدایات کے لحاظ سے ہدایات مجریہ حالیہ میں صرف ایک اختلاف تھا۔ سابقہ موقع پر صرف ان اشخاص کا اندراج ہوا تھا جو ولادت ہی سے بہرے اور گونگے تھے اور موقع حالیہ پر شمار کنندگان کو ہدایت کی گئی تھی کہ کل بہرے اور گونگوں کا داخلہ لیا جائے خواہ وہ پیدائشی ہوں یا اکتسابی۔ ڈاکٹر جیمس کرتو ایم۔ ڈی (گلاسگو) کے استناد پر بیان کیا گیا ہے کہ بہرے گونگوں کی نصف تعداد ایسی ہے جن میں ولادت کے بعد اور قوت گویائی کے قیام سے پہلے یہ نقص پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے یہ قیاس کیا گیا کہ اس نوعیت کے اکثر افراد ہدایات سابقہ کے لحاظ سے متروک ہوگئے ہونگے پس یہ مناسب سمجھا گیا کہ سابقہ تعریف سے لفظ "پیدائشی" حذف کر دیا جائے تاکہ وہ اشخاص بھی شامل ہوسکیں جو پیدائش کے بعد بہرے گونگے ہوگئے ہوں۔

۲۰۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ نقائص جسمانی کے متعلق اعداد و شمار دو امپریل ٹیبل نمبر ۱۲ و ۱۲۔ الف میں درج کئے گئے ہیں۔ ٹیبل ۱۲ کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں معذور آبادی کی تقسیم بلحاظ عمر ظاہر کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان کی تقسیم باعتبار مقام درج کی گئی ہے۔

ٹیبل نمبر ۱۲۔ الف میں مخصوص ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کے لحاظ سے نقائص جسمانی کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس باب کے ساتھ تین تختہ جات ضمیمہ بھی شامل کئے گئے ہیں جنمیں تناسبہ اور متقابلہ اعداد بصراحت ذیل درج ہیں۔

نمبر (۱) میں سابقہ پانچوں مردم شماریوں کے وقت فی لاکھ نفوس آبادی معذوروں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر (۲) میں ہر جنس کے دس ہزار معذور نفوس کی تقسیم دکھائی گئی ہے۔

نمبر (۳) میں ہر میعاد عمر کے دس ہزار نفوس کے منجملہ معذور اشخاص کی تعداد اور فی ہزار ذکور معذور اناث کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔

۲۰۴۔ **صحت اندراجات**۔ نقائص جسمانی کے متعلق تختہ جات کے اندراجات علیحدہ پرچوں پر نقل کئے گئے اور اس سے معلوم ہوا کہ شمار کنندوں نے بالعموم ٹھیک طور پر ذہن نشین کر لیا تھا کہ ان کے کیا فرائض ہیں۔ مزید اطمینان صحت کے لئے تختہ جات سے پرچوں پر نقل کرنے کا کام ایک خاص جماعت کے تفویض کیا گیا تھا جنہیں ضروری ہدایات دیدئے گئے تھے یہ امر قابل ذکر ہے کہ نقائص جسمانی کے اندراجات بہ نسبت مردم شماری کے دوسرے اعداد و شمار کے بالعموم لائق اعتماد ہوتے ہیں۔ کیونکہ یکبگر عمداً اخفا کرنیکا احتمال ہے تو دوسری طرف تشخیص کے مشکلات بھی حائل ہیں۔ چونکہ "قلب انسانی ابدی امیدوں کا سرچشمہ ہے" اسلئے کوئی صاحب خانہ اپنے خاندان میں کسی سخت یا کریہہ مرض کے وجود کو بخوشی تسلیم نہیں کرتا اور ہمیشہ یہی امید باندھتا رہتا ہے کہ بیمار جلد یا بدیر صحت حاصل کر لیگا بہ نسبت ذکور کے اناث کے حالات میں اور بمقابلہ ضعیف العمری کے جواں عمری کی صورت میں بوجوہات صریحی اس اخفا سے کام لیا جاتا ہے۔ ہوشیاری اور دیوانگی یا صحیح الحواسی اور مخبوط الحواسی کے درمیان کوئی مقررہ وسیعہ حد قائم نہیں ہے۔ "یوروپ کی ابتدائی عیسائیت کے زمانہ میں فتور دماغ بزرگی و ولایت کی مقامی شہرت کے لئے شارع عام تھا" (رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ ۱۹۱۱ء) وہم۔ خبط اور بدحواسی اور بے قابو ہوجانا بالعموم "سایہ" سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ اعتقاد ہے کہ اگر کسی خاص بھوت یا دیوتا کو نذر و نیاز یا چڑھاوے سے پورے طور پر خوش کر دیا جائے تو شخص متاثرہ نجات پا جائیگا اور دیوانگی دور ہو جائیگی۔ علاوہ اسکے اس کا بھی امکان ہے کہ صاحب خانہ یا شمار کنندہ کی تشخیص غلط ہو۔ مرض اختناق الرحم بھی جنون کے ساتھ ملتبس ہو سکتا ہے اس کا امکان ہے کہ دھندلی نظر جو ضعیف العمری کا ناگزیر لوازمہ ہے نابینائی میں شمار کر لیجائے۔ تیسرے درجہ کی آتشک۔ خنازیر اور ERISYPELAS کا جذام کیساتھ التباس ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے رپورٹ مردم شماری انگلستان و ویلز بابتہ ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۲۳۲ پر درج ہے کہ بعض نقائص سے متاثرہ نفوس کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی اہمیت عظیمہ کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا اعتراف ضروری ہے کہ

اس نوعیت کے اعداد و شمار جو عام آبادی کی مردم شماری کے ذریعہ سے حاصل کئے گئے ہوں بالکل ناقابلِ اطمینان ہیں اولاً اس وجہ سے کہ جس قسم کا نقص درج تختہ جات کرنا مقصود ہے اس کے درجہ کی صراحت کے متعلق مناسب سوالبند مرتب کرنا امر مشکل ہے۔ اور دوسرے اسوجہ سے کہ اس تعریف کی تطبیق صاحب خانہ پر موقوف ہے جو فنی معلومات سے بے بہرہ ہے اور جو مختلف طریقوں سے اس کی تعبیر کرسکتا ہے۔ اکثر صاحبانِ خانہ ایسے ہیں کہ وہ فطرتاً یہ امر تسلیم کرنے کیلئے راضی نہیں ہوسکتے کہ وہ خود یا ان کے عزیز کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں یا کم از کم اس حد تک مبتلا ہیں جو سوالبند میں مندرج ہے"۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کردیا جاسکتا ہے کہ عمداً ترک کرنے کی صورتیں نابینائی کے اعتبار سے بہت ہی شاذ ہونگی لیکن دوسرے نقائص کے لحاظ سے اعداد بدرجۂ صحت تخمینی تعداد بھی ظاہر کرتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے۔ بہرحال یہ فرض کرلیا جاسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی کے تمام حصص میں ایک حد تک غلطیوں کا وجود ہے اور ہر متواتر شمار میں موجود تھا۔ اسلئے ان اعداد و شمار اور بالخصوص ذکور کے متعلقہ اعداد و شمار کی نسبت یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ ان نقائص کی اشاعت کے تغیرات۔ وہ مقامات جہاں بالعموم انکا زیادہ چرچا ہے اور بلحاظ عمر انکی تقسیم وغیرہ کے حالات پر دلالت کرتے ہیں۔

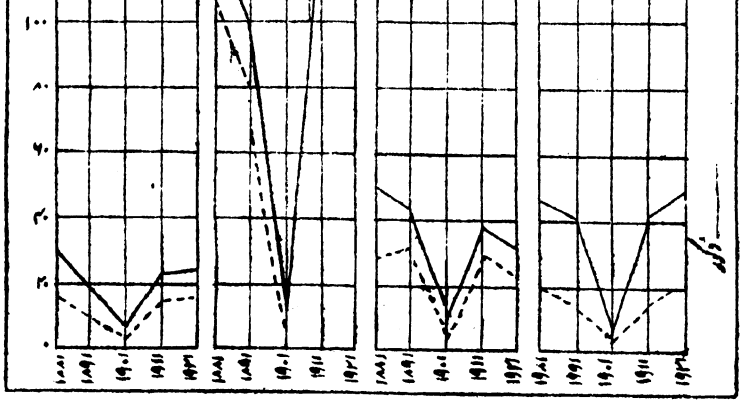
۲۰۵۔ تقابل بمردم شماری ہائے سابقہ۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں ہر ایک مردم شماری کے لحاظ سے معذور نفوس کی تعداد ۱۸۸۱ء سے مسلسل ظاہر کی گئی ہے۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ان مصیبت زدہ اشخاص کی تعداد میں ۲۲ ہزار سے زیادہ یا فیصد ۸ کا اضافہ ہوا ہے حالانکہ اس دہ سالہ دوران میں آبادی میں ۶ فیصد سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے۔ زیادتی اندھوں اور جذامیوں کی تعداد میں رونما ہوئی ہے جو غالباً صحتِ شمار کا نتیجہ ہے اور اس کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ ۱۹۱۶ء سے بمقام ڈچپلی ضلع نظام آباد ایک دارالمجذومین کا قیام ہوا ہے۔ جہاں جذامی کثیر تعداد میں جمع ہوگئے ہیں بہرے گونگوں کی تعداد میں جو کمی ہوگئی ہے اس کی وضاحت امر مشکل ہے۔ جیسا کہ زیں قبل بیان ہوچکا ہے اس دہلہ میں ہدایات ایسے جاری کئے گئے تھے جسکی بنا پر نہ صرف پیدائشی بہرے گونگے

نقص	تعداد معذورین بدوران				
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء
مجانین	۲۵۱۹	۲۵۶۰	۳۳۴	۱۵۸۴	۲۲۹۵
بہرے گونگے	۳۴۱۰	۴۴۲۱	۶۲۷	۴۴۱۹	۳۸۰۳
نابینا	۱۹۱۳۸	۱۶۲۶۳	۱۳۴۴	۱۰۶۳۲	۱۱۷۲۳
جذامی	۴۲۱۴	۳۷۵۸	۳۳۰	۲۹۷۷	۲۹۸۹
جملہ	۲۹۲۸۱	۲۷۰۰۲	۲۶۳۵	۱۹۶۱۲	۲۰۸۸۰

بلکہ وہ کُل افراد جو اس نقص میں مبتلا ہیں قلبند ہو گئے ہونگے اور اسی وجہ سے توقع اس کی تھی کہ ایسے نفوس کی تعداد میں زیادتی پیدا ہوگی لیکن اِسکے برعکس تعداد میں کمی آگئی ہے۔ امراض وبائیہ کی اشاعت جو اس دہ سالہ دوران میں نہایت مہلک رہی ایک حد تک اس کا باعث ہو سکتی ہے۔ ان وبائیہ امراض نے فطرتاً بہرے گونگوں میں بہت تباہی مچائی ہوگی کیونکہ ان میں بہ نسبت تندرست اور اچھی صحت رکھنے والوں کے امراض کی طاقت مقاومت کم ہوتی ہے۔

۲۰۶۔ تفاوت ہائے اعداد نقائص جسمانی۔ ہر نقص جسمانی کے اعتبار سے بلحاظ جنس جو تغیرات ۱۸۸۱ء سے ہوئے ہیں وہ شکل ذیل میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ ۱۹۰۱ء میں نقائص جسمانی کے اعداد میں کُل ہندوستان میں جو نمایاں کمی آئی اُس کو دو شدید قحطوں پر محمول کیا گیا ہے جو ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے قبل سالوں میں واقع ہوئے اور بیان کیا گیا کہ انکی وجہ سے ان معذوروں میں کثیر اموات ہوئے ہونگے کیونکہ وہ جسمانی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں اور قحط کے ناتوان کرنیوالے اثرات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی اس ملک کے اعداد میں غیر معمولی انحطاط پیدا ہوا ہے۔ یہ واضح ہوگا کہ اس مردم شماری کے موقع پر جہاں تک اس ملک کے نقائص کا تعلق ہے اعداد و شمار کی فراہمی کے متعلق کسی خاص اہتمام کے ساتھ کوشش نہیں کی گئی تھی۔ اندھوں کا خط منحنی ۱۹۰۱ء سے مسلسل مائل فراز ہے اور ۱۸۹۱ء اور ۱۸۸۱ء سے بھی بالا ہو گیا ہے۔ جذامیوں کا خط منحنی ۱۹۲۱ء میں انتہائی بلندی حاصل کرتا ہے لیکن دیوانوں اور بہرے گونگوں کے خطوط میں ایسے زیادہ تشنیب و فراز معلوم نہیں ہوتے۔

شکل ارتسامی باظہار تناسب مجموعی ان ہر قسم فی لاکھ نفوس آبادی من ابتدائے ۱۸۸۱ء

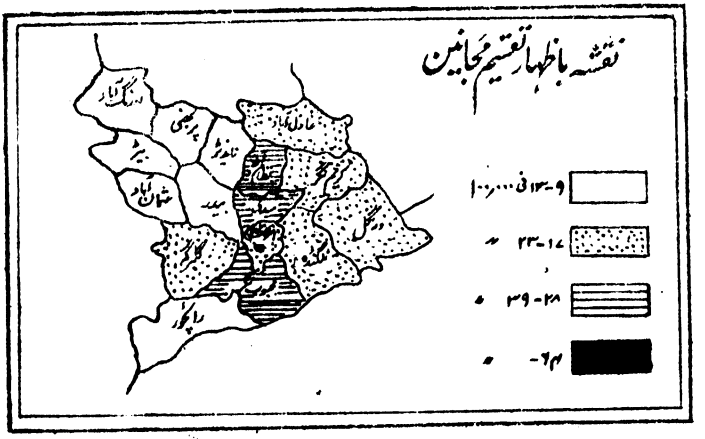


۲۰۷۔ **ہر نقص جسمانی کی تناسبہ اشاعت**۔ معذورین کی کل تعداد میں سے نصف سے زیادہ نابینا ہیں تقریباً ۱/۴ جذامی۔ ۱/۸ بہرے گونگے اور ۱/۱۲ مجنون ہیں۔ مردم شماری سابقہ میں گونگے بہرے بہ نسبت جذامیوں کے بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ اس وجہ میں مؤخر الذکر۔ اوّل الذکر سے بڑھ گئے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ امر واقعہ ہے کہ قیام دار المجذومین کے باعث کل تعداد کے منجملہ ۶ فیصد جذامی ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں ورنہ شاید انہیں سے کم از کم چند تو شمار کنندوں کو ہرگز نہ ملتے اور اس مد کے تحت درج ہونے سے رہ جاتے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے تختہ جات کے بموجب معذورین ملک سرکار عالی کی تعداد کا مقابلہ انگلستان وویلز کی سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے اعداد اور دو صوبہ جات متصلہ اور دو اہم ریاستوں کے اعداد کے ساتھ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ انگلستان میں جنون کی کثرت ایک طرف باحتیاط تشخیص اور صحیح تختہ جات پر محمول ہو سکتی ہے تو دوسری طرف اس کی وجہ وہ اعصابی فرسودگی بھی ہو سکتی ہے جو تنازع بقاء میں وہاں پیدا ہو جاتی ہے۔

ملک	تعداد معذورین فی دس لاکھ نفوس			
	نابینا	بہرے گونگے	مجنون	جذامی
انگلستان وویلز	۷۳۰	۴۱۹	۴۴۹۱	—
صوبہ مدراس	۸۶۸	۵۰۷	۲۰۳	۲۹۷
" بمبئی	۱۸۵۵	۵۴۷	۴۱۷	۳۶۲
" برودا	۳۱۹۴	۲۸۱	۴۶۷	۲۵۹
میسور	۸۶۶	۶۰۴	۱۴۵	۵۳
حیدرآباد	۱۵۳۵	۲۷۳	۲۰۲	۳۳۸

جنون

۲۰۸۔ **تقسیم اور تفاوت**۔ مردم شماری حالیہ میں جو اشخاص بطور مجنون درج ہوئے ہیں انکی تعداد فی دس لاکھ نفوس آبادی ۲۰۲ ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں یہ تناسب فی دس لاکھ نفوس ۱۹۱ تھا گویا تقدیر (۱۱) کے اضافہ ہوا۔ متصلہ صوبہ جات ہند اور دیسی ریاستوں سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں دیوانوں کا تناسب بمبئی اور برودے کے تناسب کا نصف ہے اور مدراس کے تناسب کے مساوی اور میسور کے تناسب سے فیصد ۴۰ بڑھا ہوا ہے۔ نقشہ مندرجۂ زیریں میں ہر ضلع کی کل آبادی کیساتھ وہاں کے مجانین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔



اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ملک کے مختلف حصص کے مجانین کا تناسب ایک دوسرے سے نہایت متفاوت ہے لیکن کہیں بھی اس حد تک نہیں پہونچتا جتنا کہ انگلستان و ویلز کا تناسب ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف وہ اعصاب کا بار ہے جو جدید تہذیب کی زندگی میں عائد ہوتا ہے بلکہ ممالک مغرب کے طبقہ مزدوران کی غیر معتدل شراب نوشی کی عادت بھی اس کی مؤید ہے۔

مجانین کی تعداد کا سب سے بڑا تناسب بلدۂ حیدرآباد میں پایا جاتا ہے جہاں ہر لاکھ آبادی میں ۶۴ نفوس دیوانے ہیں۔ حدود بلدۂ حیدرآباد میں دارالمجانین کی موجودگی بھی ایک حد تک اضافہ تعداد کا باعث ہے جسمیں بوقت مردم شماری (۱۲۲) مجنون رہتے تھے۔ اگر ان باشندگان دارالمجانین سے دو (۲) لوگ خارج کردئے جائیں جن کا مقام ولادت بلدہ نہیں ہے تو حقیقی تناسب فی لاکھ ۵۰ تک گھٹ جاتا ہے لیکن یہ بھی ملک بھر میں سب سے بڑا تناسب ہے۔ اس کی وجہ بلاشبہ ایک طرف زندگی کا بار اور دوسری طرف مسکرات کی کثرت عادت ہے جو بمقابلہ دوسرے مقامات ملک کے بلدہ میں زیادہ ہے۔ اضلاع تلنگانہ کے منجملہ میدک اس نقص کے اعتبار سے سب میں بدتر ہے جہاں کا تناسب فی لاکھ ۲۹ ہے۔ میدک کے بعد فی لاکھ ۳۷ کے تناسب کے ساتھ نظام آباد کا درجہ ہے اور ورنگل میں تلنگانہ کا کمترین تناسب یعنی فی لاکھ نفوس ۱۰ ہے۔ جنس کے اعتبار سے بھی بلدہ کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے یعنی ہر جنس کے لاکھ نفوس میں ۸۶ ذکور اور ۴۰ اناث مجنون ہیں۔ بلدہ کے بعد مجنون ذکور کے لحاظ سے نظام آباد کا تناسب بالاترین ہے (۴۵ فی لاکھ) اور اناث کے اعتبار سے میدک کا تناسب ارفع ہے (۳۶ فی لاکھ) اور سب سے ادنیٰ تناسب اطراف بلدہ (فی لاکھ ۱۶ مجنون ذکور) اور ورنگل میں (فی لاکھ ۱۴ مجنون اناث) پایا جاتا ہے۔ سرسری طور پر یہاں بیان کردیا جاسکتا ہے کہ اطراف بلدہ اور تلنگانہ میں بہ نسبت مجانین ذکور کے مجانین اناث زیادہ ہیں۔

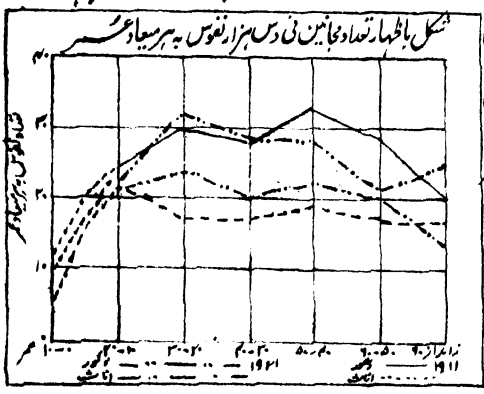
مرہٹواڑی پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ میں مجانین کا سب سے زیادہ تناسب گلبرگہ پیش کرتا ہے۔ لیکن یہ عدد (باستثناء بلدہ) تلنگانہ کے سب سے ارفع تناسب کے نصف سے بھی کم ہے۔ دوسرے اضلاع کا تناسب اس سے بھی کم ہے اور کمترین تناسب ۹ فی لاکھ پربھنی میں ہے جنس کے لحاظ سے دیوانے مردوں کا سب سے بڑھا ہوا تناسب ۲۱ فی لاکھ گلبرگہ میں ہے اور دوسرے درجہ پر دیوانی عورتوں کا تناسب ۱۴ فی لاکھ ہے اور دیوانی عورتوں کا سب سے ارفع تناسب ۱۵ فی لاکھ رائچور میں پایا جاتا ہے جہاں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کے جنون کا تناسب زیادہ ہے۔ یہ اعداد بھی تلنگانہ کے مماثلہ اعداد کے نصف سے بھی کم ہیں۔ مجموعی طور پر مرہٹواڑی میں تلنگانہ سے جنون کم ہے جسکے تناسبات

علی الترتیب فی لاکھ نفوس (۱۳) اور (۲۵) ہیں۔ واضح ہو کہ تلنگانہ کے اعداد میں بلدہ شامل نہیں ہے
حالیہ تناسبات کا ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں مجنون ذکور کا تناسب ایک حال پر قایم رہا ہے تو دیوانی عورتوں کا تناسب فی لاکھ ۱۵ سے بڑھکر ۱۰ ہوگیا ہے۔ تلنگانہ کے تناسبات ذکور کی صورت میں ۲۴ سے گھٹکر ۳۰ فی لاکھ اور اناث کی صورت میں ۲۵ سے ۲۴ فی لاکھ ہو گئے ہیں۔ اور مرہٹواڑی میں بڑھکر علی الترتیب ۱۲ سے ۱۶ اور ۶ سے ۱۰ ہوگئے ہیں۔ بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع نظام آباد اور محبوب نگر میں دیوانے مرد اور دیوانی عورتیں دونوں نسبتاً زیادہ ہوگئی ہیں۔ میدک تلنگانہ ہی کا اور ایک ضلع ہے جہاں دیوانی عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اسکے مقابلہ میں مرہٹواڑی کے دو اضلاع بیدر و ناندیڑ کے سوا بقیہ کل اضلاع میں بہ نسبت ۱۹۱۱ء کے دیوانوں کا تناسب بالاتر ہوگیا ہے بیدر میں دیوانے مردوں کا تناسب علی حالہٖ قایم ہے۔ اور ناندیڑ میں دیوانی عورتوں کے تناسب میں خفیف کمی یعنی (فی لاکھ ۱ سے ۶) پیدا ہوگئی ہے۔

بیان بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنون بمقابلہ عورتوں کے مردوں میں زیادہ شائع ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہزار مجنون ذکور کے مقابلہ میں اناث ۲۳۷ ہوتی ہیں حالانکہ ذکور و اناث کا تناسب ملک کی آبادی میں ۹۶۶ اور ۱۰۰۰ ہے۔ اس فرق کے سبب کو بالعموم مردوں کی جسمانی اور ذہنی سرشت کے زیادہ تحلیل و تجزیہ پر محمول کیا جاتا ہے لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ بمقابلہ مردوں کے عورتوں میں امراض کی پوشیدگی کا امکان زیادہ ہے۔ علاوہ بریں اعلیٰ اور اوسط طبقات کی عورتیں ایک خاموش اور تنہا زندگی بسر کرتی ہیں اور تنازع بقاء کی کشمکش میں اس حد تک مصروف نہیں رہتیں جتنے کہ مرد رہتے ہیں۔ مختلف اقسام کی غیر معتدل اور مفرط عادتوں میں کم مبتلا ہیں۔ یہ مسلّمہ کلیہ ہے کہ جنون بالعموم مسکرات و منومات و مخدرات کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں جو عام نتیجہ مستنبط کیا گیا یہ تھا کہ مقامی جسمانی حالات دیوانگی پر بہت کم اثر کرتے ہیں اور نیز یہ کہ ایسی تمدنی عادتیں جیسی کہ ہم جدی شادیاں ہوتی ہیں اس نقص کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ پس تلنگانہ کے دیوانے ذکور و اناث کا بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ تناسب اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خطۂ اول الذکر کے باشندے بہ نسبت خطۂ موخر الذکر کے باشندوں کے مسکرات کے زیادہ عادی ہیں۔

۲۰۹۔ دیوانگی بلحاظ عمر۔ سابقہ پانچوں مردم شماریوں میں ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں دیوانوں

کی تقسیم بلحاظ میعادہائے عمر تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں ظاہر کی گئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ دیوانے ذکور کا سب سے ارفع تناسب ۲۵ تا ۳۰ سالہ عمر پر واقع ہوا ہے اور اُس کے بعد کا بڑا تناسب ۱۰ تا ۱۵ سالہ مدت عمر پر ہے۔ اناث کی صورت میں دو بڑھے ہوئے تناسبات ۲۰ تا ۲۵ اور ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعادہائے عمر پر رونما ہوئے ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں انہیں میعادہائے عمر پر دیوانے مرد و نکی بیشی تھی اور اناث کے تناسب میں خفیف فرق تھا اور زیادتی ۱۵ تا ۲۰ اور ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعادہائے عمر پر تھی۔ تناسب جنسی کا فرق عمر کے دونوں منتہاؤں پر یعنی تنازع بقاء کی کشاکش کے آغاز سے پہلے اور اس کے عملی اختتام کے بعد بہت کم نمایاں رہتا ہے اور مردوں کی صورت میں ۱۰ تا ۲۵ سالہ عمروں کے درمیان اور عورتوں میں ۱۰ تا ۳۰ سالہ عمروں کے درمیان بہت تفاوت رہتا ہے تناسبات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص جنون کی فطری صلاحیت رکھتا ہو یا مختلف قسم کی بے اعتدالیوں کے باعث اس میں مبتلا ہونے کا احتمال رکھتا ہو تو اس میں زمانہ انقلاب صحت کو پہنچنے سے پہلے ہی یہ مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ اعداد سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے لئے خطرہ کا منطقہ ۲۰ تا ۳۵ سالہ میعاد عمر ہے جو بلاشبہ مرد کی زندگی میں نہایت پُرصعوبت زمانہ ہے اور عورتوں کے لئے دیوانگی کا سخت خطرہ ۱۰ اور ۲۵ سالہ عمر کے درمیان ہوتا ہے جو ایک حد تک قبل از وقت صاحب اولاد ہو جانے اور خاندان کے افکارات کا بار اٹھانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔

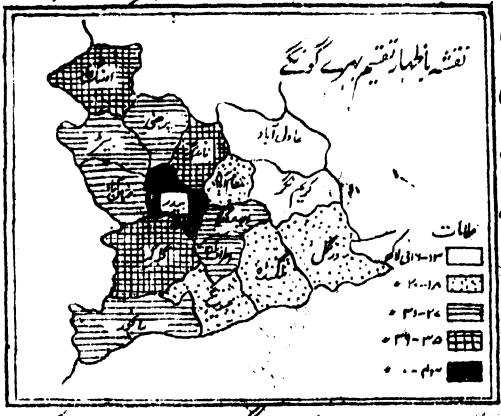


شکل مندرجۂ حاشیہ میں فی لاکھ نفوس آبادی دونوں جنسوں کے دیوانے اشخاص کا تناسب بوقت مردم شماری ہائے ۱۹۲۱ء و ۱۹۱۱ء ظاہر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سالہ عمر سے نیچے دیوانوں کی تعداد کم ہے جسکی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ بالعموم دیوانگی زیادہ عمر میں پیدا ہوتی ہے اور کچھ یہ بھی کہ والدین اپنی اولاد میں مرض کے وجود کو تسلیم کرنا پسند نہیں کرتے۔ دیوانے مردوں کا تناسب ۳۰ سالہ عمر کو پہنچنے تک برابر بڑھتا چلا گیا ہے اور اس کے بعد بتدریج کمی آتی گئی ہے بجز "۶۰ سالہ و زائد" میعاد عمر کے جہاں وہ "۵۰ تا ۶۰ سالہ" میعاد عمر سے بڑھ جاتا ہے۔ اناث کی صورت میں مدارج اوج دو ہیں ایک ۱۰ تا ۲۰ سالہ اور دوسری ۲۰ تا ۳۰ سالہ میعادہائے عمر پر "۴۰ تا ۵۰ سالہ میعاد عمر پر تناسب

اتنا ہی ہے جتنا کہ ۱۰ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تختہ ضمیمہ نشان (۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ معذور اناث کا تناسب بمقابلہ ہزار ذکور کے "۲۰ تا ۲۵" سالہ میعاد عمر پر اور اس کے بعد "۱۵ تا ۲۰" سالہ میعاد عمر پر بہت بڑھا ہوا ہے۔

گونگا بہرا پن

۲۱۰ **تقسیم اور تفاوت**۔ کل ملک سرکار عالی میں فی الوقت گونگے بہروں کی تعداد ۲۴۱۰ ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۱۴۴ تھی۔ انکے تناسب کا حساب فی دس لاکھ نفوس ۱۹۱۱ء کے ۳۳۱ کے مقابلہ میں ۲۷۳ پڑتا ہے۔ اس عجیب انحطاط کے متعلق باب ہذا کے ابتدا میں بحث کیجا چکی ہے۔ مستثنیٰ صوبہ جات ہند کے گونگے بہروں کے تناسب کیساتھ مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کا تناسب تقریباً انکا نصف ہے۔ اہم دیسی ریاستوں کے تقابل کے لحاظ سے یہاں کا تناسب بڑودا کے برابر اور میسور کے تناسب کے نصف سے بھی کم ہے۔ اور انگلستان اور ویلز کے تناسب کا تقریباً $\frac{2}{3}$ ہے۔ نقشہ حاشیہ "ب" گونگے بہروں کی تقسیم دکھائی گئی ہے اور ہر ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ انکا تناسب بھی ظاہر کیا گیا ہے۔



بخلاف دیوانگی کے گونگا بہرا پن مرہٹواڑی میں (۳۶ فی لاکھ) بمقابلہ تلنگانہ (۲۰ فی لاکھ) کے زیادہ ہے۔ خطۂ اول الذکر کے ۷ اضلاع میں خطۂ موخر الذکر کے ہر ضلع سے گونگے بہروں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں گونگے بہروں کا تناسب کمترین یعنی فی لاکھ نفوس آبادی ۱۳ ہے۔ تلنگانہ کے ۶ اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ عادل آباد۔ نظام آباد۔ محبوب نگر اور نلگنڈہ میں تناسب فی لاکھ ۱۴ سے ۲۰ تک متفاوت ہے۔ صرف بقیہ دو اضلاع یعنی اطراف بلدہ و میدک میں تناسب علی الترتیب ۲۹ اور ۳۰ تک بڑھا ہوا ہے۔ غرضکہ تلنگانہ میں اس نقص کا سب سے ارفع تناسب میدک کو اسی طرح حاصل ہے جیسا کہ دیوانگی کے تناسب میں اسکو بالاتری حاصل تھی۔ دوسری طرف عثمان آباد میں جہاں گونگے بہروں کا تناسب مرہٹواڑی بھر میں کمترین یعنی ۲۷ فی لاکھ ہے۔

تلنگانہ کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع کے تناسب سے بیشی ہے اور مرہٹواڑی کے بقیہ اضلاع کا تناسب اس سے بہت زیادہ ہے۔ بیدر اس نقص کے اعتبار سے سب میں زیادہ مبتلا ہے یعنی وہاں فی لاکھ نفوس آبادی ۴۳ بہرے گونگوں کا تناسب پڑتا ہے۔ دیوانگی کے لحاظ سے بھی یہ ضلع بڑھا ہوا ہے اور (۸) اضلاع کے منجملہ (۵) اضلاع سے گوئے سبقت لیجاتا ہے یورپ اور ممالک متحدہ امریکہ میں بخوبی معلوم ہے کہ بہرا گونگا پن نقص خلقت (CRETINISM) اور GOITRE کے ساتھ ساتھ موجود رہتا ہے اور یہ بھی عوام اور اہل سائنس کا دائمی اعتقاد ہے کہ اس مرض کے جراثیم کا مرکب (واسطہ) (VEHICLE) پانی ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بھی جہاں کہیں بہرا گونگا پن خاص طور پر شائع ہے وہاں تین نقائص کا تلازمہ معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز یہ امر بھی کہ کثرت اشاعت کے رقبہ جات عموماً بعض دریاؤں کے سلسلہ پر واقع ہیں۔ سر ایڈورڈ گیٹ نے اپنی رپورٹ مردم شماری بنگالہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء میں اس کو صاف طور پر ظاہر کیا ہے۔ بہرحال دوسرے نقائص کے متعلق مواد کی عدم موجودگی میں (کیونکہ ملک سرکار عالی میں کسی نے بھی ایک نقص سے زیادہ مبتلا کا اندراج نہیں کرایا) یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان تینوں نقائص کے ویسے ہی تلازمے اس ملک میں کس حد تک پائے جاتے ہیں۔ اتنا ذکر کیا جاسکتا ہے کہ کم از کم دو مثالیں میدک و بیدر کی ایسی ہیں کہ جہاں دیوانگی اور بہرے گونگے پن میں کوئی تعلق معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں اضلاع میں مبتلائے نقائص افراد کا تناسب ان دونوں نقائص کے اعتبار سے مساوی طور پر بڑھا ہوا ہے۔

عام اعتقاد بہرے گونگے پن کو ہم جدی کی شادی اور کثرت تناسل پر محمول کرتا ہے۔ اس نظریہ کی کوئی علمی بنیاد نہیں ہے اور اعداد و شمار بھی اس کی تائید نہیں کرتے۔ تلنگانہ کے ہنود میں جنہیں بنی اعمام کی شادی بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ رائج ہے۔ بہرے گونگوں کا تناسب خطۂ موخر الذکر سے بہت کم ہے اسیطرح جنوبی ہند کے دراویدی بھی جنہیں بنی اعمام کی شادی بہت رائج ہے۔ بہ نسبت دوسرے مقام کے باشندوں کے جو اس طریقہ شادی سے واقف ہی نہیں ہیں اس نقص سے بہت کم متاثر ہیں۔

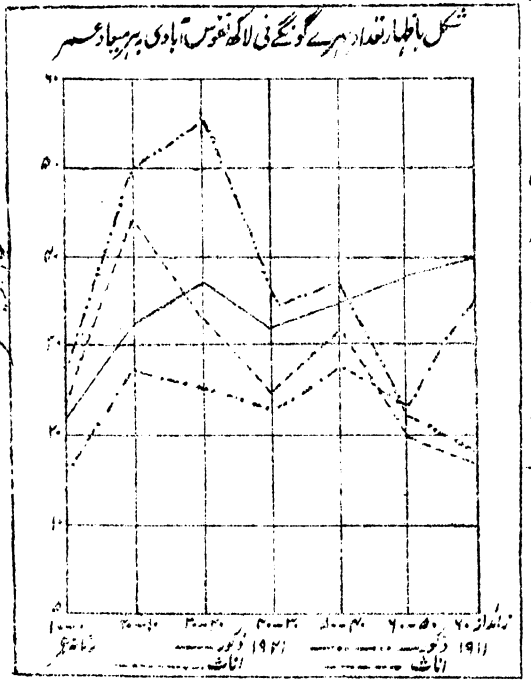
۲۱۱ تقسیم بلحاظ جنس و مذہب۔ دیوانگی کی طرح بہرے گونگے پن میں بھی عورتیں مردوں سے زیادہ مبتلا معلوم ہوتی ہیں۔ اناث کا تناسب بمقابلہ فی ہزار ذکور مذکور ۱۰۷۱ ہے۔ اس تناسب میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ۴۲ فی ہزار کی کمی آئی ہے۔ ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس کے ساتھ تناسب

کا لحاظ کیا جائے تو ذکور میں ۳۷ سے ۳۱ تک اور اناث میں ۲۹ سے ۲۳ تک کمی ہوئی ہے خطہ ہائے قدرتی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ میں ذکور کا تناسب اس دہ سالہ عرصہ میں ۴۳ سے ۲۳ اور اناث کا تناسب ۳۲ سے ۱۷ تک گھٹ گیا ہے اور مرہٹواڑی میں دونوں تناسب بڑھ گئے ہیں۔ ذکور کا تناسب ۳۱ سے ۴۱ اور اناث کا تناسب ۲۶ سے ۳۰ ہوگیا ہے۔ علاوہ بریں بلدہ اور تلنگانہ کے کل اضلاع تناسب میں کمی ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ کمی فی لاکھ ۴۱ ذکور اور ۳۵ اناث کی محبوب نگر میں ہوئی ہے اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۷) اضلاع میں بہرے گونگے مردوں کا تناسب اور (۵) اضلاع میں بہری گونگی عورتوں کا تناسب بڑھ گیا ہے۔ تلنگانہ میں بہرے گونگے ذکور کا سب سے اعلیٰ تناسب ۳۴ فی لاکھ میدک میں ہے اور مرہٹواڑی کا ارفع تناسب ۴۰ فی لاکھ تین اضلاع یعنی اورنگ آباد۔ پربھنی و بیدر میں پایا جاتا ہے۔ اناث کے لحاظ سے تلنگانہ کا سب سے اعلیٰ تناسب ۲۹ فی لاکھ اطراف بلدہ میں اور مرہٹواڑی کا سب سے ارفع تناسب ۳۹ فی لاکھ بیدر میں ہے اسیطرح پر بیدر میں ذکور اور اناث دونوں بہرے گونگے پن سے زیادہ متاثر ہیں۔

ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں مختلف مدتہائے عمر پر بہرے گونگوں کا جو تناسب سابقہ پانچ مردم شماریوں کے وقت تھا وہ تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکور کی صورت میں بہرے گونگوں کا تناسب ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر سب سے بڑھا ہوا ہے اور ۵ تا ۱۰ سالہ میعاد عمر پر اس سے کچھ کم۔ ۱۵ اور ۲۰ سالہ عمر کے درمیان تناسب میں کاستگی ہے اور ۲۵ اور ۳۰ سالہ عمر کے درمیان پھر اضافہ ہے۔ اسکے بعد ۶۰ سالہ عمر تک تناسب تبدریج تنزل پذیر اور اس کے بعد پھر بڑھ جاتا ہے۔ اناث کی صورت میں ۵ تا ۱۰ سالہ اور ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعادہائے عمر میں برتر تناسبات پائے جاتے ہیں اور مؤخرالذکر میعاد پر تو تناسب سب سے ارفع ہے۔ ذکور کی طرح اناث کے تناسب میں بھی ۱۵ سالہ اور ۶۰ وزائد سالہ میعادہائے عمر کے درمیان اتار چڑھاؤ ہے لیکن اس حد تک نہیں پہنچتا جو ۱۰ تا ۱۵ سالہ مدت عمر پر ہے۔ اور یہ اعداد ظاہر کرتے ہیں کہ چونکہ بہرا گونگا پن اکثر پیدائشی ہوتا ہے اور جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں انکی زندگی بالعموم کم ہوتی ہے۔ اسلئے اس نقص کا جلد علم ہوجاتا ہے اور بڑی عمروں میں تناسب گھٹتا جاتا ہے۔ اسکی توجیہہ میں کہ پہلی دس سالہ عمروں میں بمقابلہ اسکی بعد کی مدت کے تناسب میں کمی کیوں ہے یہ امر واقعہ پیش کیا جاتا ہے کہ موجب بیان رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء "والدین اپنی اولاد میں اس نقص

کا وجود اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ ان کو اس کی خفیف یا موہوم سی بھی توقع باقی رہتی ہے کہ یہ نقص نشوونما کا قصور ہے۔ ۶۰ سالہ عمر کے بعد جو زیادتی پائی جاتی ہے اس کا سبب معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ ضعیف العمری جن لوگوں کی قوت سماعت معطل ہوگئی ہو ان کو بھی تختہ جات میں بہرا گونگا درج کرلیا گیا ہوگا۔

سنہ ۱۹۱۱ء کے مناسبہ تعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہرے گونگوں کی تعداد میں جو انحطاط اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوا ہے وہ خاص طور پر ۵ اور ۱۰ سال کے درمیان عمر والے ذکور اور ۵ اور ۳۰ سال کے درمیان عمر والے اناث میں پیدا ہوا ہے اور بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں کمی زیادہ ہے۔ یہ ایک طرف تو اس امر کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ والدین اپنی لڑکیوں کے نقائص کے متعلق زیادہ خاموشی اختیار کرتے ہیں اور دوسری طرف اس امر کا کہ دہ سالہ مہم نے بہرے گونگے اناث میں بہت تباہی مچائی ہوگی۔



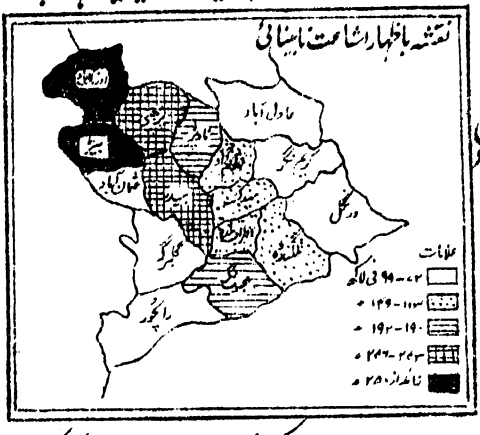
ہر میعاد عمر پر ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں بہرے گونگوں کی تعداد بابتہ سنہ ۱۹۲۱ء کا مقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ساتھ شکل مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے اس شکل پر نظر ڈالنے ہی یقین ہو جائیگا کہ دہ سالہ دوران میں بہرے گونگوں کی تعداد میں جو انحطاط ہوا ہے وہ بالخصوص ۱۰-۵ سال سے کم عمروں پر واقع ہوا ہے۔

نابینائی

۲۱۲۔ امور عام۔ کل معذور آبادی کے منجملہ کم از کم فیصد ۷۵ نابینائی کی مصیبت میں گرفتار ہیں اندھوں کی تعداد اس دہ سالہ عرصہ میں تقریباً ۱۸ فیصد بڑھ گئی ہے جو بلاشبہ زیادہ تر احتیاط شمار کی وجہ سے بہ نسبت دوسرے نقائص کے نابینائی زیادہ عام ہے اور اس کی تشخیص بھی زیادہ آسان ہے۔ اسکے باعث جذبات لراہت نہیں پیدا ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے چھپانے کی خواہش نہیں کی جاتی۔ جو لوگ اپنے بچوں یا اپنے خاندان کی عورتوں کو دیوانگی بہرا گونگا پن یا جذام کے ساتھ منسوب کرنے میں بہت متامل رہتے ہیں وہ بھی اگر ان میں کوئی نابینا ہو تو اس کے تسلیم کرنے میں مطلق تامل نہیں کرتے پس اس نقص کی حد تک کل ملی اغراض کے لئے اعداد و شمار صحیح تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔

یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ نابینائی بہ نسبت ممالک متمدنہ کے ممالک حارہ میں بالعموم زیادہ ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد و شمار کے بموجب ہندوستان کی آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۴ نابینا تھے اس کے مقابلہ میں اکثر ممالک یوروپ اور ممالک متحدہ امریکہ میں ۸ تا ۹ تھے۔ اعداد متذکرۂ سابقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مملکت کے اندھوں کا تناسب انگلستان و ویلز کے تناسب سے تقریباً المضاعف ہے۔ نابینائی کے اسباب بالعموم موسم گرما کے آفتاب کی تابش بلا روشندان باورچیخانوں میں دھواں دینے والے ایندھن کا استعمال۔ غربا کی تنگ کوٹھڑیوں میں بلا چمنی کے مٹی کے تیل کے چراغ اور امراضِ چشم سے عام لاپروائی اور غفلت بیان کئے جاتے ہیں۔

۲۱۳- تقسیم و تفاوت۔ ہر ضلع کے نابیناؤں کا تناسب نقشۂ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔ برخلاف دیوانگی کے نابینائی تلنگانہ میں (۱۵ فی لاکھ) بمقابلہ مرہٹواڑی (۱۹۴ فی لاکھ) کے کم شائع ہے۔ ورنگل فی لاکھ نفوس آبادی ۲۰ نابینا کے ساتھ تلنگانہ میں کمترین تناسب رکھتا ہے کریم نگر اور عادل آباد اس سے کچھ زیادہ ہیں جن میں فی لاکھ نفوس آبادی ۸۰ نابینا ہیں۔ بلدہ ان سے اور بالا ہے جہاں کا تناسب فی لاکھ نفوس ۹۹ ہے۔ سب سے ارفع تناسب (۱۹۰ فی لاکھ نفوس) محبوب نگر کو حاصل ہے لیکن تلنگانہ کا یہ ارفع تناسب مرہٹواڑی کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع کے تناسب سے بہت کم ہے۔ مرہٹواڑی کا کمترین تناسب (۱۸۰ فی لاکھ) راچور میں اور ارفع ترین تناسب (۲۷۰ فی لاکھ) بیڑ میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس معذوری کی اشاعت مقدار بارش کے ساتھ بالعکس متفاوت رہتی ہے۔ یہ زیادہ تر ان خطوں میں پائی جاتی ہے جہاں آب و ہوا خشک اور گرد اور تابشِ آفتاب بہت زیادہ ہے اور اس کی کمی ان مقامات پر ہے جہاں کثرتِ بارش گرد کو دبا رکھتی ہے اور زمین کی سطح کو تر و تازہ سبزے سے ڈھانک دیتی ہے اس [illegible]



ملاحظہ سے بخوبی ہو جائیگی مثلاً محبوب نگر میں مقدار بارش کمترین ہے اور اس کے نابینائوں کا تناسب تلنگانہ بھر میں سب سے ارفع ہے۔ اسکے برعکس عادل آباد میں جہاں مقدار بارش سب سے زیادہ ہے اندھوں کا تناسب سب میں کمترین ہے۔ اس خطہ کے دوسرے اضلاع بھی کم وبیش اسی قاعدہ کے متبع معلوم ہوتے ہیں بجز نظام آباد کے جہاں کی مقدار بارش بھی معقول ہے اور جو نابینائی کے نقص میں بھی نسبتاً زیادہ گرفتار ہے۔ مرہٹواڑی میں بھی اورنگ آباد اور بیڑ جہاں بارش بہت کم ہے اس نقص میں زیادہ مبتلا ہیں۔

نام ضلع	ترتیب بلحاظ شاعت نابینائی	ترتیب بلحاظ مقدار بارش
بلدہ	۶	۴
اطراف بلدہ	۴	۸
ورنگل	۹	۲
کریم نگر	۷	۵
عادل آباد	۸	۱
سدیک	۳	۶
نظام آباد	۲	۳
محبوب نگر	۱	۹
نلگنڈہ	۵	۷
اورنگ آباد	۲	۶
بیڑ	۱	۷
ناندیڑ	۶	۱
پربھنی	۴	۲
گلبرگہ	۷	۵
عثمان آباد	۹	۳
رائچور	۳	۸
بیدر	۸	۴

دوسرے اضلاع بھی قلت آب کے تناسب کے ساتھ کم وبیش نابینائی میں مبتلا ہیں۔ رائچور کی توضیح اس بارہ میں مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ خطۂ مرہٹواڑی میں اس ضلع کی مقدار بارش کمترین ہے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ نابینائی سے بھی نہایت محفوظ ہے۔

۲۱۴ تقسیم بلحاظ جنس وعمر۔ جیسا کہ زیں قبل ذکر ہو چکا ہے صرف نابینائی ہی ایک ایسا نقص ہے جس میں مردوں سے زیادہ عورتیں مبتلا ہیں۔ ایک ہزار معذور ذکور کے مقابلہ میں اناث کی تعداد (۱۰۱۶) ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اولاً مردوں سے زیادہ عورتیں گھروں میں محبوس رہتی ہیں جو بالعموم ہوادار نہیں ہوتے۔ اور اس طرح پر چھوتوں سے جو دھواں نکلتا ہے اُس سے بہت ایذا پاتی ہیں اور دوسرے یہ کہ ملتجی اور جراحی امداد سے بمقابلہ مردوں کے کم استفادہ کرتی ہیں کیونکہ وہ دواخانوں میں بہت کم رجوع ہوتی ہیں۔

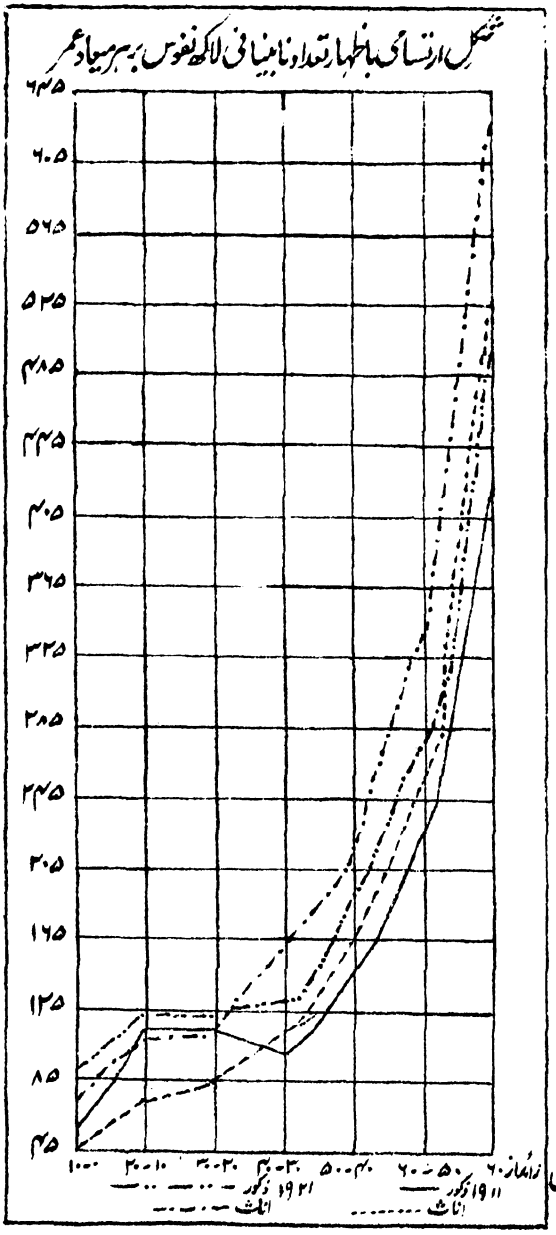
ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں اندھوں کا تناسب باعتبار اناث کے (۱۵۷) اور باعتبار ذکور کے (۱۵۰) ہے۔ یہ تناسبات تلنگانہ میں (۱۳۱) ذکور اور (۱۱۷) اناث اور مرہٹواری میں علی الترتیب (۱۸۹) اور (۲۰۰) ہوتے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد اور تلنگانہ کے چار اضلاع اور مرہٹواڑی کے چار اضلاع میں معذور عورتوں کا تناسب بمقابلہ مردوں کے بڑھا ہوا ہے۔ اور سمت مؤخر الذکر کا تناسب سمت اوّل الذکر کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔ یہ امر بھی بطور کلیہ بیان کیا جاسکتا ہے

کہ جن مقامات پر نابینائی کا تناسب کم ہے وہاں مرد زیادہ مبتلا ہیں اور جہاں تناسب بڑھا ہوا ہے وہاں عورتیں زیادہ گرفتار مصیبت ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) سے معلوم ہوگا کہ تلنگانہ کے منجملہ ۲۰ ضلع میں باعتبار ذکور کے نابینائوں کا تناسب کمترین ہے (یعنی ۶۹ فی لاکھ) اور عادل آباد میں باعتبار اناث کے کمترین تناسب (۴۲) ہے۔ دونوں جنسوں کے لحاظ سے ارفع ترین تناسب علی الترتیب (۱۰۶) اور (۲۰۳) کا ضلع محبوب نگر میں پایا جاتا ہے مرہٹواڑی میں باعتبار ذکور و اناث دونوں کے اندھوں کا کمترین تناسب اچور کو حاصل ہے اور ارفع ترین تناسب باعتبار ذکور کے اورنگ آباد اور باعتبار اناث کے پربھنی کو حاصل ہے۔

بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تلنگانہ میں ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۴ نابینا مرد اور ۸ نابینا عورتوں کا اضافہ ہوا ہے اور اسکے برخلاف مرہٹواڑی میں تناسب اضافہ مردوں میں ۴ اور عورتوں میں ۶۰ کا ہوا ہے۔ صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ دہلگزشتہ میں اس خطہ کے اعداد کے تخمینہ میں بہت کمی ہوئی تھی اور اس لئے فی الحال جو زیادتی معلوم ہوتی ہے وہ خالصاً صحت شمار پر محمول ہو سکتی ہے۔ اس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ تلنگانہ کے (۱۳) اضلاع میں ذکور کے تناسب میں اور ۵ اضلاع میں اناث کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے تو مرہٹواڑی کے کل اضلاع باعتبار ذکور و اناث دونوں کے تناسب میں کثیر اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

تختہ ضمیمہ نشان (۲) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ نابینائی ایک ایسی معذوری ہے جو ضعیف العمری کیساتھ بالخصوص شریک ہوتی ہے اندھوں کا سب سے ارفع تناسب ذکور و اناث دونوں میں "۶۰ و زائد" سالہ عمروں پر پایا جاتا ہے۔ نابینا آبادی میں تقریباً ۱۵ فیصدی ذکور اور (۵۱) فیصدی اناث (۴۰) سال سے زیادہ عمر والے ہیں۔ پہلی پنجسالہ عمر پر (۵ تا ۹) جس سے پیدائشی نابینائی ظاہر ہوتی ہے عورتوں کا غلبہ ہے۔ یہ غلبہ پھر "۳۰ تا ۳۵" "۴۰ تا ۴۵" "۵۰ تا ۵۵" "۶۰ و زائد" سالہ میعادہائے عمر پر ظاہر ہوتا ہے بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے ذکور میں "۵ تا ۹" "۱۰ تا ۱۵" "۳۵ تا ۵۰" اور ۵۵ و زائد" سالہ میعادہائے عمر پر زیادتی ہے اور اناث میں "۱۵ تا ۱۹" "۴۵ تا ۵۰" اور ۵۵ تا ۶۰ سالہ عمر پر زیادتی ہوئی ہے۔ اس سے یہ تشریح ہوتا ہے کہ نابینائوں میں شرح اموات "۵ تا ۳۵" سالہ عمروں کے درمیان زیادہ ہے۔

ہر دو جنس کے نابینائوں کی تعداد کا تفاوت مختلف دہ سالہ مدت ہائے عمر پر بدوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء شکل ارتسامی مندرجہ حاشیہ میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نابینائی ضعیف العمری کا ایک مرض ہے۔ ابتداء طفولیت کے زمانہ میں بہت کم اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور زیادتی عمر کے ساتھ ساتھ انکی تعداد بڑھتی جاتی ہے جملہ نابینا نفوس کے منجملہ ۴۰ فیصدہ ۴۰ سال سے زائد عمر والے ہیں اور ۲۳ فیصد ۶۰ سال کے بوڑھے ہیں۔ ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینائی کے عام اسباب میں سے نہایت عام سبب بھولایا جالا ہوتا ہے جو بڑی عمر میں پیدا ہو جاتا ہے شکل حاشیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۰ سالہ عمر کے بعد اس میں عورتیں مردوں سے زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جس کی وجہ بلاشبہ وہ کمزوری ہے جو کھانا پکاتے وقت دھوئیں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ بہت کم عورتیں شفاخانوں میں جاکر بھولایا جالا نکلوانے کے لئے عمل جراحی کراتی ہیں۔



۲۱۵۔ مریضانِ موتیابند۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے موتیابند کے مریضوں کی تعداد کا داخلہ نہیں رکھا جاتا تھا اور اس لئے سررشتۂ طبابت سے اس دہ سالہ مدت کے صرف نصفِ آخر کے اعداد حسبِ صراحتِ ذیل دستیاب ہو سکے۔ موتیابند کی کامیاب عملِ جراحی کی بالاوسط سالانہ تعداد، ۲۵ پڑتی ہے اسکے مقابلہ میں میسور کا اوسط ۶۵۸ اور بڑودے کا ۵۶ ہوتا ہے۔

سال	تعداد مریضانِ موتیابند جن پر عملِ جراحی کیا گیا۔
سنہ ۱۳۲۶ف (۱۹۱۶ - ۱۷ء)	۱۹۶
سنہ ۱۳۲۷ف (۱۹۱۷ - ۱۸ء)	۲۳۷
سنہ ۱۳۲۸ف (۱۹۱۸ - ۱۹ء)	۳۰۸
سنہ ۱۳۲۹ف (۱۹۱۹ - ۲۰ء)	۲۹۹
سنہ ۱۳۳۰ف (۱۹۲۰ - ۲۱ء)	۲۴۷

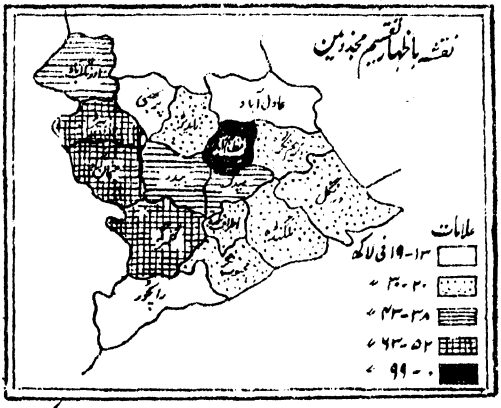
جُذام

۲۱۶۔ اُمورِ عام جیسا کہ قبل ذکر ہو چکا ہے اکثر امراض ایسے ہیں جو جُذام سے التباس رکھتے ہیں اور یہ واقعہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۱ء کے کمیشن جذام ہند نے ان افراد کے منجملہ جو بطور جذامی کے اُن کے سامنے پیش کئے گئے تھے فیصد ۱۰ آدمیوں کو ایسا پایا جو دوسرے امراض میں مبتلا تھے رشمار کنندگان کو ہدایت دیگئی تھی کہ برص کو جذام میں درج نہ کریں۔ بہرحال اسکا امکان ہے کہ ناواقف فن شمار کنندوں کی تشخیص نے جذامیوں کے اندراجات میں اضافہ کر دیا ہو جو فی الحقیقت اس مرض میں مبتلا نہ ہوں اور بعض ایسے اندراجات متروک کرا دئے ہوں جو واقعی مبتلا ہوں انکے علاوہ وہ فروگزاشتیں بھی ہیں

جو اخفا کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں اور اُن کی تعداد اناث کی صورت میں متعدبہ ہوگی جیسا کہ اس امر سے مترشح ہوتا ہے کہ حیدرآبادی عورتوں کا تناسب بمقابلہ ہزار ذکور صرف ۹۱۴ ہوتا ہے۔

اس دہلہ میں جو اعداد قلمبند ہوئے ہیں وہ ۱۹۱۱ء کے اعداد پر فیصد ۱۱ سے زیادہ کا اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ اضافہ صحت شمار پر مبنی ہے ورنہ انمیں کمی ہونی چاہئے تھی کیونکہ اس دہ سالہ دوران میں ملک کی عام آبادی میں انحطاط ہوا ہے اور بمقابلہ صحیح اور تندرست انسانوں کے مختصر عمر رکھنے والے اور ناتوان جذامیوں کے زیادہ مبتلائے مصائب ہونیکا احتمال ہے

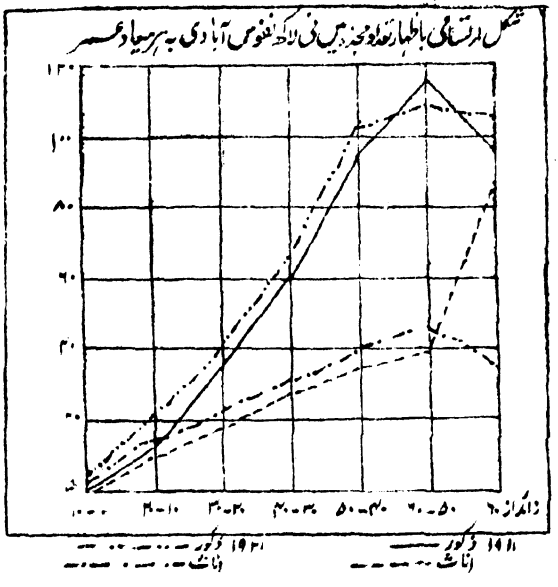
۲۱۷۔ **تقسیم و تفاوت مجذومین**۔ نقشۂ ذیل میں امراض جذام کی تقسیم کل ملک سرکار عالی میں دکھائی گئی ہے اور ہر ضلع میں اس کا تناسب بھی ظاہر کیا گیا ہے ان کا تناسب فی لاکھ نفوس ۳۴ ہے (تلنگانہ ۳۰ اور مرہٹواڑی ۳۸) اور اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۸ تھا نظام آباد میں جذامیوں کا تناسب سب سے بڑھا ہوا (۹۹ فی لاکھ) ہے اور رائچور میں سب سے کم (۱۳ فی لاکھ) ہے۔ لیکن اگر دارالمجذومین نظام آباد کے وہ مریض (۱۴۷) جنکی ولادت ضلع نظام آباد کے باہر ہوئی ہے ضلع کی میزان (۹۳۴) سے خارج کر دئے جائیں تو تناسب گھٹ کر فی لاکھ ۶۹ رہجاتا ہے۔ لیکن اس حالت پر بھی یہ تناسب کل ممالک محروسہ میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ بہرحال کسی نہ کسی طرح یہ ضلع مرض جذام میں بری طرح آلودہ معلوم ہوتا ہے اور ریورنڈ کر مہتمم دارالمجذومین کا قیاس تو یہ ہے کہ اس ضلع میں جذام کا تناسب اس سے بہت زیادہ ہے جو مردم شماری کے اعداد ظاہر کرتے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کا تناسب فی لاکھ نفوس آبادی صرف ۱۶ ہے اور اضلاع تلنگانہ میں باستثنار نظام آباد کے تناسب فی لاکھ ۱۵ (عادل آباد) سے فی لاکھ ۴۳ (میدک) تک متفاوت ہے۔ مرہٹواڑی میں اسکی وسعت زیادہ ہے اور تناسب فی لاکھ رائچور کے ۱۳ سے بیڑ اور عثمان آباد کے ۶۳ تک مختلف ہے۔ یہ مرض بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں زیادہ شائع ہے جیسا کہ اس امر سے واضح ہوتا ہے کہ خطۂ اول الذکر کے (۳) اضلاع میں فی لاکھ نفوس آبادی ۳۰ یا کچھ زیادہ کا تناسب ہے تو سمت موخر الذکر کے (۵) اضلاع میں اس سے بہت بالاتر ہے



اس خطرناک مرض کے گرفتاروں میں ضلع عادل آباد کی حالت ابتر ہے فی لاکھ ذکور ۹۲ اور فی لاکھ اناث ۴۶ اس میں مبتلا ہیں۔ راچور کا تناسب اس مرض کے اعتبار سے کمترین یعنی علی الترتیب فی لاکھ (۱۷) اور (۹) ہے۔

۲۱۸۔ تقسیم بلحاظ جنس و عمر۔ ۱۹۱۱ء کے ممالک تناسب کا حالیہ تناسب سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے جذامی مردوں کا تناسب فی لاکھ ۴۱ سے بڑھکر ۴۷ اور جذامی عورتوں کا تناسب ۱۷ سے ۱۹ ہوگیا ہے تو تلنگانہ میں ذکور کا تناسب ۴۲ سے ۴۸ تک گھٹ گیا ہے اور اناث کا تناسب ۱۷ سے بڑھکر ۱۹ ہوگیا ہے۔ مرہٹواڑی میں البتہ ذکور اور اناث دونوں کے تناسب میں معتدبہ اضافہ اوّل الذکر میں ۳۹ سے ۵۳ اور موخرالذکر میں ۱۴ سے ۲۱ فی لاکھ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ ذکور کے اعتبار سے (۴۸ فی لاکھ) میدک میں اور اناث کے اعتبار سے (۱۸) گلبرگہ میں رونما ہوا ہے۔ اس کا ذکر ضروری ہے کہ میدک کا اضافہ حقیقی نہیں معلوم ہوتا۔ اس ضلع کے تناسب کا ۱۹۱۱ء اور ۱۹۰۱ء میں بہت کم اندازہ کیا گیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اسقدر اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ تلنگانہ کے بقیہ اضلاع کے منجملہ نظام آباد اور محبوب نگر میں دونوں ذکور و اناث جذامیوں میں علی الترتیب (۵) و (۴) اور (۱۱) و (۵) فی لاکھ آبادی ہر جنس اضافہ ہوا ہے اور عادل آباد میں باعتبار تناسب ذکور ایک کا اور کریم نگر میں باعتبار تناسب اناث ۴ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے برخلاف اکثر اضلاع مرہٹواڑی کے تناسب میں بہت اضافے ہوئے ہیں۔

تختۂ ضمیمہ نشان (۲) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ مجموعی لحاظ سے اس مرض کا زیادہ خطرہ ۳۰ اور ۶۰ سالہ عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ تختہ جات عمر کے نشیب و فراز جذامیوں کو بہ نسبت دیگر پنجسالہ میعادہائے عمر ۳۵ تا ۴۰ء۔ ۴۵ تا ۵۰ء۔ اور ۵۵ تا ۶۰ء کے ۳۰ تا ۳۵ء ۴۰ تا ۴۵ء۔ ۵۰ تا ۵۵ء اور ۶۰ و زائد سالہ عمروں پر بہ تعداد کثیر ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس مرض کا حملہ کم سنی اور بالغ العمری میں ہوتا ہے اور مریض کی عمر کو بہت گھٹا دیتا ہے اسلئے معقولیت کیساتھ توقع کی جاسکتی ہے کہ جذامیوں میں ۶۰ یا اس سے زائد عمر پر بہت کم زندہ رہتے ہونگے لیکن شکل مندرجۂ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت حال ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تختہ جات عمر درست نہیں ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں ۶۰ و زائد عمر پر اناث کے جو اندراجات ہوئے ہیں اس کی مزید وضاحت شکل حاشیہ سے ہوجاتی ہے



۱۰ سال سے کم عمر پر جذامیوں کا تناسب نہایت کم ہے ۱۰ سالہ عمر کے بعد ہر دس سالہ میعاد پر ۶۰ سالہ عمر تک متعدیہ بڑھتا پایا جاتا ہے اور اسکے بعد تناسب میں گھٹاؤ ہے۔

۲۱۹۔ نقائص جسمانی بلحاظ اقوام۔ تختہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ بلحاظ کثرت تعداد اہمیت رکھنے والی چاروں قوموں میں کل نقائص جسمانی کے اعتبار سے مجموعی طور پر کس درجہ متاثر ہوتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر مسلمان ان نقائص میں زیادہ گرفتار ہیں اور اقوام قدیر سب سے کم۔ ہنود مسلمانوں سے کم اور عیسائی ہنود سے بھی کم مبتلا ہیں۔

قوم	جملہ تعداد معذورین	تناسب فی لاکھ
ہندو	۲۵۰۱۳	۲۳۵
مسلمان	۳۲۰۰	۲۴۶
عیسائی	۱۲۵	۲۰۰
اقوام قدیمہ	۸۴۲	۱۹۵

۲۲۰۔ تقسیم بلحاظ ذات یا قوم۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے معذورین کے تناسب کا مقابلہ تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے صرف دیوانگی کے لحاظ سے تلنگانہ میں زیادہ مبتلا ہیں اور دوسرے تینوں نقائص کے اعتبار سے مرہٹواڑی کی حالت خراب ہے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہوگا

خطہ قدرتی	تعداد فی لاکھ نفوس ہر جنس مبتلا سے							
	جنون		بہرہ گونگا پن		نابینائی		جذام	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
تلنگانہ	۳۰	۲۴	۲۳	۱۶	۱۱۳	۱۱۶	۴۰	۱۹
مرہٹواڑی	۱۶	۱۰	۴۱	۳۰	۱۸۹	۲۰۰	۵۳	۲۱

کہ ملک سرکار عالی میں رہنے والی اہم قوموں کے منجملہ ہنود۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں یہ تعداد کثیر رہتے ہیں اور صرف مسلمان ہی ایسے ہیں جن کی غالب تعداد مرہٹواڑی میں بود و باش رکھتی ہے جیسا کہ تختہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا۔ مختلف ہندو ذاتوں کے منجملہ کولی ذات میں ذکور و اناث دونوں اعتبار سے دیوانوں کا تناسب بہت زیادہ ہے یعنی ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۱۲۳ ذکور اور ۵۰ اناث کولی کے بعد گونڈ لا کا درجہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں ذاتیں معاشرتی توازن میں فروتر درجہ پر ہیں اس لئے

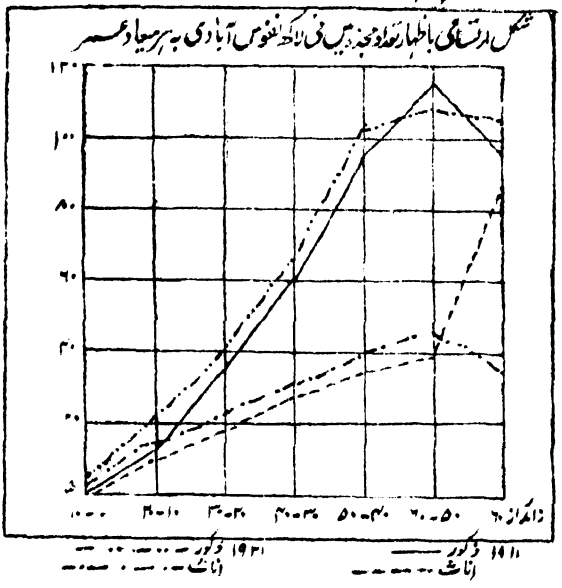
قوم	تناسب فیصدی بلحاظ تعداد ساکنین	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی
ہندو	۵۲	۴۸
مسلمان	۴۴	۵۶
اقوام قدیمہ عیسائی	۶۸	۳۲
	۸۰	۲۰

ان میں زیادہ تر مسکرات کا رواج ہی اس مرض کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس دلہ میں کولیوں کی ذات کے تختہ جات میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کل نقائص میں ان کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں کولی ۲۶۶۸۴۰ تھے اور ۱۹۲۱ء میں ان کی مجموعی تعداد صرف ۳۹۸۱۹ ظاہر ہوئی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یا تو سابقہ مردم شماری میں ان کی تعداد میں بہت مبالغہ کیا گیا تھا یا ان میں سے اکثر نے اس مردم شماری میں اپنے آپ کو دوسری ذاتوں کے تحت درج کرایا ہے۔ یہ صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کی وضاحت ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس ذات کو باعتبار نقائص اس کا موجودہ ناقابل رشک مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔

اس دہ سالہ دوران میں منور۔ متراسی۔ برہمن۔ کاپو اور کومٹی میں فی لاکھ نفوس دیوانے مردوں کے تناسب میں (۱) سے (۲۹) تک انحطاط ہوا ہے۔ تلگا۔ سالے۔ دمنگر۔ لنگایت۔ گلا۔ مرمٹہ۔ گونڈلا اور کولی کے اسی تناسب میں فی لاکھ آبادی ذکور (۱) سے (۱۰۷) تک ترقی ہوئی ہے۔ دیوانی عورتوں کے لحاظ سے صرف چار ذاتیں یعنی کومٹی۔ دمنگر۔ کاپو اور تلگا ۱۹۱۱ء کے تناسب سے کمتر تناسب کا اظہار کرتی ہیں اور کمی فی لاکھ نفوس آبای اناث (۱) سے (۷) تک ہوتی ہے۔ متراسی اور سالے وہی تناسب رکھتے ہیں جو دس سال قبل رکھتے تھے اور بقیہ ذاتیں نسبتاً زیادہ مبتلائے آزار معلوم ہوتی ہیں۔ کولی میں تو سب سے زیادہ اضافہ ہے یعنی (۴۵) فی لاکھ اناث کل ذاتوں اور اقوام میں جنون سے سب سے کم متاثر بیڈر مرد اور سنگلا عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کومٹی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے اس مرض میں زیادہ مبتلا تھے اب اپنی حالت کو اس دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس ذات نے جو دیوانوں کا تناسب ظاہر کیا ہے وہ دوسری چھ ذاتوں کے تناسب سے بھی کمتر ہیں۔

اب دوسری قوموں کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں مغل جنون میں زیادہ مبتلا ہیں اور اُن کا تناسب ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۳۶ ذکور اور ۴۹ اناث کا ہے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء کے علی الترتیب (۱۱) اور (۶) کے تناسب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قوم کی تعداد میں فیصد ۴۹ کی حد تک اضافہ ہوا ہے اور اس لئے معذورین کی تعداد میں جو زیادتی ہے وہ صحت شمار اور صحت اندراج کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مغل کے بعد شیخ کا درجہ ہے اور انکے بعد سید اور پٹھان ہیں۔ ان تینوں قوموں میں مجنون عورتوں کا تناسب مجنون مردوں کے تناسب سے کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر کل اسلامی قوموں کا کمترین تناسب اناث (۱۰ فی لاکھ) مخصوص ۲۵

شکل ارتسامی باظہار تعداد مجذومین فی لاکھ نفوس آبادی بہ ہر میعاد عمر



۱۰ سال سے کم عمر پر جذامیوں کا تناسب نہایت کم ہے ۱۰ سال عمر کے بعد ہر دس سال میعاد پر ۶۰ سالہ عمر تک معتدبہ اضافہ پایا جاتا ہے اور اسکے بعد تناسب میں گھٹاؤ ہے۔

۲۱۹۔ نقائص جسمانی بلحاظ اقوام۔ تختہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ بلحاظ کثرت تعداد اہمیت رکھنے والی چاروں قوموں کل نقائص جسمانی کے اعتبار سے مجموعی طور پر کس درجہ متاثر ہوتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر مسلمان ان نقائص میں زیادہ گرفتار ہیں اور اقوام قدیمہ سب سے کم۔ ہنود مسلمانوں سے کم اور عیسائی ہنود سے بھی کم مبتلا ہیں۔

قوم	تعداد مصدورین	تناسب فی لاکھ
ہندو	۲۵۰۱۳	۲۳۵
مسلمان	۳۲۰۰	۲۴۶
عیسائی	۱۳۵	۲۰۰
اقوام قدیمہ	۸۴۲	۱۹۵

۲۲۰۔ تقسیم بلحاظ ذات یا قوم۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے مصدورین کے تناسب کا مقابلہ تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے صرف دیوانگی کے لحاظ سے تلنگانہ میں زیادہ مبتلا ہیں اور دوسرے تینوں نقائص کے اعتبار سے مرہٹواڑی کی حالت خراب ہے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہوگا

خطہ قدرتی	تعداد فی لاکھ نفوس ہر جنس مبتلا کے							
	جنون		بہرہ گونگا پن		نابینائی		جذام	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
تلنگانہ	۳۰	۲۴	۲۳	۱۷	۱۱۳	۱۱۷	۴۰	۱۹
مرہٹواڑی	۱۶	۱۰	۴۱	۳۰	۱۸۹	۲۰۰	۵۳	۲۱

کہ ملک سرکار عالی میں رہنے والی اہم قوموں کے منجملہ ہنود۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر رہتے ہیں اور صرف مسلمان ہی ایسے ہیں جن کی غالب تعداد مرہٹواڑی میں بود و باش رکھتی ہے جیسا کہ تختہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا۔ مختلف ہندو ذاتوں کے منجملہ کولی ذات میں ذکور و اناث دونوں اعتبار سے دیوانوں کا تناسب بہت زیادہ ہے یعنی ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۱۲۳ ذکور اور ۵۰ اناث کولی کے بعد گونڈ لاکا درجہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں ذاتیں معاشرتی توازن میں فروتر درجہ پر ہیں اس لئے

قوم	تناسب فیصدی حاملہ تعداد بہ ساکنین	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی
ہندو	۵۲	۴۸
مسلمان	۴۴	۵۶
اقوام قدیمہ عیسائی	۶۸	۳۲
	۸۰	۲۰

ان میں زیادہ تر مسکرات کا رواج ہی اس مرض کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس دہلہ میں کولیوں کی ذات کے تختہ جات میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کل نقائص میں ان کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں کولی ۲۶۶۸۴۰ تھے اور ۱۹۲۱ء میں ان کی مجموعی تعداد صرف ۳۹۸۱۹ ظاہر ہوئی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یا تو سابقہ مردم شماری میں ان کی تعداد میں بہت مبالغہ کیا گیا تھا یا ان میں سے اکثر نے اس مردم شماری میں اپنے آپ کو دوسری ذاتوں کے تحت درج کرایا ہے۔ یہ صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کی وضاحت ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس ذات کو باعتبار نقائص اس کا موجودہ ناقابل رشک مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔

اس دہ سالہ دوران میں منور۔ متراسی۔ برہمن۔ کاپو اور کومٹی میں فی لاکھ نفوس دیوانے مردوں کے تناسب میں (۱) سے (۲۹) تک انحطاط ہوا ہے۔ تلگا۔ سالے۔ دمنگر۔ لنگایت۔ گلا۔ مرہٹہ۔ گونڈلا اور کولی کے اسی تناسب میں فی لاکھ آبادی ذکور (۱) سے (۱۰۷) تک ترقی ہوئی ہے۔ دیوانی عورتوں کے لحاظ سے صرف چار ذاتیں یعنی کومٹی۔ دمنگر۔ کاپو اور تلگا ۱۹۱۱ء کے تناسب سے کمتر تناسب کا اظہار کرتی ہیں اور کمی فی لاکھ نفوس آبادی اناث (۱) سے (۷) تک ہوتی ہے۔ متراسی اور سالے وہی تناسب رکھتے ہیں جو دس سال قبل رکھتے تھے اور بقیہ ذاتیں نسبتاً زیادہ مبتلائے آزار معلوم ہوتی ہیں۔ کولی میں تو سب سے زیادہ اضافہ ہے یعنی (۴۵) فی لاکھ اناث کل ذاتوں اور اقوام میں جنون سے سب سے کم متاثر بیڈر مرد اور منگلا عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کومٹی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے اس مرض میں زیادہ مبتلا تھے اب اپنی حالت کو اس دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس ذات نے جو دیوانوں کا تناسب ظاہر کیا ہے وہ دوسری چھ ذاتوں کے تناسب سے بھی کمتر ہیں۔

اب دوسری قوموں کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں مغل جنون میں زیادہ مبتلا ہیں اور ان کا تناسب ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۳۶ ذکور اور ۴۹ اناث کا ہے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء کے علی الترتیب (۱۱) اور (۶) کے تناسب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قوم کی تعداد میں فیصد ۴۹ کی حد تک اضافہ ہوا ہے اور اس لئے معذورین کی تعداد میں جو زیادتی ہے وہ صحت شمار اور صحت اندراج کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مغل کے بعد شیخ کا درجہ ہے اور انکے بعد سید اور پٹھان ہیں۔ ان تینوں قوموں میں مجنون عورتوں کا تناسب مجنون مردوں کے تناسب سے کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر کل اسلامی قوموں کا کمترین تناسب اناث (۰۰) فی لاکھ) مخصوص ۲۵

ہندو ذاتوں میں سے (۰) کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے تو ان کا ارفع تناسب (۴۹ فی لاکھ) باستثناء ایک ذات کے کل ہندو ذاتوں کے ارفع تناسب سے بالاتر ہے۔ ذکور کے تناسب کے اعتبار سے ان کا کمترین تناسب (۱۸) ہندو ذاتوں کے تناسب سے افزوں ہے اور ان کا ارفع تناسب (۲۲) ہندو ذاتوں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں نسبتاً ہندو سے زیادہ جنون پھیلا ہوا ہے۔ دارالمجانین کے اعداد بھی اس خیال کے مؤید معلوم ہوتے ہیں۔

دیسی عیسائی اور گونڈ مسلمانوں سے بہتر حالت میں نہیں معلوم ہوتے۔ ان میں نہ صرف دونوں جنونی مرد اور جنونی عورتوں کا تناسب ہی بڑھا ہوا ہے بلکہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں بھی بہت اضافہ معلوم ہوتا ہے۔

گونڈ اور لمبارڈوں میں بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر دیوانگی کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

بہرے گونگے پن میں بھی کوئی زیادہ مبتلا ہیں۔ اس ذات کے ہر لاکھ نفوس میں ۱۶۴ مرد اور ۱۱۶ عورتیں اس نقص میں مبتلا ہیں۔ کولی کے بعد باعتبار بہرے گونگے مردوں کے چار کا اور باعتبار بہری گونگی عورتوں کے برہمن کا درجہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں ذاتوں کا تناسب کولی کے تناسب سے تقریباً نصف ہے۔ صرف چار ذاتوں یعنی بھوئی۔ گلا۔ مالا اور وڈر میں بمقابلہ بہرے گونگے مردوں کے بہری گونگی عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور کل ذاتوں اور قوموں کے منجملہ صرف کلال ہی اس نقص میں کم مبتلا ہیں۔

۱۹۱۱ء کے تناسب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ اضافہ کولیوں میں یعنی ۱۰۲ کا اضافہ ذکور کے تناسب میں اور ۹۷ کا اضافہ عورتوں کے تناسب میں رونما ہوا ہے۔ دوسری ذاتیں جنہیں مرد اور عورت دونوں اعتبار سے بہرے گونگوں میں زیادتی ہوئی ہے۔ وہ برہمن۔ دھنگر اور لنگایت ہیں۔ اسکے برخلاف تلگا۔ کومٹی۔ ستراسی۔ منور۔ کاپو اور گلا میں تناسب گھٹ گیا ہے۔ یہ اخطاء بہرے گونگے مردوں میں فی لاکھ (۱۵) اور (۳۰) کے درمیان اور بہری گونگی عورتوں میں فی لاکھ ۵ سے ۲۴ تک ہوا ہے۔ گونڈ لاکے ذکور کے تناسب میں ۶ کی زیادتی اور اناث کے تناسب میں ۱۰ کی کمی ہوئی ہے اور ملک سرکار عالی کے تناسب میں اوّل الذکر کے اعتبار سے ۶ کی کمی اور موخر الذکر کے اعتبار سے ایک کی زیادتی رونما ہوئی ہے۔ مرہٹوں میں ذکور کے تناسب میں ۷ کی زیادتی ہے اور اناث کا تناسب علیٰ حالہ قائم ہے۔

مسلمانوں میں پٹھان برسرفہرست ہیں اور اونکے ہرجنس کی لاکھ آبادی میں بہرے گونگے مرد ۲ ۷ اور بہری گونگی عورتیں ۴۹ ہیں۔ ذکور اور اناث دونوں کا تناسب کل ہندو مخصوص ذاتوں کے تناسب سے بجز دو ذاتوں کے بہت زیادہ ہے۔ اسلئے یہ نقص ہنود سے زیادہ ملوں میں پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ملوں کے بعد بہرے گونگے مردوں کے تناسب کے اعتبار سے پٹھانوں کا اور بہری گونگی عورتوں کے اعتبار سے سیدوں کا درجہ ہے۔ سیدوں اور شیخوں کے حالات بتاتے ہیں کہ ان میں بہ نسبت ذکور کے اُناث میں یہ نقص زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ مسلمانوں میں اناث معذورین کے اعتبار سے پٹھانوں میں اور ذکور معذورین کے اعتبار سے سیدوں میں تناسب سب سے کم ہے

دیسی عیسائیوں میں بہرے گونگوں کا تناسب مخصوص ہندو ذاتوں کی نصف تعداد کے تناسب سے اور چار مسلمان قوموں کے منجملہ ۲ قوموں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ دیوانگی کی طرح بہرے گونگے پن کے لحاظ سے بھی گونڈوں میں معذورین کا تناسب لمباڑوں سے زیادہ ہے۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مغل قوم کے اعداد میں بہت اضافہ (ذکور کے تناسب میں ۴۹ کا اور اناث کے تناسب میں ۲۴ کا) ہوا ہے اور شیخ و سید میں فی لاکھ ذکور علی الترتیب (۱۳) اور (۷) کی کمی اور بہری گونگی عورتوں میں علی الترتیب (۸) اور (۱۴) کی زیادتی ہوئی ہے اور پٹھانوں میں اول الذکر جنس میں ۳۰ کی زیادتی اور موخر الذکر جنس میں (۷) کی کمی ہوئی ہے۔ دیسی عیسائیوں میں مردوں کا تناسب بقدر (۹) کے گھٹا ہے اور عورتوں کا تناسب بقدر (۶) کے بڑھ گیا ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ گونڈوں میں بہرے گونگے مرد ۴۰ فی لاکھ تک اور بہری گونگی عورتیں صرف (۵) فی لاکھ تک بڑھ گئی ہیں۔ اسکے برخلاف لمباڑوں کا تناسب علی الترتیب بقدر (۱۲) اور (۱۷) کے گھٹ گیا ہے۔

نابینائی میں بھی کولی سب سے زیادہ گرفتار ہیں اور بیڈر سب سے کم جیسی کہ توقع ہونی چاہیے اکثر ہندو ذاتوں اور کل مسلمان قوموں اور دیسی عیسائیوں میں بہ نسبت مردوں کے عورتیں اس معذوری میں زیادہ مبتلا ہیں۔ اسکی وجہ زیں قبل ظاہر کر دیجا چکی ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ گونڈوں میں بمقابلہ لمباڑوں کے اندھوں کا تناسب زیادہ ہے۔

بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اکثر ہندو ذاتوں مثلاً برہمن۔ گونڈلا۔ کولی۔ لنگایت مرہٹہ اور سالے میں نابینا مردوں اور نابینا عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور ایسی ذاتیں جیسی کہ گلّا۔ کاپو اور کومٹی ہیں کمی تناسب کا اظہار کرتی ہیں۔

مسلمان اقوام اور اقوام قدیمہ میں اندھوں کا تناسب ۱۰ سال قبل کے مقابلہ میں بہت زیادہ

ہوگیا ہے اور بیش ترین اضافہ اوّل الذکر اقوام کے منجملہ مغل میں اور موخر الذکر اقوام کے منجملہ گونڈ میں واقع ہوا ہے۔
اُن تمام ذاتوں اور قوموں میں جن کے متعلق بحث ہوچکی ہے جذامی عورتوں کا تناسب جذامی مردوں کے تناسب سے بہت کم ہے اس نقص کے اعتبار سے بھی کولی برہمر فہرست ہوتے ہیں جن کی ہر جنس کی ایک لاکھ آبادی میں ذکور کا (۲۵۱) اور اناث کا (۱۲۲) تناسب ہوتا ہے۔ بقیہ مخصوص ہندو ذاتوں کا تناسب تقریباً ان اعداد کی تہائی سے زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانوں میں جذامیوں کا تناسب اکثر ہندو ذاتوں کے تناسب سے زیادہ نہ ہوتا لیکن مغلوں کی وجہ سے ہوگیا ہے جنہیں مرد جذامیوں کا تناسب (۱۲۲ فی لاکھ) بہت بڑھا ہوا ہے۔ اسکے بالمقابل عیسائیوں میں اکثر ہندو ذاتوں سے تناسب زیادہ معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ بلاشبہ عیسائیوں کے تختہ جات کی زیادہ صحت اور دارالمجذومین میں زیر علاج عیسائیوں کی کثیر تعداد (۱۰) نفوس ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ منود کی تقریباً تمام ذاتوں میں اور بالعموم مسلمانوں میں اور اقوام قدیمہ میں بھی جذامیوں کا تناسب زیادہ ہوگیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وطن میں جذامیوں کا شمار زیادہ صحت کیساتھ ہوا اور نسبتاً بہت کم معذور تختہ جات میں مدرج ہونے سے بچ سکے۔

۲۲۱۔ تعداد دارالمجانین و دارالمجذومین۔ ملک سرکار عالی میں صرف ایک دارالمجانین ہے اور صدر مجلس بلدہ حیدرآباد کیساتھ اس کا الحاق ہے۔ مردم شماری حالیہ کے وقت اسمیں زیر علاج یا زیر مشاہدہ ۹۶ مرد اور ۲۶ عورتیں یا جملہ (۱۲۲) نفوس تھے جنکے منجملہ ۵۱ مرد اور ۶ عورتوں کا مقام ولادت بلدہ حیدرآباد سے باہر تھا جنمیں سے ۴ مردوں کا مقام پیدائش برطانوی ہند تھا۔ رپورٹ نظم ونسق صدر محاسبی بابتہ ۱۳۲۹ف (من ابتدائے ۱۹۱۹ء لغایتہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۰ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال میں ۹۶ نفوس (۷۳ ذکور اور ۲۳ اناث) دارالمجانین میں داخل ہوئے۔ ان میں سے (۵۰) بلدہ حیدرآباد کے باشندے تھے اور ۴۶ اضلاع سے آئے تھے۔ مذہبی اعتبار سے ان میں ۵۱ مسلمان ۴۲ ہندو اور ۳ عیسائی تھے بلحاظ پیشہ درجہ بندی کیجائے تو، ملازم سرکار، ملازمین خانگی اور ۵ مزارعین۔ ۱ تاجر ۳ دستکار اور ۷۳ مختلف پیشہ کرنے والے تھے۔ عمر کے لحاظ سے ۸ نفوس اندرون ۲۰ سالہ ۶۷ نفوس ۲۰ اور ۴۰ سال کے درمیان۔ ۱۱ نفوس ۴۰ اور ۶۰ سال کے درمیان۔ اور صرف ایک شخص ۶۰ سال سے زائد عمر والا ہے۔ ان اشخاص کے جنون کے اسباب عہدہ داران طبی نے حسب ذیل بیان کئے تھے۔

۲۶ مخدرات کے کثرت استعمال سے۔ ۱۱ بخار سے۔ ۷ غیر معتدل شراب نوشی سے۔ ایک لُو لگنے سے۔ ۶ کثرت مطالعہ سے۔ ۲۰ تفکرات دماغی سے۔ ۷ صرع سے۔ اور ۱۸ دوسرے اسباب سے

مجنون ہوئے تھے۔ مجموعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اوائل عمری کی غیر معتدل عادتیں توازنِ دماغی کو درہم برہم کرنے میں بڑی زبردست سبب بن جاتی ہیں۔

جذامیوں کے لئے ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی دارالمجذومین بمقام ڈچپلی ضلع نظام آباد واقع ہے جس کا افتتاح ۱۹۱۶ء میں ہوا تھا۔ اس کا قیام ویسلین مشنری سوسائٹی کے طرف سے ہوا۔ اور سرکار عالی نے بعطائے چندہ تعمیر المکنہ و۔ ایکرار اضی بلاقیمت و محاصل اسکی فیاضانہ امداد فرمائی۔ دارالمجذومین میں فی الحال عورتوں کے لئے (۵) رہائشی وارڈز احاطۂ زنانہ میں اور مردوں کے لئے (۱۱) رہائشی عام وارڈز اور مریضان خانگی کے لئے ۲ قطعہ (B LOCKS) ہیں ایک دواخانہ کا وارڈ۔ جذامی اطفال کی ایک رہائش گاہ اور مریضوں کے لئے ایک مدرسہ اور ایک دارالمطالعہ بھی ہے۔ بالغ العمر مریضوں کے لئے ۲ قطعات تحقیق و مشاہدہ ہیں۔ اور اشیاء خوراک فروخت کرنے کی ایک دوکان ہے۔ دارالمجذومین کا انگریزی اسٹاف ایک مہتمم۔ ایک عہدہ دار طبی اور ایک تیماردار دایہ (NURSE SISTER) پر مشتمل ہے اور تھوڑا سا دیسی عملہ بھی ہے۔ دارالمجذومین کو سرکاری امداد بحساب ماہانہ (حصہ) فی کس پہلے ۱۰۰ مریضوں کے لئے اور (عہ) فی کس اس کے بعد کے ۱۴۵ مریضوں کے لئے مقرر ہے اور جذامی قیدیوں کے لئے فی کس (لہ) ماہانہ ملتے ہیں۔ تبلیغی جماعت نے سرکار سے وعدہ کیا ہے کہ دین عیسوی کی تعلیم غیر لازمی ہوگی۔ اور ہر مریض کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائیگا دارالمجذومین کا کل طبی کام ڈاکٹر مور محقق جذام سرکار عظمت مدار کے مشورے سے انجام پاتا ہے اور ETHYLESTER CHAUL-MOOGRA اور روغنیات HYDNOCARPUS اور ویکسنس VACCINES کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ پادری جی ایم کر صاحب مہتمم دارالمجذومین جن کا میں اس فقرہ کے مندرجہ تفصیلات کے لئے ممنون ہوں۔ بیان کرتے ہیں کہ جو علاج ہو رہا ہے اس سے نہایت حیرت انگیز نتائج مترتب ہوئے ہیں اور جن مریضوں میں علامات مرض باقی نہیں رہے اُن کو اپنی قدیم زندگی اور مصروفیت کی طرف عود کرنے کی اجازت اس شرط کیساتھ دیگئی ہے کہ عہدہ دار طبی دارالمجذومین سے ایک مدت مقررہ پر دوبارہ تشخیص کرائیں۔ دارالمجذومین کی ابتداء ۱۷ بیماروں سے ہوئی تھی اور اب اسمیں ۲۶۸ نفوس (۲۰۷) مرد اور (۶۱) عورتیں ہیں۔ انکے منجملہ (۱۵) مسلمان (۱۸۲) ہندو اور (۷۱) عیسائی ہیں۔ ان میں سے ۱۲۱ کا مقام ولادت اندون ضلع نظام آباد ہے۔ اور ۱۴۶ دوسرے اضلاع کے اور ایک صوبہ مدراس کا متولد ہے۔ یہ کل مریض بجز (۲) کے رعایائے ملک سرکار عالی ہیں فقط

ذیلی تختہ ا۔ تعداد معذورین جملہ آبادی فی ایک لاکھ۔ گذشتہ پانچ مردم شماریوں کے اعداد درج ہیں

ضلع اور تعداد تقسیم	مجنون								گونگا اور بہرا							
	ذکور					اناث			ذکور					اناث		
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱		۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ریاست	۲۳	۲۳	۴	۱۸	۳۰	۱۷	۱۵	۲	۲	۱۶	۳۱	۳۷	۷	۴۶	۳۹	۲۳	۲۹	۴	۳۰	۲۹
تلنگانہ	۳۰	۳۴	۶	۲۴	۳۶	۲۴	۲۵	۲	۲	۱۹	۲۳	۴۳	۶	۵۹	۵۲	۱۷	۳۲	۳	۳۷	۳۱
ششہر حیدرآباد	۸۶	۸۲	۴۹	۴۳	۳۴	۴۰	۳۰	۱۳	۱۱	۹	۱۶	۱۸	۱۴	۳۹	۵۹	۹	۱۵	۶	۳۰	۳۲
اطراف بلدہ	۱۶	۳۶	۱	۲۵	۲۳	۲۱	۲۱	۰	۱۸	۱۷	۳۰	۳۵	۰	۶۲	۵۷	۲۹	۳۶	۲	۴۰	۲۹
ورنگل	۱۹	۲۵	۵	۲۴	۴۱	۱۴	۲۷	۰	۱۷	۲۰	۲۵	۵۵	۷	۷۱	۵۳	۱۴	۴۷	۵	۴۳	۳۴
کریمنگر	۲۴	۳۴	۲	۲۰	۴۰	۲۳	۲۴	۱	۱۳	۲۸	۱۶	۳۵	۲	۵۲	۵۳	۱۲	۲۱	۲	۲۵	۳۰
عادل آباد	۲۲	۲۷	۲	۲۵	۰	۱۵	۱۹	۲	۱۴	۸	۱۸	۳۵	۸	۳۳	۲۵	۱۴	۲۴	۳	۲۹	۱۹
میدک	۴۲	۴۳	۳	۳۲	۳۸	۳۶	۳۳	۳	۱۶	۲۵	۳۴	۶۵	۶	۶۸	۵۹	۲۶	۳۹	۲	۶۱	۲۵
نظام آباد	۴۵	۴۷	۴	۲۴	۳۲	۲۹	۲۲	۳	۱۶	۱۲	۲۳	۳۱	۴	۲۷	۳۴	۱۸	۲۷	۴	۱۶	۱۶
محبوب نگر	۲۹	۲۳	۱	۱۳	۳۸	۲۸	۲۴	۱	۱۲	۲۱	۲۲	۶۳	۱۲	۶۹	۸۹	۱۳	۴۸	-	۴۴	۶۹
نلگنڈہ	۱۹	۳۰	۰	۲۴	۴۰	۲۴	۳۳	۰	۱۴	۱۹	۲۲	۵۱	۱	۶۴	۳۲	۱۷	۳۵	۱	۳۸	۱۵
مرہٹواڑی	۱۶	۱۲	۲	۱۲	۲۷	۱۰	۶	۱	۶	۱۵	۴۱	۳۱	۱۰	۳۶	۵۰	۳۰	۲۶	۵	۲۴	۳۰
اورنگ آباد	۱۸	۷	۲	۱۷	۳۶	۷	۴	۱	۵	۱۹	۴۷	۱۵	۱	۴۲	۹۲	۳۱	۱۶	۴	۲۳	۵۳
بیڑ	۱۹	۱۲	۲	۱۰	۳۷	۸	۶	۱	۷	۲۲	۳۷	۲۸	۱	۴۳	۱۱۹	۲۴	۲۰	۷	۲۵	۶۹
ناندیڑ	۱۳	۱۲	۳	۱۲	۲۳	۶	۷	۳	۷	۱۴	۴۲	۴۰	۱	۴۰	۴۱	۳۱	۳۵	۶	۳۱	۲۳
پربھنی	۱۱	۱۰	۴	۱۳	۳۲	۱۸	۴	۰	۵	۲۲	۴۷	۳۰	۱۲	۳۳	۲۶	۳۰	۲۳	۴	۲۲	۱۳
گلبرگہ	۲۱	۱۵	۲	۹	۲۲	۱۴	۱۰	۲	۵	۱۳	۳۸	۳۶	۷	۳۴	۳۹	۳۳	۳۴	۵	۲۲	۱۸
عثمان آباد	۱۵	۹	۲	۲۴	۲۲	۶	۳	۰	۴	۱۱	۳۱	۳۲	۱۳	۳۳	۳۵	۲۳	۲۶	۵	۲۲	۲۲
رائچور	۱۳	۹	۱	۱۰	۷	۱۵	۴	-	۶	۶	۳۶	۲۹	۱۳	۳۳	۱۸	۲۶	۲۱	۱۴	۲۴	۱۲
بیدر	۱۶	۱۶	۱	۱۶	۲۵	۱۱	۸	۰	۹	۹	۴۷	۴۲	۵	۴۹	۴۵	۳۹	۲۹	۴	۲۵	۲۲

ذیلی تختہ ا۔ تعداد معذورین جملہ آبادی فی ایک لاکھ۔ گذشتہ پانچ مردم شماریوں کے اعداد درج ہیں

ضلع اور معذوری کی قسم	اندھے										جذامی									
	ذکور					اُناث					ذکور					اناث				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۶	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
ریاست	۱۵۰	۱۲۲	۱۵	۱۰۰	۱۲۸	۱۵۷	۱۲۱	۹	۸۴	۱۱۰	۴۷	۴۱	۴	۳۹	۴۲	۲۰	۱۵	۲	۱۳	۱۸
تلنگانہ	۱۱۳	۱۰۹	۹	۸۴	۱۰۵	۱۱۷	۱۰۹	۶	۷۰	۸۶	۴۰	۴۲	۴	۳۴	۳۲	۱۹	۱۷	۱	۱۲	۱۴
شہر حیدرآباد	۸۹	۴۸	۲۱	۶۹	۹۳	۱۱۱	۳۸	۱۷	۵۷	۶۷	۲۳	۱۳	۵	۳۳	۲۵	۹	۷	۲	۱۷	۱۶
اطراف بلدہ	۱۳۷	۱۳۲	۷	۱۱۶	۱۴۵	۱۰۹	۱۳۵	۲	۱۰۵	۱۲۸	۳۷	۴۱	۰	۴۵	۴	۹	۱۴	۰	۸	۱۴
ورنگل	۶۹	۸۲	۱۰	۲۷	۸۸	۷۵	۷۶	۵	۶۴	۷۱	۲۴	۳۰	۴	۲۴	۲۴	۱۵	۱۶	۱	۱۳	۱۳
کریم نگر	۸۳	۹۱	۵	۶۳	۹۹	۹۱	۷۹	۳	۴۶	۸۸	۳۲	۳۹	۳	۲۷	۳۴	۱۸	۱۴	۰	۹	۱۲
عادل آباد	۱۰۰	۸۶	۱۲	۶۴	۷۶	۷۴	۱۰۳	۴	۵۷	۹۴	۲۰	۱۹	۴	۳۸	۳۰	۱۰	۱۴	۲	۱۱	۲۶
میدک	۱۳۲	۱۳۵	۱۰	۱۶۶	۱۴۴	۱۶۲	۱۵۱	۵	۱۳۴	۱۰۶	۵۷	۹	۷	۹۹	۶۲	۲۹	۲۲	۰	۲۲	۲۲
نظام آباد	۱۶۳	۱۰۸	۸	۵۱	۷۶	۱۳۵	۱۰۰	۸	۳۸	۵۶	۱۴۲	۸۷	۴	۳۹	۳۸	۵۶	۳۵	۵	۱۵	۱۷
محبوب نگر	۱۷۶	۱۸۱	۱۱	۱۰۹	۱۷۵	۲۰۳	۱۸۶	۹	۹۹	۱۲۱	۳۹	۳۵	۶	۲۲	۲۶	۲۰	۱۵	۲	۱۰	۱۲
نلگنڈہ	۱۰۸	۱۱۹	۳	۹۳	۶۵	۱۱۷	۱۱۷	۴	۷۸	۶۱	۲۹	۳۳	۱	۲۳	۱۸	۱۴	۱۵	۰	۶	۹
مرہٹواڑی	۱۸۹	۱۳۵	۲۳	۱۲۱	۱۵۸	۲۰۰	۱۳۳	۱۳	۱۰۲	۱۴۱	۵۳	۳۹	۲	۴۲	۵۴	۲۱	۱۴	۱	۱۳	۲۲
اورنگ آباد	۲۵۲	۱۲۴	۳۸	۱۵۱	۳۲۶	۲۷۱	۱۳۴	۲۰	۱۱۹	۲۹۰	۵۷	۲۳	۷	۵۴	۱۳۱	۲۳	۱۴	۱	۱۲	۴۶
بیسٹر	۲۴۷	۱۵۸	۲۳	۱۴۰	۲۴۷	۴۵۵	۱۵۱	۱۶	۱۲۳	۲۴۵	۸۸	۶۰	۲	۵۶	۸۷	۳۸	۲۱	۲	۱۷	۳۷
ناندیڑ	۱۹۶	۱۴۴	۲۰	۴۶	۱۴۷	۱۸۶	۱۵۳	۷	۴۰	۱۴۱	۳۵	۳۳	۲۲	۲۲	۳۲	۱۴	۱۱	۳	۷	۱۰
پربھنی	۳۲۰	۱۸۸	۲۶	۱۳۴	۱۰۵	۲۶۶	۱۹۱	۱۳	۱۱۶	۸۳	۲۸	۲۰	۴	۲۰	۲۳	۱۰	۴	۰	۷	۱۳
گلبرگہ	۱۴۶	۱۰۶	۲۰	۷۸	۱۰۵	۱۴۶	۱۱۰	۱۳	۵۹	۸۲	۷۲	۴۱	۷	۳۶	۲۵	۳۱	۱۳	۵	۱۳	۹
عثمان آباد	۱۹۸	۱۴۴	۱۴	۱۱۷	۱۲۲	۱۸۶	۱۳۳	۱۰	۸۸	۹۳	۹۰	۹۱	۵	۸۰	۶۴	۳۴	۲۳	۳	۲۱	۲۸
رائچور	۸۰	۶۸	۱۰	۴۵	۳۶	۷۶	۵۰	۷	۴۲	۳۲	۱۷	۲۱	۲	۳۵	۱۹	۹	۱۴	۴	۱۱	۱۱
بیدر	۲۴۱	۱۷۹	۲۳	۱۴۹	۹۶	۲۵۶	۷۷	۱۴	۱۲۷	۸۲	۵۸	۳۸	۵	۳۶	۳۰	۱۸	۱۱	۱	۱۱	۱۳

نوٹ نمبر ۱ - ۵۱ ذکور اور ۶ اُناث کو جو دارالمجانین متعلقہ سنٹرل جیل شہر حیدرآباد میں رہتے ہیں اور جنکی پیدائش بیرون شہر ہوئی ہے، خارج کرنے کے بعد اُس مقام کے مجانین کا صحیح تناسب فی کور و اُناث علی الترتیب ۶۲ اور ۲۰ تلنگانہ کیلئے ۲۸ اور ۲۴ ہے۔

نوٹ نمبر ۲ - ۱۲۲ ذکور اور ۲ اُناث کو جو دارالمجذومین ڈچ پلی ضلع نظام آباد میں رہتے ہیں اور جنکی پیدائش بیرون ضلع نظام آباد ہوئی ہے (اس تعداد میں سے صرف ایک عورت اور ۸ مرد ایسے ہیں جنکی پیدائش بیرون تلنگانہ ہوئی ہے) خارج کرنے کے بعد جذامیوں کا صحیح تناسب حسب ذیل ہے:-

	ذکور	اُناث
تلنگانہ	۴۰	۱۹
ضلع نظام آباد	۹۲	۴۶

ذیلی تختہ ۲۔ تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	مجنون								بہرا گونگا							
	ذکور					اناث			ذکور					اناث		
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶		
جملہ	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰	۱ر۰۰۰
۰ تا ۵	۳۳۵	۲۰۷	۲۹۳	۳۱۰	۳۳۸	۳۵۰	۲۶۷	۳۶	۵۵۰	۳۱۸	۷۰۷	۴۴۸	۴۴۶	۳۵۹	۲۲۸		
۵ تا ۱۰	۸۴۸	۷۸۸	۲۵۱	۸۵۲	۱ر۰۴۶	۸۵۲	۷۶۰	۷۳۷	۹۸۷	۱ر۰۷۰	۱ر۰۶۳	۱ر۴۲۰	۱ر۰۱۰	۱ر۰۸۶	۹۲۱		
۱۰ تا ۱۵	۱ر۱۴۲	۱ر۱۵۷	۶۲۸	۱ر۱۵۲	۹۷۴	۱ر۱۴۵	۱ر۲۵۴	۱ر۱۵۸	۱ر۱۸۸	۱ر۲۳۶	۱ر۲۳۹	۱ر۴۸۷	۱ر۲۳۱	۱ر۲۲۱	۸۸۵		
۱۵ تا ۲۰	۸۵۵	۸۶۶	۵۴۴	۱ر۰۳۶	۱ر۶۳۰	۱ر۰۶۰	۱ر۳۱۳	۶۳۲	۱ر۳۷۱	۱ر۱۰۵	۸۲۲	۹۹۵	۱ر۰۵۹	۹۵۳	۱ر۰۹۸		
۲۰ تا ۲۵	۱ر۰۱۹	۱ر۰۴۷	۹۲۰	۱ر۲۳۹	۱ر۸۵۴	۱ر۲۸۷	۱ر۱۱۵	۱ر۵۷۹	۱ر۲۹۸	۱ر۷۲۵	۹۳۸	۱ر۳۰۵	۹۶۱	۱ر۰۷۵	۱ر۶۴۴		
۲۵ تا ۳۰	۱ر۲۳۸	۱ر۲۴۸	۸۷۸	۱ر۱۰۴	۰	۱ر۰۸۸	۹۸۷	۷۳۷	۹۶۹	۰	۱ر۰۲۲	۱ر۱۱۸	۱ر۰۳۴	۹۸۳	۰		
۳۰ تا ۳۵	۱ر۱۱۵	۱ر۱۵۷	۵۹۰	۱ر۲۷۸	۱ر۷۵۵	۹۷۴	۱ر۱۰۶	۳ر۴۲۱	۹۸۷	۱ر۴۶۵	۸۷۳	۱ر۰۱۵	۱ر۱۳۳	۹۶۴	۱ر۴۵۳		
۳۵ تا ۴۰	۷۷۳	۷۳۱	۱ر۰۴۶	۶۷۸	۰	۶۴۳	۵۳۳	۱۰۵	۲۹۲	۰	۶۳۷	۵۱۱	۶۹۰	۵۳۵	۰		
۴۰ تا ۴۵	۹۵۷	۹۷۰	۱ر۱۳۴	۷۸۴	۱ر۱۵۲	۸۴۲	۸۵۹	۱ر۲۶۳	۷۵۰	۱ر۱۲۱	۶۶۷	۷۴۶	۸۳۷	۷۴۸	۱ر۳۱۸		
۴۵ تا ۵۰	۳۵۶	۵۲۴	۵۴۴	۲۹۰	۰	۴۳۵	۳۵۵	۱۰۵	۳۸۴	۰	۴۶۱	۲۵۰	۳۴۵	۳۸۹	۰		
۵۰ تا ۵۵	۵۶۱	۶۱۴	۴۶۰	۶۱۰	۸۸۷	۶۶۲	۷۲۱	۵۲۶	۵۴۸	۹۳۰	۵۷۷	۳۴۹	۲۹۶	۶۰۱	۱ر۵۲۶		
۵۵ تا ۶۰	۱۴۴	۲۰۷	۸۴	۱۳۵	۰	۱۵۱	۱۱۸	۰	۹۱	۰	۲۳۱	۷۵	۱۴۸	۲۲۰	۰		
۶۰ اور زائد از ۶۰	۶۵۷	۴۸۴	۶۲۸	۵۳۲	۳۶۴	۵۱۱	۶۱۲	۴۲۱	۵۸۵	۵۱۰	۷۶۳	۲۸۱	۱ر۰۱۰	۸۶۶	۹۲۶		

ذیلی تختہ ۲۔ تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	بہری گونگی					اندھا										
	اناث					ذکور					اناث					
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	
۱	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	
جملہ	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	
۰ تا ۵	۶۸۵	۵۲۱	۳۶۲	۴۶۳	۴۴۳	۶۰۶	۵۷۰	۵۹۴	۵۳۶	۴۳۶	۶۶۹	۴۰۴	۳۷۱	۴۹۶	۴۲۵	
۵ تا ۱۰	۱ر۰۵۲	۱ر۰۰۶	۹۹۵	۱ر۳۰۰	۸۰۲	۷۳۷	۸۰۱	۱ر۰۴۸	۱ر۰۲۲	۸۱۷	۹۹۵	۶۰۸	۹۴۸	۸۴۶	۷۱۴	
۱۰ تا ۱۵	۱ر۲۲۹	۱ر۵۵۹	۱ر۰۴۱	۱ر۰۹۲	۷۶۵	۹۱۴	۸۷۱	۱ر۰۱۳	۹۹۵	۷۶۷	۶۴۳	۶۰۲	۸۲۵	۷۶۰	۵۸۵	
۱۵ تا ۲۰	۸۰۵	۱ر۱۳۸	۱ر۰۸۶	۹۹۱	۹۹۲	۶۱۶	۶۷۷	۸۸۵	۶۸۹	۹۶۱	۴۹۰	۴۹۹	۷۴۲	۵۶۴	۶۴۰	
۲۰ تا ۲۵	۹۹۶	۱ر۱۱۶	۱ر۰۴۱	۱ر۰۲۷	۱ر۴۴۲	۶۵۱	۸۱۳	۸۷۳	۸۶۶	۱ر۵۳۱	۶۰۱	۷۱۵	۷۶۳	۷۳۸	۱ر۴۱۷	
۲۵ تا ۳۰	۹۰۴	۹۷۹	۱ر۱۷۶	۹۶۲	۱ر۵۴۷	۶۹۲	۸۱۶	۹۴۳	۸۸۵	...	۵۳۳	۶۶۲	۷۳۲	۷۵۹	...	
۳۰ تا ۳۵	۹۱۱	۷۶۹	۱ر۱۳۱	۹۲۶	...	۷۲۳	۸۳۰	۸۷۳	۸۵۲	۱ر۳۲۵	۷۲۶	۹۲۳	۹۲۸	۷۸۰	۱ر۳۶۹	
۳۵ تا ۴۰	۵۴۳	۵۰۰	۴۰۷	۴۸۰	...	۵۶۸	۵۱۱	۶۲۹	۵۲۹	...	۵۵۹	۵۰۲	۴۹۵	۵۴۵	...	
۴۰ تا ۴۵	۷۵۶	۷۹۰	۹۰۵	۷۳۰	۱ر۳۵۰	۷۷۳	۷۵۵	۷۱۰	۷۱۳	۱ر۳۵۷	۸۴۲	۸۴۴	۱ر۰۹۳	۹۳۵	۱ر۳۳۸	
۴۵ تا ۵۰	۴۱۷	۲۹۵	۳۶۲	۳۷۴	...	۵۰۳	۴۵۰	۲۹۷	۴۲۲	...	۴۵۸	۳۸۶	۳۰۹	۳۲۷	...	
۵۰ تا ۵۵	۵۵۱	۳۷۴	۴۹۸	۴۶۳	۱ر۵۷۵	۷۷۷	۷۸۰	۷۲۲	۷۱۰	۱ر۵۹۶	۹۰۱	۹۲۵	۶۶۰	۸۷۶	۱ر۸۱۱	
۵۵ تا ۶۰	۱۶۹	۶۹	۱۸۱	۱۶۶	...	۳۷۵	۲۶۳	۱۸۶	۲۳۳	...	۳۴۳	۲۲۸	۳۰۹	۲۶۳	...	
۶۰ اور زائد از ۶۰	۹۸۱	۳۸۴	۸۱۵	۱ر۰۵۶	۹۸۴	۲ر۰۶۵	۱ر۸۶۲	۱ر۲۵۷	۱ر۵۴۸	۱ر۲۱۰	۲ر۵۳۹	۲ر۶۶۴	۱ر۸۳۵	۲ر۱۹۱	۱ر۴۰۱	

ذیلی تختہ ۲۔ تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	جنداری									
	ذکور					اناث				
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء
۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
جملہ	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۳۵۰	۱۱	۱۲۷	۴۲	۹۹	۳۰۵	۴۰	۲۱۳	۸۴	۲۱۸
۵ تا ۱۰	۲۲۹	۶۵	۳۸۱	۵۸	۳۱۷	۲۴۱	۱۲۱	...	۳۲۲	۴۸۲
۱۰ تا ۱۵	۴۱۱	۲۰۳	۲۵۴	۲۰۴	۴۶۳	۵۶۳	۴۴۲	۷۴۵	۶۰۲	۶۱۹
۱۵ تا ۲۰	۴۴۴	۳۲۲	۳۸۲	۴۶۵	۸۸۳	۶۹۱	۴۸۲	۸۵۱	۸۶۸	۱۰۲۵۰
۲۰ تا ۲۵	۵۹۳	۵۵۰	۷۶۳	۶۹۲	۲۰۱۵۹	۷۶۴	۸۵۳	۶۳۸	۷۱۴	۱۰۹۸۳
۲۵ تا ۳۰	۸۴۵	۸۹۱	۹۳۲	۸۳۵	...	۹۸۹	۸۸۴	۶۳۰	۹۸۱	...
۳۰ تا ۳۵	۱۰۱۰	۱۰۱۸۴	۱۰۳۱۴	۱۰۲۶۳	۲۰۳۰۰	۱۰۱۴۹	۱۰۴۴۶	۱۰۱۷۰	۱۰۲۰۵	۱۰۹۳۹
۳۵ تا ۴۰	۸۸۲	۹۸۵	۱۰۰۱۷	۹۰۴	...	۸۲۰	۸۱۳	۲۱۳	۷۵۶	...
۴۰ تا ۴۵	۱۰۳۱۰	۱۰۷۱۳	۱۰۲۵۶	۱۰۷۲۰	۱۰۹۹۳	۱۰۳۶۷	۱۰۴۹۶	۱۰۲۷۷	۱۰۴۰۱	۱۰۵۸۳
۴۵ تا ۵۰	۸۸۶	۸۶۵	۱۰۱۴۳	۱۰۰۴۱	...	۵۹۵	۶۵۳	۱۰۱۷۰	۶۸۶	...
۵۰ تا ۵۵	۱۰۲۱۵	۱۰۳۵۵	۸۹۰	۱۰۲۹۹	۱۰۲۱۴	۱۰۰۶۱	۱۰۳۰۵	۷۴۵	۹۸۰	۱۰۱۵۸
۵۵ تا ۶۰	۳۹۰	۴۲۷	۱۶۹	۳۲۰	...	۳۳۰	۲۸۱	۶۳۸	۳۲۲	...
۶۰ اور زائد از ۶۰	۱۰۳۳۷	۱۰۳۲۹	۱۰۲۷۱	۱۰۱۴۴	۵۷۲	۱۰۱۲۵	۱۰۰۸۴	۱۰۷۰۲	۱۰۰۷۹	۷۶۸

ذیلی تختہ ۳۔ تعداد معذورین فی ہر عمر کے ایک لاکھ اشخاص۔ اور تعداد اناث معذورین فی ایکہزار ذکور

عمر	تعداد معذورین فی ایک لاکھ								تعداد اناث معذورین فی ایک ہزار ذکور			
	فجون		بہرا۔ گونگا		اندھا		جذامی		فجون	بہری گونگی	اندھی	جذامی
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث				
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
جملہ	۳۳	۱۷	۳۱	۲۳	۱۵۰	۱۵۷	۴۷	۲۰	۷۲۰۰	۷۱۰	۱۰۱۶	۴۱۹
۰ تا ۵	۷	۵	۱۹	۱۲	۷۸	۸۳	۱۴	۵	۷۵۵	۶۸۸	۱۱۲۲	۳۶۵
۵ تا ۱۰	۱۴	۱۰	۲۴	۱۶	۸۰	۷۳	۸	۲	۷۲۶	۷۰۳	۹۵۷	۴۴۱
۱۰ تا ۱۵	۲۱	۱۸	۳۰	۲۶	۱۰۰	۹۲	۱۵	۱۰	۷۲۵	۷۰۴	۷۱۴	۵۷۴
۱۵ تا ۲۰	۲۸	۲۶	۳۶	۳۶	۱۳۰	۱۱۰	۲۹	۲۰	۸۹۶	۶۹۵	۸۰۹	۶۵۲
۲۰ تا ۲۵	۳۲	۲۵	۴۰	۲۶	۱۳۲	۱۰۸	۳۸	۱۸	۹۱۳	۷۵۳	۵۳۹	۴۰
۲۵ تا ۳۰	۳۲	۲۳	۳۶	۲۵	۱۱۵	۱۰۱	۴۴	۲۲	۶۳۵	۶۲۷	۷۰۴	۴۹۰
۳۰ تا ۳۵	۲۹	۱۹	۳۱	۲۳	۱۲۳	۱۲۶	۵۹	۲۶	۶۳۲	۷۴۱	۱۰۲۰	۴۳۶
۳۵ تا ۴۰	۳۰	۲۲	۳۳	۲۵	۱۴۱	۱۷۷	۶۸	۳۴	۶۰۲	۶۰۶	۱۰۰۰۰	۳۰۹
۴۰ تا ۴۵	۳۳	۲۰	۳۱	۲۵	۱۷۲	۱۸۶	۹۱	۳۹	۶۳۶	۸۰۵	۱۱۱۰۳	۴۳۷
۴۵ تا ۵۰	۲۲	۲۵	۳۹	۳۲	۲۰۴	۲۳۹	۱۱۳	۴۰	۸۸۵	۶۴۱	۹۲۷	۲۸۱
۵۰ تا ۵۵	۲۳	۲۲	۳۴	۲۵	۲۲۰	۲۷۸	۱۰۸	۴۲	۸۵۴	۶۷۸	۱۱۷۸	۳۶۶
۵۵ تا ۶۰	۱۹	۱۹	۴۲	۳۰	۳۲۸	۳۹۳	۱۰۹	۴۹	۷۶۲	۵۲۲	۹۳۰	۳۴۷
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۵	۱۴	۳۹	۳۵	۵۰۷	۶۲۱	۱۰۳	۳۶	۵۶۳	۹۱۴	۱۲۴۹	۳۵۲

باب یازدہم

ذات۔ قوم اور نسل

۲۲۲۔ **اعداد و شمار۔** اعداد و شمار متعلقہ تعداد و تقسیم ذات و قوم و نسلہائے ملک سرکار عالی ایمپیریل ٹیبل نمبر ۱۳ میں درج کئے گئے ہیں اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

حصۂ اول میں بہ ترتیب حروف تہجی ملک سرکار عالی کی ہر ذات قوم یا نسل کی جملہ تعداد نفوس بصراحت ذکور و اناث ظاہر کی گئی ہے۔

حصۂ دوم میں ذاتوں۔ قوموں اور نسلوں کو بلحاظ مذہب درج کیا گیا ہے۔ اور وہ اضلاع بھی ظاہر کئے گئے ہیں جن میں وہ بالخصوص پائے جاتے ہیں۔

باب ہذا کے ساتھ دو تختہ جات ضمیمہ کا بھی الحاق کیا گیا ہے۔

تختۂ اول میں ان زمروں کی تقسیم بلحاظ پیشہ ہائے آبائی کی گئی ہے۔

تختۂ دوم میں مخصوص زمروں کے اعداد کا مقابلہ سابقہ مردم شماریوں کے مماثلہ اعداد کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۲۳۔ **فحوائے باب۔** ہر دہ سالہ مردم شماری کے موقع پر ذاتوں کے قلمبند کرنیکا افادہ ایک دفعہ سے زیادہ معرض اعتراض میں آچکا ہے۔ ایک سابق کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے موقع پر ذاتوں کی دریافت کرنے کی تجویز اس بناء پر پیش کی تھی کہ کسی صوبہ کے مختلف تمدنی طبقات کی تناسب تقسیم اور شادی اور تعلیم وغیرہ کے لحاظ سے اُن کے میلانات میں دس سال کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے زیادہ عرصہ میں ہوتا ہے اسلئے یہ غیر ضروری ہے کہ ہر مردم شماری کے وقت ذاتوں کو از سر نو قلمبند کرنے کی تکلیف اور صرفہ برداشت کیا جائے۔ حال میں مجلس وضع قوانین ہند کی فہرست کارروائی میں ایک رزولیوشن درج کیا گیا تھا

جو تخمہ جات مردم شماری سے ذات کے متعلقہ سوال کو خارج کرنیکی موافقت میں تھا اور اس کے لئے وجوہات ذیل پیش کئے گئے تھے۔

(۱) یہ ایک بیضا بطلگی ہے کہ ایک عیسائی حکومت نظام ذات کو برقرار رکھنے میں بالواسطہ معین و مددگار ہو۔

(۲) ان اعداد و شمار سے کوئی معقول مقصد حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ صحیح نہیں ہیں۔

(۳) تفریق ذات کی آئینی برقراری سے (جو مردم شماری کا صریحی مقصود معلوم ہوتا ہے) ذات کے زمروں میں باہمی تنازع بڑھتا ہے جیسے کایست اور وید میں۔

(۴) تخمہ جات عام طور پر ناکارہ ہونے کی متعدد مثالیں دیجا سکتی ہیں۔ حالیہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے ان دلائل کا جواب اس طرح دیا ہے کہ ذات کے وجود سے انکار کرنا عبث ہے اور یہ کہ مردم شماری صرف حالات موجودہ کو قلمبند کرتی ہے اور نیز یہ کہ انکے برقرار رکھنے میں اس سے زیادہ ممد و معاون نہیں ہوتی جتنی کہ فرقہ ہائے دین عیسوی کے برقرار رکھنے میں ہوتی ہے اور یہ کہ مراتب ذات کی بحث کے متعلق جو نزاع پیدا ہوتے ہیں وہ اعداد مردم شماری سے بالکل آزاد و بری ہیں انکا یہ قول درست ہے کہ "ہندوستان کی DEMOGRAPHY کی کسی ایسی پیچیدہ بحث کو میں خیال میں نہیں لاسکتا جس میں ذات ایک اہم عنصر نہ ہو۔ ذات اب بھی ہندوستانی معاشرتی عمارت کی بنیاد ہے اور ذات کے اندراجات اب بھی ہندو جماعت کے معاشرتی طبقات میں جو تغیرات ہوئے ہوں انکے معلوم کرنے کیلئے بہترین دلیل راہ ہیں۔ شادی جو آبادی کے مدوجزر پر فرمانروائی کرنے والی ایک اصلی قوت ہے عملاً ذات کے قیود سے وابستہ ہے اور مختلف تمدنی طبقات میں جماعتوں کی تناسبہ قوت تولید کی بحث بغیر اسکے ممکن نہیں کہ مختلف ذاتوں کے مختلف عمر رکھنے والے کتخدا اور مالکتخدا نفوس کے تناسب کے تغیرات ظاہر کرنے والے اعداد و شمار بیان کئے جائیں اسیطرح مخصوص ذاتوں کے لحاظ سے تجزیہ کرنے پر تعلیم نقائص جسمانی اور پیشوں کے اعداد و شمار کی دلچسپی اور عملی فائدہ مندی متعدد طور پر بڑھجاتی ہے۔ کئی معاشرتی اور تعلیمی مسائل ہیں جو ذات کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں اور جن کے حل کرنے میں ذاتوں کے متعلقہ تخمہ جات کا مواد بہت قیمتی ہوتا ہے"۔ پس اس باب کی اہمیت بخوبی ثابت ہوگئی۔ چونکہ ذات کا مضمون علمی اور خصوصیات نسلی کے اعتبار سے سابقہ ہر دو مردم شماریوں میں معرض بحث میں لایا جا چکا ہے۔ اسلئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے بلکہ ذاتوں پر معاشرتی اور DEMOGRAPHIC پہلو سے نظر ڈالی جائے۔ بہرحال چونکہ اس ملک کی

نسلی تحقیقات مکمل ہوچکی ہے اور اس مضمون کی متعلقہ کتاب بھی حال ہی میں شائع ہوچکی ہے اس لئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ باب ہذا کے ساتھ ایک نسلی فرہنگ بھی ملحق کردیجائے جس میں ملک سرکار عالی کی مختلف ذاتوں اور قوموں کے آبائی پیشوں اور مراسم وغیرہ کے متعلق اس تصنیف سے بالاختصار معلومات اخذ کرکے درج کئے جائیں۔

۲۲۴۔ صحت تختہ جات۔ ذات کے اندراجات کے متعلق شمار کنندوں کے لئے جو ہدایات کتابچہ کے سرورق پر طبع کئے گئے تھے وہ حسب ذیل تھے:۔

"ہندو مسلمان جینی سکھ۔ آریا۔ برہمو اور اقوام قدیمہ کی ذات یا قوم درج کرو اور عیسائی۔ پودہ پارسی وغیرہ کے لئے نسل لکھو" اس کے علاوہ ناظران مفوضہ اور تنقیح سازوں کے دستور العمل میں مزید ہدایات بھی درج کئے گئے تھے تاکہ اس امر کی نہایت احتیاط رہے کہ تختہ شمار کے خانہ (۸) میں ذات کا حقیقی نام درج ہو نہ کہ کوئی ذیلی ذات۔ زمرہ کنعو یا قبائلی نام یا کوئی ایسا لفظ جو کسی مقام یا پیشہ کو ظاہر کرتا ہو جیسے بنگالی۔ مارواڑی۔ اگروال وغیرہ۔ ذاتوں کی فہرست جو سابقہ مردم شماری میں مرتب اور گشت کرائی گئی تھی اس سے بھی موقع حالیہ میں کام لیا گیا اور اس کی وجہ سے بہت امور میں سہولت پیدا ہوئی کیونکہ اس میں تفصیلات ذیل مندرج تھے۔

(۱) صحیح ذاتوں اور قوموں کی فہرست اور انکے عادات اور مراسم آبائی پیشے اور زبان کے متعلق مختصر کیفیت۔

(۲) ذیلی ذاتوں اور القاب اور ناموں وغیرہ کی فہرست اور ان ذاتوں کے نام جن سے بگمان غالب اُن شعبوں کا تعلق تھا۔

باوجود ان تمام پیش بندیوں کے یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض غلطیاں پیدا ہوگئی ہوں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض غلطیاں عمداً غلط بیانی سے پیدا ہوئی ہونگی۔ کیونکہ بعض لوگ اپنی صحیح ذات چھپانا چاہتے ہیں یا معاشرتی حیثیت سے بالاتر ذات درج کرانا چاہتے ہیں۔ علاوہ بریں ناموں کی مماثلت بھی کچھ بہتری پیدا کرسکتی ہے اور اس کا امکان ہے کہ ایک شخص جو حقیقتاً کسی ایک ذات سے تعلق رکھتا ہو دوسری ذات کے تحت درج ہوجائے۔ مثلاً گانڈلا اور گونڈلا۔ کُمری اور کُمرا۔ کُرمی کُرما ایسے الفاظ ہیں جن کا التباس شمار کنندہ اور نقل نویس دونوں کو ہوسکتا ہے۔

۲۲۵۔ تعریف ذات۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذات کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ وہ باہم مناکحت کرنے والا زمرہ یا زمروں کا مجموعہ ہے جنکا ایک رسم عام اور آبائی پیشہ بھی مشترک

ہوتا ہے اور انہی بندشوں کی وجہ یا دوسرے اسباب جیسے روایات کا مشترک مبدا اور ایک ہی محافظ دیوی اور ایک ہی طرح کی معاشرتی حیثیت ایک ہی قسم کے رسم و رواج کی پابندیاں اور خاندانی پوجاری وغیرہ کی یکسانی سے وہ باہم دیگر ایسے وابستہ ہوتے ہیں کہ وہ خود اپنے آپ کو اور دوسرے ان کو ایک واحد ہمجنس جماعت تصور کرتے ہیں" یہی وہ مفہوم ہے جس میں "ذات" کا استعمال اسباب اور امپیریل ٹیبل نمبر ۱۳ میں کیا گیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ذات کے تحت عموماً ہم جنس زمروں یا ذیلی ذاتوں کی ایک تعداد داخل ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ ہر ذیلی ذات کو ایک مستقل ذات تصور کرنا چاہئے اور وہ بڑی جماعت جس کو عام طور پر "ذات" سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ اصلی ذاتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جو ایک ہی پیشہ انجام دیتے ہیں۔ بہرحال جو کچھ ہو لفظ ذات کا اطلاق عموماً بڑے زمرے پر ہوتا ہے اور اس رپورٹ میں اسی عادت کا اتباع کیا گیا ہے۔ ذات کی خصوصیات باہم مناکحت۔ ہمطعامی..... مشترک نام اور مشترک روایات ہیں ٹیبل نمبر ۱۳ میں دہلہ حالیہ پر ۲،۵ ذاتوں کے اندراجات ہوئے ہیں اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں ۵، اندراجات تھے۔ اس کثیر بیشی کا سبب یہ ہے کہ ۱۹۱۱ء میں صرف مستقل یا خاص ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کا اس ٹیبل میں اندراج ہوا تھا اور فی الوقت ہر ذات۔ قوم یا نسل جو ملک سرکار عالی میں قلمبند ہوئی وہ شامل کرلی گئی ہے۔

۲۲۶۔ انواع ذات سر ہربرٹ رزلی نے اپنی مستند تصنیف "باشندگان ہند" (PEOPLE OF INDIA) میں ذاتوں کا سات نوعیتوں میں امتیاز کیا ہے یعنی:۔

(۱) قبائلی ذاتیں وہ ہیں جبکہ کوئی قبیلہ یا قوم بتدریج ہندو طریقہ اور اسکے متعلقہ معاشرتی قیود قبول کرکے غیر محسوس طور پر کسی ذات میں بدل جائے جیسے مدراس کے ویلالہ اور پرایان۔ پنجاب کے جاٹ اور بمبئی کے کوئی۔ ایک قبیلہ اپنی اصلی صورت میں ذات سے بدیں معنی مختلف ہوتا ہے کہ اسکی بنیاد بہ نسبت اقتصادی یا تمدنی ہونیکے زیادہ تر سیاسی ہوتی ہے۔ گو کہ ایک قبیلہ کے افراد اپنا مبدا مشترک سمجھتے ہیں لیکن اُس سے زیادہ جماعتی دلچسپیاں اور باہمی حفاظت کی ضرورت ان کو ایک جا متحد رکھتی ہیں۔ جو اجنبی اس قبیلہ کیساتھ اپنی قسمت وابستہ کرنا چاہیں وہ بالعموم بلا روک ٹوک داخل کرلئے جاتے ہیں۔ قبیلہ میں کوئی مناصبی قیود نہیں ہوتے۔

(۲) مناصبی یا پیشہ وری ذاتیں وہ ہوتی ہیں جنمیں ایک ہی طرح کا پیشہ انجام دینے والے اشخاص شامل ہوتے ہیں۔ یہ صورت اتنی کثیر ہے اور اُسکی خصوصیات اتنی نمایاں ہیں کہ جماعتی کام یا فرض ذاتوں کے ارتقا میں خاص عنصر مانا جاتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں میں دھوبی۔ کلال۔ کمار۔ منگلا وغیرہ ذاتیں پیش

کی جاتی ہیں۔ اکثر سپاہیانہ یا فوجی ذاتیں اسیطرح وجود میں آئی ہیں۔ مثلاً ملیبار کے نایر۔ اڑیسہ کے کھنڈائت حیدر آباد کے بیڈر۔

(۳) فرقہ واری ذاتیں۔ اسکے تحت ایک مختصر تعداد ایسی ذاتوں کی داخل ہوتی ہے جن کا آغاز زندگی بطور فرقہ مذہبی ہوا تھا لیکن بتدریج چھن چھنا کر ذاتیں قائم ہوگئیں۔ اس نوعیت کی مثالیں گوسائیں لنگایت اور مان بہاؤ ہیں۔ خالصہ بھی ایک جدید فرقہ واری ذات کی مثال ہے۔ پنڈت ہری کشن کول اپنی رپورٹ مردم شماری پنجاب بابتہ ۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں کہ "خالصہ ایک پرانا لفظ ہے جس کے معنی ہیں گرو گوبند سنگھ کا خاص پیرو لیکن سابقہ زمانہ میں یہ لفظ محض اس میلان کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو راسخ الاعتقاد سکھوں کی مختلف ذاتوں کے افراد رکھتے تھے۔ اس کا اندراج بطور ذات یعنی بطور ایک معاشرتی زمرہ کے نام کے پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ خالصہ یا نت خالصہ کی تحریک کے حامی ذات اور ہم طعامی کے قیود کو نظر انداز کرتے ہیں اور سکھوں میں ایک عام برادری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ایک عام لقب خالصہ کے ساتھ ملقب کرنا پسند کرتے ہیں بجائے اسکے کہ جس ذات سے انکا تعلق ہو اس کو ظاہر کریں نتیجہ یہ ہے کہ اپنی قدیم ذات کو چھوڑ کر ان لوگوں نے ایک نئی ذات بالکل اسی طرح پر اختیار کر لی ہے جس طرح کہ متعدد دوسری ذاتوں نے جو ازمنۂ قدیمہ میں وجود میں آئی تھیں نئے عقائد اختیار کر لئے۔

(۴) مخلوط النسل ذاتیں جیسے کہ اڑیسہ شاگرد پیشہ صوبہ جات متوسط کے بیدور اور برہما چھتری۔

(۵) قومی نوعیت کی ذاتیں مثلاً مرہٹہ اور نیوار۔

(۶) نقل وطن کے باعث پیدا شدہ ذاتیں جیسے ملیبار کے نامبدری برہمن اس قسم کی ذاتیں نسبتاً کم ہیں نقل وطن سے عموماً بجائے ایک نئی ذات کے ایک نئی ذیلی ذات پیدا ہوتی ہے۔

(۷) رسم و رواج یا پیشہ کی تبدیلی کی وجہ سے بنی ہوئی ذات جیسے وبخاری۔ قوموں اور ذاتوں دونوں کی ذیلی تقسیم تین زمروں میں کیجاتی ہے۔ (۱) اپنی ہی ذات کے اندر شادی کرنے والے۔ (۲) ذات سے باہر شادی کرنے والے (۳) بالاتر ذات میں شادی کرنیوالے۔ اندرون ذات شادی کرنیوالے زمروں کی ایک کثیر تعداد ہے۔ زیادہ اہم ذاتوں کے اخلاق اور مراسم کا مختصر بیان ضمیمہ میں درج کر دیا گیا ہے

۲۲۷۔ **ذیلی ذاتیں** جسطرح ذاتوں کی مختلف قسمیں ہیں اسیطرح ذیلی ذاتوں کی متعدد نوعیتیں ہیں۔ ذیلی ذاتوں کو دو درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ امتزاجی اور افتراقی۔ اول الذکر عنوان میں ایسے زمرے شامل ہیں جو مختلف ذرائع سے باہم وابستہ ہوگئے ہیں مثلاً لفظ "بنیا" ایک محض منصبی لقب ہے اسکے اندر تمام تجارت کرنے والی قومیں شامل ہیں جن میں سے اکثر ایک دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں رکھتیں۔ بلکہ

بہت مختلف معاشرتی مراتب والی ہوتی ہیں۔ کُل شمالی ہند میں جن لوگوں کا کام کپڑے دھونا ہے وہ دھوبی کہلاتے ہیں۔ لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصّوں میں جتنے دھوبی ہیں انکے درمیان کوئی معاشرتی تعلق یا نسلی اتحاد ہوگا۔ وہ لوگ خود ایک زمرہ کا دوسرے زمرے سے امتیاز ایسے ناموں سے کرتے ہیں جو اُنکے ملک یا انکی بولی پر دلالت کرتا ہے۔ اسطرح سے کناجیا دھوبی بنگالیہ دھوبی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ برہمنوں میں بھی اسیطرح ملکی امتیازات موجود ہیں مثلاً ملک سرکار عالی میں گجراتی برہمن۔ کونکانستی برہمن۔ دکنی برہمن۔ دیشستی برہمن تلگو برہمن۔ کنڑی برہمن وغیرہ ہیں۔ اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ مختلف حصص ہند میں ایسی ذاتوں کا وجود ہے جو مماثلہ تمدنی مرتبہ رکھتی ہیں اور روایتی پیشہ بھی وہی ہے اور نام بھی مماثل ہے۔ (مثلاً بنگالہ کے گوالے اور حیدرآباد کے گولا) لیکن ان کی ذاتیں علٰحدہ ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ شادی بیاہ نہیں کرتیں۔ علاوہ بریں جہاں کہیں ایک خاص کام کی ضرورت اس سے زیادہ ہو جتنی کہ اُس سے تعلق رکھنے والی مقامی ذاتیں انجام دیسکتی ہوں یا جہاں کہیں اس سے حاصل ہونے والے منافع زیادہ ہوں۔ تو دوسری ذات کے لوگ بھی اس کو انجام دینے لگتے ہیں۔ یہ نئے داخل ہونے والے اپنے قدیم ساتھیوں سے رفتہ رفتہ دور ہوتے جاتے ہیں اور جس ذات کے پیشہ کو انھوں نے اختیار کر لیا ہے اس کا ایک حصہ سمجھے جانے لگتے ہیں۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذات کے ایسے اضافوں کے مختلف نمونے کی مثالیں درج کی گئی ہیں۔

اب ہم اُن اسباب پر غور کرینگے جو کسی ذات میں افتراق پیدا کرکے نئی ذیلی ذاتوں کے موجب ہوتے ہیں۔ جب لوگ اپنے وطن سے نقل وطن کرکے کسی دور دراز مقام پر چلے جاتے ہیں اور اپنے معاشرتی زمرہ سے علٰحدہ ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو نئی ذات بنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں جب کسی ذات کا ایک حصّہ کسی ذلیل پیشہ کو ترک کر دیتا ہے یا دوسروں سے زیادہ دولتمند ہو جاتا ہے اور بیوہ کی شادی اور گوشت خواری وغیرہ عادات کو نظرِ حقارت سے دیکھنے لگتا ہے یا جبکہ کسی ذات کا ایک حصّہ کسی منسوخہ پیشہ کو اختیار کرنے کے سبب سے مرتبہ میں گھٹ جاتا ہے۔ تو نئی ذاتیں وجود میں آتی ہیں۔ افتراق کے کُل اسباب کے منجملہ سب میں سُبک اور خفیف وہ سبب ہے جو بنگالہ کے برہمنوں میں عمل پیرا معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۲۱ء میں کیا گیا ہے۔ اس ذات کے دو زمرے ہیں جو اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے محض اس وجہ سے کہ ایک زمرہ کی عورتیں ناک میں بالیاں پہنتی ہیں اور دوسرے زمرہ والی نہیں پہنتیں۔

۲۲۸۔ عامۃ الناس پر نظامِ ذات کے اثرات۔ عام طور پر لحاظ کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے

کہ ایک شخص کی ذات اس کی زندگی پر ابتدا سے انتہا تک موثر ہوتی ہے وہ اکثر اسکے پیشہ کی قرارداد کر دیتی ہے اور موضع میں اس کی سکونت معین کر دیتی ہے۔ اس کی شادی کے حدود اس کی غذا اور مشروبات بھی ذات کی وجہ سے فصیل پا جاتے ہیں۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ذات کے پنجے کی گرفت آہستہ آہستہ ڈھیلی ہو رہی ہے کیونکہ اب ذاتیں مضبوطی کے ساتھ اپنے روایتی پیشوں پر اتنی جمی ہوئی نہیں ہیں جیسے کہ کسی زمانہ میں تھیں۔ چھونے یا دوسری ذاتوں والے اشخاص سے محض قربت کی وجہ سے جو نجاست پیدا ہو جانیکا دستور تھا اب اس کی پیروی اس حد تک نہیں کیجاتی جتنی پہلے ہوتی تھی ریلوے ٹرین۔ مدارس، کلکٹری، شفاخانے قصبات اور شہروں میں نل کے پانی اور اسیطرح کے امور مفید عامہ سے جو حکومت نے جاری کئے ہیں برہمن اور دوسری ذات کے لوگ بالمساوات مستفید ہوتے ہیں لوگوں کے حالات میں جو عام تغیرات ہوئے ہیں وہ بلاشبہ ذات کے قواعد اور قیود پر موثر ہوئے ہیں۔ یہ قیود بمقابلہ مواضعات کے شہروں اور قصبوں میں ایک بڑی حد تک بالعموم نرم ہو گئے ہیں لیکن جس حقیقی عمق تک عقدہ کشایان نظام ذات پہنچے ہیں اسکے متعلق اکثر حد سے زیادہ اندازہ کیا جاتا ہے اندرون زمرہ شادی اور بیرون زمرہ شادی کے طریقہ کا اتباع اتنی ہی شدت کے ساتھ ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ ذات اور ذیلی ذات کے ایک نہایت ہی تنگ حلقہ کے اندر باہمی مناکحت محدود ہے۔ جن طریقوں سے بعض ذاتیں معاشرتی درجہ میں بالاتر مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود میں نظام ذات کی فریفتگی ہنوز کس حد تک راسخ ہے۔

۲۲۹۔ ذاتوں کی درجہ بندی۔ ذاتوں کے نام کے برخلاف پیشے کبھی نہیں بدلتے اور جہاں تک لوگوں کی کثیر تعداد کا تعلق ہے روایتی پیشے ہنوز برقرار ہیں اسلئے حسب مردم شماری سابقہ ذاتوں کی درجہ بندی روایتی پیشوں کے لحاظ سے کیگئی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں مختلف ذاتوں کی درجہ بندی ۴۴ خاص پیشہ داری زمروں میں کی گئی ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۸ زمرے تھے یہاں اس کی صراحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ موقع حالیہ میں پیشہ واری زمروں میں ۱۰۸ ذاتوں کی توضیح کی گئی ہے برخلاف اسکے پچھلے موقع میں صرف ۶۴ ذاتوں کی درجہ بندی کی گئی تھی۔ یہ معلوم ہوگا کہ ۵ زمرے ایسے ہیں جنمیں سے ہر ایک کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۱۵ زمرے ایسے ہیں جن کی آبادی ایک لاکھ اور دس لاکھ کے درمیان ہے۔ گیارہ ایسے ہیں جو دس ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان آبادی رکھتے ہیں اور تین ایسے ہیں جن میں صرف چند صد نفوس سے زیادہ تعداد نہیں ہے۔

ہر زمرہ کی مشتملہ ذاتوں کی تفصیلی تحقیق بموجب ترتیب مندرجہ تختہ ضمیمہ نشان (۱) ملحقہ باب ہذا

آغاز کرنے سے قبل بلحاظ تعداد مختلف زمروں کا عام بیان یہاں غیر متعلق متصور کیا جائیگا۔ سب سے بڑا زمرہ مزارعین کا ہے جن کی تعداد بشمول مخصوص پیداوار بونے والوں کے ۳۰۸ ۳۹۳، ۲۲ نفوس ہے یا ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کا ۸ فیصد۔ اس زمرہ میں ۹ ذاتیں شامل ہیں جن میں مرہٹے اور تلنگے بکثرت ہیں۔ کیونکہ ملک کی کل آبادی میں ان کا تناسب علی الترتیب فیصد (۱۱) اور (۴) کا ہے۔ کل تعداد مزارعین کے منجملہ انکی مجموعی تعداد فیصد (۸۲) ہوتی ہے۔ بلحاظ تعداد اسکے بعد کا زمرہ "دیگر" کا ہے جو پندرہ لاکھ سے زائد نفوس یا جملہ آبادی کے فیصد (۱۴) پر مشتمل ہے۔ یہ زمرہ اتنا بڑا اس وجہ سے ہے کہ اس میں کل مسلمان (جو جملہ آبادی کا ۱۰ فیصد حصہ ہیں) عیسائی۔ پارسی۔ سکھ۔ بودھ۔ یہودی اور غیر متعین ہندو شامل ہیں۔ تیسرا زمرہ بلحاظ تعداد دیہی پاسبانوں اور خدمتگاروں کا ہے جن کی مجموعی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ یا جملہ آبادی کا (۱۲) فیصد ہے۔ اسی نقطۂ نظر سے اسکے بعد کا زمرہ تاجر اور بساطیوں کا ہے جو جملہ آبادی کا (۸) فیصد حصہ ہیں۔ اس زمرہ میں لنگایت اور کومٹی فطرتاً غالب ہیں۔ اور اس زمرہ کی میزان کا (۹۱) فیصد حصہ ہیں اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی سے علی الترتیب ۶ و ۲ فیصدی کا تناسب رکھتے ہیں۔ انکے بعد چرواہوں اور دودھ فروشوں کا درجہ آتا ہے۔ یہ بھی جملہ آبادی کا تقریباً ۸ فیصدی حصہ ہیں یہ وہ پانچ زمرے ہیں جن میں ہر زمرہ دس لاکھ سے زیادہ نفوس داخل ہیں۔ ان زمروں کے منجملہ جن کی قوت دس لاکھ سے کم ہے زمیندار سب پر فوقیت رکھتے ہیں اور انکی تعداد ۵۰۳۰۴۸۰ نفوس یا جملہ آبادی کی ۶ فیصد ہے۔ اس زمرہ میں تقریباً تنہا کاپو (کنبی) ہی داخل ہے۔ انکے بعد شکاری اور چڑیمار آتے ہیں جو جملہ آبادی ملک کا ۴ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ بیڈر اور تھراسی (کولی) جو داخل زمرہ ہیں بلحاظ تعداد تقریباً مساوی ہیں ان کے بعد ٹوکرے۔ بورئے اور رسی بنانے والے پڑتے ہیں اور بلحاظ تعداد مجموعی آٹھویں درجہ پر آتے ہیں اور جملہ آبادی کا تقریباً ۳ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ اس زمرہ کی اہم ذات مانگ کی ہے جو زمرہ کی میزان کے ۸۲ فیصد اور کل آبادی ملک کے ۳ فیصد ہوتے ہیں۔ ان کے بعد ہی جلاہے نداف اور رنگریز آتے ہیں۔ اور جملہ آبادی کے ۳ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے بعد سیندھی نکالنے والوں اور بھٹی والوں کا درجہ ہے اور بلحاظ تعداد دسواں زمرہ ہوتا ہے۔ یہ جملہ آبادی کے تقریباً ۳ فیصد ہیں۔ اس زمرہ میں کلال کثیر التعداد ہیں اور زمرہ کی میزان کے ۶۲ فیصد اور جملہ آبادی کے ۲ فیصد ہوتے ہیں۔ پھر بار بردار جانوروں کے ذریعے حمل و نقل کرنیوالوں کا درجہ آتا ہے جن کی نمائندگی بالخصوص لمباڑے کرتے ہیں انکی تعداد جملہ آبادی کی ۲ فیصد حصہ ہے۔ پھر پروہت

اور مرتاض بارہویں درجہ پر آتے ہیں اور کل مُلک کی آبادی میں ۲ فیصد حصّہ لیتے ہیں۔ ماہی گیر۔ مَلّاح۔ اور پالکی بردار انکے بعد آتے ہیں اور یہ بھی آبادی کا ۲ فیصد حصّہ ہیں۔ گاذروں کا چودھواں زمرہ ہے اور آبادی میں اِن کا حصّہ بھی ۲ فیصد ہے۔ اِن کے بعد بترتیب سلسلہ چرمی کام کرنیوالے صحرائی اور جبالی اقوام۔ زرگر۔ حجّام اور سفالی برتن والے اور سب سے آخر میں مٹی۔ نمک وغیرہ کا کام کرنے والے اور معدن کھودنے والے آتے ہیں جن کا بلحاظ تعداد بیسواں زمرہ ہوتا ہے اور جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک زمرہ کا حصّہ جملہ آبادی میں تقریباً صرف ایک فیصد ہے۔ بقیہ زمروں میں ایسی ذاتیں شامل ہیں جو بلحاظ تعداد آبادی کا ایک فیصد حصّہ بھی نہیں ہیں۔ یہ زمرے بجّار۔ معمار۔ آہنگر۔ خادمانِ منادر۔ تیل نکالنے والے جھاڑنے اور صاف کرنے والے۔ خیّاط۔ اہلِ موسیقی (بشمول گانے والوں۔ ناچنے والوں۔ نقالوں اور بازیگروں کے) پتّل اور تانبے کے کام کرنے والے قصاب۔ نسّاب (شجرہ داں) مُتصدّی۔ شاعر اور منجّم اور سب سے آخر میں حلوائی اور بھاڑ بھونجنے والے سے متعلق ہیں۔ اب تختہ ضمیمہ نشان (۱) کی درجہ بندی کے لحاظ سے مختلف زمروں کا بیان زیادہ وضاحت کے ساتھ کیا جائیگا۔

۲۳۰۔ **زمرۂ اوّل زمینداران**۔ اراضی رکھنے والی خاص ذات کا پو (کُنبی) کی ہے۔ اس دہ سالہ عرصہ میں اس میں ۱۵ فیصد اور ۱۸۸۱ء سے ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کُل مُلک کی آبادی میں مجموعی طور پر فیصد ۶ سے زیادہ کمی اِس دہ سالہ دوران میں ہوئی ہے تو اس ذات کا یہ کثیر اضافہ قابلِ لحاظ ہے۔ اسکے برخلاف دیگر ذات میں جو اس زمرہ میں شامل ہے فیصد ۵ کی کمی ۱۹۱۱ء سے اور فیصد ۴۲ کی کمی ۱۸۸۱ء سے رونما ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں ذاتیں وضع قطع و عادات میں ایک دوسرے سے نہایت مماثل ہیں اور ایک ہی دراویدی نسل کی دو شاخیں معلوم ہوتی ہیں۔ اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض دیگر کا پو درج ہو گئے ہوں۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس زمرہ کی میزان جملہ آبادی ملک سرکار عالی کی ۶ فیصد حصّہ ہوتی ہے حالانکہ ۱۹۱۱ء میں ایک فیصد تھی اِس کا سبب یہ ہے کہ زمینداری اور زراعت کرنیوالی بڑی ذات یعنی کا پو ولیہ گزشتہ میں بجائے زمرۂ اوّل کے جس سے وہ حقیقی تعلق رکھتی ہے زمرۂ دوم میں درج کی گئی تھی۔

۲۳۱۔ **زمرۂ دوم مزارعین**۔ (جن میں خاص پیداوار کے کاشت کرنے والے بھی شامل ہیں) اِس زمرہ کی میزان کُل آبادی کی ۱۸ فیصد ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۵ فیصد تھی

اس کی وجہ بعض تغیرات ہیں جو ذات کی درجہ بندی میں ہوئے ہیں مثلاً جیسا کہ زیر قبل ذکر کیا جا چکا ہے گزشتہ موقع میں کاپو اس زمرے میں شامل کئے گئے تھے اور اب زمرۂ اول میں منتقل ہوئے ہیں اس زمرے کی اہم ذاتیں مرہٹے اور تلنگے ہیں۔ مرہٹواڑی میں مرہٹوں کا وہی مرتبہ ہے جو تلنگانہ میں کاپو اور تلنگوں کا ہے۔ ان کی تعداد میں تقریباً ۹ فیصد کا انحطاط اس دہ سالہ دوران میں ہوا ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کی مدت میں ۱۲ فیصد اضافہ ہوا تھا جو کمی واقع ہوئی ہے وہ فطرتی اسباب پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ گو کہ یہ کمی کل ملک کی آبادی کی کمی سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ یہ قابلِ یادداشت ہے کہ بعض مرہٹے محض کنبیوں میں درج ہو گئے ہونگے لیکن اسکے برعکس کنبیوں کی اعلیٰ جماعتوں میں اس کا میلان ہے کہ اپنے آپ کو مرہٹا بیان کریں۔ اس زمرے میں صرف تلنگے ہی ایسے ہیں جنہوں نے اس دہ سالہ عرصہ میں خواہ خفیف ہی ہو زیادتی ظاہر کی ہے اور دوسری ذاتیں ایک بڑی حد تک انحطاط پذیر ہوئی ہیں۔ کولیوں کے متعلق بھی حوالہ دیا جا چکا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہٹکر بھی دوسرے نام سے بسر کرتے ہیں اور غالباً کنبیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس جماعت کے متعلق "آئین اکبری" میں ذکر کیا گیا ہے کہ "باسم کے قرب و جوار میں ایک ملکی قوم ہٹکر کہلاتی ہے جو زیادہ تر مغرور اور سرکش ہے۔ انکی قوم ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل پر مشتمل ہے"۔ غالباً ایسے سپاہیوں کی اولاد ہونا ہی تمدنی درجہ میں اعلیٰ مرتبہ کے ادعا کا سبب ہوتا ہوگا وجری میں جو انحطاط ہوا ہے اس کا اظہار کم و بیش اسی تناسب سے ہوتا ہے جتنا کہ منود میں اندراج ہوا ہے۔ موقع حالیہ میں لودھی اس زمرے کے تحت شریک کئے گئے ہیں غالباً وہ کرمی سے مربوط ہیں اور انکے ساتھ تقریباً وہی نسبت رکھتے ہیں جو مرہٹوں کو کنبیوں کیساتھ ہے۔ لودھی مرہٹوں کی طرح اپنے متعلق ایک سپاہیانہ لاف زنی سے کام لیتے ہیں۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی -
ہٹکر	۲۱،۳۳۲	- ۶۹
کولی	۳۹،۸۱۹	- ۸۵
کنبی	۳۴،۳۲۴	-
لودھی	۱۷۸	-
مالی	۸۵،۴۷۶	- ۲۰
مرہٹا	۱۴۰۷،۲۰۰	- ۹
منور	۱۸۳،۳۵۶	- ۲۰
تلنگا	۴۶۲،۱۸۸	+ ۱
وجری	۴۰،۰۶۵	- ۷۷

۲۳۲۔ زمرۂ سوم صحرائی اور جبالی اقوام۔ صحرائی اور جبالی اقوام کی جملہ تعداد (۱۵۵،۸۱۱) ہے اور ان میں سے فیصد ۶۳ صرف گونڈ ہیں۔ یہ خاص طور سے اضلاع ورنگل اور عادل آباد میں محدود ہیں

انکے بعد قوتِ تعداد کے لحاظ سے کویا کا درجہ ہے جو کل تعداد کے ربع کے برابر ہیں۔ یہ بھی زیادہ تر اضلاع ورنگل۔ عادل آباد اور کریم نگر میں پائے جاتے ہیں۔ ایک قدیمی قوم جیسی کہ گونڈ ہے بلاشبہ قلیل العمر ہوتی ہوگی لیکن صرف یہی انکی تعداد کے انحطاط کا باعث نہیں ہوسکتا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ دو مذاہب کے زیر اثر آتے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ اپنے عادات اور مراسم اور طریقہ عبادت میں کم وبیش ہندو ہوگئے ہیں وہ فطرتاً اس امر کا زیادہ میلان رکھتے ہیں کہ اپنے قومی نام کو ترک کردیں اور بطور ہنود کے اپنا اندراج کرائیں۔ علاوہ بریں ان میں سے جو عیسائی مبلغین کے زیر اثر آگئے ہیں اور تبدیل مذہب کرچکے ہیں وہ دیسی عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ کے موجب ہیں۔ آندہ اور بھیل تعداد میں بڑھگئے ہیں۔ صرف یہی تینوں اقوام (گونڈ۔ آندہ اور بھیل) دلہ گذشتہ میں بطور اقوام صحرائی درج ہوئے تھے لیکن اس مرتبہ فہرست میں بعض الحاقات بھی کئے گئے ہیں۔ اس طرح سے اس زمرہ کی میزان کل آبادی کے مقابلہ میں ایک فیصد سے کچھ زیادہ ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف ایک فیصد تھی۔ آندہ زیادہ تر ضلع عادل آباد میں ملک سرکار عالی کے حدوں پر برار کے متصل پائے جاتے ہیں۔ وہ آندھرا کی یادگار معلوم ہوتے ہیں جو تیسری صدی عیسوی میں گوداوری کے اطراف ملک میں ایک ساحل بحر سے دوسرے ساحل بحر تک غالب تھے۔ اور مسٹر جے۔ ٹی مارٹن نے جو آب کمشنر مردم شماری ہند ہیں اپنی رپورٹ مردم شماری صوبہ متوسط وبرار مابتہ سنہ ۱۹۱۱ء (صفحہ ۲۱۹) میں تحریر کیا ہے کہ اس صوبہ کی آندہ قوم کو ہنوز یاد ہے کہ وہ کسی زمانے میں ایک حاکم نسل تھے اور اسی بناء پر دوسری رعایا کی طرح محصول ادا کرنے پر معترض ہوتے تھے بھیل زیادہ تر صوبہ اورنگ آباد کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ان اقوام کی بیشی بجائے اسکے کہ صوبہ جات متصلہ سے نقل وطن یا کثیر الاولادی پر محمول کی جائے زیادہ تر صحت شمار پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
آندہ	۶،۶۳۴	+ ۱۵۳
بھیل	۱۳۷،۲۳	+ ۳۸
بہنی کویا	۸۶۱	-
چینچو	۶،۱۲۱	-
کویا	۲۵،۰۲۹	-
گونڈ	۹۸،۸۷۹	- ۲۱
راج کویا	۱۳۰	-
راج گونڈ	۴،۲۵۳	-
سنتال	۱۷۴	-

زیں قبل اس کا ذکر ہوچکا ہے کہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ ایک بڑی حد تک تاحال شمار سے متروک ہوجاتے تھے۔ راج گونڈ۔ گونڈ پرہ اور راج کویا۔ کویا پر برتری کا دعویٰ رکھتے ہیں مشہور سنتھال قوم کی نمایندگی ملک سرکار عالی میں چند آوارہ گرد افراد کرتے ہیں۔

۲۳۳۔ زمرۂ چہارم۔ گلہ بان اور شیر فروش۔ اس زمرہ میں دس لاکھ سے بھی زیادہ آبادی

داخل ہے اور اُنکے خاص عناصر مرہٹے دمنگر اور تلنگے گلا ہیں کُرما تلنگانہ کے چرواہے ہیں اور گولی مرہٹواڑی کے گلہ بان ہیں۔ اگرچیکہ دمنگر بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تقریباً ۵ فیصد گھٹ گئے ہیں لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے انہیں ۲۹ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ حیرت انگیز ہے کہ اس مرہٹا ذات کے اندراجات ضلع نلگنڈہ میں جو ایک تلنگانہ کا ضلع ہے بہ تعداد کثیر ہوئے ہیں (۱،۰۱،۷۴۹ یا اس ذات کی جملہ تعداد کا ۲۲ فیصد) جہاں بطور نتیجہ کے گلا کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے ۱۹۱۱ء میں اس ذات کی تعداد اسی ضلع میں صرف ۲۴۹۱ تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گلا کی کثیر تعداد بطور دمنگر درج ہوگئی ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اوّل الذکر ذات کی تعداد میں اسقدر کثیر انحطاط (۲۳ فیصد) رونما ہوا ہے اسکے برخلاف گولی اور کرما کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور بالخصوص موخر الذکر میں تقریباً ۲۸ فیصد کی زیادتی ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں پیدا ہوئی ہے۔

نام	تعداد	فیصد بیشی + یا کمی -
دمنگر	۴،۶۶،۲۵۶	- ۵
گلا	۳،۵۳،۹۹۳	- ۲۳
گولی	۲۴،۴۸۶	+ ۵
کرما	۱،۵۶،۱۸۹	+ ۸

۲۳ - زمرہ پنجم۔ ماہی گیر۔ ملّاح اور پالکی بردار۔ بھوئی (بستا) ملک تلنگانہ کے روایتی ماہی گیر ہیں اور اسطرح پر بستا سے متجانس ہیں۔ وہ خانگی (گھریلو) ملازمت کرتے ہیں۔ ہانڈیاں اور اور برتن دھوتے ہیں پانی بھرتے ہیں اور پالکی اور بیانے اُٹھاتے ہیں۔ بھوئی تمام ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انکی کل تعداد کے نصف سے زیادہ اب مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ اس ذات میں جو زیادتی ہوئی ہے (۵۱ فیصد) اُس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ دوسری ذاتوں نے بھی اس ذات کے عنوان کے تحت جگہ حاصل کرلی ہے۔ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں جو زیادتی ہوئی ہے (۱۸۶ فیصد) وہ حیرت انگیز ہے اور اس کی وضاحت کسی اور طرح نہیں ہوسکتی۔ بھوئیوں کی تعداد کی زیادتی نے زمرے کی میزان میں متناسبہ اضافہ پیدا کردیا ہے۔ اور اب انکا تناسب کُل آبادی ملک میں ۲ فیصد سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ بمقابل اسکے ۱۹۱۱ء میں ایک فیصد تھا۔ کہار کی قلیل تعداد (۴، ذکور اور ۲۹ اُناث) ظاہر کرتی ہے کہ یہ اس ملک کے اصلی باشندے نہیں ہیں بلکہ برار کی طرف سے آئے ہوئے عارضی آوارہ گرد ہیں۔ وہ روایتی پالکی بردار ہیں اور اس ملک میں خانگی ملازمت کی تلاش میں وارد ہوئے ہونگے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ گزشتہ میں نداف اور مومن اس زمرے

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی -
بھوئی	۲۶۷،۳۷۸	+ ۵۱
کہار	۱۰۳	...

میں کیوں شریک کر دئے گئے تھے۔ یہ مسلمان طبقے ہیں جن کو صحیح طور پر "بافندے" وغیرہ کے تحت داخل ہونا چاہئے تھا۔

۲۳۵۔ زمرۂ ششم۔ شکاری اور چڑی مار۔ مرہٹواڑی کے بیڈر اور تلنگانہ کے متراسی جو اس زمرے کے تحت آتے ہیں اس ملک میں تقریباً مساوی تعداد میں پائے جاتے ہیں لیکن اول الذکر میں ۱۹۱۱ء سے فیصد ۱۴ کا اضافہ ہوا ہے اور موخر الذکر میں اسی مدت کے اندر تقریباً ۹ فیصدی کا انحطاط ہوا ہے ۱۸۸۱ء کی تعداد سے انکا تقابل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں علی الترتیب ۴۸ اور ۴۵ فیصدی اضافہ ہوا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اول الذکر میں بمقابلہ موخر الذکر کے ایک بڑی حد تک زیادتی ہوتی رہی ہے۔ بیڈر مرہٹواڑی کے اضلاع رائچور اور گلبرگہ میں کم و بیش محدود ہیں اور متراسی کل اضلاع تلنگانہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس زمرہ کی میزان ملک سرکار عالی کی کل آبادی کی تقریباً ۴ فیصد ہوتی ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۳ فیصد تھی۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
بیڈر	۲۳۰،۷۴۱	+۱۴
متراسی	۲۳۰،۶۶۲	-۹

۲۳۶۔ زمرۂ ہفتم۔ پروہیت اور مرتاض۔ برہمن جو اپنے روایتی پیشہ کی بناء پر اس زمرے میں داخل ہیں بلحاظ تعداد کثیر ہیں۔ اور اس مردم شماری کی تلمبند شدہ (۲۷۵) ذاتوں اور قوموں کے منجملہ صرف ۱۳ ذاتوں سے باعتبار تعداد کثیر ہیں صرف ایسی ہی مفید کار آمد ذاتیں جیسے کہ مزارعین پیشہ ور ہے۔ اور دودھ فروش۔ ماہی گیر اور جلاہے اور فرقہ واری ذات لنگایت ہی تعداد میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ برہمنوں میں حقیقی کام کرنے والوں کی بہت ہی قلیل تعداد اپنا پوجا پاٹ کا روایتی پیشہ انجام دیتی ہے اور انکی تعداد غالب محاصل اراضی ملازمت سرکاری اور علمی پیشوں کی آمدنی پر بسر کرتی ہے۔ اس ملک کے برہمن (تلنگے مرہٹے اور کنڑے برہمن) پنچا دراویدا کھنڈ سے تعلق رکھتے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے برہمنوں میں ۵ فیصد کمی رونما ہوئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دوران میں فیصد ۶۱ کی کمی ہوئی تھی جیسا کہ سابقہ مردم شماری کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ تین لاکھ سے زائد تلنگے ۱۹۰۱ء میں بطور برہمن شمار کر لئے گئے تھے جو اس سال ان کے کثیر اضافہ (۶۱ فیصد)

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
ایاوار	۲۳۰۲۷	—
بیراگی	۱۲۴۹	-
برہمن	۲۴۷،۱۲۶	-۵
گوسائیں	۲۴۷۵۳	-۱۷

وجہ موجہ تھی سنہ ۱۹۱۱ء میں تلنگوں کی بطور علیحدہ ذات کے درجہ بندی ہونیکی وجہ سے برہمنوں میں فیصد ۶۰ سے زیادہ کی صریحی کمی اور تلنگوں میں کثیر زیادتی پیدا ہوئی موجودہ کمی بلاشبہ فطرتی اسباب پر مبنی ہے جس سے ملک سرکار عالی کی آبادی مجموعی طور پر متاثر ہوئی جو دوسری ذاتیں اس زمرہ میں شامل ہیں اور بلحاظ تعداد برہمنوں سے بہت کم ہیں انکے منجملہ گوسائیں اور بیراگی فی الاصل شادی نہ کرنے والے مرتاضوں اور درویشوں کی جماعتیں تھیں۔ اول الذکر مہادیو کے پوجنے والے اور موخر الذکر وشنو کی پرستش کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ اب شادی نہ کرنے کے عہد کو بتدریج توڑتے جاتے ہیں اور کسی نہ کسی پیشہ کو اختیار کرکے بستے جاتے ہیں لیکن انمیں سے ابھی اکثر گداگری کرتے ہیں تیرتھوں کی زیارت پابندی سے کرتے رہتے ہیں۔ اور بظاہر یہی انکی کمی تعداد کا سبب معلوم ہوتا ہے آیاوار بالعموم ساتانی ہوتے ہیں جو بہت تقدس کا اظہار کرتے ہیں اور فرقہ ویشنوا کی شُدر اذاتوں کے پجاریوں کا کام دیتے ہیں اور اسلئے اس طبقہ کے تحت دکھائے گئے ہیں۔ ولہٰذا حالیہ میں بیراگی بھی اس زمرے میں داخل کرلئے گئے ہیں۔

۲۳۷۔ **زمرۂ ہشتم۔ خادمانِ مناور**۔ اس زمرے اور سابقہ زمرے کے درمیان حدِ فاصل قایم کرنا ایک امر مشکل ہے۔ اس ملک میں مندروں کی خدمت کرنے والوں کی صرف دو ذاتیں ہیں۔ گراؤ جو مہادیو کی مندر کے خادم ہیں اور کل اضلاع مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں اور ساتانی جو تلنگانہ کے وشنو مندروں کے خدمت گزار ہیں۔ یہ ذاتیں طبعی ترقی سے بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں بالخصوص ساتانی جن میں سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے فیصد ۲۰۶ کا حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔

نام	تعداد	فی صدی زیادتی + یا کمی
گراؤ	۲۰۳۱۸	+ ۱۶
ساتانی	۳۹،۳۳	+ ۴۳

۲۳۸۔ **زمرۂ نہم۔ شجرہ داں یا نسّاب**۔ اس زمرہ میں صرف ایک ذات بھٹ راج داخل ہے جنکی تعداد ۱۰۵۴۵ ہے اور کل آبادی کے فیصد ایک حصہ سے بھی کم ہے۔ ابتداً یہ لوگ ملک تلنگانہ کے شاعر اور قصیدہ خوان تھے۔ لیکن اب بالعموم زراعت یا گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ بلاشبہ بہت سے زبانی روایات اور قصوں کے گنجینے ہیں۔ قدیم روایت کے بموجب بھٹ راج شمالی ہند کی ایک ذات ہے جسکو پہلے پہل دکن میں ورنگل کے راجہ پرتاب رُدرا نے (سنہ ۱۲۹۵ء تا سنہ ۱۳۲۳ء) بلوایا تھا۔ اس سلطنت کے زوال کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ باجگذار ریڈی اور ویلما رؤسا کی سرپرستی میں (جنہوں نے ملک تلنگانہ میں اپنی

اپنی علیحدہ خود مختار ریاستیں قائم کرلی تھیں) شاعر اور مداح بنکر بس گئے۔ ایک جماعتی حیثیت سے یہ لوگ تلنگی علم ادب میں خاصے تعلیم یافتہ تھے۔ اور ان میں سے بعض اعلیٰ پایہ کے تلنگی شعرا ہوئے ہیں۔ دلہ گزشتہ میں یہ زمرہ علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

۲۳۹۔ زمرۂ دہم۔ منجمین۔ اس زمرہ میں بھی صرف ایک ہی ذات جوشی ہے جنکی تعداد اس ملک میں صرف معدودے چند ہے۔ جوشی مشتق ہے جیوتش سے جسکے معنی علم نجوم کے ہیں۔ یہ اپنی زندگی بھیک مانگ کر بسر کرتے ہیں اور ہفتہ کے روز تیل اور کسی ایک سیاہ رنگ چیز کی خیرات مانگتے ہیں تاکہ "شنی" یا پُر نحوست سیارۂ زحل کا کفارہ کردیں۔ اس ذات کا التباس برہمن طبقہ کے دیہاتی پوجاریوں کے ساتھ نہ کرنا چاہئے موقعہ سابقہ میں زمرۂ ماقبل کی طرح یہ زمرہ بھی علیحدہ درج نہیں کیا گیا تھا۔

۲۴۰۔ زمرۂ یازدہم۔ محرر و متصدی۔ موقع حالیہ میں یہ زمرہ بھی پہلی مرتبہ علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ اس میں دو ذاتیں ہیں۔ کایست اور کھتری جو باہر سے آکر بس گئی ہیں اور تعداد میں بھی قلیل ہیں۔ اس زمانہ میں محرری کا پیشہ صرف انہی دو ذاتوں میں محدود نہیں رہا۔

۲۴۱۔ زمرۂ دوازدہم۔ اہل موسیقی۔ گوئیے۔ ناچنے والے۔ نقال اور بازیگر۔ اس زمرہ کی خاص ذات لوگم ہے اور انکی تعداد (۲۱۲۵۸) ہے۔ یہی ایک ذات تھی جو ۱۹۱۱ء میں اس زمرہ کے تحت درج کی گئی تھی۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں فیصدی ۱۰۵ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس ذات کا پیشہ ناچنا اور عصمت فروشی کرنا ہے۔ اگرچیکہ اس ذات میں سے بعض نیک بخت نکل آتے ہونگے۔ لیکن یہ ذات جو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے باعث شرم ہے۔ بجائے خود ترقی پاتی رہتی ہے کیونکہ بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ دیوتاؤں اور دیویوں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسکے برخلاف داسری ذات میں ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں فی صدی ۱۹ کا انحطاط ہے۔ یہ زیادہ تر اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں اور بالعموم گداگری یا زراعت پر بسر کرتے ہیں۔ لفظ داسری کے معنی خادم کے ہیں (قیاساً سامندر کا خادم) اور انکی گدائی ایک حد تک مذہبی صورت رکھتی ہے کیونکہ ان میں سے بعض افراد چند ذاتوں کے بعض گھرانوں میں پوجاری یا کارپرداز کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور بعض بلجا۔ گلا۔ اور دوسری تلنگی ذاتوں کے جنازوں کے سامنے گاتے اور ناقوس بجاتے ہیں۔ گنگیرلا (متقدس بیل والے) جو کرتب کرنے والے بیلوں کا تماشہ دکھاتے پھرتے ہیں اسی داسری ذات سے تعلق رکھتے

نام	تعداد	فیصدی بیشی + یا کمی -
بھنڈاری	۳۱	...
لوگم	۲۱۲۵۸	+۱۰۵
داسری	۹۶۶۲	-۱۹
گنگیرلا	۷۸۵۲	...
گنگاپوتری	۱۴	.
گنگاپوتری	۲۲	.
گلہائی	۸۵۷	.

والے کہلاتے ہیں ڈمرا بھی ایک تلنگی ذات ہے یہ لوگ قلابازی کرنے والے اور کرتب دکھلانے والے پیشہ ور ہوتے ہیں۔ بعض زراعت بھی کرتے ہیں۔ اس ذات میں آزادی کیساتھ کسی بھی ذات سے جو اپنے سے کمتر درجہ کی نہ ہو مرد اور عورت دونوں کو بھرتی کر لیا جاتا ہے اور اس کا معیار محض ہمطعامی ہے۔ آوارہ گرد ڈمر سور پالتے ہیں اور دن میں مزدوری بھی کرتے ہیں۔ گاڑوری یا بازیگر مرہٹواڑی میں ہوتے ہیں۔ گنڈلا بھی اصل میں مرہٹے فقیر ہیں اور امبا بھاوانی کے اعزاز میں خاصکر دہشت برہمن خاندانوں کی شادی کے موقعوں پر گنڈلا (یا ایک قسم کا رقص مشعل) کرتے ہیں۔ بھنڈاری مندر کے باجا بجانے والوں کی ایک چھوٹی ذات ہے یہ لوگ پیترولی بھی بناتے ہیں۔

۲۴۲۔ زمرۂ سینر دہم۔ تاجر اور بساطی (پھیری کرنے والے)۔ اس زمرے کی دو اہم ذاتیں کومٹی اور لنگایت ہیں۔ ۱۹۱۱ء کی تعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کومٹی تعداد میں ۶ فیصد سے زیادہ بڑھگئے ہیں اور لنگایت تقریباً بقدر ۹ فیصد گھٹ گئے ہیں۔ لیکن ۱۸۸۱ء کے اعداد کے لحاظ سے یہ دونوں تعداد میں زیادہ ہو گئے ہیں۔ موخر الذکر کا اضافہ (۳۸ فیصد) اول الذکر کے اضافہ (۱۰ فیصد) سے زیادہ ہے یہ قابل ذکر ہے کہ کومٹی گزشتہ ۳۰ سال میں بہت آہستگی کیساتھ ترقی پائے ہیں۔ گزشتہ ۳۰ سال ہی میں اس قوم میں کچھ ترقی معلوم ہوتی ہے۔ باب سابقہ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ کومٹی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے ہر طرح کے نقائص جسمانی میں مبتلا تھے اپنی حالت کو دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھال چکے ہیں اور انکی صحت جسمانی اچھی ظاہر ہوتی ہے شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ کومٹی اپنی تعداد میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ درآں حالیکہ عام آبادی میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ لنگایت میں عام آبادی سے زیادہ کمی واقع ہوئی ہے جسکی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ انمیں سے بعض نے اپنے آپ کو بجائے لنگا بلیجا لکھوانے کے محض بلجا درج کرایا ہو۔ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں بلجا کے اندراجات بتعداد کثیر ہوئے ہیں اور یہی کثرت قیاس مندرجہ بالا کی طرف رہبری کرتی ہے۔ مارواڑی ایک پیدائشی تاجر اور روپے کا دین لین کرنے والے ہوتے ہیں اور اس زمرے میں انکی موجودگی ناگزیر ہے۔ انکی کثیر تعداد بہ نسبت تلنگانہ کے (باستثناء بلدہ حیدرآباد) مرہٹواڑی میں بہت زیادہ ہے۔ جہاں وہ روئی کی

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
اگروال	۱،۸۳۱	.
بلیجا	۳۳،۳۶۴	.
پورہرا	۴۲۳	.
مہتہا	۹۵	.
کومٹی	۲،۳۸،۰۷۲	+ ۷
لنگایت	۶،۸۷،۵۳۹	- ۹
مارواڑی	۴۶،۴۳۹	- ۷
میمن	۶۱	.
پوروال	۹۱۸	.

فائدہ مند تجارت میں مصروف ہیں۔ ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو مارواڑی فی الحقیقت کسی ذات کا نام نہیں ہے بلکہ ایک دیس کا نسبتی نام ہے جسکے معنی مارواڑ کے رہنے والے کے ہیں لیکن اس مقام سے آنے والے اکثر لوگ چونکہ تجارت اور لین دین کے کاروبار کرنے لگتے ہیں۔ اسلئے ان کی ذات کے نام نظر انداز ہو جاتے ہیں اور وہ سب کے سب انکے ملک کے نام کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں۔ دوسرے تجارتی طبقے جو اس زمرے میں شریک ہیں بلحاظ تعداد کم ہیں اور کم و بیش عارضی تو طن اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے پوروال زیادہ تر جینی ہیں۔ اور اگروال ہندو ہیں۔ بوہرے۔ گجراتی ہندو ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ میمن بھی انہیں کے مماثل ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف ایک ذات کومٹی کی اس عنوان کے تحت درج کی گئی تھی۔ اب دوسری ذاتوں کے شمول سے (جو عام طور پر تجارت پیشہ ہیں) اس زمرہ کی میزان کل آبادی ملک کی ۸ فیصد حصہ ہو گئی ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف ۲ فیصد تھی۔

۲۴۳۔ زمرۂ چہار دہم۔ باربردار جانوروں کے ذریعہ نقل و حمل کرنیوالے۔ اس زمرہ میں بیلوں پر لاد کر نقل و حمل کرنے والے مشہور لمباڑے زیادہ نمایاں ہیں۔ ان کی کثیر تعداد تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ۔ محبوب نگر اور عادل آباد اور مرہٹواڑی کے اضلاع گلبرگہ شریف۔ پربھنی ناندیڑ بیدر اور راچور میں پائی جاتی ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں جو ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اس سے مترشح ہوتا ہے کہ گذشتہ مردم شماری کے وقت غلہ وغیرہ لیکر یہ لوگ ملک سرکار عالی سے باہر گئے ہونگے اور اس طرح پر ممالک محروسہ میں شمار ہونے سے بچ گئے ہونگے۔ لمباڑے ایک چھوٹے پیمانے پر زراعت کی طرف راغب ہو گئے ہیں اور انکی یہ مستقل زندگی شمار میں آسانی پیدا کریگی۔ اور ان لوگوں کو بھی قلبند کرادیگی جو اور طرح پر اپنی آوارہ گردی کے باعث شمار سے چھوٹ جاتے۔ پرکا بھی تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ عادل آباد۔ میدک اور اطراف بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور تلنگانہ کی زراعت پیشہ قوم بلجا کی ایک شاخ ہیں۔ انکا نام لفظ پریکے سے مشتق ہے جسکے معنی تھیلے کے ہیں جن میں نمک اور غلہ بھر کر بیلوں پر لادتے اور لیجاتے تھے۔ انکے پیشے نے اس زمرہ میں ان کو جگہ دلائی ہے۔ بنجارے بھی بیلوں پر لاد کر نقل و حمل کرنے والے ہیں۔ وہ زیادہ تر ہندو ہیں لیکن خال خال مسلمان اور اقوام قدیمہ میں بھی ہیں۔ بہت سے بنجارے زراعت کرنے لگے ہیں۔ اور ان میں سے

نام	تعداد	فیصدی کا زیادتی خانہ
بنجارہ	۲۳۵۶۱	۰
لمباڑہ	۲۲۳۷۷۹	+ ۵۸
پرکا	۳۵۶۲۴	۰

جو سابقین اولین ہیں اپنے آپ کو ایک علٰحدہ ذات قرار دیکر وبخری سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ لوگ بالعموم اپنے آپ کو ہندو لکھواتے ہیں۔

۲۴۴۔ زمرۂ پانزدہم۔ اِصلاح ساز۔ اصلاح سازوں کی ذات تلنگانہ میں منگلا اور مرہٹواڑی میں حجام یا نہوی کہلاتی ہے۔ اول الذکر میں بلحاظ تعداد کثیر اضافہ ہوا ہے اور موخرالذکر میں بہت انحطاط پیدا ہوا ہے۔ موخرالذکر کی اتنی بڑی کمی کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہوی شمار کنندوں کو جُل دینے میں کامیاب ہوئے اور اپنے آپ کو دوسرے ناموں کے تحت درج کرالیا۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
حجام	۱۶،۸۲۲	۰
منگلا	۱،۲۳،۷۵۳	+ ۳۵
نہوی	۶،۳۱۴	- ۸۸

۲۴۵۔ زمرۂ شانزدہم۔ گاذر۔ چاکلا تلنگانہ کی اور دھوبی مرہٹواڑی کی کپڑے دھونے والی ذات ہے۔ لیکن یہ دونوں نام عموماً ایک دوسرے کے ساتھ تبادل ہوتے ہیں اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر ذات میں زیادتی ہوئی ہے تو موخرالذکر میں کمی آگئی ہے اگر دونوں ذاتوں کا مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو ۱۹۲۱ء کے مجموعی اعداد ۱۹۱۱ء کے مماثلہ مجموعی اعداد سے خفیف طور پر یعنی کچھ کم ایک فیصد سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپڑے دھونے والوں کی ذات میں مجموعی طور پر تعداد میں کمی نہیں پیدا ہوئی۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
چاکلا	۱۸۶،۶۶۴	+ ۶
دھوبی	۵۶،۹۴۴	- ۱۴

۲۴۶۔ زمرۂ ہفدہم۔ پارچہ باف۔ روئی دھنکنے والے اور رنگریز۔ سالے ملک تلنگانہ کی بڑی پارچہ باف ذات ہے۔ اور بلحاظ تعداد اس زمرہ میں کثیر بھی ہے۔ سالے تمام اضلاع تلنگانہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے اُن میں فیصد ۱۲،۷ کی حد تک کمی آگئی ہے لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے اس ذات کی میزان میں بقدر ۲۷ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ جو سالے مرہٹواڑی میں پھیل گئے ہیں وہ اپنے آپ کو چنوار سے موسوم کرتے ہیں۔ دیونگ یا کوشٹی انکے بعد اہمیت رکھتے ہیں۔ دیونگ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ دیونگ مٹنگر کوڑے کل دھر مرہٹواڑی میں یہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں اور انکا روایتی پیشہ بافندگی ہے۔ لیکن اِن میں سے بعض نے تجارت۔ زراعت۔ نجاری اور معماری

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
بھوسا گر	۴۵	۰
چنوار	۱،۷۱۳	۰
دیونگ	۸۸،۵۱۶	+ ۲۴
جلاہی	۴،۴۴۶	۰
تعداف	۱،۸۸۷	۰
موسن	۳۶	۰
رنگاری	۲۳،۶۴۳	+ ۵
سالے	۲،۷۹،۷۰۰	- ۱۳

اختیار کرلی ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں بقدر ۲۴ فیصد ان میں اضافہ ہوا ہے اور اس سے پہلے دس سال میں بھی انھوں نے متذبہ اضافہ (۶۰ فیصد) ظاہر کیا تھا۔ رنگری یا رنگریز رنگنے والوں کی ایک ذات ہے جو زیادہ تر مرہٹواڑی میں پائی جاتی ہے۔ اس ذات میں فیصد ۵ کی بیشی اس دہ سالہ دوران میں رونما ہوئی ہے۔ جلاہے۔ نداف اور مومن کپڑا بننے والے مسلمان طبقے ہیں۔ انکی تعداد میں جو کثیر انحطاط رونما ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اب اکثر ایسے ہیں جو اپنے آپ کو بلا تفریق طبقہ صرف مسلمان لکھوانا پسند کرتے ہیں۔ تلنگانہ کی "سالے" ذات کو مسلمان جلاہے ہی بولتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے کہ ندافوں کو جو روئی صاف کرنے والا رسی اور نیوار بنانے والا طبقہ ہے۔ تلنگے "دودی کولا" کہتے ہیں۔ یہ مسلمان طبقے نومسلم ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف تین ذاتیں یعنی دیونگ۔ رنگری اور سالے اس زمرے میں شامل کی گئی تھیں۔ موقع حالیہ میں پانچ اور ذاتیں بھی بوجہ انکے روایتی پیشہ کے ان میں داخل کرلی گئی ہیں۔

۲۴۷۔ **زمرۂ ہشت دہم خیاط**۔ اس زمرے میں صرف ایک ذات درزی یا سیمپی ہے۔ ممالک محروسہ کی آبادی کی مجموعی میزان کے مقابلہ میں درزیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کے علاوہ اس دہ سالہ دوران میں انکی تعداد میں فیصد ۱۳٫۴ کی کمی آگئی ہے۔ اس کمی کی تلافی ایک بڑی حد تک دوسری ذات کے لوگوں سے ہوجاتی ہے جو خیاطی کو ایک ضمنی پیشہ کے طور پر اختیار کرلیتے ہیں یہ ذات ممالک محروسہ سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے اور تلنگانہ میں درزی اور مرہٹواڑی میں سیمپی کہلاتی ہے۔

۲۴۸۔ **زمرۂ نوزدہم نجار**۔ اس طبقے میں صرف ایک ذات ستار کی ہے۔ نجاروں کو مرہٹی میں ستار اور تلنگی میں وڈلا کہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ لوگ "پنچال" کے نام کی آڑ لیتے ہیں۔ ستار ذات نے اپنی تعداد میں بقدر ۱۴ فیصد کے ترقی کی ہے۔

۲۴۹۔ **زمرۂ بستم معمار**۔ اس زمرہ کی صرف ایک ذات اُپرا ہے۔ اُپرا تلنگی لفظ اُپو (نمک) سے مشتق ہے اور اس طبقہ کے لوگوں پر انکے اصلی پیشے کے اعتبار سے اس کا اطلاق ہونے لگا چونکہ اب زمین شور سے نمک کی صنعت ممنوع ہوگئی ہے اس لئے یہ لوگ مٹی کا کام اور مزدوری کرنے لگے ہیں۔ اس ذات میں ۳۰ فیصدی کا اضافہ اس دہ سالہ دوران میں اور ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
کامائی	۵۸۶	۰
اُپرا	۷۴۱۸۵	+۳۰

گزشتہ چالیس سال میں رونما ہوا ہے۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس ذات کے لوگ اپنے آپ کو زیادہ تعداد میں اس نام کے تحت درج کرانے لگے ہیں۔ اور نیز یہ کہ دوسری ذات کے لوگ بھی ہماری پیشہ اختیار کرنے لگے ہیں۔

۲۵۰۔ زمرۂ بست ویکم۔ سفالگر (مٹی کے برتن بنانے والے) کمہار مرہٹواڑی کے اور کمرا تلنگانہ کے سفالگر ہیں۔ دونوں برتن۔ اینٹ اور سفال بناتے ہیں اور دونوں کی تعداد میں اس دو سالہ مدت میں کمی آئی ہے لیکن ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں ان کی تعداد علی الترتیب بقدر ۲۵ اور ۳۲ فیصد کے بڑھ گئی ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
کمہار	۵۱،۳۳۲	- ۲۹
کمرا	۶۵،۸۲۵	- ۱۷

۲۵۱۔ زمرۂ بست و دوم۔ آہنگر۔ لوہار مرہٹواڑی کا اور کمری تلنگانہ کا آہنگر ہے۔ اول الذکر کی تعداد میں جو کمی آئی ہے وہ ناموں کے بتادینے کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ سابقہ مردم شماری میں موخر الذکر کی تعداد کم درج ہوئی تھی اور اب اس میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
لوہار	۳۰،۹۰۸	- ۳۵
کمری	۴۱،۷۲۳	۰

۲۵۲۔ زمرۂ بست وسوم۔ زرگر منجملہ ان دو ذاتوں کے جو اس زمرہ کے تحت داخل ہوتی ہیں سنار زیادہ کثیر التعداد ہیں۔ یہ مرہٹے اور تلنگے دونوں ہوتے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری میں پنچال کی تعداد میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اور سناروں میں صرف ایک فیصدی کا اور مردم شماری حالیہ میں اول الذکر ۵۲ فیصد سے زیادہ گھٹ گئے ہیں۔ اور موخر الذکر بقدر ۱۲ فیصد بڑھ گئے ہیں۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
پنچال	۵۵،۹۷۵	- ۵۲
سنار	۹۹،۶۵	+ ۱۲

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہوں نے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اپنے آپ کو بطور پنچال کے اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ میدک اور نلگنڈہ میں درج کرایا تھا۔ اب مردم شماری حالیہ میں اپنے آپ کو سنار درج کرایا ہے اور یہ کہ اسکے برخلاف اضلاع بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد میں سنار کے نام سے پنچال کے نام پر عود کر آئے ہیں۔ مجموعی طور پر زرگروں نے اپنے آپ کو بہ نسبت پنچال کے سنار زیادہ درج کرایا ہے۔ علاوہ بریں پنچال کا نام پانچ دستکار ذاتوں پر حاوی ہے۔ لوہار۔ ستار۔ کسار۔ سمپی۔ اور سنار اور جسقدر اس ذات کے لوگ اپنے آپ کو

اپنی شخصی ذات کے نام کے تحت درج کرائینگے۔ اسیقدر پنچال کے نام کے تحت درج شدہ نفوس کی تعداد گھٹ جائے گی۔ مثلاً کمری سُنار وغیرہ کی تعداد کا اضافہ پنچال میں اسی کے مماثل انحطاط پیدا کریگا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ چالیس سال قبل جو تعداد تھی اُس کی صرف تقریباً ۶۰ فیصد تعداد اس مردم شماری میں رہگئی ہے۔ سُنار ذات کے ۳۶ مردوں نے اپنے آپ کو وشوابرہمن سے موسوم کیا ہے۔

۲۵۳۔ زمرہ بست وچہارم پیتل اور تانبے کے کاریگر۔ پیتل اور تانبے کے برتنوں کے بنانے والے مرہٹواڑی میں کسار اور تلنگانہ میں کنچری کہلاتے ہیں۔ ان ذاتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ بلاشبہ وہی ہے جو پنچال کے متعلق اُوپر بیان کی گئی اور بالخصوص اس سبب سے کہ ۱۹۱۱ء میں کنچری نے اپنے آپ کو بطور علٰحدہ ذات کے ظاہر نہیں کیا تھا۔

نام	تعداد	فیصد کی زیادتی یا کمی
کنچری	۹۹۷۵	-
کسار	۲۰۲۴۳	+ ۳۹

۲۵۴۔ زمرہ بست وپنجم مٹھائی بنانے والے اور غلّہ بھوننے والے۔ ۱۹۱۱ء میں اس زمرہ کو علٰحدہ درج نہیں کیا گیا تھا۔ اس طبقہ میں صرف ایک ذات بھڑبھونجے کی داخل ہوتی ہے جو غلّہ بھوننے والوں کی ذات ہے۔ یہ تعجب خیز ہے کہ اگرچہ بہت سے مٹھائی بنانیوالے ہیں لیکن کسی نے بھی اپنے آپ کو حلوائی نہیں لکھوایا۔ بھڑبھونجوں کے دو طبقے ہیں مرہٹے اور پردیسی مرہٹے بھڑبھونجوں کی بھرتی بلاشبہ مرہٹے کنبیوں سے ہوتی ہے جن سے وہ شکل وصورت اخلاق وعادات میں مماثلت رکھتے ہیں۔ پردیسی بھڑبھونجے کانپور متھرا لکھنؤ۔ اور بریلی وغیرہ باہر کے مقامات سے آئے ہیں۔

۲۵۵۔ زمرہ بست وششم تیل نکالنے والے۔ دو ذاتیں جو اس زمرہ میں شامل ہیں وہ گانڈلا اور تیلی ہیں۔ اول الذکر تلنگانہ میں اور موخر الذکر مرہٹواڑی میں محدود ہیں۔ تیلی کثیر التعداد ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے گانڈلا میں تقریباً ۷ فیصد اضافہ ہوا ہے اور تیلی میں بقدر ۲۲ فیصد کے انحطاط ہوا ہے۔ ان ذاتوں کے بعض افراد نے اپنے روایتی پیشوں کو چھوڑ کر تجارت اور دوکانداری اور بعض نے زراعت اختیار کر لی ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
گانڈلا	۱۳۹۰۴	+ ۷
تیلی	۶۱۱۴۴	- ۲۲

۲۵۶۔ زمرہ بست وہفتم سیندھی نکالنے والے اور شراب کھینچنے والے۔ یہ زمرہ کل آبادی ملک سرکار عالی کے ۳ فیصد سے کچھ زائد حصہ پر مشتمل ہے۔ اس زمرہ کی کثیر التعداد ذات

کلال ہے جو دراصل شراب کھینچنے والے ہیں اور کل ملک سرکار عالی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں ان کے بعد بلحاظ اہمیت گونڈلا اور ایدیگا ہیں جو سیندھی نکالنے والے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ایدیگا اور کلال علی الترتیب فیصد ۵ اور ۲۱۷ بڑھگئے ہیں اور گونڈلا بقدر ۶۰ فیصد گھٹ گئے ہیں

نام	تعداد	فیصدی زیادتی + یا کمی -
ایدیگا	۲۶۰۷۷	+ ۵
گونڈلا	۱۲۱۴۹۴	- ۶۰
کلال	۲۳۸۰۶۹	+ ۲۱۷

۱۸۸۱ء کے لحاظ سے گونڈلا میں بقدر ۴۴ فیصد کمی اور کلال میں فیصد ۹۰۸ حیرت انگیز بیشی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ انکی تعداد میں اتنی وسیع ترقی کس طرح ہوئی۔ گونڈلا کے کثیر انخطاط سے یہ شبہ ناشی ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر کارجحان اپنے آپ کو کلال ظاہر کرنیکی جانب ہے۔ موجودہ انتظامات آبکاری کے تحت کلال صرف شراب بیچ سکتے ہیں اور اس کو کھینچ نہیں سکتے۔

۲۵۷۔ زمرۂ بست وہشتم۔ گوشت فروخت کرنے والے۔ کاتک اور قصاب کی دو ذاتیں جن کی مجموعی تعداد ۱۴۷۸۹ ہے اس زمرے میں شامل ہیں۔ کاتک ہندو اور قصاب مسلمان گوشت بیچنے والے ہیں۔ گائے کاٹنے والے مسلمان گائے قصاب کہلاتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ذاتوں کی جملہ تعداد کے منجملہ کم سے کم ۹۲ فیصدی بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر۔ عادل آباد میدک اور محبوب نگر موقوعہ تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں۔ لفظ کاتک کے معنی "بیرسم" یا "سنگدل" کے ہیں اور اس کا اطلاق قصابوں پر نہایت موزوں ہے۔ ۱۹۱۱ء میں گوشت بیچنے والوں کی ذات کی درجہ بندی علیحدہ زمرے میں نہیں کی گئی تھی۔

۲۵۸۔ زمرۂ بست ونہم۔ چرمی کام کرنے والے۔ اس زمرے کی خاص ذات چمہار ہے جن کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ چمہار چرمی کام کرنے والے اور جوتے بنانے والے ہیں جو جو مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ تلنگانہ کے ادیگا (دھیڑ) جو چپل بناتے ہیں وہ بھی چمہار کہلاتے ہیں اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انکی تعداد میں گزشتہ دہ سالہ دوران میں فیصد ۵۹ سے زائد کا اور ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں فیصد ۱۵۵ کا اضافہ رونما ہوا ہے۔

نام	تعداد	فیصدی زیادتی یا کمی -
چمہار	۱۱۲۵۳۴	+ ۵۹
ڈھور	۴۳۴۰۹	+ ۲۳
موچی	۱۵۷۶	...

ڈھور جو مرہٹواڑی کے دباغت کرنیوالے ہیں انکی تعداد تقریباً ۴۳۰۰ ہے اور ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں فیصد ۲۲ سے زیادہ ان میں بیشی معلوم ہوتی ہے۔ موچی تلنگانہ کی ایک ذات ہے جو مرہٹواڑی کے چمہار سے مماثل ہے۔ موچی بلحاظ تعداد

بہت قلیل ہیں۔

۲۵۹۔ زمرۂ سسی ام۔ ٹوکرے۔ بوریئے اور رسّی بنانے والے۔ اس زمرہ میں کُل آبادی کا تین فیصد حصّہ سے کچھ زیادہ شریک ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اُنکا تناسب ایک فیصدی سے کم تھا۔ موجودہ زیادتی اس زمرہ میں دو نئی ذاتوں کے شمول سے پیدا ہوئی ہے۔ مانگ جن کی تعداد تین لاکھ نفوس سے زیادہ ہے اس زمرے کی خاص ذات ہے ٹوکرے اور رسّیاں بنانے کے علاوہ مانگ دیہات میں خدمتگاری کرتے اور دھپڑا بجاتے ہیں۔ انکی ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلے میں ۳ فیصد کمی ہوئی ہے۔ لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے ان میں ۴۸ فیصد بیشی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ذات نے دھیمی ترقی کی ہے۔ پرکلا اور کیکاڑی۔ بورو ڑ اس زمرے کی دوسری ذاتیں ہیں۔ انکے منجملہ پرکلا اور کیکاڑی خانہ بدوش اقوام جرائم پیشہ ہیں۔ جن کا ظاہری پیشہ ٹوکرے بنانا ہے۔ پرکلوں میں اس دہلتا دوران میں نہایت نادر اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ بلاشبہ زیادہ صحت شمار ہے۔ بورو ڑ بانس کا کام کرنے والے اور ٹوکریاں ٹٹیاں بنانے والے ہیں۔ ان میں سے بعض مذہباً لنگایت بھی ہیں۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی -
بورو ڑ	۱۶۶۶۱	- ۳۲
کیکاڑی	۲۴۷۹۴	....
پرکلا	۳۰۳۸۵	+ ۱۴۰۹
مانگ	۳۳۰۸۴۰	- ۳

۲۶۰۔ زمرۂ سسی ویکم۔ مٹی۔ نمک وغیرہ کا کام کرنے والے اور معادن کھودنے والے۔ اس عنوان کے تحت داخل ہونے والی ذات جو اس ملک میں پائی جاتی ہے وہ صرف وڈر کی ہے جن کی تعداد ایک لاکھ نفوس سے زیادہ ہے۔ گزشتہ دہ سالہ دوران میں وڈروں کی تعداد میں ۱۲ فیصد سے زیادہ کمی آگئی ہے۔ لیکن ۱۸۸۱ء کی میزان کے مقابلہ میں تقریباً ۹۶ فیصد کی بیشی رونما ہوئی ہے وڈر معادنوں سے پتھر نکالنے اور مٹی کا کام کرنے کو اپنا وراثتی پیشہ سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ تالاب اور باؤلیات کھودنے سڑک بنانے وغیرہ میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ بعض زراعت بھی کرنے لگے ہیں۔

۲۶۱۔ زمرۂ سسی ودوم۔ دیہی پاسبان اور خدمت گزار۔ یہ زمرہ بلحاظ تعداد تیسرے درجہ پر ہے اور اس میں کم سے کم کُل ملک کی آبادی کا ۱۲ فیصد حصّہ شامل ہے۔ جو ذاتیں اس زمرے کے تحت شامل ہوتی ہیں یعنی مادیگا۔ مہار اور مالا وہ کل آبادی کا علی الترتیب ۵۔ ۴ اور ۳ فیصد حصّہ ہیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں علی الترتیب فی صد ۱۷۔ ۷۲ اور ۱۵ کا انحطاط ہوا ہے۔ اس کمی کا باعث نہ صرف موسموں کے انقلابات اور امراضِ وبائیہ کے دورے ہوئے ہیں

نام	تعداد	فیصد بیشی + یا کمی -
مادیگا	۶۶۹۲۰۳	- ۱۷
مہار	۴۹۴۳۱۶	- ۷۲
مالا	۳۷۵۷۴۸	- ۱۵

بلکہ ان کے اکثر افراد کا مذہب عیسوی اختیار کر لینا بھی ہے۔ گزشتہ ۴۰ سال میں ان میں علی الترتیب فیصد ۴۵-۱۳ اور ۲ کا اضافہ ہوا ہے۔ مانگ جو ۱۹۱۱ء میں اس زمرے کے تحت داخل کئے گئے تھے اب زمرہ سی ام میں منتقل ہوئے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اس زمرہ کی میزان جو کل آبادی کی ۱۰ فیصد تھی گھٹ کر ۱۲ فیصد ہو گئی ہے۔

۲۶۲۔ زمرۂ سی وسوم۔ جھاڑنے اور صاف کرنے والے۔ دیہڑجن کی تعداد ۱۹۵۹۵ ہے اور مہترجن کی تعداد ۳۹،۱۰۷ ہے اس زمرہ میں داخل ہیں۔ یہ زمرہ حالیہ موقع ہی میں قائم کیا گیا ہے۔

۲۶۳۔ زمرۂ سی وچہارم "دیگر"۔ یہ متفرق زمرہ اُن اقوام اور طبقات پر مشتمل ہے جن کا کوئی روایتی پیشہ مقرر نہیں ہے۔ جیسے کہ اکثر مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ پارسی۔ برہمو اور آریا سماجی۔ بعض اقوام قدیمہ اور غیر مبین ہندو ہیں اور جن کی تعداد کُل آبادی کی ۱۴ فیصد ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء ۱۲ فیصد تھی۔ اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ لنگایت اور داسری وغیرہ اس زمرے سے خارج کر کے اپنے مناسب عنوانات کے تحت اس دفعہ داخل کئے گئے ہیں۔

۲۶۴۔ طبقاتِ اسفل۔ جیسا کہ باب چہارم میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ طبقات کل ہندو آبادی کے ۲۰ فیصد اور جملہ آبادی ملک کے ۱۹ فی صد حصہ ہوتے ہیں۔ باوجود کثیر التعداد ہونے کے معاشرتی تنزل کی حالت میں بسر کر رہے ہیں اور اب تک دوسری ذاتوں کے افراد کے ساتھ مساویانہ حقوق انسانیت و شہریت کے دعوے کے متعلق کوئی جد و جہد انھوں نے نہیں کی ہے۔ جب ہندو انکو دائرۂ ہندویت میں داخل کرتے ہیں تاکہ انکی قومی قوت بلحاظ تعداد زیادہ ہو جائے۔ تو یہ امر بالکل قرینِ عقل ہے کہ انکے ساتھ موجودہ حالت سے زیادہ رعایت و لحاظ کا برتاؤ بھی ہونا چاہئے ملک انکے علیحدگی کے اثرات کی برداشت بھی نہیں کر سکتا کیونکہ انہیں میں سے زراعتی اور انتفاقی مزدوری کے لئے آدمی فراہم ہونے کے توقعات ہیں۔ خاص انہیں کے مفاد کے لئے بعض مدارس کے افتتاح سے سرکار نے اُنکے لئے مواقع اصلاح و ترقی پیدا کئے ہیں۔ اس عام عنوان کے تحت جو ذاتیں داخل ہوتی ہیں ان کی فہرست حاشیہ میں

اناملک	مانی دھاسی
بنجارا	مالا
بربوک	مالا داسیری
چمبھار	مالا نہائی
چنڈال	مالا جنگم
دکلوار	مانگ
دھیڑ	منے
ڈھور	مستی
ڈمرا	مونڈی واڑو
ایلا ملکارڈ	نانی کا پو
گوسائیں	نیچا نبلا
جنگم	پنجاما
کیکاڑی	سندھور
کانی یا ملا	سنائی
مادیگا	تھوٹے واڑو
مہار	وڈر
مہاسری	یانادی

درج کی گئی ہے۔ ان میں سے اکثر کا ذکر پیشہ واری زمروں میں بطور رکھیت کے مزدوروں۔ دیہی پاسبانوں، چرمی کام کرنے والوں وغیرہ کے ہوچکا ہے۔ اور بعض آوارہ گرد و خانہ بدوش قبائل ہیں جو کسی مقررہ پیشہ پر بسر نہیں کرتے۔

۲۶۵۔ **یوروپین اور متجانس نسلیں**۔ مردم شماری حالیہ میں جو تعداد بطور یوروپین یا متجانسہ نسلوں کے قلمبند ہوئی ہے وہ (۳۶۹۰) ہے جن میں سے (۳۰۵۰) ذکور اور (۶۴۰) اناث ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۵۳۸۴) نفوس (۴۳۱۲ ذکور اور ۱۰۷۲ اناث) تھے مؤخر الذکر میں سے ۲۹۶۰ ذکور اور ۵۴۳ اناث متولدین برطانیہ ہیں۔ اور بقیہ دوسرے یوروپین ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں رعایائے برطانیہ کی تعداد ۴۲۵۱ ذکور اور ۹۷۹ اناث تھی۔ اس لحاظ سے یوروپین اور رعایائے برطانیہ دونوں کی تعداد میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ تختہ مندرجۂ ذیل سے جس میں بلحاظ تعداد یوروپین اضلاع کی زمرہ بندی کیگئی ہے معلوم ہوگا کہ صرف بلدۂ حیدرآباد ہی میں ان کی کثرت ہے اور اضلاع میں بہت کم ہیں۔

(تقسیم یوروپین بلحاظ اضلاع)

تعداد اندرون	۵ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۶۰
کریم نگر نظام آباد راچور	پربھنی بیدر	میدک نلگنڈہ	گلبرگہ شریف اورنگ آباد ورنگل

اضلاع اطراف بلدہ۔ عادل آباد۔ محبوب نگر۔ بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد میں کوئی یوروپین نہیں ہے۔

۲۶۶۔ **تقسیم بلحاظ عمر**۔ تختہ حاشیہ کے ملاحظہ سے ہر دو مردم شماریوں میں یوروپین اور متجانس اقوام کی جو تقسیم بلحاظ عمر ہوئی ہے وہ ظاہر ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف "۰ تا ۱۵" کی میعاد عمر پر انحطاط ہوا ہے اور ۱۵ اور اس سے زائد عمروں پر متناسب زیادتی ہوئی ہے۔ یہ صورت بلاشبہ جنگ عظیمہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جس میں اس کی ضرورت تھی کہ جنگی سپاہی اور امدادی افواج چھاؤنیوں میں متعین رکھی جائیں اور انکے خاندانوں کو وطن بھیجدیا جائے۔

تقسیم فی ایک ہزار یوروپین بلحاظ عمر				
سال	۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۳۰	۳۰ تا ۵۰	۵۰ و زائد
۱۹۱۱ء	۱۱۲	۶۶۰	۱۹۴	۳۴
۱۹۲۱ء	۹۱	۶۶۳	۲۰۶	۴۰

۲۶۷۔ **اینگلو انڈینس**۔ انگلو انڈینس کی تعداد میں بھی اس دہ سالہ دوران میں کمی ہوئی ہے جو ۱۹۱۱ء کے ۳۰۰ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۲۲۳ ہوگئی۔ اس کی وجہ زیں قبل باب چہارم فقرہ (۱۱۲) میں بیان کی جاچکی ہے۔ یوروپین کی طرح انگلو انڈین بھی بلدہ حیدرآباد ہی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں سوائے محبوب نگر کے جتنے اضلاع میں یوروپین اقوام کا اندراج نہیں ہوا انہیں میں انگلو انڈین بھی نہیں ہیں۔

لیکن اضلاع میدک و بیدر میں جہاں یوروپین ہیں کوئی انگلو انڈین نہیں ہے۔ بقیہ اضلاع کی زمرہ بندی بلحاظ تعداد انگلو انڈینس حسب ذیل کی جاسکتی ہے :۔

۱۰ اور اس سے کم	۲۰ تا ۵۰	۵۰ تا ۱۰۰	زائد از ۱۰۰
کریم نگر	گلبرگہ شریف	پربھنی	ورنگل
نظام آباد	اورنگ آباد	رائچور	
	محبوب نگر		

۲۶۸۔ **تقسیم بلحاظ عمر**۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ایک ہزار انگلو انڈینس کی تقسیم بلحاظ عمر ہر دو مردم شماریوں پر دکھائی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ سال سے کم میعاد عمر پر نسبتاً کمی واقع ہوئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انگلو انڈینس کی نئی نسل ممالک محروسہ سرکار عالی کو خیرباد کہہ رہی ہے۔

سال	۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۳۰	۳۰ تا ۵۰	۵۰ و زائد
۱۹۱۱ء	۳۰۷	۲۸۸	۲۳۲	۱۰۳
۱۹۲۱ء	۲۵۲	۲۱۰	۲۸۲	۱۵۶

۲۶۹۔ **مسلم اقوام**۔ مسلم اقوام میں شیخ جو اولین مسلمانانِ عرب کی اولاد ہیں کثیر التعداد ہیں۔ انکے بعد بلحاظ تعداد سید ہیں۔ جو پیغمبر اسلام کے نسل سے ہیں۔ پٹھان جو اپنی نسل کو قیس (سردار غور) سے منسوب کرتے ہیں جس نے حضرت پیغمبر اسلام کے زمانہ حیات میں اسلام قبول کیا تھا بلحاظ تعداد تیسرے درجے پر آتے ہیں۔ مغل جو وسطی ایشیا کے فاتحین کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلحاظ تعداد بہت کم ہیں۔ پہلے

نام	تعداد	فیصد بیشی یا کمی
شیخ	۹۰۶۳۶۳	- ۸
سید	۱۸۷۶۷۹	- ۱
پٹھان	۱۳۱۸۲۸	- ۲
مغل	۵۰۰۴۸	+ ۵۰

تینوں کی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں کاستگی پیدا ہوگئی ہے اور مغل ۵۰ فیصد بڑھ گئے ہیں لیکن یہ انحطاط زیادہ نہیں ہے اور فطرتی اسباب پر محمول ہوسکتا ہے ۱۸۸۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں ان تمام قوموں میں معتدبہ اضافہ رونما ہوا ہے اور انکی ترقی کی رفتار اکثر ہندو ذاتوں سے بدرجہا بہتر رہی ہے فقط

ذیلی تختہ ۱۰ ان کے روایتی پیشوں کے بموجب ذاتوں کی تقسیم

درجہ بندی اور ذات	تعداد	ریاست کی آبادی کی فی ایک ہزار کے حساب سے تعداد	نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذات	تعداد
۲	۳	۴	۱	۲	۳
زمیندار	۷۸۴٫۳۰۵	۶۳	۱۲	سازے، گویئے، رقاصہ، نقال وشعدہ باز	۳۹٫۷۷۱
۱۔ کاپو	۷۸۴٫۸۴۹	۵۹		۱۔ بھاری	۳۱
۲۔ ولاما	۳۶۰٫۴۵۶	۳		۲۔ بھاٹ	۲۱٫۲۵۸
کاشتکار (وخاص نشستری دشت کریولے)	۲۴۳٫۹۳۸	۱۸۲		۳۔ بھاٹی	۹٫۶۶۲
۱۔ ہنکار	۲۱٫۳۳۲	۱		۴۔ بھاٹرا	۷٫۴۵۲
۲۔ کوولی	۳۹٫۸۱۹	۳		۵۔ بھنگدلا	۳۲
۳۔ کرنبی	۳۴٫۳۱۴	۲		۶۔ بھاروڑی	۸۵۷
۴۔ نوجی	۱۷۸	۰		۷۔ بھنڈالا	۱۴
۵۔ مالی	۷۸۴٫۷۶	۶		۸۔ بھٹیاری	۴۷۵
۶۔ مرہٹہ	۲٫۴۰۷٫۰۰	۱۲	۱۳	بنجارہ وساطی	۱٫۰۰۸٫۷۸۴۲
۷۔ منور	۱۸۳٫۳۵۶	۱۴		۱۔ اگروال (رح)	۱٫۸۳۱
۸۔ ملاگا	۴۶۲٫۱۸۸	۳۷		۲۔ اگرہ (رح)	
۹۔ وبخاری	۴۰٫۰۶۵	۳		۳۔ بالیجا	۳۳٫۳۶۴
جنگلی وپہاڑی قومیں	۱۵۵٫۸۱۱	۱۳		۴۔ بوہرا	۱۴۲۳
۱۔ آندھ	۶٫۶۳۴	۱		۵۔ بھگتہ	۹۵
۲۔ بھیل	۱۳٫۷۲۳	۱		۶۔ کومٹی	۲۳۸٫۰۷۲
۳۔ بھینی کویا	۸۶۱	۰		۷۔ لنگایت	۶۸۷٫۵۳۹
۴۔ چینچو	۶٫۱۲۱	۰		۸۔ مارواڑی	۴۶٫۴۳۹
۵۔ گوانڈ	۹۸٫۸۶۹	۸		۹۔ میمن	۶۱
۶۔ کویا	۲۵٫۰۲۹	۲		۱۰۔ پورواں	۹۱۸
۷۔ راج کویا	۱۳۷	۰	۱۴	جانوروں پر سامان لاد کر لیجانے والے	۲۸۲٫۹۶۴
۸۔ راجہ گونڈ	۴٫۲۵۳	۰		۱۔ بنجارہ	۲۳٫۵۶۱
۹۔ سنتال	۱۷۴	۰		۲۔ لمبانڈہ	۲۲۳٫۷۰۹
چرواہے اور دودھ وغیرہ فروخت کرنیوالے	۱٫۰۰۰٫۹۲۴	۸۰		۳۔ پرکہ	۳۵٫۶۲۴
۱۔ دھنگر	۴۶۶٫۲۵۶	۳۷	۱۵	حجام	۱۲۶٫۸۸۹
۲۔ گولہ	۳۵۳٫۹۹۳	۲۸		۱۔ حجام	۱۶٫۸۲۲
۳۔ گالی	۴۳٫۸۰۶	۰		۲۔ بنگالہ	۱۰۳٫۷۵۳
۴۔ کرنا	۱۵۶٫۱۸۹	۱۲		۳۔ ہندوی (وارک)	۶٫۳۱۴
پھلہاری وملاح	۲۹۷٫۴۸۱	۲۱	۱۶	دھوبی	۲۴۳٫۶۰۸
۱۔ ہوئی	۲۹۷٫۷۰	۲۱		۱۔ چکالہ	۱۸۶٫۶۶۴
۲۔ کہار	۱۰۳	۰		۲۔ دھوبی	۵۶٫۹۴۴
لکڑی وچوڑی	۴۷۵٫۴۰۳	۳۸	۱۷	جولاہے، مذاہب رنگریز	۳۹۸٫۵۵۶
۱۔ بیڈر	۲۳۷٫۴۸۱	۱۹		۱۔ بیوساگر	۴۵
۲۔ متراسی	۲۳۷٫۲۶۲	۱۹		۲۔ چینوار	۱٫۷۱۳
پوجاری وتارک الدنیا	۲۷۹٫۰۵۵	۲۲		۳۔ ڈیوانگ (کوشٹی)	۸۸٫۵۱۶
۱۔ ایاوار	۳٫۰۲۷	۰		۴۔ جولاہی	۴٫۴۲۶
۲۔ بیراگی	۱٫۱۴۹	۰		۵۔ لتراف	۱٫۰۸۷
۳۔ برہمن	۲۴۷٫۱۲۶	۱۹		۶۔ مومن	۳۶
۴۔ گوساعیں	۲۴٫۰۵۳	۲		۷۔ پنگاری	۲۳٫۶۲۳
خدمتگاران دیول	۶۰٫۰۵۱	۵		۸۔ سالی	۲۷۹٫۰۷۰
۱۔ گرو	۲۰٫۳۱۸	۲	۱۸	درزی	۵۰۷٫۰۵
۲۔ ستانی	۳۹٫۷۳۳	۳		۱۔ درزی	۵۰۷٫۰۵
بھاٹ وشجرہ نویس	۱۰٫۵۴۵	۱	۱۹	نجار	۷۸٫۹۴۷
۱۔ بنجارا	۱۰٫۵۴۵	۱		۱۔ ستار	۷۸٫۹۴۷
بجوگی	۷۳۱	۰	۲۰	سنار	۷۴٫۷۷۱
۱۔ جوگی	۷۳۱	۰		۱۔ کامانی	۵۸۶
محرر	۳٫۱۸۶	۰		۲۔ آچار	۷۴٫۱۸۵
۱۔ کایستھ	۱٫۹۶۹	۰	۲۱	کمہار	۱۱۷٫۱۵۷
۲۔ کہتری	۱٫۲۱۷	۰		۱۔ کمہار	۵۱٫۳۴۲
				۲۔ کمارا	۶۵٫۸۲۵
			۲۲	لوہار	۷۲٫۶۳۱
				۱۔ کماری	۴۱٫۷۲۳
				۲۔ لوہار	۳۰٫۹۰۸

ذیلی تختہ ۱۔ ان کے روایتی پیشوں کے بموجب ذاتوں کی تقسیم (اختتام)

نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذات	تعداد	روایت کی پابندی کرنے والے کی فی کس کے حساب سے تعداد	نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذات	تعداد	روایت کی پابندی کرنے والے کی فی کس کے حساب سے تعداد
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲۲	سونے اور چاندی کا کام کرنیوالے	۱۵۵،۰۴۰	۱۲	۳۰	ٹوکرے، بورے اور رسّی بنانے والے	۴،۰۲،۶۸۰	۴۲
	۱۔ پنچال	۵۵،۶۰۰	۴		۱۔ بُروڈ	۱۶،۶۶۱	۱
	۲۔ سنار	۹۹،۰۶۵	۸		۲۔ کیکاڈی	۲۴،۶۹۴	۲
۲۴	پیتل اور تانبے کا کام کرنیوالے	۳۰،۲۱۸	۳		۳۔ ماانگ	۳۳۰،۸۴۰	۲۷
	۱۔ کنچاری	۹،۹۶۵	۱		۴۔ پرکلا	۳۰،۳۸۵	۲
	۲۔ کسار	۲۰،۲۴۳	۲	۳۱	زمین، نمک وغیرہ کا کام کرنے والے اور کھودنے والے	۱۰۷،۶۶۸	۹
۲۵	حلوائی اور لباخ	۱۹۰	۰		۱۔ وڈر	۱۰۰،۶۶۸	۹
	۱۔ بھرجبھونجے	۱۹۰	۰	۳۲	گاؤں کی نگرانی کرنیوالے اور خدمتگار	۱،۵۴۹،۲۲۶	۱۴۳
۲۶	تیل نکالنے والے	۵۸،۰۶۵	۵		۱۔ مادیگا	۶۶۹،۲۰۳	۵۳
	۱۔ گاندلا	۱۳،۹۰۴	۱		۲۔ تھیار	۴۹۲،۳۱۶	۳۹
	۲۔ تیلی	۴۴،۱۶۱	۴		۳۔ مالا	۳۷۷،۴۴۸	۳۰
۲۷	سیدھی تانے والے اور شربت بنانے والے	۲۸۶،۲۴۰	۳۱	۳۳	جھاڑنے والے	۵۳،۶۹۸	۴
	۱۔ دیگا	۳۶،۰۰۰	۳		۱۔ دھیر	۵۱،۹۵۹	۴
	۲۔ گنڈلا	۱۲۰،۴۹۴	۱۰		۲۔ بھتر	۱،۷۳۹	۰
	۳۔ کلال	۲۳۸،۰۶۹	۱۹	۳۴	دیگر	۱،۷۷۲،۳۱۶	۱۴۲
۲۸	قصاب	۱۴،۶۸۹	۱		۱۔ دیسی عیسائی	۵۶،۷۲۹	۴
	۱۔ کاتک (قصاب)	۱۴،۶۸۹	۱		۲۔ منفل	۵۰،۰۴۸	۴
۲۹	چمڑے کا کام کرنے والے	۱۵۷،۵۱۹	۱۳		۳۔ پٹھان	۱۳،۸۲۰	۱۱
	۱۔ چمہار	۱۱۲،۵۳۴	۹		۴۔ شیخ	۹۰۶،۳۶۳	۷۳
	۲۔ ڈھور	۴۴،۴۰۹	۳		۵۔ سید	۱۸۰،۶۶۸	۱۵
	۳۔ موچی	۱،۵۰۶	۰		۶۔ دیگر	۴۴۹،۶۶۹	۳۵

ذیلی تختہ ۲۔ ۱۸۸۱ء سے ذاتوں، قوموں وغیرہ میں کمی بیشی

نمبر شمار	ذات، قوم یا نسل	اشخاص					کمی بیشی کی فیصد اضافہ (+) کمی (−)				سنہ ۱۹۲۱ء کی خاص کمی بیشی کا فیصد بمقابلہ سنہ ۱۸۸۱ء
		۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۱۱ بمقابلہ ۱۹۲۱	۱۹۰۱ بمقابلہ ۱۹۱۱	۱۸۹۱ بمقابلہ ۱۹۰۱	۱۸۸۱ بمقابلہ ۱۸۹۱	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
	ہندو										
۱	آریے	۳۴۱٫۶۴۱	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۲	بالیجا	۳۳٫۳۶۴	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۴۷٫۶۹۴	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۳۰/۰ −
۳	بیڈر	۲۳۷٫۰۷۱	۲۰۸٫۰۹۶	۱۵۷٫۰۷۲	۱۶۳٫۳۹۱	۱۲۹٫۲۱۷	۱۴/۲ +	۳۲/۵ −	۳/۳ −	۲۵/۷ +	۸۳/۹ +
۴	بھوئی (بسٹہ)	۲۹۶٫۳۶۸	۱۷۷٫۰۰۳	۱۴۲٫۱۷۹	۱۳۴٫۲۸۲	۹۳٫۰۷۸	۵۱/۱ +	۲۴/۴ +	۵/۹ +	۴۳/۷ +	۱۸۶/۰ +
۵	برہمن	۱۲۶٫۴۴۷	۲۹۱٫۲۴۱	۶۶۶٫۸۵۶	۲۶۰٫۴۳۲	۱۲۰٫۲۶۱	۵/۴ −	۶۰/۸ +	۱۲۶/۹ +	۳/۲ +	۵/۴ −
۶	چکلا	۱۸۲٫۶۶۴	۱۷۵٫۶۲۹	۱۴۲٫۳۳۲	۱۴۰٫۲۹۴	۱۱۳٫۱۲۴	۶/۳ +	۲۳/۳ +	۱/۳ +	۲۴/۳ +	۶۵/۰ +
۷	چمبھار	۱۱۲٫۵۳۴	۷۰٫۶۱۸	۵۴٫۸۳۴	۵۳٫۶۹۲	۱۱٫۴۳۱	۵۹/۴ +	۳۱/۲ +	۰۵۳ +	۲۱/۷ +	۱۵۵/۱ +
۸	درزی (چھپی)	۵۰٫۰۶۱	۴۶٫۹۴۷	۳۶٫۳۱۵	۳۶٫۷۷۸	۳۰٫۹۹۱	۱۳/۴ −	۳۲/۰ −	۱/۳ −	۱۸/۷ +	۳۳/۹ +
۹	دیوانگ (کوشٹی)	۵۱٫۰۱۶	۸۸٫۰۰۰	۷۱٫۶۳۷	۴۳٫۹۸۶	۷۲٫۳۶۷	۲۴/۰ +	۶۰/۰ −	۳۱/۶ −	۳۳/۵ −	۶۰/۷ +
۱۰	دھنگر	۴۶۶٫۲۵۶	۴۸۸٫۶۰۹	۳۹۶٫۶۴۳	۳۶۴٫۰۴۳	۳۵۹٫۶۷۶	۴/۶ −	۲۳/۱ +	۹/۰ +	۲۹/۶ +	۲۹/۶ +
۱۱	دھیڑ	۵۱٫۹۵۹	۰۰۰	۰۰۰	۵۳٫۵۰۳	۵٫۰۰۰	۱۳/۵ −	۲۴/۳ +	۶/۸ −	۹/۳ −	۹۳۹/۲ +
۱۲	دھوبی	۵۶٫۹۴۴	۶۶٫۵۹۸	۴۹٫۸۴۳	۴۸٫۹۳۸	۴۸٫۹۳۸	۲۴/۳ −	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۱۶/۴ +
۱۳	ڈھور	۴۳٫۴۰۹	۱۳٫۲۴۱	۰۰۰	۰۰۰	۱۴٫۶۲۸	۲۲/۸۴ +	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۱۹۶/۷ +
۱۴	بدیگا	۲۶٫۰۷۷	۲۴٫۹۱۱	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۴/۷ +	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۱۵	گولا	۳۵۳٫۹۹۳	۴۹۰٫۷۹۰	۲۷۸٫۱۴۰	۳۳۸٫۳۵۸	۲۱۰٫۵۹۷	۲۳/۲ −	۶۵/۷ −	۱۷/۰ −	۹/۰ +	۱۴/۰ +
۱۶	گوسائین	۲۴٫۷۵۳	۲۶٫۸۶۱	۳۴٫۰۶۷	۳۷٫۱۴۲	۲۱٫۳۹۵	۱۷/۱ −	۴۱/۸ +	۲۲/۴ −	۲۶/۹ +	۱۵/۷ +
۱۷	گولی	۲۴٫۳۸۲	۱۹٫۳۳۱	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۴/۷ +	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۱۸	گونڈلا	۱۴۱٫۴۹۳	۳۰۶٫۰۰۱	۲۲۹٫۱۵۶	۲۳۵٫۶۶۲	۲۱۵٫۹۰۰	۴۷/۳ −	۳۳/۶ +	۲/۰ −	۹/۲ +	۴۴/۶ −
۱۹	کیکاڈی	۳۴٫۷۹۳	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۷٫۰۴۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۲۵۲/۲ +
۲۰	کلال	۲۳۸٫۷۶۹	۷۵٫۳۳۹	۵۱٫۰۰۰	۴۹٫۱۶۵	۲۳٫۷۰۰	۲۱۶/۹ +	۴۱/۱ +	۳۳/۱ +	۱۵/۱ +	۹۰۷/۵ +
۲۱	کماری	۴۱٫۷۲۳	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۲۲	کاپو	۶۴۶٫۸۴۹	۶۴۵٫۳۵۴	۵۲۱٫۲۲۰	۶۰۳٫۴۰۹	۵۹۸٫۸۴۶	۱۵/۴ −	۲۴/۴ −	۱۳/۶ −	۰۷۸ +	۳۴/۹ +
۲۳	کولی	۳۹۰٫۸۱۹	۲۲۶٫۴۳۰	۲۳۶٫۰۰۲	۲۷۰٫۱۸۸	۲۱۳٫۹۶۹	۸۵/۱ −	۱۲/۴ +	۱۲/۳ −	۲۶/۳ +	۸۱/۴ −
۲۴	کوچی	۲۳۸٫۰۶۲	۲۲۳٫۳۸۰	۲۱۱٫۶۳۸	۲۱۲٫۸۶۵	۲۱۶٫۰۳۰	۶/۲ +	۵/۲ +	۰/۶ −	۱/۵ −	۱۰۲/۲ +
۲۵	کمہار	۵۱٫۳۳۲	۷۲٫۵۰۴	۹۳٫۲۰۱	۴۶٫۷۹۹	۴۱٫۱۱۱	۲۹/۲ −	۲۲/۱ −	۹۹/۱ +	۱۳/۸ +	۲۴/۹ +
۲۶	کمارا	۶۵٫۸۲۵	۸۴٫۳۸۳	۷۹٫۸۰۶	۶۵٫۸۰۴	۶۰٫۴۱۲	۱۶/۳ −	۶۰/۸ −	۹/۳ +	۲۱/۱ +	۳۲/۳ +
۲۷	کنبی	۳۴٫۳۲۲	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۱٫۶۵۸٫۲۶۵	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۹۷/۹ −
۲۸	کرما	۱۵۶٫۱۸۹	۱۴۴٫۶۸۸	۹۰٫۵۱۰	۹۰٫۸۴۳	۲۶٫۲۹۸	۶/۹ +	۵۹/۹ +	۰/۳ −	۲۰/۳ −	۲۷/۸ +
۲۹	لنگایت	۶۸۷٫۵۳۹	۷۵۷٫۶۱۲	۶۹۱٫۳۹۲	۶۰۸٫۳۵۷	۲۶۵٫۹۹۰	۹/۳ −	۹/۶ +	۱۳/۶ +	۲۱/۸ +	۳۶/۶ +
۳۰	لوہار	۳۰٫۹۰۸	۴۷٫۸۴۴	۵۰٫۴۷۹	۴۴٫۸۵۷	۳۸٫۰۷۹	۳۵/۳ −	۵/۲ −	۱۲/۵ +	۱۶/۸ +	۱۸/۱ −
۳۱	مدیگا	۲۰۳٫۶۶۹	۸۰۴٫۳۹۳	۴۱۰٫۶۳۶	۶۶۴٫۵۵۶	۴۶۱٫۸۴۳	۱۶/۸ +	۹۵/۹ +	۳۸/۲ −	۴۳/۹ +	۴۴/۹ +
۳۲	مہار	۴۱۶٫۴۹۳	۶۸۹٫۵۴۳	۵۸۳٫۰۳۱	۵۰۱٫۲۲۱	۴۳۸٫۳۰۲	۴۱/۷ −	۱۸/۳ +	۱۶/۳ +	۱۴/۳ +	۱۲/۸ +
۳۳	مالا	۳۷۵٫۶۳۸	۴۴۸٫۰۴۶	۲۶۵٫۸۲۹	۳۹۵٫۵۷۳	۳۶۸٫۷۰۴	۱۵/۱ −	۶۸/۵ +	۴۲/۸ −	۷/۳ +	۱/۹ +
۳۴	مالی	۸۵٫۳۶۲	۱۰۷٫۰۹۷	۸۶٫۲۱۵	۹۹٫۹۸۳	۸۳٫۸۰۲	۲۰/۲ −	۲۴/۲ +	۱۳/۸ −	۱۹/۳ +	۳/۰ +
۳۵	مانگ	۳۳۰٫۸۴۰	۳۴۰٫۹۵۹	۲۶۱٫۸۲۹	۲۶۵٫۴۵۰	۲۵۹٫۳۷۴	۳/۰ +	۳۰/۲ +	۱/۳ −	۴/۳ +	۲۷/۵ +
۳۶	منگالا	۱۰۳٫۶۵۳	۷۶٫۵۱۴	۷۱٫۰۳۹	۵۰٫۶۱۲	۴۸٫۸۶۲	۳۵/۰ +	۷/۰ +	۲۳/۳ +	۱۷/۹ +	۱۱۲/۳ +
۳۷	مرہٹہ	۱٫۷۰۷٫۳۰۰	۱٫۸۴۲٫۸۴۳	۱٫۳۴۶٫۳۰۵	۹۳۰٫۲۲۳	۱٫۵۱۶٫۲۰۶	۸/۶ −	۱۱/۶ +	۱۱/۶ −	۱۸/۶ −	۶/۲ −
۳۸	ماروازی	۴۳٫۴۳۹	۴۲٫۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۴۲٫۰۰۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۱۰/۵ +
۳۹	مٹور	۱۸۳٫۵۶۳	۲۲۸٫۳۵۴	۱۷۵٫۳۵۸	۱۲۱٫۹۸۳	۱۸۶٫۴۵۸	۱۹/۷ −	۳۰/۲ +	۴۳/۸ −	۴۴/۹ −	۲/۲ −
۴۰	مزاسی	۲۶۲٫۲۳۶	۲۶۰٫۷۷۰	۲۰۰٫۱۱۹	۱۸۲٫۵۶۰	۱۶۴٫۲۸۲	۹/۹ −	۳۰/۳ +	۹/۶ +	۱۱/۱ +	۴۴/۶ +

تتمہ ذیلی تختہ ۲ برائے ۱۸۸۱ء ذاتوں، قوموں وغیرہ میں کمی وبیشی

نمبر شمار	ذات قوم یا نسل	اشخاص					کمی بیشی کا فیصلہ اضافہ (+) کمی (-)				کمی بیشی فی ہزار ۱۸۸۱ء بمقابلہ ۱۹۰۱ء
		۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء		۱۹۰۱ء بمقابلہ ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء بمقابلہ ۱۹۰۱ء	۱۸۸۱ء بمقابلہ ۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء بمقابلہ ۱۹۱۱ء	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۱	پنجابی	۵۵۸۹۷۰۵	۱۱۶۰۱۰۰	۹۴۷۰۰۲	۱۰۸۸۶۳	۹۴۷۷۷	+ ۵۲۳۰	+ ۲۵۱۲	- ۱۳۰۶	+ ۱۴۵۹	- ۰۲۹
۴۲	پرکا	۳۵۶۲۴	۰۰۰	۰۰۰	۲۵۷۶۹		۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰		+ ۰۲۲
۴۳	راجپوت	۵۷۰۳۲	۹۱۶۳۷	۴۸۰۷۳۶	۵۱۹۵۹	۴۹۸۴۳	+ ۶۰۵	+ ۲۶۰۵	- ۲۶۰۳	+ ۴۰۲۳	+ ۱۲۴
۴۴	سانی	۲۶۹۰۷۰	۴۸۳۱۳۰	۲۶۸۵۴۵	۲۳۳۳۷۸	۲۱۹۷۹۰	- ۱۲۷۰	+ ۲۰۱۶	+ ۱۶۷۹	+ ۱۰۷۰	+ ۱۶۰
۴۵	شنانی	۳۹۷۴۳	۲۶۰۸۸۴	۲۳۰۳۲۴	۱۲۰۲۲۸	۱۲۰۹۵۰	+ ۴۲۰۵	+ ۱۴۰۶	+ ۹۸۰۹	- ۵۰۶	+ ۱۶۰۸
۴۶	شنار	۹۹۰۰۶۵	۸۸۰۰۳۶	۸۶۰۹۵۸	۶۶۰۶۹۶	۱۳۰۹۱۶	+ ۱۲۰۵	+ ۱۲۰	+ ۳۰۰۳	+ ۴۰۵	+ ۵۵۰
۴۷	ستار	۶۸۰۹۴۶	۶۹۰۲۰۵	۴۵۰۶۸۸	۶۲۰۵۰۴	۵۷۰۲۳۲	+ ۱۴۰۱	+ ۵۱۰۵	+ ۲۷۰۰	+ ۹۰۳	+ ۱۹۰۹
۴۸	تاگا	۴۶۲۰۱۸۸	۴۵۸۰۶۲۲	۶۷۰۶۳۳	۳۱۶۰۷۶۵	۳۶۸۰۶۱۶	+ ۰۰۸	+ ۵۱۳۷۶	+ ۶۶۰۵	- ۱۶۰۱	+ ۱۲۰۰
۴۹	نیپالی	۴۴۰۱۶۱	۵۶۰۹۴۴	۵۲۰۰۹۲	۶۴۰۳۹۲	۵۰۰۲۳۳	+ ۲۲۰۳	+ ۸۰۳	- ۱۸۰۳	- ۲۸۰۱	- ۱۲۰۱
۵۰	آپارا	۶۴۰۱۸۵	۵۶۰۰۰۰	۵۴۰۹۸۲	۵۰۰۲۳۸	۴۷۰۰۲۹	+ ۳۰۰۱	+ ۳۰۷	+ ۹۰۵	+ ۳۵۰۷	+ ۱۰۰۴
۵۱	ویلاما	۳۶۰۴۵۶	۸۳۰۶۰۹	۷۱۰۵۶۱	۶۵۰۷۳۵	۶۳۰۱۰۱	- ۵۶۰۵	+ ۱۷۰۱	+ ۸۰۹	+ ۴۰۲	+ ۴۲۰۳
۵۲	وڈر	۱۰۷۰۹۲۸	۱۳۱۰۷۹۹	۱۰۰۰۵۶۰	۶۴۰۹۱۲	۵۴۰۸۳۳	- ۱۲۰۳	+ ۳۱۰۱	+ ۵۴۰۸	+ ۱۸۰۵	+ ۱۲۰۴
۵۳	ونجاری	۴۰۰۰۶۵	۱۴۳۰۰۳۹	۹۶۰۰۸۱	۱۳۹۰۸۴۴	۱۳۴۰۴۰۳	- ۶۶۰۰	+ ۸۱۰۱	+ ۲۱۰۳	+ ۴۰۰	+ ۱۰۰۲
	مسلمان										
۵۴	منہل	۵۰۰۰۴۰	۴۳۰۸۱۱	۳۲۰۰۰۸	۲۱۰۶۷۴	۱۵۰۳۲۲	+ ۴۹۰۸	+ ۴۰۴	+ ۴۰۱	+ ۴۱۰	+ ۱۳۴۵
۵۵	پٹھان	۱۴۱۰۸۲۰	۱۳۵۰۱۴۸	۱۲۰۱۵۴	۱۲۲۰۹۱۹	۹۱۰۴۳۷	- ۲۰۲۲	+ ۱۵۰۴	- ۴۰۶	+ ۱۰۰۲	+ ۱۴۱۶
۵۶	شیخ	۹۰۹۰۳۹۳	۹۹۵۰۰۱۵	۸۵۰۹۰۹۰	۸۵۹۰۱۲۳	۴۸۴۰۱۲۵	+ ۸۰۷۰	+ ۱۵۰۸	- ۰۰۶	+ ۸۶۰۸	+ ۸۶۰۲
۵۷	سید	۱۸۶۱۹۶۵	۱۸۹۰۵۷۴	۱۴۲۰۹۲۱	۱۱۴۰۲۸۶	۸۹۰۹۰۹	- ۱۷۰	+ ۲۲۰۶	+ ۱۷۰۳	+ ۳۶۰۶	+ ۱۰۸۰۷
	عیسائی										
۵۸	دیسی عیسائی	۵۶۰۷۲۹	۴۵۰۹۰۸	۱۵۰۳۵۶	۱۳۰۵۶۳	۹۰۲۳۶	+ ۲۳۰۶	+ ۱۹۰۹۴	+ ۲۲۰۲	+ ۱۰۱۰۵	+ ۸۰۹۰۷
۵۹	گرینڈ یامنٹ	۹۸۰۸۶۹	۱۴۸۰۱۳۱	۱۰۷۰۵۸۵	۹۸۰۸۰۶	۸۸۰۷۱۱	- ۲۸۰۵	+ ۱۵۰۶	+ ۸۰۹	+ ۱۱۰۰	+ ۱۱۰۵
۶۰	کویا	۲۵۰۰۲۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۴۳۰۳۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	- ۴۴۰۷
۶۱	لباڑا	۴۴۴۰۷۶۹	۱۴۲۰۰۴۴	۱۶۴۰۰۵۹	۱۶۱۰۳۹۹	۹۱۰۳۲۳	+ ۵۷۰۵	+ ۱۸۰۴	+ ۷۰۹	+ ۱۶۰۷	+ ۱۴۵۰
۶۱	برکلا	۳۰۰۳۸۵	۲۰۰۱	۰۰۰	۰۰۰	۹۰۸۴۷	+ ۴۰۹۴	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	+ ۲۰۷۹

فرہنگ

ہندو

(۱) آرے۔ (۳۴۶۴۱)۔ یہ قصابوں کی ایک مرہٹی بولنے والی ذات ہے۔ جو تلنگانہ میں اور خصوصاً کریم نگر اور عادل آباد میں پائی جاتی ہے۔ آرے عرف عام میں آرے کاتکا۔ کاتکا۔ قصائی۔ سور یا چے لاڑ اور لاڑ قصاب بھی کہلاتے ہیں لفظ "لاڑ" لفظ "لاٹ" کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے جو ملک گجرات کا قدیم نام ہے جہاں سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ابتداءً نقل وطن کرکے آئے تھے۔ اس ذات کے تین حصے آپس میں شادی بیاہ کرنے والے ہیں۔

(۱) "سنجنم کاتکا" یا سور یا چے لاڑ (۲) "برکی" یا "اوجاتھ" کاتکا (جنکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ سنجنم کاتکا کی ناجائز اولاد ہیں) (۳) کرما کاتکا جو بلاشبہ کرما ذات کے لوگ ہیں۔ اور قصابی پیشہ انجام دیتے ہیں۔ اس کی بارہ شاخیں ایسی ہیں جو خارج از ذات شادی نہیں کرسکتیں۔ جو شخص جس ذیلی ذات سے تعلق رکھتا ہو اس سے باہر شادی نہیں کرسکتا ماموں۔ پھوپی یا بڑی بہن کی لڑکیوں کے ساتھ شادی جائز ہے۔ ایک آدمی دو بہنوں سے شادی کرسکتا ہے۔ لیکن دو بھائی دو بہنوں کو بیاہ نہیں کرسکتے۔ اس ذات میں صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ اگر کوئی لڑکی شادی سے قبل بالغ ہو جائے تو وہ ذات سے خارج کر دیجاتی ہے۔ شادی کے مراسم مساویانہ تمدنی حیثیت رکھنے والی تلنگانہ کی دوسری ذاتوں کے مماثل ہیں۔ لیکن بعض رسومات اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ شامی اور آرے نامی درختوں کی ڈالیاں میٹھی روٹی کے ساتھ شادی کے منڈوے کے غربی گوشہ میں باندھ دیجاتی ہیں اور اس کے چھت پر ایک سوپ رکھدیا جاتا ہے

* اس فرہنگ میں صرف انہیں ذاتوں کا بیان کیا گیا ہے جو تحفہ غیر نشان (۲) لمحقہ باب ہذا میں درج ہیں۔ لازروئے مردم شماری حالیہ ہر ایک ذات کے افراد کی تعداد بھی ظاہر کردی گئی ہے۔

بھوانی دیوی کی مورت دیوار پر بنائی جاتی ہے اور کھوپرے میں تیل بھر کر اُس کے سامنے چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اور چراغ کی بتی جوار کی ڈنٹھل سے درست کی جاتی ہے۔ نئے کپڑے صرف دُلہن کو پہنائے جاتے ہیں اور دولھا سوا ایک نئی پگڑی کے اپنا پُرانا لباس پہنتا ہے۔ بیواؤں کی دوسری شادی جائز ہے اور طلاق بھی روا ہے۔ صرف دو بیویوں کی حد تک کثیر الازدواجی کی اجازت ہے۔ بتوں یا درختوں کے نام پر لڑکیاں نہیں چھوڑی جاتیں۔

آرے مذہباً شیومت کے متبع ہیں۔ یکشنبہ اور سہ شنبہ کو تلّما کی پرستش کی جاتی ہے اور روزہ رکھا جاتا ہے اور پُوچما اور دوسری خبیث دیویوں کی پرستش ماہ اشاڑھ (جولائی اگسٹ) مُرغ اور بھیڑ کی نذر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ گمرا ذات کا ایک شخص ایسے مواقع میں پوجاری کے فرائض ادا کرتا ہے۔ لیکن قربانی کے جانور مسلمان قصاب ذبح کرتے ہیں اور اس ذات کا کوئی شخص نہیں ذبح کرتا۔ شادی کے مواقع میں برہمنوں سے اور تجہیز و تکفین کے مواقع میں جنگموں سے کام لیا جاتا ہے۔ مردے یا تو بٹھا کر اور مشرق کی طرف منھ رکھکر دفن کئے جاتے ہیں یا شمال کی جانب پیر کرکے لٹا کر جلا دئے جاتے ہیں۔ اور مرنے کے تین دن بعد راکھ سمیٹ کر کسی ندی یا دریا میں بہا دیتے ہیں۔ کنبہ والوں کے لئے دس دن اور دوسروں کے لئے تین دن سوگ منایا جاتا ہے۔ مرنے سے تیسرے، پانچویں اور دسویں دن مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے پرندوں کو کھلاتے ہیں اور برہمنوں اور جنگموں کو چاول کی خیرات کرتے ہیں۔

آرے بھیڑ۔ ہرن۔ خرگوش اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب اور سیندھی پیتے ہیں وہ کسی دوسری ذات کا جھوٹا نہیں کھاتے۔ اِن لوگوں میں ایک ذات کی "پنچایت" ہوتی ہے جس کا صدر چودھری ہوتا ہے اور تمام معاشرتی جھگڑے فیصلہ کے لئے اُسی میں پیش ہوتے ہیں۔

(۳) بلیجا (۳۶۴، ۳۳) یہ بیوپار اور زراعت کرنے والوں کی ایک ذات ہے جو کل اضلاع تلنگانہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ بلیجا کئی جماعتوں میں منقسم ہیں جیسے پر کے بلیجا۔ گاز لا بلیجا۔ توٹا بلیجا۔ لنگا بلیجا وغیرہ جو آپس میں شادی نہیں کرتے۔

(۴۴) بیڈر۔ (۴۱، ۷، ۲۳۷) بنیڈر۔ بیرڈ۔ یہ ایک زراعتی اور شکاری ذات ہے جو خاصکر اضلاع گلبرگہ اور رائچور میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کے لوگ اپنے آپ کو نائکا مکلو (سردار زادے)۔ کنیا مکلو (کنیا زادے) اور والمیکا (والمیک کی اولاد) سے موسوم کرتے ہیں۔ بیڈر تلنگانہ کے بویا اور مرہٹواڑی کے راموشی سے بہت قریبی مماثلت رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان کی اصل مشترک ہے۔ لیکن سکونت اور زبان کے حدود فاصل کی وجہ سے علیحدگی پیدا ہوگئی ہے۔ سولھویں صدی عیسوی کے اوائل میں جنوبی ہند کے بیڈر اپنے ایک سردار کلپا نائک کی قیادت میں دوآبہ رائچور میں بس گئے۔ یہ دوآبہ اس وقت راجگان ویجانگر اور سلاطین بیجاپور کے درمیان مابہ النزاع تھا۔ اس پرآشوب زمانہ سے فائدہ اٹھاکر ان لوگوں نے ملک کی وسعت میں خوب غارتگری مچائی اور اپنے مقبوضات کو بڑھاتے بڑھاتے پام نائک اول (سنہ ۱۶۷۴ء تا سنہ ۱۶۹۵ء) کے زیر نگیں ایک ریاست قائم کرلی اور واکی نگر کو دارالحکومت قرار دیا۔ جو موجودہ ضلع گلبرگہ میں شوراپور سے دو میل بجانب غرب واقع ہے۔ پام نائک نے سکندر عادل شاہ کو اسکے باغی امراء اور سپہ سالار اورنگ زیب کے مقابلہ میں مدد دی۔ سلطان نے شکریہ میں ایک جاگیر عطا کی۔ اور خطاب گجک بھیرنگ گدی بھیری بہادر سے سرفراز فرمایا۔ پام نائک کے جانشین۔ پیرنائک بھیری (سنہ ۱۶۹۵ء تا سنہ ۱۷۲۵ء) نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا اور کئی معرکوں میں اس کی فوجوں کو شکست دی۔ بالآخر شہنشاہ اورنگ زیب نے بذات خود میدان کارزار میں قدم رکھا اور قلعہ واکی نگر کا محاصرہ کرلیا۔ قلعہ سے نہایت جانبازی کیساتھ مقاومت ہوئی لیکن آخرش اورنگ زیب کے ایک سردار ذوالفقار خان نے اس کو فتح کرلیا۔ مگر اورنگ زیب کی واپسی کے ساتھ ہی بیڈروں نے پھر قبضہ کرلیا۔ پیرنائک نے دارالحکومت واکی نگر سے شوراپور کو منتقل کیا جس کا وہ بانی ہے۔ بیڈروں نے راجہ وینکٹا نائک کی سرکردگی میں حکومت برطانیہ کے مقابلہ میں سنہ ۱۸۵۷ء میں غدر برپا کیا اور اسلئے ریاست ضبط کرکے سنہ ۱۸۶۰ء میں سرکار عالی کے تفویض کردی گئی۔

بیڈروں کے ایک وسیع حصہ ملک میں پھیلے ہوئے رہنے اور ان میں مختلف معاشرتی اور تمدنی طبقات کے قایم ہوجانے سے انکے ذات کی اندرونی ساخت نہایت پیچیدہ ہے اُن میں سے (۹) زمرے (یا جماعتیں) ایسے ہیں جو آپس میں ازدواج کرتے ہیں اور ان میں

اعلیٰ درجہ کا زمرہ سمجھا جاتا ہے جو راجاؤں کی اور دوسرے سرداروں کی اولاد کا ہے اور جس کو "صدر یا نائیکلو" بیڈر کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اعلیٰ ہندو ذاتوں کا طرز اختیار کر لیا ہے۔ دوسرے ۸ زمرے تنگیٹر۔ منگلا۔ چاکلا۔ بیچ۔ بسوی۔ راموشی۔ جاس بیڈر اور بیڈر (خالص) ہیں منگلا اور چاکلا بیڈر اس قوم کے حجام اور دھوبی ہیں۔ بیچ بیڈر مرغ کھانے اور تاڑی پینے سے احتراز کرتے ہیں حتیٰ کہ پھڑے کو ہاتھ نہیں لگاتے اور اس کے پتے سے بنے ہوئے بوریئے وغیرہ پر نہیں بیٹھتے۔ بسوی بیڈر بسویوں کی اولاد ہیں۔ بسوی ان لڑکیوں کو کہتے ہیں جو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیجاتی ہیں اور کسبیاں بنا دیجاتی ہیں۔ لفظ "راموشی" یا تو رام ونشی (اولاد رام) یا رامو سی (جنگل کا رہنے والا) سے مشتق ہے۔ اوّل الذکر لقب کی تائید میں ایک قصہ مشہور ہے اور موخر الذکر ایک اشارہ ہے ان کے رہائشی مقام کی طرف جو مواضع کا کنارہ ہوتا تھا فوجی خصائل کے لحاظ سے ان لوگوں کی نہایت قدر کی جاتی تھی۔ شیواجی اور اس کے جانشینوں کی فوج انہیں سے بھرتی ہوتی تھی اور یہ لوگ سپاہیانہ شجاعت کے لئے ممتاز تھے لیکن اب یہ بے آبرو ہو گئے ہیں اور انکا موروثی پیشہ سرقہ ہو گیا ہے۔ معزز مرہٹا ذات کے لوگ انکے جھوٹے کو ناپاک سمجھتے ہیں۔ بیڈر (خالص) کا درجہ اس قوم میں بہت فروتر ہے۔ یہ لوگ گائے کا گوشت اور مردار گوشت کھاتے ہیں اور اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان میں ۱۰۱ جماعتیں ہیں جو باہم مناکحت نہیں کرتیں اور جن میں سے اکثر توتمی طرز کی ہیں۔ صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں اور جن جماعتوں میں بیوہ کی شادی کی ممانعت نہیں ہے ان میں طلاق بھی جائز ہے۔ ہنومان اور یلّما اس قوم کے خاص دیوتا ہیں جن کی پرستش شنبہ کے دن کی جاتی ہے۔ اس روز بیڈر گوشت نہیں کھاتے۔ چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں اور بھوتوں کے ایک انبوہ کی استمالت جانوروں کی قربانی سے کی جاتی ہے۔ مُردوں کے ارواح کی پرستش بھی ان لوگوں میں رائج ہے۔

بیڈروں کی ایک زبردست قومی پنچایت ہوتی ہے جو "کٹّا" کہلاتی ہے۔ اور اس کا صدر کٹی مانی کہلاتا ہے جو مذہبی اور معاشرتی معاملات میں اقتدار رکھتا ہے۔

(۴) بھوئی (۲۶۷، ۳۷۸)۔ یہ ماہی گیروں اور پالکی برداروں کی ایک ذات ہے جو تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس لفظ کے مفہوم میں مختلف ذاتیں داخل ہیں جیسے تلنگانہ کے

بستا اور گن کوڑوا اور مرمٹوا ڑی کے مچھندے اور مرمٹا بھوئی ضلع عادل آباد کے بھانرے اور بنڈور اضلاع کرناٹک کے گنگا ماسلو اور کہار جو شمالی ہند سے آکر بسگئے ہیں۔

بستا جو "پرکٹی واڑو" بھی کہلاتے ہیں صوبہ مدراس کے متصلہ اضلاع میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ وہ سوتوڑو کی اولاد ہیں جو مہابھارت کا مشہور مفسر گزرا ہے وہ ایک گوتر اچنتر ایا سے بھی تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی شادیاں ایک خارج الجماعت نظام ازدواج کے تابع ہیں جو خاندانی ناموں پر مشتمل ہے۔ ذیل میں ذاتوں کے چند نمونے کے لقب درج کئے جاتے ہیں:۔ کٹے واڑو (لکڑی) ملی واڑو (آم) گنٹا واڑو (گھنٹی) گندواڑو (گیند) پوسا واڑو (منکے) چنتا واڑو (املی) وغیرہ اس ذات کے خارج الجماعت شادی کرنے والے زمرے دوسری تلنگی ذاتوں کے نمونوں پر ڈھالے گئے ہیں۔ "بستا" مردوں کو اپنے ہی زمرہ کی عورتوں کیساتھ شادی کرنے کی ممانعت کرتے ہیں۔ کسی دوسرے زمرے میں شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ بشرطیکہ مرد اپنی خالہ۔ بھانجی یا چچازاد بہنوں کیساتھ نکاح نہ کرے۔ ماموں کی لڑکی اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔ ایک آدمی دو بہنوں سے نکاح کرسکتا ہے یا دو بھائی دو بہنوں سے اسطرح کہ بڑا بڑی کے ساتھ اور چھوٹا چھوٹی کیساتھ منسوب ہو شادی کرسکتے ہیں۔ غیر ذات کے افراد ذات میں شامل نہیں کئے جاتے بالعموم بچپن کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر نہیں چھوڑا جاتا۔ اگر کوئی لڑکی شادی سے قبل حاملہ ہوجائے تو اس گناہ کی معافی اس طرح کی جاتی ہے کہ آشنا کے ساتھ شادی کر دیجاتی ہے اور لڑکی کے والدین پر ذات کی پنچایت سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ غیر قوم کے ساتھ ناجائز تعلقات ہوجائیں تو اس کی سزا میں ذات سے اخراج کردیا جاتا ہے۔ شادی کی تقریب ادا کرنے کے لئے برہمن سے بطور پجاری کام لیا جاتا ہے۔ دلہن کی قیمت کم و بیش (۱۴) سے (۱۴۵) روپیہ تک دیجاتی ہے۔ بیوہ کی شادی (مارمنو) مروج ہے لیکن بیوہ اپنے متوفی خاوند کے بھائی کے ساتھ عقد نہیں کرسکتی اور نہ اپنے باپ یا خاوند کے باپ کے کنبہ میں کرسکتی ہے۔ رسم مناکحت اندھیری رات میں ادا کی جاتی ہے اور پیش از پیش بیوہ کو ایک ساڑی اور ایک چولی اور (۴) نقد چوڑیوں کے لئے دیدئے جاتے ہیں۔ غیر پاکدامنی کی صورت میں طلاق کی بھی اجازت ہے اور مطلقہ عورت بیوہ کی طرح شادی کرسکتی ہے بشرطیکہ اس کا دوسرا خاوند پہلے خاوند کو پہلی شادی کے نصف اخراجات

ادا کرے۔ بستا ذات میں قانون وراثت منود پر عمل ہوتا ہے۔ بہن کا لڑکا اگر داماد ہو تو اپنے خسر کی جائداد کا وارث ہوسکتا ہے بشرطیکہ موخرالذکر لاولد ہو اور اول الذکر نے کریا کرم انجام دیا ہو۔ بستا لوگ شوا اور وشنو اور دیہی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں لیکن انکی خاص دیوی گنگا (دریا کی دیوی) ہے جس کی تمام ذات کے مرد عورت بچے ماہ اشاڑھ (جولائی اگسٹ) میں جبکہ ندی اور نالے بھرپور ہوں پرستش کرتے ہیں۔ دسہرہ کے تہوار پر بستا اپنے جانوں کی پرستش کرتے ہیں جسکی وہ ہمیشہ بہت تعظیم و تکریم کرتے رہتے ہیں جب کبھی ہیضہ یا چیچک کی وبا پھیل جائے تو مری ماتا یا پوچا کے سامنے جانوروں کی نذر چڑھاتے ہیں ہندو کے بڑے دیوتاؤں کی پرستش کے لئے برہمنوں اور ساتانیوں سے کام لیتے ہیں۔ مردوں کا سر جنوب کی جانب رکھکر جلاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ شادی سے قبل مرجائیں ان کو دفن کرتے ہیں۔ اس ذات کا اصلی پیشہ مچھلی پکڑنا اور پالکی اٹھانا ہے۔ لیکن اب اکثر گھروں میں خانگی ملازمت کرتے ہیں۔ بعض اپنی بسر بسر کے لئے زراعت بھی کرنے لگے ہیں۔

گن لوڑ جن کا نام نیل بند ہو (لب دریا رہنے والے) بھی ہے زیادہ تر اس حصۂ ملک میں پائے جاتے ہیں جہاں بڑے دریا بہتے ہیں۔ اضلاع نظام آباد۔ عادل آباد۔ کریم نگر۔ میں ان کی کثرت ہے۔ یہ لوگ بستا کے ساتھ ہمطعامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے انکی خارج الجماعت شادی کرنے والے (۱۴) گروہ ہیں۔

مرہٹا بھوئیوں میں ملک مرہٹواڑی کے ماہی گیروں کے ذات کے مختلف افراد شامل ہیں یہ بین الجماعت مناکحت کرنے والے دو زمروں میں منقسم ہیں۔ خاص مرہٹے اور مچھندے جو ایک دوسرے کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں باہم مناکحت نہیں کرتے۔ خاص مرہٹے کنبیوں کی ایک شاخ معلوم ہوتے ہیں جن سے وہ بہت مماثلت رکھتے ہیں اور جن سے وہ ماہی گیری اور پالکی برداری کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے علحدہ ہوگئے ہیں۔ ان میں خارج الجماعت شادی کرنے والے متعدد حصے ہیں۔ جو ایسے خاندانی القاب پر مشتمل ہیں جو ان میں اور کنبیوں میں مشترک ہیں۔ جماعت کے اندر شادی کرنے کی ممانعت ہے۔ اپنی خالہ یا بہن کی لڑکی سے شادی نہیں ہوسکتی۔ لیکن ماموں کی لڑکی سے ہوسکتی ہے۔ دونوں اقسام بالغ العمری اور طفلی کی شادیاں جائز ہیں۔ ہر شنبہ کے روز خاندان کا معمر رکن مردوں کی روحوں کی رضاجوئی کرتا ہے۔ بالغوں کی روحیں 'وویر' اطفال کی 'مونجا' اور عورتوں کی 'ٹانوی' کہلاتی ہیں۔ شادی کے روز ان روحوں کے واسطے بکریوں کی قربانی کی جاتی ہے۔ مذہبی اور رسمی اغراض کیلئے

برہمنوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مُردوں کو جلاتے یا دفن کر دیتے ہیں۔
مچھندر ناتھ بھوئی۔ انکا دعویٰ ہے کہ یہ مچھندر ناتھ کی اولاد ہیں جو گورکھناتھ باقی گنپتی جوگی کا چیلا تھا۔ اس ذات کے لوگ بوجھ لادنے کے لئے گدھوں کا استعمال کرتے ہیں اسلئے تلنگی بھوئی انکو نظرِ حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اُن کی کثیر تعداد تعلقات جنگاؤں، راجوڑہ اور سرپور میں پائی جاتی ہے۔ اور اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان بھوئیوں کی اولاد ہیں جو مرہٹا حملہ آوروں کے ساتھ آئے اور انھیں کے ساتھ برار اور ناگپور میں بس گئے اور اس کے بعد ملک سرکار عالی میں نقل وطن کر کے چلے آئے۔ یہ دو ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں بنڈور اور بھانزے جو ہمطعامی کرتے ہیں لیکن بین الازدواجی نہیں کرتے۔ پھر یہ خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتوں میں کنبوں کے مثل تقسیم پاتے ہیں۔ اندرون جماعت شادی ممنوع ہے۔ مرد اپنے ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ دلہن کی قیمت پانچ روپیہ لڑکی کے باپ کو دیجاتی ہے۔ بیواؤں کی دوسری شادی جائز ہے۔ اور اندھیری راتوں میں کی جاتی ہے۔ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ اور مطلقہ عورتیں بیواؤں کی طرح دوبارہ شادی کر سکتی ہیں۔ کل ذات کی مقبول دیوی خود بانؔ کی ہر روز پرستش کی جاتی ہے۔ جن دوسرے دیوتاؤں کی حرمت و تعظیم کی جاتی ہے وہ مہا دیوا اور پوچا ہیں۔
بھوئیوں میں ذات کی پنچایت مقرر ہے جس میں کل معاشرتی اختلافات پیش ہوتے ہیں یہ لوگ بکری۔ بھیڑ۔ مرغ۔ خرگوش۔ ہرن۔ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں لیکن سُور اور گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ خمیری اور مقطر شراب کا استعمال کرتے ہیں۔
(۵) برہمن (۱۲۶، ۲۴۷) یہ ہنود کی اعلیٰ ذات ہے۔ اور ملک سرکار عالی کے ہر حصہ میں پائی جاتی ہے۔ برہمن۔ پنچاگوڑا اور پنچا ڈراویڈا جماعتوں میں منقسم ہیں جو علی الترتیب وندھیا کے شمال اور جنوب میں بود و باش رکھتے ہیں۔ پنچاگوڑا میں سرسوتا۔ کنیا کبجا گوڑا اُتکلا اور میتھلا طبقات ہیں۔ پنچا ڈراویڈا میں مہاراشٹرا۔ اندھرا۔ دراویدا۔ کرناٹا اور گجراتی طبقات ہیں۔
برہمنان ملک سرکار عالی زیادہ تر پنچا ڈراویڈا ملکی زمرہ کے ہیں اور ان میں مرہٹا کرناٹا اور اندھرا یا تلگو برہمن شامل ہیں۔
مرہٹا برہمن جو مرہٹواڑی میں کثیر التعداد ہیں بہت سی اندرون جماعت شادی کرنیوالی

جماعتوں میں منقسم ہیں اور پھر ان میں سے ہر ایک کی ذیلی تقسیم متعدد بیرون جماعت شادی کرنیوالے EPONYMOUS طرز کے زمروں میں ہے اور EPONYM کوئی ایک ویدی بزرگ یا رشی ہے۔ ان برہمنوں کی خاص قسمیں کوکن استھا۔ دیشستھا اور کرہاڑا ہیں۔

کوکن استھا در اصل کوکن کے باشندے ہیں۔ ذیلی ذات کا نام چتپاون چتپول۔ چپلونا ہے جو منسوب ہے چپلون موقوعہ رتناگری سے جو ان کی خاص اور ابتدائی نوآبادی ہے اور جس کا قدیمی نام چتپولن کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ۱۷۵۰ء سے کونکنستا کہنے لگے جبکہ پیشوا بالاجی وشوناتھ کا عروج مرہٹا سلطنت میں پیدا ہوا۔ کتاب سہیادری کھنڈ کے حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ چتپاون کی تخلیق پراشورام نے شکستہ جہاز اجنبیوں کی ہڈیوں سے کی تھی۔ اس روایت کو انکی صاف رنگت اور تعداد غالب کی بھوری آنکھوں کے ساتھ باہم ملا دیا جائے تو اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ لوگ جنوبی کونکن میں ماورائے بحر سے آئے تھے۔ اس کے برخلاف انکی ایک روایت یہ بھی ہے کہ انکا اصلی زاد بوم امبا جوگائی یا اس کے قریب ضلع بیڑ میں تھا جہاں انکی مرلی دیوی یوگیشوری ہے۔ انکا یہ بھی بیان ہے کہ وہ در اصل دیشستا تھے اور کونکن میں بمقام چپلون بود و باش اختیار کرنے کے بعد کونکنستھا کہلانے لگے۔ یہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا کیونکہ رنگ و روپ اور ڈیل ڈول میں یہ لوگ دیشستا سے بہت مختلف ہیں اور خود دیشستا انکو تمدنی حیثیت سے ادنیٰ سمجھکر نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بالاجی وشوناتھ کے زمانہ تک جسکے مساعی نے ان کو مہاراشٹرا کے دوسرے برہمنوں کے ساتھ مساوات دلائی انکے ساتھ ہم طعامی نہیں کرتے تھے۔ انکے ۱۴ گوتر ہیں۔ دکن کی اکثر ذاتوں کے خلاف چتپاون کو اپنے ماموں کی لڑکی سے عقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک عرصہ تک یہ کوشش ہوتی رہی کہ دیشستا چتپاون اور کرہاڑا میں بین الازدواجی قایم ہو جائے لیکن تا حال زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ چتپاون اپستمبا یا رگویدی ہوتے ہیں اور سمرتا فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انمیں ذات کی پنچایت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا باضابطہ نظام ہے جو خانگی معاملات میں دخیل ہو سکے جیسا کہ کم درجہ کی ذاتوں میں پایا جاتا ہے۔ ہر قصبہ میں ایک انکے مذہبی صدر شنکیشور کے شنکراچاریا کے طرف سے ایک نائب ہوتا ہے جو دھرما دھکاری کہلاتا ہے۔ ذات کے قاعدوں سے علانیہ تجاوز اور احکام شاستر کی خلاف ورزی کی دریافت اس ذات کے ممتاز پروہت اور دوسرے دنیا دار اشخاص کے عام جلسہ میں نائب عمل میں لاتا ہے اور فیصلہ حاضرین کے غلبہ آرا سے

کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کے فیصلہ کا مرافعہ شنکراچاریا کے پاس ہوتا ہے جس کا حکم قطعی مانا جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ شنکراچاریا کا اقتدار زوال پذیر ہے۔

اِس مُلک کے مرہٹا برہمنوں میں دیشستھا کا غلبہ ہے۔ دیشست کے معنی دیش یا ملک کے عوام الناس کے ہیں اور اُس کا مفہوم مقامی برہمن لیا جا سکتا ہے۔ دیشست ابتدائی آباد کار برہمن معلوم ہوتے ہیں جو کوہ وندھیا کے جنوب میں نقلِ وطن کر کے آئے۔ اُن کے دو خاص طبقے ہیں (۱) رگویدی اور (۲) یجُروویدی یہ دونوں ہمطعامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے ایک تیسرا طبقہ بھی ہے جو اتھروَن (یعنی پیرو اتھرواوید) کہلاتا ہے۔ پھر رگویدیوں کی ذیلی تقسیم (۱) سمرتا یا متبعین سوا اور (۲) مادھوا یا وشنوا یعنے پیروانِ وشنو میں ہوتی ہے۔ بالعموم موخرالذکر اپنی لڑکیوں کی شادی اوّل الذکر فرقہ کے افراد کے ساتھ نہیں کرتے مادھوا فرقہ کی پھر (۱۸) ذیلی قسمیں ہیں جو ہم طعامی کرتی ہیں۔ لیکن اُن میں سے صرف تین یعنی ستیا بودھا۔ راجندر اتیرتھ اور راگھوندر آپس میں شادی بیاہ کرتی ہیں۔ یجُروویدیوں کی بھی دو نوعیتیں ہیں ایک وہ جو یجروید اسود کا اتباع کرتے ہیں اور دوسرا وہ جو یجُروید ابیض کی پیروی کرتے ہیں وہ باہم ازدواج نہیں کرتے بجز یجروویدیوں کے سب میں ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ یہ لوگ چتپاون۔ کرہاڑا اور جنوبی دراویدی برہمنوں کے دوسرے طبقات کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن بعض مواقع میں ان کو ادنیٰ سمجھتے ہیں ایک دیشستا برہمن کسی چتپاون کو شرادھا کی دعوت میں اپنے گھر پر کھانے کے لئے یا اپنے کسی مراسم مذہبی کی ادائی کے لئے ہرگز نہیں بلائیگا۔ لیکن چتپاون کو اس طرح کا اعتراض نہ ہوگا۔

کرہاڑا اپنا نام کرہاڑ سے منسوب کرتے ہیں جو دریائے کوئنا اور کرشنا کا ضلع ستارا میں مقدس سنگم ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ رگویدی دیشست ہیں لیکن انکے لقبوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس ذات کا ایک حصہ گرجار یا سفید ہونا سے تعلق رکھتا ہے۔ انکی خاندانی دیویاں رتنا گیری میں وجیا درگا اور آریہ درگا ہیں اور کولھاپور میں مہالکشمی ہے۔ انکی تقسیم ۲۲ خارج از جماعت شادی کرنے والے زمروں یا گوتروں میں ہے۔ جو خاندان ایک ہی گوترے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا ایک ہی پر اور رے سے متعلق ہوں ان میں باہمی ازدواج ممنوع ہے۔ ساپنڈا یعنی آبائی رشتوں میں سات مدارج تک شادی کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے۔ ماموں کی لڑکی سے شادی اس ذات میں جائز ہے۔ کرہاڑا سب کے سب سُکلا (ابیض) شاکھا رگویدی ہیں جو اشوالانیا کے سُوترا یعنی معقولوں

اور نصیحتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ لوگ سمرتھا اور وشنو ادونوں فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور علی الترتیب شنکراچاریا اور مادھواچاریا کی رہنمائی کی اتباع کرتے ہیں اس کا یقین کیا جاتا ہے کہ بعض کہاڑا شکتی کی پرستش کرتے ہیں اور ازمنہ قدیمہ میں مزلکا اور للیشا کے نام جو شکتی کے دو خونخوار روپ ہیں انسانی بھینٹ دیتے تھے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس رسم کو تیسرے پیشوا بالاجی باجی راؤ (۱۷۴۰ء تا ۱۷۶۱ء) نے سختی کے ساتھ روکدیا۔ اب انکے عادات و مراسم بالکل وہی ہیں جو دیشستھا برہمنوں کے ہیں۔

کرناٹک برہمن اضلاع رائچور۔ گلبرگہ اور بیدر میں بکثرت ہیں یہ لوگ رگویدا کی شکلا شاکھا یا یجروید اسود کے تیتریا شاکھا سے تعلق رکھتے ہیں اور دیشستھوں کی طرح مختلف گوتروں یا خارج الجماعت شادی کرنے والے زمروں میں منقسم ہیں۔ انکے ہاں بہن کی لڑکی کیساتھ مناکحت جائز ہے۔ کرناٹک برہمنوں کے دو فرقے سمرتھا اور مادھوا ہوتے ہیں۔ شاذ و نادر سری وشنوا بھی ہیں۔ انکے مزلی دیوتا نرسمہا اور منوہان ہیں۔

آندھرا یا تلنگے برہمن ملک تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں انکی تقسیم فرقہ واری اعتقادات کی بنا پر چار اہم طبقوں میں ہوتی ہے۔ (۱) سمرتھا (۲) سری وشنوا (۳) مادھوا (۴) ارادھی۔ ان ذیلی ذاتوں کے افراد ایک دوسرے کیساتھ ہم طعامی نہیں کرتے سمرتھا کی پھر دو قسمیں وائیدک اور نیوگی ہیں۔ وائیدک کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ ویدوں کے مطالعہ اور تعلیم میں اپنی عمر کو وقف کرتے ہیں (یا پہلے کرتے تھے) اور شاستروں کے معیار پر زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ شکلا شاکھا کے رگویدی یا تیتریا شاکھا کے کرشنا یجروید ی ہوتے ہیں۔ ان میں مادھیندن اور پراتھم شاکھا دونوں کے شکلا یجروید ی بھی ہوتے ہیں اور موخر الذکر تلنگانہ میں یجنا ولکیا سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ انکی ذیلی تقسیمیں یہ ہیں:۔

(۱) تلگا ناڑو (۲) ویلی ناڑو (۳) مرکی ناڑو (۴) دنگی ناڑو (۵) کاسل ناڑو وغیرہ یہ نام اُن مقامات سے منسوب ہیں جہاں انکے اسلاف پہلے آباد ہوئے تھے۔ ان میں بین الازدواجی ممنوع ہے نیوگی تلنگانہ کے دنیا دار برہمن ہیں جن میں سے اکثر محرری اور پٹواری گری کرتے ہیں تقریباً سب کے سب تیتریا کے اسود یجروید ی ہیں یہ لوگ اور ویدک ساتھ ساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن باہم مناکحت نہیں کرتے نیوگی کے چار طبقے ہیں۔ (۱) نندا وارک (۲) آہریانی (۳) آرویلو اور (۴) پانڈرویلو ان کے منجملہ اس ملک میں آرویلو کی ذیلی ذات ہی غالب ہے۔ لفظ آرویلو کے معنی "چھ ہزار" کے ہیں

اور یہ کہا جاتا ہے کہ آر ویلو کے ابتدائی اسلاف گولکنڈہ کے سلاطین قطب شاہیہ کے آخری فرمانروا ابوالحسن (۱۶۷۲ء تا ۱۶۸۷ء) نے اپنے ہندو وزرا اکنّا اور ماڈنّا کے زیر اثر ایک ہی دن میں ۶ ہزار مواضعات کی پیشواری گری عطا کی تھی۔ یہ قصہ غالباً نیوگیوں کی ایک شاخ گولکنڈہ دیساریوں سے متعلق ہے جو سری ویشنو اندسب اختیار کرنے کے باعث اپنے اصل خاندان سے علٰحدہ ہوگئے تھے کیونکہ آر ویلو بطور ایک ذیلی ذات کے ایک متعدبہ عرصہ سے عالم وجود میں ہیں اور ایک ملکی جماعت معلوم ہوتے ہیں جس کا نام آر ویلو نارُو سے ماخوذ ہے جو جنوبی تلنگانہ کے وینگی دیش کا ایک قدیم حصہ ہے۔

بعض تلنگے برہمن ویشنوایا سری رامانوجا کے متبعین ہیں۔ انہیں فرقہ واری جذبات کا اس قدر احساس ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو ایک علٰحدہ ذیلی ذات قرار دے لیا ہے۔ جنوبی ہند کے سری ویشنوا کی طرح یہ بھی دو ذیلی حصّوں میں منقسم ہیں تنگلائی اور وڑاگلائی۔ یہ باہم خورد و نوش کرتے ہیں لیکن ازدواج نہیں کرتے۔ تنگلائی منا ولا مہامنی کے احکام کا اتباع کرتے ہیں اور وڑاگلائی ویدانتا چاریا کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔

مادھوا کے چند افراد جو تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں وہ اضلاع کرناٹک سے آکر بسے ہوئے ہیں۔ سری ویشنوا کی طرح یہ لوگ اعتقادات میں حد درجہ متعصب ہیں حتّٰی کہ شوا کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے یہ زیادہ تر رگویدی ہیں۔

آر وہی برہمن سیوائی ہیں اور سوا کی پرستش لنگم کی شکل میں کرتے ہیں جسکو مرد و عورت دونوں گلے میں پہنے رہتے ہیں اگرچیکہ وہ لنگایت ہیں لیکن نظام ذات پر ثابت قدم ہیں اور زنار پہنتے ہیں۔ سندیا وندنم یا گایتری کی پوجا کرتے ہیں اور برہمنوں کے کل دینی مراسم ادا کرتے ہیں یہ لوگ اپنے مُردوں کو دفن کرتے ہیں اور اسی وجہ سے دوسرے برہمن کھانے اور شادی میں انکو شریک نہیں کرتے۔ یہ طبقات اسفل کے حاجات روحانی کا سرانجام کرتے ہیں۔

(۶) **چاکلا** (۱۸۶۶۴) :- یہ گاذران تلنگانہ کی ایک ذات ہے اور اُسکی مماثلہ ذات مرہٹواڑی میں دھوبی کہلاتی ہے جن کی تعداد ۵۶۹۴۴ ہے انکی وسیع تقسیم کے باعث یہ ذات ایک کثیر التعداد بین الازدواجی کرنے والے زمروں میں منقسم ہے اور اُنکے نام ان ملکوں کے نام سے منسوب ہیں جن سے اُس ذیلی ذات کا تعلق ہے یا اُس ذات سے منسوب ہیں جن سے وہ نکلے مثلاً تلنگا چاکلا۔ تُرکا چاکلا۔ لمبادی چاکلا۔ لنگایت چاکلا۔ کرناٹک چاکلا وغیرہ۔ خارج از جماعت شادی کرنیوالے

زمروں میں کوئی خاص امور قابلِ ذکر نہیں ہیں صغر سنی کی شادی ذات کا عام قاعدہ ہے۔ دیوپوں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑنے کا طریقہ بھی رائج ہے۔ بیوہ دوبارہ شادی کر سکتی ہے لیکن اپنے دیور سے نہیں کر سکتی اور ایسی شادی کے موقع میں انجام دہی مراسم کے لئے برہمن نہیں بلایا جاتا اور صرف بیوائیں ہی اس میں شریک ہوتی ہیں۔ بدچلنی کی صورت میں طلاق کی بھی اجازت ہے اور مطلقہ عورت بیوہ کی طرح عقدِ ثانی کر سکتی ہے۔ مذہبی حیثیت سے چاکلا سیوائیں مذہبی اور مراسمی اغراض کے لئے برہمن بلائے جاتے ہیں اور تجہیز و تکفین کے لئے جنگم۔ دیہی دیویوں مثلاً پوچما اور درگما کی رضا جوئی بکریوں وغیرہ کی نذر سے کی جاتی ہے۔ چاکلا حجاموں کے کپڑے دھونے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ موخرالذکر انکی شادیوں میں مشعل برداری نہیں کرتے۔ بکری، سؤر، مرغی اور شگافتہ کھر والے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اور مسکرات کے بہت عادی ہیں۔ اونچی ذات کے لوگوں کا جھوٹا کھاتے ہیں۔ مُردوں کو لٹا کر اور جنوب کی جانب سر رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۷) چمبھار (۱،۱۲،۵۳۴) یہ چرمی کام کرنے والوں اور رسّی بنانے والوں کی ایک کثیر التعداد ذات ہے جن میں سے اکثر دیہی پاسبانی اور باجہ نوازی بھی کرتے ہیں۔ چمبھار خاص طور پر مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں اور تلنگانہ میں انکی مماثلہ ذات مادیگا ہے۔ لفظ چمبھار کا اطلاق تلنگانہ میں ان مادیگا پر بھی کیا جاتا ہے جو جنّل بناتے ہیں۔ چمبھاروں میں بین الازدواجی کرنیوالے مختلف گروہ میں جو زیادہ تر ملکی نسبت رکھتے ہیں جو افراد ایک ہی دیوک سے تعلق رکھتے ہوں انکے درمیان شادی کی ممانعت ہے۔ ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے لیکن خالہ کی لڑکی سے درست نہیں شادی بالعموم صغر سنی میں کی جاتی ہے اور بیوہ کی دوسری شادی بھی جائز ہے۔ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں لیکن عقائد میں ہنوز "قدیمہ" (ارواح پرست) ہیں اور گاؤں کی دیویوں۔ بھوتوں اور روحوں کی پوجا کرتے ہیں۔ معاشرتی جھگڑے ذات کی پنچایت میں تصفیہ پاتے ہیں اور اس ذات کا مقامی ذی اثر شخص اُس کا صدر بنایا جاتا ہے۔ جرمانہ جو وصول ہوتا ہے وہ ذات کی دعوت میں صرف کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ شراب پیتے ہیں اور گائے سؤر۔ بھیڑ۔ بکری۔ مرغ۔ خرگوش۔ ہرن اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں۔ مردوں کو دفن کرتے ہیں۔

(۸) درزی یا سیمپی (۷۰،۵۰،۴۱)۔ یہ ملک سرکار عالی کے خیاطوں کی ذات ہے اور پانچ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہے۔ نامدیو درزی۔ زنگاری درزی۔ لنگایت درزی۔ مارواڑی درزی جین درزی۔ آخری تینوں طبقے اس ذات کو ظاہر کرتے ہیں جس سے وہ نکلے ہیں۔ نامدیو درزی ایک

بڑے مرہٹے بزرگ نامدیو کے اخلاف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اِن میں دو طبقے ہیں تلگو چیتپولو اور مرہٹا سیپی جن کی بنا ملکی تفریق پر ہے حقیقتاً وہ تلنگی الاصل معلوم ہوتے ہیں اور زمانہ مابعد میں ملک مرہٹواڑی میں پھیل گئے ہیں ان میں خارج الجماعت شادی کرنیوالے دو گروہ ہیں ایک گروہ گوتروں پر مشتمل ہے اور دوسرا خاندانی ناموں پر۔ گوترا کا نظام محض آرائشی ہے اور شادی کی پابندی خاندانی ناموں کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ ایک ہی SECTION کے نفوس آپس میں شادی نہیں کر سکتے۔ ماموں یا بڑی بہن کی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ ایک ہی شخص سے دو بہنیں بیاہی جا سکتی ہیں لیکن دو بھائی دو بہنوں کو عقد میں نہیں لا سکتے۔ صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکی کے والدین کو ۱۲ سے ۱۵ روپیہ دولہن کی قیمت دیجاتی ہے۔ کثیر الازدواجی کی اجازت ہے۔ لیکن اِس پر بہت شاذ و نادر عمل کیا جاتا ہے۔ بیوہ کی دوسری شادی جائز ہے مگر سابقہ خاوند کے بھائی کے ساتھ ممنوع ہے۔ مطلقہ عورتیں انہیں مراسم کے ساتھ دوبارہ شادی کر سکتی ہیں جو بیوہ کی شادی کے لئے مقرر ہیں۔ نامدیو درزی ویشنوا اور سیوا دونوں فرقوں کے ہوتے ہیں۔ انکا خاص دیوتا "چوکھا" ہے جس کی پرستش گنیش چوتھ کے دن مٹھائی۔ گوشت اور شراب کی نذر کیساتھ کی جاتی ہے۔ یہ لوگ ہنود کے تمام دیوتاؤں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ بکری مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز شراب پیتے ہیں شیوا فرقہ کے درزی اپنے مُردوں کا منہ مشرقی سمت رکھتے اور بٹھا کر دفن کرتے ہیں تجہیز و تکفین کے مراسم جنگم بجا لاتا ہے اور قبر بھرنے کے بعد اس کے اوپر کھڑا ہو کر ناقوس بجاتا ہے۔ پھر اُس کو تحفہ وغیرہ دیکر وہاں سے ہٹنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ویشنوا فرقہ والے نعش کو جلاتے ہیں۔ پہلے سال میں ہر مہینہ شردھا کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اِس ذات کے بعض افراد نے اپنے اصلی پیشہ خیاطی کو خیرباد کہکر زراعت اور دوسرے پیشے اختیار کر لئے ہیں۔

(۹) دیونگ (۱۶،۵،۸۸) یا کوشٹی یہ مرہٹواڑی کے پارچہ بافوں کی ایک پیشہ ور ذات ہے۔ بافندگی کی ابتدا غالباً بکروں کے اُون سے موٹی کمبلیں بنانے سے ہوئی جو دراصل گلہ بانوں کا پیشہ تھا۔ یہیں سے بافندوں کی ایک ذات جو "مٹلکر" کہلاتی ہے اور بڑی دھنگر ذات کی ایک شاخ ہے پیدا ہوئی جن کی تعداد ۲۱،۲۳۲ ہے اور خاصکر اضلاع پربھنی۔ عادل آباد اور نظام آباد میں پائی جاتی ہے۔ زراعت کی توفیر کے ساتھ روئی اور بعد میں ریشم کا بھی استعمال ہونے لگا۔ پھر اُن بافندوں کی ذات میں بہت سے لوگ داخل ہوئے اور ذات مخلوط ہو گئی۔ بعد میں مذہبی اختلافات کی بناء پر اس ذات کے کئی حصے ہو گئے معلوم ہوتا ہے کہ اِس ذات کے کثیر التعداد اشخاص ویجاگر میں

جمع ہو گئے تھے جہاں آجتک اُن کے سرگروہ موجود ہیں جو دیوانگیتا اور مسانگیتا کہلاتے ہیں۔ اِس میں شبہ نہیں کہ انکا آبائی پیشہ مشین کے بُنے ہوئے یوروپین مال کی بدولت بہت انحطاط پذیر ہو گیا ہے ملک سرکار عالی میں دیونگ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں (۱) دیونگا (۲) ہٹکر (۳) کوڑیکل ہٹکر تمدنی اعتبار سے دوسرے دونوں ذیلی ذاتوں پر اپنی فوقیت کا اِدّعا کرتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے وہ لنگایت ہیں اگرچہ کہ ہٹکر اور دیونگ دونوں اپنی مربّی دیوی چوندمّا کی پرستش کرتے ہیں اُنکے مراسم برہمن اور لنگایت کے طریقوں اور آئین کا مخلوط مرکب ہیں جن میں غالب حصہ مؤخرالذکر کا ہوتا ہے۔ دیونگ کی مزید تقسیم تین ملکی زمروں میں ہوتی ہے۔ تلگو دیونگ۔ کرناٹک دیونگ اور مرہٹا کوشٹی اور پھر دو اور شاخیں کر دیناشٹی یا بیلی ناگو اور کرتی سالے یا جیاندرا ہیں۔ تلگو دیونگ کی خارج الجماعت شادی کرنیوالی ۴۶ جماعتیں ہیں۔ مرہٹا دیونگ کے جماعتی نام وہی ہیں جو مرہٹا کُنبیوں کے ہیں۔ ایک ہی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان شادی ممنوع ہے۔ دو بہنیں ایک ہی شخص یا دو اخیافی بھائیوں سے بیاہی جا سکتی ہیں۔ بڑی بہن کی زندگی کے ساتھ عقد جائز سمجھا جاتا ہے۔ کثیر الازدواجی اگرچہ کہ رائج ہے مگر جائز نہیں ہے۔ اَولی یا دولہن کی قیمت تلگو اور کرناٹک دیونگ میں ۵ تک اور مرہٹا دیونگ میں ۵ سے ۱۰ تک ہوتی ہے۔ بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ تلگو دیونگ سیوی یا وشنوی اور کرناٹک دیونگ زیادہ تر لنگایت ہوتے ہیں۔ مرہٹے دیونگ کُل ہندو دیوتاؤں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ کُل طبقے مذہبی تیوہار مناتے ہیں اور مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں چھوٹی دیویوں پوچمّا میستا وغیرہ کی بھی رضاجوئی نذر و نیاز سے کی جاتی ہے۔ دیونگ مرغ۔ مچھلی سور اور بکری کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں بعض جو اعلیٰ تمدنی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں شراب سے پرہیز کرتے ہیں۔ لنگایت دیونگ اپنے مُردوں کو بٹھا کر دفن کرتے ہیں اور مُنہ مشرق کی جانب رکھتے ہیں۔ دوسرے لوگ بعض اوقات اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ دیونگ مختلف نوعیت کے کپڑے خصوصاً ساڑیاں بناتے ہیں بعض نے اپنا آبائی پیشہ چھوڑ کر تجارت۔ زراعت۔ نجاری۔ اور معماری اختیار کر لی ہے۔

(۱۰) دھنگر (۴۶۶۲۵۶) یہ گلّہ بانی کرنے والوں اور کمبل بُننے والوں کی ایک مرہٹا ذات ہے۔ دھنگر تین بین الجماعت شادی کرنے والے حصّوں میں منقسم ہیں۔ کھوٹے دھنگر۔ برگی یا ہٹکر دھنگر (جس کا "دیونگ" کے تحت حوالہ دیا گیا ہے) اور جھاڑے دھنگر۔ یہ ہم طعامی کرتے ہیں لیکن بین الازدواجی نہیں کرتے۔ خارج الجماعت شادی کرنے والی ذات کے حصّے مرہٹا طرز کے ہیں۔

اپنے ہی خاندان اور ماموں کے خاندان میں شادی کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے ایک شخص دو بہنوں سے شادی کرسکتا ہے اور دو بھائی دو بہنوں کیساتھ عقد کرسکتے ہیں صغیر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن اول الذکر طبقہ کو زیادہ معزز خیال کیا جاتا ہے لڑکیاں نہیں بلکہ لڑکے دیوتاؤں کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق جائز ہے۔ لڑکی کے والدین کو لوہ یا ۸ روپیہ دلہن کی قیمت کے نام سے دئے جاتے ہیں۔ جھاڑے دھنگروں میں بیوہ کنواری سے زیادہ قیمتی ہے اور ۶ سے لیکر ۱۰ تک اس کے والدین کو بطور قیمت عروس دینے پڑتے ہیں۔ اس ذات کا مقبول عام دیوتا کھنڈوبا ہے۔ عادل آباد کے دھنگر ایک شنجرف آلودہ چوبی مورت کی شکل میں "خودبان" کی پرستش کرتے ہیں جس جھاڑے دھنگر کو شیر مار ڈالے تو اس کی پرستش موضع کی سرحد پر ایک پتھر نصب کرکے بطور "واگھوبا" کی جاتی ہے۔ دھنگر بکری مرغ مچھلی، ہرن، خرگوش اور بعض پرندوں کا گوشت کھاتے ہیں اور مسکرات کا استعمال کرتے ہیں دھنگروں کی ذات کی ایک پنچایت ہوتی ہے اس کا صدر مہتیر یا کہلاتا اور تمام معاشرتی قضایا کا تصفیہ کرتا ہے۔ شادی بیاہ کے موقعوں میں اس کی خاص عزت کی جاتی ہے اور ایک پگڑی نذر دیجاتی ہے اس ذات کا اصلی پیشہ بھیڑ بکریوں کا چرانا اور کمبل بننا ہے۔ بعض زراعت میں مصروف ہوگئے ہیں مردے اگر شادی شدہ ہوں تو جلائے جاتے ہیں اور اگر ان بیاہے ہیں تو دفن کئے جاتے ہیں۔

(۱۱) دھیڑ (۱۹۵۹ء ۵۱) چرمی کام کرنے والے مرہٹوں کی ایک نیچ ذات ہے۔ جو مرہٹواڑی کے مہار اور مانگ اور تلنگانہ کے مالا ذاتوں کے ساتھی اور رفیق ہیں انکے عادات اور انکی منسوبہ نجاست کے لحاظ سے یہ لوگ مذکورہ بالا ذاتوں کی طرح اقوام قدیمہ کے ایسے اجزا معلوم ہوتے ہیں جن کو فاتحین نے اراضیات سے بیدخل کردیا اور جن میں ذاتوں سے خارج شدہ لوگ داخل ہوتے گئے۔ فی الحال یہ لوگ زیادہ تر کھیتوں کی مزدوری کرتے ہیں اور اکثر کنبی زمینداروں سے وابستہ ہیں ان میں خارج الجماعت شادی کرنے والے مختلف حصے ہیں صغیر السنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ مذہباً یہ لوگ ارواح پرست یا قدیمہ ہیں اور فطرت اور امراض کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ خوراک کے معاملہ میں وہ بہت کم پس و پیش کرتے ہیں مچھلی اور گوشت اور گائے بھیڑ بکری کی مردار لاشیں بھی کھاتے ہیں دوسروں کا جھوٹا بھی کھالیتے ہیں اور سیندھی و شراب پیتے ہیں۔

(۱۲) ڈھور (۱۹۰۹ء ۴۳۴) یہ چرم کی دباغت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو مرہٹواڑی میں

پائی جاتی ہے۔ یہ لفظ غالباً لفظ ڈھور سے ماخوذ ہے جسکے معنی مویشی کے ہیں کیونکہ یہ لوگ مویشی کے چرم کی دباغت کرتے ہیں۔ ڈھور چمبھاروں کی ایک تنزل یافتہ شاخ معلوم ہوتے ہیں ان میں بین الجماعت شادی کرنیوالے پانچ گروہ ہیں۔ رنگے ڈھور۔ بدھالے ڈھور۔ ککیا ڈھور چمبھار ڈھور لور شادو ڈھور۔ پہلا گروہ رفعت و مرتبت کا مدعی ہے اور یہی اصلی ذات معلوم ہوتی ہے جس سے دوسرے گروہ پیدا ہوئے "رنگے ڈھور" کا نام ایک مرہٹی لفظ سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے جسکے معنی "رنگ" کے ہیں اور جس سے چمڑے رنگنے کے پیشہ کا پتہ چلتا ہے۔ بدھالے ڈھور کا نام "بدھالے" یا چرمی مٹکے سے منسوب ہے جسکو وہ تیار کرتے ہیں۔ چونکہ آجکل ایسے چرمی مٹکوں وغیرہ کا رواج نہیں ہے۔ اسلئے یہ لوگ ڈھولک مشک۔ پانی کے ڈول اور دوسری چرمی چیزیں بناتے ہیں۔ ککیا ڈھور ایک شخص ککیا نامی رنگے ڈھور کی اولاد کہلاتے ہیں جو مذہب لنگایت قبول کرنے کی وجہ سے قوم سے خارج کر دیا گیا تھا۔ چمڑے رنگنے کے علاوہ وہ پرانے جوتے درست کرتے اور نئے بھی سیتے ہیں۔ چمبھار ڈھور ایک مخلوط ذیلی ذات ہے اور مرتبہ میں بہت گھٹی ہوئی ہے۔ یہ ڈھور بھی جوتے ڈول وغیرہ بناتے ہیں۔ شادو ڈھور۔ ڈھوروں کی ناجائز اولاد ہیں جو ایسی ڈھور عورتوں کے بطن سے پیدا ہوئے جو کسی معاشرتی جرم کی پاداش میں ذلیل ہو چکے ہوں۔ ان ذیلی ذاتوں کے تحت ۳۶۰ خارج الجماعت شادی کرنے والے حصے ہیں جنکی اصلیت بالکل مرہٹی معلوم ہوتی ہے بعض حصوں کے نام تو تمی ہیں۔ ایک شخص غ ذیلی ذات کے باہر شادی کر سکتا ہے اور نہ جس حصے سے خود تعلق رکھتا ہے اس میں شادی کر سکتا ہے دو بہنیں ایک ہی شخص یا دو بھائیوں کے ساتھ بیاہی جا سکتی ہیں بہن یا ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے صغیر السنی اور بالغ العمری دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ ڈھور اپنی لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر نہیں چھوڑتے۔ وہ اپنے آپ کو سیوائی کہتے ہیں۔ اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں مُردے بٹھا کر دفنائے جاتے ہیں۔

(۱۳) ایدیگا (۲۶،۰،۷) یہ تلنگانہ کے سیندھی نکالنے والے ہیں اور ان کو اندر ابھی بولتے ہیں۔ گو کہ ایدیگا معاشرتی حیثیت سے گونڈلا سے کمتر درجہ رکھتے ہیں لیکن حقیقتاً وہ گونڈلا کی ایک ذیلی ذات ہیں جو تلنگانہ کے سیندھی نکالنے والوں کی ایک دوسری ذات ہے۔ لفظ ایدیگا۔ لفظ "ایتا" سے مشتق ہے جسکے معنی سیندھی کے درخت کے ہیں۔ اور چونکہ یہ لوگ "ایتا" درخت سے سیندھی نکالتے ہیں اس لئے ایدیگا کہلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس ذات میں دوسری ذات کے افراد خصوصاً متراسی۔ منور۔ تلگا ذات والے بھرتی ہوئے ہیں۔ ایدیگا کی ایک ذیلی قسم "تھالا ایدیگا" ہے۔ تھالا کا مفہوم سر ہے عادات اور رسومات میں ایدیگا گونڈلا سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۱۴) گلّا (۳۵۳۹۳) یہ ملک تلنگانہ کے گڈریوں کی ایک بڑی ذات ہے جو مرہٹواڑی کے گولیوں کے مماثل ہے۔ گلا من حیث القوم باہم متجانس نہیں ہیں بلکہ ان میں بین الجماعت شادی کرنیوالے بہت سے گروہ ہیں جنکے افراد رنگ وروپ، وضع قطع اور عادات ومراسم میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً بڑا گلا جو ملک سرکار عالی کی اس ذات کا حصہ غالب ہیں رنگ کے صاف متوسط وشمائل کے متناسب اور جسم کے گٹھیلے ہوتے ہیں جن سے ان کی جنیٹ بنسل ظاہر ہوتی ہے یہ لوگ ماسواگجراتی اور آدی دیلی ذاتوں کے (جو اس ملک میں شاذونادر پائے جاتے ہیں) سب دیلی ذاتوں سے معاشرتی مرتبہ میں برتری کا دعویٰ کرتے ہیں اس دیلی ذات کے افراد میں اس کی عادت ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو اپنے حامی اور سرپرست دیوتاؤں ملّنا اور راج راجیشور کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس گروہ کی عورتیں نہ ناک چھدواتی ہیں اور نہ نتھ یا سر کا زیور پہنتی ہیں اس دیلی ذات میں طوطے کی بہت عظمت کی جاتی ہے جس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ ان کا توتم کا توتم ہے۔ گلبرگہ اور دوسرے اضلاع کرناٹک میں بڑا گلا اپنے آپ کو نم گلا کہتے ہیں اور کنڑی زبان بولتے ہیں یہ لوگ اپنے آبائی پیشے کو خیرباد کہکر زراعت کرنے لگے ہیں۔ یہ لوگ جڑی بوٹیاں بھی بیچتے ہیں۔ بویا گلا بڑا گلا سے HYPERGAMOUS ہیں جنہیں وہ اپنی کنواری لڑکیاں بیاہ دیتے ہیں۔ اس دیلی ذات کے افراد مرغ نہیں کھاتے انکی عورتیں چولیاں نہیں پہنتیں۔ بایا گلا جسمانی ساخت کے اعتبار سے بڑا گلا سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ اگرچہ یہ رنگ میں زیادہ سانولے ہیں۔ پاکانائی گلا بین الجماعت شادی کرنے والے دو گروہ میں منقسم ہیں۔ دومانی وارد۔ مگڑ دوارو۔ اس دیلی ذات میں لڑکیاں دیویوں کے نام پر چھوڑی جاتی ہیں اور اور انکی شادیاں تلوار اور درخت کے ساتھ بھی کردیجاتی ہیں۔ پاروتی یا جوگنی کا لقب اختیار کرکے یہ لڑکیاں عصمت فروشی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ پوچا گلا ایک سیاہ رنگ دیلی ذات ہے جنکی شکل وصورت بیڈول اور بھدی ہوتی ہے۔ انکی وجہ تسمیہ ایک افسانے سے منسوب ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ انکے اسلاف گلہ بانوں کے دیوتا ملّنا کے پوجاری تھے انکی عورتیں نہ چولیاں پہنتی ہیں اور نہ نتھ مشٹی گلا دعا کرتے ہیں کہ انکا نام انکے اسلاف سے چلا آرہا ہے جو بڑے گھونسہ باز تھے۔ لفظ مشٹی کے معنی مشت یا مٹھی کے ہیں۔ گجراتی گلا پاکیزگی کے بلند معیار کی پابندی کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری دیلی ذاتوں سے فوقیت کا دعویٰ کرتے ہیں جنکے ساتھ نہ وہ ہمطعامی کرتے ہیں اور نہ ازدواج۔ مودواتی گلا ایک مقامی بنا ہوا گروہ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ اپنے سے اونچی ذات والے گلا سے خیرات لیکر بسر کرتے ہیں جنکے ساتھ انکا تعلق خاندانی بھاٹ اور نساب کا ہوتا ہے۔ پڑواتی گلا جنکو پوسلواڑ بھی کہتے ہیں گلا دیلی ذاتوں میں ادنیٰ ترین ہیں یہ لوگ ایک طرح کی خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں اور کانچ کے منکے سوئی تاگا اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بیچتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام کو پھرتے

رہتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے منجملہ صرف برا۔ پاکنائی۔ آدی مسٹی۔ بویا اور بعض دوسرے ایک دوسرے کیساتھ کھاتے پیتے ہیں اور سب کے سب گجراتی گلا کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔

خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہ جن میں ذیلی ذاتیں منقسم ہیں نو نمی طرز کی ہیں۔ تو تم درختوں اور جانوروں کے نام پر مشتمل ہیں۔ کوئی شخص اپنے گروہ کی عورت سے شادی نہیں کرسکتا لیکن ماں کے گروہ میں کرسکتا ہے۔ اپنی بڑی بہن یا ماموں کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے مگر پھوپی کی لڑکی سے نہیں کرسکتا بجز پوچا گلا کے جنمیں صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں دوسرے تمام گلا ذات میں صغر سنی کی شادی کا عام قاعدہ ہے لڑکی کے والدین کو (۱۰۰) روپیہ دولہن کی قیمت کے طور پر دئے جاتے ہیں۔ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ دولہا دولہن کے والدین کو پہلی شادی کے نصف اخراجات ادا کرے۔ گلا ذات کے مقبول دیوتا تلنا اور گنگا ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ انکا مذہب ارواح پرستی سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ بتدریج ہندویت کی جانب مائل ہوتے جارہے ہیں اور سیوائی اور وشنوائی فرقوں میں منقسم ہیں یہ لوگ کل ہند دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور مذہبی اور رسمی مواقع میں برہمنوں کو طلب کرتے ہیں۔ گلا بالعموم اپنے مُردوں کو لٹا کر دفن کرتے ہیں اور اس کا سر جنوب کے رُخ پر رکھتے ہیں۔ گلا جمری اور مقطر شراب پیتے ہیں اور بکری بھیڑ۔ ہرن۔ مرغ اور سور کا گوشت کھاتے ہیں۔ انکا اصلی پیشہ گائے بھیڑ اور دوسرے گھریلو مویشی کی پرورش اور نسل کشی دودھ دہی اور مکھن اور دودھ والی گائیں فروخت کرنا ہے۔ کچھ عرصہ سے یہ لوگ زراعت اور تجارت بھی کرنے لگے ہیں۔

(۱۵) گوسائیں (۲۴۵۳) یا گوسادی۔ یہ بالائی ہند کے درویش اور جوگی ہیں جو زیادہ تر مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ یا واجی کی طرح اس لفظ کا اطلاق بھی بلا امتیاز آوارہ گرد فقرا کے اکثر طبقات پر کیا جاتا ہے جو بظاہر مذہبی زندگی بسر کرتے ہیں لفظ "گوسادی" ایک سنسکرت لفظ "گوسوامی" کی بگڑی ہوئی صورت ہے جسکے معنی جذبات پر مجسمندی پانے والے کے ہیں۔ یہ مذہبی فقرا ہیں جو سوائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور باوایا پیر اگیوں کے مقابل ہیں جو وشنوی ہوتے ہیں۔ ان میں بجز کاریگر دستکار طبقے کے ہر طبقہ کے افراد داخل ہوتے رہتے ہیں۔ انکی قسمیں "گہرباری (خانہ دار) اور "نش پراہی" (مجرد) ہیں لیکن بالعموم یہ تجرد برائے نام ہے۔ ان میں سے اکثر داشتہ عورتیں رکھتے ہیں جن کی اولاد کو تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتے۔ گو کہ اکثر بھیک وخیرات پر بسر کرتے ہیں مگر بعض دولمند بھی ہیں اور روپیہ کا لین دین۔ تجارت اور کاشتکاری کرتے ہیں۔

(۱۶) گولی (۲۴۸۶) یہ مرہٹواڑی کے دودھ بیچنے والے ہیں جو تلنگانہ کے گلا سے مماثل ہیں گولیوں کی ایک پیشہ ور ذات ہے جسمیں بہت سی دوسری ذاتوں والے مثلاً دھنگر۔ کرما۔ مرہٹا کنبی وغیرہ داخل ہوتے رہتے ہیں انکا آبائی پیشہ مویشی کی پرورش اور دودھ مکھن اور گھی فروخت کرنا ہے انکی دو ملکی ذیلی ذاتیں ہیں "ناگر گڑ اور

واجر کر، یہ ایک دوسرے کیساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن ازدواج نہیں کرتے ان میں سے ہر ایک خارج الجماعت شادی کرنے والی کئی جماعتوں میں منقسم ہے۔ اس ذات میں صغر سنی کی شادی کا رواج ہے دلہن کی قیمت ۵ سے ۱۰ روپیہ تک ہے دولہن کے والدین کو دیجاتی ہے بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن بیوہ کے اگر کوئی اولاد ہو تو اس کو متوفی خاوند کے خاندان کے سپرد کر دینا ضروری ہے ذات کی پنچایت کی منظوری کے ساتھ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ یہ ذات لنگایت فرقہ کے اعتقادات سے بہت متاثر معلوم ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ گولیوں کا مذہب لنگایت اور ہندویت کا ایک مخلوط مجموعہ ہے۔ دوسرے لنگایتوں کی طرح یہ لوگ بھی گلے میں لنگم پہنتے ہیں اور کھانے سے پہلے ہر روز اس کی پرستش کرتے ہیں لیکن ان کا خاص دیوتا مہادیو ہے جسکی پرستش تہواروں کے موقع میں کی جاتی ہے۔ کھنڈوبا۔ بھوانی گنپتی اور دوسرے ہندو دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں مردوں کو بٹھا کر اور شرقی جانب رخ رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۱۷) گونڈلا۔ (۱۲۱۴۹۴) یہ سیندھی نکالنے والی اور شراب بیچنے والی ایک ذات ہے جو زیادہ تر تلنگانہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ ذات ایدیگا کی طرح ایک پیشہ ور جماعت ہے جو دوسری ذاتوں کے افراد سے مرکب معلوم ہوتی ہے۔ اس ذات کے بین الجماعت شادی کرنے والے (۶) گروہ ہیں۔ دیوا گونڈلا شٹی گونڈلا مشٹی گونڈلا۔ گونڈلا۔ ایدیگا اور لاگوواڑ۔ انکے منجملہ پہلا گروہ (دیوا گونڈلا) سب ذیلی ذاتوں میں اعلیٰ ہے اور مشٹی گونڈلا سب میں ادنیٰ۔ لاگو واڑ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ "لاگو" یعنے چھوٹے پاجامے یا جانگھیے پہنتے ہیں۔ انکے افراد ملک سرکار عالی کے جنوبی اضلاع میں زیادہ پائے جاتے ہیں یہ خارج الجماعت شادی کرنیوالی مختلف جماعتوں میں منقسم ہیں جو خاندانی ناموں پر مبنی ہیں۔ ان میں سے اکثر ملکی نوعیت کی ہیں اور صرف چند تو تمی ہیں کوئی شخص اپنی جماعت میں یا ذیلی ذات کے باہر شادی نہیں کر سکتا۔ ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ اس ذات میں بچپن کی شادی رائج ہے اور بالعموم دولہن کی قیمت نہیں دیجاتی۔ مذہبی حیثیت سے انمیں وشنوی اور سیوائی دونوں ہوتے ہیں لیکن سیوائی پرستش کو عام طور پر ترجیح دیجاتی ہے اور ایک عجیب نام "سورا بھنڈیشور" کے ساتھ اس کی پرستش ہوتی ہے۔ دیہی دیوتاؤں وغیرہ کے نام مرغ۔ بھیڑ اور دوسرے حیوانات کی بھینٹ بھی چڑھاتے ہیں مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔ اگر طریقہ دفن اختیار کیا جاتا ہے تو تخدا کو حالت نشست میں شرقی جانب منھ رکھکر اور ناکتخدا کو اوندھا لٹا کر اور جنوب کی سمت سر رکھ کر دفن کرتے ہیں۔ گونڈلا ذات کے لوگ ہنوز اپنا آبائی پیشہ سیندھی نکالنے اور شراب بیچنے کا انجام دیتے ہیں۔ ایدیگا ذات والے سیندھی اور تاڑ دونوں کو نا ستے ہیں صرف معدودے چند گونڈلا زراعت کرنے لگے ہیں۔

(۱۸) کیکاڑی (۹۴، ۲۴) یہ مرہٹواڑی کی ایک ٹوکرے بنانے والی خانہ بدوش جرائم پیشہ قوم ہے جو تلنگانہ کے برکلا سے مماثل ہے۔ اس قوم کی تنظیم پراگندہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت دوسرے جرائم پیشہ اقوام مثلاً بھامٹا لامنی وغیرہ سے بھی اس میں لوگ داخل ہوئے ہیں۔ یہ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ دلہنی۔ کاماٹھی اور کوٹھی۔ اس ذات کے خارج الجماعت شادی کرنے والے (۵) گروہ ہیں۔ کیکاڑی اپنی پھوپی یا ماموں کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے بیوی کی بہن سے بھی شادی ہوسکتی ہے۔ دو بھائی دو بہنوں سے شادی کرسکتے ہیں۔ صغرسنی اور بالغ العمری دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی اور طلاق جائز ہے۔ یہ لوگ مچھلی۔ بھیڑ۔ بکری۔ ہرن۔ خرگوش۔ مرغ اور سور کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ مُردوں کو جلاتے یا دفن کرتے ہیں۔

(۱۹) کلال۔ (۶۹، ۲۳۸) یہ شمالی ہند کے شراب کھینچنے والوں اور بیچنے والوں کی ایک ذات ہے جو اس ملک میں اور خاصکر تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر پائی جاتی ہے۔ اس کی دو ذیلی ذاتیں ہیں۔ لاڑ کلال اور پردیسی کلال۔ اول الذکر گجرات سے آکر بسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ انکے تین گروہ ہیں سو۔ یالاڑ چھتری لاڑ اور کاڑی لاڑ جنکے افراد نہ ایک دوسرے کیساتھ ہمطعامی کرتے ہیں اور نہ بین الازدواجی۔ ایک ہی گروہ میں شادی ممنوع ہے۔ دوسری بیوی کی اجازت ہے بشرطیکہ پہلی عقیمہ ہو یا کسی ناقابل علاج مرض میں مبتلا ہو۔ صغرسنی کی شادی رائج ہے۔ بیوہ کی شادی جائز ہے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ اس ذات کے افراد مُرغ۔ مچھلی۔ ہرن۔ خرگوش اور بھیڑ کھاتے ہیں اور خمیری اور مقطر شرابیں پیتے ہیں۔ انکا پیشہ شراب فروشی ہے مگر اکثر دوکانداری اور روپیہ کا لین دین بھی کرتے ہیں بعض زراعت بھی کرنے لگے ہیں یہ لوگ نہایت راسخ الاعتقاد ہندو ہیں اور مہادیو اور بھوانی کی پرستش کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسومی مواقع میں برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ متوفی کے خاندان کے ذرائع آمدنی کے لحاظ سے مردوں کو جلایا یا دفن کیا جاتا ہے۔

پردیسی کلال شمال ہند سے آئے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں چھ ذیلی ذاتیں ہیں۔ سنہور پوربھیا۔ گوریر۔ چنا کھا۔ لٹاریا اور جیسوار۔ یہ نہ باہم ہمطعامی کرتے ہیں اور نہ مناکحت۔ پھر ہر ایک ذیلی ذات کے کئی طبقے ہیں۔ شادی کے معاملہ میں یہ کلال کسی ایسی عورت سے مناکحت جائز نہیں رکھتے جو مرد کے یا اس کی ماں کے طبقے سے تعلق رکھتی ہو۔ ان میں صغرسنی یا بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں ایک بھائی دو بہنوں سے ازدواج کرسکتا ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ مذہبی اور رسومی اغراض کے لئے قنوجی برہمن سے کام لیا جاتا ہے مُردے بالعموم دفن کئے جاتے ہیں۔ پردیسی کلال مرغ کھانے سے احتراز کرتے ہیں لیکن دوسرے لحاظ سے انکی غذا وہی ہے جو لاڑ کلالوں کی ہے۔ اس ذات کے اکثر

لوگ شراب فروشی پر زندگی بسر کرتے ہیں اور چند ہی افراد دوسرے پیشوں مثلاً دوکانداری، قرضی لین دین اور زراعت میں مصروف ہیں۔

(۲۰) **کمّری** (۲۳،۴۱۷) یہ تلنگانہ کے آہنگروں کی ایک ذات ہے جس کا ذکر پنچال کے تحت کیا جائیگا

(۲۱) **کاپو** (۴۹،۸۴،۷۴) یہ تلنگانہ کے زمینداروں اور زراعت پیشہ لوگوں کی بڑی ذات ہے۔ مرہٹا کے بعد ملک سرکارعالی میں کاپو ہی کثیر التعداد ہیں۔ یہ دس ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں صرف پنچ ریڈی ہی اس ملک کے دیسی باشندے معلوم ہوتے ہیں انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان میں بین الجماعت شادی کرنے والے پانچ گروہ ہیں یعنی موتاتی۔ گوڑاتی۔ پاک ناتی۔ چتاپو اور گونے۔ موتاتی کاپو کل کاپوؤں میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں اور اپنی نسبت پر فخر کرتے ہیں کیونکہ انکا ادّعا ہے کہ راجہ پرتاب رُدرا اور اس کی اولاد انہیں کی ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ موتاتی چودھری نامی ایک HYPERGAMOUS گروہ حال میں ظہور میں آیا ہے جن میں دولتمند زمیندار شامل ہیں جو اپنے آپ کو قدیم حکمرانوں اور انکے اُمراء کی اولاد بتاتے ہیں۔ موتاتی چودھری بڑی بڑی رقمیں دولھے کی قیمت میں لیکر موتاتی کاپوؤں کی لڑکیوں کو بیاہ لاتے ہیں لیکن اپنی لڑکیاں انکی مناکحت میں نہیں دیتے۔ یہ HYPERGAMOUS گروہ بین الجماعت ازدواجی کی جانب مائل ہوتا جارہا ہے۔

صغرسنی کی شادی کا عام قاعدہ ہے لیکن چودھریوں میں بالغ العمری کی شادی بھی رائج ہے۔ دولھے کی قیمت دینی پڑتی ہے جو بالعموم (۱۵۰ء) ہوتی ہے لیکن دولہن کے والدین کی مالی حیثیت کے لحاظ سے متفاوت ہوتی رہتی ہے۔ کل کاپو بجز موتاتی، پاک ناتی اور گونے کے بیوہ کی شادی جائز رکھتے ہیں لیکن ایسی شادیوں میں زیادہ تر بیوائیں ہی شریک ہوتی ہیں۔ پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ ایک بیگناہ عورت اگر طلاق پاجائے تو اپنے خاوند سے نان ونفقہ کا دعویٰ کرتی ہے۔ مذہبی امور میں کاپو وشنوی اور سیوائی فرقوں میں منقسم ہیں۔ اوّل الذکر سری وشنوا برہمنوں کے اور موخرالذکر آرادھی برہمنوں کے زیر اثر ہیں۔ اوّل الذکر کے جنازوں میں ساتانی اور موخرالذکر کے جنازوں میں جنگم مراسم ادا کرتے ہیں۔ کاپوؤں کے مذہب میں ہندویت کے جامے کے اندر ابتدائی (ارواح پرستی) کے علامات باقی ہیں اور انکے جمہور ہندو کے بڑے دیوتاؤں کے مقابلہ میں اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی زیادہ حرمت وتعظیم کرتے ہیں۔ کاپو بالعموم اپنے مردوں کو جلاتے ہیں لیکن شیرخوار۔ ناکتخدا۔ اور چیچک یا ہیضہ کی میّت کو دفن کرتے ہیں۔

(۲۲) **کولی** (۳۹،۸۱۹) یہ کاشتکاروں اور ماہی گیروں کا ایک مخلوط النسل گروہ ہے جو اضلاع ورنگل وعادل آباد میں بہ تعداد کثیر پایا جاتا ہے۔ یہ متعدد بین الجماعت شادی کرنیوالے ذیلی قبائل میں منقسم ہیں لیکن ان میں سے صرف

دو یعنی ملہار کولی۔ مہادیو کولی ملک سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں۔ ملہار کولی پن بہری یا پُنجبی بھی کہلاتے ہیں کیونکہ وہ بلوتہ دار افراد ہوتے ہیں جو دیہات میں لوگوں کے ہاں پانی بھرتے ہیں۔ مہادیو کولی اپنے آپ کو راج کولی بھی کہتے ہیں اور ملک سرکار عالی میں کثیر التعداد ہیں۔ یہ لوگ سیاہ فام، کوتاہ قد لیکن مضبوط اور گٹھیلے ہوتے ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالی ۲۴ گوت میں منقسم ہیں جن میں سے ہر ایک پھر متعدد طبقات میں تقسیم ہوتی ہے۔ کوئی شخص اپنے قبیلہ کے باہر یا اپنی گوت کے اندر شادی نہیں کرسکتا۔ ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ دولھن کی قیمت ۱۰ سے ۴۰ تک متفاوت ہوتی ہے۔ بیوہ کی شادی جائز ہے۔ لیکن بیوہ کے لئے لازم ہوتا ہے کہ اپنے متوفی خاوند کی اولاد کو اس کے خاندان کے سپرد کردے۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ انکا مربی دیوتا مہادیو ہے۔ یہ لوگ سوناری (احمد نگر) کے بھیرو یا تلجاپور (عثمان آباد) کی دیوی اور جیجوری (پونا) کے کھنڈوبا کی بھی حرمت و تعظیم کرتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے دیوتاؤں اور اپنے اسلاف کی روحوں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ارواح خبائث اور جادو کا پکا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی مواقع میں برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ مرغ مچھلی، بکری اور ہرن کا گوشت کھاتے ہیں اور خمیری اور مقطر شراب پیتے ہیں۔ مُردوں کو جلا کر دفن کرتے ہیں اور انکا چہرہ اوپر اور سر شمال کی جانب رکھتے ہیں۔ کولی زراعت کرنے لگے ہیں لیکن مقابلہ کنبیوں کے کم محنتی اور فصلوں کے انتظام میں کم ہنرمند ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر مواضعات کے پٹیل پٹواری ہیں اور انعامی زمین بھی رکھتے ہیں بعض مزدور پیشہ ہیں۔

(۲۳) **کومٹی** (۲۳۸،۰۰۲) یہ تلنگانہ کی تجارت و دوکانداری اور روپیہ کا لین دین کرنیوالی ایک کثیر التعداد ذات ہے جو کل ممالک محروسہ سرکار عالی میں پائی جاتی ہے۔ اس ملک میں کومٹی مندرجۂ ذیل بین الجماعت شادی کرنے والے گروہوں میں منقسم ہیں۔

یگنا۔ نیٹی۔ ویڈور۔ اروا۔ گوری اور جین کومٹی۔ یگنا یا دگنا کومٹی اپنا اصل وطن دیگی ناڈو کو بتاتے ہیں جو ازمنہ قدیمہ میں مشرقی گھاٹ کے نیچے کرشنا اور گوداوری کے درمیانی ملک پر مشتمل تھا۔ نیٹی کومٹی اپنے جسم پر لنگم پہنتے ہیں اور اسکا بالکل امکان ہے کہ یہ مذہبی تفریق اصل ذات سے انکی علحدگی کی موجب ہوئی ہو۔ ویڈور کومٹی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ یگنا کومٹیوں کی ناجائز اولاد ہیں۔ اروا کومٹی مدراس کی جانب سے آکر متوطن ہوگئے ہیں اور زیادہ تر کریم نگر میں پائے جاتے ہیں۔ گوری کومٹی بہت قلیل التعداد ہیں اور غالباً مدراس اور میسور سے آئے ہوئے ہیں۔ جین کومٹی ایک لفظ (یا نام) ہے جو کمبھوج اور دوسرے جینیوں پر بوجہ مماثلت پیشہ ذات غلطی سے بولا جاتا ہے کومٹی بیرون جماعت شادی کرنے والے ۱۰۲ طبقات میں منقسم ہیں جن میں سے اکثر توتمی نوعیت کے ہیں اور درختوں، پودوں یا پھولوں کے نام سے منسوب ہیں۔ کومٹیوں میں اسی گوتر سے تعلق رکھنے والی لڑکی سے شادی

کی ممانعت ہے۔ ان میں محرمات کے مراتب کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ اس ذات والے اپنے ماموں کی لڑکی سے شادی کرنے کے طریقہ کی عام طور پر پابندی کرتے ہیں صغر سنی کی شادی کا عام قاعدہ ہے۔ دولھے کو جہیز کی رقم دیجاتی ہے لیکن اگر دولھا رنڈوا ہوتا ہے تو اس کو دولھن کی قیمت مار سے لیکر حساتک دینی پڑتی ہے طلاق اور بیوہ کی شادی جائز نہیں رکھی جاتی کومٹی راسخ الاعتقاد ہندو ہوتے ہیں اور وشنوائی اور شیوائی فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بعض لنگایت بھی ہیں اس ذات کے مخصوص دیوتا ناگریشور اور کنکما ہیں۔ مذہبی اور سماجی تقاریب کی انجام دہی کے لئے برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ ترکاری کھاتے اور مسکرات سے احتراز کرتے ہیں موت کے قریب پراباش چیت یعنی کفارہ کی رسم ادا کرنا اور برہمنوں کو دان دینا ضروری ہے۔ وشنوا کو مٹی مردوں کو جلاتے ہیں اور دوسرے کو مٹی دفن کرتے ہیں۔ ناگتھدا کی لاش بانس میں لٹکا کر لیجائی جاتی ہے اور بلا کسی رسم کے دفن کر دیجاتی ہے۔

(۲۴) کمبھار (۵،۳۳۲) یہ مرہٹواڑی کے سفالگر ہیں۔ کمہاروں میں متعدد خارج الجماعت شادی کرنیوالے گروہ ہیں جو کل کہلاتے ہیں اور جنکے نام بعینہٖ خاندانی القاب ہوتے ہیں اور اکثر عام مرہٹی ناموں کے مماثل ہیں کمہاروں میں ماموں کی لڑکی سے شادی کی اجازت ہے لیکن خالہ یا پھوپی کی لڑکی سے شادی نہیں ہوسکتی صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی جائز ہے اور طلاق کی بھی اجازت ہے سوائے لنگایت کمہاروں کے دوسرے کمہار گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں معاشرتی جھگڑے ذات کی مجالس میں طے کئے جاتے ہیں جس کی صدارت انکا سرگروہ کرتا ہے۔ ذات کے قواعد کی خلاف ورزی کی سزا جرمانہ سے دی جاتی ہے جو بالعموم کھلانے اور پلانے میں صرف کیا جاتا ہے۔

(۲۵) کمرا (۶۵،۸۲۵) یہ تلنگانہ کے مٹی کے برتن بنانے والوں کی ذات ہے۔ اس ذات کے اندرون جماعت شادی کرنے والے (۶) گروہ ہیں (۱) شٹی یا تلگا یا پٹنا کمرا (۲) بلیجا یا لنگایت کمرا (۳) بینڈر کمرا (۴) ڈنڈو کمرا (۵) مرہٹا کمہار (۶) رائی کمہار۔ شٹی کمرا اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں اور انہیں کا حصہ ذات میں غالب ہے۔ لنگایت کمرا اضلاع گلبرگہ۔ رائچور۔ اور بیدر میں پھیلے ہوئے ہیں ان لوگوں نے اپنے قدیم اعتقادات ابھی پوری طرح نہیں چھوڑے جنگم اور برہمن دونوں سے شادی کے مواقع میں کام لیتے ہیں۔ انمیں وسکشاونت اور سلیونت قسمیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان میں اور لنگایت میں بین الازدواجی نہیں ہوتی۔ اینٹ اور کھپریل بناتے ہیں۔ بینڈر کمرا اصل میں بینڈر تھے لیکن سفالگری کا پیشہ اختیار کرنیکے باعث اصل ذات سے علیحدہ ہوگئے۔ ڈنڈو کمرا کی وجہ تسمیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انکے اسلاف شہنشاہی فوج کی معیت میں بطور سفالگروں کے ساتھ رہتے تھے۔ زبان تلگی میں 'ڈنڈو' کے معنی 'فوج' کے ہیں مرہٹا کمہا

مرثی بولتے ہیں اور کنبیوں کی وضع قطع رکھتے ہیں۔ رانی کمہار اصل میں راجپوت تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ صرف تھوڑے ہی عرصہ سے ان لوگوں نے سفالگری کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ابتداء میں ان لوگوں نے انسانوں اور حیوانات کی مورتیں بنانی شروع کیں اور پھر بعد میں برتن بنانے لگے اب معاشرتی حیثیت سے یہ لوگ کمہاروں سے فروتر سمجھے جاتے ہیں ذیلی ذاتیں ملکی گروہوں میں منقسم ہیں اور انکے منجملہ ہر ایک میں خارج الجماعت شادی کرنے والی جماعتیں ہیں بعض جماعتیں توتمی ہیں کوئی شخص ذیلی ذات کے باہر یا اپنی جماعت متعلقہ کے اندر شادی نہیں کرسکتا۔ دو بہنوں سے عقد ہوسکتا ہے۔ ماموں اور بڑی بہن کی لڑکی سے بھی شادی ہوسکتی ہے لیکن پھوپی اور خالہ کی لڑکی سے نہیں ہوسکتی تلنگا کمرا اپنی لڑکیوں کو صغرسنی ہی میں بیاہ دیتے ہیں لیکن مرہٹا اور رانی کمہاروں میں صغرسنی یا بعمر بلوغ شادی کی جاتی ہے۔ اس ذات میں دیوتاؤں کے نام پر لڑکیاں چھوڑنے کی رسم جاری ہے لیکن ایسی لڑکیاں اپنے والدین کے گھروں میں رہتی ہیں اور اپنے باپ کی جائداد میں لڑکوں کے برابر ترکہ پاتی ہیں۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ شادیوں میں برہمن پجاری سے اور تجہیز و تکفین میں جنگم یا ایاوار سے کام لیا جاتا ہے۔

کمہار ہنود کے دیوتاؤں کی اور قدیمہ دیوتاؤں کی بھی تعظیم و تکریم کرتے ہیں موخرالذکر کے نام پر بھیڑ، بکری اور مرغ کی قربانی کرتے ہیں اور اُنکے سرے دھوبیوں اور حجاموں کو دیدیتے ہیں بعض اوقات دیوتاؤں کے نام پر کھلگے کی بھینٹ بھی چڑھاتے ہیں اور پھر ان کو دیہات کے مالا اور ماديگا کو دیدیتے ہیں رانی کمہار کا مرقی دیوتا گربھان ہے۔ یہ لوگ دوسرے ہنود کی طرح کاسی کی زیارت کے لئے بھی جاتے ہیں تلگو اور مرہٹا کمہار گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ رانی کمہار مرغ کھانے سے احتراز کرتے ہیں اور لیجیا کمہار گوشت اور شراب دونوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ مردے عموماً دفن کئے جاتے ہیں۔

(۲۶) کنبی۔ (۳۴،۳۲۴) یہ مرہٹواڑی کے کاشتکاروں کی ذات ہے۔ اور بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کنبی اور مرہٹے ایک ہی ہیں۔ انکے معاشرتی نظام اور دیوک کی مماثلت اس خیال کی موید ہے اور اس امر سے کہ انکے دیوک زیادہ تر توتمی ہیں۔ یہ قیاس ہوتا ہے کہ انکی اصل آریا سے قبل ہے۔ کنبی اپنے معاشرتی جھگڑوں کا فیصلہ وہی مجالس ذات میں کرتے ہیں چونکہ انکا معاشرتی نظام مرہٹوں کے بالکل مماثل ہے اسلئے مرہٹا قوم کی اس بڑی ذیلی ذات کا مزید بیان ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

(۲۷) کرما۔ (۱۵۶،۱۸۹)۔ یہ تلنگانہ کے گلہ بانوں اور کلیم بانوں کی ایک ذات ہے جو اضلاع تلنگانہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ کرما کے دو اہم گروہ ہیں۔ ہٹی کنکن اور اڈی کنکن۔ انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ

لوگ علی الترتیب سُوت اور اُدن کے کنگن شادی کے مواقع میں پہنتے ہیں۔ انکا ایک تیسرا ذیلی گروہ بھی ہے جو "اگار" کہلاتا ہے اور دوسرے دونوں گروہوں سے ادنیٰ سمجھا جاتا ہے اور اُنہیں کی خیرات پر بسر کرتا ہے۔ اضلاع کرناٹک میں دو اور گروہ ہیں لنگایت کُرُبر اور بیر بُوڑ۔ موخرالذکر اگار کی طرح دوسرے ذیلی ذاتوں سے بھیک مانگ کر قوت بسری کرتے ہیں۔ کُرما متعدد خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتوں میں منقسم ہیں جن میں سے بعض ملکی اور بعض توتمی طرز کی ہیں۔ کوئی شخص اپنی ذیلی ذات سے خارج یا اپنی متعلقہ جماعت کے اندر شادی نہیں کرسکتا اور نہ اپنی خالہ یا پھوپی کی لڑکی سے مناکحت کرسکتا ہے البتہ اپنے ماموں یا بڑی بہن کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے۔ شادی بالعموم صغرسنی میں کی جاتی ہے اور لعت روپیہ دولھن کی قیمت دیجاتی ہے۔ لڑکیوں کو منادر کے نام پر چھوڑنے کا طریقہ بعض کُرما میں ہنوز باقی ہے بیوہ ازدواج ثانی کرسکتی ہے البتہ اپنے متوفی خاوند کے بڑے یا چھوٹے بھائی سے احتراز ضروری ہے۔ ازدواج ثانیہ کی صورت میں اس کو لازم ہے کہ اپنے پہلے خاوند کے دئے ہوئے زیورات واپس کردے۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق بھی دیا جاسکتا ہے مُطلقہ دوبارہ شادی کرسکتی ہے۔ مذہباً کُرما وشنوی یا سیوائی ہوتے ہیں بعض فرقہ لنگایت کی پیروی کرتے ہیں اور گوشت اور شراب سے احتراز کرتے ہیں۔ کُرما ذات کا مقبول دیوتا مَلّنا ہے جس پر بھیڑ بکریوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے۔ اپنے کُربیر یا کے نام پر بھی بھیڑ و بکری کی قربانی دیجاتی ہے۔ ان دیوتاؤں کی پرستش کرنے میں بیر بوڑ اور اگار بطور پجاری کام دیتے ہیں۔ قدیمہ دیوتاؤں کی بھی رضاجوئی کی جاتی ہے۔ اِن دیوتاؤں کی پرستش کے وقت کُرما ذات کا آدمی مراسم ادا کرتا ہے کُرما بھوتوں اور ارواح خبیثہ کا سخت اعتقاد رکھتے ہیں اور مختلف نذر و نیاز سے انکی رضاجوئی کرتے رہتے ہیں۔ مسلمان پیروں کی بھی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ۔ بکری۔ سؤر۔ مرغ اور ہرن کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں مُردے لٹاکر دفن کئے جاتے ہیں اور انکا سر بجانب جنوب رکھا جاتا ہے لیکن لنگایت کرما میت کو بٹھا کر اور چہرہ شمال کی جانب رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۲۸) لنگایت۔ (۶۸۷۵۳۹) یہ ایک سیوائی فرقہ ہے جو برہمنوں کے دینی تقدس کو تسلیم نہیں کرتا اور ذات کی تمام تفریقوں کو قبول نہیں کرتا۔ لنگایت کا نام (جو ویرا سیوا۔ سوا بھکتا۔ سواچار بھی کہلاتے ہیں) لنگم سے منسوب ہے جو سیوا کی علامت تناسل ہے۔ اِس قوم کا ہر شخص لنگم کو جسم پر پہنتا ہے اور اس کا کھو جانا روحانی موت کے برابر تصور کرتا ہے۔ لنگایت قوم کے لوگ اضلاع گلبرگہ۔ رائچور۔ بیدر میں بکثرت ہیں اور وہیں سے تمام ملک سرکار عالی میں پھیلے ہیں۔ یہ زیادہ تر تاجر اور کاشتکار ہیں اُنکے مذہب کا اصل اصول خدا کی نظر میں کل لنگم پہننے والوں کی مساوات ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ مذہب منجملہ ان مختلف اصلاحات

کے ہے جنکے اجرا کا مقصد ہندستان میں برہمنوں کے تفوق اور عقائد کی مخالفت تھی۔ کمتر درجہ کی ذاتوں کے ساتھ برہمنوں کے خود غرضانہ سلوک اور استفادہ کی وجہ سے برہمنیت کے خلاف نئے نئے فرقے وجود میں آئے۔ برہمنوں کی تثلیث کے منجملہ وہ صرف سیوا کو تسلیم کرتے ہیں۔ ویدوں کی عظمت نہیں کرتے ابتداءً ہی میں انھوں نے کرسنی کی شادی کی ممانعت کردی اور بیوہ کی شادی کے تمام قیود اٹھادئے۔ مُردوں کو دفن کیا اور رسمی غلاظت کے دور کرنے کے خاص ہندوانہ رسومات کو موقوف کردیا۔ لیکن جب انکا ابتدائی جوش و ولولہ کم ہوگیا تو ذات کا عنصر پھر غالب آگیا اور رفتہ رفتہ آئین و رسوم جاری ہوتے گئے جسمیں اُنکے قریب برہمنوں کے حاکمانہ اثر کا بآسانی کھوج لگتا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ لسواتے بارھویں صدی کے نصفِ آخر میں اِس فرقہ کو قائم کیا۔ اسکے پہلے چیلے پرامداگنا کہلاتے تھے اور ہر ذات اور ہر جنس سے لئے جاتے تھے۔ وسیع مفہوم میں لنگایت چار گروہوں میں منقسم ہو سکتے ہیں۔ پہلا گروہ جنگم کا ہے جو اِس قوم کے پجاری ہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو تبدیلِ مذہب کرکے ابتداء میں داخل ہوئے اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد نئے داخلین مذہب کو اپنے گروہ میں شامل ہونے سے روکنے لگے یہ خالص لنگایت ہیں اور قوم کا حصہ غالب ہیں۔ انکا نام تلنگانہ میں لنگا بلیجا اور اضلاعِ مرہٹواڑی میں لنگاوانت دانس اور اضلاعِ کرناٹک میں ویرسیوا ہے۔ بعد کے زمانہ میں جن لوگوں نے تبدیلِ مذہب کیا انکا تیسرا گروہ ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر پیشہ ور ذاتوں مثلاً تیلی۔ سُنار۔ کوشٹی وغیرہ سے آئے تھے۔ انھوں نے اپنی اصلی ذاتوں سے علحدگی اختیار کرلی اور اندرون جماعت شادی کرنے والی ذیلی ذاتیں بنالیں۔ چوتھا گروہ (جیسے مالا جنگم مادیگا جنگم) نیچ طبقے کے داخل شدہ لوگوں کا ہے۔ پہلے گروہ کے جنگم چار قسم کے ہوتے ہیں:-

(۱) مات پتی

(۲) استھاورا

(۳) گناچاری

(۴) مادپتی

اس میں سے پہلی قسم کی پھر ذیلی تقسیمیں ہیں:-

(۱) پاتا

(۲) چارا

(۳) مادویا

پاتا جنگم تجرد کی زندگی بسر کرتے ہیں اور اِس بات کا اِدّعا کرتے ہیں کہ وہ دنیا کو ترک کرکے جذبات

پر غالب آگئے ہیں یہ لوگ مٹھوں میں رہتے ہیں اور مراقبہ اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں چار ابھی مجرد رہتے ہیں لیکن ایک مقام سے دوسرے مقام کی گشت لگاتے رہتے ہیں اور خیرات پر بسر کرتے ہیں ان دونوں کی لنگایت بہت تکریم کرتے ہیں۔ مادویا جنگم خانہ داری کرتے ہیں اور کمتر درجہ والے جنگموں کے پوجاریوں کا کام انجام دیتے ہیں۔ زاہدین کے لوازمات پورے کرکے یہ پاتایا چارا جنگم بن سکتے ہیں۔ استھاورا اور اور گنا چاری جنگم بھی خانہ دار ہوتے ہیں لیکن اول الذکر خیرات مانگتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام تک گشت لگاتے رہتے ہیں اور موخر الذکر ایسا نہیں کرتے۔ مادو اپنی دوسرے لنگایتوں کی تجہیز و تکفین کا کام کرتے ہیں۔ لنگا بلیجا کی بالاتر طبقات میں شادی کرنیوالی تین قسمیں ہیں پیشہ ور لنگایت طبقات مثل لنگایت گولی۔ لنگایت تیلی۔ لنگایت سمپی وغیرہ جن کی بھرتی ہنود کی پیشہ ور ذاتوں سے ہوئی ہے۔ اپنے مبدع اصلی سے علیحدہ ہیں اور ان لوگوں نے اپنی اندرون جماعت شادی کرنے والی جماعتیں قائم کرلی ہیں کوئی شخص اپنی ہی گوتر سے کی لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا خواہ وہ دوسرے "بھاگی" یا ذیلی گوت سے متعلق کیوں نہ ہو ماموں اور پھوپی کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ ایک ہی شخص کی زوجیت میں دو بہنیں رہ سکتی ہیں۔ بالعموم اپنی ذیلی ذات کے اندر شادی کرنی ضروری ہے لیکن جنگم ہر ذات میں حتی کہ ایدیگا۔ منگلا اور کمتر ذاتوں میں بھی شادی کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ لنگایت ہوں۔ اصولاً کثیر الازدواجی بلا قید تعداد جائز ہے صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ بیوہ کی شادی اور طلاق کی بھی اجازت ہے۔ جو عورت سات مرتبہ بیوہ ہو جائے عورتیں اسکی بہت حرمت و تکریم کرتی ہیں اور کل قوم میں اس کی عام طور پر عزت کیجاتی ہے میت کو بٹھا کر اور چہرہ جانب شمال رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۲۹) لوہار (۳۰۹۰۸) یہ مرہٹواڑی کے آہنگروں کی ذات ہے۔ انکا آبائی پیشہ آلات زراعتی کا بنانا اور درست کرنا ہے یہ لوگ پنچال کا ایک شعبہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو پنچال)

(۳۰) مادیگا۔ (۲۰۳ر ۶۶۹) یہ تلنگانہ کے چرمی کام کرنے والے اور دیہات کے خدمتگار ہیں۔ انکے دو اہم گروہ ہیں یہ۔ کنڑا مادیگا۔ تلگا مادیگا۔ جو نہ باہم مناکحت کرتے ہیں اور نہ ہم طعامی۔ ان میں سے ہر ایک گروہ متعدد ذیلی قبیلوں میں منقسم ہے جو مختلف اضلاع میں بہت متفاوت ہیں بعض نام مثلاً ڈاپو مادیگا پریکے مادیگا وغیرہ بلاشبہ ان پیشوں پر دلالت کرتے ہیں جن کو یہ ذیلی ذاتیں انجام دیتی ہیں اور چند ایسے ہیں جو ان ذاتوں کی طرف منسوب ہیں جن سے ذیلی ذاتیں مرتب ہوئی ہیں مثلاً لمباڑا مادیگا۔ کویا مادیگا۔ بیڈر مادیگا وغیرہ۔ مادیگا کی ذیلی ذات جو تلنگانہ اور کنڑی اضلاع مرہٹواڑی میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ وہی غالباً اصل ذات ہے۔ یہ مادیگا چپل۔ چرمی رسیاں۔ ڈول اور دوسرے چرمی برتن

بنا کر بسر کرتے ہیں۔ مادیگا کی زیادہ اہم ذیلی ذاتوں کا ایک مختصر بیان یہاں بے محل نہ ہوگا۔ مشٹی مادیگا گدائی پیشہ قصہ گو ہیں اور کبھی کبھی ورزشی کرتب کی بھی نمائش کرتے ہیں۔ سندھولو۔ چندی واڈلو یا بوگم مادیگا اس مادیگا ذات کی کسبیاں ہیں اور رسومات میں شریک ہوتی ہیں۔ آشدرون یا سندیوم خانہ بدوش فقیر ہیں جو مہابھاگوتم کے قصوں کے ناٹک کے تماشے کر کے قوت بسری کرتے ہیں۔ بنگالی مادیگا بازیگر اور شعبدہ باز ہوتے ہیں اور بنگالہ سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اگرچیکہ ان کا مقامی مادیگا سے کسی طرح کا تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن چونکہ ہنود میں انکا نہایت ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اسلئے وہ مادیگا میں داخل کر لئے گئے ہیں۔ پنڈالا اس ذات کے پجاریوں کے فرائض ادا کرتے ہیں اور مذہبی مراسم بجالاتے ہیں۔ اُن پر ارواح خبائث کا وارد ہونا بیان کیا جاتا ہے اور یہ لوگ واقعات کی پیشین گوئیاں کرتے اور بھوتوں کو اتارتے ہیں۔ ڈاپو مادیگا اور لمبارا مادیگا بالکل ایک معلوم ہوتے ہیں اور ہر لمبارا ڈی تانڈے کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ لمبارا وں کے مطرب ہیں اور مراسم مذہبی کے موقع پر "ڈپو" (ایک قسم کا دف) بجاتے ہیں۔ گلو گنڈلوار (یعنی سیندھی کے مٹکے والے) سیندھی سے بھرے ہوئے گھڑے اٹھا کر بازار میں لیجانے والے ہیں۔ اس پیشہ نے اُنکی قدر و منزلت بہت گھٹا دی ہے۔ اور کوئی خالص مادیگا نہ ان سے ازدواجی تعلقات پیدا کرتا ہے اور نہ ساتھ کھاتا ہے۔ دا سری مادیگا وشنوی عقائد والے مادیگا کی روحانی رہبری کرتے ہیں۔ مختلف ذیلی ذاتوں میں انکا نہایت اعلیٰ معاشرتی مرتبہ ہے اور اپنے چیلوں سے بالاتر ازدواجی نسبت رکھتے ہیں۔ اور گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ اسی طرح جنگم مادیگا بھی ذیلی ذاتوں کے مقابلہ میں اعلیٰ معاشرتی مرتبہ کے مدعی ہیں اور سیوا مادیگا کی روحانی حاجات کا سرانجام کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھی گائے کا گوشت نہیں کھاتے اور دوسرے ذیلی ذاتوں کے افراد کے ساتھ ہم طعامی نہیں کرتے۔

خارج الجماعت شادی کرنے والی ذیلی ذاتیں اکثر ملکی نوعیت کی ہیں اور صرف چند ہی توتمی ہیں مادیگا اپنی ذیلی ذات کے باہر یا اپنے قبیلہ کے اندر شادی نہیں کر سکتا۔ اپنی بڑی بہن کی لڑکی اور ماموں اور پھوپی کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ ایک ہی شخص سے دو بہنیں بیاہی جا سکتی ہیں۔ دوسری ذات کے افراد بھی مادیگا ذات میں داخل ہو سکتے ہیں۔ نئے داخل شدہ کی زبان پر ایک پان کاٹا جاتا ہے اور اس کو لازم ہوتا ہے کہ قرب و جوار کے مادیگا کی دعوت کرے انکے ساتھ بیٹھ کر کھائے اور پھر جھوٹے برتن اٹھائے جس جھونپڑی میں یہ مراسم ادا کئے جاتے ہیں وہ جلسہ کے بعد جلا دیجاتی ہے۔ مادیگا میں صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں لیکن اوّل الذکر طریقہ زیادہ مُعزز خیال کیا جاتا ہے۔ لڑکیاں

مزلی دیوتاؤں کے نام پر بھی چھوڑی جاتی ہیں یہ لڑکیاں جوگن کہلاتی ہیں عصمت فروش ہوتی ہیں لیکن ان کی اولاد کو وہ کل حقوق و مراتب حاصل ہوتے ہیں جو ذات کے دوسرے معمولی افراد کو حاصل ہیں کثیر الازدواجی جائز ہے۔ دوسری بیوی بالعموم کوئی بیوہ یا مطلقہ عورت ہوتی ہے۔

مادیگا اپنی غذا کے معاملہ میں کسی طرح کا پس و پیش نہیں رکھتے۔ گائے بیل۔ گھوڑا۔ ستور۔ مرغ۔ بھیڑ۔ بکری کا گوشت کھاتے ہیں اور فطرتی موت سے مرے ہوئے جانوروں کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ بچھ کی خاص تعظیم کرتے ہیں۔ کوئی مادیگا اس جانور کو نہ زخمی کریگا اور نہ مار ڈالیگا۔ حمل سے ۶ ماہ تک دولھن کی قیمت لڑکی کے والدین کو دیجاتی ہے۔ اعتقادات کے لحاظ سے مادیگا بہ نسبت ہندو ہونیکے ارواح پرست زیادہ ہیں۔ انکی قومی دیوی "ماتنگی" ہے۔ یہ لوگ دوسرے دیہاتی دیوتاؤں کی اور ہنومان اور مہادیو کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ مردے (بجز حاملہ عورتوں اور جذامیوں کے) دفن کیے جاتے ہیں۔

(۳۱) مہار (۳۱۶۴۹۴) - یہ مہٹواڑی کے دیہی خدمتگار اور پاسبانوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ کے "مالا" کے مماثل ہے۔ مہار متعدد ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جنکے افراد نہ آپس میں ازدواج کرتے ہیں اور نہ باہم کھاتے پیتے ہیں۔ ہمت اور نگ آباد میں خاص ذیلی ذاتیں سوما۔ آندھوان اور تیلیوان ہیں اس ذات میں سوما اعلیٰ مرتبہ کے مدعی ہیں۔ یہ لوگ سور کی تعظیم کرتے ہیں۔ نہ اس کو مارتے ہیں اور نہ اُس کا گوشت کھاتے ہیں۔ آندھوان کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ برار سے آئے ہوئے ہیں اور انکے نام سے آندھ کے ساتھ تعلق کا قیاس ہوتا ہے۔ یہ شیر کی بہت عظمت کرتے ہیں تیلیوان کے رشتہ اور تعلقات کا پتہ نہیں لگ سکتا ضلع عادل آباد میں دو ذیلی ذاتیں ہیں مہار ونکر یا مانیا مہار جو باغبندگی پیشہ ہیں اور لڈان مہار جو "لٹ" یا گجرات سے آکر بسے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ مہار جنگم جو مہار ونکر کی ایک شاخ ہیں فرقہ لنگایت کے پیرو ہیں اور راج گونڈوں کے ساتھ ساہوکاری اور روپیہ کا لین دین کیا کرتے ہیں۔ ان متذکرہ بالا تینوں ذیلی ذاتوں کے علاوہ کئی اور ذیلی ذاتیں بھی ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے ناموں کی نوعیت تو تمی نہیں ہے بلکہ ملکی ہے بعض نام انکے بانیوں کا کوئی اہم یا نمایاں کام ظاہر کرتے ہیں۔ کل ذیلی ذاتوں میں خارج الجماعت شادی کرنیکا قاعدہ سخت پابندی کے ساتھ نافذ ہے۔ ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ دو بہنیں دو بھائیوں سے منسوب ہوسکتی ہیں۔ کم سنی کی شادی کا عام رواج ہے۔ لڑکی کے والدین کو ۱۵ روپیہ بطور قیمت عروس دینے پڑتے ہیں۔ اس ذات میں دیوتاؤں کے نام پر لڑکیوں کے چھوڑنے کا طریقہ شائع ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ پہلے خاوند کی اولاد سے دست بردار ہوجائے۔ مہاروں کے مذہب کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ابتدائی ارواح پرستانہ عقائد سے ہندویت کی طرف حالت عبور میں ہے

انکی خاص دیوی "ماری آما" (ہیضہ کی دیوی) ہے جس پر تیوہاروں کے مواقع پر مرغ بھیڑ اور بھینسے چڑھائے جاتے مہار جنگم کی رہنمائی میں مہادیو کی بھی پرستش کرتے ہیں اور وٹھوبا کو بھی پوجتے ہیں۔ ان میں سے بعض مان بھاؤ فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور بعض کبیر کے پیرو ہیں۔ مہار جادوگری اور سحر پر اعتقاد راسخ رکھتے ہیں ساویگا کی طرح انھیں بھی غذا کے معاملات میں کوئی دریغ یا تامل نہیں ہے میتیں بالعموم دفن کیجاتی ہیں۔

(۳۲) مالا۔ (۴۸، ۵، ۳) یہ تلنگانہ کے خدمتی اور پاسبان ہیں اور مرہٹواڑی کے مہار کے مماثل ہیں اس ذات کے متعدد بین الجماعت شادی کرنے والے گروہ ہیں اور جو خارج الجماعت شادی کرنیوالے گروہ ہیں وہ یا تو ملکی نسبت رکھتے ہیں یا توتمی طرز کے ہیں۔ مالا جنگم اور مالا داسری دوسری مالا ذاتوں کی لڑکیاں بیاہ لیتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کی دوسری مالا ذاتوں کے افراد کے ساتھ شادی نہیں کرتے۔ اپنی ہی ذیلی ذات کے اندر شادی کرنا لازمی ہے۔ ایک ہی شخص دو بہنوں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں کے ساتھ عقد نہیں کر سکتے۔ ماموں پھوپی اور بڑی بہن کی لڑکی سے عقد ہو سکتا ہے۔ غیر لوگ ذات میں داخل کئے جاتے ہیں۔ جدید داخل شدہ کی زبان کو جلتی ہوئی نیم کی شاخ یا سونے یا چاندی کے گرم ٹکڑے سے داغ دیتے ہیں۔ اس موقع پر بکری کی قربانی اور ذات والوں کی ضیافت کی جاتی ہے۔ دعوت کے اختتام پر جس جھونپڑی میں یہ مراسم ادا ہوئے تھے اس کو جلا دیا جاتا ہے صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ دولھن کو نوشاہ کے طرف سے للعہ یا حمہ کا تحفہ دیا جاتا ہے جسکو "آولی" کہتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑنے کی رسم رائج ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے اور حمہ سے لیکر ح تک بطور "تیرو" یعنی دولھن کی قیمت کے بیوہ کے والدین کو دئے جاتے ہیں طلاق جائز ہے اور مطلقہ عقد ثانی کر سکتی ہے۔ مالا فی الحقیقت مذہباً ارواح پرست ہیں اور قوائی فطرت اور امراض کے دیوتاؤں کی پرستش کو ہندو دیوتاؤں کی پرستش پر ترجیح دیتے ہیں۔ مہار اور ماویگا کی طرح مالا بھی ہر طرح کا گوشت کھاتے ہیں۔ مالا دیہاتی پاسبان مزدور اور ساسیں ہوتے ہیں اور اس ملک کے خاص بیگار ہیں۔ یہ لوگ مواضع کے بلوتہ دار ہوتے ہیں اور خدمت کے معاوضہ میں غلہ پاتے ہیں۔ ان میں سے بعض موٹے قسم کا کپڑا بھی بنتے ہیں۔

(۳۳) مالی (۴۷، ۸۵) یہ بیوہ اور ترکاری کی کاشت کرنیوالوں باغبانوں اور زراعت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو مرہٹواڑی میں اور بالخصوص اضلاع اورنگ آباد اور پربھنی میں بہ تعداد کثیر پائی جاتی ہے یہ کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ محمد تغلق دہلی سے بہت سے مالیوں کو اپنے نئے دار السلطنت دولت آباد کے باغوں کی آرائش اور چمن بندی کے لئے لایا تھا۔ ان مالیوں کا اجنبی الاصل ہونا انکے شکل و شمائل سے مترشح ہوتا ہے جو مقامی کنبیوں سے بالکل مغائر ہے۔ مالی ذات کے لوگ بین الجماعت شادی کرنیوالے (۱۳) گروہوں میں

منقسم ہیں جو زیادہ تر ان کی نوعیت کاشت سے منسوب ہیں مثلاً پھول مالی (پھول اگانے والے) جاٹ مالی (زیرہ کی کاشت کرنیوالے) ہلدے مالی (ہلدی کی کاشت کرنیوالے) وغیرہ۔ اس قوم میں پھول مالی کا درجہ سب میں اعلیٰ ہے۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتیں خاندانی ناموں پر مشتمل ہیں اور بالکل وہی ہیں جو مرہٹا کنبیوں میں ہیں۔ اپنی ہی جماعت کی عورت سے شادی ہوسکتی ہے اور نہ بہن۔ ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ دو بہنوں کیساتھ مناکحت ہوسکتی ہے اور دو بھائی دو بہنوں سے شادی کرسکتے ہیں لیکن بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کا اور چھوٹے بھائی کے ساتھ چھوٹی بہن کا عقد ضروری ہے۔ بالعموم صغرسنی کی شادی رائج ہے۔ دلہن کی قیمت جو بعض دفعہ لعنت تک ہوتی ہے لڑکی کے والدین کو دینی پڑتی ہے بعض اوقات انکے محافظ دیوتا کھنڈوبا کے نام پر لڑکیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ رہبران قوم کی اجازت صریحی کے بغیر طلاق کا نفاذ نہیں ہوتا۔ اگر بیوی کے خلاف خاوند کی شکایت واجبی ہو تو خاوند کو اخراجات شادی کل یا ایک جزء عورت سے پانیکا استحقاق ہوتا ہے لیکن اگر خاوند بیوی کی خبرگیری نہ کرے یا بدسلوکی کرے تو پنچایت شوہر کو مجبور کرتی ہے کہ (۶) مہینے تک عورت کو نان ونفقہ دے۔ ایک طلاقنامہ مرتب کیا جاتا ہے جس میں یہ شرائط درج ہوتے ہیں اور ذات کی پنچایت کے افراد اور انکے سرگروہ اس کی توثیق کرتے ہیں۔ مطلقہ عورت عقد ثانی کرسکتی ہے۔ مالی کل ہندو تیوہار مناتے ہیں اور مذہبی عبادات میں برہمنوں سے بحیثیت پجاریوں کے کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ بکری کا گوشت۔ مرغ اور ہر قسم کی مچھلی کھاتے ہیں کبھی کبھی شراب نوشی بھی کرتے ہیں۔ میت بالعموم جلائی جاتی ہے۔ صرف غیر مستطیع یا ہیضہ یا چیچک کے مردے دفن کئے جاتے ہیں۔

(۳۴) **مانگ** (۳۴۰،۸۴۰)۔ یہ خطہ مرہٹواڑی کے ٹوکرے اور رسی بنانے والوں۔ دیہی خدمتگاروں اور باجہ بجانے والوں کی ایک نیچ ذات ہے جو تلنگانہ کے مادیگا کے مماثل ہے۔ یہ ذات آٹھ بین الجماعت شادی کرنیوالے طبقوں میں منقسم ہے:۔ کھاکرے تلنگی مانگ۔ پنڈھاری یا مانگ گاروڑی۔ ڈھالے واسری۔ باوس۔ بیڈر اور ہولیری۔ پہلی چار دیگر ذاتوں کے افراد آپس میں ہم طعامی کرتے ہیں اور اس ذات کے اعلیٰ طبقات سمجھے جاتے ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالے بھی کئی طبقے ہیں۔ شیر کی عظمت کی جاتی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ جانور اس ذات کا توتم ہوگا۔ ایک ہی طبقے میں شادی سے احتراز کیا جاتا ہے اور اسی طرح حقیقی چچیرے بھائی بہنوں میں بھی مناکحت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ صغرسنی کی شادی بالغ العمری کی شادی سے زیادہ معزز سمجھی جاتی ہے اس ذات کا مذہب "قدیمہ" ہے لیکن اس پر ایک تہ ہندویت کی چڑھی ہوئی ہے انکی پرستش کے نمایاں ارباب ہیضہ اور چیچک کی دیویاں۔ حاجی شاہ (ایک مسلمان پیر

اور اسلاف ذکور و اناث ہیں۔ ہندو دیوتاؤں ماروتی۔ بھوانی اور مہادیو کی بھی پرستش کی جاتی ہے۔ ہنود کے نظام ذات میں مانگ سب سے اسفل طبقہ ہے۔ یہ لوگ تمام جانوروں کا گوشت اور مردار گوشت بھی کھاتے ہیں۔ میتیں بیل پھل کی پتی منہ میں رکھ کر جلا دیجاتی ہیں۔ مراسم تجہیز و تکفین جنگم بجا لاتے ہیں۔

(۳۵) منگلا (۳، ۵، ۱۰۳) یہ تلنگانہ کے حجاموں کی ذات ہے۔ منگلا پانچ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں:۔ کنڈایا سجن منگلا۔ سری منگلا۔ ریڈی منگلا۔ مرہٹا وارک اور لنگایت وارک۔ تلنگانہ کے حجام صرف پہلی تین ذاتوں پر مشتمل ہیں۔ مرہٹا وارک۔ مرہٹا کنبی سے بہت مماثلت رکھتے ہیں اور کنبی ذات ہی کے ایک پیشہ ور جز و معلوم ہوتے ہیں۔ لنگایت وارک زیادہ تر اضلاع کرناٹک میں پائے جاتے ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ وہ اُدوپتی اتا کے اخلاف ہیں جو بسوا کی حجامت بنایا کرتا تھا اور اس کا ایک منظور نظر مرید تھا۔ منگلا ذات مختلف خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہوں میں منقسم ہے۔ خارج الجماعت شادی کرنیکا قاعدہ (یعنی کوئی شخص اپنی ذیلی ذات کے باہر اور اپنے گروہ کے اندر شادی نہ کرے) جاری ہے۔ ایک شخص اپنی بیوی کی چھوٹی بہن سے اور ماموں کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے۔ لیکن اپنی حقیقی چچازاد بہن سے نہیں کرسکتا۔ صغر سنی کی شادی عام طور پر رائج ہے۔ طلاق اور بیوہ کے عقد کی اجازت ہے۔ منگلا کا مذہب کاپو یا دوسری تلنگی ذاتوں سے بہت کم اختلاف رکھتا ہے۔ دیہات کے دیوتاؤں مثلاً پوچما۔ یلما وغیرہ کی رضاجوئی بھی مرغ۔ بکری کی نذر و نیاز سے کیجاتی ہے اور ہنود کے دیوتاؤں کی بھی پرستش اور احترام کیا جاتا ہے۔ اس ذات کے لوگ بھیڑ بکری کا گوشت سؤر۔ مرغ اور مچھلی کھاتے ہیں اور مقطر شرابیں پیتے ہیں۔ ان لوگوں سے زیادہ تر بطور سازندوں اور مشعلچیوں کے کام لیا جاتا ہے۔ یہ دیہات میں جراحی اور خفیف امراض کا علاج بھی کرتے ہیں حجاموں کی عورتیں قابلہ اور دایہ کا اہم کام انجام دیتی ہیں میتیں بجانب شمال سر رکھکر لیٹے ہوئے حالت میں جلائی یا دفن کی جاتی ہیں۔ ساتانی یا جنگم تجہیز و تکفین کے مراسم ادا کرتے ہیں۔

(۳۶) مرہٹا (۲۰۰، ۱۴۰) یہ مرہٹواڑی کی خاص سپاہی نسل، زمینداری اور زراعت کرنیوالی ذات ہے۔ یہ ذات ملک سرکارعالی میں سب سے زیادہ کثیر التعداد ہے اور کل آبادی کا ۱۱ فیصد اور مرہٹواڑی کی آبادی کا ۱۹ فیصد حصہ ہوتی ہے۔ لفظ "مرہٹا" "رٹا" سے ماخوذ ہے جو ایک ایسی قوم کا نام ہے جو نہایت قدیم زمانہ سے دکن میں سیاسی غلبہ رکھتی تھی۔ یہ لوگ اپنے آپ کو "مہارٹا" یعنی "بڑے رٹا" سے موسوم کرتے ہیں جس ملک میں وہ رہتے تھے وہ مہارٹھا کہلانے لگا جس کی سنسکرت صورت مہاراشٹرا ہے۔ اس ذات کا ادعا ہے کہ انکی اصل راجپوت ہے۔ انکے خاندانی ناموں کی مماثلت مثلاً اہیر راؤ۔ چلکے۔ کدم۔ لاڈ شیسوے یا دھوا وغیرہ اور ازدواج ہیوگان کی ممانعت۔ زنار کی پوشش اور شادیوں کے تصفیہ میں حجاموں (نہوی)

کی دخیل کاری سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں کم از کم راجپوتی خون کی آمیزش ہے۔ تاریخی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران مرہٹی خاندانوں اور راجپوت فرمانروا خاندانوں میں ازدواجی تعلقات رہے ہیں۔ انھیسواڈہ کے نامی گرامی سدھراج جے سنگھ کی ماں گواکدمب کی لڑکی تھی۔ شواجی کا نانا لکاجی جادھو دیوگری کے رامدیو یادو کی اولاد سے تھا۔ اسکے علاوہ شادی کے اوقات میں دیوک (یا شادی کے محافظین) کی پرستش جو اب تک مرہٹوں میں جاری ہے اس قیاس کی موید ہے کہ انکی اصلیت قدیمہ اُس قوم کی نسل سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ طریقہ اب تک دکن کی کمتر درجہ کی ذاتوں میں جاری ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹا نسل دو قوموں کی آمیزش سے بنی ہے جو فی الوقت خالص مرہٹے اور کنبی کہلاتے ہیں۔ اصل یعنی خالص مرہٹے اپنی اولاد کی شادی کے متعلق خاص اہتمام کرتے ہیں کہ اصل یعنی خالص خاندانوں میں کی جائے لیکن اس کی مثالیں بھی مفقود نہیں ہیں کہ کم مایہ اصل مرہٹے خاندانوں کی شادیاں دولتمند کنبیوں میں اور اسکے بالعکس عمل میں آئی ہیں۔ مرہٹوں میں ۹۶ کل (یعنے جماعت) ہیں اور ہر جماعت یا جماعتوں کے گروہ کا ایک علیحدہ دیوک ہوتا ہے۔ ایک ہی دیوک والے خاندانوں میں مناکحت ممنوع ہے۔ پھوپی یا خالہ کی لڑکی سے شادی جائز نہیں ہے البتہ ماموں کی لڑکی سے درست ہے۔ صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ طلاق اور بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت مرہٹا اعلیٰ طبقات میں نہیں ہے لیکن کنبی ان امور کو جائز رکھتے ہیں۔ مرہٹوں کے مقبول دیوتا سوا اور اس کی بیوی پاروتی ہیں۔ یہ لوگ کھنڈوبا وغیرہ کی صورت میں سوا کی اور بھوانی۔ درگا جوگائی وغیرہ کے روپ میں پاروتی کی پرستش کرتے ہیں۔ انکے پجاری دیشستا۔ چٹپاون یا کرہاڑا برہمن ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مچھلی۔ بکری۔ بھیڑ اور مرغ کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں مردوں کو جلاتے ہیں۔

(۳۷) **مارواڑی** (۴۳۹، ۴۴۶) یہ ایک ملکی نسبتی نام ہے جسکے معنی مارواڑ کے باشندے کے ہیں۔ انکا اطلاق اُن تجارت پیشہ طبقات پر ہوتا ہے جو شمالی ہند کے حصۂ مارواڑ سے آتے ہیں۔ مارواڑی زیادہ تر بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع اورنگ آباد۔ پربھنی اور گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ گرنیوں کے مالک ساہوکار۔ دلال۔ روپیہ کا دین لین کرنیوالے غلہ اور کپڑے کی تجارت کرنیوالے اور دکانداری کرنیوالے ہوتے ہیں۔ مارواڑی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) میسری یا مہیسری۔

(۲) اگروال۔

(۳) اوسوال۔

(۴) پوروال۔

(۵) شراوک۔

اور دوسری کئی ایک ذیلی ذاتیں شامل ہیں۔

مہیسری مارواڑی اپنے سلسلۂ نسب کو چنچن پنوار اور سلنکی راجپوت قبائل سے ملاتے ہیں اور خارج الجماعت شادی کرنیوالے (۷۲) "کھامپ" یا طبقوں میں اور ۹۰۹ "کنہا" یا ذیلی طبقات میں منقسم ہیں۔ لڑکیاں صغرسنی اور بالغ بھی بیاہی جاتی ہیں۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ لڑکیاں اپنے سے زیادہ عمر والے لڑکوں سے بیاہی جائیں۔ دولھن کی قیمت دینی پڑتی ہے جو بعض صورتوں میں ۵۰۰ روپے تک پہنچ جاتی ہے۔ مہیسری کا حصہ غالب و لبھانا چاریا یا طامانند فرقہ کا وشنوی ہے بعض جینیوں کے ڈگمبر فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ فرقہ واری اختلافات باہم مناکحت میں حائل نہیں ہیں۔ شادی کے بعد عورت اپنے خاوند کے فرقہ میں داخل کرلی جاتی ہے۔

اگروال کا نام راجہ اگرسین سے ماخوذ ہے جو اس ذات کے مورث اعلیٰ راجہ دھنپال کا مشہور خلف ہے۔ یہ لوگ (۱۸) گوتروں میں منقسم ہیں۔ سانپ کی بہت عظمت کرتے ہیں۔ انہیں صغرسنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ مہیسری کی طرح اگروال یا تو وشنوی ہوتے ہیں یا ڈگمبر فرقہ کے جینی۔

اوسوال مثل مہیسری کے راجپوتی نسل سے ہونے کا ادعا کرتے ہیں اس قوم کا حصہ کثیر سوتمبر فرقہ کے جینیوں کے اعتقادات کی پیروی کرتا ہے۔ ان میں بھی صغرسنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔

پوروال کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ پال واقع گجرات کے راجپوت ہیں جنہوں نے تقریباً ۱۰۰۰ سال قبل جینی مذہب قبول کرلیا تھا۔ یہ بھی متذکرہ بالا تینوں ذیلی ذاتوں کی طرح روپیہ کا لین دین اور ساہوکاری کرتے ہیں۔ شراوک بھی جینی تاجر ہیں۔

(۳۸) منور (۱۸۳۵۶)۔ یہ تلنگانہ کی ایک نہایت وسیع کاشتکار ذات ہے۔ اس ذات کا ہر الجماعت شادی کرنیوالا ایک ہی گروہ ہے اور اس کا ایک ہی گوتر "پاسنور" ہے۔ شادیوں کا انحصار خارج الجماعت شادی کرنیوالے طبقات پر ہے جو خاندانی ناموں پر مبنی ہیں۔ بعض طبقے توتمی ہیں اور بعض ملک یا کسی شخص کے نام سے منسوب ہیں۔ منور توٹا بلیجا کے لحاظ سے ایک بالاتر ازدواجی نسبت رکھنے والا طبقہ ہے۔ کوئی شخص سوائے اپنے ماموں کی لڑکی کے نبی اعمام سے شادی نہیں کرسکتا۔ دو بہنوں کے ساتھ عقد کرسکتا ہے بشرطیکہ بڑی بہن سے پہلے عقد کرے۔ صغرسنی کی شادی بالعموم رائج ہے۔ دولھن کے والدین کو ۱۰۰ روپیہ بطور دولھن کی قیمت کے دیئے جاتے ہیں۔ طلاق اور عقد بیوہ امور مسلمہ ہیں۔ منور سیوی یا وشنوی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں انکے مذہبی مراسم سمرتا برہمن بطور پجاری انجام دیتے ہیں۔ تجہیز و تکفین کے لئے وشنوی فرقہ والے ساتانی سے اور سیوی فرقہ والے جنگم سے کام لیتے ہیں۔ مقبول عوام دیویوں پوچما اور مینسما وغیرہ کی بھی جیوانی قربانیوں

کیساتھ رضا جوئی کی جاتی ہے۔ یہ لوگ سور، مُرغ، بھیڑ، بکری، اور ہر قسم کی مچھلی کھاتے ہیں اور نہایت کثرت کیساتھ مقطر اور خمیری شراب پیتے ہیں۔ میتوں کو بالعموم جنوب کی جانب سر رکھکر لیٹی ہوئی حالت میں جلاتے ہیں۔ ناکتخدا افراد کی نعشیں دفن کی جاتی ہیں۔

(۳۹) متراسی۔ (۲۳۷،۶۶۲) کاشتکار، شکاری گداگر اور دیہی پاسبانوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ بھر میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کے مختلف ذیلی حصے ہیں مثلاً پری کتھی بستا جتھی کرتھا۔ دیور وانڈلو وغیرہ یہ مختلف گروہوں میں بھی منقسم ہیں جو تقریباً کل توتمی طرز کے ہیں اور صرف چند ملکی نسبت رکھنے والے ہیں۔ شادی بالعموم صغر سنی میں کی جاتی ہے۔ دیوتاؤں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑنے کی رسم بد جاری ہے۔ متراسیوں کا مذہب انکے مقام سکونت کے لحاظ سے متفاوت ہے۔ ضلع عادل آباد میں یہ لوگ بھیم دیو کی پرستش کرتے ہیں جو گونڈوں کا "قدیمہ" دیوتا ہے۔ دوسرے اضلاع میں اس ذات کے کم مرتبہ طبقات میں ابتدائی مذہب قدیمہ شائع ہے اور اعلیٰ طبقات کے افراد ہندو ہو گئے ہیں اور وشنوی اور سیوی فرقوں میں منقسم ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب برہمن انجام دیتے ہیں اور تجہیز و تکفین کے مراسم ساتانی یا جنگم ادا کرتے ہیں۔ میتیں لیٹی ہوئی حالت میں جنوبی رُخ پر سر رکھکر بالعموم جلائی جاتی ہیں۔

(۴۰) پنچال (۵۵،۹۰۵)۔ یہ ایک ذات ہے جو پانچ پیشہ وار طبقات۔ لوہار۔ کسار۔ زرگر۔ نجار۔ اور مثمار پر محتوی ہے۔ یہ نام زیادہ تر مرہٹواڑی کے لوگوں نے درج کرایا ہے۔ تلنگانہ میں ان مشترکہ ذاتوں کے افراد نے اپنی شخصی ذات کا نام لکھوایا ہے۔ پنچال پھنس کے پھل کی مذہباً مخالفت کرتے ہیں۔ پنچال کے بین الجماعت شادی کرنیوالے گروہ مختلف مقامات میں مختلف ہیں۔ اضلاع کرناٹک میں چار ذیلی گروہ ہیں جو پنچانن۔ پانچ کری ویڈور اور شیلونت کہلاتے ہیں۔ مؤخر الذکر اُن لوگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے مذہب لنگایت قبول کر لیا تھا۔ تلنگانہ میں اس ذات کی چار ذیلی ذاتیں ہیں جنکے نام پنچ ڈائی بیٹی پنچ ڈائی۔ بلیجا پنچڈائی۔ اور چنٹی کلم ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیکا نظام شخصی ناموں کے طرز کا ہے۔ جو پانچ گوتروں پر مشتمل ہے جنمیں سے ہر ایک ۲۵ ذیلی اقسام میں منقسم ہے۔ ان میں صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی ممانعت ہے۔ انکی مقبول دیوی کالیکا ہے جس پر بھیڑ بکرے مُرغ اور شراب کی نذر چڑھائی جاتی ہے۔ انمیں سے اکثر شکتی کے پوجنے والے ہیں چند سیوی یا وشنوی بھی ہیں اور بعض لنگایت۔ یہ اپنے لڑکوں کو ۸ سال کی عمر میں زنار پہنا دیتے ہیں۔ بکرے بھیڑ اور مُرغ کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں لیکن بعض رسمی طہارت کا اعلیٰ معیار ظاہر کرتے ہیں اور گوشت اور شراب کی ممانعت کرتے ہیں۔ مگر کوئی ہندو ذات حتیٰ کہ ادنیٰ ترین ذاتیں بھی انکے ہاتھ کا نہیں کھاتیں۔ میتیں جلائی جاتی ہیں۔ البتہ صرف وہ نعشیں جو ناکتخدا عورتوں کی ہوں یا اُن

لڑکوں کی ہوں جن کی زنّار بندی نہیں ہوئی دفن کی جاتی ہیں۔

(۴۱) پرکا (۳۵۶۲۴) یہ غلّہ اور نمک کی نقل وحمل کرنے والے مویشی کی خرید وفروخت کرنے والے تھیلے بنانے والے اور تجارت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو بالخصوص تلنگانہ میں محدود ہے لفظ "پرکا" کے معنی "بار دانہ" (تھیلے) کے ہیں۔ انکے کوئی اندرون جماعت شادی کرنیوالے گروہ نہیں ہیں بلکہ (۱۰۱) گوتروں یا خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتیں ہیں۔ ایک شخص دو بہنوں سے عقد کرسکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں سے عقد نہیں کرسکتے۔ صغر سنی کی شادی اس ذات کا عام قاعدہ ہے۔ دولھے کا باپ دُولھن کے باپ کو ایک پگڑی اور حسب ہدیہ دیتا ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت نہیں ہے مگر طلاق کی اجازت ہے۔ کل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی ہے لیکن انکے خاص دیوتا مَلّنّا اور ویرا لّو ہیں۔ تھیلے کی خاص عظمت اور شادی اور دیوالی میں اس کی پرستش کی جاتی ہے۔ بھیڑ و بکری خصّی سُوَر۔ مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات کا استعمال کرتے ہیں۔ اس ذات کا اصلی پیشہ رسّی اور تھیلے بنانا ہے۔ لیکن نئی زمانا یہ لوگ تجارت کرنے لگے ہیں اور گائے اور بیل کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض زراعت کرتے ہیں اور چوبینہ بھی بیچتے ہیں۔ شادی شدہ اشخاص مرنے کے بعد جلائے جاتے ہیں لیکن ناکتخدا کی نعش دفن کی جاتی ہے۔

(۴۲) راجپوت (۵،۰۳۲) یہ شمالی ہند کی ایک زراعت پیشہ اور سپاہیانہ ذات ہے جو بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ راجپوتوں کے بین الجماعت شادی کرنیوالے دو طبقے ہیں سوریا بنسی اور چندر بنسی جنکے افراد باہم کھاتے پیتے ہیں اور نہ مناکحت کرتے ہیں۔ یہ طبقے خارج الجماعت شادی کرنے والے متعدد گروہوں میں منقسم ہیں۔ کوئی شخص ایسی عورت سے شادی نہیں کرسکتا جو اُسکے باپ یا ماں کے گروہ سے ہو۔ دو بہنوں سے عقد ہوسکتا ہے بشرطیکہ بڑی سے پہلے عقد کیا جائے صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کا عقد ثانی سخت ممنوع ہے اور طلاق کی بھی ممانعت ہے۔ راجپوت ہنود کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور درگا اور مہالکشمی کی خاص عظمت کرتے ہیں۔ اگر کسی خاندان میں ہیضہ یا چیچک کی وبا پھیل جائے تو سیتلا یا ماریائی کے نام بکروں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ راجپوت بکرے۔ ہرن۔ خرگوش۔ کبوتر۔ بھیڑ کا گوشت کھاتے ہیں۔ مچھلی بھی کھاتے ہیں شراب کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ ممنوع ہے۔ مردے جلائے جاتے ہیں لیکن ۳ سالہ عمر سے کم بچے مرجائیں تو دفن کرتے ہیں۔

(۴۳) سالے (۲،۷۹،۰۰) یہ تلنگانہ کے جُلاہوں کی ایک وسیع ذات ہے اور مرہٹواڑی میں اُسکے

مثل دیونگ یا کوشٹی ہیں۔ ملک سرکار عالی کے "سالے" ۱۲ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جو ہندو سوسائٹی کے مختلف طبقات پر (جو اس پیشہ ور گروہ میں شامل ہیں) محتوی ہیں۔ سکلا سالے دوسری ذیلی ذاتوں پر فوقیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں میں جو خارج الجماعت شادی کرنیوالے گروہ ہیں اُن سے اس قیاس کی تائید ہوتی ہے کہ اس ذات کی اصلیت مخلوط نوعیت رکھتی ہے صغر سنی کی شادی کا اس ذات میں عام قاعدہ ہے۔ کوئی شخص اپنے ہی طبقہ کے اندر شادی نہیں کرسکتا اور اپنی خالہ کی لڑکی سے بھی عقد نہیں کرسکتا۔ "تیرا" (دولھن کی قیمت) ۵ سے ۵ تک متفاوت ہوتا ہے۔ بیوہ عقد ثانی کرسکتی ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے رشتہ دار یا اس کے طبقے کے کسی شخص سے شادی نہیں کرسکتی۔ ایک کنوارہ بیوہ سے شادی نہیں کرسکتا۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ سالے کل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور شنکر (شوا) کی خاص تعظیم و تکریم کرتے ہیں جس کو وہ اپنا بانی یا سلف خیال کرتے ہیں۔ چھوٹے دیوتاؤں میں کھنڈوبا۔ بھیروبا۔ ملّنا اور سیتلائی پرستش بکری کی نذر کیساتھ کرتے ہیں۔ مچھلی۔ مرغ اور بکری کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات پیتے ہیں۔ پانچ سال سے کم عمر والی بیٹیوں کے سوا بقیہ کل مُردوں کو جلاتے ہیں۔

(۴۴) ساتانی (۳۳، ۳۹) یہ خادمینِ منادر کی ایک تلنگی ذات ہے۔ جسکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وشنوی مصلح اعظم سری رامانوجاچاریا کے عہد (۱۱۱۷ء) میں عالم وجود میں آئی۔ محبوب نگر کے ساتانیوں میں ایک روایت مشہور ہے کہ انکے اسلاف اس ضلع میں ۳۰۰ سال قبل وارد اور بمقام کیشوا پٹن آباد ہوئے تھے۔ لفظ "ساتانی" "ستاداون" کی بگڑی ہوئی صورت ہے جسکے لفظی معنی اس شخص کے ہیں جو زنار اور چوٹی پہننے والا نہ ہو۔ منادر کی خدمات کے لئے رامانوجانے وشنویوں کی تقسیم "ستی ناون" اور "ستاداون" زمروں میں کی ہے۔ اس ذات کے اندرونِ جماعت شادی کرنے والے حسب ذیل گروہ ہیں:۔ (۱) ایکاکشری۔ (۲) چتورکشری (۳) اشٹاکشری (۴) کولاسی کہارا۔ پہلے دو گروہ چھتریاں۔ پھول کے ہار وغیرہ بناتے ہیں اور بلیجا اور دوسرے وشنوی فرقہ کی ذاتوں کے پجاریانہ فرائض انجام دیتے ہیں اور دوسرے دونوں گروہوں کے افراد منادر کی خدمت ادا کرتے ہیں۔ کولاسی کہارا جو زنار پہنتے ہیں ایک وشنوی بزرگ کولاسی کہارا الور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو ملک کیرالا کا کسی زمانہ میں بادشاہ تھا۔ اپنے معاشرتی اور مذہبی مراسم میں کل ذیلی طبقے تنگلائی وشنوی برہمنوں کی تقلید کرتے ہیں۔ بعد بلوغ لڑکی کی شادی اور بیوہ کی دوسری شادی کی سخت ممانعت ہے۔ ساتانی سنسکرت ویدوں یا انکے مقرر کردہ مراسم کو کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ بارہ بزرگانِ وشنوی یا الور کی مقدس مناجاتوں کی جن کا نام نالایر اپرابھندم [illegible]

ہے اور جو برہمن ٹامل میں بہت حرمت کرتے ہیں۔ انکے پروہت شادی اور دوسری تقاریب میں اُسی کے اشعار پڑھتے ہیں۔ حیوانی غذا اور شراب گو کہ مذہبی کتب کی رو سے جائز نہیں ہے لیکن اُسکا استعمال عام ہے۔ مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔

(۴۵) سُنار (۹۹،۰۶۵)۔ یہ زرگروں کی ذات ہے جو کُل مُلک سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے سناروں کی چھ ذیلی ذاتیں ہیں۔ ویسیا۔ پنچال۔ لاڑ۔ مالوی۔ اہیر اور کاڈو جنکے افراد نہ آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور نہ باہم کھاتے پیتے ہیں۔ ویسیا کی ذیلی ذات بقیہ ذیلی ذاتوں سے علوِّ مرتبت کی مدعی ہے کیونکہ اُسکے افراد زنار پہنتے ہیں اور عقدِ بیوہ کی ممانعت کرتے ہیں اور گوشت اور شراب سے احتراز کرتے ہیں۔ پنچال کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے (ملاحظہ ہو پنچال) لاڑ سنار جو گجراتی الاصل ہیں چھتری ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنا سلسلہ نسب چندر بنسی بادشاہ سنتانو سے ملاتے ہیں۔ مالوی سنار اپنے اصلی وطن مالوہ سے منسوب ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اصل میں وہ برہمن تھے لیکن زرگری پیشے کی وجہ سے اُن کی قدر و منزلت گھٹ گئی ہے۔ اہیر سُنار بلاشبہ اہیر ذات سے آئے ہوئے ہیں۔ کاڈو سنار ذات کی ناجائز اولاد ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہوں کی نوعیت مختلف ذیلی ذاتوں میں مختلف ہے ویسیا اور پنچال برہمنوں کے نظام گوترا کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنے ہی گوترے کی لڑکی سے شادی کی ممانعت کرتے ہیں۔ لاڑ اور مالوی سناروں کے طبقات کے نام مناسبت ملکی رکھتے ہیں۔ گروہ کے اندر شادی کی ممانعت ہے اور بہن کی لڑکی اور بنی اعمام سے مناکحت درست نہیں ہے۔ سوائے اہیر سناروں کے دوسری ذیلی ذاتوں میں صغر سنی کی شادی رائج ہے۔ کل ذیلی ذاتوں میں بجز ویسیا سناروں کے بیوہ کا عقدِ ثانی درست ہے۔ کل ذیلی ذاتوں میں کالی کی مختلف روپ میں پرستش کی جاتی ہے۔ وشنوی سُنار گو بالاکرشنا کی پرستش کرتے ہیں اور لاڑ سنار "جوالامکھی" کو اپنی مرزبی دیوی سمجھتے ہیں۔ بجز ویسیا اور پنچال ذیلی ذاتوں کے جسکے افراد زنار پہنتے ہیں بقیہ کل سُنار شراب پیتے ہیں اور مچھلی مُرغ۔ بھیڑ۔ بکری خرگوش اور ہرن کا گوشت کھاتے ہیں۔ مُردے عموماً جلائے جاتے ہیں۔

(۴۶) سُتار (۸،۹۴،۷)۔ یہ نجاروں کی ایک مرہٹی ذات ہے۔ ستاروں کی تین ذیلی ذاتیں ہیں اہیر۔ مرہٹا اور پردیسی۔ انکے عادات و مراسم کے بیان کے متعلق فقرۂ زیر عنوان "پنچال" ملاحظہ کیا جائے۔

(۴۷) تلگا (۴،۶۲،۱۸۸)۔ یہ تجارت۔ کاشتکاری اور خانگی ملازمت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ تلگا میں حسب ذیل گروہ شامل ہیں جنکی ترتیب بلحاظ مدارج تمدنی قائم کی گئی ہے:۔ (۱) راچا تلگا (۲) بحری تلگا (۳) بلی تلگا (۴) تلگا چٹی (۵) تلگا تونا بلیجا (۶) چلکا تلگا

(۷) چمبو تلگا (۸) سوک منور (۹) کاسی تلگا (۱۰) تلگا اپرا (۱۱) منور تلگا (۱۲) متراسی تلگا (۱۳) سنائی واڑ اور (۱۴) ساول واڑ۔

راچا تلگا ضلع نلگنڈہ میں بکثرت ہیں۔ یہ ان لوگوں کی اولاد کہے جاتے ہیں جو تلنگے بادشاہوں کی فوجی پٹہ پر ملازمت کرتے تھے یا انکی ذاتی خدمتگاری کرتے تھے۔ ان لوگوں کی عورتوں میں "گوشہ" (پردہ) کی پابندی ہے۔ دوسری تلنگی ذیلی ذاتوں سے یہ لوگ لڑکیاں شادی کے لئے لیتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کو نہیں دیتے۔ عقد ثانی بیوگان کے اختلاف میں انکے جذبات بشدت موج زن ہیں۔ بحری، بلی تلگا اور تلگا چٹی بھی اسی کے مماثل نسل کے مدعی ہیں۔ چلکا تلگا اصل میں اراضیات خشکی کے کاشتکار (چلکا۔ اراضی خشک) اور تونا بلیجا با غبان تھے چمبو۔ سیوک اور کاسی تلگا تلنگے زمینداروں کی اولی خدمت گاری کرتے تھے۔ منور اور متراسی تلگا انہیں کے ہمنام تلنگی ذاتوں سے بھرتی ہوئے ہیں۔ ساول واڑ تلگا نواڑ بننے کا پیشہ انجام دیتے ہیں اور اسی بنا پر اصلی ذات سے رتبہ میں کم ہوگئے ہیں۔ سنائی واڑ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ سنہائی (شہنائی) بجاتے ہیں جو ایک موسیقی کی نے ہوتی ہے۔ صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں جن ذیلی ذاتوں میں بیوہ کا عقد ثانی جائز ہے انھیں میں طلاق کی بھی اجازت ہے۔ ہندو دیوتاؤں کے علاوہ بنا دیوی اور میسما کی بھی پرستش کی جاتی ہے مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمنوں سے کام لیا جاتا ہے اور مراسم تجہیز و تکفین کے لئے ساتانی یا جنگم بلائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ، بکری، سور، مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ مردے دفن کئے جاتے یا جلائے جاتے ہیں۔

(۴۸) تیلی (۱۶۱۴۴۴) یہ مرہٹواڑی کی تیل نکالنے والی ذات ہے جو تلنگانہ کے گانڈلا کے مماثل ہوتی ہے تیلیوں کی تین ذیلی ذاتیں ہیں:۔ (۱) تلوان تیلی (۲) لاڑ تیلی (۳) مرجے یا لنگایت تیلی۔

تلوان تیلی سب میں زیادہ کثیر التعداد ہیں۔ لاڑ تیلی باعتبار اصلیت گجرات سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ذیلی ذاتیں نہ آپس میں شادی بیاہ کرتی ہیں اور نہ باہم کھاتی پیتی ہیں۔ پھر ان ذیلی ذاتوں کے مختلف گروہ ہیں۔ اس ذات کا کوئی فرد اپنے ہی گروہ یا اپنی متعلقہ ذیلی ذات کے باہر شادی نہیں کر سکتا پھوپی یا خالہ کی لڑکی سے مناکحت ممنوع ہے لیکن ماموں کی لڑکی سے جائز ہے۔ بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت ہے اور طلاق بھی مسلمہ امر ہے۔ تیلی ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور مہادیو کی خاص عبادت کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب میں دیشستا برہمنوں سے کام لیتے ہیں اور دوسرے تیلی گوشت کھاتے ہیں اور شراب بھی پیتے ہیں۔ لنگایت تیلی اپنے مردوں کو بٹھا کر اور شمالی جانب رخ رکھکر دفن کرتے ہیں۔ اور دوسرے ذیلی ذات والے بالعموم مُردوں کو جلاتے ہیں۔

(۴۹) اُپّرا (۱۸۵/۴/۷)ء۔ یہ مٹی کے کام کرنے والوں کی ایک تلنگی ذات ہے۔ اسم اُپّرا کے لفظی معنی "نمک کا کام کرنے والے" ہیں (تلنگی لفظ اُپّو بمعنی نمک) اب جبکہ زمین شور سے نمک برآمد کرنے کی ممانعت ہوگئی ہے تو یہ لوگ مٹی کا کام اور مزدوری کرنے لگے ہیں بعض افراد مٹی اور چونے کے ہندوبت بنا کر بھی بیچتے ہیں اس ذات کی اندرونی ساخت نہایت پیچیدہ ہے تلگو اپّرا میں بین الجماعت شادی کرنیوالی دو ذیلی ذاتیں ہیں (۱) مٹی اُپرا (۲) تلگا اُپرا۔

اضلاع کرناٹک میں اس ذات کی چار ذیلی ذاتیں ہیں۔

(۱) اُپّرا (۲) کمٹانے وارُو (۳) لنگایت اُپّرا (۴) کدائی اُپّرا۔

مرہٹی میں بین الجماعت شادی کرنیوالے (۳) طبقے ہیں (۱) گاوندی (۲) وارُ (۳) ساگریا کاماٹھی گروہ کے اندر شادی ممنوع ہے۔ دو بہنوں سے ایک ہی شخص شادی کرسکتا ہے۔ ماموں۔ پھوپی اور بڑی بہن کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ بالعموم صغرسنی میں شادی کردیجاتی ہے۔ بیوہ کو دوسرے عقد کی اجازت ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے بھائی سے عقد نہیں کرسکتی۔ ایسی شادی میں گلادا سری ذات کا آدمی بیوہ کے گلے میں "پستی" (پوت کا لچھا) باندھتا ہے۔ طلاق جائز ہے اور مطلقہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ اُپّرا ذات کے لوگ ہندو دیوتاؤں اور دیہی دیویوں پوچما اور یلّما کی پرستش کرتے ہیں۔ موخرالذکر کی رضاجوئی گوشت کے نذرونیاز سے کیجاتی ہے شادی اور رسمی تقاریب میں برہمن سے کام لیا جاتا ہے۔ تجہیز وتکفین کے لئے ساناتانی یا داسری کام دیتے ہیں۔ اس ذات کے افراد بھیڑ۔ ہرن خرگوش۔ سؤر۔ مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور مقطر اور خمیری شراب پیتے ہیں میتیں بالعموم جلائی جاتی ہیں لیکن بعض اوقات دفن بھی کیجاتی ہیں۔

(۵۰) ویلما (۳۶۴۵۶)ء۔ یہ زمینداری اور زراعت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے۔ روایت یہ ہے کہ ویلما ان چھتریوں کی اولاد ہیں جو دریائے نربدا کے شمالی ملک پر حکمراں تھے۔ ایک زبردست قوم سے مغلوب ہونے کے بعد جب وہ اپنے مقبوضات سے نکالدئے گئے تو اُن میں سے ۷۷ اشخاص دریا کو عبور کرکے بجانب ورنگل روانہ ہوئے۔ انکے ڈیل ڈول اور پُررعب انداز نے راجہ پرتاب رودرا راجہ ورنگل کو متوجہ کرلیا اور اُس نے فوراً اپنی دارالسلطنت کے (۷۷) قلعوں کی حکومت عطا کردی۔ اصل میں یہ سپاہی پیشہ تھے اور اب زیادہ تر کاشتکار اور تاجر ہوگئے ہیں۔ ان میں سے بعض ملک سرکار عالی کے دولتمند زمیندار ہیں۔ ویلما کئی ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ جیسے راچے ویلما۔ ترکاشٹی ویلما۔ شکھنی ویلما۔ اکو ویلما۔ گنے ویلما۔ نائک ویلما وغیرہ۔ لیکن پہلے تین ایک ہی ذیلی ذات ہیں جنکے یہ مختلف مقامی نام ہیں

راچے ویلما نہایت معزز طبقہ ہے۔ انکی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ ان میں بیوہ کی شادی اور طلاق جائز نہیں ہے۔ یہ لوگ اکو ویلما سے بالاتر ازدواجی حیثیت رکھتے ہیں جن کی لڑکیوں کو بیاہ لاتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کی ان سے شادی نہیں کرتے۔ بڑے ویلما زمیندار اسی ذیلی ذات سے تعلق رکھتے ہیں ایکو ویلما روئی کی تجارت کرتے ہیں اور یہی انکی وجہ تسمیہ ہے۔ گنے ویلما کپڑا بنتے اور رنگتے ہیں اور انکا نام اس بڑے مٹکے سے منسوب ہے جس میں رنگنے کے لئے روئی ڈبوئی جاتی ہے۔ نائک ویلما اب تک اپنے عادات میں غیر متمدن ہیں اور شکار اور چھوٹے جانوروں کو جال میں پھانس کر بسر بسر کرتے ہیں ویلما میں خارج الجماعت شادی کرنیوالے ،، گوتر ے کہے جاتے ہیں صغر سنی اور بالغ العمری کی شادی رائج ہے۔ بجز نائک ویلما کے بیوہ کی شادی کی اجازت نہیں ہے اور نہ طلاق کی اجازت ہے۔ ویلما وشنوی یا سیوی ہوتے ہیں۔ انکا مرلی دیوتا نرسمہا ہے جسکی پرستش شادی کے آغاز پر کیجاتی ہے۔ چھوٹے دیوتا بھی پوجے جاتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمن بلائے جاتے ہیں۔ زیادہ عمر کے مُردے جلائے جاتے ہیں اور دس سال سے کم عمر والے یا چیچک اور ہیضے کے مردے دفن کئے جاتے ہیں

(۵۱) وڈر (۱،۰۷،۶۶۸) یہ نالے وغیرہ کھودنے والے اور مٹی کا کام کرنیوالوں کی ایک خانہ بدوش قوم ہے۔ جو تمام ملک سرکارعالی میں پائی جاتی ہے۔ اس میں ۸ ذیلی ذاتیں ہیں۔ چلکایا کاسی وڈر جو راعت پیشہ ہیں اعلیٰ مرتبت کے مدعی ہیں۔ چکی بنانا یا زمین کھودنا ذلت خیال کرتے ہیں۔ کنڈا اور بندی وڈر کان سے پتھر نکالتے ہیں۔ یہ چکیاں بناتے اور بیچتے ہیں۔ لاگولا وڈر اس وجہ سے اس نام سے موسوم ہیں کہ یہ لاگو یعنے چھوٹے پاجامے پہنتے ہیں۔ یہ مٹی گارے کا کام کرتے اور دیواریں بناتے ہیں۔ انکی جھونپڑیاں گھاس سے بنائی جاتی ہیں اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر گدھوں پر لاد کر منتقل کی جاتی ہیں۔ گوڑ انڈ لا وڈر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ جس اوزار سے زمین کھودتے ہیں اس کا نام "گوڑلی" ہے۔ مٹی وڈر زمین کھودتے اور مٹی کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ باؤلیاں کھودتے اور تالاب بھی بناتے ہیں۔ یہ گروہ کٹ ہوتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے افراد باہم مطعامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے۔ وڈر ۲، خارج الجماعت شادی کرنیوالے طبقوں میں منقسم ہیں اور انکا خارج الازدواجی نظام نہایت پیچیدہ ہے صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں ذات میں رائج ہیں۔ اگر کوئی انبیاہی لڑکی حاملہ ہو جائے تو اُسکے آشنا کو ۵ سے لیکر ۱۰ سال تک جرمانہ دینا اور پھر اس سے شادی کر لینا پڑتا ہے۔ رسم مناکحت بالعموم شنبہ کے روز بعد غروب آفتاب ادا کی جاتی ہے بیوہ عقد ثانی کر سکتی ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے بھائی سے

نہیں کرسکتی۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ وڈر اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں اور ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ انکا مقبول عام اور مرزبی دیوتا گورپا ہے جس کی پرستش بکروں اور مٹھائی کی نذر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ وڈر سور۔ مرغ۔ خارپشت۔ جنگلی چوہے۔ مردار گوشت کھاتے ہیں۔ اور گانجا افیون اور شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ کنجد اعورتیں جست کے کنگن داہنے ہاتھ میں اور کانچ کی چوڑیاں بائیں ہاتھ میں پہنتی ہیں۔ سر کے زیور نہیں پہنتیں۔ انکی نتھ عجیب وضع کی ہوتی ہے عورتوں کے لئے چولیاں پہننا اور مرد کے لئے جوتا پہننا ممنوع ہے خلاف ورزی کی صورت میں معاشرتی تذلیل کی سزا ہے۔ مُردے کا سر ہانا جنوب کی جانب رکھکر اوندھا دفن کیا جاتا ہے۔

(۵۲) وبنجاری (۴۰،۰۶۵) :- یہ بار برداری۔ کاشتکاری۔ مزدوری کرنیوالی ایک قوم ہے جو ملک سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے۔ وبنجاری دو ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں (۱) لاڈ جن و بنجاری (۲) راٹھور جن وبنجاری یہ باہم کھاتے پیتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے۔ ان دونوں ذیلی ذاتوں کے افراد جسمانی ساخت میں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور مرہٹے کنبیوں سے (جنکے عادات و مراسم اور رواج کی اب زیادہ پابندی کرنے لگے ہیں) کچھ مغائر ہیں۔ بعض راٹھور وبنجاری ترک وطن کرکے اضلاع تلنگانہ نظام آباد۔ ورنگل اور نلگنڈہ میں بس گئے ہیں اور گو کہ مقامی عادات و اخلاق اور زبان اختیار کرچکے ہیں لیکن ابھی اُن میں اُنکے مرہٹی القاب اور مرہٹا دیوتاؤں کی پرستش قایم ہے۔ ہر ایک ذیلی ذات پھر اندرون جماعت شادی کرنیوالے دو گروہوں میں منقسم ہے۔ بارا ماسی اور اکارماسی۔ وبنجاریوں کے ۱۲ گوتر ہیں جنمیں سے ہر ایک پھر چار ذیلی گوت میں منقسم ہیں وبنجاریوں کے گوتروں کا نظام عجیب ہے اور ان کو مرہٹا کنبیوں سے ممیز کرتا ہے۔ ایک شخص کو اپنی ذیلی ذات میں شادی کرنا لازمی ہے لیکن اپنے ہی گروہ میں نہیں کرسکتا۔ پھوپی یا خالہ کی لڑکی سے شادی کی ممانعت ہے لیکن ماموں کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ دو بہنوں سے ایک ہی شخص مناکحت کرسکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں سے شادی نہیں کرسکتے بالغ العمری اور صغرسنی دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے کسی رشتہ دار سے شادی نہیں کرسکتی۔ وہ کسی کنوارے سے بھی شادی نہیں کرسکتی جب تک کہ پیش از پیش اس مرد کی شادی روئی کے پودے سے نہ کردیجائے۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق دیا جاسکتا ہے۔ وبنجاری کُل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں لیکن کھنڈوبا۔ بھوانی بھیرو با اور ماریائی کی خاص عظمت کرتے ہیں۔ انکے پجاری مرہٹواڑی میں دیشستھ برہمن اور تلنگانہ میں آرو ہی برہمن ہوتے ہیں۔ انکے گرو یا مرشد گوساوی ہوتے ہیں۔ بکری اور بھیڑ۔ مرغ۔ مچھلی۔ ہرن اور

خرگوش کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات پیتے ہیں۔ سور اور مردار گوشت نہیں کھاتے۔ میتیں بالعموم دفن کی جاتی ہیں۔ جلانیکا رواج بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔

اقوامِ قدیمہ

(۳۵) گونڈ (۹۷،۸،۹۸) یہ ایک قدیمی قوم ہے جو اضلاعِ ورنگل اور عادل آباد میں محدود ہے۔ ان کی چھ ذیلی قومیں ہوتی ہیں (۱) راجہ گونڈ یا گونڈ (۲) پردھان (۳) تھوٹی (۴) ڈارڈوے (۵) گواری (۶) کولم۔ یہ سب کی سب بین الجماعت شادی کرنیوالی ہیں۔ الفاظ راجہ گونڈ اور گونڈ جو ازمنۂ سابق میں حاکم اور محکوم طبقات کے فرق و تمیز کے لئے بولے جاتے تھے۔ اب مرادف ہو گئے ہیں اور ایک غریب ترین گونڈ بھی اپنے آپ کو راجہ گونڈ کہتا ہے۔ لیکن مردم شماری حالیہ میں صرف (۴،۲۵۳) اشخاص نے اپنے آپ کو راجہ گونڈ درج کرایا ہے اور (۹۷،۸،۹۸) اشخاص نے اپنے آپ کو صرف گونڈ لکھوایا ہے۔ بعض راجہ گونڈ خاندان ہندویت کی جانب اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ حقیقتاً راجپوت نسل سے ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہندو مذہب کی پیروی کا اظہار کرتے ہیں مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمنوں سے کام لیتے ہیں صغر سنی کی شادی کرتے ہیں اور بیوہ کے عقدِ ثانی اور طلاق کی ممانعت کرتے ہیں۔ پردھان گونڈوں کے زرعی غلام ہیں اور راجہ گونڈوں کے نقاب اور بھاٹ (مطرب) ہوتے ہیں جو ایک قسم کے ستار موسومہ کنگری کے ساتھ اپنے راجاؤں اور بہادروں کے کارنامے اور مردانہ مہمات کے راگ گاتے ہیں۔ یہ آلہ موسیقی انکے نزدیک ایک علامتِ امتیاز ہے اور ہر ایک پردھان کے لئے اس کا رکھنا یا اس کی تصویر کا بانیں پہونچنے میں گدوانا ضروری ہے۔ راجہ گونڈوں کے ہاں جب تک کہ پردھان شادی کا انعام لینے کیلئے یا مردے کے کپڑے حاصل کرنیکے لئے موجود نہ ہو کوئی شادی رچائی جا سکتی ہے اور نہ مراسم تجہیز و تکفین عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔ پردھان کے مطرب تھوٹی ہوتے ہیں جو آوارہ گرد گویوں کا ایک گروہ ہے۔ اس ذیلی ذات کے افراد بانس کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بناتے اور بیچتے ہیں۔ اور دوا کی بوٹیاں بھی بیچتے ہیں اور انکی عورتیں چابکدست گودنے والیاں ہوتی ہیں۔ یہ تینوں ذیلی ذاتیں (راجہ گونڈ۔ پردھان۔ تھوٹی) اصل میں ایک ہی زمرے کے معلوم ہوتے ہیں جو بعد میں اندرونی بدنظمی سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ ڈارڈوے گونڈ راجاؤں کے فوجی سپاہی تھے لیکن اب مزدوری کرتے ہیں۔ گواری دودھ دینے والے مویشی کی نگرانی کرتے ہیں۔

کولم سیاہ چہرہ اور پست قامت اور نہایت غیر متمدنہ عادات رکھنے والے ہوتے ہیں اور خالص دراویدی نسل کے اچھے نمونے ہیں۔ انکی بولی کولمی کہلاتی ہے جو دوسری گونڈی بولیوں سے زیادہ متغائر ہے گونڈ بالعموم متعدد گوت اور ذیلی گوت میں منقسم ہیں جو توتمی طرز کے ہیں اور توتم اس گوت کے متعلقہ افراد کے لئے مذہباً ممنوع ہے۔ گونڈ اپنی لڑکیوں کی شادی قبل بلوغ اور بعد بلوغ دونوں طرح کرتے ہیں۔ اس قوم کے زیادہ معزز اراکین صغر سنی کی شادی کو ترجیح دیتے ہیں۔ بنی عم کے درمیان مناکحت ممنوع ہے۔ اور اسی طرح ایک مرد اور اسکی بھتیجی اور بھانجی کے درمیان بھی ممنوع ہے۔ دلہن کی قیمت لہ سے ۴۰ روپیہ تک متفاوت ہوتی ہے۔ جو لوگ اتنے مفلس ہیں کہ دلہن کی قیمت بھی نہیں دے سکتے وہ اپنے سرگروہ کو ۴ روپیہ نذرانہ دیکر اور اس کی رضامندی حاصل کرکے لڑکی کو اٹھا لیجاتے ہیں اور شادی کرلیتے ہیں بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت ہے لیکن اس کا حق انتخاب صرف متوفی خاوند کے بھائی تک محدود ہوتا ہے۔ البتہ اسکے انکار کی صورت میں دوسرے سے شادی کرسکتی ہے۔ موخرالذکر صورت میں اس کو لازم ہوتا ہے کہ اپنے پہلے خاوند کی اولاد کو اس کے خاندان کے تفویض کردے۔ گونڈوں میں طلاق نہایت عام ہے۔ گونڈوں کا مذہب خالص اور سادہ "قدیمہ" ہے۔ راجہ گونڈ۔ پردھان۔ اور تھوٹی کا خاص دیوتا پھیرسافن (بڑا دیوتا) ہے جس کو وہ کل کائنات کا معبود مطلق مانتے ہیں اور بڑی عظمت اور ہیبت کے ساتھ "زنکاری" "جانگی در" وغیرہ نام رکھکر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ مرغ اور بکریوں کی نیاز چڑھاتے ہیں اور اس کا بڑا پجاری ایک راجہ گونڈ ہوتا ہے جو "کوتاڑا" کہلاتا ہے۔ کل مراسم نہایت خفیہ ادا کئے جاتے ہیں اور کسی ہندو یا گونڈ عورت کو موجود رہنے کی اجازت نہیں دیجاتی۔ کولم اور ڈاڑوے گونڈ بھیم سین کی پرستش کرتے ہیں جسکو مرغ بکری اور حتیٰ کہ گائے کی بھی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے انکے علاوہ ارواح خبائثہ اور چھوٹے دیوتاؤں کے ایک انبوہ کثیر کی پرستش کی جاتی ہے۔ یہ لوگ غذا میں محتاط نہیں ہیں۔ گائے بیل۔ سور۔ مرغ۔ مچھلی جنگلی چوہے۔ سانپ۔ چھپکلی اور بھینسے کا گوشت کھاتے ہیں۔ مردار کھانے سے بھی کراہیت نہیں کرتے۔ گونڈ و نکا پیشہ شکار اور ایک بے سلیقہ طرز کی کاشت ہے جسکو "دہیا" یا "دہا" کہتے ہیں۔ ہل یا کدال سے کام نہیں لیتے۔ درخت کاٹ ڈالے جاتے ہیں اور ان کو جلا کر راکھ کردیا جاتا ہے۔ پھر مٹھی بھر تخم لے کر راکھ میں تنگ سوراخ کرکے ڈالدیتے ہیں میت شادی شدہ ہو تو جلائی جاتی ہے اور غیر شادی شدہ یا چیچک یا ہیضہ کی ہو تو دفن کردیجاتی ہے۔

(۵۴) کوئیا (۲۹، ۲۵)؛ یہ ایک صحرائی قوم ہے جو خاصکر ضلع ورنگل میں پائی جاتی ہے۔ ایک روایت کے بموجب بیان کیا جاتا ہے کہ قحط اور اندرونی تنازعات کیوجہ سے یہ لوگ ملک بستر موقوعہ

برار کی پہاڑیوں سے نکلکر اُس حصۂ ملک میں چلے آئے جو دریائے گوداوری کے کنارے بھدراچلم سے کھمم مُنھ ضلع ورنگل کے قریب تک پھیلا ہوا ہے۔ کوئیا قوم کی خاص بولی ہے جس میں تلنگی الفاظ کا غلبہ ہے۔ انکے پانچ طبقے ہیں۔ گُتّا کوئیا۔ اڑیلی کویا۔ پیرو بسی یا رُو۔ کوئی کمرا اور دُولو۔ اس قوم میں گتا کوئیا کا مرتبہ اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ کوئیا کمرا۔ کوئیا قوم کے آہنگر ہیں۔ دُولو اُنکے مذہبی مشیر ہوتے ہیں اور کوئیا دیوتاؤں کا اہتمام انکے ذمہ ہوتا ہے۔ کوئیا مذہباً اعتقادات قدیمہ رکھتے ہیں اور مامیلا کی پرستش کرتے ہیں جسکی علامت لکڑی کی ایک ٹھونٹھ ہوتی ہے جس پر کہا جاتا ہے کہ اب تک انسانی قربانی بھی چڑھائی جاتی ہے۔ کُرّا رازو کی بھی پرستش کی جاتی ہے جو شیروں کے عفریت کا حاکم دیوتا جنگلی کتوں کی خاص تعظیم کی جاتی ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کی شادی مناسب عمروں پر کی جاتی ہے رضامندی کے ساتھ اور جبریہ دونوں طریقوں کی شادیاں رائج ہیں۔ لڑکیوں کو بھگا لیجانیکا عام طریقہ ہے۔ میتیں کم عمر ہوں تو دفن کر دیجاتی ہیں ورنہ جلائی جاتی ہیں۔ ایک گائے یا بیل ذبح کرکے اور اس کی دُم کا ٹکڑا مردے کے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور پھر نعش کو جلاتے ہیں اسکے بعد عزیز و اقارب وہاں سے ہٹ جاتے ہیں اور اس جانور پر ضیافت مناتے ہیں۔

(۵۵) لمباڑا (۹، ۲۳۴): غلّہ اور نمک کی نقل و حمل مویشی کی نسل کشی اور چرائی کرنیوالوں کی ایک خانہ بدوش قوم ہے جو عام طور پر کل ملک سرکار عالی میں اور خاص طور پر تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ محبوب نگر اور عادل آباد میں اور مرہٹواڑی کے اضلاع گلبرگہ۔ پربھنی ناندیڑ بیدر اور رائچور میں پائی جاتی ہے۔ لمباڑوں کے دوسرے نام بنجارا۔ برنجارا۔ گوہار۔ ہرکارا اور لامانے ہیں۔ انکی کہیں مستقل سکونت نہیں ہوتی اور یہ جتھے یا تانڈے بناکر خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر تانڈا ایک موروثی سردہ کے تحت ہوتا ہے جو نائک کہلاتا ہے اور ہر شخص بلاچوں وچرا اسکی اطاعت کرتا ہے۔ لمباڑے چار ذیلی قوموں میں منقسم ہیں: (۱) متھورا (۲) لابھنی (۳) چاران (۴) دھوڈیا۔ ان چاروں ذیلی ذات کے افراد نہ آپس میں مناکحت کرتے ہیں اور نہ ہم طعامی کرتے ہیں۔ متھورا اور لابھنی لمباڑے ہندو ہوگئے ہیں اور چاران زیادہ تر قدیمہ اعتقادات رکھتے ہیں۔ متھورا اور لابھنی سری کرشنا کے پرافسانہ چوپان تک اپنا سلسلہ نسب ملاتے ہیں۔ متھورا سب میں اعلیٰ مرتبت کے مدعی ہیں۔ یہ لوگ بمقابلہ دوسرے لمباڑوں کے کھلے رنگ کے ہوتے ہیں اور عادات بھی صاف ستھرے رکھتے ہیں اور جنیو بھی پہنتے ہیں۔ نہ یہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ اپنی ذات والے کے سوا کسی دوسری ذات والے کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتے ہیں۔ انکی

بولی علیحدہ ہے جس میں ہندی اور گجراتی الفاظ کی آمیزش ہے۔ اس ملک میں جو لمباڑے ہیں وہ زیادہ تر چارن ہیں۔ دھاڑی یا چارنوں کے مطرب اور نسّاب ہوتے ہیں یہ ایک دوغلی قوم ہے جو آدھی مسلمان اور آدھی ہندو ہے۔ یہ لوگ ختنہ کرتے ہیں اور ہندو دیوتاؤں کی پرستش بھی کرتے ہیں۔ لمباڑی لڑکیاں ۱۲ سال سے کم عمر میں بیاہی نہیں جاتیں۔ کوئی شخص اپنی ذیلی ذات کے باہر یا اپنے طبقہ کے اندر شادی نہیں کر سکتا۔ (۱) مان کے طبقہ (۲) دادا یا نانا کے طبقے (۳) پردادی یا پرنانی کے طبقے کی عورت سے شادی ممنوع ہے مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اوندھا لٹا کر اور سرہانا بجانب جنوب رکھکر بھی دفن کرتے ہیں۔

(۵۶) یرکل (۳۸۵، ۳۰) یہ سرقہ کرنے والی۔ بھیک مانگنے والی۔ فال گو اور ٹوکرے بنانیوالی خانہ بدوش قوم ہے۔ جو بانس اور بورئے کی حرکت پذیر جھونپڑیوں میں تمام اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں۔ یرکلا کا نام تلنگی لفظ "یروکا" سے ماخوذ ہے۔ جسکے معنی "جاننے" کے ہیں۔ اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس قوم کی عورتیں قسمت کا حال بیان کرنے میں نہایت ماہر ہوتی ہیں اور بالعموم تلنگی طبقات ان سے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اس قوم کے ہر گروہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہے جو پنچایت کی صدارت کرتا ہے جس میں ذات کے متعلقہ جرایم کی دریافت ہوتی ہے شادی صغرسنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی جائز ہے۔ یرکلا روحوں اور بھوتوں کے ماننے والے لوگ ہیں اور ہر مرض یا بدبختی کو کسی بدباطن روح یا کسی ناراض شدہ سلف کے بھوت کا کام سمجھتے ہیں۔ غذا کے معاملہ میں ان کو بہت کم پس و پیش ہوتا ہے اور وہ مُرغ مچھلی۔ سُوّر اور مردار گوشت۔ جنگلی چوہے اور نیولے۔ لومڑی اور بلی کھاتے ہیں نہایت کثرت سے شراب پیتے ہیں۔ مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں لیکن بعض موقعوں میں لٹا کر اور بجانب جنوب سرہانا رکھکر دفن کرتے ہیں فقط

باب دوازدہم

پیشہ

حصہ اوّل پیشہ

۲۷۰۔ فراہم شدہ مواد۔ تختہ شمار کے تین خانے جن کا عنوان حاشیہ میں درج کیا گیا ہے اس غرض سے رکھے گئے تھے کہ ان میں ان پیشوں کے متعلق مواد درج کیا جائے جنکے ذریعہ سے لوگ قوت بسری کرتے ہیں۔ شمار کنندوں کو ہدایت دیگئی تھی کہ خانہ ۹ میں تمام اُن اشخاص کا ذریعہ معاش لکھا جائے جو بالذات یا بذریعہ ملازمین کے حقیقتاً کاروبار انجام دیتے یا معاملہ کرتے ہوں یا جو کرایہ مکانات یا وظیفہ وغیرہ پر بسر کرتے ہوں۔ یہ بھی ہدایت دیگئی تھی کہ ایسے مبہم الفاظ "ملازمت" یا "تحریر" وغیرہ لکھنے سے احتراز کریں۔ اور کھیت کے مزدور اور کارخانہ کے مزدور وغیرہ میں اور محاصل لینے والے اور محاصل دینے والے میں فرق تمیز کریں۔ انہیں یہ بھی ہدایت دیگئی تھی کہ کسی چیز کے بنانے اور بیچنے والے کے متعلق خانہ ۹ میں انکا "بنانے اور بیچنے والا" لکھیں اور آخر میں یہ بھی ہدایت دیگئی تھی کہ جو عورتیں اور بچے کوئی ایسا پیشہ انجام دیتے ہوں جس سے خاندان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو تو ان کو اس خانہ میں اسی پیشہ کے تحت درج کریں۔ خانہ (۱۰) کے متعلق یہ ہدایت تھی کہ اس میں ایسے کوئی پیشہ کا اندراج کریں جنکو بالذات کام کرنے والے سال کے کسی حصہ میں بھی اپنے مظم پیشہ کے علاوہ انجام دیتے ہوں۔ مثلاً اگر کوئی شخص خاص طور سے ملاحی کی کمائی پر بسر کرتا ہو لیکن کچھ ماہی گیری بھی کرتا ہو تو لفظ "ملاح" خانہ ۹ میں اور لفظ "ماہی گیر" خانہ (۱۰) میں درج کیا جائے۔ خانہ ۹ و ۱۰ تابعین کے لئے معرا رکھا جائے لیکن انکے معاذی بھی انکے پرورش کرنے والوں کا ذریعۂ معاش خانہ ۱۱ میں درج کیا جائے۔

بالذات کام کرنیوالونکا ذریعۂ معاش		تابعین کی صورت میں اس بالذات کام کرنے والے کا ذریعہ معاش جسکے وہ زیر پرورش ہوں۔
مظم پیشہ	ذیلی پیشہ	
۹	۱۰	۱۱

خانہ ۱۱ حقیقی کام کرنے والوں کے لئے معرا چھوڑ دیا جائے اس طرح سے بالذات کام کرنے والوں اور تابعین کے درمیان فرق و امتیاز پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ دستور العمل تنقیح کنندگان میں ان ہدایات پر مزید شرح و صراحت بصورت ذیل کی گئی تھی۔

تختہ شمار کے خانہائے ۹ تا ۱۱ میں پیشہ کے متعلق اندراج میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے صرف وہی عورتیں اور بچے بطور بالذات کام کرنے والوں کے درج کئے جائینگے جو خاندان کی آمدنی میں اضافہ کا باعث ہوں۔ جو عورت کہ خانہ داری کرتی اور کھانا پکاتی ہے وہ بالذات کام کرنے والی نہیں ہے بلکہ تابع (زیر پرورش) ہے برخلاف اسکے جو عورت لکڑی یا اُپلی جمع کرکے بیچتی ہو وہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے اسلئے اس کو بالذات کام کرنے والی درج کیا جائے۔ علیٰ ہذا وہ عورت جو اپنے خاوند کے کام میں بلاناغہ مدد دیتی ہو بالذات کام کرنے والی ہے (جیسے کمہار کی عورت جو مٹی لاتی ہے اور جس سے وہ ظروف تیار کرتا ہے) لیکن وہ عورت جو صرف گاہ گاہ خفیف مدد دیتی ہو بالذات کام کرنے والی نہیں ہے۔ لڑکا جو کبھی کبھی اپنے باپ کے مویشی کی نگرانی کرتا ہے "تابع" ہے مگر وہ لڑکا جو بلاناغہ گلہ بانی کرتا ہے اس کو خانہ ۹ میں گلہ بان درج کرنا چاہیئے۔ اس کو بطور ایک سرسری اور مقررہ قاعدہ کے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دس سال سے زائد عمر والی ہوں اور جو فی الحقیقت کھیت کی مزدوری یا گلہ بانی کرتی ہوں وہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہیں اور اسلئے ان کو خانہ ۹ میں درج کرنا چاہیئے۔ لڑکے جو مدرسہ یا کلیہ میں زیر تعلیم ہوں ان کو بطور تابعین درج کرنا چاہیئے۔

ایک ایسے مشترک خاندان کے تابعین کے متعلق جنکے افراد مختلف پیشے انجام دیتے ہوں خانہ ۱۱ میں اس رکن خاندان کا پیشہ درج کرنا چاہیئے جو خاندان کی آمدنی میں بہت زیادہ حصہ لیتا ہو۔ خانگی ملازمین کو خانہ ۹ میں بطور باورچی، بھشتی وغیرہ کے درج کرنا چاہیئے نہ کہ خانہ ۱۱ میں اپنے آقا کے پیشے کے تابع کے طور پر۔ جو لوگ عارضی طور سے بیکار ہوں انکے متعلق انکا سابقہ پیشہ درج کیا جائے۔ مزدوروں کی بڑی جماعتوں کے متعلق جو کسی طرح کا مٹی کا کام کرتے ہوں شمار کنندوں کو خاص طور پر ہدایت دیگئی تھی کہ نہ صرف الفاظ "مٹی کا کام" درج کریں بلکہ وہ نوعیت کار بھی درج کریں جسکے سلسلہ میں یہ کام ہو رہا ہے (مثلاً ریلوے سٹرک۔ نہر وغیرہ کا کام)۔

جہاں کسی شخص کے ایک سے زیادہ پیشے ہوں تو معظم پیشہ وہ ہے جس پر زیادہ تر اس کی قوت بسری کا دارومدار ہے اور جس سے اس کی آمدنی کا حصہ غالب حاصل ہوتا ہے۔ ذیلی پیشہ وہ درج کیا جانا چاہیئے جو سال بھر کے کسی حصہ میں بھی انجام دیا جاتا ہو۔ خانہ ۱۰ میں صرف ایک ذیلی پیشہ جو سب میں زیادہ اہم ہو

درج کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص خانگی آمدنی سے کوئی پیشہ انجام دیتا ہو تو اس پیشہ کو خانہ ۹ میں اور اُس کی خانگی آمدنی کا ذریعہ خانہ (۱۰) میں درج کیا جانا چاہئے مبہم الفاظ جیسے "مزدوری" "ملازمت" یا "دوکانداری" وغیرہ کے لکھنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ مزدوری یا نوکری کی صحیح قسم اور سامان فروختنی کی ٹھیک نوعیت درج کرنی چاہئے۔ ملازمت کی حالت میں یہ ضروری ہے کہ نہ صرف ملازمت سرکاری۔ ملازمت ریلوے ملازمت صفائی۔ ملازمت دیہی۔ دوکان یا دفتر کی ملازمت یا خانگی ملازمت وغیرہ کی صراحت کی جائے بلکہ ٹھیک وہ کام درج کیا جانا چاہئے جو انجام دیا جاتا ہو جیسے عہدہ دار فوج عدالت دیوانی کا محرر۔ کوتوالی کا انسپکٹر۔ وکیل کا محرر وغیرہ۔ جو لوگ زراعت پر قوت بسری کرتے ہوں اُن میں زمیندار یا محاصل پانے والے اور حقیقی کاشتکار یا محاصل ادا کرنے والے وغیرہ کی تمیز و تفریق کی جائے جہاں کوئی شخص اپنی اراضی کا کوئی حصہ خود کاشت کرتا ہو اور کچھ حصہ منافع پر دوسرے کو دیتا ہو تو اس کو خانہ ۹ میں کاشتکار اور خانہ (۱۰) میں زمیندار لکھنا چاہئے بشرطیکہ وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ اس زمین سے حاصل کرتا ہو جس کی وہ کاشت کرتا ہے ورنہ بالعکس مقامی حالات کی مناسبت سے مزارعین کو حسب ذیل سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اور انکے لئے خاص اصطلاحیں مقرر کی گئی تھیں اور شمار کنندوں کو ہدایت دیگئی تھی کہ تختۂ شمار میں صحیح اصطلاح درج کریں۔

تعریف	اصطلاح
(۱) جاگیردار اور انعام دار وغیرہ جو کچھ محاصل ادا نہیں کرتے لیکن ذات سے کاشت کرتے ہیں۔	معافی کاشتکار
(۲) پٹہ دار یا مقطعہ دار یا جاگیردار جو مقررہ محاصل داخل کرکے ذات سے کاشت کرتے ہیں۔	مالگزار کاشتکار
(۳) وہ اسامی جو پٹہ دار کی زمین لگان ادا کرکے کاشت کرتے ہیں	اسامی کاشتکار
(۴) وہ شخص جو کسی اسامی سے زمین لے کر کاشت کرتا ہے۔	شکمی اسامی
(۵) جاگیردار و انعامدار وغیرہ جو کوئی محاصل ادا نہیں کرتے اور دوسروں کو زمین کاشت کے لئے دیتے ہیں۔	معافی دار غیر کاشتکار
(۶) جاگیردار پٹہ دار وغیرہ جو مقررہ پن ادا کرکے کاشت کیلئے زمین دوسروں کو پن سے دیتے ہیں۔	مالگزار غیر کاشتکار
(۷) اسامی جو شخص ثالث کو زمین کاشت کیلئے دیتا ہے۔	اسامی غیر کاشتکار

باغبان اور خاص قسم کی پیداوار (مثلاً پان۔ ناریل وغیرہ) بونے والونکو علٰحدہ درج کرنا چاہئے جن اشخاص کی آمدنی قصبات میں کرایہ مکانات یا کرایہ زمین سے حاصل ہوتی ہے انکا امتیاز ان اشخاص سے ہونا چاہئے جن کی آمدنی زراعتی زمینات سے ہوتی ہے۔

۲۷۱۔ **طریقہ درجہ بندی**۔ ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء میں سرجے۔ اے۔ بین کے طریقہ درجہ بندی کا اتباع کیا گیا تھا۔ یہ طریقہ نہایت پیچیدہ تھا اور اس کی رو سے تمام پیشوں کو (۷) اہم طبقوں۔ ۲۴ ذیلی طبقوں ۷۹ درجوں اور ۵۲۰ زمروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ چونکہ اس کی تکمیل دقت طلب تھی اور مرتب کنندگان اعداد کے لئے سخت غلطیوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ تھا۔ اسلئے ۱۹۱۱ء میں ایک نہایت معقول اور مختصر طریقہ درجہ بندی اختیار کیا گیا جو ایک فرانسیسی ماہر اعداد و شمار ڈاکٹر جاکوس برٹلان کے ایجاد کردہ طریقہ پر مبنی تھا۔ وہی طریقہ موقع حالیہ میں بھی بعض ترمیمات کیساتھ اختیار کیا گیا ہے۔ اسکے لحاظ سے تمام پیشے ۴ طبقوں ۱۲ ذیلی طبقوں۔ ۵۶ درجوں اور ۱۹۱ زمروں میں حسب تفصیل ذیل تقسیم پاتے ہیں۔

طبقہ	ذیلی طبقہ	درجہ	زمرہ
(الف) خام مال کی پیداوار	اوّل۔ استفادہ حیوانات نباتات	۱ تا ۲	۱ تا ۱۸
	دوم۔ استفادہ فلزات	۳ تا ۵	۱۹ تا ۲۴
(ب) تیاری و سربراہی اشیاء مادّی	سوم۔ صنعت و حرفت	۶ تا ۱۸	۲۵ تا ۱۰۳
	چہارم۔ ذرائع حمل و نقل	۱۹ تا ۲۳	۱۰۴ تا ۱۲۰
	پنجم۔ تجارت	۲۴ تا ۴۰	۱۲۱ تا ۱۵۴
(ج) انتظامات عامہ و فنون حریت	ششم۔ مساکر سرکاری	۴۱ تا ۴۴	۱۵۵ تا ۱۶۰
	ہفتم۔ انتظامات عامہ	۴۵	۱۶۱ تا ۱۶۴
	ہشتم۔ علوم و فنون	۴۶ تا ۵۰	۱۶۵ تا ۱۷۹
(د) متفرقات	نہم۔ ذاتی آمدنی پر تو بسر کرنیوالے	۵۱	۱۸۰
	دہم۔ ملازمت خانگی	۵۲	۱۸۱ تا ۱۸۳
	یازدہم۔ غیر کافی صراحت شدہ	۵۳	۱۸۴ تا ۱۸۷
	دوازدہم۔ غیر بار آور	۵۴ تا ۵۶	۱۸۸ تا ۱۹۱

۲۷۲۔ **اُصول درجہ بندی**۔ مختلف زمروں کے تحت پیشوں کی درجہ بندی کرنے میں جو اہم اصول مدنظر رکھے گئے ہیں انکا بیان کمشنر صاحب مردم شماری ہند اپنے نوٹ میں اس طرح کرتے ہیں:۔

ف (۱) جب ایک شخص بناتا اور بیچتا ہو تو اس کی درجہ بندی بطور "بنانے والے" کے کیجاتی ہے اسی اصول پر جب کوئی شخص کوئی مادّہ زمین سے نکالتا ہے جیسے شورا۔ گندھک۔ کاربونیٹ سوڈا وغیرہ اور اس کو صاف بھی کرتا ہے تو اس کو ذیلی طبقہ نمبر (۲) استفادہ فلزات کے تحت درج کیا جائیگا نہ کہ ذیلی طبقہ سوم صنعت و حرفت کے تحت۔ ف (۲) صنعتی اور تجارتی پیشے (۲) اہم عنوانوں کے تحت

(الف) بلحاظ اس مادہ کے جس سے مال تیار کیا جاتا ہے اور (ب) باعتبار اس کے استعمال کے تقسیم کئے گئے ہیں۔

بطور قاعدہ کے پہلا عنوان ان اشیا کی تیاری اور فروخت کے لئے مختص ہے جسکا استعمال ابھی معین نہیں ہوا اسکے اندر وہ خاص چیزیں ہی داخل ہیں جن کے لئے کوئی مناسب سرخی دوسرے عنوان کے تحت نہیں ہے۔ مثلاً جوتے بنانے والے دوسرے عنوان کے تحت (درجہ ۱۲ زمرہ ۸۷ میں) شامل ہیں۔ تو مشک بنانے چرمی صندوق اور اسی طرح کی چیزیں بنانے والے پہلے عنوان کے تحت (درجہ ۷ زمرہ ۴۰ میں) داخل ہیں

(۳) جو اشخاص ریل گاڑیوں کے کارخانوں میں نوکر ہیں ان کو بجائے درجہ ۱۲ "تعمیر ذرائع نقل وحمل" کے درجہ ۳۳ "نقل وحمل ذریعہ ریل" زمرہ ۱۸۱ میں درج کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کارخانے اس ملک میں راست ریلوے کے تحت کام کرتے ہیں۔ ریلوے گاڑیوں اور تھیلوں کی تیاری و ترمیم حکمان ریلوے کے کام کا جزو لاینفک ہے ریلوے پولیس اور ریلوے ڈاکٹروں کی درجہ بندی زمرہ ۱۵۹ "پولس" اور زمرہ ۱۷۱ "ہر قسم کے طبی کام کرنیوالے" کے تحت کی گئی ہے۔ اسواسطے کہ ایسے ملازمین کے ابتدائی فرائض ایک صورت میں جرائم کا انسداد اور ان کی سراغ برداری ہے اور دوسری صورت میں مرض کا ازالہ کرنا ہے۔ یہ امر کہ انکی تنخواہ ریلوے سے حاصل ہوتی ہے محض ایک امر عارضی ہے جس سے پیشے کی نوعیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۴) ایک عام قاعدہ کے طور پر جہاں کہیں کسی شخص کا ذاتی پیشہ ایسا ہے کہ اسکے لئے خاص تعلیم کی ضرورت ہے جیسے کہ ڈاکٹر۔ انجینیر۔ سرویر وغیرہ تو اس کو اسی عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے جو اس پیشہ کے لئے مختص ہے۔ جن صورتوں میں کہ پیشہ ایسا ہو کہ اس میں مزید تخصیص کی ضرورت ہو تو اس زمرے کی ذیلی تقسیم کی گئی ہے۔ اس طرح پر ایک بحری انجینیر کی دریا کے سرویر سے تفریق و تمیز کی گئی ہے۔ ایسے ملازمین سرکار جن کا پیشہ کسی دوسرے زمرہ کے تحت داخل ہوتا ہو (مثلاً ڈاکٹر۔ پادری۔ پروفیسر۔ سررشتہ جات پٹہ جنگلات بندوبست اور ریلوے کے عہدہ دار اور دوسرے عملے) تو وہ اسی زمرے کے تحت درج کئے گئے ہیں اور زمرہ (۱۶۱) درجہ (۴۵) "انتظامات عامہ" کے تحت نہیں درج کئے گئے۔ سرکاری جوان اور چپراسی جو عملہ ہائے متذکرہ صدر کے علاوہ ہیں وہ اس زمرہ میں شامل کئے گئے ہیں اور زمرہ (۱۱۷) "باربردار و ہرکارہ" کے تحت درج نہیں کئے گئے۔

۲۷۔۳۔ **تغیرات درجہ بندی از سنہ ۱۹۱۱ء**۔ اصول ہائے مندرجہ بالا کے مدنظر سنہ ۱۹۱۱ء کی تنظیم میں بعض تغیرات کی ضرورت لاحق ہوئی سنہ ۱۹۱۱ء میں (۵۵) درجے اور ۱۶۹ زمرے تھے۔ اب ان کو وسیع کر کے ۵۶ درجے اور ۱۹۱ زمرے قرار دئے گئے ہیں۔ درجوں کی تعداد میں تفاوت پیدا ہونے کے

اسباب یہ ہیں کہ (۱) تین نئے درجے داخل کئے گئے ہیں یعنی ۱۹ "نقل و حمل بذریعہ ہوا" ۴۳ "افواج ہوائی" اور ۵۶ دیگر غیر معین اور غیر بار آور صنائع"۔ (۲) اور درجہ ۱۸ "صنعت اسباب تعیش" کا انضمام درجہ ۱۹ "صنعت متعلقہ مادہائے ناکارہ" تحت عنوان "دیگر متفرق غیر معین صنائع" کے ساتھ عمل میں آیا ہے اور درجہ ۴۰ "تجارت مادہ ہائے ناکارہ" کو درجہ ۴۱ "تجارت اقسام دیگر" تحت عنوان "تجارت اقسام دیگر" میں شریک کر دیا گیا ہے۔

درجہ بندی کو زیادہ معقول اور صحیح بنانے کے لئے بعض پیشے ایک درجے سے دوسرے درجہ میں منتقل کئے گئے ہیں مثلاً سور کے بالوں کا کام کرنے والے۔ برش بنانے والے۔ پروں کا کام کرنیوالے درجہ ۶ "صنائع بافندگی" سے منتقل کر کے درجہ ۔ "چرم۔ کھال اور عالم حیوانات کے سخت مادے" کے تحت داخل کئے گئے ہیں۔ چھپر چھانے والوں کو درجہ ۱۵ "صنائع تعمیری" سے خارج کر کے درجہ ۸ "صنائع چوبین" میں شامل کیا گیا ہے۔ کانچ کی چوڑیاں اور منکے بنانے والے درجہ ۱۸ "صنائع اسباب تعیش" سے علیحدہ کر کے درجہ ۱۰ "خذفیات" کے تحت منتقل کئے گئے ہیں۔ اخبارات کے مدیر اور مجلہ نگار درجہ ۱۸ سے خارج کر کے درجہ ۵۰ "علوم و فنون و سائنس" میں شامل کئے گئے ہیں نٹ۔ بازیگر۔ منجم و رمال وغیرہ قدیم درجہ ۴۱ "تجارت اقسام دیگر" سے نکالکر درجہ ۵۰ میں درج کئے گئے ہیں

زمروں کی تعداد میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے اس کا سبب زیادہ تر یہ ہے کہ ۱۹۱۱ء کے بعض زمرے زیادہ صحیح درجہ بندی کی غرض سے از سر نو تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس طرح پر ۱۹۱۱ء کا زمرہ ۴ "کھیت کے ملازم اور مزدور" اب زمرہ ۴ "زراعتی ملازم" اور زمرہ ۵ "کھیت کے مزدور میں منقسم کیا گیا ہے۔ دلہ گزشتہ کا زمرہ ۱۳ "چھوٹے حیوانات کی پرورش" کو ڑھا کر دو زمرے ۱۵ (۱) پرندے شہد کی مکھیاں وغیرہ اور زمرہ ۱۶ "ریشم کے کیڑے" کر دئے گئے ہیں۔ جدید زمرے اشخاص ذیل کے لئے پہلی مرتبہ قائم کئے گئے ہیں۔ (۱) اشخاص جو موٹر کی گاڑیاں یا سیکلوں کے بنانے۔ جمانے یا درست کرنے والے ہیں زمرہ (۹۰) (۲) قوت میکانی سے چلنے والی گاڑیوں (لشبول ٹراموے) کے مالکین منتظمین اور ملازمین (باستثناء ملازمین ذاتی) زمرہ (۱۱۳) (۳) میکانی نقل و حمل۔ موٹر۔ سائیکل وغیرہ کے بیچنے والے اور کرایہ پر چلانے والے زمرہ (۱۴۴) (۴) خانگی موٹر چلانے والے اور صاف کرنے والے زمرہ (۱۸۳) مزدوروں کی حالت اور نقل و حرکت کے متعلق جو روز افزوں ترقی پیدا ہو رہی ہے اُس کا اظہار (۳) جدید زمروں کے قیام سے ہوتا ہے۔ ۱۰۶ "گودیوں اور جہاز ٹھیرنے کے مقامات کے مزدور"۔ ۱۰۹ "گودیوں یا گھاٹوں۔ ندیوں۔ دریاؤں

اور نہروں کی تعمیر اور نگہداشت کے مزدور"۔ اور ۱۲ "سڑک اور پل پر کام کرنے والے مزدور"۔ انہیں کاموں پر لگے ہوئے دوسرے لوگ علٰحدہ زمروں میں درج کئے گئے ہیں۔

۲۷۴۔ حوالہ اعداد و شمار۔ پیشوں کے متعلق جو اعداد و شمار طریقہ ہائے مندرجہ بالا پر حاصل ہوئے وہ امپیریل ٹیبل نمبر ۱۴ تا ۲۱ میں شائع کئے گئے ہیں۔ ٹیبل نمبر ۱۸ ایک عام تختہ ہے جسمیں ہر ضلع اور بلدہ کے متعلق ان اشخاص کی تعداد جو ہر پیشہ پر قوت بسری کرتے ہیں بلحاظ تنظیم دکھائی گئی ہے اور ہر پیشہ کے تحت اُن اشخاص کی تعداد بھی ظاہر کی گئی ہے جو جزءً زراعتی آمدنی پر بسر کرتے ہیں اس ٹیبل میں الفاظ "جزءً زراعت کرنے والے" کا اطلاق صرف انہیں افراد پر کیا گیا ہے جن کا ذیلی پیشہ زمرہائے ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ کے تحت داخل ہوتا ہے۔ ٹیبل ۱۸ میں زراعت پیشہ لوگوں کا ذیلی پیشہ تین عنوانوں محاصل لینے والے محاصل ادا کرنے والے۔ اور زراعتی مزدور کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ٹیبل ۱۹ میں بعض مخلوط پیشوں کے متعلق ان اشخاص کی تعداد درج کی گئی ہے جنہوں نے ہر پیشہ کو اپنا (الف) منظم اور (ب) ذیلی ذریعہ معاش درج کرایا ہے۔ ٹیبل نمبر ۲۰ میں ہر پیشہ پر بسر کرنیوالوں کی تعداد بلحاظ مذہب ظاہر کی گئی ہے اسکے دو حصے ہیں حصہ اول میں کل ملک سرکار عالی کی تفصیل اور حصہ دوم میں بلدۂ حیدر آباد کے متعلق مماثلہ تفصیل درج کی گئی ہے۔ ٹیبل ۲۱ میں پیشوں کی تفصیل بلحاظ مخصوص ذاتوں۔ قوموں اور نسلوں کے دکھائی گئی ہے۔ ان ضخیم ٹیبلوں کے نمایاں پہلو ابتدائی (۹) تختہ جات ضمیمہ ملحقہ باب ہذا میں دکھائے گئے ہیں اُن کے منجملہ

تختہ اول میں کُل آبادی کی تقسیم بلحاظ پیشہ دکھائی گئی ہے۔

تختہ دوم میں خطہ ہائے قدرتی کی آبادی کی تقسیم بلحاظ پیشہ دکھائی گئی ہے۔

تختہ سوم میں زراعتی۔ صنعتی۔ تجارتی۔ فنی اور دیگر پیشوں والی آبادی کی تقسیم خطہ ہائے قدرتی اور اضلاع کے لحاظ سے ظاہر کی گئی ہے۔

تختہ چہارم اور پنجم میں زراعت کیساتھ مشترک پیشے دکھائے گئے ہیں جہاں زراعت ذیلی پیشہ (ٹیبل ۴) یا منظم پیشہ (ٹیبل ۵) ہے۔

تختہ ششم میں اناث کا پیشہ بلحاظ ذیلی طبقوں۔ مخصوص درجوں اور زمروں کے ظاہر کیا گیا ہے

تختہ ہفتم میں مخصوص پیشوں کے لحاظ سے سنین ۱۹۰۱ء۔ و ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء کے اعداد متناسبہ درج کئے گئے ہیں۔

تختہ ہشتم میں بعض مخصوص ذاتوں کے پیشے درج کئے گئے ہیں اور ہر پیشے کے لحاظ سے بالذات

کام کرنیوالی اناث کا تناسب ذکور کیساتھ دکھایا گیا ہے۔

تختہ نہم میں ان اشخاص کی تفصیل درج کی گئی ہے جو بموجب اطلاع محکمہ جات متعلقہ سررشتہ جات ریلوے۔ آبپاشی۔ پٹہ اور تار میں ملازم ہیں۔

۲۷۵۔ مخصوص صنعتی مردم شماری۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی طرح دہلہ حالیہ میں بھی صنعتی کارخانہ جات کی مردم شماری زیادہ صراحت اور تحقیق کے ساتھ کی گئی ہے۔ اس خاص مردم شماری کا بیان باب ہذا کے حصہ دوم میں کیا جائیگا۔

۲۷۶۔ عام تقسیم آبادی بلحاظ پیشہ جات۔ تختہ حاشیہ میں چار اہم طبقوں کے لحاظ سے پیشوں کے حقیقی اور متناسبہ اعداد درج کئے گئے ہیں اور سنہ ۱۹۱۱ء کے مسئلہ اعداد کے ساتھ حالیہ متناسبہ اعداد کا تقابل کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچیکہ عوام کے حصہ کثیرہ کی بسر بُرد کا انحصار زراعت اور اُسی کے مسائلہ پیشوں پر ہے۔ لیکن اس طرح پر بسر کرنیوالے اشخاص کا تناسب بقدر ۶ فیصد گھٹ گیا ہے جس کی وجہ بلاشبہ موسمی انقلابات ہیں جو اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوتے رہے۔ اسکے برخلاف جو لوگ مادی اشیا کی تیاری اور اُس کی فراہمی پر بسر بُرد کرتے تھے انکی تعداد بقدر ۲ فیصد بڑھ گئی ہے اور متفرق پیشے والے بقدر ۵ فیصد ترقی کر گئے ہیں۔

طبقہ	میزان	تناسب فیصد در سنہ ۱۹۲۱ء	تناسب فیصد در سنہ ۱۹۱۱ء
(الف) خام مال کی پیداوار	۶۹۲۷۹۱۳	۵۶	۶۳
(ب) تیاری و سربراہی اشیا مادی	۳۱۲۳۶۱۶	۲۵	۲۳
(ج) انتظامات عامہ و فنون تحت	۷۶۳۰۹۲	۶	۶
(د) متفرقات	۱۶۳۷۱۴۹	۱۳	۸

۲۷۷۔ تقابل بلحاظ تقسیم پیشہ جات بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ سنہ ۱۹۲۱ء کے مقابلہ میں پیشہ واری تقسیم کیں بعض تغیرات رونما ہوئے ہیں "زراعت" میں ۲ فی ہزار سے زیادہ انحطاط ہوا ہے "صنعت و حرفت" میں بقدر ۲ فی ہزار اور "ملازمت خانگی میں بقدر ۴ فی ہزار کے کمی ہوئی ہے اسکے برخلاف دوسرے عنوانوں کے تحت ترقی ظاہر ہوئی ہے باستثنا "معدنیات" "فنون" اور ذاتی آمدنی پر بسر کرنیوالے اشخاص" کے جو اپنی حالت پر قائم ہیں غیر معین پیشوں کے تحت جو اضافہ ہوا ہے وہ (۵) فیصد ہے جس کی وجہ غالباً شمار کنندوں کی

پیشہ واری تقسیم بلحاظ فی ہزار نفوس آبادی		
ذیلی طبقہ	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
(۱) زراعت وغیرہ	۵۵۵	۶۲۷
(۲) فلزات	۱	۱
(۳) صنعت و حرفت	۱۳۸	۱۴۰
(۴) نقل و حمل	۱۶	۱۰
(۵) تجارت	۹۸	۸۵
(۶) عساکر عامہ	۱۸	۱۲
(۷) انتظامات عامہ	۲۷	۲۶
(۸) فنون	۱۶	۱۶
(۹) مستغنی و آسودہ	۲	۲
(۱۰) ملازمت خانگی	۲۸	۳۲
(۱۱) غیر معین	۷۶	۲۹
(۱۲) غیر بار آور	۲۵	۲۰

غفلت ولاپروائی ہے جو شمار شدہ اشخاص کے حقیقی پیشوں کے معلوم کرنے میں برتی گئی کیونکہ یہ عنوان ایسے پیشوں کے لئے جن کی فوراً درجہ بندی نہ ہوسکتی ہو ایک آسان ملجا و ماوی ہے۔ عنوانات کے تحت جو اضافے ہوئے ہیں وہ بہت نہیں ہیں اور "تجارت" کے تحت ۱۳ فی ہزار سے لیکر "انتظامات عامہ" کے تحت ایک فی ہزار تک متفاوت ہیں۔

۲۷۸۔ بحث مزید متعلقہ اعداد و شمار پیشہ جات۔ اب پیشہ کے اعداد و شمار کے متعلق بلحاظ طبقہ ہائے ذیلی و درجات خاص ایک مختصر بیان درج کیا جاتا ہے۔ اس کا اعادہ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر برٹیلان کے طبقہ (الف) "مال خام کی پیداوار" میں دو ذیلی طبقے شامل ہیں (۱) استفادۂ حیوانات و نباتات (۲) استفادہ فلزات۔ پہلا ذیلی طبقہ مزید دو درجوں میں منقسم ہے (۱) چراگاہ اور زراعت (۲) ماہی گیری اور شکار۔ (۲) ذیلی طبقہ (۳) درجوں میں منقسم ہے (۱) معادن (۲) سنگ خارا کے معادن (۳) نمک وغیرہ۔ اب ہم پہلے درجہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۷۹۔ طبقہ الف۔ ذیلی طبقہ (۱) درجہ (۱) چراگاہ و زراعت۔ یہ ایک نہایت اہم درجہ ہے اور کل آبادی کے ہر دس ہزار نفوس کے منجملہ ۵۴۴۸ اشخاص اس درجے کے تحت آنے والے ۱۶ زمروں کے متعلقہ پیشوں کے ذریعے سے بسر بسر کرتے ہیں۔ ان پیشوں پر بسر کرنے والے نفوس کی جملہ تعداد از روئے مردم شماری حالیہ ۶۷۹۴۹۶۸ ہے اور مردم شماری ۱۹۱۱ء میں ۸۲۸۱۸۲۹ تھی گویا دو سالہ دوران میں فیصد ۱۸ کی کمی ہوئی ہے اس درجہ کے تقریباً کل ذیلی درجوں میں کمی آئی ہے۔

یہاں یہ بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ اس درجہ کے ۵ ذیلی درجے ہیں جنکے منجملہ "معمولی زراعت" نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس درجہ کے تحت آنیوالے اشخاص میں فیصد ۹۰ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس ذیلی درجہ کے حسب صراحت حاشیہ (۵) زمرے ہیں اور جو لوگ اس پر بسر کرنے والے ہیں ان میں فیصد ۱۹ کی کمی آئی ہے۔ اس ذیلی درجہ کا وہ زمرہ جس میں کچھ اضافہ رونما ہوا وہ "محاصل پانیوالوں" کا ہے۔ سب سے زیادہ کمی مجموعی طور پر کھیت کے ملازمین اور کھیت کے مزدوروں میں ہوئی ہے۔ ان لوگوں میں ہمیشہ امراض وبائیہ اور قحط کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور سابقہ دو سالہ دوران کے ایسے نامساعد حالات فطرتاً انکے عظیم انحطاط کا

زمرہ	تعداد اشخاص بسر کنندگان در سنہ ۱۹۲۱ء	بسنہ ۱۹۱۱ء	فیصدی تفاوت
(۱) زمرہ محاصل زمین کے محاصل کی آمدنی	۷۶۱۶۱۴	۷۳۱۸۰۳	+ ۴
(۲) معمولی مزارعین	۳۶۰۷۳۶۶	۴۰۶۴۹۵۰	- ۱۱
(۳) نامعین متنظمین جائداد ارضی	۳۳۲۰۲	۳۴۵۴۰	- ۴
(۴) کھیت کے ملازمین	۱۷۶۳۵۶۳	۲۷۸۸۲۱۲	- ۳۶
(۵) کھیت کے مزدور			
میزان "معمولی زراعت"	۶۱۷۵۷۴۴	۷۶۱۹۵۰۵	- ۱۹

باعث ہوئے ہیں۔ محاصل پانے والوں کی تعداد کا اضافہ ایسی حالت میں کہ دوسرے عنوانات کے تحت ہر ایک میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ نہ صرف مزارعین کے ہاتھ سے بلکہ مالکان اراضی کے ہاتھ سے بھی زمین نکلتی جارہی ہے اور محض محاصل پانے والوں کے ہاتھوں میں آتی جارہی ہے۔

اس درجہ کے دوسرے ذیلی درجے میں یعنی "خاص پیداوار اگانے والے اور قابل فروخت باغبانی کرنیوالوں" کے دو زمرے (۶ اور ۷) ہیں جنمیں سے اول الذکر کی جو "باغات" سے متعلق ہے یہاں صراحت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک سرکار عالی میں چاء، کافی وغیرہ کے باغ کہیں نہیں ہیں۔ موخر الذکر (۷) ثمرہ وغیرہ پیدا کرنیوالوں سے متعلق ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اس ذیلی درجہ کے تحت صرف ۲۲۸۰۴ اشخاص درج ہوئے تھے لیکن اب اس عنوان کے تحت ۵۰۱۸۳ اشخاص تلمبند ہوئے ہیں یا بالفاظ دیگر اس دہ سالہ دوران میں بیوہ۔ پھول۔ ترکاری۔ انگور۔ پان اور سپاری وغیرہ اگانے والے بقدر ۱۲۰ فیصد بڑھ گئے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اس دوران میں معمولی زراعت سے باغبانی زیادہ سرسبز رہی ہے۔

تیسرے ذیلی درجے یعنی علم کاشت جنگلات میں تین زمرے ہیں (۸ تا ۱۰) جنکے منجملہ صرف ایک (لکڑی کاٹنے والے۔ ایندھن۔ کتھا۔ ربر وغیرہ جمع کرنیوالے اور کوئلہ جلانیوالے) کے ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمرے میں ۶۰۶۴۱ نفوس ہیں اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۴۰۹۰۵) نفوس تھے۔ گویا ان پیشوں کے انجام دینے والوں میں فیصدی ۴۸ اشخاص کی زیادتی ہوئی ہے۔

چوتھے ذیلی درجے (پرورش مویشی) میں حسب صراحت حاشیہ ۴ زمرے ہیں (۱۱ تا ۱۴) جن میں سے صرف ایک کی تعداد میں اضافہ پیدا ہوا ہے۔

زمرہ	تعداد اشخاص بسر کنندگان در ۱۹۲۱ء	تعداد اشخاص بسر کنندگان در ۱۹۱۱ء	فیصدی تفاوت
(۱۱) بیل اور بھاوش کی نسل کشی کرنیوالے اور (۱۲) بھینس جرنی بلانے اور ستور کی نسل کشی کرنیوالے	۲۷۹۹۹	۴۲۴۱۸	-۳۴
(۱۳) گھوڑے اور خچر کی نسل کشی کرنیوالے	۵۲۷۳۲	۱۰۹۰۳۱	-۵۲
(۱۴) گلہ بان گڈریے وغیرہ	۱۵۵۱	۴۱۳	+۲۷۶
میزان درجہ ذیلی	۴۳۴۴۳	۴۴۵۱۵۸	-۲
	۵۱۶۳۲۵	۵۹۷۰۲۸	-۱۴

اسی درجہ کی آخری تقسیم یعنی "چھوٹے جانوروں کی پرورش" فی دس ہزار نفوس آبادی صرف ایک شخص کا ذریعہ معاش ہے اور اسی وجہ سے ملک سرکار عالی میں اس کی اہمیت بہت کم ہے۔

۲۸۰۔ **ذیلی طبقہ اول۔ درجہ (۲)۔** ذیلی طبقہ (۱) کا درجہ (۲) ماہی گیری اور شکار سے متعلق ہے (زمرہ ۱۷ و ۱۸)۔ جو لوگ ماہی گیری میں مصروف ہیں ان میں بقدر ۲۷ فیصد اضافہ ہوا ہے اور جن کا

ذریعۂ معاش شکار ہے ان میں بقدر ۹ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ پس جن لوگوں نے ماہی گیری اور شکار کو اپنا پیشہ قرار دیا ہے انکی تعداد اس دہ سالہ دوران میں ۲۲ فیصد ترقی کر گئی ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ موسمی انقلابات نے معمولی مزارعین اور زراعتی مزدوروں کو اس قسم کے کام جیسے لکڑی کاٹنے۔ مچھلی پکڑنے۔ شکار کرنیکی جانب مائل کر لیا ہوگا۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ان پیشوں کے تحت اضافہ اور مزارعین اور زراعتی مزدوروں میں انحطاط پیدا ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ذیلی درجہ (۱) "استفادۂ حیوانات و نباتات" کے تحت داخل ہونے والے پیشے انجام دینے والوں میں ۱۰ فیصد انحطاط ہوا ہے۔

۲۸۱۔ **زراعت کے ساتھ مشترک پیشے**۔ ایمپیریل ٹیبل ۱۰ میں ہر پیشہ کے متعلق اُن اشخاص کی تعداد درج کی گئی ہے جو کسی نہ کسی طرح کے زراعتی کاروبار بطور ذیلی ذریعہ معاش کے انجام دیتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) ملحقہ باب ہذا میں انھیں صورتوں کے متناسب اعداد درج کئے گئے ہیں۔ ایمپیریل ٹیبل ۱۸ میں بعض اہم عنوانات کے تحت ان ذیلی پیشوں کی تفصیل درج کی گئی ہے جو مختلف اقسام کے زراعتی پیشہ کرنے والے انجام دیتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) میں انہیں اعداد و شمار کو متناسب اعداد میں تحویل کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بیان قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں تختہ جات ضمیمہ بالذات کام کرنے والوں سے متعلق ہیں۔

صرف ایسے بالذات کام کرنیوالے لئے جائیں جو زراعت کو بطور ذیلی پیشہ کے انجام دیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ حاشیہ غیر زراعتی پیشے انجام دینے والے بھی زراعت کی جانب بطور ذیلی ذریعہ معاش کے مائل ہیں۔ اس تختہ سے جس میں بلحاظ خطہ ہائے قدرتی تفصیلات درج ہیں متبرشح ہوتا ہے کہ خاص پیداوار اگانے والے جو ایک حیثیت سے بلاشبہ زراعت پیشہ ہیں عام زراعت کی جانب بطور ایک زائد ذریعہ معاش کے زیادہ مائل ہیں۔ انکے بعد "اہل فنون" کا درجہ ہے۔ جو زراعت میں اپنی آمدنی کے اضافہ کی صورت پاتے ہیں۔ جو لوگ اپنی آمدنی پر بسر کرتے ہیں اور جو معدنیات کے کاروبار میں مصروف ہیں زراعت سے امداد حاصل کرنے پر سب سے کم مائل ہیں۔ مندرجہ حاشیہ چار مثالوں یعنی پرورش مویشی صنعت و حرفت

غیر زراعتی پیشے	فی ہزار آبادی ان اشخاص کا تناسب جو جزوی زراعت پیشہ ہیں۔		
	بلدہ	تلنگانہ	مرہٹواڑی
خاص پیداوار اگانے والے	۱۳۱	۱۲	۱۴۹
پرورش مویشی	۳۲	۲۲	۳۱
ماہی گیری اور شکار	۴۲	۳۰	۷۲
صنعت و حرفت	۳۳	۴۰	۱۸
تجارت	۴۰	۳۸	۴۳
مساکر عامہ	۳۲	۱۵	۴۳
انتظامات عامہ	۴۴	۵۰	۳۴
علوم و فنون	۴۸	۵۵	۳۶

انتظامات عامہ اور فنون میں مرہٹواڑی کا تناسب تلنگانہ سے کم ہے۔ بقیہ چاروں میں مرہٹواڑی کا تناسب تلنگانہ سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ عام لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زراعت کو بطور ذیلی پیشے کے وہی طبقہ کے اشخاص انجام دیتے ہیں جو اتنا کافی سرمایہ پیدا کر چکے ہیں کہ اس کو دوسری طرف لگانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور نیز ماہی گیری اور شکار کرنیوالی قومیں بھی انجام دیتی ہیں جو اپنی غیر یقینی آمدنی میں کھیتوں کی محنت سے کچھ اضافہ کرنے کے موقع کو بخوشی غنیمت سمجھتی ہیں۔

اب ہم اُن اعداد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جنہیں غیر زراعتی پیشوں کا اجتماع زراعت کیساتھ بطور معظم پیشہ کے ہوا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ میں ہر دس ہزار زراعت پیشہ نفوس کے منجملہ اُن لوگوں کی تعداد درج کی گئی ہے جو کوئی نہ کوئی ذیلی پیشہ بھی انجام دیتے ہیں۔ زراعت پیشہ طبقات میں سے ذیلی پیشہ انجام دینے والوں میں فطرتاً زراعتی آمدنی پر بسر کرنیوالے لوگوں کا تناسب سب میں ارفع ہے۔ سب میں زیادہ مقبول پیشے محاصل ادا کرنے والوں (۴۷۲ فی دس ہزار) اور زراعتی مزدوروں (۲۰۳ فی دس ہزار) کے ہیں۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ روپیہ کا لین دین اور غلّہ کی تجارت۔ زمینداروں کے خاص ذیلی پیشے ہیں۔ مزارعین میں ۱۳ فی دس ہزار زراعتی مزدور ہیں اور فی دس ہزار ۱۰۴ زراعتی آمدنی پر بسر کرنیوالے ہیں جن دوسرے ذیلی پیشہ جات میں یہ لوگ مصروف ہوتے ہیں وہ عام مزدوری نسل کشی مویشی۔ ہر قسم کی تجارت اور ملازمت سرکاری ہے کھیت کے ملازم اور کھیت کے مزدوروں کے منجملہ ۹۳ فی دس ہزار محاصل ادا کرنے والے ۳۰۷ فی دس ہزار محاصل پانے والے اور ۵۰۸ فی دس ہزار عام مزدور ہیں۔ یہ لوگ گرنی کی مزدوری۔ چاول کوٹنے تیل نکالنے۔ چرمی کام۔ بافندگی اور دوسری دیہی صنعتوں میں بھی لگے ہوئے ہیں۔

ذیلی پیشے	تعداد فی دس ہزار نفوس مردان	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
زمیندار (محاصل پانیوالے)	۱۰۸۲	۰۷۶
کاشتکار (محاصل ادا کرنیوالے)	۴۰۰	۳۳۳
کھیت کے ملازم اور مزدور	۳۴۳	۲۲۴

۲۸۲ طبقہ الف۔ ذیلی طبقہ دوم۔ دوسرا ذیلی طبقہ جو اہم عنوان "پیداوار مال خام" کے تحت ہے وہ استفادہ فلزات سے موسوم ہے۔ اس میں تین درجے (۴ تا ۵) یعنی معادن فلزات معادنِ سنگ خارا و نمک وغیرہ اور ۶ زمرے ہیں (۱۹ تا ۲۴)۔ ملک سرکار عالی میں نمک نکالنے والے نہیں ہیں۔ معادن سے سخت پتھر نکالنے والے پہلی مرتبہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں ظاہر ہوئے اور اُسوقت اُنکی تعداد (۳۱۴۹) تھی اب اُن میں بیشی ہوکر (۴۸۸۳) ہو گئے ہیں۔ اسیطرح پر ۱۹۰۱ء والی ۱۳۹ کی قلیل تعداد سے بڑھکر معدنیات پر بسر کرنے والے اشخاص ۱۹۱۱ء میں ۱۵۳۲۵

ہوگئے اور اب انکی تعداد ۱۵۴۵۴ ہے جسکے منجملہ ۱۵۰۵۸ اشخاص ضلع ورنگل کے معادنِ زغال سے پرورش پاتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۱۱۵۵۰ تھے۔ اس دہ سالہ دوران میں ٹی کے معادن طلاً بند کر دئے گئے۔ مجموعی طور پر اس ذیلی درجہ کے تحت آنیوالے پیشوں کے انجام دینے والوں میں فیصد ۳۱ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

طبقہ الف کے مشمولہ دونوں ذیلی طبقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں اُن اشخاص کی تعداد میں جو بلحاظ اپنے پیشوں کے اس طبقہ کے تحت داخل ہوتے تھے فیصد ۱۰ کا انحطاط ہوا ہے۔

۲۸۳۔ طبقہ (ب) تیاری وسربراہی اشیاء مادّی۔ یہ طبقہ تین اہم ذیلی طبقات پر محتوی ہے یعنی صنعت وحرفت (۳) نقل وحمل (۴) تجارت (۵) صنعت وحرفت میں درجات ۲ تا ۱۸ زمرہ جات ۲۵ تا ۳۰ شامل ہیں۔ نقل وحمل میں درجات ۱۹ تا ۲۳ زمرہ جات ۴۰ تا ۱۲۰ داخل ہیں اور تجارت میں درجات ۲۴ تا ۴۰ اور زمرہ جات ۱۲۱ تا ۱۵۴ محدود ہیں۔ غرضکہ اسطرح سے کم از کم ۳۵ درجے اور ۱۳۰ پیشہ واری زمرے طبقہ (ب) میں شامل ہیں اور انکے منجملہ یہاں صرف ان زمروں کا بیان ممکن ہے جو زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

۲۸۴۔ ذیلی طبقہ سوم صنعت وحرفت۔ جو اشخاص صنعتی وحرفتی پیشوں پر بسر اوقات کرتے ہیں انکی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۱۸۲۷۳۳ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۱۷۱۸۳۰ ہوگئی ہے یا بالفاظ دیگر اس دہ سالہ دوران میں ۹ فیصد انحطاط ہوگیا۔ مختلف صنعتی وحرفتی پیشوں پر بسر کرنیوالوں اور حقیقی بالذات کام کرنیوالوں کی تعداد تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کی گئی ہے جو پیشے فی دس ہزار آبادی ایک سے بھی کم کے ذریعہ معاش ہیں اُن کو اس تختہ میں متروک کر دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صنعتی وحرفتی آبادی کا حصہ غالب لباس اور باشندگی کے صنائع میں مصروف ہے۔ یہاں سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ بمقابلہ دوسرے صنائع متذکرۂ بالا کے صنائع متعلقہ چرم وکھال، فلزات، خزفیات اور کیمیائی پیداوار میں حقیقی کام کرنے والوں کے تناسب سے پرورش پانیوالوں کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔

صنعتی وحرفتی آبادی کے دس ہزار نفوس کے منجملہ پیشہ کے ذریعہ پر بسر کرنیوالوں کی تعداد	پرورش پانیوالے نفوس	بالذات کام کرنیوالے (حقیقی کام کرنیوالے)
(۱) باشندگی	۲۵۶	۲۵۴
(۲) چرم وکھال وغیرہ	۱۷	۱۴
(۳) چوبینہ	۹۸	۱۰۰
(۴) فلزات	۵۲	۴۹
(۵) خزفیات	۶۶	۶۲
(۶) کیمیائی پیداوار	۱۳	۱۰
(۷) صنائع غذائیہ	۶۰	۶۲
(۸) صنائع لباس وغیرہ	۳۱۷	۳۳۲
(۹) صنائع تعمیر	۵۳	۵۷
(۱۰) صنائع متفرق	۶۷	۵۹

مردم شماری حالیہ میں ان پیشوں کے منجملہ زیادہ اہم پیشے انجام دینے والے اشخاص کی تعداد میں بمقابلہ مردم شماری سابقہ جو تغیرات رونما ہوئے ہیں اُن کا اب ذکر کیا جاتا ہے۔ صنائع بافندگی میں مجموعی طور پر فیصد ۵ کا انحطاط ہوا ہے جو بلاشبہ خرابی موسم اور اشاعت امراض وبائیہ کے سبب سے ہے جو اشخاص روئی کے بنولے نکالنے۔ صاف کرنے اور گٹھے باندھنے میں مصروف ہیں انکی تعداد میں سب سے زیادہ کمی (۵۰ فیصد) آئی ہے۔ اور جو لوگ کاتنے کلف لگانے اور بننے میں مصروف ہیں انکی تعداد میں ایک خفیف بیشی (۱۰ فیصد) ہوئی ہے۔ اُون دھننے اور کاتنے میں (۲۲) فیصد کی حد تک اور ریشم کی بافندگی میں ۳۷ فیصد تک کمی ہوئی ہے۔ اُدنی صنعتیں جو دیرطلب اور گراں لاگت دیسی طریقوں سے تیار ہوتی ہیں وہ کلوں کے بنے ہوئے غیر ممالک کے سامان کے مقابلہ میں سرسبز نہیں ہوسکتیں۔ بدیں ہنگام سالوں میں عموماً ریشمی کپڑے کی مانگ زیادہ نہیں ہوتی اور اس بات کے مدنظر کہ یہ دہ سالہ مدت مختلف حیثیتوں سے بالضبط رہی ہے یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے کہ اس صنعت میں اس قدر انحطاط ہوا ہے۔ رنگنے۔ صاف کرنے۔ چھاپے اور ریشہ دار اشیا کے تیار کرنے اور بھگونے کے کام بمقابلہ سابق اب ایک کثیر تعداد کو مصروف بکار رکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ صرف یہی پیشے ہیں جن میں عنوان بافندگی کے تحت تابعین کی تعداد میں اضافہ رونما ہوا ہے۔

۲۸۵۔ صنائع متعلقہ ملبوسات۔ یہ قسم صنعت جس میں صنعتی و حرفتی آبادی کا ایک حصّہ غالب مصروف ہے بقدر (۱۶) فیصد انحطاط ظاہر کرتی ہے جسکے باعث بلاشبہ وہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے ریشہ بافی میں کمی رونما ہوئی ہے۔ صنائع تعمیر و اغذیہ میں بھی علی الترتیب (۱۹) اور (۱۴) فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں صنائع متعلقہ چرم و کھال وغیرہ۔ چوبینہ و خزفیات میں علی الترتیب بقدر ۷۷۔ ۱۴۔ ۹ فیصد بیشی ہوئی ہے۔

۲۸۶۔ ذیلی طبقہ چہارم۔ نقل و حمل۔ پیشہ جات و صنائع متعلقہ نقل و حمل کے ذریعے قوت بسری کرنیوالوں کی تعداد از روئے مردم شماری حالیہ ۱۹۰۸۳ ہے اور اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۱۳۹۵۱) تھی گویا ۴۴ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ یہ زیادتی بالخصوص مالکان کشتی۔ ملاح۔ کشتی کو رسّی سے کھینچنے والے۔ پالکی بردار و مالکین پالکی۔ ملازمین ریلوے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے اضافہ پر محمول کی جاسکتی ہے۔ بلاشبہ مایوس کن موسموں کی وجہ سے بہت سے بھوئی جو کھیت کی مزدوری کرتے تھے اپنے آبائی پیشہ کی جانب پھر مائل ہوگئے ہونگے۔ ریلوے وغیرہ کی ملازمت کی بیشی حیدرآباد گدک لائن کی محبوب نگر تک افتتاح کی وجہ سے ہوئی ہوگی جو اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوئی۔

۲۸۷۔ **ذیلی طبقہ پنجم۔ تجارت۔** تجارت پر فی الوقت ۱۲،۱۸،۹۹۶ نفوس بسر کرتے ہیں۔ اور ان میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے فیصد (۷) کی زیادتی ہوئی ہے۔ اس ذیلی طبقہ میں بہت سے درجے اور زمرے شریک ہوئے ہیں اور اُن میں سے صرف چند عددی تغیرات کے متعلق جو زیادہ اہم ہیں یہاں ذکر کیا جا سکتا ہے۔ منجملہ ۳۴ پیشہ واری زمروں کے ذیل کے زمروں میں اُنکے متعلقہ پیشہ جات پر بسر کرنیوالوں کی تعداد میں ۳۰ فیصد سے زیادہ بیشی یا کمی واقع ہوئی ہے۔

زمرہ	فیصدی کمی
دلالی و کمیشن درآمد	۸۵
تجارت چرم و کھال	۳۸
تجارت چوبینہ (ہیمہ سوختنی) کارکرد چھال وغیرہ	۳۶
تجارت ظروف گلی و خشت و سفال	۴۳
تجارت اشیاء کیمیائی	۵۰
تجارت ماہی	۸۶
کرانہ فروش اور تیل نمک اور مصالحہ بیچنے والے	۴۴
بھیڑ بکری اور خنزیر فروخت کرنیوالے۔	۳۰
تجارت ذرائع نقل و حمل	۵۳

زمرہ	فیصدی بیشی
تجارت فلزات و مشینری وغیرہ	۱۶۸
مالکین و منتظمین ہوٹل وغیرہ	۳۶۲
دودھ مسکہ گھی مرغ و بیضہ فروش	۳۳۶
مٹھائی فروش	۱۸۰
تمباکو و افیون فروش	۴۲۲
تجارت سامان تعمیر ماسوائے خشت و سفال گیاہ وغیرہ	۳۱۸
تجارت ہیمہ سوختنی و انگشت وغیرہ	۵۳
ناشرین کتب و موسیقی وغیرہ	۸۶۶
پھیری کرنے والے تاجر	۵۰۶۳

مندرجہ بالا اکثر زمروں میں (۵۰۰۰) سے کم نفوس کی بیشی یا کمی ہوئی ہے جن میں ۵۰۰۰ سے زیادہ نفوس کی حد تک کمی یا بیشی پیدا ہوئی ہے اُن کو درج ذیل کیا جاتا ہے (صرف کامل اعداد درج کئے گئے ہیں)۔

بھیڑ بکری وغیرہ کی تجارت کرنے والوں میں ۷۰۰۰ سے زیادہ نفوس کا نقصان ہوا ہے۔
ذرائع نقل و حمل کی تجارت کرنے والوں میں ۸۰۰۰ سے " " " " "
کپڑے کی تجارت کرنے والوں میں ۱۸۰۰۰ سے " " " " "
مچھلی بیچنے والوں میں ۲۱۰۰۰ سے " " " " "
پنساریوں وغیرہ میں ۴۸۰۰۰ سے " " " " "
ناشرین وغیرہ میں ۷۰۰۰ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔
مٹھائی فروش وغیرہ میں ۸۰۰۰ " " " " "
اینڈھن وغیرہ کی تجارت کرنے والوں میں ۱۳۰۰۰ " " " "
تمباکو وغیرہ فروخت کرنیوالوں میں ۱۹۰۰۰ " " " "

دودھ وغیرہ فروخت کرنے والوں میں ۵۰۰۰ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

تین ذیلی طبقات کے مشتملہ مختلف پیشے انجام دینے والے اشخاص کی تعداد میں جو تفاوت پیدا ہوئے ہیں وہ طبقہ ب کے خاص عنوان کی جملہ تعداد میں فیصد (۰٫۵) کی خفیف کمی پر نتیجہ ہوئے ہیں۔

۲۸۸۔ **طبقہ ج۔ انتظامات عامہ وفنون حریت**۔ اس میں تین ذیلی طبقے ہیں۔ افواج عامہ (سرکاری) (۶)۔ انتظامات عامہ (۷)، علوم وفنون (۸)۔ پہلے میں چار درجے اور ۶ زمرے دوسرے میں صرف ایک درجہ۔ لیکن ۴ زمرے اور تیسرے میں ۵ درجے اور ۱۵ زمرے ہیں۔

۲۸۹۔ **ذیلی طبقہ ششم۔ افواج عامہ (سرکاری)** منجملہ ان چار درجوں کے جو اس عنوان کے تحت ہیں صرف دو لائق تذکرہ ہیں یعنی ۴۱ "فوج" اور ۴۲ "کوتوالی" شہنشاہی فوج متعینہ ملک سرکار عالی میں بوجوہات بدیہی ۴۴ فیصد کا اضافہ ظاہر ہوا ہے اور فوج سرکار عالی میں صرف ۳ فیصد کی بیشی ہوئی ہے۔ کوتوالی میں بشمول پاسبانان دیہی تقریباً ۶۰ فیصد کا اضافہ ہے۔ دہ سالہ دوران زیر ذکر کے اوائل حصہ میں ہندوستانی پولیس کمیشن کے تجاویز کی بناء پر کوتوالی اضلاع کی جدید تنظیم عمل میں آئی اور جمعیت میں اضافہ کیا گیا۔

۲۹۰۔ **ذیلی طبقہ ہفتم۔ انتظامات عامہ**۔ اس میں ۳ فیصد کمی ہوئی ہے اس کی وجہ وہ تخفیف ہے جو پاسبانوں کے سوا دوسرے عہدہ داران اور ملازمین دیہی کی تعداد میں کی گئی۔

۲۹۱۔ **ذیلی طبقہ ہشتم۔ علوم وفنون**۔ اس ذیلی طبقہ میں بھی تقریباً ۴ فیصد کمی ہوئی ہے اس کے تحت داخل ہونے والے ۵ درجوں میں دو یعنی ۸۰ "قانون" اور ۹۴ "تعلیم" میں ترقی اور بقیہ تین یعنی ۶۴ "مذہب" ۸۴ "طب" اور ۵۰ "ادب علوم وحکمت" میں کمی ہوئی ہے۔ "قانون" کے تحت جو اضافہ ہوا ہے وہ تعجب خیز ہے۔ ہر قسم کے قانون دانوں کی تعداد ۶۸۳۵ سے بڑھکر ۱۴۶۶۲ ہوگئی ہے یا بالفاظ دیگر اس دہ سالہ مدت میں بقدر فیصد ۲۹۰ کے اضافہ ہوا ہے۔ اور ان کے محررین۔ اور عرائض نویسوں کی تعداد ۲۸ سے ۷۰۰ تک ترقی کرگئی ہے۔ "تعلیم" کے بارہ میں بھی اس کے مماثل حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ پروفیسروں اور مدرسین وغیرہ کی تعداد ۴۰۵ سے ۲۳۵۰۶ ہوگئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں "مذہب" اور "ادب علوم وحکمت" ہر ایک کے تحت تقریباً ۴۰ کی اور "طب" کے تحت تقریباً فیصد ۵ کی کمی رونما ہوئی ہے۔

۲۹۲۔ **طبقہ د متفرق**۔ ڈاکٹر برٹلان کے قرار دادہ طبقات کے منجملہ یہ آخری طبقہ ہے اور اسمیں

۴ ذیلی طبقے (۹ تا ۱۲)، ۶ درجے (۵۱ تا ۵۶) اور ۱۲ زمرہ جات پیشہ (۱۸۰ تا ۱۹۱) شامل ہیں۔ ان کے منجملہ ذیلی طبقہ نہم میں انکا ذکر ہے جو اپنی آمدنی (سرمایہ) پر بسر کرتے ہیں اور اُن کی تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ذیلی طبقہ دہم "ملازمت خانگی" (گھروں کی نوکری) سے معلوم ہوتا ہے کہ گھروں کی نوکری کرنے والوں کی تعداد میں کم از کم ۱۸ فیصد کا گھٹاؤ ہوگیا ہے غیر معمرہ پیشے جو ذیلی طبقہ یازدہم کے تحت داخل ہوتے ہیں اُن کے ذکر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

۲۹۳۔ تقسیم پیشہ جات بلحاظ اسمات قدرتی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں مختلف ذیلی طبقات کی مقامی تقسیم بلحاظ خطہ ہائے قدرتی ظاہر کی گئی ہے حسب توقع بلدۂ حیدرآباد میں زراعت کا تناسب بہت کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ فیصد ۹ یا تقریباً نصف آبادی بلدہ نہ زراعت صنعت وحرفت اور تجارت پر اور نہ فنون پر بسر کرتی ہے۔ فیصد ۲۲ یا موخر الذکر کی نصف غیر معافی یا معافی (قلمی عسکری) ملازمت سرکاری پر بسر کرتی ہے اور ۱۴ فیصد خانگی ملازمت پر۔ ۵ فیصد سرمایہ کی آمدنی پر بسر کرتے ہیں۔ اسمات کی جانب توجہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں زراعت پیشہ کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اس کی وجہ غالباً سمت اول الذکر میں بلدۂ حیدرآباد کا شمول ہے لیکن دوسرے کل عنوانات کے تحت مرہٹواڑی سے تلنگانہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ صنائع میں اس کا تناسب خود بلدۂ حیدرآباد سے زیادہ ہے۔ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع میں پیشوں کی تقسیم کے درمیان جو تقابل پایا جاتا ہے اُس کو واضح کرنے میں تختہ بالا ممد و معاون ہوگا۔

خطہ ہائے قدرتی	تعداد بسر کنندگان فی دس ہزار نفوس آبادی بذریعہ				
	زراعت	صنعت و حرفت و شمول مصنوعات	تجارت و شمول نقل و حمل	فنون	دیگر پیشہ جات
ملک سرکار عالی	۴۹۹	۱۳۹	۱۱۳	۱۷	۲۳۳
بلدۂ حیدرآباد	۴۲	۱۳۵	۲۷۶	۵۵	۴۹۲
تلنگانہ	۴۲۶	۱۰۵	۱۳۳	۱۹	۲۴۷
مرہٹواڑی	۵۷۶	۱۰۱	۹۲	۱۳	۲۱۸

۲۹۴۔ پیشہ جات بلدہ حیدرآباد۔ بلدہ حیدرآباد کے اہم پیشہ جات کے متعلق زیادہ تفصیل کیساتھ اب ذکر کیا جاتا ہے تختۂ مندرجۂ حاشیہ پر ایک نظر ڈالتے ہی معلوم ہوگا کہ بلدہ کا پیشہ واری تفاوت ملک سرکار عالی کے مجموعی تفاوت سے کسقدر مختلف ہے۔ فطرتاً بلدہ حیدرآباد میں زراعت پر بسر کرنیوالے

ذرائع معاش	تعداد بسر کنندگان فی ہزار نفوس	
	بلدہ	ملک سرکار عالی
مویشی زراعت	۱۲	۴۹۴
صنائع باقی	۸۰	۳۵
چرمہ	۸	۱۳
اشیائے لباس و آرائش	۳۱	۸
نقل و حمل	۳۶	۴۴
تجارت اشیاء مابعد	۸۹	۱۶
ہوٹل چائے خانے وغیرہ	۱۰	۵
دیگر تجارت اشیاء متفرقہ	۱۰	۱۸
عساکر سرکاری	۷۷	۳۴
انتظامات عامہ	۱۱۹	۱۸
فنون	۹۹	۲۷
سرمایہ پر بسر کرنیوالے	۵۵	۱۶
خانگی ملازمت	۵۱	۲
غیر معمرہ پیشے	۱۳۹	۲۸
غیر بار آور	۴۴	۷۶
	۲۷	۲۶

بمقابلہ اضلاع کے بہت کم ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا تناسب (۱) اور (۴۱) کا ہے صنعت ریشہ بافی میں تناسب ۱ اور ۴ کا ہے۔ اسکے مقابلہ میں صنائع اغذیہ۔ ذرائع نقل وحمل۔ تجارت اشیاء بافتہ عساکر سرکاری۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ ملازمت خانگی اور آمدنی سرمایہ پر بسر کرنیوالوں کے لحاظ سے بلدہ کے تناسبات مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے تناسبات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تجارت اشیاء بافتہ صنائع اغذیہ۔ علوم وفنون۔ انتظامات عامہ۔ ملازمت خانگی۔ ذرائع نقل وحمل یا افواج عامہ کے ذریعہ ملک سرکار عالی میں بسر کرنے والے ہزار نفوس کے منجملہ ایک فرد کے مقابلہ میں بلدہ حیدرآباد میں علی الترتیب ۲۳-۳-۴-۵-۶ اور ۷ نفوس پڑتے ہیں جن کی بسر انہیں ذرائع معاش پر ہے۔ آمدنی سرمایہ پر بسر کرنیوالوں کا تناسب بلدۂ حیدرآباد میں حیرت انگیز طور پر بڑھا ہوا ہے کل ملک سرکار عالی میں اس طرح پر بسر کرنے والے ایک شخص کے مقابلہ میں بلدہ میں اسی قسم کے ۲۵ اشخاص پڑتے ہیں۔ غیر باآور پیشہ جات کا تناسب کل ملک سرکار عالی کے تناسب سے کچھ ہی زیادہ ہے۔

اب اُس فیصدی تناسب کا ذکر کیا جاتا ہے جو بلدہ کے مختلف پیشوں کے بالذات کام کرنیوالوں کا ملک سرکار عالی کے اسیطرح کے کل بالذات کام کرنے والوں کے ساتھ پڑتا ہے۔ زراعت کے لحاظ سے بلدۂ حیدرآباد میں بالذات کام کرنیوالوں کی تعداد جملہ تعداد میں فیصد صرف ۳ ہیں خاص پیداوار اُگانے والوں اور قابل فروخت باغبانی کرنیوالوں کے منجملہ ۶ فیصد بلدۂ حیدرآباد میں ہیں۔ بلدہ کے صنعتی کام کرنے والے ملک سرکار عالی کے جملہ تعداد کے منجملہ فیصد صرف (۵،۲) ہیں لیکن اگر فرداً فرداً ہر صنعت کا علحدہ لحاظ کیا جائے تو صنائع اغذیہ کے کام کرنے والے فیصد ۶ صنائع تعمیری کے کام کرنے والوں میں فیصد ۷ اور ذرائع نقل وحمل کی ساخت میں مصروف رہنے والوں کے منجملہ فیصد ۳۴ بلدہ میں پائے جاتے ہیں صنائع متعلقہ فرنیچر سازی۔ تیاری وفراہمی قوت برقی صرف حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں اسلئے ان صنائع کے بالذات کام کرنے والے بلدہ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذرائع نقل وحمل میں کام کرنیوالوں کی جملہ تعداد کے منجملہ ۵ فیصد بلدہ میں ہیں۔

سررشتہ جات پٹہ۔ تار اور ٹیلیفون کی ملازمت کرنیوالوں میں سے ۳۷ فیصد صرف بلدہ ہی میں ہیں تجارت میں بالذات کام کرنیوالوں کے منجملہ ۶ فیصد بلدہ میں ہیں لیکن "دلالی کمیشن اور برآمد" "تجارت چوبینہ" "تجارت پیداوار کیمیائی" اور "تجارت فلزات" میں علی الترتیب ۹۹-۷۲-۵۴ اور ۴۶ فیصد کام کرنے والے بلدہ میں ہیں۔ "تجارت ملبوسات واشیاء سنگار" میں مصروف بکار لوگوں کے منجملہ (۱۳) فیصد اشخاص بلدۂ حیدرآباد میں ہیں۔ "اسباب تعیش" کی تجارت کرنیوالوں میں سے ۲۳ فیصد

بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ فوج کا حصۂ غالب (۵۳ فیصد) بلدہ میں متعین ہے۔ انتظامات عامہ کے لئے ۱ فیصد تعداد کی حیدرآباد کو ضرورت ہے۔ جو لوگ علوم و فنون کے پیشے انجام دیتے ہیں انکے منجملہ ۱۱ فیصد یہاں ہیں۔ طبیب۔ ادیب و علوم و حکمت والوں کے منجملہ ۲۲ اور ۱۷ فیصد ہیں۔ آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والے زیادہ تر بلدہ ہی میں ہیں اور اسلئے اس طبقہ کے فیصد ۶۷ آدمی یہاں ہیں۔ ملازمت خانگی کرنے والوں کے منجملہ ۱۰ فیصد یہاں مصروف ہیں۔ محابس۔ دارالمجانین اور شفاخانوں کے حملہ رہنے والوں میں سے ۴۰ فیصد بلدہ میں رہتے ہیں۔

متصلہ صوبہ جات ہند کے بلاد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں مختلف پیشہ جات پر بسر کرنے والوں کی تعداد فی ہزار آبادی کا مقابلہ بلدہ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ اور بعض بلاد اہم ریاست ہائے ہند کیا گیا ہے۔ اسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ہنوز بلدہ حیدرآباد کو صنائع۔ پیشہ جات و فنون حریت کے معاملات میں بہت کچھ ترقی کرنیکی ضرورت ہے۔

بلاد	تعداد بسر کنندگان فی ہزار آبادی بذریعہ			
	زراعت	صنعت	تجارت	فنون
حیدرآباد	۴۲	۱۳۵	۲۷۶	۵۵
مدراس	۳۹	۳۷۰	۱۹۶	۱۲۴
بمبئی	۱۲	۳۰۳	۲۷۲	۲۹
بنگلور	۶۱	۲۸۸	۲۴۳	۷۷
بڑودا	۶۲	۲۳۴	۱۷۳	۹۳

۲۹۵۔ **بالذات کام کرنے والے اور تابعین**۔ بالذات کام کرنے والے اور تابعین کے درمیان فرق و تمیز کرنیکے متعلق عام ہدایات جو دئے گئے تھے وہ زیں قبل مذکور ہو چکے ہیں۔ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں چار اہم طبقوں اور ۱۲ ذیلی طبقوں میں بالذات کام کرنے والوں اور تابعین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ منجملہ (۱۲) ذیلی طبقات کے ۷ میں بالذات کام کرنے والے غالب ہیں اور سب میں ارفع تناسب ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جو معدنیات کے استفادہ میں مصروف ہیں نقل و حمل۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ اور اپنی آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والوں میں تابعین کا تناسب

نشان سلسلہ	طبقہ ذیلی	تناسب فیصدی بالذات کام کرنے والے	تناسب فیصدی تابعین
۱	استفادۂ حیوانات و نباتات	۵۴	۴۶
۲	استفادۂ معدنیات	۷۸	۲۲
	میزان طبقہ (الف)	۵۴	۴۶
۳	صنعت و حرفت	۵۱	۴۹
۴	نقل و حمل	۴۷	۵۳
۵	تجارت	۵۰	۵۰
	میزان طبقہ (ب)	۵۰	۵۰
۶	عساکر عامہ	۵۱	۴۹
۷	انتظامات عامہ	۴۷	۵۳
۸	علوم و فنون	۴۳	۵۷
	میزان طبقہ (ج)	۴۷	۵۳
۹	آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والے	۴۰	۶۰
۱۰	ملازمت خانگی	۵۲	۴۸
۱۱	غیر مصرحہ	۵۸	۴۲
۱۲	غیر بار کش	۵۴	۴۶
	میزان طبقہ (د)	۵۶	۴۴
	جملہ پیشہ جات	۵۳	۴۷

بالذات کام کرنیوالوں سے بڑھا ہوا ہے اور طبقہ آخر میں سب سے بڑھا ہوا ہے کل پیشوں کا مجموعی لحاظ کیا جائے تو بالذات کام کرنے والے فیصد (۵۳) اور تابعین فیصد ۴۷ ہوتے ہیں۔

۲۹۶۔ بالذات کام کرنیوالے اور تابعین کی مقامی تقسیم بلدہ حیدرآباد اور خطہ ہائے قدرتی میں بالذات کام کرنے والے اور تابعین کی تقسیم کا مطالعہ نہایت دلچسپ ہے۔

چاروں اہم طبقات پیشہ میں بالذات کام کرنیوالوں کا تناسب تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں بالذات کام کرنیوالوں کا جو قلیل تناسب ہے اس کی وجہ یہ امر واقعہ ہے کہ وہاں بہت کم عورتیں بالذات کام کرنیوالی ہیں۔ سوائے ملازمت خانگی کے کسی اور خود مختار پیشہ میں صرف رہنے والی عورتوں کی تعداد بہت کم ہے تلنگانہ میں زراعت کے تحت بالذات کام کرنیوالوں کی زیادہ تعداد اور وہاں کے محصول کی نوعیت (چاول وجوار) پر منحصر معلوم ہوتی ہے مرہٹواڑی میں جہاں کی خاص فصل کپاس ہے وہاں زراعت میں کام کرنیوالوں کا تناسب زیادہ نہیں ہے اسکے علاوہ ایک اور وجہ بھی ہے کہ کپاس خطۂ مرہٹواڑہ میں کام کرنیوالوں کی تعداد اول الذکر سے کم ہے متصلہ صوبہ جات علاقہ سرکار عظمت مدار کی طرف نقل وطن کرنیوالوں کی کثرت جیسا کہ باب "مقام ولادت" میں ذکر کیا جا چکا ہے مرہٹواڑی میں زیادہ ہے اور تلنگانہ کے مقابلہ میں بہت بڑھی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ تنومند و تندرست مزدور اس خطہ سے بمبئی کو بہ تعداد کثیر جاتے ہیں اور اسی کا سبب ہے کہ بالذات کام کرنے والوں کی تعداد گھٹی ہوئی ہے۔

اسمات	پیشہ جات زراعت	صنعت و حرفت	تجارت	علوم و فنون	دیگر خدمات
بلدہ	۴۹	۴۰	۴۳	۴۳	۵۰
تلنگانہ	۵۶	۵۲	۵۰	۴۵	۵۴
مرہٹواڑی	۵۱	۴۶	۴۷	۴۳	۵۵

۲۹۷۔ پیشہ اناث کل آبادی اناث ممالک محروسہ سرکار عالی تعدادی ۶۱۲۶۶۹۹ کے منجملہ فیصد ۴۳ نے اپنے آپکو بالذات کام کرنیوالا درج کرایا ہے۔ فی ہزار بالذات کام کرنیوالے ذکور کے مقابلہ میں کام کرنے والے اناث کی تعداد بلحاظ مختلف پیشہ جات و باعتبار درجہ بندی طبقات ذیلی مردم شماری حالیہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس تختہ کی رو سے بالذات کام کرنے والی عورتیں غیر مصرحہ پیشوں کے تحت غیر معمولی طور پر زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ غالباً خود ان کی ناقابلیت یا شمار کنندوں کی عدم صلاحیت ہے کہ انکے مختلف چھوٹے چھوٹے پیشوں کو صحیح عنوانات کے تحت قائم نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد سب سے زیادہ تناسب "غیر بار آور" پیشہ جات کے ذیلی طبقہ

نشان طبقہ ذیلی	تفصیل یا مصراحت	تناسب بالذات کام کرنیوالی عورتوں کا تناسب فی ہزار تمام کام کرنیوالے مرد و عورت کے مقابلہ میں
۱	استفادہ حیوانات و نباتات	۶۰۹
۲	استخراج فلزات	۴۳۶
۳	صنعت و حرفت	۵۸۱
۴	نقل و حمل	۴۶۱
۵	تجارت	۷۳۷
۶	مساکر سرکاری	۳۶۴
۷	انتظامات عامہ	۳۰۳
۸	علوم و فنون	۲۶۵
۹	ذاتی آمدنی پر بسر کرنے والے	۵۴۶
۱۰	ملازمت خانگی	۶۶۲
۱۱	غیر مصرحہ	۱۰۵۴
۱۲	غیر بار آور	۸۰۵

میں رونما ہوا ہے۔ یہاں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عنوان کے تحت آنیوالی عورتوں میں کم از کم فیصد ۹۶ بھیک مانگنے والی ہیں۔ اسکے بعد مصروف "تجارت" اناث کا درجہ ہے۔ جس خاص سامان کی وہ تجارت کرتی ہیں ان کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی" افواج عامہ" کے تحت اناث کی موجودگی اس بناء پر ہے کہ اس عنوان میں "کوتوالی" اور "پاسبانان دیہی" شامل ہیں۔ عورتوں کی ایک تعداد محکمہ تفتیش جرائم (خفیہ پولس) میں ملازم ہے اور بعض دیہات میں فرائض پاسبانی بجالاتی ہیں۔ عورتوں کو ذیلی طبقہ اول میں ذیلی طبقہ دہم "ملازمت خانگی" سے بھی زیادہ تناسب حاصل ہے کیونکہ بہت سی عورتیں زراعتی کاروبار میں بطور کھیت کے مزدوروں وغیرہ کے رقبہ جات دیہی میں کام کرتی ہیں اور صرف قصباتی "رقبہ جات میں" "ملازمت خانگی" انجام دیتی ہیں۔ وہ ذیلی طبقہ جس میں فطرتاً اناث کا تناسب کمترین ہے وہ "فنون" ہے۔ انکی تعلیمی حالت اور ہندوستان کے باشندوں کی طرز معاشرت جو مردانہ پیشوں اور کام میں عورتوں کی شرکت کے خلاف ہے اس خصوص میں مانع ترقی ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان (۶) میں مختلف پیشوں میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔ جن پیشوں میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ انکا اندراج تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اسکے لاحظہ سے واضح ہوگا کہ اسکے مندرجہ اکثر پیشے وہی ہیں جو لحاظ رسم و رواج و روایت عورتوں ہی کے پیشے تسلیم کئے جاتے ہیں اور انکی نوعیت ایسی ہے کہ انکے انجام دینے میں بہت کم جسمانی طاقت پر بار پڑتا ہے دوسرے پیشوں کے لحاظ سے ایک بھی پیشہ ایسا نہیں ہے کہ ان میں عورتیں عملی حصہ نہ لیتی ہوں۔ اگرچہ انمیں انکے غلبہ کا وہی مرتبہ نہیں ہے جو مذکورہ بالا پیشوں میں ہے مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ زراعت کے بعد جن خاص پیشوں کے ذریعہ عورتیں قوت بسری کرتی ہیں وہ صنائع غذائیہ صنائع ملبوس و سنگار۔ صنائع ریشہ بافی و صنائع عمارتی ہیں۔ ان پیشوں میں ممالک محروسہ کے بالذات کام کرنے والی عورتوں کے منجملہ فیصد ۷۰ سے زیادہ جذب ہوجاتی ہیں۔ اور بقیہ میں سے ۳۸ فیصد "غیر مصرحہ پیشوں" کے تحت داخل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ کی تفصیلی تحقیقات سے اس رخ کا پتہ لگ سکتا ہے جس جانب عورتوں کا کام مائل بہ ترقی معلوم ہوتا ہے۔

پیشہ جات	تعداد اناث بمقابلہ سو ذکور
ماہی فروش	۲۰۳
تمباکو وغیرہ تیار کرنے والے	۵۱٫۴
غلہ بھوننے والے	۴۹۳۲
چاول کوٹنے اور بھوسہ نکالنے والے	۳۱۹۴
میوہ پھول ترکاری بونے والے	۱۵۰۶
روئی کاتنے والے۔	۱۴۲۹
دودھ مسکہ۔ گھی فروخت کرنیوالے۔	۱۳۷۳
کھیت کے مزدور۔	۱۳۵۷
پان۔ سپاری۔ الائچی بیچنے والے۔	۱۲۵۰
کھیت کے ملازم	۱۲۳۴
ریشم بننے والے	۱۱۵۴
برف سوڈا لیمونیڈ وغیرہ فروخت کرنیوالے	۱۱۳۳

۲۹۸۔ زراعت اور بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد۔ زراعتی پیشہ کے اعداد درج حاشیہ کئے جاتے ہیں۔ میوہ جات پھول وغیرہ اگانے والوں میں معتدبہ اضافہ ہے لیکن اراضی کی آمدنی پر بسر کرنے والوں۔ عام کاشتکار۔ کھیت کے ملازم اور مزدوروں میں اناث کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے اس امر کے مدنظر کہ ملک سرکار عالی کے اناث کی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں فیصد ۶ء۹ کا انحطاط ہوا ہے معمولی کاشتکار اور کھیت کے مزدوروں میں جو عظیم کمی واقع ہوئی ہے وہ بہت کچھ موجب تردد معلوم ہوگی۔ صرف ترک وطن اس کی وجہ نہیں ہوسکتی۔ غالباً موسمی تغیرات۔ اشاعت امراض وبائیہ اور گرانی غلہ ایک بڑی حد تک اس کمی تعداد کے اسباب ہیں۔ باوجود ان حالات کے "میوہ پھول وغیرہ اگانے والوں" میں جو بیشی ہے وہ قابل لحاظ ہے۔

پیشہ جات	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران		تفاوت فیصد
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	
زراعتی رین کے محاصل کی آمدنی پر بسر کرنیوالے	۱۱۰۴۱۸	۱۱۳۴۰۷	+ ۲ء۶
معمولی کاشتکار	۶۴۴۶۲۴	۷۲۷۳۸۳	- ۱۱ء۴
کھیت کے ملازم اور مزدور	۵۸۶۸۵۱	۸۹۶۸۲۵	- ۳۴ء۶
میوہ۔ پھول وغیرہ بونے والے	۲۰۰۰۳	۵۳۴۹	+ ۲۷۳ء۹

۲۹۹۔ صنائع ریشہ بافی اور اناث۔ صنائع ریشہ بافی کے منجملہ صرف وہی صنائع درج حاشیہ کئے گئے ہیں جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ مصروف ہے صرف ایک مستثنیٰ "رنگنا دھونا وغیرہ" کے سوا جس میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں فیصد ۶۷ کا اضافہ ہے اس عنوان کے تحت کل مدات میں بالذات کام کرنیوالی عورتوں کے اعتبار سے بہت انحطاط رونما ہوا ہے۔

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد		تفاوت فیصد
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	
جملہ پیشہ ہائے بافتنی	۸۱۱۴۰	۱۰۶۷۴۲	- ۲۳ء۹
روئی صاف کرنا اور گٹھے باندھنا	۴۱۲۰	۲۰۶۳۶	- ۸۰ء۰
روئی کاتنا۔ کلف دینا۔ اور بننا	۵۹۹۰۶	۶۰۵۸۷	- ۱ء۱
رسی۔ سُتلی اور ڈوری بنانا	۲۰۸۲	۶۵۷۵	- ۶۸ء۳
اون صاف کرنے۔ کاتنے کمل وقالین بافی کرنیوالے۔	۷۰۰۶	۱۴۵۱۵	- ۵۱ء۷
ریشمی کپڑا بننے والے	۳۰۰	۳۷۴	- ۱۹ء۸
رنگنا دھونا۔ چھاپنا واجنا و بافتنی کا تر کرنا	۶۷۲۰	۴۰۱۵	+ ۶۷ء۳

۳۰۰۔ صنائع ملبوسات و سنگار میں مصروف بکار اناث۔ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ صنائع ملبوسات و سنگار میں مصروف بکار عورتوں کی سنہ ۱۹۱۱ء والی تعداد اور سنہ ۱۹۲۱ء کی تعداد میں جو تفاوت رونما ہوا ہے وہ بمقابلہ پیشہ جات متذکرہ تا ایندم کم ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دھونے اور صاف کرنے اور رنگنے والی عورتوں کی تعداد میں ایک محسوس بیشی

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران		تفاوت فیصد
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	
جملہ صنائع ملبوس سنگار	۹۷۳۳۲	۱۱۵۲۲۸	- ۱۵ء۵
خیاط وغیرہ	۱۷۰۱۳	۱۶۸۴۸	+ ۰ء۹
موچی	۱۵۶۸۷	۴۱۹۸۳	- ۶۲ء۶
گاذر	۵۵۷۹۹	۵۱۰۷۱	+ ۹ء۳
اصلاح ساز	۸۸۰۲	۵۰۱۳	+ ۷۵ء۶

اور اصلاح ساز۔ بال درست کرنے والی اور بالوں کی ٹوپیاں بنانیوالی عورتوں میں ایک کثیر زیادتی رونما ہوئی ہے۔

۳۰۱۔ **صنائع تعمیری اور بالذات کام کرنیوالی اناث**۔ اس دہ سالہ دوران میں صنائع متعلقہ عمارات میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں جو معتدبہ اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے عیاں ہوگا۔ اسکی وجہ ایک حد تک یہ امر واقعہ ہے کہ سررشتۂ آرائش بلدہ کی جانب سے بلدۂ حیدرآباد میں بہت سے آرائشی کام جاری ہورہے ہیں۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ "چونا جلانے والوں" "کھودنے والوں" کے محاذی جو اعداد ۱۹۱۱ء میں درج کئے گئے ہیں وہ حقیقی اعداد سے بہت کم معلوم ہوتے ہیں۔ صرف "معمار۔ رنگساز وغیرہ" عنوان کے تحت کمی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ دلہ گذشتہ میں جو لوگ اس عنوان کے تحت درج ہوئے تھے وہ اس دفعہ زیادہ صحت کیساتھ اس زمرہ کے دوسرے عنوانات کے تحت بلحاظ انکے مظنہ پیشوں کے درج ہوئے ہوں۔

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت فیصد
جملہ صنائع تعمیری	۲۳۳۱۴	۱۶۶۷۸	+۳۹٫۸
چونا جلانیوالے	۲۱۳۳	۸۸	+۲۳۲۳٫۸
مٹی کھودنے والے	۱۰۰۲	۱۸۱	+۴۵۳٫۱
سنگتراش خشت نما مستری وغیرہ	۱۹۹۴۳	۱۵۹۹۸	+۲۶٫۲
معمار وغیرہ	۲۳۶	۶۱۱	-۶۱٫۴

۳۰۲۔ **تجارت اشیاء غذائیہ اور مصروف بکار اناث**۔ صنائع تعمیر کے بعد تجارت اشیاء غذائیہ کے تحت مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں بیشی معلوم ہوتی ہے ان عورتوں کی تعداد میں جو دودھ۔ ترکاری غلہ تمباکو بیچتی ہیں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ ہوٹل چلانے والوں کی تعداد المضاعف سے زیادہ بڑھ گئی ہے مچھلی فروخت کرنے والی۔ پنساری۔ مٹھائی فروش بھیڑ بکری۔ سور۔ پرال اور گھاس اور چارہ بیچنے والی عورتوں کی تعداد میں بہت کمی ہوگئی ہے سب میں زیادہ اضافہ تمباکو فروخت کرنیوالیوں میں اور سب سے زیادہ کمی مچھلی بیچنے والیوں میں رونما ہوئی ہے۔

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت فیصد
جملہ اقسام تجارت اشیاء غذائیہ	۱۶۸۵۰۳	۱۵۱۲۷۲	+۱۱٫۳
شراب فروش وغیرہ	۶۶۳۰۷	۶۵۶۵۶	+۲٫۹
ہوٹل والے	۱۷۶	۶۵	+۱۷۱٫۸
ماہی فروش	۱۵۲۰	۷۷۲۲	-۸۰٫۳
پنساری	۱۳۰۴۶	۲۱۹۱۹	-۴۰٫۴
دودھ فروش وغیرہ	۲۰۷۱۸	۶۲۰۹	+۲۳۱٫۱
مٹھائی فروش وغیرہ	۷۰۸	۱۱۸۸	-۴۰٫۴
ترکاری فروش وغیرہ	۳۳۳۱۶	۲۸۰۱۹	+۱۸٫۹
غلہ فروش وغیرہ	۲۴۶۹۹	۱۴۸۱۵	+۶۶٫۸
تمباکو فروش وغیرہ	۵۰۴۹	۶۹۰	+۶۳۱٫۷
بھیڑ بکری وغیرہ فروخت کرنیوالے	۲۱۶۷	۳۱۸۹	-۳۲٫۰
پرال اور گھاس فروخت کرنیوالے	۷۹۷	۱۸۰۰	-۵۵٫۷

۳۰۳۔ **ذرائع معاش بلحاظ مذاہب**۔ امپیریل ٹیبل (۲۰) میں مختلف پیشوں کے بالذات کام کرنے والے اور تابعین کی تقسیم بلحاظ مذاہب دکھائی گئی ہے تختہ مندرجہ حاشیہ میں

مختلف مذاہب کے ہر ۱۰۰ پیروؤں میں مختلف پیشے انجام دینے والوں کی تعداد چار اہم عنوانات کی درجہ بندی کے لحاظ سے ظاہر کی گئی ہے۔ اقوام قدیمہ کے افراد کی بسر بر دکا انحصار ان کی حیثیت کے اعتبار سے زیادہ تر زراعت پر ہے۔ اسلئے تقریباً ۶۰ فیصد اقوام قدیمہ طبقہ الف۔ "پیداوار مال خام" کے تحت

طبقہ ہائے پیشہ	فیصد تقسیم بلحاظ مذہب						
	ہندو	جین	سکھ	مسلمان	عیسائی	پارسی	اقوام قدیمہ	دیگر
طبقہ الف	۵۷	۲۹	۳۹	۴۵	۳۳	۹	۶۰	۶
" ب	۲۶	۵۴	۱۲	۲۰	۱۷	۴۷	۱۷	۳۳
" ج	۵	۰	۳۶	۱۶	۳۲	۱۹	۲	۳۴
" د	۱۲	۹	۱۳	۱۹	۱۸	۲۵	۲۱	۲۷
میزان	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

مصروف بکار ہیں اور دوسرے پیشوں میں اُن کا تناسب کم ہے۔ بلحاظ کثرت تعداد پیروان جن مذاہب کو اہمیت حاصل ہے اُن کے منجملہ بالذات کام کرنے والے اور تابعین کے اعتبار سے اِس طبقہ کے تحت ہنود اول ہیں۔ ہر ۱۰۰ ہنود میں (۵۷) اِس طبقہ کے پیشوں پر اپنی قوت بسری کا انحصار رکھتے ہیں۔ دوسری طرف ہر ۱۰۰ مسلمانوں میں (۴۵) ایسے پیشے انجام دیتے ہیں۔

طبقہ ب۔ تیاری و سربراہی اشیاء مادی" میں بھی ہنود غالب ہیں اور ان کا تناسب مسلمانوں کے ۲۰ فیصد کے مقابلہ میں ۲۶ فیصد ہے۔ لیکن بقیہ دو طبقوں میں نسبتاً مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ طبقہ ج "انتظامات عامہ و فنون حریت" کے پیشوں میں ہنود کے ۵ فیصد کے مقابلہ میں مسلمان ۱۶ فیصد مصروف ہیں۔ طبقہ د۔ "متفرق" میں ۱۹ فیصد مسلمان ہیں اور اُنکے مقابلہ میں ۱۲ فیصد ہنود ہیں۔ آخری دونوں طبقوں میں عیسائیوں کا تناسب بھی ہنود سے زیادہ ہے۔

۳۰۴۔ پیشہ بلحاظ ذات۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۲۱) میں پیشہ اور ذات کے درمیانی تعلق کے مطالعہ کے لئے مواد فراہم ہے اور تختہ ضمیمہ (۸) ملحقہ باب ہذا اسی کے متعلق زیادہ نمایاں پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے۔ اگرچہ کہ ان ذاتوں میں سے اکثر کا ایک آبائی اور روایتی پیشہ ہے لیکن بر ایہم ان ذاتوں کا مقبول پیشہ کسی نہ کسی شکل میں زراعت بھی ہے۔ مندرجۂ حاشیہ پانچ ذاتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے افراد بمقابلہ اپنے آبائی پیشوں کے زراعت کی جانب زیادہ مائل ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس مادیت کے زمانہ میں برہمن اپنے آبائی مرشدانہ پیشے کو زیادہ نفع بخش نہیں پاتے اور اسی وجہ سے وہ اس کو ترک کرکے زیادہ سودمند پیشے اختیار کرتے جاتے ہیں۔ کلال شاید اس خیال سے کہ ایک چھتری کے لئے شراب فروشی باعث عزت

ذات	فی ہزار نمائندگان اقوام کاشتکار و آبائی پیشہ ور و خدام و خلام و ہنرکار ہائے ذیل کی تعداد	
	روایتی پیشے	زراعت
برہمن	۹۳	۲۰۰
کلال	۲۵۳	۴۳۸
منگلا	۲۱۲	۲۸۰
مترا سی	۱۱۷	۲۰۴
راجپوت	۷۲	۲۳۷

نہیں ہوسکتی۔ شراب فروشی سے زیادہ زراعت کرنے لگے ہیں۔ منگلا بحیثیت اصلاح ساز کے اور مترا سی بحیثیت شکاری کے صرف اپنے آبائی پیشوں پر قائم رہکر ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے کافی کمائی نہیں کرسکتے اس لئے اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے ان کو کسی دوسرے پیشے کو بھی انجام دینے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ انھیں ذرائع میں سے ایک زراعت بھی ہے اور وہ بہ تعداد کثیر اس میں مصروف ہیں۔ راجپوتوں کو بھی بلاشبہ اپنے آبائی پیشہ سپہ گری کے جوہر دکھانے کے کم مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ ایسا پیشہ اختیار کرتے جاتے ہیں جو اگرچیکہ کم مرتبہ ہے لیکن زیادہ نفع بخش ہے۔ وہ ذاتیں جن میں کاشتکاروں کا تناسب ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بھوئی۔ برہمن۔ دیونگ۔ کرما۔ لنگایت۔ منگلا۔ پنچال۔ راجپوت اور سالے ہیں۔ زیادتی سالے کے ۲ فیصد سے منگلا کے ۱۶ فیصد تک متفاوت ہے۔ اس کے برخلاف حسب ذیل ذاتوں میں جن کا آبائی پیشہ زراعت ہے ان میں مزارعین کے تناسب میں معتدبہ کمی اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوئی ہے:۔

ہٹکر (۲۹ فیصد) کاپو (۳۷ فیصد) کولی (۱۷ فیصد) مرہٹا (۲۳ فیصد) منور (۲۵ فیصد) لنگا (۱۷ فیصد)

انکے منجملہ دو ذاتوں ہٹکر اور کاپو میں کھیت کے مزدوروں کے تناسب میں علی الترتیب ۱۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور دوسری ذاتوں میں دوسرے پیشوں کے تحت اسی کے مماثل اضافہ ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسمی نشیب و فراز نے ان لوگوں کو عارضی طور پر ہی سہی دوسرے پیشوں کی جانب مجبوراً مائل کر دیا ہے۔

اب دوسرے پیشوں کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں مسلمانوں کے درمیان مزارعین کے تناسب میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ اس معاملہ میں شیخ بہت پیش ظاہر کرتے ہیں یعنے ۱۰ فیصد۔ انکے بعد مغل کا درجہ ہے جنکے مزارعین کے تناسب میں ۸ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سید اور پٹھان میں علی الترتیب ۶ اور ۵ فیصد زیادتی ہوئی ہے۔ دیسی عیسائی قوم میں بھی ایک فیصد کی خفیف بیشی رونما ہوئی ہے۔ اقوام قدیمہ کے مزارعین میں انحطاط پیدا ہوا ہے۔ اس بارہ میں بھیل کم متاثر ہوئے ہیں لیکن گونڈ۔ یرکلا اور لمباڑا قوموں کے مزارعین میں علی الترتیب ۲۹۔ ۱۴ اور ۱۲ فیصد کمی آئی ہے۔

۳۰۔ طبقات اسفل۔ اب ان پیشوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کو وہ لوگ انجام دیتے ہیں

جن پر بالعموم "طبقات اسفل" کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ان تمام طبقات کے متعلق اعداد و شمار بہم نہیں ہو سکتے۔ البتہ صرف وہ ذاتیں جن کے متعلق دونوں سنین ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء کے اعداد فراہم ہو سکتے ہیں ان کو درج حاشیہ کیا گیا ہے اس تختہ سے واضح ہو گا کہ مزارعین اور کھیت کے مزدوروں کی حیثیتوں سے ان کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان ذاتوں کا ایک کثیر تناسب دوسرے پیشوں میں جذب ہو چکا ہے۔

ذات	فی ہزار مالان کام کرنے والوں کے مجموعہ صرف پیشہ ہائے ذیل کی تعداد			
	کاشتکار		کھیت کے مزدور	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
چمار	۶۵	۶۸	۱۶۳	۲۳۵
ماد یگا	۹۲	۱۱۳	۲۳۴	۳۶۵
مہار	۱۱۹	۱۲۹	۲۱۲	۳۳۳

حصۂ دوم صنعت و حرفت

۳۰۶۔ مراتب ابتدائی۔ اس دہلہ میں بھی حسب مردم شماری سابق صنعتی کارخانہ جات کے منتظمین سے خاص تختہ جات صنعتی حاصل کئے گئے تھے۔ لیکن خاص تختہ جات کے جو نمونے جاری کئے گئے تھے۔ ان میں چند ضروری تغیرات کر دئے گئے تھے ۱۹۱۱ء میں "کارخانہ جات صنعتی" کا اطلاق ایسے کارخانہ جات پر کیا گیا تھا جنہیں ۲۰ یا اس سے زیادہ اشخاص کام کرتے ہوں لیکن اس دہلہ میں اس لفظ کے مفہوم کو وسیع کیا گیا تا کہ اس میں کل ایسے کارخانے داخل ہو جائیں جن میں ۱۰ یا اس سے زائد آدمی علیحدہ شمار پر کسی ایسے عمل پر مصروف ہوں جو کسی شئے یا جزو شئے کے بنانے تیار کرنے۔ آراستہ کرنے۔ مکمل کرنے یا کسی اور طرح پر قابل استعمال یا قابل نقل و حمل یا قابل فروخت بنانے کے متعلق ہو۔ اس میں ایسے صنائع داخل نہیں ہیں جو کسی خاندان کے افراد اپنے مشترکہ مفاد کے لئے دس سے کم مزدوروں سے کام لیکر انجام دیتے ہوں۔ اس تعریف کی غرض و غایت یہ ہے کوئی ادارہ جو کارخانہ کی نوعیت رکھتا ہو اور جہاں ایک مقررہ انتظام کے تحت مزدور جمع ہوتے ہوں اور فرداً فرداً معینہ اجرت پاتے ہوں اس میں داخل ہو جائیں اور ایسی خانہ ساز یا خاندانی صنائع خارج ہو جائیں جسکے لئے کسی خاندان کے افراد گھر کے اندر کام کرتے ہوں ۱۹۱۱ء میں صرف ایک تختہ منتظمین کارخانہ جات کے نام جاری کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ دو تختہ جات (الف و ب) کی خانہ پری کرائی گئی۔ تختہ الف کم و بیش تختہ صنعتی بابتہ ۱۹۱۱ء کے مماثل تھا لیکن بمقابلہ سابق زیادہ تفصیل کیساتھ امور ذیل کے متعلقہ مواد پر حاوی تھا۔ نوعیت کارخانہ ملکیت۔ انتظام کاروبار متعلقہ۔ نوعیت اصلی و ذیلی مصنوعات تیار شدہ۔ عملہ نگرانی کنندہ و ماہرین فن۔ قوت جس سے کام لیا جاتا ہے اور کارخانہ پارچہ بافی کی

صورت میں تعداد ماگہ تختہ ب (مجربہ جدید) میں امور ذیل کے متعلق مواد درج کرنیکی ضرورت تھی:۔
ماہرین فن وغیر ماہرین کاریگروں کی تعداد۔ جنس۔ عمر۔ قوم یا ذات اور مقام پیدائش۔ اور ماہر فن کاریگر کا شخصی پیشہ۔ عام تختہ جات مردم شماری سے ان تختوں کو کوئی واسطہ نہ تھا اور منتظمین کارخانہ کو بروقت دئے گئے تھے تاکہ اُن کو مکمل کرکے ۳۰ اپریل ۱۹۲۱ء پر ختم ہونے والے مہینے کے اندر واپس کردیں۔ غرضکہ اسطرح پر جو مواد حاصل ہوا وہ اپیریل ٹیبل ۱۲ میں درج کیا گیا ہے جو حسب ذیل، حصوں میں منقسم ہے۔

حصۂ اول۔ گوشوارہ کارخانہ جات موقوعہ ملک سرکار عالی جن کی درجہ بندی بلحاظ نوعیت و حیثیت کی گئی ہے اور اس میں اس کی بھی تفصیل درج کی گئی ہے کہ کن میں قوت میکانی سے کام لیا جاتا ہے اور کن میں نہیں۔

حصۂ دوم۔ تقسیم صنائع بلحاظ اضلاع و بلدہ حیدرآباد۔

حصۂ سوم۔ درجہ بندی کارخانہ جات بلحاظ طبقہ مالکین و منتظمین۔

حصۂ چہارم۔ ذات یا قوم اور مقام ولادت کاریگران ماہر فن اور ان کی درجہ بندی بلحاظ صنعت و پیشہ

حصۂ پنجم۔ ذات یا قوم اور مقام ولادت کاریگران غیر ماہر فن جن کی درجہ بندی بلحاظ صنعت مفوضہ بھی کی گئی ہے۔

حصۂ ششم۔ تفصیل قوت جس سے کارخانہ میں کام لیا جاتا ہے۔

حصۂ ہفتم۔ کارخانہ جات پارچہ بافی میں زیر استعمال ماگہ کی تعداد۔

ان تختہ جات میں جو اعداد و شمار درج ہیں ان کا گوشوارہ آخری تختہ جات ضمیمہ ملحقہ باب ہذا میں درج کیا گیا ہے۔

۳۰۷۔ پیداوار خام۔ صنائع کے وجود کے لئے پیداوار خام کی موجودگی کی ضرورت ہے جو کام میں لایا جاسکے ملک سرکار عالی میں ایسے خام پیداوار کی کمی نہیں ہے۔ کپاس اور اجناس روغندار کی کثیر مقدار میں کاشت اور برآمد ہوتی ہے۔

۳۰۸۔ روئی۔ روئی کے مختلف اقسام جو اس ملک میں بوئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) گاؤرانی۔ یہ ایک ملکی لانبے ریشہ کی نرم و نفیس اور مضبوط روئی ہوتی ہے جو گراں نرخ پر بکتی ہے۔ یہ کل مرہٹواڑی میں پھیل گئی ہے۔

(۲) مغربی۔ یہ زیادہ تر اراکچور میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ قسم بھی خاصی نرم اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی قیمت رُو بہ ترقی ہے۔

(۳) کوکناڈا یا لال کپاس - یہ ایک خراب قسم کی سفید روئی ہوتی ہے جو تعلقہ ورنگل کے ایک قلیل رقبہ میں محدود ہے۔

(۴) بھارت - یہ چھوٹے ریشہ والی ایک قسم ہے جو برار، خاندیس اور احمد آباد سے لائی گئی ہے یہ روئی چھوٹی گڑھیں دار نہایت سفید لیکن کمزور ہوتی ہے۔

(۵) کمبوڈیا - یہ قسم ریگڑ کے اراضیات کے لئے موزوں نہیں ہے لیکن تلنگانہ کے اراضیات چلکا یعنی خشکی پر اچھی طرح اُگتی ہے۔

بعد میں معلوم ہوگا کہ ایک مستثنیٰ صنعت معدنی کے سوا دوسری صنائع ملک کے مقابلہ میں صنعت پنبہ کی مختلف اصناف میں زیادہ سرمایہ لگا ہوا ہے اور یہی کثیر التعداد اشخاص کا ذریعۂ معاش ہے۔ تختۂ ذیل میں رقبہ جات زیر کاشت پنبہ اور اس کی پیداوار کا وزن (۴۰۰ سیر وزنی گٹھوں میں) بدوران دہ سالہ گزشتہ درج کیا گیا ہے۔

سنہ	رقبہ زیر کاشت پنبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار گٹھوں میں
سنہ ۱۳۲۰ ف م سنہ ۱۹۱۰-۱۱ ع	۳۵۶۱۸۹۷	۵۴۳۱۱۲
سنہ ۱۳۲۱ ف م سنہ ۱۹۱۱-۱۲ ع	۳۲۲۶۴۷۲	۳۲۰۹۲۸
سنہ ۱۳۲۲ ف م سنہ ۱۹۱۲-۱۳ ع	۲۸۸۷۵۱۴	۳۶۹۲۱۴
سنہ ۱۳۲۳ ف م سنہ ۱۹۱۳-۱۴ ع	۳۶۵۳۳۲۷	۷۰۰۲۵۷
سنہ ۱۳۲۴ ف م سنہ ۱۹۱۴-۱۵ ع	۳۶۰۵۱۸۱	۶۱۰۷۹۱
سنہ ۱۳۲۵ ف م سنہ ۱۹۱۵-۱۶ ع	۲۹۶۳۸۰۶	۶۱۶۶۳۴
سنہ ۱۳۲۶ ف م سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع	۳۱۹۹۵۸۷	۷۰۶۷۰۳
سنہ ۱۳۲۷ ف م سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	۳۴۵۱۳۱۰	۸۱۶۹۰۱
سنہ ۱۳۲۸ ف م سنہ ۱۹۱۸-۱۹ ع	۲۴۰۵۷۳۶	۶۴۲۸۳۲
سنہ ۱۳۲۹ ف م سنہ ۱۹۱۹-۲۰ ع	۳۰۹۴۵۲۳	۷۴۹۴۰۰

سررشتہ زراعت کے مساعی کی بدولت اور خاصکر قیام مزرعہ جات اور عمدہ قسم کے تخم کی تقسیم کی وجہ سے پیداشدہ روئی کی نوعیت میں متذبذ ترقی ہوئی ہے اور ملکی گاؤرانی قسم جس کی جگہ بتدریج بھارت نوعیت کی غیر ملکی قسم حاصل کر رہی تھی پھر اپنی اصلی حالت پر آگئی۔ مزرعہ پرھنی میں جو تخم گاؤرانی کی اشاعت کے لئے قایم کیا گیا تھا گاؤرانی اور بھارت اقسام پہلو بہ پہلو ایسی زمین پر بوئے گئے جو قسم موخرالذکر کے لئے موزوں تھی اور عملاً ثابت کیا گیا کہ جو خیال بھارت کی زیادہ بار آوری کے متعلق پھیلا ہوا ہے وہ غلط ہے۔

۳۰۹ - اجناس روغندار جس طرح سے کہ پنبہ کی کاشت کم وبیش مرہٹواڑی میں محدود ہے اسی طرح پر اجناس روغندار کی پیداوار تلنگانہ میں محدود ہے۔ اجناس روغندار کے منجملہ زیادہ اہم ارنڈی۔ تل۔ سرسوں۔ ولایتی مونگ پھلی۔ کرڑ۔ کریلا اور امباڑا ہیں۔ تختہ ذیل میں انکے رقبہ جات مزروعہ اور پیداوار بدوران دہ سالہ گزشتہ درج کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کے دیگر حصص سے زیادہ تلنگانہ میں خودرو ارنڈی پیدا ہوتی ہے

سنہ	رقبہ زیر کاشت			پیداوار بحساب ٹن		
	تل	سرسوں	ارنڈی۔ دلائی ہونگ اور متفرق اجناس روغنکدار	تل	سرسوں	ارنڈی۔ دلائی ہونگ اور متفرق اجناس روغنکدار
۱۳۲۰ف ۱۹۱۰-۱۱م	۶۷۷۶۷۹	۶۳۱۲۵۰	۱۵۹۲۷۴۲	۳۶۴۲۶	۳۰۳۶۳	۹۶۲۸۳
۱۳۲۱ف ۱۹۱۱-۱۲م	۶۶۳۸۸۹	۶۰۳۴۵۴	۱۵۹۲۴۲۹	۳۵۳۷۸	۲۶۸۱۳	۸۸۳۲۹
۱۳۲۲ف ۱۹۱۲-۱۳م	۶۴۹۰۶۱	۵۱۲۳۵۲	۱۳۹۷۲۳۱	۳۲۴۹۸	۱۷۲۸۶	۶۸۵۰۳
۱۳۲۳ف ۱۹۱۳-۱۴م	۶۱۲۰۰۱	۴۱۲۵۶۰	۱۳۹۱۸۰۶	۲۵۰۹۸	۱۲۵۱۳	۸۲۶۲۷
۱۳۲۴ف ۱۹۱۴-۱۵م	۵۹۸۹۴۵	۲۲۳۹۷۰	۱۵۳۶۷۰۵	۳۶۸۵۷	۸۹۱۸	۹۴۸۳۲
۱۳۲۵ف ۱۹۱۵-۱۶م	۵۴۶۱۴۱	۲۸۰۰۴۶	۱۳۹۰۹۶۶	۲۲۲۷۴	۱۲۲۹۴	۹۲۵۹۰
۱۳۲۶ف ۱۹۱۶-۱۷م	۵۶۸۹۲۷	۲۲۱۲۲۶	۱۹۰۹۲۷۹	۳۰۶۱۱	۱۵۹۵۶	۹۲۴۶۰
۱۳۲۷ف ۱۹۱۷-۱۸م	۵۸۹۲۷۸	۳۴۰۵۲۱	۱۵۴۶۷۷۴	۱۹۴۰۹	۱۹۲۹۳	۹۱۳۵۰۰
۱۳۲۸ف ۱۹۱۸-۱۹م	۵۱۲۱۰۶	۲۱۶۳۲۴	۱۱۶۰۵۷۵	۱۳۹۷۳	۶۹۱۲	۷۷۰۲۱
۱۳۲۹ف ۱۹۱۹-۲۰م	۵۳۷۵۹۴	۲۲۹۷۳۷	۱۳۸۷۷۴۵	۲۱۰۹۴	۷۴۱۵	۳۵۲۶۴

تاہم تیل نہیں بلکہ تخم بڑی مقدار میں برآمد ہوتا ہے۔ کسی وسیع پیمانہ پر تخم سے تیل نکالنے کی بہت کم کوشش ہوئی ہے۔ اسلئے اس کی کھلی کے فوائد سے جو نہایت قیمتی کھاد ہوتا ہے ملک محروم ہو جاتا ہے

اڑنڈی کی طرح مہوا بھی جنگل میں پیدا ہوتا ہے۔ مہوے کے خاص پیداوار یہ ہوتے ہیں:-

(۱) گل مہوہ جس کی صورت ملائید ارموم کی سی ہوتی ہے۔ اس میں شیرینی کی ایک معتدبہ مقدار ہوتی ہے۔ خمیر کے ذریعے سے الکحل میں مبدل ہو جاتی ہے۔ علاوہ دیسی شراب جو اس ملک میں پی جاتی ہے اسی پھول سے کھینچی جاتی ہے۔ (۲) تخم مہوہ جس سے ایک قیمتی اور قابل فروخت تیل حاصل ہوتا ہے۔ اس تیل کا نقطۂ گداز دوسرے روغنیات سے اونچا ہے۔ اسلئے ایسے تیلوں کی تیاری میں کام میں لایا جاتا ہے جن میں قوام کی ضرورت ہو۔ یہ مصنوعی مکھن اور صابن بنانے میں کارآمد ہوتا ہے۔

(۳) چھال جس سے ایک عمدہ ہلکا رنگ نکلتا ہے۔

۳۱۰ پیداوار جنگلات۔ جنگلات اقتصادی قدر و قیمت کے درختوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ چوبینہ پیدا کرنیوالے درخت مثلاً ساگوان۔ شیشم۔ بلدوا۔ انجن۔ بیجاسال۔ ناولی کے علاوہ رنگ پیدا کرنیوالے درخت مثلاً پلاس (ڈھاک)۔ سلگر نیگا۔ سورنجی یا تو گر موگلی اور کالا اندرجو اور ریشہ پیدا کرنیوالے درخت جیسے پدا آری۔ کتیرا۔ بانس کیوڑا (شاگاماٹا) بھی پائے جاتے ہیں اور عناب اور املتاس ہوتا ہے جس سے دباغت کے کام کی چھالیں نکلتی ہیں۔

۳۱۱ معدنیات۔ ملک سرکار عالی کی معدنی دولت میں سے کوئلہ (زغال) قابل ذکر ہے جو سنگارینی موقوعہ ضلع ورنگل کے معادن زغال سے برآمد ہوتا ہے اور ملک کے دوسرے مقامات مثلاً بلاپلی۔

کماورم۔ بنڈیلا۔ چنور۔ تانڈور۔ اکسا پور۔ انتر گاؤں۔ ساستی اور پادنی میں بھی اس کی موجودگی کا علم ہے۔ زمانۂ قریبہ تک مقام مٹی تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور میں برآمدگی طلا کا کام جاری تھا۔ تعلقۂ پالونچہ ضلع ورنگل میں سُرمہ کا ایک وسیع رقبہ پایا گیا ہے اور وہاں سے جو سُرمہ کا نمونہ حاصل کیا گیا ہے وہ سرمہ منسلوں کے لئے اچھی طرح کارآمد ہے۔ لوہے کی کانیں متعدد مقامات پر بالخصوص اضلاع گلبرگہ شریف۔ ورنگل۔ عادل آباد۔ کریم نگر اور میدک میں پائی جاتی ہیں چنتر الا ضلع نلگنڈہ میں تانبے کا بھی پتہ لگا ہے۔ سفید پتھر جو مکانات کے فرش اور چھت اور مطابع میں کارآمد ہوتا ہے وسیع پیمانہ پر ضلع گلبرگہ کے مقامات تانڈور۔ چنچولی۔ سیڑم۔ ناوندگی۔ چتیاپور۔ واڑی اور شاہ آباد میں برآمد ہوتا ہے۔ موضع سورج پور۔ تعلقہ لنگسگور کے باشندے زمین سے شوریت کا مادہ تحلیل کرکے سجی کھار حاصل کرتے ہیں۔ یہ کھار چرمی مصنوعات میں کارآمد ہوتے ہیں۔

۳۱۲۔ مزرعہ جات زراعتی۔ بہرحال یہ تو واضح ہوگیا کہ ملک سرکار عالی مختلف اقسام کے نفع بخش صنائع کی ترقی کے لئے کسی مواد یا مال کا محتاج نہیں ہے۔ ملک کے سرمایہ داروں کے سامنے جو بالعموم ایسے معاملات میں جھجکتے ہیں ایسے صنائع جاری کرنے کے مفاد کو ثابت کرنے سے قبل سررشتہ صنعت و حرفت و تجارت کو جو اس دہ سالہ دوران میں قایم ہوا ہے بہت کچھ کام انجام دینا ہے۔ فی الوقت سررشتۂ زراعت نے مقامات مندرجۂ ذیل میں مزرعہ جات بغرض تجربہ و تشریح و ثبوت قایم کئے ہیں۔

(۱) پرتھنی۔ یہاں کے مزرعہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص گاورانی تخم پھیلائے تاکہ اس نوعیت کی کپاس کی ملک میں وسیع پیمانہ پر کاشت ہونے لگے۔ اس کوشش میں بھی کامیابی ہوئی کہ زمین کو نقصان پہنچائے بغیر کپاس کے پودوں کی قطاروں کے درمیان سونگ پھلی پیدا کرکے آمدنی کو اُلمضاعف کیا جائے۔ پیوند لگانے کے بعض تجربات نے اس عمل کی فائدہ مندی کا ثبوت دیا مثلاً نامبھری کا جو ایک بڑے بنڈے کی ریشہ دار روئی گاورانی کی مثل نرم لیکن کمزور ہوتی ہے گاورانی کے ساتھ پیوند لگایا گیا تو لانبے ریشہ کی نرم و نفیس روئی پیدا ہوئی جس میں موخرالذکر کی طرح تار کے تناؤ کی صلاحیت تھی۔

(۲) کاماریڈی۔ یہ مزرعہ منیلکر کی کاشت کے لئے مختص ہے۔ اس سے رعایا پر ثابت کیا گیا کہ کسطرح "گیا" یا SUPPORTS کے پر کفایت استعمال سے کھیت کو ٹھیک طور پر کھاد دیکر منیلکر کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ کمبوڈیا اور ایری ERI قسم کے ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے تجربات

بھی یہاں کامیاب رہے۔ چونکہ تلنگانہ کے زمینات میں فاسفورک ایسڈ کم ہوتا ہے اس لئے وہاں کی پیداوار اطمینان بخش نہیں ہوتی۔ یہاں دکھایا گیا کہ وہاں کی فصل میں کیسے ترقی دیجا سکتی ہے اور فاسفوٹک کھاد دیکر کسطرح پالے سے نجات مل سکتی ہے اور نیز یہ کہ پُر منفعت فصل کا دور جیسے کمبوڈیا یا مصری روئی کا کس طرح قایم کیا جاسکتا ہے۔

(۳) آلیر۔ یہاں ایک ایسی افتادہ اراضی پر مزرعہ قایم کیا گیا جس کی مٹی کھار کی تھی اور جس پر گھاس تک نہیں اُگتی تھی۔ پانی کا مناسب نکاس قائم کرکے اور کھاد دیکر زمین قابلِ زراعت بنائی گئی۔ اور نیشکر۔ ارنڈی اور کمبوڈیا روئی اس پر بوئی گئی۔ اس سے رعایا پر ثابت ہوگیا کہ ایک ناقص زمین کو دانائی کیساتھ مناسب کھاد دیکر کس طرح سیر حاصل بنایا جاسکتا ہے۔

(۳) محبوب نگر۔ یہ مزرعہ کمبوڈیا روئی کے لئے جو پانی دے کر اور بلا پانی بوئی جاتی ہے اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی غرض سے ارنڈی کی کاشت کے واسطے محدود ہے۔

(۵) اُپل۔ اس مزرعہ میں کاشت برنج کیلئے فاسفیٹ کھاد کی فائدہ مندی ثابت کی جاتی ہے کمبوڈیا روئی۔ نیشکر۔ ولایتی مونگ اور آلو بدل بدل کر بوئے جاتے ہیں۔

(۶) سنگاریڈی۔ یہ مزرعہ میوے اور ترکاریوں کے لئے قایم کیا گیا ہے اور آئندہ کمبوڈیا قسم کی روئی کا یہ مرکز بنایا جائیگا۔

۳۱۳۔ سرکاری کارخانہ جات وغیرہ تحت سررشتہ صنعت و حرفت۔ سررشتہ صنعت و حرفت کے مساعی فی الوقت سررشتہ کے چار کاموں میں محدود ہیں (۱) کارخانہ قوت الکحل (۲) کارخانہ صابون سازی (۳) کارخانہ تشریح و تعلیم پارچہ بافی (۴) دارالتجارب صنعتی۔ کارخانہ الکحل کا بڑی کی غرض و غایت یہ ہے کہ نہایت قوی شراب کی روح اور اثیر تیار کی جائے اور ان پیداوارو کو اندرونی سلگنے والے انجنوں کے ایندھن کے کام میں لایا جائے۔ عمارات قریب الختم ہیں اور مشینری و ساز و سامان کی تنصیب کے ساتھ ہی کارخانہ کا کام آغاز ہو جائے گا۔ صابون سازی کے کارخانے نے کام شروع کر دیا ہے۔ چونکہ اجناس روغندار اس ملک کے نہایت اہم پیداوار میں سے ہیں اور ان کی کثیر مقدار سالانہ برآمد کی جاتی ہے اسلئے صابون سازی کی صنعت جاری کی گئی کہ تیل کی مانگ بڑھے اور روغن براری کی مقامی صنعت کے لئے ایک وجہ تحریک پیدا ہو۔ دستی ماگھہ پر بننے کا طریقہ اس ملک کی خاص گھریلو صنعتوں میں داخل ہے اسلئے تشریح و تفہیم پارچہ بافی کا کارخانہ قایم کیا گیا تاکہ خواہشمندوں کو فلائی شٹل والے ماگھ پر بننا

سکھایا جائے اور عملی ثبوت و توضیح سے مقامی جلاہوں کے درمیان اس قسم کے مال کی ترویج کیجائے دارالتجارب صنعتی کے کیمیاسازوں نے ایسے اُمور کے تجربے کئے جیسے کہ گل مہوہ کا تحفظ۔ تخمیر الکحل۔ مورکا تیل سرشش سازی۔ خون کے ALBUMINS پلاس اور نیم سے ALKALOISS (کھار) کا استخراج۔ امتحان و معیار سازی PHARMACEUTICAL ادویہ۔ رنگنا اور نباتاتی رنگ بنانا۔ روغنیات اصلی کی کشید اور نہائی مال کی تیاری۔ سیندھی اور تاڑی سے شکر سازی۔ دود اور دود کی پیداوار۔ السی کے تھونٹھ سے کاغذسازی کے لئے مسالہ تیار کرنا۔ روغنی انٹوں کا بنانا۔ اور دوسری متفرق چیزیں جیسے PAPERSIZING کے لئے رال کا صابون بنانا اور پڑم تیار کرنا۔ اور ملک سرکارعالی کی مختلف منڈیوں سے جمع کئے ہوئے تخم روغندار میں مقدار و ہیئت دریافت کرنا وغیرہ۔ چار کارآموزوں کو رنگ سازی۔ دواسازی۔ بوٹ کی پالش اور سرشش بنانے کی تعلیم دی گئی جن میں سے دو اپنی اپنی صنعت میں بہ کامیابی کام کر رہے ہیں دارالتجارب کا ایک کیمیاساز انگلستان کو بھیجا گیا جہاں وہ جامعہ لیڈز میں چرمی صنائع کی تعلیم پا رہا ہے اور ایک دوسرا کیمیاساز لاکھ سازی کی تعلیم انڈین انسٹیٹیوٹ آف سائنس بنگلور میں پا رہا ہے۔ واپسی کے بعد اول الذکر سررشتۂ صنعت و حرفت کے تحت کام کرے گا اور مقامی تیار کئے ہوئے چرم و کھال کی صنعت کو ترقی دیگا اور جو لوگ اس صنعت کا کاروبار کرنا چاہیں ان کو فنی مشورہ دیگا اور موخرالذکر سررشتۂ جنگلات کے تحت بعض قبہ جات صحرائی میں جو اس غرض کے لئے موزوں ہوں لاکھ کی صنعت کو جاری کریگا۔

پس اس طرح پر اس دہ سالہ دوران یا کم از کم اس کے نصف آخر میں ملک کی صنعتی ترقی کی رفتار میں روانی پیدا کرنے کی مختلف کوششیں کی گئیں۔ ملک سرکارعالی میں پیداوار پنبہ کی کثرت کے مدنظر پارچہ بافی اور خاصکر ناگپٹنے کے کارخانہ جات کے لئے وسیع گنجائش ہے بمبئی کے بعض مالکان گرنی سے ناندیڑ اور لاتور میں دو گرنیاں قائم کرنیکے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔

۴۱۳۔ **کارخانہ جات صنعتی کی نوعیت اور انکی تقسیم** تختہ ضمیمہ نشان (۱) سے کارخانہ جات صنعتی کی تقسیم اور ان میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد بالتفصیل واضح ہوگی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کارخانہ جات کے علاوہ ملک سرکارعالی میں چند اور کارخانے بھی ہیں جو بوجہ قحط سالی بوقت مردم شماری چالو نہ تھے۔ تختہ مندرجہ ذیل سے جو تختہ محولہ بالا کا گوشوارہ ہے ملک کے کارخانے کے متوقعہ کارخانوں کی نوعیت اور ان کی تعداد اور بوقت مردم شماری جتنے اشخاص انہیں مصروف بکار تھے انکی تعداد معلوم ہوگی منجملہ کل تعداد کارخانہ جات کے ۱۰۰ دوامی چلنے والے

ہیں اور ۱۰۰ موسمی چلنے والے ان میں سے دو دستی قوت سے اور بقیہ کسی نہ کسی نوعیت کی میکانی قوت سے کام لیتے ہیں۔ ان کارخانہ جات کی تعداد غالب (۱۱۸) بھاپ کی قوت سے چلتے ہیں۔ ۸۹ پارچہ بافی ایک ایک چوبینہ۔ فلزات۔ اور بہم رسانی و ترسیل قوت ہائے مادی۔ ۱۱ صنائع غذائیہ۔ ۶ معدنیات اور ۹ تیاری ذرائع نقل و حمل سے متعلق ہیں۔ ۱۳ کارخانے (جو سب کے سب صنائع غذائیہ سے متعلق ہیں) تیل سے چلتے ہیں اور ۴ کارخانے جو کیمیائی پیداوار سے متعلق ہیں بھاپ سے چلتے ہیں۔ صرف پانچ کارخانے قوت برقی سے چلتے ہیں ان میں سے تین کیمیائی پیداوار اور ایک ایک معدنیات اور صنائع اسباب تعیش سے متعلق ہیں۔ ان میں سے ۴ اپنی قوت برقیہ بیرون سے لیتے ہیں اور ایک اپنی عمارت میں قوت پیدا کرتا ہے۔

قسم صنعت	تعداد کارخانہ جات	تعداد اشخاص مصروف بکار
بافتنی	۹۹	۷۵۱۹
چوبینہ	۱۳	۵۸۲
فلزات	۱	۷۸۸
قوت مادی	۱	۱۴۴
ظروف گلی	۱	۵۰
کارہائے کیمیائی	۷	۱۳۴
صنائع غذائیہ	۳۱	۱۷۱۸
معادن سنگ خارا	۹	۳۹۳۸
ذرائع نقل و حمل	۲۲	۴۳۳۲
معادن	۱	۱۳۱۷۴
تعیش	۱۰	۳۵۳
ملبوسات	۳	۶۱
چرم و دیگر صنائع	۲	۶۴

۳۱۵۔ صنائع بافتنی۔ ملک سرکار عالی میں پنبہ کی کثیر پیداوار کے مدنظر صنائع بافتنی کے لئے نہایت وسیع میدان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صنائع بافتنی کے متعلقہ کارخانہ جات ہی (۹۹) سب میں زیادہ ہیں یہ روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانوں اور پارچہ بافی کی گرنیوں وغیرہ پر حسب صراحت مندرجہ حاشیہ مشتمل ہیں۔ اکثر روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے مرہٹواڑی میں واقع ہیں اور صرف معدودے چند تلنگانہ میں قائم ہیں کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ سمت اول الذکر میں روئی کی پیداوار وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے۔ اسکے برخلاف سوت اور ریشم کے دستی ماگھ کے کارخانے زیادہ تر تلنگانہ میں اور بالخصوص اضلاع محبوب نگر ورنگل میں پائے جاتے ہیں۔ تاگہ کاتنے اور پارچہ بافی کے گرنیوں کے منجملہ بلدہ حیدرآباد میں ایک اور شہر اورنگ آباد اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک ہے۔

قسم صنعت	تعداد کارخانہ جات	تعداد اشخاص مصروف بکار
روئی صاف کرنا	۴۲	۱۳۸۴
روئی کے گٹھے باندھنا	۳	۱۳۳
روئی صاف کرنا اور گٹھے باندھنا	۴۱	۱۸۱۹
روئی کاتنا اور بننا	۳	۳۷۰۷
روئی اور ریشم کے دستی ماگھ	۱۰	۴۷۶

۳۱۶۔ صنائع چوبین۔ انکی نمایندگی ۱۲ کارخانہ جات فرنیچر سازی اور صرف ایک کارخانہ آہنگری کرتے ہیں۔ انکے منجملہ ایک کارخانہ آہنگری اور (۱۰) کارخانہ جات فرنیچر سازی بلدہ حیدرآباد ہی میں

واقع ہیں اور نظام آباد اور اورنگ آباد میں ایک ایک کارخانہ فرنیچر سازی ہے۔

۳۱۷۔ **صنائع فلزی**۔ اس نوعیت کا صرف ایک کارخانہ ہے اور وہ دار الضرب سرکاری ہے اس میں (۷۸) نفوس کام کرتے ہیں جن میں سے صرف ایک عورت ہے۔

۳۱۸۔ **بہم رسانی وارسال قوت مادی**۔ اس نوعیت کا بھی صرف ایک سرکاری کاروبار "سررشتہ برقی" ہے۔ اس میں (۱۴۴) آدمی کام کرتے ہیں۔

۳۱۹۔ **صنائع ظروف گلی**۔ اس نوعیت میں صرف ایک کارخانہ یعنے کارخانہ سفال سازی موتوعہ بلدہ ہے۔ اس میں ۳۲ مرد اور ۱۸ عورتیں کام کرتی ہیں۔

۳۲۰۔ **کارہائے کیمیائی**۔ اس میں ایک کارخانہ برف سازی (جس میں ۲۴ مرد کام کرتے ہیں) اور ۶ سوڈا واٹر وغیرہ کے کارخانے (جس میں ۱۰۲ مرد اور ۸ عورتیں کام کرتی ہیں) شامل ہیں۔ یہ کل کے کل بلدۂ حیدرآباد میں واقع ہیں۔ ان میں سے (۴) بھاپ سے اور (۳) برقی قوت سے چلتے ہیں۔

۳۲۱۔ **صنائع غذائیہ**۔ اس نوعیت کے (۳۱) کارخانے ہیں جن میں سے (۱۴) روغن کشی کی گرنیاں۔ (۷) بیڑی کے کارخانے۔ ۷ شراب کشی کے کارخانے۔ ۲ آبرسانی کے کاروبار اور ایک چاول کی گرنی ہے۔ ان میں مجموعی طور پر (۱۷۱۸) نفوس کام کرتے ہیں۔ ان میں کے منجملہ ۲ بیڑی کے کارخانے ایک روغن کشی کی گرنی ۴ شراب کشی کے کارخانے اور دو کارہائے آبرسانی بلدہ حیدرآباد میں واقع ہیں۔ اضلاع محبوب نگر۔ عادل آباد اور پربھنی میں ایک ایک کارخانہ شراب کشی ہے۔ ورنگل میں ایک روغن کشی کی گرنی ہے اور نلگنڈہ میں (۱۱) روغن کشی کی گرنیوں کے علاوہ ایک چاول کی گرنی ہے۔ گلبرگہ میں بھی ایک روغن کشی کی گرنی اور ۵ بیڑی کے کارخانے ہیں جتنے اشخاص ان نوعیت کے صنائع میں مصروف ہیں اُنکے منجملہ سب سے زیادہ تعداد (۵۱۰ ذکور اور ۲۰۸ اناث) کو بیڑی کے کارخانے مصروف بکار رکھتے ہیں۔ یہ کارخانے دہ سالہ دوران زیر ذکر میں وجود میں آئے ہیں انکے بعد کارخانہ جات شراب کشی کا مرتبہ ہے جنہیں (۴۸۴) نفوس کام کرتے ہیں جنکے منجملہ صرف ۶ عورتیں ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کے ۲ کارہائے آبرسانی (سرکاری) میں ۳۳۰ نفوس کام کرتے ہیں جنمیں صرف ۳ عورتیں ہیں۔ بقیہ کارخانوں میں معدودے چند افراد کام کرتے ہیں اور تختہ جات صنفی میں محض اس وجہ سے اُن کا اندراج ہوا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں ۱۰ سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔ کل تعداد کارخانہ جات کے منجملہ ۱۱ بھاپ کی اور ۱۳ بجلی کی قوت سے اور بقیہ دستی قوت سے چلتے ہیں۔

۳۲۲۔ معادن سنگ خارا پتھر توڑنے کے (۹) کارخانے ہیں جو ۳۹۳۸ نفوس کو مصروف بکار رکھتے ہیں جنکے منجملہ ۲۹۳۲ عورتیں پتھر اٹھانے کا کام کرتی ہیں۔ ان میں سے ۶ معمولی پتھر کی کانیں ہیں جو اضلاع اطراف بلدہ۔ اورنگ آباد۔ ناندیڑ اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک اور محبوب نگر میں ۲ واقع ہیں بقیہ ۳ معادن سنگ شاہ آباد کے ہیں اور ضلع گلبرگہ شریف میں واقع ہیں بموجب الذکر اہم قسم کے معادن ہیں اور ان میں ۲۳۹۰ مرد اور ۱۰۵۰ عورتیں کام کرتی ہیں۔ شاہ آباد کا پتھر فرش اور سقف اندازی کے اغراض میں بہت کام آتا ہے اور سمنٹ کی تیاری میں بھی کارآمد ہوتا ہے۔ ایک کارخانہ سمنٹ سازی کی عنقریب اجرائی زیر غور ہے۔

۳۲۳۔ ذرائع نقل وحمل۔ اس عنوان کے تحت ۲۲ کارخانے آتے ہیں جنمیں (۱۸۴۱) مرد اور (۱۵۰) عورتیں کام کرتی ہیں۔ ان کارخانوں کے منجملہ ۱۳ (گاڑیوں کی مرمت کے ۳۔ موٹر کی مرمت کے ۴ اور بگی بنانے کے ۶) کارخانے صرف بلدۂ حیدرآباد میں واقع ہیں۔ بقیہ کل کارخانے ریلوے ورکشاپ ہیں جو انجنوں ڈبوں کی ترمیم کا کام انجام دیتے ہیں۔ یہ ورکشاپ نظام آباد۔ اورنگ آباد۔ پربھنی اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک ورنگل میں دو اور لالہ گوڑہ ضلع اطراف بلدہ میں ۳ ہیں۔ ان میں ۳۷۴۳ مرد اور ۹۴ عورتیں مصروف بکار ہیں۔ لالہ گوڑہ میں ۳۰۸۱ مرد اور ۳۲ عورتیں کام کرتی ہیں جنکے منجملہ ۱۹۰۳ ماہر فن کاریگر ہیں۔

۳۲۴۔ معادن۔ ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی معدن ہے جس میں بالالتزام کام ہوتا ہے۔ اور وہ معدن زغال سنگاریني موقوعہ ضلع ورنگل ہے۔ یہ ملک سرکار عالی میں سب سے بڑا صنعتی کارخانہ ہے۔ اور ۲۶۸۹ مرد اور ۳۳۴۳ عورتوں کو مصروف بکار رکھتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ممالک محروسہ کے کل صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے مردوں میں سے ۳۸ فیصد اور عورتوں میں سے ۴۸ فیصد معدن زغال کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ انکے منجملہ ۱۰۷۱ مرد اور ۳۳۵ عورتیں ماہر فن کاریگر ہیں۔ اسکا بہت امکان ہے کہ ملک سرکار عالی کے صنائع معدنی اور ترقی پذیر ہوں۔ کیونکہ کوئلہ۔ ابرق (یاقوت) تامڑا اور دوسرے معدنیات کی تلاش اور تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک معدنی خزانوں سے مالامال ہے اور اگر انکے متعلقہ صنائع کو مناسب فروغ دیا جائے تو نفع بخش ثابت ہونگے۔

۳۲۵۔ صنائع تعیش۔ اس عنوان کے تحت ۱۲ مطابع داخل ہیں جو سب کے سب بلدہ حیدرآباد میں واقع ہیں۔ ان میں ۳۵۳ مرد کام کرتے ہیں جنکے منجملہ ۱۸۲ کاریگران ماہر فن ہیں۔ صرف ایک مطبع قوت برقی سے چلتا ہے اور بقیہ دستی قوت سے چلتے ہیں انکے منجملہ ۳ مطابع سرکاری ہیں

۳۲۶۔ صنائع ملبوسات۔ اس نوعیت کی نمایندگی صرف ۲ کارخانہ جات خیاطی کرتے ہیں جو بلدہ میں واقع ہیں۔ ان میں ۶۱ مرد کام کرتے ہیں جنکے منجملہ ۳۹ ماہر فن کاریگر ہیں۔

۳۲۷۔ صنائع چرم وغیرہ۔ ملک سرکار عالی میں اس عنوان کے تحت آنے والے صرف ۲ کارخانہ جات دباغت ہیں جو حدود بلدہ میں واقع ہیں۔ انہیں ۶۴ مرد مصروف بکار ہیں جنکے منجملہ ۲۲ ماہران فن کاریگر ہیں۔ باوجود ان سہولتوں کے جو بطور ایک کامیاب کاروبار کے صنعت دباغت چرم کے قیام کے لئے ملک سرکار عالی میں حاصل ہیں اس جانب اس دہ سالہ دوران میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ عبدالعزیز و شرکا جنہیں حکومت کی طرف سے بعض مراعات عطا ہوئے ہیں زیادہ تر دباغت شدہ اور نیم دباغت شدہ چرم ممالک اجنبیہ کی منڈیوں میں برآمد کرنیکے لئے تیار کرتے ہیں اور مقامی منڈی کے لئے ایک تھوڑی مقدار تیار کرتے ہیں۔ یہ ایک حد تک چرمی سامان بھی بناتے ہیں۔ اب جبکہ سرکار کی طرف سے دارالتجارب صنعتی کا ایک کیمسٹ صنعت چرمی کی تعلیم حاصل کرنیکے لئے انگلستان بھیجا گیا ہے توامید کی جاتی ہے کہ اس کی واپسی کے بعد مقامی تیار شدہ چرم اور کھال کی نوعیت میں ترقی دینے کے لئے اور صنعت سامان چرمی کے فروغ دینے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کئے جائینگے۔ اس ملک میں اس صنعت کے لئے وسیع گنجائش ہے ضمیمہ (۴) ملحقہ رپورٹ ہذا میں بر بناء بہائم شماری بابتہ ۱۹۱۹ء تعداد مویشی ممالک محروسہ سرکار عالی درج کی گئی ہے اور ضمیمہ (۵) میں چرم برآمد شدہ کی مقدار و قیمت ظاہر کی گئی ہے۔

۳۲۸۔ تعداد کارخانہ جات بلحاظ مقدار و جسامت۔ تختہ ذیل میں کارخانہ جات کی بلحاظ تعداد اشخاص مصروف بکار درجہ بندی کی گئی ہے اور ۱۹۱۱ء کے مسائلہ اعداد سے انکا تقابل کیا گیا ہے:۔

کارخانہ جات جن میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد حسب ذیل ہے	جو قوت میکانی سے کام لیتے ہیں				جو قوت میکانی سے کام نہیں لیتے			
	تعداد کارخانہ جات		تعداد اشخاص مصروف بکار		تعداد کارخانہ جات		تعداد اشخاص مصروف بکار	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
جملہ کارخانہ جات	۴۷	۱۴۰	۴۶۹۱۱	۲۲۳۴۰	۶۶	۴۷	۵۹۴۶	۱۹۰۷
۱۰ تا ۲۰	۰	۶۳	۹۰۸	۰	۹	۰	۱۴۳	۰
۲۰ تا ۵۰	۲۹	۳۴	۱۰۶۴	۹۱۴	۳۹	۳۶	۱۲۸۶	۱۰۷۷
۵۰ تا ۱۰۰	۲۵	۲۱	۱۶۳۹	۱۷۸۲	۴	۹	۲۶۲	۵۷۹
۱۰۰ تا ۲۰۰	۱۰	۱۰	۱۴۳۹	۱۴۱۱	۵	۲	۸۱۱	۳۲۱
۲۰۰ تا ۴۰۰	۲	۴	۹۹۹	۴۸۴	۰	۰	۰	۰
۴۰۰ و زائد	۸	۸	۲۷۸۲	۱۷۰۴۹	۳	۰	۳۴۴۰	۰

پہلے زمرہ میں اُن کارخانہ جات کا اندراج ہے جن میں ۲۰ سے کم لیکن ۱۰ سے زیادہ اشخاص مصروف بکار ہیں اور جن کا اس مردم شماری میں پہلے پہل داخلہ لیا گیا ہے۔ یہ تعداد میں ۲۰۷ ہیں جن میں سے ۶۳ میکانی قوت سے چلتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ اس نوعیت کے ۹ کارخانوں کے منجملہ جن میں دستی قوت سے کام لیا جاتا ہے دستی ماگہہ والے سوت اور ریشم کے ۴ کارخانے ہیں۔ دوسرے زمرے یعنی اُن کارخانوں میں جن میں ۲۰ تا ۵۰ اشخاص کام کرتے ہیں ۸ کارخانوں اور ۳۵۹ مصروف بکار لوگوں کی تعداد کا اضافہ ہوا ہے جس کا باعث اس درجہ کے روئی صاف کرنے والے یا گٹھے باندھنے والے کارخانوں کی زیادتی ہے جو اس وجہ سے رونما ہوئی ہے کہ بعض کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد گھٹ گئی اور وہ اس نوعیت کے تحت آ گئے۔ ورنہ اس کے بعد کے درجہ میں شریک ہوتے۔ ان کارخانوں میں جنہیں (۵۰) سے زیادہ لیکن ۱۰۰ سے کم اشخاص مصروف بکار ہیں (۴) کی کمی قوت میکانی سے چلنے والوں میں اور ۵ کی کمی بلا قوت میکانی چلنے والے کارخانوں میں رونما ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر اس عنوان کے تحت آنے والے کارخانوں میں بدوران دہ سالہ گزشتہ ۴۰۲ مزدوروں کی کمی پیدا ہوئی ہے ۱۰۰ سے زیادہ اشخاص کو مصروف بکار رکھنے والے کارخانوں کے منجملہ ۲ کا اضافہ میکانی قوت والے اور ۶ کا اضافہ دستی قوت والے کارخانوں میں ہوا ہے۔ اسکے اندر ایک روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنی جس میں ۲۱۸ مزدور کام کرتے ہیں اور ایک روئی صاف کرنیکی گرنی جس میں ۲۹۶ مزدور کام کرتے ہیں اور ۲ سوت اور ریشم کے دستی ماگہہ والے کارخانے جس میں ۳۱۹ مزدور ہیں اور چند متفرق کارخانے شامل ہیں۔ یہ قابل ذکر ہے کہ آخری زمرے یعنی ۵۰۰ سے زیادہ اشخاص کو مصروف بکار رکھنے والے کارخانوں میں میکانی قوت سے چلنے والوں کی تعداد علی حالہ قائم رہی ہے تو غیر میکانی قوت سے چلنے والے کارخانوں کی تعداد جو ۱۹۱۱ء میں ایک بھی نہ تھی اب ۳ ہو گئی ہے۔ یہ سب کے سب شاہ آباد کے پتھر کے معادن ہیں جو اس دہ سالہ دوران میں ضلع گلبرگہ میں قائم ہوئے ہیں۔ ان معادن میں (۳۴۴۰) اشخاص مصروف بکار ہیں۔

۳۲۹۔ اعداد و شمار ملازمین کارخانہ جات۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) صنعتی میں جو اشخاص ان کارخانہ جات میں۔ انتظام۔ نگرانی اور محرری کے کام میں مصروف

	جملہ	ذکور	اناث
انتظام، نگرانی اور محرری	۱۴۹۱	۱۴۹۱	۰
کاریگران ماہر فن	۸۱۰۳	۸۴۰۳	۷۰۰
کاریگران غیر ماہر فن	۲۳۲۶۳	۱۷۰۰۶	۶۲۵۷
میزان	۳۲۸۵۷	۲۵۹۰۰	۶۹۵۷

ہیں اونکی تفصیلی تعداد ظاہر کی گئی ہے اور کاریگروں سے ان کو ممیز کیا گیا ہے۔ اس کا ایک گوشوارہ درج حاشیہ ہے۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ صنعتوں میں مصروف بکار اشخاص کی جملہ تعداد کے منجملہ فیصد (۷۹) ذکور ہیں اور فیصد (۲۱) اناث۔ انتظام۔ نگرانی اور محرری میں ایک بھی عورت مصروف نہیں اور ذکور میں سے ۲۸ فیصد اس طرح پر مصروف بکار ہیں۔ تقریباً ۷۰ فیصد مرد غیر ماہر فن کاریگر ہیں اور ۹۰ فیصد عورتیں اس عنوان کے تحت آتی ہیں۔ عورتیں زیادہ تر معادن زغال۔ صنائع بافتنی مثلاً روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے۔ کاتنے اور بننے کے گرنیاں۔ سوت اور ریشم کے دستی ماگہہ کے کارخانے اور معادن سنگ میں کام کرتی ہیں۔ صنائع غذائیہ مثلاً بیڑی سازی کے کارخانے اور تیل نکالنے کے گرنیوں میں بھی عورتوں کو کچھ کام ملجاتا ہے۔ بالغ العمر کل کاریگران غیر ماہر فن (معہ ۱۴ سال زائد) کے منجملہ ربع تعداد عورتوں کی ہے اور اندرون ۱۴ سال عمر والے کاریگران غیر ماہر فن میں انکی تعداد کم از کم ۳۵ فیصد ہے۔ مجموعی طور پر ماہران فن کاریگروں کی تعداد کل مصروف بہ صنائع اشخاص کی تعداد کا تقریباً ۲۵ فیصد حصہ ہوتی ہے۔ اطفال عموماً صنائع بافتنی۔ غذائیہ۔ معدنی۔ ملبوسات وچرم میں مصروف ہیں۔ فی ہزار بالغ العمر مصروف بکار اشخاص کے مقابلہ میں اطفال کا تناسب صنائع چرمی میں (۳۳۳)۔ روئی کے گٹھے باندھنے کی گرنیوں میں ۲۷۹۔ صنائع غذائیہ میں ۲۴۶۔ صنائع ملبوسات میں ۱۹۶ اور صنائع چوبیں میں ۱۹۳ ہے۔ معادن میں (۱۶۷) اور سوت کاتنے اور بننے کے گرنیوں میں ۱۲۵ تناسب ہے اور دوسرے صنائع میں ۱۰ فیصد سے بھی کم ہے۔

۳۳۰۔ صنائع میں بالغ العمر اناث اور اطفال کی تناسبہ تقسیم۔ مصروف بہ صنائع سنگ ہزار بالغہ عورتوں کے منجملہ ۴۲۱ معادن میں اور ۲۷۳ صنائع بافتنی میں کام کرتی ہیں معادن میں (۲۱۵) کا تناسب ہے۔ جو صنعتیں ظروف گلی۔ پیداوار کیمیائی اور ذرائع نقل وحمل سے تعلق رکھتی ہیں ان میں عورتوں کا تناسب بہت کم ہے اور دوسرے اقسام صنائع سے عورتیں بالکلیہ احتراز کرتی ہیں۔ اطفال کی صورت میں بھی ہر دو جنس کے ہزار اطفال کے منجملہ کم سے کم ۵۰۰ (۳۶۳) اطفال ذکور اور ۲۰۷ اطفال اناث معادن میں مصروف ہیں۔ اسکے بعد کا ارفع تناسب یعنے ۲۰۰ (۱۱۷ اطفال ذکور اور ۸۳ اطفال اناث) صنائع بافتنی میں لگے ہوئے ہیں۔ صنائع غذائیہ میں ۱۰۳ اطفال (۶۴ لڑکے اور ۳۹ لڑکیوں) کا

تناسب کا ہوتا ہے معادن سنگ میں ۳۳ (۱۸ لڑکے اور ۱۵ لڑکیوں) کا اور ذرائع نقل وحمل میں ۳۴ (۲۳ لڑکوں اور ۱۱ لڑکیوں) کا تناسب پڑتا ہے صنائع

متعلقہ چوبینہ۔ فلزات ظروف گلی ملبوس۔ چرم اور پیداوار کیمیائی میں صرف چند لڑکے کام کرتے ہیں۔

۳۳۱۔ **تقابل بہ اعداد و شمار ۱۹۱۱ء**۔ تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں ۱۹۱۱ء کے ایسے صنائع کے متعلقہ اعداد و شمار کا تقابل ۱۹۲۱ء کے اعداد کے ساتھ کیا گیا ہے جن میں ۲۰ یا اس سے زیادہ اشخاص مصروف بکار ہیں کیونکہ صرف یہی ایک بنیاد ہے جس کی بنا پر تقابل ممکن ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کارخانہ جات کی تعداد میں فیصد ۶ کا اور اس میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد میں فیصد ۵ کا اضافہ اس دہ سالہ دوران میں ہوا ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ اضافہ صرف کاریگران غیر ماہر فن کی تعداد میں رونما ہوا ہے۔ جو اشخاص انتظام نگرانی اور محرری میں مصروف ہیں ان میں بقدر ۱۹ فیصد اور کاریگران ماہر فن میں بقدر ۳ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ کاریگران ماہر فن کی تعداد میں ایسے صنائع میں بھی کمی آئی ہے جیسے بافتنی فلزی۔ پیداوار کیمیائی اور معدنی ہیں۔ دہ سالہ دوران زیر ذکر میں ہٹی کی معادن طلا میں کام موقوف ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ بافتنی اور ۲ فلزی کارخانے بھی بوقت مردم شماری چالو نہ تھے۔ بالغ اناث کاریگروں کا تناسب بمقابلہ ایک ہزار بالغ مرد کاریگروں کے ۱۹۱۱ء کے ۳۹۱ سے گھٹکر ۱۹۲۱ء میں ۳۴۱ رہگیا ہے اور دونوں جنس کے اطفال کا تناسب فی ہزار بالغ العمر ۱۲۴ سے بڑھکر ۱۶۵ ہوگیا ہے۔

۳۳۲۔ **نوعیت تنظیم صنائع گرہنات**۔ امپیریل ٹیبل (۱۲) حصہ سوم میں کارخانہ جات صنعتی کی درجہ بندی بلحاظ طبقہ مالکین و منتظمین اور تختہ ضمیمہ نشان (۳) (صنعتی) میں ہر ایک کارخانہ کے انتظام کی نوعیت ظاہر کی گئی ہے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ کارخانہ جات صنعتی تعدادی ۲۰۰ کے منجملہ ۱۴ کی ملکیت سرکار یا مقامی حکومت کو حاصل ہے۔ ۳۰ کمپنی ہائے رجسٹر شدہ میں اور (۱۴۹) خانگی اشخاص کی ملکیت میں ہیں۔ سرکاری کارخانہ جات کے منجملہ ۳ سوت اور ریشم کے دستی ماگہہ والے کارخانے۔ ۳ مطابع۔ ۲ کارہائے آبرسانی۔ اور ایک ایک دارالضرب و کارہائے برقی شراب کشی اور پتھر توڑنے کے کارخانے ہیں۔ کمپنی ہائے رجسٹر شدہ کے منجملہ ۱۱ میں یوروپین یا انگلو انڈین نظام ہیں۔ ان میں سے ۹ صنائع متعلقہ ذرائع نقل و حمل اور ۲ صنائع بافتنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اون (۲۵) کارخانوں کے منجملہ جن کے نظام دیسی اشخاص ہیں ۱۰ صنائع بافتنی سے۔ ۸ معادن سنگ سے، صنائع غذائیہ سے متعلق ہیں۔ ایک کارخانہ جس میں مشترکہ انتظام ہے وہ معدن زغال سنگ ہے۔ ان کارخانہ جات کے منجملہ جن کے

مالکین خانگی اشخاص ہیں ۲ کے مالک یوروپین یا انگلو انڈین ہیں۔ ۱۴۳ کے مالک دیسی اصحاب۔ اول الذکر کے منجملہ ایک کارخانہ برف سازی۔ ۲ کارخانہ جات سوڈا لیمونیڈ وغیرہ ایک مطبع اور دو دو دکانات خیاطی ہیں۔ موخر الذکر کارخانہ جات میں ایک تعداد غالب (۸۳) صنعت بافتنی سے تعلق رکھتی ہے۔ مالکین کی درجہ بندی بلحاظ ذات یا قوم کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۲ کے مالک ہندو (غیر مصرحہ) ۶ کے برہمن۔ ۲۰ کے گجراتی۔ ۴۴ کے کومٹی۔ ۱۰ کے مارواڑی۔ ایک کا راجپوت۔ ۱۲ کے لنگایت۔ ۳۰ کے مسلمان۔ ۱۵ کے پارسی اور ۳ کے "دیگر" ہیں۔ مجموعی طور پر کارخانہ جات صنعتی کی سب سے بڑی تعداد کی ملکیت اور انتظام کو میمنوں کو حاصل ہے۔ یہ ذکر بھی مناسب ہے کہ یہ کارخانہ جات زیادہ تر صنائع بافتنی اور روغن براری پر مشتمل ہیں۔

۳۳۳۔ مزدوران ماہر فن و غیر ماہر فن۔ امپیریل ٹیبل نمبر ۱۲ حصہ چہارم میں ماہر فن مزدوروں کی درجہ بندی بلحاظ انکے پیشہ صنعتی کے کی گئی ہے۔ اور اسی میں انکا وطن بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی ٹیبل کے حصہ پنجم میں غیر ماہر فن مزدوروں کی ذات یا نسل اور مقام پیدائش کی درجہ بندی بلحاظ نوعیت صنعت کی گئی ہے۔

صنعت	کارگران ماہر فن	
	ذکور	اناث
بافتنی	۱۹۲۲	۱۳۴
چوبینہ	۲۱۴	۰
فلزی	۴۹۴	۱
غذائیہ	۳۶۰	۱۶
نقل وحمل	۲۳۴۷	۶
معادن	۱۰۰۱	۵۳۳

تختہ مندرجہ حاشیہ میں اُن صنائع کا اظہار کیا گیا ہے جن میں ماہر فن کاریگر بہ تعداد کثیر مصروف ہیں۔ صنائع بافتنی میں ۹۳ فیصد ماہر کاریگر طبقات ہنود (غیر مصرحہ) مسلمان۔ سالے۔ دہیڑ۔ تلنگا اور موچی اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا فیصدی تناسب علی الترتیب ۳۹۔ ۲۱۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۹ اور ۴ ہے۔ یہ کُل قومیں بجز سالے اور موچی کے معادن میں کام کرنے والے مزدوروں میں زیادہ نمایاں ہیں۔ اور کُل تعداد مزدوران کے لحاظ سے انکا تناسب علی الترتیب ۲۵۔ ۱۷۔ ۲۔ ۲۳۔ ۲۰ اور ۳ فیصد ہے۔ صنائع چوبین میں کام کرنے والے ماہر مزدوروں کے منجملہ ۹۴ فیصد ہندو (غیر مصرحہ) مسلمان اور تلنگے ہیں۔ یہ تینوں قومیں معہ دہیڑوں کے صنائع فلزی۔ غذائیہ۔ نقل وحمل میں علی الترتیب ۹۲۔ ۸۴ اور ۵۰ فیصد ہیں۔ غیر ماہر فن مزدوروں کی کل تعداد جو صنائع میں مصروف ہیں ۲۳۲۶۳ ہے۔ اس تعداد میں دہیڑ فیصد ۱۸۔ تلنگے فیصد ۱۴۔ غیر مصرحہ ہندو اور مسلمان بفیصد ۱۲ مرہٹے فیصد ۱۱

اور بھوٹی فیصد ۹ ہیں۔

ماہر مزدوروں میں سے (۸۱) فیصد اور غیر ماہر مزدوروں میں سے (۹۳) فیصد ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے ہیں۔ ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ ماہر فن مزدوروں کے منجملہ فیصد (۶۷) اور اسی ملک کے پیدا شدہ غیر ماہر فن مزدوروں کے منجملہ ۵۶ فیصد اپنے ہی ضلع ولادت میں مشغول ہو جاتے ہیں اور علی الترتیب ۳۳ اور ۴۴ فیصد کو ضلع ولادت سے باہر نقل مقام کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ صنائع میں مصروف ہو سکیں۔ بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ بمقابلہ غیر ماہر مزدوروں کے ماہر فن کاریگر زیادہ تعداد میں اپنے ہی اضلاع میں جذب ہو جاتے ہیں۔ بیرون ملک سے آنے والے مزدوروں کا تناسب ماہرین فن میں ۱۹ فیصد اور غیر ماہرین میں ۷ فیصد کا ہوتا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے ماہر فن اور غیر ماہر فن کاریگر زیادہ تر صنائع معدنی۔ بافتنی اور نقل و حمل میں جذب ہو گئے ہیں برطانوی صوبہ جات متصلہ مدراس، بمبئی اور متوسط و برار کا حصہ اجنبی ماہر فن کاریگروں میں علی الترتیب ۳۷۔ ۱۵۔ اور ۵ فیصد اور اجنبی غیر ماہر فن میں علی الترتیب ۶۵۔ ۲۴ اور ۹ فیصد کا ہوتا ہے۔ بمبئی۔ صوبہ متوسط و برار کے ماہر فن کاریگر اور غیر ماہر فن مزدور زیادہ تر صنائع بافتنی میں مصروف ہیں۔ اور مدراس کے مزدور معادن میں بہ تعداد کثیر مشغول ہیں۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے مشغول بہ صنائع مزدوروں کا حصہ غالب مقامی نوعیت کا ہے اور غیر ملک والے کے لئے ملک سرکار عالی میں صنعتی پیشے پر بسر کرنے کے واسطے بہت کم جاذبیت ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مقامی صنائع کی ترقی اور توسیع کے لئے ملک میں کافی مزدور مل سکتے ہیں۔

۳۴۴۔ **مصروف بہ صنائع یوروپین اور انگلو انڈین**۔ تختہ ضمیمہ نشان (۶) صنعتی سے واضح ہوگا کہ کارخانہ جات صنعتی میں مصروف بکار ۲۲۹ یوروپین اور انگلو انڈین کے منجملہ ۲۳ منیجر، ۴ نگرانی کرنے والے اور ۱۳ محرر ہیں اور ۱۴۶ کاریگر ہیں۔ انہیں سے زیادہ تر ملازمت ریلوے میں ہیں اور ورکشاپ میں کام کرتے ہیں جہاں انجنوں اور گاڑیوں کی ترمیم کی جاتی ہے۔

۳۴۵۔ **گرنیوں میں قوت کی تقسیم**۔ قوت میکانی سے کام لینے والے ۱۴۰ کارخانوں کے منجملہ ۱۱۸ بھاپ کی قوت سے ۱۳ تیل سے ۴ گیاس سے اور ۵ برقی قوت سے

چلتے ہیں۔ بھاپ سے چلنے والے کارخانوں میں زیادہ تر روئی صاف کرنے یا گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ تیل سے چلنے والے جو ۱۳ کارخانے ہیں وہ روغن براری کی گرنیاں ہیں۔ اور گیاس سے چلنے والے چاروں کارخانے سوڈا لیمونیڈ وغیرہ بنانے کے کارخانے ہیں قوتِ برقی سے چلنے والوں کے منجملہ ایک معدنِ زغال ہے جس میں قوتِ برقی عمارت کارخانہ ہی میں پیدا اور مہیا ہوتی ہے اور ۴ یعنے ایک مطبع ایک گرنی برف اور ۲ سوڈا لیمونیڈ بنانے کے کارخانے قوتِ برقی باہر سے لیتے ہیں۔ ان کارخانوں میں جتنے انجن کام کرتے ہیں اُن کی تعداد ۶۷ ہے جن میں سے ۴۹ بھاپ کے انجن ۱۳ تیل کے انجن اور ۵ گیاس کے انجن ہیں ان کُل انجنوں کی اسپی طاقت کے منجملہ ۱۱۸۸۰½ گھوڑوں کی طاقت بھاپ سے اور ۱۴۳ گھوڑوں کی طاقت تیل سے اور ۵ گھوڑوں کی طاقت گیاس سے مہیا ہوتی ہے معادنِ زغال میں محرکانِ اصلی (۹۶) اسٹیم انجن ہیں جن کی طاقت دس ہزار گھوڑوں کی ہے اور ۳ تیل کے انجن ہیں جن کی طاقت ۱۵ گھوڑوں کی ہے۔ وہاں برقی قوت پانچ DYNAMOS سے ۱۴۹۰ KILOWATTS کی پیدا ہوتی ہے۔ ان چار کارخانوں میں جن میں قوتِ برقی باہر سے مہیا کی جاتی ہے ۶ موٹر لگے ہوئے ہیں جن کی طاقت ۹۸ گھوڑوں کی ہے۔

۳۳۶۔ تعداد ماگہہ زیرِ استعمال۔ کپڑا بننے کی ۸ گرنیوں میں کُل ۱۹۰۰ ماگہہ کام میں ہیں جن میں سے ۱۹۰۰ قوتِ میکانی سے اور ۲۴ فلائی شٹل والے اور ۴۶ بلا فلائی شٹل والے دستی قوت سے چلتے ہیں۔ ۵ ریشم کے کارخانوں میں (۵۴) ماگہہ ہیں جن میں سے ۴ فلائی شٹل کے اور ۵۰ بلا فلائی شٹل کے دستی قوت سے چلائے جاتے ہیں۔

۳۳۷۔ حالاتِ مزدورانِ گرنی۔ حال میں سرکارِ عالی نے ایک کمیشن بدیں غرض مقرر کیا تھا کہ گرنیوں کے معائنہ کے بعد مزدوروں کی حالت معلوم کرے۔ اس کمیشن نے ملک سرکارِ عالی کے کارخانوں اور گرنیوں کا معائنہ ختم کرکے شولاپور کی گرنی کا بھی معائنہ کیا کمیشن کے میر مجلس نے احمد آباد کی گرنی کا بھی معائنہ کیا۔ چونکہ کمیشن کی رپورٹ میں جو عنقریب سرکار میں پیش ہوگی گرنیوں کے مزدوروں کے متعلق بلا شُبہ تفصیلی بحث ہوگی اور اُس میں اکثر مفید اُمور اور تجاویز و مشورے درج ہونگے۔ اِسلئے اِس مضمون کے متعلق یہاں ذکر غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۳۳۸۔ تعلیم صنعتی۔ ملک سرکار عالی میں جو مدارس تعلیم فنون کے متعلق موجود ہیں انکی تعداد قلیل ہے یعنے صرف (۵) جن میں ۳۲۶ طلباء تجاری۔ آہنگری۔ ہمروبافی۔ پارچہ بافی۔ کارچوبی اور خیاطی کی تعلیم بوقت مردم شماری پا رہے تھے ان ادارہ جات کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک مفصل تجویز حال ہی میں سرکار میں پیش کی گئی تھی۔ اور سرکار نے تجاویز کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ۔۔۔ ہزار کی منظوری صادر فرمائی کہ انہیں اغراض میں صرف کئے جائیں اور ایک مجلس کے قیام کی بھی منظوری عطا فرمائی کہ اس کام کی نگرانی کرے۔

۳۳۹۔ صنائع محابس۔ اب تک ان صنائع کا بیان نہیں کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر محبس گلبرگہ شریف کے ساختہ خیمے اور صدر محبس ورنگل کے بنائے ہوئے قالین اور دریاں عمدہ قسم کی ہوتی ہیں اور بمقدار کثیر اُن کی فروخت ہوتی ہے۔ اُنکے علاوہ دوسرے محابس کی تیار کی ہوئی کھادیاں۔ توال وغیرہ مقامی طور پر جلد فروخت ہو جاتے ہیں۔

حصہ سوم۔ تحقیقات ہائے خاص

۳۴۰۔ امور عام۔ خاص تختہ جات صنعتی کے علاوہ میں نے اپنے نوٹ متعلقہ صنعت و تجارت کے نقول اول تعلقدار صاحبان اضلاع کی خدمت میں روانہ کئے اور ان سے استدعاء کی کہ امور ذیل کے متعلق مواد جمع کرنے اور روانہ کرنے کی کوشش کریں (الف) مزدوروں کی معاشی حالت اور ان کی نقل و حرکت (ب) تجارت دیہی کی حالت (ج) صنعتی ترقی پر ذات پات کا اثر (د) خانہ ساز صنعتیں۔ اگرچیکہ مواد فراہم شدہ نہایت قلیل ہے اور سررشتہ صنعت و حرفت نے جس سے اس بارہ میں مشورہ کیا گیا تھا۔ اس تحقیقات کو عمل میں لانے کے لئے قلت عملہ کا عذر کیا لیکن امید ہے کہ ذیل کی یادداشتیں ناظرین کی دلچسپی کی باعث ہوں گی۔

۳۴۱۔ مزدوری۔ مزدوری مستقل۔ موسمی یا موقتی ہوتی ہے مستقل قسم کی مزدوری بالعموم پارچہ بافی کی گرنیوں میں ملتی ہے۔ زراعتی مزدوری کی ایک مقدار کثیر اور ایسے صنائع کی مزدوری جیسے روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیوں کی ہے موسمی نوعیت رکھتی ہے۔ زراعتی کاروبار کے مزدور جب کھیتوں کا کام ختم ہو جاتا ہے تو گرنیوں کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں جو مزدور کارہائے ریلوے۔ تعمیرات اور آبپاشی پر کام کرتے ہیں اُن کی نوعیت کچھ تو

مستقل ہے کچھ موسمی اور زیادہ تر موقتی ہے جو کارہائے موجودہ کی نگہداشت اور کارہائے جدید کی تعمیر کے حالات پر منحصر ہے۔

تختہ مندرجۂ ذیل میں از روئے مردم شماری حالیہ مزدوران قلمبند شدہ کی تعداد بلحاظ مختلف زمرہ ہائے مزدوری ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ ماہر فن کاریگر بالعموم پیشہ وروں سے اور ان اشخاص سے منتخب ہوتے ہیں جو اپنے آبائی پیشے مثلاً نجاری۔ آہنگری وغیرہ انجام دیتے ہیں اسلئے اس تختہ میں اُن کا اندراج نہیں کیا گیا۔ مندرجہ بالا پہلے دو زمروں میں جو لوگ شامل ہیں

زمرہ	تعداد مزدوران							
	سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء				
	جملہ اشخاص	بالذات کام کرنیوالے		جملہ	جملہ اشخاص	بالذات کام کرنیوالے		جملہ
		ذکور	اناث			ذکور	اناث	
کھیت کے مزدور	۱۲۴۵۱۱۸	۳۰۷۲۰۳	۴۱۶۹۶۸	۷۲۴۲۷۱	۲۶۸۸۲۱۲	۵۹۰۷۳۱	۸۹۶۸۳۵	۱۶۸۷۵۵۶
کھیت کے ملازم	۵۱۸۴۴۴	۱۳۷۶۴۳	۱۶۹۸۸۳	۳۰۷۵۲۶				
جملہ	۱۷۶۳۵۶۲	۴۴۴۹۴۶	۵۸۶۸۵۱	۱۰۳۱۷۹۷	۲۶۸۸۲۱۲	۷۹۰۷۳۱	۸۹۶۸۳۵	۱۶۸۷۵۵۶
سڑکوں وغیرہ پر کام کرنیوالے مزدور	۴۸۸۰۸	۲۳۶۱۹	۲۰۳۴۸	۴۳۹۶۷	۵۱۸۷۹	۱۵۸۹۱	۱۳۲۰۳	۲۹۰۹۴
ریلوے پر کام کرنیوالے مزدور	۶۱۲۸	۱۹۸۵	۸۷۷	۲۸۶۲	۱۳۴۹۶	۴۸۹۹	۱۳۱۹	۶۲۱۸
مزدوران غیر مصرحہ	۹۲۴۴۸۶	۲۵۹۹۷۸	۲۷۹۵۴۶	۵۳۹۵۲۴	۳۶۴۱۵۷	۱۰۳۵۵۵	۱۱۰۲۹۶	۲۱۳۸۵۱
جملہ	۱۰۱۵۴۹۲	۲۸۵۵۸۳	۳۰۰۷۷۱	۵۸۶۳۵۴	۴۲۹۵۲۲	۱۲۴۳۴۵	۱۲۴۸۱۸	۲۴۹۱۶۳
میزان	۲۷۷۹۰۵۴	۷۳۰۵۲۸	۸۸۷۶۲۲	۱۶۱۸۱۵۰	۴۲۱۷۰۴۴	۹۱۵۰۷۶	۱۰۲۱۶۴۳	۱۹۳۶۷۱۹
مزدوران غیر ماہر فن از روئے ٹیبل نمبر ۱۲	۰	۱۷۰۰۲	۶۲۵۷	۲۳۲۶۳	۰	۱۰۴۵	۴۵۹۳	۱۴۹۹۸

وہ وہی ہیں جو کسی نہ کسی طرح زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقیہ زمرے اُن اشخاص سے متعلق ہیں جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں ہے اور عام مزدوری کرتے ہیں جب زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہو تو یہ زراعتی اغراض میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ اس تختہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں مزدوروں کی کمی نہیں ہے۔ گو انکی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ اور یہ انحطاط بلاشبہ انفلوئنزا اور طاعون کی غارت گری سے اور قحط اور امساک باراں پر مبنی ترک وطن کے باعث پیدا ہوا ہے اگر مقامی صنائع میں ترقی ہو تو ترک وطن کی رو بہت محدود ہو جائے گی اور کافی مزدور (کم از کم غیر ماہر فن) اندرون ملک ہی سے بہم پہنچ سکینگے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کل اضلاع میں مزدوروں کی کثرت یکساں نہیں

ہے۔ جو اضلاع صوبہ بمبئی سے متصل ہیں مثلاً بیڑ و عثمان آباد وغیرہ ان میں مزدوروں کی کمی ہے جس کی وجہ وہ ترکِ وطن کی کثرت ہے جو مغربی ہند کی اور خصوصاً بمبئی اور شولا پور کی صنعتی ترقی کی بدولت رونما ہو رہی ہے اور جو ملک سرکار عالی کے خطہ مرہٹواڑی کے مزدوروں کی کثیر تعداد کو مائل کر رہی ہے۔ اسکے برخلاف کریم نگر وغیرہ جیسے اضلاع تلنگانہ میں مزدوروں کی کثرت ہے اور وہیں سے جہاں کہیں ضرورت ہو مزدور فراہم ہوتے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ مقامی صنائع کی ترقی سے مزدوروں کو ملک سرکار عالی کے اندر ہی ٹھیرنے کے لئے کافی ترغیب پیدا ہو گی۔ اور ممکن ہے کہ جو مزدور ترکِ وطن کر کے چلے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تعداد واپس آجائے۔ ملک سرکار عالی میں کسی مقام پر مزدوروں کی کسی تنظیم کی اطلاع نہیں ملی۔ کہا جاتا ہے کہ گرنیوں میں کام کرنے سے مزدور کی جسمانی قوت زائل نہیں ہوتی۔ گرنیوں میں کام کرنے والوں کی ایسی کئی مثالیں بیان کی جاتی ہیں جن میں سالہا سال تک مزدور بغیر خرابی صحت کام انجام دیتے رہے ہیں۔ گرنی میں کام کرنے والے بالعموم اسی صورت میں گرنی کی ملازمت چھوڑتے ہیں جب انہیں کسی دوسری جگہ زیادہ مزدوری کی توقع ہوتی ہے یا ختم موسم کی وجہ سے جب روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانہ یا اس قبیل کی فصل پر چلنے والی گرنیاں بند ہو جاتی ہیں۔ یہ فصلی گرنیاں کاروبار کے موسم میں روزانہ بہت دیر تک کام انجام دیتی رہتی ہیں۔ مثلاً کارہائے تعمیرات پر جو مزدور مصروف ہیں وہ اور عام مزدور بھی روزانہ (۸) گھنٹے یعنے صبح کے آٹھ بجے سے شام کے (۵) بجے تک کام کرتے ہیں اور دوپہر میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ کھانا کھانے کے لئے پاتے ہیں۔ لیکن ان موسمی گرنیوں میں صبح کے چار بجے سے رات کے ۸ بجے تک برابر کام ہوتا ہے اور دوپہر میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ مگر ان گرنیوں میں جو مزدوری دیجاتی ہے وہ معمولی شرح سے تقریباً ۵۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے۔

۳۴۲۔ سوداگری اور تجارت ۔ تختہ جات کروڑگیری اور ریلوے سے تجارت کی نوعیت اور اس کے رُخ کے متعلق اچھی رہنمائی ہو سکتی ہے۔ ملک سرکار عالی کی خاص برآمد اجناس غلّہ۔ بنیہ۔ اجناسِ روغندار و روغنیات۔ چوبینہ۔ چرم۔ مویشی و کوئلہ اور خاص درآمد پارچہ۔ تاگا۔ ریشمِ خام۔ نمک۔ شکر۔ خشک میوہ جات۔ چھالیا (سپاری) نقرہ طلاء۔ تانبا و پیتل بشکل چادر و برتن۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ چوبینہ اور افیون ہیں۔

۳۴۳۔ درآمد و برآمد۔ تختہ ذیل میں اس دہ سالہ دوران کے اوائل و اختتام کے لحاظ سے درآمد و برآمد کی قیمت ظاہر کی گئی ہے:۔

اشیاء	قیمت درآمد ہزاروں میں		اشیاء	قیمت برآمد ہزاروں میں	
	اوسط پنجسالہ مختتمہ ۱۳۲۲ف (۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۶ء)	سنہ ۱۳۲۹ف (۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۰ء)		اوسط پنجسالہ مختتمہ ۱۳۲۰ف	سنہ ۱۳۲۹ف
پارچہ	۱۳۸۷۸	۳۲۱۳۷	پنبہ	۲۶۱۹۹	۱۰۹۱۴۳
تاگا	۵۵۳۴	۹۸۱۹	غلہ	۸۸۱۳	۵۳۴۲
نمک	۴۱۱۱	۳۶۸۶	تخم اندی	۹۰۷۲	۵۹۸۳
ریشم	۱۱۲۲	۱۶۴۵	چرم	۳۲۵۲	۴۰۷۴
شکر	۳۵۵۵	۷۳۳۵	ولایتی مونگ	۱۰۴۰	۱۳۵۵
میوہ جات خشک	۲۲۵۷	۴۲۵۶	السی	۶۲۹۱	۲۴۱۱
سپاری	۹۷۰	۱۲۲۳	تل رام تل	۴۹۹۵	۹۳۷۰
نقرہ	۳۸۸۳	۱۱۳۱	مویشی	۲۱۲۳	۴۳۱۰
طلا	۵۰۳۳	۲۶۸۴۷	روغنیات	۱۲۳۳	۶۸۶
ظروف مسی و برنجی	۹۵۴	۸۹۹	چوبینہ	۴۵۰	۵۲۳
لوہا	۱۴۲۲	۰	پارچہ	۲۰۵	۳۵۷
چوبینہ	۴۳۴	۹۷۶	تیل	۸۱	۴۹۱
مویشی	۱۵۵۴	۳۰۸۴	متفرقات	۰	۲۵۰۹۳
ظروف اشیاء آہنی	۰	۲۱۵۷			
متفرقات	۰	۹۸۱۹			
میزان	۷۰۵۲۶	۱۹۴۰۰۴	میزان	۷۴۱۵۱	۱۶۹۰۸۸

تختہ بالا سے وہ ترقی عظیمہ ظاہر ہوتی ہے جو درآمد و برآمد ہر دو میں بدوران دہ سالہ رونما ہوئی ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ باوجود جنگ عظیم ارزنا موافق حالات موسمی کے ملک سرکار عالی میں تجارت میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ معمولی تجارتی راہوں سے ملک سرکار عالی میں داخل ہونے والے یا باہر جانے والے اشیاء پر محصول کروڑگیری وصول کرنے کے اغراض سے ملک سرکار عالی کی تقسیم دس محصول خانوں میں کی گئی ہے:۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ عثمان آباد۔ اورنگ آباد لنگسگور۔ مدہرہ۔ ورنگل۔ راجورہ۔ گلبرگہ اور گوداوری۔ یہ مقامات اہم مراکز تجارت ہیں انکے علاوہ تقسیم مال کے لحاظ سے مراکز ذیل اہمیت رکھتے ہیں:۔ ناندیڑ۔ پرنھنی رہنگولی پرلی۔ شورا پور۔ کپل۔ لاتور۔ راچور۔ سیڑم۔ شاہ آباد۔ نارائن پیٹھہ۔ سدا سپیٹھہ سدی پیٹھہ نظام آباد۔

کرکھیلی کھمم مٹھ اور عادل آباد۔ تختہ جات ریلوے سے ریلوے کے ذریعہ جہاں آتا جاتا ہے اُس کا صرف وزن معلوم ہوتا ہے۔

تختہ ذیل میں ان اہم اشیاء کا وزن ٹن میں ظاہر کیا گیا ہے جو بذریعہ ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظام مس گیارینیڈ اسٹیٹ ریلوے ۱۳۲۹ف میں درآمد یا برآمد ہوئے ہیں۔

اشیاء	درآمد بابتہ ۱۳۲۹ف	اشیاء	برآمد بابتہ ۱۳۲۹ف
بٹا ہوا تاگا	۲۳۱۵	بٹا ہوا تاگا	۵۰
پارچہ	۳۷۴۰	پارچہ	۱۷۴
غلّہ	۱۲۵۳۲۱	غلّہ	۲۴۵۳۵
نمک	۴۶۶۶۲	شکر و قند سیاہ	۱۶۵۱
اشیاء ظروف آہنی و برنجی وغیرہ	۱۱۳۰۳	پنبہ	۲۲۰۷
شکر و قند سیاہ	۴۳۳۹	تیموب روغنیات	۷۲۴۸۰
پنبہ	۱۳۰	تخم ارنڈی	۲۴۳۵۳
چوبینہ	۵۰۹۹	چوبینہ	۱۲۸۸۹
روغن گیاس	۱۱۵۸۸	کوئلہ (زغال)	۳۶۲۶۶۴
زغال (کوئلہ)	۳۴۰۶	متفرقات	۱۰۵۹۲۵
متفرقات	۲۳۱۳۹		
میزان	۲۳۷۱۰۲	میزان	۶۷۶۹۲۸

باغراض برآمد ملک کی پیداوار اندرونی حصص ملک سے ان اہم منڈیوں میں جمع کیجاتی متصل اضلاع کے درمیان مقامی پیداوار اور مال و اسباب کا بھی بہت لین دین ہوتا ہے باغراض برآمد فراہمی کے جو ذرائع و وسائل ہوتے ہیں وہی ذرائع و وسائل درآمد شدہ مال کے دور دراز مقامات پر تقسیم کا کام بھی لدائو بیلوں اور بنڈیوں کے ذریعے سے انجام دیتے ہیں دیہات کا بنیا تاجر عموماً ہوتا ہے جو غلّہ و پارچہ کی سوداگری کے ساتھ روپیہ کا لین دین بھی کرتا ہے۔ وہی ہے جو رعایا کو دائمی زر مائگزاری کے لئے رقم قرض دیتا ہے اور زمانۂ درو میں کل پیداوار قبضہ میں کر لیتا ہے اور پھر ٹھوک فروش برآمد کرنے والوں کے پاس بڑے تجارتی مراکز یا قریب تر ریلوے اسٹیشن پر پہنچا دیتا ہے۔ فصول استادہ کی ضمانت پر قرض حاصل کرنیکا طریقہ بہت رائج ہے جو رعایا کے حق میں تباہ کن اور ساہوکار کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ساہوکار پیداوار کو اپنے نرخ پر خریدتا ہے۔ اور اس کو ٹھوک یا چلر بازار کے بھاؤ پر بیچکر اچھا نفع کماتا ہے اور رعایا کو مشکل اتنا ملتا ہے کہ وہ آمد و خرچ کے توازن کو

قائم رکھنے کے لئے کافی ہو سکے غرض کہ اس صورت سے پہرہ ساہوکار کے پنجے میں پھنستے جاتے ہیں۔

سامان اور مال جو علاقہ سرکار عظمت مدار سے درآمد کیا جاتا ہے وہ یا تو بذریعہ ریلوے راست کسی ریلوے اسٹیشن پر ملک سرکار عالی کے اندر پہنچ جاتا ہے یا بذریعہ بنڈیوں اور باربردار جانوروں کے بیرون ملک کے موقوعہ تجارتی مراکز مثل بارسی۔ شولاپور۔ احمد نگر۔ کرنول۔ ادونی۔ بلاری جگیا پیٹھ۔ بجواڑہ وغیرہ سے اندرونی مراکز تجارت تک آتا ہے۔ ریلوے کے ذریعہ جو درآمد ہوتی ہے وہ زیادہ تر بمبئی سے اور کچھ مدراس سے ہوتی ہے۔ برآمد کی صورت میں اضلاع کی پیداوار ان مراکز تک پہونچ جاتی ہے۔ یا قریب ترین ریلوے اسٹیشن تک بھیجدی جاتی ہے جہاں سے یا تو بلدہ حیدرآباد کو یا بمبئی یا مدراس کو روانہ کر دی جاتی ہے۔ تجارت کے خاص راستے یہ ہیں۔ مغرب و جنوب میں جی آئی پی ریلوے اور مدراس و سدرن مرہٹا ریلوے نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے (جو ملک میں مغرب سے مشرق تک گزرتی ہے) حیدرآباد گلبرگہ دلی ریلوے جو درمیانی اور شمال مغربی اضلاع سے گزرتی ہے اور بلدہ حیدرآباد کو منماڑ موقوعہ ضلع ناسک صوبہ بمبئی کے ساتھ متصل کرتی ہے۔ جدید جاری شدہ سکندرآباد گدگ ریلوے جو بلدۂ حیدرآباد سے جنوب میں محبوب نگر تک جاتی ہے۔ متعدد معاون سڑکیں جو اندرون ملک میں واقع ہیں اسٹیشنوں تک مال لانے اور پھر وہاں سے لیجانے میں سہولت بخشتی ہیں۔

۳۴۴۔ **ہاٹ اور بازارات**۔ ہر بڑے موضع میں ہفتہ وار ہاٹ یا بازار ہوتا ہے۔ جہاں متصلہ مواضعات اور اضلاع کی پیداوار بغرض فروخت لائی جاتی ہے۔

ہر ایک قصبہ یا بڑے موضع میں جہاں تحصیل یا ضلع کا مستقر ہوتا ہے وہاں عموماً ایک مستقل بازار ہوتا ہے جہاں ۶ بجے صبح سے رات کے ۹ بجے تک کاروبار ہوتا ہے لیکن ہاٹ میں بالعموم صبح کے دس بجے سے شام کے چار بجے تک خرید و فروخت ہوتی ہے اور سب سے زیادہ مصروفیت کا وقت دوپہر کے بارہ بجے سے چار بجے شام تک ہوتا ہے۔ یہ ہاٹ چھوٹے پیمانہ پر جمع کرنے والے اور تقسیم کرنے والے مرکز ہوتے ہیں۔ کاشتکار اپنا غلہ۔ کمہار اپنے برتن مویشی کی نسل کشی کرنے والا اپنے مویشی اور ترکاری کاشت کرنیوالا اپنی ترکاری لاتا ہے۔ بیرونی مال جیسے گرنی کا کپڑا۔ گیاس کا تیل وغیرہ ہر بڑے ہاٹ میں ملتے ہیں۔ آجکل بالمعاوضہ تجارت رائج نہیں ہے صرف نقد کا لین دین ہوتا ہے۔ لیکن مویشی کی صورت میں اُدھار کا طریقہ ہے۔ ان بازارات کی فہرست جہاں مویشی کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس رپورٹ

کے آخر میں بطور ضمیمہ نشان ۶ ملحق کی گئی ہے مویشی فروخت کرنیوالا قیمت کے مختلف تناسب مختلف مقامات پر وصول کرلیتا ہے اور باقی رقم حسب شرائط اقساط سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ ان ہاٹوں میں دوکانات کی تعداد ۳۰ یا ۴۰ سے ۴۰۰ یا ۵۰۰ تک ہوتی ہے اور شریک ہونے والے اشخاص کی تعداد چند سو سے ہزاروں تک ہوتی ہے دوکانداروں کا اوسط منافعہ فی روپیہ تقریباً ایک آنہ ہوتا ہے بعض صورتوں میں نفع ۲ ر ۲۰ تک بھی ہوتا ہے بعض مقامات میں کرنسی نوٹ پر کوئی بٹاون نہیں لیا جاتا لیکن بعض مقامات میں سو روپیہ کے نوٹ پر ار سے ۴ ر تک بٹاون لیا جاتا ہے بعض اوقات جب سکہ ہائے نقروی کی ضرورت ہوتی ہے تو فیصد ۴ بھی بٹاون لیا جاتا ہے بعض بڑے مواضعات میں غلہ وغیرہ کے ذخائر ہیں مثلاً بڈے پلی (ضلع محبوب نگر) کی ایک دوکان میں صرف تخم ارنڈی ہی کا ذخیرہ ۵۰۰ کی قیمت کا جمع ہے دوسرے اشیاء کا ذکر کیا ہے ان ہاٹوں اور بازاروں کے علاوہ سالانہ بازار اُن مقامات پر لگتے ہیں جہاں جاترا یا اعراس ہوتے ہیں۔ ہر رشتۂ علاج حیوانات کے طرف سے مختلف مقامات میں کبھی کبھی مویشی کی نمائش بھی قائم کی جاتی ہے۔

۳۴۵ صنعت ہائے خانہ۔ ملک سرکار عالی کی سب سے اہم صنعت خانہ دستی ماگہ سے پارچہ بافی ہے۔ ملک کے تقریباً ہر موضع میں جُلاہے موجود ہیں جو دیہاتی لوگوں کے لئے ہاتھ کا بُنا ہوا کپڑا مُہیا کرتے ہیں۔ سابقہ زمانہ میں یہ لوگ خود ہی تاگا کاتا کرتے تھے لیکن گرنیوں کے تاگے نے ہاتھ کے کاتے ہوئے تاگے کو بیدخل کر دیا ہے۔ آجکل اورنگ آباد۔ گلبرگہ اور حیدرآباد کی گرنیو کا تاگا کام میں لایا جاتا ہے۔ اور بمبئی شولاپور اور احمد آباد سے بھی تاگے کی بہت مقدار درآمد کیجاتی ہے۔ مرہٹے جُلاہوں کی جسمانی ساخت تلنگانہ کے جُلاہوں سے زیادہ بہتر کہلاتی ہے۔

جُلاہے بالعموم ایک درمیانی شخص کے زیر بار احسان (قرضدار) ہوتے ہیں جو اُنکے کام کی اجرائی کے لئے خام مال مُہیا کرتا ہے۔ شادی اور دوسرے معاشرتی ضروریات کے لئے نقد رقم قرض دیتا ہے اور اس طرح پر جُلاہے سے اقرار لینے کے قابل ہوتا ہے کہ بازاری نرخ سے ارزاں نرخ پر کپڑا اُسی کے ہاتھ بیچے۔ پس ایک جُلاہے کی اوسط آمدنی جو ایک ماگہ کا مالک ہو اور اُسکے خاندان کے افراد بھی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتے ہوں ماہانہ ۲۰ سے ۳۵ تک ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ شخص درمیانی کے پنجے میں گرفتار نہ ہو اور اگر شخص درمیانی اپنا منافع (حصہ) لے تو صرف ۱۰ تا ۱۵ ہوتی ہے۔

دیسی ماگہ کی اوسط قیمت تقریباً ۵۰ روپیہ ہوتی ہے جس چیز سے ماگہ بنتا ہے اور جس بافت کا پارچہ اس پر تیار ہوتا ہے اسکے لحاظ سے بھی قیمت متفاوت ہوتی ہے نفیس کپڑے کے لئے بہتر ماگہ درکار ہوتے ہیں اور ریشمی کے لئے اور زیادہ بہتر ماگہ چاہئیں۔ ہر رشتہ صنعت و حرفت کے مساعی کی بدولت ترقی یافتہ فلائی شٹل کے ماگہ زیادہ رائج ہو گئے ہیں۔ جلاہوں میں انجمن ہائے اتحادی کے قیام کی وجہ سے بھی اس طرز کے ماگھ کی اشاعت ہوئی ہے معمولی ماگہ ۲۵ سال کام دیتا ہے۔

۳۴۶۔ ماگہ۔ ازروئے مردم شماری حالیہ مختلف اضلاع میں جتنے ماگہ زیر استعمال ہیں اُن کی تعداد تختۂ ذیل میں درج کی گئی ہے۔

نام ضلع	تعداد دستی ماگہ	
	معہ فلائی شٹل	بلا فلائی شٹل
بلدہ حیدرآباد	۳۱۲	۱۴۳
اطراف بلدہ	۱۵۶۴	۱۱۳۰
ورنگل	۵۹۷۲	۱۱۰۴
کریم نگر	۱۱۴۸۰	۳۰۹۳
عادل آباد	۱۱۴۶۴	۲۵۸۰
میدک	۷۲۹۱	۲۷۵۰
نظام آباد	۲۸۳۰	۱۲۵۲
محبوب نگر	۶۲۹۵	۶۰۴۹
نلگنڈہ	۳۳۹۹	۲۲۶۸
اورنگ آباد	۱۹۹۸	۴۳۲
بیڑ	۹۰۴	۱۹۳
ناندیڑ	۲۷۶۳	۸۵۳
پربھنی	۲۵۹	۵۲۹
گلبرگہ شریف	۱۴۰۲۶	۵۳۵۴
عثمان آباد	۶۶۳	۹۵
ہیدرآباد شریف	۹۶۶۰	۲۰۲۲
	۳۴۸۹	۱۱۸۰
میزان	۸۴۳۹۲	۳۱۰۴۲

تختۂ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائے گا کہ نسبت معمولی ماگھوں کے فلائی شٹل کے ماگہ زیادہ مستعمل ہیں اور نیز یہ کہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ کے جلاہے اس طرز کے ماگہ سے زیادہ کام لینے لگے ہیں۔ لیکن کل اضلاع کے منجملہ گلبرگہ میں جو مرہٹواڑی کا ایک ضلع ہے سب سے زیادہ تعداد فلائی شٹل والے ماگھوں کی ہے۔ اسکے بعد کریم نگر اور عادل آباد کے اضلاع کا درجہ ہے جو دونوں تلنگانہ میں واقع ہیں۔ پھر راچور موقوعۂ مرہٹواڑی کا درجہ ہے لیکن اس سمت کے تقریباً کل بقیہ اضلاع میں تلنگانہ کے بقیہ اضلاع سے ماگھوں کی تعداد کم ہے۔ فلائی شٹل والے ماگہ کی اول تعداد اطراف بلدہ موقوعۂ تلنگانہ میں (۱۵۶۴) اور عثمان آباد موقوعۂ مرہٹواڑی میں (۶۶۳) ہے۔ مگر ان اضلاع میں بھی معمولی ماگھوں کی بہ نسبت فلائی شٹل والے ماگھ ہی زیادہ ہیں۔

۳۴۷۔ چرخے۔ اب دوسرے صناع خانہ متعلقہ پنبہ کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سوتی تاگا کاتنے کے کام میں لگے ہوئے چرخے کل ممالک محروسہ میں (۱۷۴۹۵) ہیں جن کے

منجملہ ۱۵۱۱۰۲ یا ۸۶ فیصد صرف تلنگانہ میں ہیں جس ضلع میں چرخوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے وہ کریم نگر ہے (۴۹۳۱۴)۔ اسکے بعد علی الترتیب عادل آباد۔ نظام آباد میدک اور نلگنڈہ کے مدارج ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۱۰۰۰ سے زیادہ چرخے ہیں۔ اس طرح سے بشمول نلگنڈہ جس میں ۱۳۲۲۹ چرخے ہیں۔ چھ اضلاع تلنگانہ میں مرہٹواڑی کے ہر ضلع سے زیادہ چرخے ہیں۔ سمت موخر الذکر میں چرخوں کی سب سے بڑی تعداد صرف (۵۲۴۷) گلبرگہ میں ہے۔ عثمان آباد میں صرف ۱۳ چرخے ہیں جتنی کہ بلدہ حیدرآباد میں بھی اس سے زیادہ تعداد ہے۔

۳۴۸۔ روئی صاف کرنے کے دستی آلے (گرکھے) ملک سرکار عالی میں روئی صاف کرنیکے دستی آلوں یعنی گرکھوں کی تعداد ۴۲۰۵ ہے جنکے منجملہ مرہٹواڑی میں فیصد ۵۰ اور تلنگانہ میں فیصد ۴۶ ہیں۔ اس قسم کے روئی صاف کرنے والے ۱۰۰۰ آلوں کے ساتھ گلبرگہ اس معاملہ میں درجہ اول پر ہے اور ۹۴۶۰ آلوں کے ساتھ بیدر درجہ دوم پر ہے پھر علی الترتیب تلنگانہ کے اضلاع عادل آباد کریم نگر کے مدارج ہیں جہاں ۸۳۲۰ اور ۵۲۱۸ آلے ہیں۔ انکے بعد ناندیڑ کا درجہ ہے جہاں ۴۹۱ گرکھے ہیں۔ بقیہ اضلاع میں بہت کم تعداد ہے۔ گرکھوں کی کمترین تعداد تلنگانہ کے منجملہ ضلع محبوب نگر میں (۶۱۱) ہے اور مرہٹواڑی کے منجملہ ضلع عثمان آباد میں (۳۶۲) ہے۔

۳۴۹۔ صنعت ریشم۔ ملک سرکار عالی میں صنعت ریشم کے دو بڑے مرکز سدی پیٹھ اور سنگاریڈی پیٹھ ہیں جو ضلع میدک میں واقع ہیں۔ جلاہوں کی قوم کی فائدہ رسانی کے لئے ان مقامات میں انجمنہائے امداد باہمی حال ہی میں جاری کی گئی ہیں۔ سدی پیٹھ پتمبر اور طلائی کلابتوں کے لئے مشہور ہے۔ ریشم جو کام میں لایا جاتا ہے وہ زیادہ تر چینی ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات میسوری ریشم بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ ۱۲۰ تولہ خام ریشم میں کاتے ہوئے ریشم کی خالص مقدار ۸۰ تولہ برآمد ہوتی ہے۔ اس مقدار ریشم پر (۷) کیلئے اور (۱۱) رنگنے کے لئے صرف ہوتے ہیں۔ اس مقدار سے ۱۲ گز طویل اور ۱¼ گز عریض (CARDINO) تھان تیار ہوتا ہے۔ تقریباً ۱۵۰ روپیہ قیمت کی پتمبر کی تیاری میں ۱۸ دن لگتے ہیں اور بننے والے کو اس میں ۴۵ روپیہ کا خالص نفع حاصل ہوتا ہے۔ لیکن سادہ ریشم کی بافت میں مزدانہ تقریباً ۸ عہ ملتے ہیں اسلئے پتمبر بننے والے جلاہے سادہ ریشمی کام کی جانب عام طور پر مائل ہو رہے ہیں۔ سنگاریڈی کا ریشمی پارچہ پائداری اور نفاست بافت کے اعتبار سے مشہور ہے اور دور دراز مقامات پر بھی فروخت ہوتا ہے۔

۳۵۰۔ لٹسر۔ اس نوعیت کا پائدار ریشمی پارچہ۔ ورنگل مٹھواڑہ اور حسن پرتی موقوعہ ضلع ورنگل کوسگی

ضلع گلبرگہ۔ نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر۔ مہادیو پور ضلع کریم نگر اور آرمور ضلع نظام آباد میں تیار ہوتا ہے۔ ٹسر کے کوئے ممالک محروسہ کے جنوبی اور شرقی اضلاع کے جنگلوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔ سررشتہ زراعت کی جدوجہد کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اب ارنڈی کے پتوں پر ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی زیادہ تحریک پیدا ہو چلی ہے۔ اُبلے ہوئے کوئیوں سے ٹسر کا تار ایک دیسی طریقے سے نکالا جاتا ہے۔ باریک تار سے موٹا تاگا کاتا جاتا ہے اور مالگہوں پر بنا جاتا ہے۔ اسکے بعد خود جُلاہے ہی اس کو صاف کرتے اور رنگتے ہیں۔

۳۵۱۔ پارچہ ریشم۔ زمانہ قدیم سے اورنگ آباد کمخواب اور دوسرے ریشمی کپڑوں کے لیے جو ہمرو اور مشروع کہلاتے ہیں مشہور چلا آتا ہے اور پٹن اپنی مندیلوں اور خالص طلائی اور نقروی کلابتونی کپڑوں کے لیے مشہور ہے۔

ہمرو اور مشروع ریشم اور سوتی تاگے سے جو بمبئی سے درآمد ہوتا ہے بنا جاتا ہے۔ اورنگ آباد کی گرنی کا تاگا بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ تانے کے سلجھانے اور پھیلانے میں عورتوں اور بچوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مقامی بازار سے جو رنگ ملسکتا ہے اس سے ریشم رنگتے ہیں۔ مشروع قسم کے پارچہ میں تانا ریشم کے تاگے کا اور بانا سوتی تاگے کا ہوتا ہے اور ہمرو کی قسم میں ریشمی اور سوتی تاگے کی مساوی مقدار دیجاتی ہے۔ اس قسم کی آمیزش اسوجہ سے ہونے لگی کہ اہلِ اسلام کو نماز میں خالص ریشم پہننا جائز نہیں ہے۔ ہمرو کے تھان ۴½ گز × ۳½ گز اور مشروع کے تھان ۶ × ۳½ گز بنے جاتے ہیں۔ اوّل الذکر کے ایک تھان کی قیمت ۵ء۵ سے لیکر ۱۵ء۵ اور اس سے زائد تک اور موخر الذکر کی ۵ء۵ سے ۱۰ء۵ اور زائد تک ہوتی ہے۔ مندیل سر پر باندھنے کے پٹکے میں جس میں کلابتونی کام ہوتا ہے۔ مندیل بننے والے کی اوسط آمدنی عمر یومیہ ہوتی ہے۔

ضلع محبوب نگر میں نارائن پیٹھ کا ریشمی پارچہ اور بالخصوص ریشمی ساڑیاں مشہور ہیں۔ ہر ساڑی کی قیمت ۵ سے ۱۵ تک متفاوت ہوتی ہے۔ اسکے بننے میں ایک مہینہ لگتا ہے اور بننے والے کو ۵ سے ۵ تک نفع ہوتا ہے۔ شورا پور۔ شاہ پور اور کوڑگل موقوعہ ضلع گلبرگہ اور کشتگی موقوعہ ضلع رائچور بھی ریشمی اور سوتی ساڑیوں کے لئے شہرت رکھتے ہیں۔ روزانہ ۹ گھنٹے کام کرکے جلاہا ۲ گز ساڑی بنتا ہے اور مجموعی طور پر ایک روپیہ میں ۲ گز اسکو نفع ملتا ہے۔ یہ قابلِ ذکر ہے کہ ان تمام مقامات سے جلاہے نقلِ وطن کرکے صوبہ بمبئی کے مختلف مقامات پر جا بسے ہیں۔

۳۵۲۔ صنعتِ گلیم و قالین۔ کل ملک سرکار عالی میں (چوپان) گڈریے بھیڑوں کی پرورش کرتے ہیں اور اُن کے اُون سے دیسی کمل اور قالین بناتے ہیں۔ دیہاتی لوگ اور دوسرے بھی اُن کملوں و قالینوں

سے کام لیتے ہیں۔ کملوں کی صنعت مکتمل۔ امرآباد ناگرکرنول اور دیورکنڈہ (ضلع محبوب نگر) گودڑی کیسور اور چنچولی (ضلع گلبرگہ) میں بہت ترقی کرگئی ہے۔ اور قالین وصنعت بھی مرہٹواڑہ ضلع ورنگل میں فروغ پذیر

جب بھیڑیں ۲ یا ۳ مہینے کی عمر والی ہوجاتی ہیں تو گدڑیے انکا اون عموماً ماہ آذر یا دے (اکٹوبر و نومبر) میں کترتے ہیں۔ اُن سے اُنکی چیک صاف کرکے تاگا کاتتے ہیں۔ اُس تاگے سے پھر مولی ٹاگھوں پر کمل بنتے ہیں۔ ناگرکرنول اور امرآباد ضلع محبوب نگر میں۔ بھیڑوں کا اون کترنیکا صرفہ (لے) روپیہ ہوتا ہے۔ اس مقدار اون سے چار موٹے یا پانچ باریک کمل بنے جاتے ہیں۔ اُن کملوں کی قیمت حال سے ملوعے ۵ روپے تک متفاوت ہوتی ہے۔

قالین باف گدڑیوں سے اون حاصل کرتے ہیں۔ قالین چار مختلف اقسام کے تیار ہوتے ہیں۔

(۱) خالص اونی قالین (۲) اونی اور ریشمی قالین (۳) اونی اور سوتی قالین (۴) اون اور سن کے قالین۔ پہلی تینوں قسمیں صرف فرمایش پر تیار کی جاتی ہیں۔ کیونکہ انکی تکمیل عرصہ طلب ہے اور (۶) انچ بننے میں ایک دن لگ جاتا ہے چوتھی قسم وہ ہے جو بالعموم مقامی بازاروں میں فروخت ہوتی ہے۔

گدڑیے اتنے منتشر صورت میں پھیلے ہوئے ہیں کہ ان میں کسی انجمن کا قائم کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسلئے انہیں انجمن ذخائر پیدا کنندگان کے توسط سے جو محبوب نگر اور ورنگل میں قائم کی گئی ہیں۔ معاملہ کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ انجمن اُن سے تیار شدہ مال واجبی نرخ پر خریدتی ہیں۔ اور بازار کے نرخ سے فروخت کرتی ہیں اور ہر سال کے ختم پر بعد وضع اخراجات جو منافع بچے وہ پیدا کرنیوالوں کو بشکل کمیشن دیدیا جاتا ہے۔

۳۵۲۔ برنجی سامان۔ ضلع میدک میں سدی پیٹھ اور ضلع نلگنڈہ میں ایک جاگیری موضع پمبرتی ملک سرکار عالی کی صنعت سامان برنجی کے مشہور مراکز ہیں۔ عدم سرپرستی کے باعث یہ صنعت پژمردہ ہوری تھی برنجی کام کرنیوالوں کے مفاد کے لئے انجمنہائے امداد باہمی کے قیام سے نہ صرف اُن کے تیار شدہ مال کی نوعیت بلکہ صنعت کاری کا کمال بھی ترقی پاگیا ہے۔ بعد وضع قیمت مال خام ایک پیتل کا کام کرنے والا روزانہ تقریباً ۴ سے دس گھنٹے کام کرکے کمالیتا ہے۔ جو لوگ انجمنہائے امداد باہمی کے رکن ہیں اُن کی خالص آمدنی انجام دادہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے ۴ سے ۷ عاں روزانہ تک متفاوت ہوتی ہے۔ پمبرتی کی انجمن امداد باہمی ماہانہ تقریباً للعمصا۔ قیمت کا خام مال درآمد کرتی اور ممے کی قیمت کا تیار شدہ مال فروخت کرتی ہے۔

۳۵۴۔ بدری سامان۔ اس صنعت کا نام بیدر سے منسوب ہے جہاں اس قسم کا سامان ایک بلونی دھات سے جو مقامی طور پر تیار کی جاتی ہے بنایا جاتا ہے۔ جو اشیاء تیار کئے جاتے ہیں وہ

لوٹے صراحیاں۔ سیلابچیاں۔ پلنگ کے پائے۔ کٹورے وغیرہ ہوتے ہیں۔ برتن تیار ہونے کے بعد انکی سطح پر چاندی یا سونے کا کام کیا جاتا ہے۔ یہ کام نہایت نفیس اور نازک اور اعلیٰ کاریگری کا ہوتا ہے نقش اور گلکاری نہایت اچھی ہوتی ہے۔ اوسط درجہ کا بدری کام کرنیوالا ۱۵ دن میں ۵ روپیہ کی لاگت کے خام مال سے ۵ روپیہ کی چیزیں تیار کرلیتا ہے اور تقریباً ۵ روپیہ ماہانہ کمالیتا ہے۔

۳۵۵ صنعت کاغذسازی دستی۔ فی الحال ملک سرکار عالی میں (۷) مقامات ہیں جہاں یہ صنعت ہماری ہے۔ ان مقامات پر ایک مہینے کے عرصہ میں جتنا کاغذ تیار ہوتا ہے۔ اُس کے متعلق بعض اعداد و شمار تختہ ذیل میں درج کیے گئے ہیں

ضلع محبوب نگر میں کوٹلکنڈہ بھی کاغذسازی کے لئے مشہور ہے اور وہ کاغذ اسی مقام کے نام سے موسوم ہے جو زیادہ تر لفافے اور بہی کھاتے بنانے کے کام آتا ہے

نام مقام	کام کرنیوالوں کی تعداد۔	تعداد موگریاں		قیمت کاغذ جو کام میں لایا گیا	قیمت کاغذ تیار شدہ	منافع ماہانہ بعد وضع اخراجات مخصوص یا ای
		چوبی	سنگی			
				روپے	روپے	روپے
گوڈور	۳۹	۸	۲	۲۲۰	۲۷۵۰	۱۱۰۰
مدور	۲	۰	۱	۱۵	۱۸۷	۷۵
دنتے	۳	۱	۰	۵	۶۲	۲۵
گوارم	۱	۱	۰	۵	۶۲	۲۵
بجلی پور	۳	۰	۰	۵	۶۲	۲۵
ویلور	۶	۰	۲	۳۰	۳۷۵	۱۵۰
ورنگل	۸	۰	۳	۳۲	۴۰۶	۱۶۲

موضع کورتلہ ضلع کریم نگر میں بھی ایک موٹی قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے لیکن ان دونوں مقامات کے تیار شدہ کاغذ کے متعلق اعداد و شمار دستیاب نہیں ہو سکتے۔

۳۵۶ تیل کے گھانے۔ اس ملک کا عام طریقہ گھانے کے ذریعہ تیل نکالنے کا ہے جو ہاتھ سے یا بیل کی قوت سے چلایا جاتا ہے۔ اس قسم کے قدیم ملکی آلوں کی کل تعداد ملک سرکار عالی میں ۴۰۸۳ ہے ضلع کریم نگر میں سب سے زیادہ تعداد ہے (۳۸۹۱) اور اطراف بلدہ میں سب سے کم (۲۲۹) چونکہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں اجناس روغنداز زیادہ پیدا ہوتے ہیں اسلئے مرہٹواڑی سے (۵۸۰۷) تلنگانہ میں گھانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ (۸۲۷۶)

۳۵۷ نیشکر کے گھانے۔ ملک سرکار عالی میں ابتک قدیم طرز کے چوبی گھانوں سے نیشکر کچلنے کا طریقہ رائج ہے۔ اس طریقے سے ملک طرف تو رس بہت ضائع جاتا ہے اور دوسری طرف نیشکر سے پورا رس نہیں نکلتا ابتک ممالک محروسہ کے کسی حصہ میں نئی طرز کے آلے نصب نہیں ہوئے۔ اس قسم کے گھانوں کی کل تعداد اس ملک

ہیں ۔ ۳۰۸۴ ہے جو کل کے کل ہاتھ یا بیل کی قوت سے چلتے ہیں ۔ انکے منجملہ سہ ربع تعداد صرف تلنگانہ میں ہے سب سے بڑی تعداد (۴۳۳۱) میدک میں اور سب سے اقل (۹) نلگنڈہ میں ہے ۔

۳۵۸ ۔ **غلہ پیسنے کی چکیاں** ۔ غلہ پیسنے کی کل چکیوں کی تعداد خواہ وہ بھاپ ۔ گیاس ۔ ہاتھ یا کسی اور قوت سے چلتی ہوں (۲۸۱۸۹۳) ہے جنکے منجملہ (۲۵۰۶۱۰) تلنگانہ میں ہیں ۔ سب سے بڑی تعداد (۶۱۶۷۲) ضلع کریم نگر میں اور سب سے کمتر (۲۰) ضلع بیڑ میں ہے ۔

۳۵۹ ۔ **کارخانہ جات خیاطی** ۔ ملک سرکارعالی کے کارخانہ جات خیاطی کی کل تعداد (۱۱۲۱۱) ہے ان کارخانوں میں ۲ یا اس سے زیادہ خیاط سینے کے مشین سے کام کرتے ہیں اور کل مشینوں کی تعداد (۶۲۱۸) ہے ۔ اگرچیکہ تلنگانہ میں ۳۷ فیصد کارخانے واقع ہیں لیکن مشینوں کی تعداد تقریباً صرف (۶۰) فیصد ہے ۔ بالفاظ دیگر مرہٹواڑی کے کارخانوں میں بمقابلہ تلنگانہ کے نسبتاً زیادہ مشینوں سے کام لیا جاتا ہے ۔ بلدہ حیدرآباد میں (۲۹۰) کارخانے ہیں جن میں ۵۰۰ مشین کام میں لگی ہوئی ہیں ۔

۳۶۰ ۔ **کارخانہ جات کارہائے فلزی ونجاری** ۔ ملک سرکارعالی میں فلزات کے کل کارخانوں کی تعداد ۳۱۴۵ ہے جنکے منجملہ تلنگانہ میں ۵۲ فیصد اور مرہٹواڑی میں ۴۸ فیصد ہیں ۔ ایسے کارخانوں کی سب سے بڑی تعداد (۸۴۷) ناندیڑ میں ہے اسکے بعد (۳۹۴) کارخانے کریم نگر میں ہیں ۔ سب سے آخر میں عثمان آباد پڑتا ہے جہاں (۱۳۱) کارخانے ہیں ۔ بلدہ حیدرآباد میں بھی اس تعداد سے زیادہ (۳۸) کارخانے ہیں ۔

آہنگری کے کارخانے جنہیں دو یا دو سے زیادہ آہنگر کام کرتے ہیں ۔ تلنگانہ میں ۲۷۳۶ اور مرہٹواڑی میں ۱۹۶۰ ہیں ۔ سب سے زیادہ تعداد (۸۱۷) کریم نگر میں اور سب سے کم (۳۷) عثمان آباد میں ہے ۔ بلدہ حیدرآباد میں اس قسم کے (۶۵) کارخانے ہیں ۔

نجاری کے کارخانے جنہیں دو یا دو سے زیادہ نجار کام کرتے ہیں مجموعی طور پر ملک سرکارعالی میں ۷۹۹۳ ہیں جنکے منجملہ تلنگانہ میں ۴۰۸۴ اور مرہٹواڑی میں ۳۹۰۵ ہیں ایسے کارخانوں کی سب سے بڑی تعداد (۸۴۲) ضلع عادل آباد میں اور سب سے کمتر تعداد (۱۷۲) ضلع اطراف بلدہ میں ہے ۔ بلدہ حیدرآباد میں اس نوعیت کے ۱۰۲ کارخانے ہیں ۔

ان کارخانہ جات کے علاوہ مردم شماری میں ۱۳۳۱ کارخانہ جات سفال سازی ۔ ۳۲۲۴ کارخانہ جات نقاشی اور ۴۶۴۱ کارخانہ جات دودھ مکھن سازی قلمبند ہوئے ہیں ۔ یہ ایک امر تعجب خیز ہے کہ اگرچیکہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی کے مویشی زیادہ دودھ دینے والے ہوتے ہیں لیکن خطۂ مؤخرالذکر کے شیرخانوں کی تعداد خطۂ اول الذکر کی تقریباً صرف ربع ہے

ذیلی تختہ ۱۔ (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ

شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب	جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرنے والے ملازمین کا فیصد		حقیقی کام کرنیوالوں کے مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
	حقیقی کام کرنیوالے	زیر پرورش	حقیقی کام کرنیوالے	زیر پرورش	مرد	عورت	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
(الف) پیدائش اشیاء خام	۵۷۰ر۵	۲۹۹۰	۵۴	۴۶	۳ر	۹۹ر۷	۸۸	۸۶
(۱) پیدائش جانوران اور نباتات	۵۵۵۴	۲ر۹۷۷	۵۴	۴۶	۳ر	۹۹ر۷	۸۷	۸۷
۱۔ چراگاہ و زراعت	۵۰۴۴۸	۲ر۹۱۳	۵۳	۴۷	۱ر۳	۹۹ر۷	۸۵	۸۷
(ا) معمولی کاشتکاری	۴۹۴۴	۲ر۶۲۹	۵۳	۴۷	۱ر۲	۹۸ر۸	۱۱۳	۸۸
(ب) خاص پیداوار اور بازار کیلئے پھل وسبزی بونے والے	۴۰	۲۷	۶۶	۳۴	۶ر۰	۹۴ر۰	۸۴	۴۹
(ج) جنگلاتی	۵۰	۲۷	۵۳	۴۷	۲ر۰	۹۸ر۰	۸۸	۸۷
(د) ذخیرہ کھیت پیدا کرنیوالے	۴۱۴	۲۳۰	۵۵	۴۵	۱ر۸	۹۹ر۲	۱۲	۸۱
(ہ) چھوٹے جانوروں کی افزائش نسل کرنیوالے	۱	۰	۲۸	۷۲	۲۱	۷۹	۱۴	۳۱۹
۲۔ شکار و شکاری	۱۰۶	۶۴	۶۰	۴۰	۱ر۵	۹۹ر۵	۱۵۰	۶۶
(۲) پیدائش جمادات	۱۶	۱۳	۷۸	۲۲	۱ر۶	۹۹ر۴	۲۲۱	۲۷
۳۔ کانین	۱۲	۱۱	۸۸	۱۲	۱ر۶	۹۹ر۴	۱۸	۱۴
۴۔ سخت پتھروں کے کھودنے کے مقام	۴	۲	۴۷	۵۳	۱ر	۹۹ر۹	۶ر۱۶۷	۱۰۵
۵۔ نمک وغیرہ	۰	۰	۹۰	۱۰	۰	۱۰۰	۰	۱۱
(ب) مادی اشیاء کی تیاری اور مہیا کرنا	۲۵۰۶	۱ر۲۶۰	۵۰	۵۰	۴ر۴	۹۵ر۶	۱۳۹	۹۷
(۳) صنعت	۱ر۳۷۴	۶۹۵	۵۱	۴۹	۲ر۵	۹۷ر۵	۱۵۰	۹۶
۶۔ پارچہ بافی	۳۵۲	۱۷۷	۵۰	۵۰	۱ر۶	۹۹ر۴	۱۵۳	۹۹
۷۔ جانوروں کے چمڑے کھال و سخت اشیاء	۲۲	۹	۴۲	۵۸	۱ر۷	۹۹ر۳	۱۱۲	۱۴۱
۸۔ چوبینہ	۱۳۴	۶۹	۵۲	۴۸	۲	۹۸	۸۲	۹۴
۹۔ دھاتیں	۷۲	۳۲	۴۷	۵۳	۳	۹۷	۱۳۰	۱۱۱
۱۰۔ مٹی	۹۱	۴۳	۴۷	۵۳	۱ر۳	۹۸ر۷	۷۹	۱۱۲
۱۱۔ کپاسی پیداوار اور اسکے ہمشکل	۱۸	۷	۳۸	۶۲	۱ر۶	۹۸ر۴	۵۷	۱۶۲
۱۲۔ صنعتہائے خورد و نوش	۸۳	۴۳	۵۲	۴۸	۶ر۲	۹۳ر۸	۱۶۱	۸۷
۱۳۔ صنعتہائے لباس بناؤ و سنگھار	۴۳۵	۲۳۱	۵۳	۴۷	۲ر۳	۹۷ر۷	۱۲۲	۸۷
۱۴۔ صنعتہائے فرنیچر	۰	۰	۵۱	۴۹	۱۰۰	۰	۹۵	۰
۱۵۔ صنعتہائے عمارات	۷۳	۴۰	۵۵	۴۵	۶ر۷	۹۳ر۳	۹۸	۸۱
۱۶۔ ذرائع نقل و حمل کی تعمیر	۱	۱	۵۸	۴۲	۴۲ر۸	۵۷ر۲	۵۶	۸۴
۱۷۔ پیداوار و ارسال بجلی و تموین	۰	۰	۳۰	۷۰	۱۰۰	۰	۲۴۰	۰
گیس، روشنی، حرارت محرکہ بجلی وغیرہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

تتمہ ذیلی تختہ ۱- (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ

شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب	جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرنے والے لازمین کا حقیقی کام کرتے والے لازمین فیصد		حقیقی کام کرنیوالوں کے مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
	اشخاص کاریعہ معاش	حقیقی کام کرنے والے	حقیقی کام کرنیوالوں کا	زیر پرورش	شعبہ میں	دیہات میں	شعبہ میں	دیہات میں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۸- دیگر متفرق وغیر معین صنعتیں	۹۲	۴۱	۴۵	۵۵	۵۸ر۵	۹۴ر۲	۳۳۹	۱۰۹
(۴) نقل وحمل	۱۵۵	۷۳	۴۷	۵۳	۱۵ر۱	۸۴ر۹	۱۶۴	۱۰۹
۱۹- ہوا کے ذریعہ نقل وحمل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰- پانی کے ذریعہ نقل وحمل	۳	۱	۳۶	۶۴	۲۴	۷۶	۸۳	۲۰۶
(۲۱- سڑک کے ذریعہ نقل وحمل	۱۳۰	۶۳	۴۸	۵۲	۱۰	۹۰	۱۶۱	۱۰۱
۲۲- ریل کے ذریعہ نقل وحمل	۱۹	۸	۴۰	۶۰	۵۲	۴۸	۱۷۳	۱۲۳
۲۳- تپہ، تار وٹیلیفون کی ملازمین	۱۳	۱	۳۹	۶۱	۳۶ر۹	۶۳ر۱	۱۵۵	۱۵۲
(۵) تجارت	۹۷۷	۴۹۲	۵۰	۵۰	۵ر۵	۹۴ر۵	۱۲۲	۹۷
۲۴- بنک، کارخانہ جات، قرضہ مبادلہ وغیرہ	۱۸	۷	۴۳	۵۷	۹ر۲	۹۰ر۸	۲۰۰	۱۲۸
۲۵- دلالی، کمیشن وبرآمد	۰	۰	۴۶	۵۴	۹۸ر۸	۱ر۲	۱۱۵	۳۰۰
۲۶- تجارت پارچہ	۵۰	۱۹	۳۹	۶۱	۶ر۴	۹۳ر۶	۱۶۲	۱۵۸
۲۷- تجارت کھال، چمڑے، بال، پرنخچہ وغیرہ	۸	۳	۴۲	۵۸	۵ر۲	۹۴ر۸	۱۹۵	۱۳۳
۲۸- تجارت چوبینہ	۴	۳	۷۷	۲۳	۷۲ر۲	۲۷ر۸	۱۴	۶۹
۲۹- دھاتوں کی تجارت	۲	۰	۱۸	۸۲	۴۵ر۶	۵۴ر۴	۱۳۷	۷۲۳
۳۰- مٹی کے برتنوں کی تجارت	۵	۳	۶۰	۴۰	۶ر۵	۹۳ر۵	۷۳	۶۶
۳۱- تجارت کیمیائی پیداوار	۱	۰	۳۸	۶۲	۵۴ر۲	۴۵ر۸	۲۱۱	۱۰۳
۳۲- چونہ، پاڑنے، قبرستان وغیرہ	۱۸۰	۱۰۱	۵۷	۴۳	۱ر۸	۹۸ر۲	۹۲	۷۹
۳۳- دیگر تجارت اشیاء خورونوش	۳۴۰	۱۷۴	۵۱	۴۹	۶ر۴	۹۳ر۶	۱۲۵	۹۴
۳۴- تجارت لباس اشیاء وسنگھار	۱۴	۷	۴۸	۵۲	۱۲ر۶	۸۷ر۴	۱۱۰	۱۰۸
۳۵- تجارت فرنیچر	۸	۴	۵۲	۴۸	۱ر۷	۹۸ر۳	۱۹۵	۹۱
۳۶- تجارت سامان عمارت	۴	۲	۷۷	۲۳	۲ر۸	۹۷ر۲	۱۰۹	۲۸
۳۷- تجارت ذرائع نقل وحمل	۶	۳	۵۵	۴۵	۴ر۲	۹۵ر۸	۱۹۸	۷۶
۳۸- تجارت بیمہ سونجنی	۳۲	۲۰	۶۳	۳۷	۳ر۴	۹۶ر۶	۹۴	۵۷
۳۹- تجارت اشیاء تعیشات، اشیاء متفرقہ خلوط ہنر وعلوم	۳۹	۱۹	۴۸	۵۲	۲۲ر۹	۷۷ر۱	۱۱۴	۱۰۷
۴۰- تجارت دیگر اقسام	۲۶۶	۱۲۶	۴۷	۵۳	۲ر۳	۹۷ر۷	۱۹۷	۱۱۰

ذیلی تختہ ۱- (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ (اختتام)

شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب	جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرنے والے ملازمین کا فیصد		حقیقی کام کرنیوالوں کے مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
	اشخاص جن کا ذریعہ معاش ہے	حقیقی کام کرنے والے	حقیقی کام کرنے والے	زیر پرورش	شہری	دیہاتی	شہری	دیہاتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ج - سرکاری نظم ونسق اور آزاد پیشے	۶۱۲	۲۸۶	۴۷	۵۳	۱۳٫۲	۸۶٫۸	۱۳۴	۱۱۰
(۶) افواج سرکاری	۱۸۱	۹۲	۵۱	۴۹	۱۹	۸۱	۱۲۰	۹۱
۴۱ - فوج	۵۹	۲۹	۴۹	۵۱	۵۳٫۳	۴۶٫۷	۱۱۸	۸۴
۴۲ - بحری فوج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۳ - ہوائی فوج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۴ - کوتوالی (پولیس)	۱۲۲	۶۳	۵۱	۴۹	۳۲	۹۶٫۸	۱۳۸	۹۳
(۷) سرکاری نظم ونسق	۲۶۹	۱۲۶	۴۷	۵۳	۱۰	۹۰	۱۵۲	۱۰۹
۴۵ - سرکاری نظم ونسق	۲۶۹	۱۲۶	۴۷	۵۳	۱۰	۹۰	۱۵۲	۱۰۹
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۱۶۲	۶۸	۴۳	۵۷	۱۱	۸۹	۱۳۴	۱۳۴
۴۶ - مذہب	۴۸	۳۰	۴۲	۵۸	۸٫۸	۹۱٫۲	۱۲۷	۱۳۷
۴۷ - قانون	۲۲	۶	۲۹	۷۱	۸٫۷	۹۱٫۳	۱۳۲	۲۵۰
۴۸ - طب	۲۴	۱۰	۴۱	۵۹	۲۲٫۲	۷۷٫۸	۱۲۱	۱۵۰
۴۹ - تعلیم وہدایات	۴۶	۲۱	۴۷	۵۳	۶٫۴	۹۳٫۶	۱۲۷	۱۱۲
۵۰ - لسانیات اور فنون اور علوم	۲۲	۱۱	۵۰	۵۰	۱۶٫۵	۸۳٫۵	۱۶۲	۹۰
د - متفرق	۱٫۳۱۲	۷۳۲	۵۶	۴۴	۶٫۳	۹۳٫۷	۸۳	۷۹
(۹) ۵۱ - اشخاص جو اپنی آمدنی پر گذر کرتے ہیں -	۲۵	۱۰	۴۰	۶۰	۶۶٫۹	۳۳٫۱	۱۳۹	۱۶۷
(۱۰) ۵۲ - خانگی ملازمت	۲۷۶	۱۴۴	۵۲	۴۸	۱۶٫۵	۸۳٫۵	۹۰	۹۲
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات								
۵۳ - عام اصطلاحات جو کسی خاص پیشہ کو واضح نہیں کرتے -	۷۵۶	۴۳۹	۵۸	۴۲	۲٫۴	۹۷٫۶	۳۴	۷۳
(۱۲) غیر پیداآور	۳۵۵	۱۳۹	۴۶	۵۴	۳٫۵	۹۶٫۵	۷۹	۸۴
۵۴ - جیل خانے، بیت المعذورین اور شفاخانوں میں رہنے والے	۲	۱	۷۷	۲۳	۳۹٫۶	۶۰٫۴	۳۳	۲۸
۵۵ - بھکاری، خانہ بدوش اور پیشہ ور عورتیں	۲۵۲	۱۳۷	۵۴	۴۶	۲٫۸	۹۷٫۲	۹۶	۸۴
۵۶ - دیگر غیر ترتیب وار غیر پیداآور صنعتیں	۱	۱	۵۸	۴۲	۸۱٫۸	۱۸٫۲	۰	۴۰۰

ذیلی تختہ ۲- (پیشہ جاتی) تقسیم بلحاظ پیشہ در قدرتی تقسیم

پیشہ	جملہ آبادی کے فی ہزار کے لحاظ سے ذریعہ معاش رکھنے والے اشخاص کی تعداد در		
	شہر حیدرآباد	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱	۲	۳	۴
(۱) پیدائش حیوانات و نباتات	۵۴	۵۶۶	۶۳۹
۱-(ا) زراعت	۴۳	۴۵۱	۵۷۷
(۱) آمدنی لگان زرعی زمین	۱۲	۲۳	۱۰۲
(۲) معمولی کاشتکار	۱۲	۲۹۰	۳۰۷
(۳) کارندے منتظمین جائداد (جنہیں بونے والے شامل نہیں) منشی، لگان وصول کنندے وغیرہ	۵	۱	۴
(۴) ملازمین کھیت	۱	۶۴	۲۲
(۵) مزدور کھیت	۴	۷۲	۱۳۴
(۷) بیوہ، پھول، ترکاری، پان، انگور، سپاری وغیرہ بونے والے	۹	۱	۷
(ب) چراگاہ	۷	۶۱	۲۵
(۱۱) مویشی و بھینس پالنے والے اور نگرانی کرنے والے	۵	۳	۱
(۱۲) بھیڑ، بکری و سور پالنے والے	۱	۴	۵
(۱۳) گلہ بان، چرواہے و گڈریے	۱	۵۴	۱۸
(۱۶) ریشم کے کیڑے	۱	۰	۰
۲- (ا) جنگل و شکار	۲	۱۶	۶
(۲) پیدائش جمادات	۱	۳	۱
(۳) صنعت	۱۳۵	۱۵۴	۸۰
(۶) پارچہ بافی	۸	۵۱	۲۲
(۸) چوبینہ	۸	۱۴	۱۳
(۹) دھاتیں	۷	۱۰	۴
(۱۲) صنعتہائے خورونوش	۲۱	۱۱	۴
(۱۳) صنعتہائے لباس و بناؤ سنگھار	۳۶	۵۹	۲۹
(۱۸) دیگر صنعتیں	۳۲	۹	۸
(۴) نقل و حمل	۸۹	۱۹	۹
(۵) تجارت	۱۸۷	۹۲	۷۴
(۲۶) تجارت پارچہ	۱۰	۳	۷
(۳۲) ہوٹلیں، مے خانے، قہوہ خانے وغیرہ	۱۰	۳۲	۴
(۳۳) دیگر تجارت اشیاء خورونوش	۷۷	۲۹	۳۶
(۴۰) تجارت اقسام دیگر	۲۶	۲۸	۲۵
(۶) سرکاری فوج	۱۱۹	۸	۲۲
(۷) سرکاری نظم و نسق	۹۹	۲۷	۲۲
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۵۵	۱۷	۱۳
(۹) اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۵۱	۱	۱
(۱۰) خانگی ملازمت	۱۳۹	۲۹	۱۹
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات	۴۴	۶۴	۸۹
(۱۲) غیر پیداآور	۲۷	۲۰	۳۱

ذیلی تختہ ۳ (پیشہ جاتی) زراعتی، صنعتی، تجارتی، پیشہ جاتی اور دیگر پیشہ جاتی و ملازمتی آبادی کی تقسیم بلحاظ اضلاع و قدرتی تقسیم

ضلعوار یا قدرتی تقسیم	زراعت				صنعت موسعہ نباتیہ				صنعت موسعہ حیوانیہ				تجارت منقول و حمل				پیشہ جات				دیگر پیشہ جات و ملازمتیں			
	آبادی حسب گذارہ حیوانی زراعت سے	زراعتی آبادی کا تناسب فیصد در	زراعتی آبادی کا فیصد در	تحقیقی گوشوارہ	آبادی حسب گذارہ حیوانی صنعت موسعہ نباتیہ سے	صنعتی آبادی کا تناسب فیصد در	صنعتی آبادی کا فیصد در	تحقیقی گوشوارہ	آبادی حسب گذارہ حیوانی صنعت موسعہ حیوانیہ سے	صنعتی آبادی کا تناسب فیصد در	صنعتی آبادی کا فیصد در	تحقیقی گوشوارہ	آبادی حسب گذارہ حیوانی تجارت منقول و حمل سے	تجارتی آبادی کا تناسب فیصد در	تجارتی آبادی کا فیصد در	تحقیقی گوشوارہ	آبادی حسب گذارہ حیوانی پیشہ جات سے	پیشہ جاتی آبادی کا تناسب فیصد در	پیشہ جاتی آبادی کا فیصد در	تحقیقی گوشوارہ	آبادی حسب گذارہ حیوانی پیشہ جات سے	دیگر پیشہ جات کرنے والوں کا تناسب فیصد در	دیگر پیشہ جات کرنے والوں کا فیصد در	تحقیقی گوشوارہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ریاست	۹۲۷٫۲۱۵ و ۶	۴۹۹	۴۷	۵۳	۱۰۷٫۳۵۷٫۳۳	۱۳۹	۱۰	۴۹	۷۷۹٫۱۱۷٫۴۱ و ۱	۱۱۳	۵۰	۵۰	۱۱٫۴۱ و ۲۰۱	۱۶	۴۴	۵۶	۲۰۹٫۹۰۹٫۲۰ و ۲	۲۳۳	۵۴	۴۶
نظامگانہ	۲٫۷۳۲٫۶۶۳	۴۳۶	۵۶	۴۴	۱۲۱٫۳۳۹٫۱ و ۱	۱۷۵	۵۲	۴۸	۸۵۵٫۲۰۳ و ۱	۱۳۳	۵۰	۵۰	۱۲٫۲۰۹ و ۱۲	۱۹	۴۵	۵۵	۱۵۸٫۷۶۴٫۱۵ و ۱	۲۴۷	۵۴	۴۶
شہر حیدرآباد	۱۶٫۹۷۵	۴۲	۴۹	۵۱	۵۴٫۷۱۸	۱۳۵	۴۰	۶۰	۲۷۶٫۱۱۱	۴۳	۵۷	۳۸۴٫۲۲ و ۲	۵۵	۴۳	۵۷	۱۹۸٫۵۴۳	۴۹۲	۵۰	۵۰
اطراف بدہ	۲۴۰٫۰۴۹	۴۸۳	۵۱	۴۹	۸۷٫۶۵۰	۱۷۶	۵۲	۴۸	۵۵٫۸۱۹	۱۱۲	۵۰	۵۰	۶٫۱۵۹	۱۲	۴۹	۵۱	۱۰۷٫۸۲۱	۲۱۷	۴۴	۵۶
صوبہ ورنگل	۱٫۷۹٫۷۱۲	۴۴۱	۵۴	۴۶	۵۳۳٫۶۶۵	۱۹۹	۵۳	۴۷	۳۴۲٫۵۷۳	۱۲۸	۵۱	۴۹	۴۳٫۷۵۱	۱۸	۴۰	۶۰	۵۷۳٫۳۲۰	۲۱۴	۵۳	۴۷
ورنگل	۳۰۰٫۴۸۱	۴۳۳	۵۷	۴۳	۱۶۱٫۸۳۴	۱۷۵	۵۸	۴۲	۱۲۲٫۱۳۵	۱۳۲	۵۵	۴۵	۲۱٫۸۱۶	۲۴	۴۲	۵۸	۲۱۸٫۷۷۵	۲۳۶	۵۳	۴۷
کریمنگر	۴۸۹٫۹۶۱	۴۷۴	۵۲۰	۴۸	۲۳۷٫۲۳۲	۲۱۷	۳۶	۵۴	۱۵۵٫۸۳۸	۱۴۲	۴۷	۵۳	۹۳٫۶۹۷	۲۱	۵۱	۵۹	۱۹۶٫۰۴۳	۱۷۹	۵۱	۴۹
عادل آباد	۲۸۹٫۹۷۰	۴۳۱	۵۵	۴۵	۱۳۲٫۵۹۹	۲۰۵	۶۰	۴۰	۶۳٫۶۰۰	۹۹	۵۳	۴۷	۱۵۸٫۵۰۱	۱۳	۳۲	۶۸	۲۴۲٫۰۶۹	۲۴۲	۵۵	۴۵
صوبہ میدک	۱٫۲۹۵٫۹۲۷	۴۵۷	۵۸	۴۲	۳۴۵٫۳۰۶	۱۵۷	۴۳	۵۷	۳۴۵٫۲۸۴	۱۲۲	۵۵	۴۵	۷۰۸٫۰۶۰	۱۷	۴۸	۵۲	۲۴۷٫۸۸۰	۲۴۷	۵۸	۴۲
میدک	۲۹۰٫۷۶۶	۴۵۲	۵۷	۴۳	۱۰۷٫۱۷۶	۱۶۷	۵۴	۴۶	۶۳٫۴۲۰	۹۹	۵۴	۴۶	۸۰۸٫۴۶	۱۴	۵۴	۵۸	۱۷۲٫۵۸۸	۲۶۸	۶۰	۴۰
نظام آباد	۲۱۵٫۳۶۱	۴۳۱	۶۱	۳۹	۸۳٫۱۸۵	۱۶۶	۴۲	۵۸	۴۶۸٫۵۸	۱۱۷	۵۴	۴۶	۷٫۴۹۷	۱۵	۵۰	۵۸	۲۵۴٫۱۳۵	۲۷۱	۵۸	۴۲
محبوب نگر	۳۱۷٫۱۰۹	۴۲۲	۵۶	۴۴	۱۱۰٫۰-۶۳	۱۴۷	۶۰	۴۰	۹۴٫۶۳۳	۱۲۶	۵۵	۴۵	۱۴٫۳۲۴	۱۹	۴۶	۵۴	۵۹۳٫۲۱۴	۲۸۶	۶۳	۳۸
نلگنڈہ	۲۷۲٫۶۹۱	۴۹۸	۵۸	۴۲	۱۴۴٫۸۸۲	۱۵۳	۵۵	۴۵	۱۲۸٫۷۶۳	۱۳۶	۵۸	۴۲	۳۲۰٫۱۶	۱۷	۴۴	۵۶	۶۲۵٫۱۸۵	۱۹۶	۵۴	۳۶
مرچپاڑی	۳۵۴۳۰٫۲۶۴	۵۷۶	۵۱	۴۹	۶۱۱٫۳۹۴	۱۰۱	۴۶	۵۴	۵۵۶٫۵۳۶	۹۲	۴۷	۵۳	۷۹٫۱۰۲	۱۳	۴۳	۵۷	۱٫۳۲۲٫۱۷۶	۲۱۸	۵۵	۴۵
سوبہ اورنگ آباد	۱٫۶۳۰٫۳۹۷	۶۲۶	۵۰	۵۰	۱۹۹٫۰۲۳	۷۶	۴۶	۵۴	۲۰۳٫۰۹۰	۷۷	۴۶	۵۴	۲۸٫۵۸۷	۱۱	۵۲	۴۸	۵۴۹٫۳۳۳	۲۱۰	۵۴	۴۶
اورنگ آباد	۴۵۸٫۱۰۴	۶۴۲	۴۵	۵۵	۱۴۷٫۱ و ۱۵	۷۲	۳۹	۶۱	۴۹٫۰۰۲	۶۹	۳۶	۶۴	۱۲٫۲۵۷	۱۷	۵۶	۴۲	۱۳۲٫۴۳۸	۲۰۰	۴۸	۵۲
بیسمر	۲۹۹٫۸۵۷	۶۴۱	۵۱	۴۹	۳۰۷٫۱۷۰	۸۶	۴۱	۵۹	۲۳٫۳۳۷	۵۰	۴۱	۵۹	۲٫۴۵۵	۵	۴۴	۵۶	۱۰۱٫۷۹۷	۲۱۸	۵۶	۴۴
تانڈیڑہ	۴۰۲٫۲۴۱	۵۹۹	۵۴	۴۶	۶۰٫۸۵۱	۹۱	۵۱	۴۷	۶۶٫۷۷۲	۱۰۰	۵۴	۴۶	۵٫۸۶	۸	۵۴	۴۶	۱۳۶٫۰۶۹	۲۰۲	۵۴	۴۶
پرمنی	۴۷۸٫۱۹۵	۶۲۴	۵۰	۵۰	۴۶٫۸۵۵	۶۱	۵۱	۴۹	۶۳٫۹۱۹	۸۵	۴۷	۵۳	۸٫۷۸۹	۱۱	۴۷	۵۷	۱۲۸٫۰۲۹	۲۱۹	۵۷	۴۳
صوبہ گلبرگہ	۱٫۸۴۲٫۸۶۷	۵۳۷	۵۳	۴۷	۴۱۲٫۳۷۱	۱۲۰	۴۶	۵۴	۳۵۳٫۴۴۶	۱۰۳	۴۸	۵۲	۵۰٫۵۱۵	۱۵	۳۵	۶۵	۷۷۲٫۸۴۳	۲۲۵	۵۵	۴۵
گلبرگہ	۵۷۹٫۵۳۱	۵۲۹	۵۶	۴۴	۱۲۶٫۸۳۷	۱۱۶	۴۳	۵۷	۱۹۵٫۸۸۳	۱۷۹	۴۷	۵۳	۵۱٫۰۳۸	۱۹	۳۴	۶۶	۱۷۲٫۲۶۴	۱۵۷	۴۹	۵۱
عثمان آباد	۳۰۲٫۱۷۶	۴۹۲	۷۱	۲۹	۶۰ و ۳۴۱	۹۸	۵۷	۴۳	۴۶ و ۹۱۴	۷۶	۷۰	۳۰	۵ و ۶۲۶	۹	۳۶	۶۴	۲۰۰٫۰۵۹	۳۲۵	۶۵	۳۵
راچور	۴۴۶٫۱۷۱	۴۸۵	۴۳	۵۷	۱۷۶٫۲ و ۸۳	۱۹۱	۴۸	۵۲	۵۹۳٫۶ و ۳۶	۶۵	۴۷	۵۳	۷٫۴۵۳ و ۲	۸	۴۳	۵۷	۲۳۱٫۹۷۹	۲۵۱	۵۴	۴۶
بیدر	۵۱۶٫۱۸۹	۶۴۵	۴۸	۴۲	۸۸٫۰۸۱۰	۶۱	۳۹	۶۱	۵۱٫۰۱۳	۶۴	۷۰	۶۳	۱۶٫۹۸۳	۲۰	۴۶	۵۶	۱۶۸٫۳۴۱	۲۱۰	۵۰	۵۰

ذیلی تختہ ۴ - (پیشہ جاتی) پیشے جو زراعت کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جہاں کہ زراعت ذیلی پیشہ ہی۔

پیشہ	حقیقی کام کرنیوالوں کی تعداد جو جزاً کاشتکار ہیں فی ایک ہزار اشخاص		
	شہر حیدرآباد	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱	۲	۳	۴
(۱) پیدائش حیوانات اور نباتات	۶	۷	۶
(ا) معمولی کاشتکاری	۲	۲	۲
(ب) خاص قسم کی پیداوار کرنے والے	۱۳۱	۱۲	۱۴۶
(ج) جنگلاتی	۱۳	۱۹	۶
(د) ذخیرہ کھیت پیدا کرنے والے	۳۲	۳۲	۳۱
(ہ) چھوٹے جانوروں کی افزائش نسل کرنے والے	۰	۰	۰
۲ - ماہی گیری و شکار	۴۲	۳۰	۷۲
(۲) پیدائش جمادات	۳	۲	۸
(۳) صنعت	۳۳	۴۰	۱۸
(۶) پارچہ بافی	۳۴	۳۷	۲۳
(۸) چوبیہ	۲۹	۴۰	۱۴
(۹) دھاتیں	۴۲	۴۶	۳۰
(۱۲) صنعتہائے اشیاء خورونوش	۱۶	۲۰	۳
(۱۳) صنعتہائے لباس و بناؤ سنگھار	۳۷	۴۵	۹
(۱۸) دیگر صنعتیں	۲۸	۲۹	۱۴
(۴) نقل و حمل	۱۶	۱۹	۸
(۵) تجارت	۴۰	۳۸	۴۳
(۲۶) تجارت پارچہ	۱۸	۳۰	۱۰
(۳۲) ہوٹل، چاولخانے، قہوہ خانے وغیرہ	۳۱	۳۵	۳
(۳۳) دیگر تجارت اشیاء خورونوش	۲۱	۳۷	۴۰
(۴۰) تجارت اقسام دیگر	۵۱	۴۳	۶۴
(۶) سرکاری فوج	۳۲	۱۵	۴۳
(۷) سرکاری نظم و نسق	۴۴	۵۰	۳۴
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۴۸	۵۵	۳۶
(۹) اشخاص جو اپنی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۱	۱	۱۹
(۱۰) خانگی ملازمت	۲۰	۲۲	۱۵
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات	۲۰	۱۹	۲۱
(۱۲) غیر پیداوار	۲۷	۳۲	۲۳

ذیلی تختہ ۵ - (پیشہ جاتی) پیشے جو زراعت کے ساتھ ملے ہوئے ہیں جہاں کی زراعت معظم پیشہ ہے۔

زمیندار (لگان حاصل کرنے والے)		کاشتکار (لگان ادا کرنے والے)		ملازمین کھیت اور مزدوران کھیت	
ذیلی پیشہ	تعداد فی ہزار اشخاص	ذیلی پیشہ	تعداد فی ہزار اشخاص	ذیلی پیشہ	تعداد فی ہزار اشخاص
۱	۲	۳	۴	۵	۶
لگان ادا کرنے والے	۴۷۲	لگان حاصل کرنے والے	۱۰۴	لگان حاصل کرنے والے	۷۳
زرعی مزدور	۲۰۳	زرعی مزدور	۱۱۳	لگان ادا کرنیوالے	۹۳۰
تمام قسم کے ملازمین سرکاری	۴۹	عام مزدور	۶۱	عام مزدور	۵۸
ساہوکار و کرانہ فروش	۳۵	تمام قسم کے ملازمین سرکاری	۱۷	چوکیداران دہ	۴
تمام قسم کے دیگر تجار	۶۴	ساہوکار و کرانہ فروش	۱۶	مویشی پالنے والے و گوالے	۸
پجاری	۱۵	تمام قسم کے دیگر تجار	۲۳	مزدوران گرفی	۹
تمام قسم کے محرر (غیر سرکاری)	۳۶	کمہار و ملاح	۹	کمہارے و کام کرنے والے	۳
مدرسین مدرسہ	۳۰	مویشی پالنے والے و گوالے	۲۴	چاول کوٹنے والے	۱۳
وکلاء	۱۶	چوکیداران دہ	۴	تمام قسم کے تجار	۳
کارندے و متعلقین جائیداد	۳۲	جولاہی	۱۲	تیل نکالنے والے	۶
طبی پیشہ کرنے والے	۱۵	حجام	۸	جولاہے	۵
کاریگر	۳۰	تیل نکالنے والے	۴	کمہار	۵
دیگر	۸۵	دھوبی	۱۴	چمڑے کا کام کرنے والے	۱۰
		کمہار	۶	دھوبی	۸
		لوہار و بڑھئی	۹	لوہار و بڑھئی	۵
		دیگر	۴۶	دیگر	۴۰

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اُناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نمبر شمار درجہ	پیشہ	تعداد حقیقی کام کرنے والوں کی		تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
	ریاست حیدرآباد	۱۳۹۵۸۰۵۹۰	۲۷۶۱۲۹۱۷	۶۶۰
	ذیلی شعبہ ۱- پیدائش حیوانات و نباتات	۲۷۲۰۹۲۲۸	۱۵۰۱۲۸۹	۶۷۹
	۱- چراگاہ اور زراعت	۲۷۱۵۶۲۲۹	۱۰۴۷۵۰۴۰	۶۸۴
	۱- (الف) معمولی کاشتکاری	۱۰۳۰۹۳۰۱	۳۴۸۱۲۵۵	۶۹۸
۱	آمدنی نگان زرعی زمین	۲۲۳۷۶۹۱	۱۱۰۷۴۱۸	۴۹۳
۲	معمولی کاشتکاری	۱۰۲۲۶۷۴۶۸	۶۴۴۶۳۴	۵۱۷
۳	کارندے متعلقین جائداد غیر منقولہ (بونے یا لگانے والوں سے مراد نہیں ہے) جو لگان وصول کرنے یا غلہ	۱۴۹۲۶	۶۷۳۶۴	۴۲۶
۴	ملازمین کھیت	۱۳۷۷۶۴۳	۱۶۹۷۸۸۳	۱۲۳۲
۵	مزدور کھیت	۳۰۷۷۳۰۳	۴۱۶۷۹۶۸	۱۳۵۷
	میزان ترتیب ۱- (ب)	۱۳۷۲۸۰	۲۰۷۰۰۳	۱۵۰۶
۷	پھل، پھول ترکاری، پان، انگور، سپاری وغیرہ پیدا کرنے والے	۱۳۷۲۸۰	۲۰۷۰۰۳	۱۵۰۶
	میزان ترتیب ۱- (ج)	۱۷۷۸۲۰	۱۵۷۳۴۱	۸۶۰
۸	عہدہ داران جنگلات، اُمنا، چوکیداران وغیرہ	۵۰۴	۱۲	۲۴
۹	لکڑی کاٹنے والے، ہمہ سوختنی، کتھا، ربڑ وغیرہ جمع کرنے والے اور پتے کوئلے جلانیوالے	۱۷۷۰۵۶	۱۵۷۳۲۹	۸۹۹
	میزان ترتیب ۱- (د)	۱۹۵۷۰۰۶	۹۱۷۳۵۵	۴۶۸
۱۱	مویشی اور بھینس پالنے اور پرورش کرنے والے	۱۵۷۶۹۹	۱۰۷۵۷۶	۶۸۵
۱۲	بھیڑ بکری اور سور پالنے والے	۱۹۷۴۱۸	۸۷۱۰۵	۴۱۷
۱۳	دیگر جانوروں کو پالنے والے (گھوڑے، خچر، اونٹ، گدہے وغیرہ)	۴۳	۷۴۴	۱۸۷۰۰۰
۱۴	گلہ بان، چرواہے، گدڑیے وغیرہ	۱۵۹۷۸۴۶	۷۱۷۷۲۰	۴۴۸
	میزان ترتیب ۱- (ھ)	۹۲	۸۶	۹۳۴
۱۵	پرندے، شہد کی مکھیاں وغیرہ	۵۵	۵۰	۹۰۹
۱۶	ریشم کے کیڑے	۳۷	۳۶	۹۷۳
	میزان ترتیب ۲-	۵۲۷۹۹۹	۲۶۷۲۴۹	۴۹۵
۱۷	ماہی گیری	۳۹۷۳۸۰	۱۹۷۸۶۴	۵۰۴
۱۸	شکار	۱۳۷۶۱۹	۶۷۳۸۵	۴۶۹
	ذیلی شعبہ ۲- پیدائش جمادات	۱۱۷۳۸۴	۴۷۹۶۶	۴۳۶
	میزان ترتیب ۳-	۱۰۷۰۲۶	۳۷۶۰۴	۳۵۹
۱۹	معدن ہائے زغال	۹۷۹۴۶	۳۷۳۴۶	۳۳۶
۲۱	معدن اور معدنی دھات (سونا، لوہا، وغیرہ)	۹	۲۵۸	۲۸۶۶۶
	میزان ترتیب ۴- سخت چٹانوں میں پتھر کھودنے کے مقامات	۱۷۳۵۸	۹۳۰	۶۸
۲۲	دیگر جمادات (الماس، ہیرا، چونے کا پتھر وغیرہ)	۱۷۳۵۸	۹۳۰	۶۸
	ذیلی شعبہ ۳- صنعت	۵۶۹۷۸۸۸	۲۹۷۷۱۷۹	۵۲۱
	میزان ترتیب ۶-	۱۳۹۷۴۵۲	۸۱۷۱۴۰	۵۸۱

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اُناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نمبر شمار درجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		تعداد اناث فی ہزار ذکور
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
۲۵	روئی کے بنولے نکالنا، صاف کرنا اور دباتا	۷۵۰ر۷	۱۲۰ر۴	۵۸۲
۲۶	روئی کاتنا	۴۲۷ر۱۳	۱۹۱ر۱۹	۱۴۲۹
۲۷	روئی درست کرنا اور بُننا	۵۱۶ر۸۱	۷۱۵ر۴۰	۴۹۹
۲۸	جوٹ (ایک قسم کا سن) کاتنا دبانا اور بُننا	۸۸۰	۵۰۴	۶۳۹
۲۹	رسّی، سُتلی اور ڈوری	۸۴ر۷۹۷	۸۲ر۲۰	۲۶۷
۳۱	اُون دُھننا اور کاتنا	۱۸۴ر۱	۶۵۴	۵۵۲
۳۲	اونی بلانکٹ بُننا	۲۷۱ر۲۰	۳۴۹ر۶	۳۱۳
۳۳	اُونی قالین بُننا	۱۲۳	۳	۲۴
۳۵	ریشم بُننے والے	۲۶۰	۳۰۰	۱۱۵۴
۳۶	بال اونٹ اور گھوڑے کے	۱۲	۳۷۷	۳۱ر۴۱۶
۳۷	بُنے ہوئے کپڑے کو رنگنا، سفید کرنا، چھاپے لگانا، تیاری اور صاف کرنا	۸۵۷ر۶	۷۲۰ر۶	۹۸۰
۳۸	گوٹا کناری، فیتہ زردوزی، جھالر وغیرہ اور غیر واضح بافتی صنعتیں	۱۵۵	۱۲۵	۸ر۰۶۴
	میزان ترتیب - ۷	۳۷۸ر۷	۳۹۰ر۴	۵۹۵
۳۹	چمڑے کو صاف و ملائم کرنے والے اور دباغت کرنے والے اور رنگنے والے وغیرہ	۴۶۸ر۴	۰۰۳ر۴	۸۹۶
۴۰	چمڑے کا سامان بنانے والے مثلاً صنادیق، چھاگلیں، زین لگام گھوڑوں کے سازوسامان وغیرہ جنہیں اشیاء لباس شامل نہیں ہے۔	۷۰۲ر۲	۳۷۳	۱۳۸
۴۲	ہڈی، ہاتھی دانت، سینگ، سیپی وغیرہ کے کام کرنے والے (گنڈیوں کے ۱۳)	۱۸۵	۱۴	۷۶
	میزان ترتیب - ۸	۵۹۱ر۶۱	۷۱۲ر۲۴	۴۰۱
۴۳	آرا کش (لکڑی چیرنے والے)	۱۱۸ر۲	۳۹۸	۱۸۷
۴۴	بڑھئی، خراد پر اُتارنے والے اور نجار وغیرہ	۸۱ر۷۳۹	۷۰ر۵۷۰	۱۶۵
۴۵	ٹوکرے بنانے والے اور دوسری لکڑی کی صنعتیں جس میں پتے بھی آتے ہیں، اور پھوس وغیرہ کی چھتیں، اور چھپر بنانے والے جو بانس یا اسی قسم کی لکڑیوں سے کام لیتے ہیں۔	۶۹۲ر۱۹	۴۴ر۷۰۲	۹۰۱
	میزان ترتیب - ۹	۵۷۵ر۳۲	۴۴ر۸۰۹	۳۰۲
۴۷	بندوقیں و اسلحہ بنانے والے	۳۷۷ر۲	۱۵۳	۶۴
۴۸	دیگر لوہے کا کام کرنے اور آوزار اور ہتیار بنانے والے جنکی تیاری صرف لوہے سے ہوتا ہے یا زیادہ حصہ لوہا ہو	۵۰۵ر۲۵	۲۴ر۳۰۸	۳۲۳
۴۹	کانسا، پیتل اور تانبے کا کام کرنے والے۔	۳۸۳ر۴	۱۰۵ر۱	۲۵۲
۵۰	دیگر دھاتوں کا کام کرنے والے سوائے امثل پتھروں کے (نگینہ جست، سیسہ، پارہ وغیرہ)	۱۱۶	۱۵	۱۲۹
۵۱	دارالضرب میں کام کرنے والے ٹھپہ پر حروف وغیرہ کھودنے والے وغیرہ	۱۹۴	۱۰۳	۵۳۰
	میزان ترتیب - ۱۰	۱۴۸ر۳۱	۲۰۸ر۲۲	۷۱۵
۵۳	کانچ کی چوڑیاں، پوت، کانچ کے اے اور کانچ کی بالیاں وغیرہ بنانے والے	۴۴۳	۹۱	۱۶۷
۵۵	کمہار، مٹی کے ظروف، اور مٹی کے پیالے بنانے والے	۳۹۸ر۲۸	۳۰۷ر۲۱	۷۳۹
۵۶	اینٹ اور کھپریل بنانے والے	۱۷۴ر۱	۴۴۴	۷۱۸

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نشان درجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		تعداد اناث فی ہزار ذکور
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب - ۱۱	۶۲،۷۱۳	۱،۹۱۴	۲۸۵
۵۸	دیاسلائی اور آتش گیر مادے تیار کرنے والے	۶-۱	۱۳۵	۲۲۴
۵۹	لیمونیڈ، سوڈا وغیرہ معدنیاتی پانی اور برف تیار کرنے والے	۳۷	۱۱	۲۹۷
۶۱	نباتاتی روغنیات کے تیار کرنے اور صاف کرنے والے	۵،۲۶۹	۱،۷۲۲	۳۲۷
۶۲	معدنیاتی روغنیات کے تیار کرنے اور صاف کرنے والے	۵۸۶	۷	۱۲
۶۳	کاغذ، مقوے اور نفیس لکڑی کے تختوں وغیرہ کے مانند کاغذ کے تختے تیار کرنے والے	۱۹۱	۳۳	۱۷۰
	میزان ترتیب ۱۲ -	۳۷،۳۶۸	۱۵،۹۱۸	۴۲۰
۶۵	چاول کوٹنے، بھوسہ نکالنے اور آٹا پیسنے والے	۸۶۹	۲،۷۷۶	۳،۱۰۴
۶۶	نان بائی اور بسکٹ بنانے والے	۳۴۷	۷۷	۲۲۲
۶۷	طباخ یا اناج بھوننے والے	۸۸	۴۳۴	۴،۹۳۲
۶۸	قصاب	۷،۲۴۱	۴،۰۵۰	۵۵۹
۷۲	حلوائی، مربہ اور آچار چٹنی تیار کرنے والے وغیرہ	۳۶۳	۳۶۹	۱،۰۱۶
۷۴	سیندھی نکالنے والے	۲۰،۵۲۸	۷،۰۵۷	۲۴۷
۷۵	تمباکو، گاخہ اور افیون بنانے والے	۲۲۳	۱،۱۵۵	۵،۱۷۴
	میزان ترتیب - ۱۳	۱۹۰،۷۹۱	۹۷،۳۳۲	۵۱۰
۷۷	درزی، عورتوں کی ٹوپیاں بنانے والے، لباس تیار کرنے والے، رفوگر اور زردوزی کام کرنے والے	۲۱،۵۵۸	۷،۰۱۳	۷۸۹
۷۸	جوتے، بوٹ اور کھڑاویں بنانے والے	۶۸،۷۶۰	۱۵،۶۸۷	۲۲۸
۷۹	دیگر صنعتیں متعلق لباس، دستانے، پاتابے، پاتابہ بند - بلے، گنڈیاں، چھتریاں، چھڑیاں وغیرہ	۲۲۹	۶	۲۶
۸۰	دھونے، صاف کرنے اور رنگنے والے۔	۶۲،۴۷۸	۵۵،۷۹۹	۸۹۳
۸۱	حجام، بال بنانے والے اور مصنوعی بال تیار کرنے والے	۳۷،۶۰۳	۸،۸۰۲	۲۳۴
۸۳	دیگر صنعتیں متعلقہ بناؤ سنگار (بدن ملنے والے، بالوں کو صاف کرنے والے اور حمام خانے وغیرہ)	۴	۲۵	۶،۲۵۰
	میزان ترتیب - ۱۵	۲۶،۳۱۴	۲۳،۳۱۴	۸۸۶
۸۵	چونے کے پتھر جلانے والے اور سیمنٹ کا کام کرنے والے	۷۰	۲،۱۳۳	۳۰،۴۷۱
۸۶	گڑھے کھودنے والے اور بادلیاں کھودنے والے	۳۳۷	۱،۰۰۲	۲،۹۷۳
۸۷	پتھر پھوڑنے اور ہموار کرنے والے	۷۱۹	۲،۵۱۶	۳،۵۱۱
۸۸	راج اور معمار	۲۴،۹۷۴	۱۷،۴۳۷	۶۹۸
۸۹	عمارت بنانے والے (ماسوا اسی قسم کے سامان سے مکان بنانے والوں کے علاوہ) نقاش مکانوں کو سجانے والے۔ کوئلہ چھاننے والے۔ اور پانی کے نل لگانے والے وغیرہ۔	۲۱۴	۲۳۶	۱،۱۰۲
	میزان ترتیب - ۱۶	۵۴۴	۲۰۶	۳۷۸
۹۰	موٹر گاڑیوں یا سائیکلوں کو بنانے، فراہم کرنے اور درست کرنے والے	۲۸۸	۱۵۵	۵۳۸
۹۱	گاڑی، بگھی، پالکی وغیرہ بنانے والے اور انکے کارخانے۔	۲۰۳	۵۱	۲۵

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب و درجہ

نشان درجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		تعداد فی ۱۰۰۰ کارکن
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب ۱۸ -	۳۵ و ۴۵۱	۱۳۱ ر ۱۶	۴۵
۹۴	چھاپنے والے چھاپہ کا کام کرنے والے کندہ کرنے والے وغیرہ	۱۸۳	۳۱	۱۶۸
۹۵	جلد ساز و تجلیہ کرنے والے لفافہ بنانے والے وغیرہ	۵۵	۸۲	۴۹۰ ر۱
۹۶	آلات موسیقی کے بنانے والے	۷۷	۲۸	۳۶۳
۹۸	قیمتی پتھر و دھاتوں کے کام کرنے والے، مینا کاری کرنے والے مصنوعی زیورات بنانیوالے، ملمع سازی وغیرہ	۳۰ ر ۷۲۶	۸ ر ۱۶۰	۲۳۳
۱۰۰	کھلونا، پتنگ، پنجرے، گل وغیرہ بنانیوالے، جانوروں کی کھال بنا کر بھران کا اصلی شکل میں کیسے والے	۷۴	۱۵۶	۲ ر ۱۰۸
۱۰۱	دیگر متعلقین اشخاص (کام کرنیوالوں کے سوائے) جو تھیٹر و دیگر مقامات دلچسپی عوام میں ملازم ہیں، ملازمین مجالس عوام، ملازمین جو شریف دوڑ میں کام کرتے ہیں، شکاری وغیرہ	۷۷۲	۱۲۲	۱۵۸
۱۰۳	جھاڑو دینے والے وغاکروب	۳ ر ۲۳۷	۷۵۵۲	۲ ر ۳۳۳
	ذیلی شعبہ ۴ - نقل و حمل	۶۱ ر ۹۵۵	۲۸ ر ۵۶۲	۴۶۱
	میزان ترتیب ۲۰ -	۹۸۳	۲۱۶	۲۱۹
۱۰۷	مالکان جہازوں کے ملازمین، دلالان جہاز، جہاز کے عہدہ دار، انجنیر، جہازران وغلاصی	۱۳	۵۶	۴ ر ۳۰۷
۱۰۸	اشخاص (سوائے مزدوروں کے) جو بندرگاہوں گھاٹوں، دریاؤں، ندیوں اور نہروں کی نگرانی کے لئے ہیں (جسمیں انکی تعمیر بھی داخل ہے)	۲۲۶	۱۴۹	۲۳۸
۱۰۹	مزدور جو بندرگاہوں گھاٹوں، دریاؤں، ندیوں کی تعمیر و ترمیم کا کام کرتے ہیں۔	۳۲	۱۱	۳۴۴
	میزان ترتیب ۲۱ -	۵۲ ر ۱۳۱	۲۶ ر ۰۱۸	۴۹۹
۱۱۱	اشخاص (سوائے مزدوروں کے) جو شرک ویل کی تعمیر و ترمیم کا کام کرتے ہیں۔	۴۶۰	۶	۱۲
۱۱۲	مزدور جو شرک ویل کی تعمیر و ترمیم کرتے ہیں۔	۲۳ ر ۶۱۹	۲۰ ر ۳۴۸	۸۶۱
۱۱۴	مالک، متعلقین، و ملازمین (جنمیں ذاتی ملازمین شامل نہیں) جو دوسری سواریوں سے متعلق ہیں	۲۱ ر ۲۲۸	۴ ر ۹۲۳	۲۳۲
۱۱۵	پالکی وغیرہ کے مالک و لیجانے والے	۴ ر ۸۵۹	۱۵۴	۳۱
۱۱۷	ٹھلی و ہرکارے	۱ ر ۹۲۲	۵۸۷	۳۰۵
	میزان ترتیب ۲۲ -	۷ ر ۲۶۲	۲ ر ۲۶۲	۳۱۱
۱۱۸	تمام قسم کے ملازمین ریلوے سوائے تیلیوں کے	۵ ر ۲۷۹	۱ ر ۳۸۵	۲۶۲
۱۱۹	مزدور جو ریلوے کی تعمیر و تزئین کا کام کرتے ہیں، اور ٹھلی و حمال جو حدود ریلوے میں کام کرتے ہیں	۱ ر ۹۸۵	۸۷۷	۴۴۱
	میزان ترتیب ۲۳ -	۱ ر ۵۷۷	۶۶	۴۲
۱۲۰	ملازمین ٹیلی گراف و ٹیلیفون	۱ ر ۵۷۷	۶۶	۴۲
	ذیلی شعبہ - ۵ تجارت	۱۲۵ ر ۲۶۷	۲۶ ر ۰۹۷	۷۳۷
	میزان ترتیب ۲۴ -	۶ ر ۶۹۸	۲ ر ۶۲۵	۳۹۲
۱۲۱	متعلقین بنک، ساہوکار، مبادلہ و بیمہ کے کارندے، سٹہ کرنیوالے، دلال اور ان کے ملازمین	۶ ر ۶۹۸	۲ ر ۶۲۵	۳۹۲
	میزان ترتیب ۲۶ -	۱۸ ر ۴۸۶	۵ ر ۶۳۸	۳۰۵
۱۲۳	تجارت ظروف سامان، اُون، سوت، ریشم، بال اور دوسرے قسم کے کپڑے	۱۸ ر ۴۸۶	۵ ر ۶۳۸	۳۰۵
	میزان ترتیب ۲۷ -	۲ ر ۷۰۹	۱ ر ۳۰۵	۴۸۱
۱۲۴	تجارت کھال، چمڑے، خوبصورت نرم بال، پر، سینگ وغیرہ اور سامان جو ان سے تیار ہوتا ہے	۲ ر ۷۰۹	۱ ر ۳۰۵	۴۸۱
	میزان ترتیب ۲۸ -	۳ ر ۸۵۶	۳۴۸	۹۰
۱۲۵	تجارت چوبینہ (جسمیں طلائیکی لکڑی نہیں)، کاگ، چھال، ببو، پھوس وغیرہ	۳ ر ۸۵۶	۳۴۸	۹۰
	میزان ترتیب ۲۹ -	۳۷۷	۸۶	۲۲۸
۱۲۶	تجارت دوات، منشری، چاقو، اوزار وغیرہ	۳۷۷	۸۶	۲۲۸
	میزان ترتیب ۳۰ -	۱ ر ۸۸۰	۱ ر ۹۲۲	۱ ر ۰۲۲
۱۲۷	اینٹ و کویلو اور مٹی کے برتنوں کی تجارت	۱ ر ۸۸۰	۱ ر ۹۲۲	۱ ر ۰۲۲
	میزان ترتیب ۳۱ -	۳۸۶	۸۶	۲۲۳
۱۲۸	تجارت کیمیائی پیداوار (جڑی - رنگ - روغن مٹی کا تیل - بہکنے والا مادہ وغیرہ)	۳۸۶	۸۶	۲۲۳
	میزان ترتیب ۳۲ -	۵۸ ر ۸۶۹	۶۶ ر ۴۸۳	۱ ر ۱۲۹

ذیلی تختہ ۶۔ (پیشہ جاتی) پیشہ جات اُناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نشان رول	پیشہ	حقیقی کام کرنیوالوں کی تعداد		تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
۱۲۹	شراب، عرقہائے نشہ آور، لیمونیڈ اور برف کے فروخت کرنے والے	۵۰۶ر۵۸	۶۶ر۳۰۷	۱۳۳ر۱
۱۳۰	ایلک، متعلقین وملازمین سوسائٹی، عشیار خانے وسرائے وغیرہ	۳۶۳	۱۷۶	۴۸۴
	میزان ترتیب ۳۳۔	۱۱۴ر۴۰۶	۱۰۲ر۰۲۰	۸۹۱
۱۳۱	مچھلی فروخت کرنے والے	۲۱۱	۱ر۵۲۰	۷ر۲۰۳
۱۳۲	بقال اور نباتاتی تیل، نمک اور دوسرے مصالحے فروخت کرنے والے	۱۷ر۴۰۴	۱۳ر۰۴۶	۷۴۹
۱۳۳	دودھ، مکھن، گھی، پالتو پرند، انڈے وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴ر۳۶۲	۲۰ر۷۱۸	۱ر۳۷۳
۱۳۴	مٹھائی، شکر، راب وگڑ فروخت کرنے والے	۲ر۴۳۲	۷۰۸	۷۹۱
۱۳۵	الائچی، پان، ترکاری، میوہ وسپاری فروخت کرنے والے	۲۶ر۶۴۲	۳۳ر۳۱۶	۱ر۲۵۰
۱۳۶	غلہ ودال فروخت کرنے والے	۴۱ر۷۷۰	۲۴ر۶۹۹	۵۹۱
۱۳۷	تمباکو، افیون، گانجہ فروخت کرنے والے	۶ر۹۱۲	۵ر۰۴۹	۷۳۰
۱۳۸	بھیڑ، بکرا وستور فروخت کرنے والے	۳ر۵۰۸	۲ر۱۶۷	۶۱۷
۱۳۹	کاہ، گھاس اور چارا فروخت کرنے والے	۱ر۱۶۵	۷۹۷	۶۸۴
	میزان ترتیب ۳۴۔	۶ر۷۵۰	۱ر۸۰۵	۲۶۷
۱۴۰	تجارت لباس تیار، دوسرا سامان لباس اور سنگار (انگریزی ٹوپی، چھتریاں، پاتابے تیار جوتے، عطریات وغیرہ)	۶ر۷۵۰	۱ر۸۰۵	۲۶۷
	میزان ترتیب ۳۵۔	۲ر۰۸۵	۲ر۸۵۹	۱ر۳۷۱
۱۴۱	تجارت فرنیچر، شطرنجی، پردے اور چادریں	۱ر۸۹۹	۱ر۹۲۶	۱ر۰۱۴
۱۴۲	ظروف آہنی (پکانیکے برتن) ظروف چینی، ظروف گلی، ظروف کانچ، شیشے، اشیاء باغبانی وغیرہ	۱۸۶	۹۳۳	۵۰۱۶
	میزان ترتیب ۳۶۔	۳ر۷۳۶	۳۱۱	۸۳
۱۴۳	تجارت سامان عمارات (پتھر، گچی، سیمنٹ، ریت، چھپر وغیرہ) علاوہ اس کے اینٹ، کھپریل اور سامان از قسم پھوس	۳ر۷۳۶	۳۱۱	۸۳
	میزان ترتیب ۳۷۔	۳ر۰۷۵	۹۸۶	۳۲۰
۱۴۴	یکی سواریوں، موٹروں، سیکلوں وغیرہ کے فروخت کرنے والے اور کرایہ پر دینے والے	۱۸۵	۷	۳۸
۱۴۵	دوسری گاڑیوں، بگھیوں، کشتیوں وغیرہ کے فروخت کرنے والے	۹	۱۵۸	۱۷ر۵۵۵
۱۴۶	ہاتھی، اونٹ، گھوڑے، مویشی، گدھے، خچر وغیرہ کے فروخت کرنوالے اور کرایہ پر دینے والے	۲ر۸۸۱	۸۲۱	۲۸۵
	میزان ترتیب ۳۸۔	۱۴ر۶۸۷	۱۰ر۴۷۵	۷۱۳
۱۴۷	جلانیکی لکڑی، لکڑی کا کوئلہ، چھر کا کوئلہ گوبر وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴ر۶۸۷	۱۰ر۴۷۵	۷۱۳
	میزان ترتیب ۳۹۔	۱۳ر۹۸۲	۹ر۴۳۱	۶۷۴
۱۴۸	تاجر قیمتی پتھر، جواہرات (اصلی ونقلی) گھڑیاں، سامان آئینہ	۱ر۵۱۶	۹۴۹	۶۲۶
۱۴۹	سبزی چڑیاں، کوڑیوں کے ہار، پنکھے، چھوٹی چیزیں، کھلونے، شکار اور شکاری کے گل، پھول وغیرہ کے فروخت کرنے والے۔	۸ر۳۶۳	۸ر۳۶۸	۱ر۰۰۰
۱۵۰	چھاپنے والے، کتب فروش، کاغذ فروش، موسیقی، تصاویر، اشیاء راگ و تحفے فروخت کرنے والے	۴ر۰۹۸	۱۱۴	۲۸
	میزان ترتیب ۴۰۔	۱۰۲ر۰۳۵	۵۴ر۵۹۷	۵۳۵
۱۵۱	چھتروے اور فضلہ اصطبل فروخت کرنے والے	۴	۱	۲۵۰
۱۵۲	عام گودام رکھنے والے دو کاندار غیر مخصوص	۱۰۱ر۷۳۴	۵۳ر۵۱۶	۵۲۶
۱۵۳	دورہ کرنے والے تاجر، خوانچے والے، پھیری والے وغیرہ	۷۹	۱ر۰۵۰	۱۳ر۳۷۹
۱۵۴	دوسری تجارات (جسمیں ٹھیکہ دار اوزان، محصول داری و منڈیاں)	۲۱۸	۲۳	۱۰۵
	ذیلی شعبہ ۶۔ فوج سرکاری	۸۴ر۱۸۴	۳۰ر۶۴۶	۳۶۴
	میزان ترتیب ۴۱۔	۳۴ر۱۴۷	۲ر۰۹۶	۶۰
۱۵۶	فوج (دیسی ریاستیں)	۳۰ر۸۵۱	۲ر۰۶۶	۶۷

(نمبر ۱) صفحہ (۳۰۸) ذیلی تختہ ۶ (پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نشان درجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		تعداد اناث فی ہزار ذکور
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب - ۴۴ -	۵۰۰۳۷	۲۸۰۵۸۰	۵۷۱
۱۵۹	پولیس	۱۸۰۵۲۸	۸۶۹	۴۷
۱۶۰	چوکیداران دہ	۳۱۰۵۰۹	۲۷۰۷۱۱	۸۷۹
	ذیلی شعبہ - - سرکاری نظم ونسق	۱۲۰۰۶۶۸	۳۶۰۶۵۶	۳۰۳
	میزان ترتیب - ۴۵ -	۱۲۰۰۶۶۸	۳۶۰۶۵۶	۳۰۳
۱۶۱	سرکاری ملازمت	۱۰۵۰۱	۴۶	۳۰
۱۶۲	ملازمت ہندوستانی وبیرونی ریاستیں	۸۲۰۳۹۲	۲۰۰۳۶۲	۲۴۷
۱۶۳	ملازمت صفائی ودیگر متفاوی، (جس میں گاؤں کی داخل نہیں)	۵۰۱۵۴	۳۰۰۰۰	۵۸۲
۱۶۴	عہدہ داران وملازمین گاؤں سوائے چوکیداران دہ	۳۱۰۶۲۱	۱۳۰۲۴۸	۴۱۹
	ذیلی شعبہ - ۸ - پیشے وآزاد فنون	۶۷۰۹۵۳	۱۸۰۰۴۴	۲۶۵
	میزان ترتیب - ۴۶ -	۱۹۰۸۳۰	۵۰۷۲۴	۲۸۹
۱۶۵	پادری، وزراء وغیرہ	۷۰۹۸۰	۲۰۲۴۶	۲۸۱
۱۶۶	مذہبی فقراء خانقاہوں کے رہنے والے وغیرہ	۵۶۱	۱۱۹	۲۱۲
۱۶۷	عیسائی واعظین، بائبل سنانے والے وملازمین گرجا وشن	۳۳۰	۹	۲۷
۱۶۸	ویول ومرگھٹ ومدفن کے ملازمین، رہنمایان زائرین	۳۰۶	۳۰۳۵	۱۰۰۹۵۹
	میزان ترتیب - ۴۷ -	۷۰۵۲۹	۴۵۷	۶۱
۱۶۹	تمام قسم کے وکلاء جن میں قاضی، پیرد کار اور مختار بھی شامل ہیں	۷۰۳۲۷	۴۵۷	۶۲
	میزان ترتیب - ۴۸ -	۸۰۵۱۸	۳۰۵۸۴	۴۲۰
۱۷۱	تمام قسم کے پیشہ طب کرنیوالے جس میں دندان ساز، آنکھوں کا علاج کرنیوالے اور مساج جسمانی	۷۰۲۲۰	۲۰۱۷۹	۳۰۲
۱۷۲	دائیاں ہلکیہ انداز، دواساز، تیمارداری کرنیوالی عورتیں، مالش کرنیوالے وغیرہ	۱۰۲۹۸	۱۰۴۰۵	۱۰۸۲
	میزان ترتیب - ۴۹ -	۲۳۰۹۳۸	۲۰۸۷۶	۱۲۰

۱۷۳	پروفیسر و تمام قسم کے اساتذہ	۶۲۷ و ۱۹	۴۱۳ و ۲	۱۲۳
۱۷۴	محررین و چپراسیان جن کا تعلق تعلیمات سے ہے	۳۱۱ و ۴	۴۶۳	۱۰۷
	میزان ترتیب - ۵۰ -	۱۳۸ و ۸	۴۰۳ و ۵	۶۶۴
۱۷۶	معمارین پیمائش کرنیوالے انجنیر اور ان کے ملازمین	۲۱۰ و ۱	۱۰۱۶ و ۱	۸۴۰
۱۷۷	مؤلفین، مدیرین، اخبار نویس، کارگیر، تصویر کھینچنے والے، بت تراش، ہیئت دان، کائنات البحر کے جاننے والے، علم نباتات کے جاننے والے، نجومی وغیرہ	۱۰۸۶ و ۱	۵۸۰	۵۳۴
۱۷۸	باجہ بجانیوالے اور ماہرین باجہ تمام قسم کے باجے بجانیوالے (جسمیں فوجی داخل نہیں)، گانے والے، نقال و ناچنے والے	۵۳۸ و ۵	۳۰۹ و ۳	۵۹۷
۱۷۹	شعبدہ باز، بازیگر، قسمت بتانیوالے، حفظ کرکے سنانیوالے، عجائبات جنگلی جانوروں کے دکھانیوالے	۲۳۳	۴۹۸	۱۳۷ و ۲
	ذیلی شعبہ - ۹ - اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۲۸۸ و ۸	۵۲۹ و ۴	۵۴۶
	میزان ترتیب - ۵۱ -	۲۸۸ و ۸	۵۲۹ و ۴	۵۴۶
۱۸۰	مالکین (سوائے زرعی زمین کے) سرمایہ دار و وظیفہ خوار	۲۸۸ و ۸	۵۲۹ و ۴	۵۴۶
	ذیلی شعبہ - ۱۰ - خانگی ملازمت	۳۸۶ و ۱۰۸	۷۹۶ و ۱۷	۶۶۲
	میزان ترتیب - ۵۲ -	۳۸۶ و ۱۰۸	۷۹۶ و ۱۷	۶۶۲
۱۸۱	باورچیاں، پانی بھرنیوالے، دربان، چوکیدار و دیگر ملازمین مکان	۹۹۴ و ۱۰۲	۴۱۵ و ۶۹	۶۷۴
۱۸۲	خانگی سائیس، گاڑیبان، کتوں کی نگرانی اور حفاظت کرنیوالے ملازمین وغیرہ	۸۰۹ و ۵	۳۶۰ و ۲	۴۶۳
۱۸۳	خانگی موٹر چلانے والے اور صاف کرنے والے	۳۰۳	۲۱	۶۹
	ذیلی شعبہ - ۱۱ - غیر واضح پیشہ جات	۲۶۶۷۷۳	۲۸۱۳۱۴	۱۰۵۴ و ۱
	میزان ترتیب - ۵۳ -	۲۶۶۷۷۳	۲۸۱۳۱۴	۱۰۵۴ و ۱
۱۸۴	غیر مخصوص کارگیر، کاروباری لوگ اور گتہ دار	۴۹ و ۴	۵۹۲	۱۴۲
۱۸۵	خزانہ دار، محاسب، کتب خانہ دار، محرر و دیگر ملازمین غیر مخصوص فائز، گودام و دوکانیں	۴۰۴ و ۱	۸۲۰ و ۱	۷۷۲
۱۸۶	غیر مخصوص کارگیر	۲۴۲	۹۲	۳۸۰
۱۸۷	غیر مخصوص مزدور و کام کرنے والے	۲۵۹۹۷۸	۲۷۹۵۴۶	۱۰۷۵
	ذیلی شعبہ - ۱۲ - غیر پیدا آور	۶۱۶ و ۹۵	۹۵۹ و ۷۶	۸۰۵
	میزان ترتیب - ۵۴ -	۱۷۲ و ۱	۲۴۱	۱۸۹
۱۸۸	جیل، پاگل خانے اور خیرات خانوں کے رہنے والے	۱۷۲ و ۱	۲۴۱	۱۸۹
	میزان ترتیب - ۵۵ -	۹۳۶۳۹	۶۶۱۶ و ۷	۸۱۸
۱۸۹	فقراء، آوارہ گرد، ساحرہ، ساحر وغیرہ	۹۶۷ و ۹۱	۴۹۷ و ۷۳	۷۹۹
۱۹۰	کٹنے اور طوائفین	۶۷۲ و ۱	۱۱۹ و ۳	۸۶۵ و ۱
	میزان ترتیب - ۵۶ -	۷۰۶	۱۰۲	۱۴۴
۱۹۱	دیگر غیر مخصوص غیر پیدا آور صنعتیں	۷۰۶	۱۰۲	۱۴۴

ذیلی تختہ ۔ ۷ ۔ (پیشہ جاتی) منتخب پیشہ جات

نشان مربعہ	پیشہ	۱۹۲۱ء میں زیر معائنہ رکھنے والی آبادی۔	۱۹۱۱ء میں زیر معائنہ رکھنے والی آبادی۔	۱۹۱۱ء میں زیر معائنہ رکھنے والی آبادی۔	فرق فیصد ۱۹۲۱ء سے ۱۹۱۱ء تک	فرق فیصد ۱۹۲۱ء سے ۱۹۰۱ء تک
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	شعبہ (ا) ۔ پیدائش اشیاء خام	۶,۹۳۷,۹۱۳	۸,۰۴۸,۱۹۲	۵,۴۷۱,۸۳۶	+ ۵۳٫۶	- ۱۷٫۳
	ذیلی شعبہ (۱) ۔ پیدائش جانوران اور نباتات	۶,۹۲۷,۰۱۷	۸,۰۳۹,۷۱۸	۵,۴۷۱,۴۵۲	+ ۵۳٫۳	- ۱۷٫۴
	ترتیب ۔ ۱ ۔ چراگاہ و زراعت	۶,۷۹۴,۹۶۸	۸,۰۲۸,۸۲۹	۵,۴۲۶,۹۸۱	+ ۵۲٫۳	- ۱۷٫۸
۱	آمد فی نگاہ زرعی زمین	۷۶,۱۶۱,۶۱۴	۷۳,۸۰۳,۷۳۱	۳۹,۵۸۱,۷۴۸	+ ۹۰٫۰	+ ۴٫۰
۲	سموئی کاشتکاری	۳,۶۶۰,۷۰۲	۴,۰۶۴,۹۵۰	۳,۴۶۲,۵۶۱	+ ۱۷٫۰	- ۱۱٫۲
۳	کارندے، منتظمین جائداد غیر منقولہ وغیرہ	۳۳,۲۰۲	۳۴,۵۴۰	۶۲,۹۵۶	- ۴۵٫۱	- ۳۰٫۸
۴-۵	ملازمین کھیت و مزدور کھیت	۱,۷۶۳,۵۶۲	۲,۷۸۸,۲۱۲	۱,۰۲۲,۶۴۳	+ ۱۷۲٫۳	- ۳۶٫۳
۷	پھل، پھول، ترکاری، پان، انگور وغیرہ	۵۰,۱۸۳	۲۲,۸۰۴	۵۳۲,۰۸۴	- ۹۵٫۷	+ ۱۲۰٫۰
۹	لکڑی کاٹنے والے ہیمہ سوختنی وغیرہ جمع کرنے والے	۶۰,۶۴۱	۴۰,۹۰۵	۱۲۷	+ ۶۹۷٫۸	+ ۴۸۰٫۲
۱۱	مویشی اور بھینس پالنے اور پرورش کرنے والے	۲۷,۹۹۹	۴۲,۴۱۸	۶۴,۰۵۵	- ۳۳٫۷	- ۳۳٫۹
۱۲	بھیڑ بکری اور سور پالنے والے	۵۲,۷۳۲	۱۰۹,۷۳۹	۱۹,۰۷۰	+ ۴۷۵٫۴	- ۵۱٫۹
۱۳	دیگر جانوروں کو پالنے والے (گھوڑے، خچر، اونٹ وغیرہ)	۱,۵۵۱	۴۱۳	۲,۶۵۴	- ۸۴٫۴	+ ۲۷۵٫۵
۱۴	گلہ بان، چرواہے، گڈریئے وغیرہ	۴۳۴-۴۳	۴۴۵,۱۵۸	۲۱۳,۱۸۳	- ۱۰۸٫۸	- ۲٫۴
	ترتیب ۔ ۲ ۔ ماہی گیری و شکار	۱۳۲,۰۴۹	۱۰۷,۸۸۹	۳۴,۰۷۱	+ ۲۱۲٫۹	+ ۲۲٫۳
۱۷	ماہی گیری	۹۹,۶۱۸	۷۸,۲۶۹	۳۳,۳۹۷	+ ۱۳۴٫۳	+ ۲۷٫۳
۱۸	شکار	۳۲,۴۳۱	۲۹,۶۲۰	۱,۰۷۴	+ ۲,۶۵۷٫۹	+ ۹٫۴
	ذیلی شعبہ (۲) ۔ پیدائش جمادات	۲۰,۸۹۶	۱۸,۴۷۲	۳۸۴	+ ۴,۷۱۲٫۵۴	+ ۱۳٫۱
	شعبہ (ب) ۔ مادی اشیاء کی تیاری اور مہیا کرنا	۳,۱۲۳,۶۱۶	۳,۱۴۱,۰۵۲	۲,۵۷۶,۳۶۵	+ ۲۱٫۹	-۵٫۵
	ذیلی شعبہ (۳) ۔ صنعت	۱,۷۱۱,۸۳۷	۱,۸۷۲,۷۳۳	۱,۶۸۲,۷۵۱	+ ۱۱٫۲	- ۰٫۵
	ترتیب ۔ ۶ ۔ پارچہ بافی	۴۳۸,۷۵۳	۵۱۷,۷۵۰	۴۶۲,۷۲۱	+ ۱۱٫۸	- ۱۵٫۲
۲۵	روئی کے بنولے نکالنا، صاف کرنا اور ربانا	۱۷,۳۱۷	۶۹,۹۴۳	۴۲,۹۳۲	+ ۶۲٫۹	- ۷۵٫۲
۲۶-۲۷	روئی کاتنا، درست کرنا اور بننا	۳۰۳,۳۰۵	۳۰۲,۷۴۵	۲۸۰,۶۰۴	+ ۷٫۸	+ ۰٫۱
۲۹	رسّی، سُتلی اور ڈوری	۱۸,۰۷۲	۲۸,۹۵۴	۹۹۴	+ ۲,۸۱۲٫۸	- ۳۷٫۶
۳۱-۳۳	اُون دھننا اور کاتنا اور اونی بلانکٹ و قالین بننا	۶۹,۱۸۵	۸۹,۰۹۵	۱۱۴,۹۹۱	- ۲۲٫۵	- ۳۲٫۳
۳۵	ریشم کاتنا اور بننا	۱,۱۸۹	۱,۹۰۱	۷۷۲	+ ۱۴۶٫۲	- ۳۷٫۴
۳۷	بُنے ہوئے کپڑے کو رنگنا، سفید کرنا، چھاپے لگانا، تیاری اور صاف کرنا	۲۵,۵۹۱	۲۲,۳۱۰	۱۲,۷۷۶	+ ۷۴٫۶	+ ۱۴٫۲
	ترتیب ۔ ۷ ۔ جانوروں کے چمڑے، کھال اور سخت اشیاء	۲۸,۳۰۰	۱۵,۹۳۰	۷,۹۵۹	+ ۱۰۰٫۱	+ ۷۷٫۶
۳۹	چمڑے کو صاف و ملائم کرنیوالے اور دباغت کرنیوالے اور رنگنے والے وغیرہ	۲۰,۹۱۸	۷,۰۶۱	۵,۰۱۰	+ ۴۰٫۹	+ ۱۹۶٫۲
۴۰	چمڑے کا سامان بنانے والے مثلاً صنادیق، چھاگلیں، زین لگام گھوڑوں کے ساز و سامان وغیرہ جن میں اشیاء لباس شامل نہیں ہیں۔	۷,۰۸۳	۷,۹۴۶	۱,۴۹۹	+ ۴۳٫۰	- ۱۰٫۸

۴۲	ہڈی، ہاتھی دانت، سینگ، سیپی وغیرہ کے کام کرنے والے (گنڈیوں کے سوا)	۲۲۲	۴۶۱	۸ ۳۱	- ۴۴٫۵	- ۵۱٫۸
	ترتیب - ۸ - چوبنیہ	۱۷٫۴۱۱	۱۴۶٫۷۴۷	۱۳٫۳۹۲	+ ۱۲٫۵	+ ۱۴٫۰
۴۳-۴۴	آرائش (لکڑی چیرنے والے) بڑھئی، خراد پر اتارنے والے اور تجار وغیرہ	۱۰۱٫۷۹۹	۸۷٫۹۰۳	۱۰۰٫۹۳۵	- ۱۲٫۹	+ ۱۵٫۸
۴۵	ڈھکرے بنانے والے اور دیگر صنعتیں	۶۵٫۶۱۲	۵۸٫۸۴۴	۲۶۳٫۴۵۷	+ ۹۹٫۷	+ ۱۱٫۵
	ترتیب - ۹ - دہات	۸۹٫۸۰۷	۸۸٫۷۷۲	۹۳٫۴۷۵	- ۶٫۰	+ ۱٫۱
۴۶	لوہے اور دوسری دھاتوں کا ٹھوکنا اور تپانا	۳۶۹	۴۰۹	...	...	- ۰٫۹
۴۹	کانسا، پیتل اور تانبہ کا کام کرنے والے	۲۰٫۰۹	۱۲٫۹۲۵	۱۹٫۱۶۸	- ۳۲	- ۱۳٫۷
۵۰	دیگر دھاتوں کا کام کرنے والے سوائے انمول پتھروں کے (دفین، جست، پارہ وغیرہ)	۵۰۱	۱٫۰۹۶	...	...	- ۵۴٫۲
	ترتیب - ۱۰ - مٹی کا کام	۱۱۲٫۹۷۰	۱۰۳٫۵۱۴	۸۳٫۱۵۴	+ ۲۲٫۴	+ ۹٫۱
۵۶	اینٹ اور کھپریل بنانے والے	۳٫۷۱۰	۱۴٫۱	...	...	+ ۲۲۵٫۱
	ترتیب - ۱۱ - کیمیائی پیداوار اور ان کے ہمشکل	۲۲٫۴۲۴	۱۹٫۲۱۱	۲۵٫۱۶۶	- ۲۳٫۶	+ ۱۱٫۵
	ترتیب - ۱۲ - صنعتہائے خورونوش	۱۰۳٫۰۳۷	۱۱۹٫۲۴۵	۱۴۳٫۴۵	- ۱۷٫۴	- ۱۳٫۵
۶۶	نان بائی اور بسکٹ بنانے والے	۱٫۱۱۰	۲٫۸۶۹	۱٫۰۳۰	+ ۱۷۸٫۵	- ۶۱٫۳
۶۷	طباخ یا اناج بھوننے والے	۷۹۵	۲٫۰۸۲	۷٫۳۵۱	- ۱۷٫۶	- ۶۱٫۸
۶۸	قصاب	۲۵٫۷۳۸	۲۱٫۱۹۲	۲۸٫۷۳۸	- ۲۶٫۲	+ ۲۱٫۲
۷۲	حلوائی وغیرہ	۱٫۷۰۹	۱٫۶۵۲	۱٫۴۱۰	+ ۱۷٫۱	+ ۳۶۴
۷۳	جو کی شراب بنانے والے اور عرق نکالنے والے	۱۹۸	۴۴۳	۵٫۸۴۱	- ۹۲٫۴	- ۵۵۶٫۳
۷۴	سینہ ھی تاننے والے	۶۳٫۶۵۳	۷۹٫۸۵۲	۸۸٫۷۰۲	- ۹۶۹	- ۲۰٫۲
۷۵	تمباکو، گانجہ اور افیون بنانے والے	۲٫۴۴۱	۳٫۵۸۵	...	...	- ۳۱٫۹
	ترتیب - ۱۳ - صنعتہائے لباس و بناؤ سنگھار	۵۴۲٫۲۸۸	۶۴۲٫۴۴۸	۵۳۰٫۳۰۸	+ ۲۱٫۱	- ۱۵٫۰
۷۸	جوتے، بوٹ اور کھڑاویں بنانے والے	۱۶۴٫۵۲۸	۲۶۹٫۰۴۸	۲۲۶٫۶۷۴	+ ۱۴٫۶	+ ۳۸٫۸
۷۹	دیگر صنعتیں متعلق بہ لباس، دستانے، پاتابے، پاتابہ بند، بلیٹ، گنڈیاں، چھتریاں، چھڑیاں وغیرہ	۸۴۸				
۸۱	حجام، بال بنانے والے اور مصنوعی بال تیار کرنے والے	۹۳٫۳۲۸	۸۵٫۸۸۰	۸۵٫۹۸۶	- ۰٫۱	+ ۸٫۴
۸۲	دیگر صنعتیں متعلق بہ بناؤ سنگار	۸۸	۲۲۵	۰	۰	- ۶۰۸
	ترتیب - ۱۵ - صنعتہائے عمارات	۹۰٫۵۵۹	۱۱۱٫۱۷۴	۹۵٫۹۶۶	+ ۱۵٫۸	- ۱۸٫۵
۸۶	گڑھے کھودنے والے اور باؤلیاں کھودنے والے	۲٫۳۱۵	۲٫۱۴۹	۱۷٫۱۵۳	- ۸۷٫۴	+ ۷۷٫۷
۸۷-۸۸	پتھر پھوڑنے والے اور باولیاں کھودنے والے، راج اور معمار	۸۳٫۸۲۱	۱۰۱٫۵۳۰	۷۳٫۳۴۷	+ ۳۸٫۴	- ۴۰٫۷
	ترتیب - ۱۸ - دیگر مختلف اور غیر معین صنعتیں	۱۱۴٫۸۱۷	۹۷٫۰۹۵۱	۹۶٫۳۸۷	+ ۱٫۶	+ ۱۷٫۲
۹۸	انمول پتھروں کے کام کرنے والے وغیرہ	۸۴٫۹۸۱	۹۳٫۴۸۹	۹۳٫۷۱۸	+ ۱۱٫۶	- ۱٫۱
۹۹	چوڑیاں، پوت یا مالے وغیرہ بنانے والے	۶	۲٫۸۷۱	۲٫۲۴۹	+ ۲۷٫۶	- ۹۹٫۷
۱۰۲-۱۰۳	فضلہ اور کچرے کے نکالنے والے گتہ دار وغیرہ جاروب کش، خاکروب وغیرہ	۲۰٫۱۳۹	۶٫۷۲۸	۸٫۸۰۰	- ۲۳٫۵	+ ۱۹۹٫۳
	ذیلی شعبہ ۴ - نقل و حمل	۱۹۳٫۸۰۳	۱۳۳٫۹۵۱	۱۲۹٫۶۹۰	+ ۹۳٫۷	+ ۴۴٫۱
	ترتیب - ۲۰ - نقل و حمل بہ آب	۳٫۳۱۲	۲٫۶۶۷	۲٫۷۱۸	- ۱۷٫۸	+ ۲۴٫۱
۱۰۷	ملکین جہاز اور جہاز کے ملازمین وغیرہ	۱۶۸	۰	۰	۰	۰
۱۰۸-۱۰۹	اشخاص (جنمیں مزدور بھی ہیں) جو نہروں اور دریا وغیرہ کا کام کرتے ہیں	۱٫۷۹۹	۲٫۳۳۶	۲٫۲۷۳	+ ۲۷٫۷	- ۲۲٫۹
۱۱۰	ملکین کشتی، ملاح، اور خلاصی	۱٫۳۲۳	۳۳۱	۴۳۸	- ۲۴٫۴	+ ۲۹۹٫۶
	ترتیب - ۲۱ - نقل و حمل بسڑک	۱۶٫۸۷۶	۱۱٫۴۷۶	۵۲٫۱۶۸	+ ۱۱۳٫۶	+ ۴۵۲٫۲

۱۱۴-۱۱۳	کل والی اور دوسری گاڑیوں کے مالکین، منتظمین اور ملازمین وغیرہ	۹۵۹ و ۵۱	۴۷ و ۹۰۷	۲۸ و ۱۲۵	+ ۷۰ و ۲	+ ۸ و ۴
۱۱۵	پالکی وغیرہ کے مالکین اور ان کے لیجانے والے	۱۸ و ۷۲۹	۱ و ۶۷۴	۱۱ و ۱۰۶	- ۹ و ۸۴	+ ۱۹ و ۴
۱۱۶	لدو اتھی، اونٹ، خچر، گدھا اور بیل کے مالکین اور چلانے والے	۲۸	۳۳۵ و ۶	۸۶۵ و ۱	- ۲۸ و ۴	- ۹ و ۹۷
۱۱۷	حمال و قاصد	۵ و ۳۸۷	۸ و ۶۸۱	۸ و ۱۹۸	+ ۵ و ۸	- ۳۷ و ۹
	ترتیب - ۲۲ - نقل و حمل بہ ریل	۲۳ و ۷۳۲	۱۸ و ۶۰۹	۱۰ و ۵۳۷	+ ۶ و ۶	+ ۲۷۰
۱۱۸	تمام قسم کے ملازمین ریلوے جنوائے قلیوں کے	۱۷ و ۶۰۴	۱۳ و ۷۹۴	۱۰ و ۲۶۲	+ ۳ و ۴	+ ۲۷ و ۶
۱۱۹	مزدور جو ریلوے کی تعمیر وغیرہ میں کام کرتے ہیں	۶ و ۱۲۸	۴ و ۸۱۵	۲۷۵	+ ۷۰ و ۹	+ ۲۷ و ۲
	ترتیب - ۲۳ - ملازمین ٹپہ، تار اور ٹیلیفون	۴ و ۱۶۳	۱ و ۱۹۹	۳ و ۷۰۶	- ۶ و ۶۷	+ ۲۷ و ۲
	ذیلی شعبہ - ۵ - تجارت	۱ و ۲۱۸ و ۶۹۶	۱ و ۱۳۳ و ۳۶۸	۸۲۴ و ۴۸۵	+ ۳۷ و ۵	+ ۶ و ۹
۱۲۱	ترتیب - ۲۴ - بنک، کارخانجات ساکھ، قرضہ وغیرہ	۲۱ و ۸۹۱	۲۲ و ۳۲۳	۳۶ و ۲۳۲	- ۳۸ و ۶	- ۱ و ۴
۱۲۲	ترتیب - ۲۵ - دلالی، کمیشن اور برآمد وغیرہ	۵ و ۴۳	۳ و ۵۸۸	۱ و ۰۰۱	+ ۱۹ و ۵	- ۸ و ۴۸
۱۲۳	ترتیب - ۲۶ - تجارت پارچہ -	۶۲ و ۳۳۱	۱۳ و ۱۸۱	۴۸ و ۶۸	+ ۱۸۳ و ۲	- ۲۳ و ۱
۱۲۴	ترتیب - ۲۷ - چمڑے، کھال اور بالوں کی تجارت	۹ و ۴۶۸	۲۱۸ و ۱۵	۵ و ۴۵۴	+ ۰ و ۱۷۹	- ۳۷ و ۷
۱۲۵	ترتیب - ۲۸ - تجارت چوبینہ وغیرہ	۵ و ۴۳۰	۸ و ۵۱۱	۶ و ۶۶۲	+ ۲۷ و ۷	- ۳۶ و ۳
۱۲۶	ترتیب - ۲۹ - تجارت نمک وغیرہ	۲ و ۵۷۴	۹۵۹	۱ و ۱۵۰	- ۱۶ و ۶	+ ۱۶۸ و ۴
۱۲۷	ترتیب - ۳۰ - مٹی کے برتنوں، اینٹوں اور کھپریل کی تجارت	۶ و ۳۲۸	۱۱ و ۲۲۸	۷ و ۴۲۷	+ ۱ و ۵۱	- ۴۳ و ۶
۱۲۸	ترتیب - ۳۱ - تجارت کیمیائی پیداوار وغیرہ -	۱ و ۲۳۳	۲ و ۴۵۴	۱۳ و ۳۵۱	- ۶ و ۸۱	- ۷ و ۴۹
	ترتیب - ۳۲ - ہوٹل، چاء خانے، قہوہ خانے وغیرہ	۷ و ۲۲۴	۲۴۱ و ۹۷۵	۱۲۹ و ۵۷۱	+ ۷ و ۸۶	- ۷ و ۴۳
۱۲۹	شراب، عرقیات، نشہ اور لیمونیڈ بغرض فروخت کرنے والے۔	۷۱ و ۲۲۳	۱۴ و ۷۱۷	۱۲۹ و ۱۲۵	+ ۱ و ۸۷	- ۷ و ۷
۱۳۰	مالکین و منتظمین ہوٹل وغیرہ اور ان کے ملازمین	۱ و ۳۰۶	۲۶۱	۴۴۶	- ۴ و ۴۱	+ ۳۶۲ و ۶۰۰
	ترتیب - ۳۳ - دیگر تجارت اشیاء خورد و نوش	۲۴۴ و ۲۶۷	۳۹ و ۹۴۱	۱۹۴ و ۷۸۹	- ۱۰۳ و ۳۳	+ ۸ و ۲ x
۱۳۱	مچھلی فروخت کرنے والے	۳ و ۵۱۸	۹۴ و ۹۶۰	۲۰۳۲	+ ۱۲۴ و ۱۳	- ۸۵ و ۹
۱۳۲	بنجے اور نباتاتی تیل و نمک وغیرہ فروخت کرنے والے	۶۳ و ۲۵۱	۱۱۲ و ۱۵۶	۵۸ و ۴۳۶	+ ۹ و ۹	- ۴۳ و ۶
۱۳۳	دودھ، مکھن، گھی، انڈے، مرغی وغیرہ فروخت کرنے والے	۳۲۲ و ۴۰	۱۷ و ۰۴۰	۱۴ و ۹۷۷	+ ۷ و ۱۳	+ ۳۳۶ و ۱
۱۳۴	مٹھائی، شکر، گڑ وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۳ و ۰۲۶	۴ و ۶۵۶	۹۹ و ۹۶۹	- ۹ و ۵۱	+ ۱۷۹ و ۷۷
۱۳۵	الائچی، پان، ترکاری وغیرہ	۱۱۲ و ۳۷۱	۹۷ و ۵۶۴	۵۵ و ۳۲۳	+ ۷۶ و ۱۳	+ ۱ و ۱۵
۱۳۶	خلہ اور دالیں فروخت کرنے والے	۱۱۷ و ۸۳۹	۱۷۱ و ۱۰۶	۴۰ و ۵۵۴	+ ۱۶ و ۸	+ ۱۰ و ۹
۱۳۷	تمباکو، گانجہ افیون وغیرہ فروخت کرنے والے	۲۴ و ۰۸۸	۲ و ۶۱۵	۲ و ۹۷۲	+ ۵۵ و ۲	+ ۴۲۱ و ۹
۱۳۸	بکرے وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۲ و ۱۱۱	۱۹ و ۴۰۰	۳ و ۳۵۶	+ ۴۷۸ و ۰	- ۳۷ و ۵
۱۳۹	ہری گھاس، سوکھی گھاس اور چارہ فروخت کرنے والے۔	۳ و ۷۴۱	۵ و ۳۷۹	۵ و ۴۴۱	- ۱ و ۱	- ۳۰ و ۴
۱۴۰	ترتیب - ۳۴ - پہننے کے کپڑے اور اشیاء دنیاؤ سنگھار کی تجارت	۱۷ و ۸۴۶	۱۶ و ۶۲۲	۱۱ و ۱۴۱	+ ۱ و ۹۴	+ ۳ و ۷
	ترتیب - ۳۵ - تجارت فرنیچر	۶ و ۵۴۶	۷ و ۶۷۰	۲۰ و ۶۰۶	- ۶ و ۲۷	+ ۲۴ و ۴
۱۴۱	تجارت فرنیچر، شطرنجیاں، پردے وغیرہ	۲۰ و ۸۷۸	۶ و ۱۱۷	...	...	+ ۲۷ و ۸
۱۴۲	ترتیب - ۳۶ - عمارات کے سامان وغیرہ کی تجارت	۵ و ۲۷۳	۱ و ۲۶۰	۲ و ۲۵۳	- ۱ و ۴۴	+ ۲۱۸ و ۴
۱۴۴-۱۴۳	ترتیب - ۳۷ - تجارت ذرائع نقل و حمل	۷ و ۳۷۱	۱۵ و ۵۹۷	۱۴ و ۵۶۵	- ۷ و ۵	- ۵۲ و ۷
۱۴۷	ترتیب - ۳۸ - تجارت ہیمہ سوختنی وغیرہ	۳۹ و ۸۰۰	۲۵ و ۸۸۰	۲ و ۴۳۷	+ ۹۶ و ۹	+ ۵۳ و ۴
	ترتیب - ۳۹ - تجارت سامان نقش وغیرہ	۴۸ و ۹۱۳	۲۶ و ۳۱۶	۲۵ و ۶۳۰	+ ۱۵۵	+ ۵ و ۶
۱۴۸	اونل پتھروں وغیرہ کے فروخت کرنے والے	۶ و ۳۹۲	۷ و ۲۶۵	۴ و ۷۹۴	+ ۵۱ و ۵	- ۱۲ و ۰

۱۴۹	معمولی چوڑیاں وغیرہ فروخت کرنے والے	۳۳٫۷۵۶	۳۸٫۱۴۴	۳۸٫۷۱۰	-۱٫۴	-۱۱٫۵
۱۵۰	چھاپنے والے، کتب فروش، دوات قلم کاغذ فروخت کرنے والے وغیرہ	۸٫۷۶۵	۹۰۷	...	...	+۸۶۶٫۳
	ترتیب-۴۰-تجارت دیگر اقسام وغیرہ	۳۳۱٫۶۰۴	۲۴۱٫۷۸۷	۳۰۳٫۵۶۸	-۲۰٫۳	+۳۷٫۱
۱۵۱	چیتھڑے، نقلہ، اصطبل وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۲	...	...	...	...
۱۵۲	دورہ کرنے والے تجار، خوانچے والے، پھیری والے وغیرہ	۱٫۵۴۹	۳۰	...	...	+۵٫۰۶۳٫۳
	شعبہ (ج)، سرکاری نظم ونسق وآزاد فنون	۷۶۲٫۰۹۲	۷۱۹٫۶۲۱	۷۲۸٫۱۴۷	-۱٫۱	+۶٫۰
	ذیلی شعبہ-۶-سرکاری فوج	۲۲۶٫۲۲۲	۱۶۴٫۳۹۸	۱۰۴٫۳۱۲	+۵۷٫۶	+۳۷٫۶
	ترتیب-۴۱-فوج	۷۳٫۲۲۹	۶۸٫۷۵۰	۶۴٫۴۶۸	+۶٫۶	+۶٫۵
۱۵۵	فوج (سرکار عظمت مدار)	۸٫۰۱۰	۵٫۵۵۴	۲۲٫۲۲۷	-۷۵٫۶	+۴۴٫۴
۱۵۶	فوج (دیسی ریاستیں)	۶۵٫۲۱۹	۶۳٫۱۹۶	۴۲٫۲۴۱	+۴۹٫۵	+۳٫۲
	ترتیب-۴۴-پولس	۱۵۶٫۹۹۳	۹۵٫۶۴۸	۳۹٫۸۴۴	+۱۴۰٫۶	+۵۹٫۹
۱۶۰	گاؤں کے چوکیدار	۱۱۰٫۲۰۲	۶۰٫۵۱۳	۳۸٫۷۷۰	+۵۶٫۶	+۸۲٫۱
	ذیلی شعبہ (۷) سرکاری نظم ونسق	۳۲۵٫۴۵۹	۳۴۶٫۱۸۴	۵۰۸٫۰۳۷	-۳۱٫۸	-۳۱٫۰
	ترتیب-۴۵-سرکاری نظم ونسق	۳٫۵۲۱	۴٫۵۶۷	۱۲٫۹۶۷	-۶۴٫۷	-۲۲٫۹
۱۶۱	ریاست کی ملازمت	۲۱۲٫۳۸۰	۱۳۰٫۸۳۱	۱۵۶٫۹۷۱	-۱۶٫۶	+۶۲٫۳
۱۶۲	ہندوستانی اور بیرونی ریاستوں کی ملازمت	۳۰٫۳۷۴	۸٫۹۲۶	۸۴٫۰۴۳	-۸۹٫۳	+۱۲۸٫۲
۱۶۳	صفائی اور دوسری مقامی ملازمت	۹۹٫۱۸۴	۲۰۱٫۸۶۰	۲۵۴٫۰۵۶	-۲۰٫۵	-۶۷٫۰
۱۶۴	گاؤں کے عہدہ دار وملازمین سوائے چوکیداروں کے	۲۰۱٫۴۱	۲۰۹٫۰۳۹	۱۱۵٫۷۹۸	+۸۰٫۵	-۳٫۶
	ذیلی شعبہ (۸) پیشے وآزاد فنون	۶۰٫۴۲۹	۱۰۱٫۱۸۷	۴۱٫۱۲۸	+۱۴۶٫۰	-۴۰٫۳
	ترتیب-۴۶-مذہب	۲۲۵٫۰۹	۵۷٫۸۰۹	۵٫۵۴۳	+۹۴۲٫۹	-۵۹٫۳
۱۶۵	پادری، وزراء وغیرہ	۲٫۰۹۴	۳۲٫۷۴۳	۲۵٫۶۳۷	+۲۶٫۰	+۹۳٫۷
۱۶۶	مذہبی فقرا، خانقاہوں کے رہنے والے وغیرہ	۷۰۲	۲٫۲۱۷	۳٫۰۳۲	-۲۶٫۸	-۶۸٫۳
۱۶۷	عیسائی واعظین، بائبل سنانے والے، وملازمین گرجا ومشن	۳۴٫۱۲۴	۷٫۴۱۸	۶٫۹۱۶	+۷٫۲	+۳۶۰٫۰
	ترتیب-۴۷-قانون	۲۷٫۱۱۸	۶٫۸۶۳	۶٫۹۸۴	-۱۷٫۷	+۲۹۵٫۱
۱۶۹	تمام قسم کے وکلا جن میں قاضی، پیروکار وفقار بھی شامل ہیں	۶٫۶۴۱	۶٫۸۳۵	۶٫۰۵۲	+۱۲٫۹	+۲۸۹٫۷
۱۷۰	وکلا کے منشیان درخواست لکھنے والے وغیرہ	۴۷۷	۲۸	۹۳۲	-۹۶٫۹	+۱٫۶۰۳٫۵
	ترتیب-۴۸-طب	۲۹٫۴۹۹	۳۰٫۹۷۳	۱۹٫۲۸۸	+۶۰٫۵	+۴۷٫۷
۱۷۱	تمام قسم کے پیشہ طب کرنے والے	۲۲٫۹۶۳	۲۳٫۷۶۰	۱۵٫۷۹۰	+۵۰٫۴	-۳۳٫۳
۱۷۲	دائیاں، ٹیکہ انداز، دواساز وغیرہ	۶٫۵۳۶	۷٫۲۱۳	۳٫۴۹۸	+۱۰۶٫۲	-۹٫۳
۱۷۳-۱۷۴	ترتیب-۴۹-تعلیمات	۵۷٫۰۶۳	۲۳٫۵۷۴	۹٫۸۵۶	+۱۳۹٫۱	+۱۲۵٫۰
	ترتیب-۵۰-لسانیات، فنون وعلوم	۲۷٫۳۰۲	۴۶٫۴۴۲	۳۸٫۵۴۲	+۲۰٫۴	-۴۱٫۲

۱۷۵	نام محررین مختصر نویس وغیرہ	۷۱	...	...	...	...
۱۷۸	موسیقی کے ماہرین وساز بجانے والے وغیرہ	۸۲۹ و ۱۶	۷۷۴ و ۳۳	۲۳۹۳۴	+ ۴۱ ۱	- ۵۰ ۵۱
	شعبہ (د) متفرق	۱۴۹۳ و ۱۲۴	۱۰۵۸۱۱ و ۱	۳۹۰۴۸ و ۲	- ۵۳ ۲	+ ۴۸ ۵۰
	ذیلی شعبہ (۹)-۵۱- اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۷۷۹ و ۳۱	۳۷۷ و ۲۸	۷۵۷ و ۵۱	- ۴۵ ۵۱	+ ۱۱ ۵۹
	ذیلی شعبہ (۱۰)-۵۲- خانگی ملازمت	۵۰۳ و ۳۴	۱۴۷ و ۲۱	۳۹۰۸۸۲	+ ۷ ۵۷	- ۱۸ ۱۱
۱۸۱	باورچی یا پانی لانیوالے، دربان وغیرہ	۲۹۸ و ۳۳	۱۸۱ و ۴۰۶	۳۷۱۷۳۸	+ ۹ ۵۲	- ۱۸ ۵۴
۱۸۲	خانگی سائیس گاڑیبان کوچوان کی حفاظت کرنیوالے بچے وغیرہ	۳۶۳ و ۱۲	۹۶۶ و ۱۴	۱۹ و ۱۴۴	- ۲۱ ۸۰	- ۱۷ ۳۰
	ذیلی شعبہ (۱۱) ۵۳- غیر واضح پیشہ حیات	۸۷۷ و ۹۴۲	۱۴۸ و ۳۸۰	۵۲۴۶۲۸	- ۷۵ ۰۰	+ ۱۴۸ ۶۰
۱۸۴	صناع، کاروباری لوگ وغیرہ	۵۵۹ و ۱۲	۸۲۸ و ۶	۹ و ۶۵۲	- ۲۹ ۶۲	+ ۸۲ و ۹۰
۱۸۵	خزانہ دار، محاسب وغیرہ	۷۶۷ و ۴	۰۷۳ و ۸	۱۰۱ و ۸۰۴	- ۹۲ ۶۰	- ۴۰ ۶۹
۱۸۶	غیر واضح کاموں کا کام کرنیوالے	۰۶۵ و ۱	۹۰ و ۱	...	...	- ۲ ۱۲
	ذیلی شعبہ (۱۲) - غیر پیداآور	۹۹۰ و ۳۱۷	۱۳۹ و ۲۷۶	۳۹۶ و ۷۸۱	- ۳۰ ۶۴	+ ۱۵ ۶۱
۱۸۸	ترتیب-۵۴- جیل خانے اور بیت المعذورین وغیرہ کے رہنے والے	۹۶۶ و ۱	۴۲۸ و ۳	۷۷ و ۰	- ۶۲ ۶۲	- ۴۲ ۶۶
۱۹۱	ترتیب-۵۵ و ۵۶- بھکاری، خانہ بدوش پیشہ وعورتیں وغیرہ	۰۲۴ و ۳۱۶	۷۱۱ و ۲۷۲	۳۸۷ و ۷۰۴	- ۲۹ ۶۶	- ۱۵ ۶۸

ذیلی تختہ ۔ ۸ ۔ (پیشہ جاتی) منتخب ذاتوں کے پیشہ جات

ذات و پیشہ	ہر ہزار پیشہ میں کام کرنیوالوں کی تعداد فی ہزار کام کرنیوالے	کام کرنے والے اناث کی تعداد فی ہزار ذکور	ذات و پیشہ	ہر ہزار پیشہ میں کام کرنے والیوں کی تعداد فی ہزار کام کرنیوالے	کام کرنے والے اناث کی تعداد فی ہزار ذکور
۱	۲	۳	۱	۲	۳
ہندو			غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۶۰	۱۶۴ و ۲
۱۔ برہمن			دیگر	۱۹۵	۱ و ۳۶۲
پجاری	۹۳	۶۳	۶۔ دھنگر		
کاشتکار	۲۰۰	۳۵۱	چرواہے	۲۵۷	۵۵۰
تجارت	۶۶	۱۷۷	کاشتکار	۲۰۵	۱ و ۰۳۱
وکلا، ڈاکٹر وغیرہ	۳۶	۲۳	مزدور کھیت وغیرہ	۱۷۰	۱۶۵ و ۳
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں	۴۵	۳۷۳	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۴۹	۲ و ۸۸۶
دیگر	۵۶۰	۱۵۶	دیگر	۳۱۹	۹۱۶
۱۔ چکالا			۷۔ دھوبی		
دھوبی	۴۶۲	۸۶۲	دھوبی	۳۲۸	۸۰۸
کاشتکار	۷۸	۳۴۵	کاشتکار	۱۰۰	۳۱۴
مزدور کھیت وغیرہ	۷۷	۱ و ۱۵۷	مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۶	۸۴۶
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۲۰	۱ و ۴۷۰	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۵	۲۵۵
دیگر	۳۶۳	۷۴۱	دیگر	۳۷۱	۱ و ۱۱۹
۴۔ چمبھار			۸۔ گولہ		
موچی	۳۱۵	۲۵۳	گولے	۲۳۹	۴۷۱
کاشتکار	۶۵	۱ و ۴۷۰	کاشتکار	۲۰۸	۷۵۰
مزدور کھیت وغیرہ	۱۶۳	۲ ر ۳۸۰	مزدور کھیت وغیرہ	۲۵۶	۳ و ۳۵۷
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۷۹	۱ ر ۰۸۵	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۲	۲ و ۲۲۴
دیگر	۳۷۸	۴۴۵	دیگر	۲۸۵	۴۲۴
۵۔ دھوبنگ یا کوشٹی			۹۔ گونڈلہ	۰	۰
جولاہے	۳۱۰	۶۴۹	تاڑی فروش	۳۴۰	۷۲۱
کاشتکار	۱۵۱	۵۳۱	کاشتکار	۱۲۵	۴۹۳
مزدور کھیت وغیرہ	۱۸۴	۱ و ۳۶۸	مزدور کھیت وغیرہ	۱۲۲	۷۰۸
تجارت	۱۰۰	۱۸۰	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۴	۵۲۲
			دیگر	۳۹۹	۳۸۲
			۱۰۔ ہنکار		
			کاشتکار	۲۹۷	۲۲۷
			مزدور کھیت وغیرہ	۳۲۰	۲ و ۲۰۳
			غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۷۸	۱۰۸
			دیگر	۳۰۵	۶۸۲

۱۱۔ کال
شراب فروش ۲۵۳
کاشتکار ۴۳۸
زرعی مزدور وغیرہ ۴۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۲۶۵
دیگر
۱۲۔ کاپو
کاشتکار ۳۴۳
مزدور کھیت وغیرہ ۲۴۰
تجارت ۷
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں ۱۳
خانگی ملازمت ۶۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۵
دیگر ۳۱۳
۱۳۔ کولی
کاشتکار ۳۸۸
مزدور کھیت وغیرہ ۱۲۸
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۴۵
دیگر ۴۳۹
۱۴۔ کوشتی
تجار ۴۴۸
کاشتکار ۳۶
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں ۳۵
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور ۹
دیگر ۴۷۲
۱۵۔ کمہار
کمہار ۳۷۰
کاشتکار ۶۶
مزدور کھیت وغیرہ ۳۶
تجارت ۴۸
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۵
دیگر ۴۶۵
۱۶۔ کرما
چرواہے ۳۹۸
کاشتکار ۱۷۲
مزدور کھیت وغیرہ ۶۴
غیر مخصوص کام کرنیوالے ۶
دیگر ۳۵۹
مہنہ ۱
۱۷۔ لنگایت
تجار و دکاندار ۲۵۲
کاشتکار ۱۱۹
مزدور کھیت وغیرہ ۱۵
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں ۵۱
خانگی ملازمت ۴۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۲۲

۳۶۲ و ۱
۵۴۸
۹۰
۲۹۰ و ۱
۲۷۸
۶۹۲
۳۸۵
۶۴۵
۳۹۳
۱۳۶
۵۰۷ و ۱
۱۷۷
۴۹۵
۱۵۱ و ۲
۲۰۸ و ۲
۱۰۲ و ۱
۴۶۸
۹۵۲
۰۷۲ و ۱
۱۷۰ و ۱
۳۱۶ و ۱
۶۷۲
۷۶۷
۹۸۰ و ۱
۸۰۲
۸۹۲
۷۶۰
۸۸۹
۵۷۷ و ۲
۷۵۹ و ۳
۹۸۱
۵۱۸ و ۱
۳۳۹
۹۰۹ و ۱
۷۷۶
۱۰۹ و ۱
۱۷۰ و ۱
۶۰۴

دیگر ۵۰۱ ۶۹۴
۱۸۔ لوہار
لوہار ۱۹۲ ۲۳۸
کاشتکار ۱۲۱ ۸۶۹
مزدور کھیت وغیرہ ۱۵۰ ۱ و ۳۳۹
تجارت ۷۰ ۴۳۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۸۸ ۱ و ۶۷۳
دیگر ۲۳۹ ۳۰۰
۱۹۔ ماوگا
خدمتگار ۲۹۸ ۵۷
کاشتکار ۹۲ ۶۴۷
مزدور کھیت وغیرہ ۳۳۴ ۳ و ۲۲۴
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں ۱۳ ۱۷۵
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۲۸ ۵۰۰
دیگر ۳۳۵ ۶۹۸
۲۰۔ مہار
خدمتگار ۲۷۳ ۵۶۳
کاشتکار ۱۱۱ ۱ و ۶۳۶
مزدور کھیت وغیرہ ۲۱۲ ۴ و ۱۱۸
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں ۱۵ ۳۳۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۵۴ ۷۳۴
دیگر ۳۳۵ ۹۳۸
۲۱۔ مالی
باغبان ۲۲۱ ۱ و ۲۳۳
مزدور کھیت وغیرہ ۲۳۰ ۲۹۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۲۲ ۲۲۱
دیگر ۴۸۷ ۳۶۷
۲۲۔ منگالہ
حجام ۲۱۲ ۱۳۱
کاشتکار ۲۸۰ ۷۷۰
مزدور کھیت وغیرہ ۱۴۶ ۲ و ۷۷۵
خانگی ملازمت ۷۶ ۷۹۲
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۳۱ ۱ و ۷۳۲
دیگر ۲۵۵ ۴۸۳
۲۳۔ میہا
کاشتکار ۳۴۵ ۵۶۵
آمدنی لگان ۵۵ ۲۷۶
مزدور کھیت وغیرہ ۲۲۳ ۱ و ۲۲۴
مویشی پالنے والے گولے وچرواہے ۳۴ ۱۴۳
تجارت ۱۰ ۷۳۲
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں ۶ ۴۵۵
خانگی ملازمت ۲۲ ۹۷۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۷ ۷۲۸
دیگر ۲۸۸ ۳۵۴
۲۴۔ متور

کاشتکار ۳۳۷
مزدور کھیت وغیرہ ۱۹۷
خانگی ملازمت ۲۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۴۶
دیگر ۳۹۷
۲۵- متراسی
شکاری ۱۱۷
کاشتکار ۲۰۴
مزدور کھیت وغیرہ ۳۹۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۳۱
دیگر ۲۴۹
۲۶- نہوی (وارل)
حجام ۲۶۵
کاشتکار ۱۵۵
مزدور کھیت وغیرہ ۳۶
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۶۸
دیگر ۴۷۶
۲۷- پنچال
دھاتوں کا کام کرنیوالے ۲۵۶
کاشتکار ۲۱۸
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۴۵
دیگر ۴۸۱
۲۸- راجپوت
سپاہیاں ۷۲
کاشتکار ۲۳۷
تجارت ۷۴
خانگی ملازمت ۱۴۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۷۰
دیگر ۴۰۴
۲۹- سالی
جلاہے ۳۹۲
کاشتکار ۸۸
مزدور کھیت وغیرہ ۹۴
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۳
دیگر ۴۲۳
۳۰- ستانی
مذہبی فقراء ۳۶۳
کاشتکار ۹۳
مزدور کھیت وغیرہ ۵۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۲۴
دیگر ۴۷۲
۳۱- سنار
سنار ۲۸۶
کاشتکار ۹۴

۵۵۸
۳۰۳۷
۳۸۴
۸۲۵
۶۰۲
۷۲۱
۶۴۵
۳۶۳ و ۱
۲۰۹
۶۶۲
۳۵۱
۸۸۹
۲۴۰
۳۰۰۰
۳۴۲ و ۲
۲۱۶
۱۳
۸۹۷
۳۱۲ و ۱
۳
۹۳۲
۴۴۲
۴۶۱ و ۱
۴۶۷
۳۸۶
۵۴۳
۳۱۳
۸۰۵
۱۱۰
۳۶۴
۸۴۰ و ۱
۴۳۰
۵۰۸ و ۱
۷۶۴
۶۵۶
۲۷
۸۵۸ و ۲

اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں ۳۲
خانگی ملازمت ۲۷
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۳۶
دیگر ۵۲۵
۳۲- سنار
برہمی ۳۰۴
کاشتکار ۹۳
خانگی ملازمت ۴۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۷
دیگر ۵۴۶
۳۳- تاگا
کاشتکار ۳۳۲
آمدنی لگان ۱۰
مزدور کھیت وغیرہ ۱۷۹
تجارت ۳۴
ذاتی آمدنی پر گذر کرنے والے اشخاص ۲۵
خانگی ملازمت ۴۶
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۲
دیگر ۳۶۲
ہندو
۳۴- تیلی
تیل نکالنے والے ۴۸۰
کاشتکار ۸۳
مزدور کھیت وغیرہ ۵۲
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۵
دیگر ۳۷۰
۳۵- اُپارا
معمار ۲۵۵
کاشتکار ۸۵
مزدور کھیت وغیرہ ۶۲
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۲۱
دیگر ۴۷۷
۳۶- ویلاما
کاشتکار ۳۰۴
آمدنی لگان ۱۲۳
مزدور کھیت وغیرہ ۱۵۲
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۴۷
دیگر ۳۷۴
۳۷- وڈر
پتھر پھوڑنے والے ۴۲۸
کاشتکار ۲۴
مزدور کھیت وغیرہ ۱۰۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور ۱۷۸
دیگر ۲۶۱
۳۸- دھنجاری

۱۰۹۲۲
۵۹۴۷۴
۱۳۴۱۳
۵۰۴۹
۶
۳۴۴۶
۴۱۷۱
۲۱۱۵
۷۱۶۲
۷۴۵
۸۰۷
۱۰۰۱
۲۵۳
۱۴۳
۹۴۸
۸۳۳
۵۱
۹۷۵
۶۳۸
۲۴۹۱
۵۳۷
۵۳۷
۷۸۹
۳۰
۱۵۹
۱۷۱۱
۱۵۴۴
۳۰۷
۱۲۵۲
۹۶
۴۹۵
۸۱۲
۸۳۵
۱۷۰
۳۴۴
۱۰۴۷
۳۶۴۲

کاشتکار	۳۷۵	۵۹۳		استخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں	۲۳	۴۰۰	
مزدور کھیت وغیرہ	۸۰	۵۰۹		خانگی ملازمت	۱۱۹	۸۴۲	
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۲	۱۰۷۳ و ۱		غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۵۱	۹۶۶	
دیگر	۵۲۹	۸۰۳		دیگر	۱۸۰	۱۴۶	
مسلمان				عیسائی			
۳۹ مغل				۴۳۔ ہندوستانی انگریز			
آمدنی لگان	۶۲	۳۲۱		تجارت	۱۱۸	۱۶۳	
کاشتکار	۲۳۷	۹۲۸		سرکاری فوج	۱۶۰	۰۰۰	
سرکاری فوج	۷۰	۷		سرکاری نظم ونسق	۱۴۰	۲۲۹	
سرکاری نظم ونسق	۹۹	۴۰		وکلاء ڈاکٹر و اساتذہ	۹۶	۷۳۲	
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۸۸	۳۷۸		دیگر	۴۸۶	۵۹۴	
دیگر	۴۴۴	۴۴۹		۴۴۔ باشندہ آرمینیا			
۴۰ پٹھان				تجارت	۵۷۱	۰۰۰	
آمدنی لگان	۷۳	۶۴۶		دیگر	۴۲۹	۳۳۳	
کاشتکار	۱۸۱	۸۸۲		۴۵ باشندہ یورپ			
مزدور کھیت وغیرہ	۳۹	۳۵		تجارت	۴۳	۰۰۰	
سرکاری فوج	۱۰۸	۴		نقل وحمل	۶۲	۰۰۰	
سرکاری نظم ونسق	۷۹	۳۱		صنعت	۴	۰۰۰	
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۰۷	۱۸۵۹ و ۱		سرکاری فوج	۶۸۷	۰۰۰	
دیگر	۴۱۳	۴۲۹		وکلاء ڈاکٹر و اساتذہ	۴۲	۸۸	
۴۱ سید				دیگر	۱۶۲	۱۲۹	
آمدنی لگان	۸۴	۸۱۲		۴۶۔ دیسی عیسائی			
کاشتکار	۲۱۲	۳۲۶		کاشتکار	۱۶۲	۶۳۷	
مزدور کھیت وغیرہ	۴۳	۳۳		مزدور کھیت وغیرہ	۲۹۳	۸۹۴	
تجارت	۷۷	۱۹۷		مویشی پالنے والے گوالے وچرواہے	۳۷	۹۳	
سرکاری فوج	۷۶	۱		صنعت	۹	۲۵	
سرکاری نظم ونسق	۸۹	۳۵		تجارت	۶۰	۳۱۱	
وکلاء ڈاکٹر و اساتذہ	۱۰	۱۲۴		مذہبی	۷	۷۷۴	
خانگی ملازمت	۱۴۴	۶۴۴		وکلاء ڈاکٹر و اساتذہ	۷	۹۱۲	
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۶۴	۱۰۵۸ و ۱		خانگی ملازمت	۱۴۸	۲۰۷۷	
دیگر	۲۰۱	۳۶۳		غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۷۳	۱۱۰	
۴۲ شیخ				دیگر	۲۰۴	۳۹۰	
آمدنی لگان	۳۹	۴۵۰		اقوام قدریہ			
کاشتکار	۲۶۶	۶۰۵		۴۷۔ بھیل			
مزدور کھیت وغیرہ	۸۲	۱۷۲		شکاری	۱۰۸	۲۰۹	
صنعت	۴	۰۰۰		کاشتکار	۷۲	۷۶۹	
تجارت	۶۵	۹۶		مزدور کھیت وغیرہ	۲۲۶	۱۳۷۴ و ۱	
سرکاری فوج	۷۶	۰۰۰		غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۳۳	۵۷۴	
سرکاری نظم ونسق	۷۸	۱۲		دیگر	۴۶۱	۳۹۰	
وکلاء ڈاکٹر و اساتذہ	۱۷	۲۹		۴۸ گونڈ			

کاشتکار	۲۸۹	۴۲۹	تجارت	۱۱	۴۲۳
مزدور کھیت وغیرہ	۳۵۲	۲۳ و ۲	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۱	۹۶۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۲	۶۶	دیگر	۲۸۷	۶۰۳
دیگر	۳۴۷	۴۹۴	۵۰۔ بیکلہ		
اقوام قدیمہ			ٹوکرے بنانیوالے	۳۷۹	۶۱۴
۴۹ لمبارڈ			کاشتکار	۲۶	۶۰۳
اسباب لیجانے والا	۱۰۸	۷۵۲	مزدور کھیت وغیرہ	۸۰	۱و۰۵۹
کاشتکار	۳۲۸	۶۰۱	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۸۱	۱و۰۵۹
مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۰	۸۹۰	دیگر	۴۳۴	۱و۱۳۳
مویشی پالنے والے گوالے وچرواہے	۷۵	۵			

ذیلی تختہ (۹) (پیشہ جاتی) ریلوے آبپاشی شعبہ میں کام کرنیوالے اشخاص کی تعداد

درجہ اشخاص جو کام کرتے ہیں	یوروپین و ہندوستانی یوروپین	ہندوستانی	کیفیت
۱	۲	۳	۴
ریلوے			
کام کرنے والوں کی جملہ تعداد	۴۲۸	۲۰۴۶۹	
بلاواسطہ کام کرنے والے اشخاص	۴۲۸	۱۶۳۴۶	
عہدہ دار	۳۴	۷	
ماتحتین جن کی ماہانہ تنخواہ زائد از (۵۰۰) ہے	۱۷۶	۳۶۶	
ماتحتین جن کی ماہانہ تنخواہ (۲۰۰) سے (۵۰۰) تک ہے	۱۹۸	۳۸۵۴	
ماتحتین جن کی ماہانہ تنخواہ (۲۰۰) سے کم ہے۔	۲۰	۱۱۹۱۲	
بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص	۰	۴۱۲۳	
گنتہ دار	۰	۱۳۲	
مستقل ملازمین گنتہ دار	۰	۳۹۴	
قلی	۰	۳۵۹۷	
سررشتہ آبپاشی			
کام کرنے والوں کی جملہ تعداد	۹	۲۵۰۵۵	
بلاواسطہ کام کرنے والوں کی تعداد	۹	۵۲۹	
عہدہ دار	۴	۲۱	
اعلیٰ ماتحتین	۳	۱۱۷	
ادنیٰ ماتحتین	۲	۲۱۰	
محررین	۱	۲۲۴	
چپراسیان و دیگر ملازمین	۰	۹۲۲	
قلی	۰	۴۰۳۵	
بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص	۰	۱۹۵۲۶	
گنتہ دار	۰	۳۳۴	
مستقل ملازمین گنتہ دار	۰	۴۵۸	
قلی	۰	۱۸۷۳۴	

ذیلی تختہ ۹ (پیشہ جاتی) تعداد اشخاص ملازمین ریلوے جو اپاہاشی اور ٹپہ خانہ (اختتام)

اشخاص جو کام کرتے ہیں	ٹپہ خانہ		محکمہ تار برقی		کیفیت
	یوروپین اور ہندوستانی یوروپین	ہندوستانی	یوروپین اور ہندوستانی یوروپین	ہندوستانی	
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کام کرنیوالوں کی جملہ تعداد	۸	۶۷۶ و ۳	۴	۶	"ٹپہ خانہ" کے تحت جو اعداد دیے گئے ہیں ان میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے ٹپہ خانہ جات کے اعداد بھی داخل ہیں۔
(۱) تار برقی و ٹپہ	۸	۵۹۴ و ۳	۴	۶	
تنفیذ کرنیوالے عہدہ دار (جن میں کارآموز مہتممان اور ناظر ٹپہ خانہ جات اور مددگار و نائب مہتممان تار برقی اور ان سے بڑے درجہ کے تمام عہدہ دار شامل ہیں۔	...	۲۱	...	...	
منشیان ٹپہ خانہ پوسٹ ماسٹرس (جنمیں نائب و کارندان اور سب اور برانچ منشیان ٹپہ خانہ شامل ہیں۔	۵	۳۶۹	...	...	
خبر پہنچانیوالا ادارہ جسمیں دانے پہنچانیوالے عہدہ دار غیر نیابتہ عہدہ دار فوجی تار بھیجنے والے اور دیگر ملازمین شامل ہیں	...	...	۳	۱	
متفرق کام کرنیوالے کارندے مدیرین اسٹیشن ماسٹر وغیرہ	...	۳۱۹	...	...	
ہر قسم کے محرر	۳	۱۷۴	...	...	
ٹپہ تقسیم کرنیوالے	...	۱۰۰۵	...	...	
مہارت یافتہ کام کا ادارہ جس میں میکانیکر اور ازمانیوالے بڑھئی، لوہار، کاریگر، مددگار ناظر، لین درست کرنیوالے اور لین پر نگرانی کرنیوالے اور دیگر شامل ہیں	...	...	۱	۴	
غیر مہارت یافتہ کام کا ادارہ جسمیں مزدوران لین، سمندر کے تار برقی کے محافظ، برقی کام کرنیوالے تار برقی پہنچانیوالے					
چپراسیان اور دیگر ملازمین	...	۸۷	...	۱	
عملہ انتظام ٹرک اور سیر ہرکارے، محرر، ٹکٹ دینے والے کارندے ملاح سائیس گاڑیبان سائیس وغیرہ اور دیگر اشخاص پر مشتمل ہے۔	...	۶۱۹ و ۱	...	...	
(۲) ریلوے ڈاک	...	۸۲			
تنفیذ کرنے والے عہدہ دار (جن میں مہتممان و ناظران سارٹنگ شامل ہیں)	...	۲	...	...	
ہر قسم کے محرر	...	۴	...	...	
خطوط کو چھٹنے والے (سارٹرس)	...	۴۰	...	...	
محافظان ڈاک، ڈاک کے کارندے، ڈاک کے ڈبہ کے چپراسی، حمال وغیرہ	...	۳۶	...	...	

ذیلی تختہ ۱۔ (صنعتی) صنعتوں اور کام کرنے والے اشخاص کی تقسیم

صنعتی کا غانہ جات	تعداد کارخانہ جات	صنعتوں اور کام کرنے والے اشخاص کی عام تقسیم — کام کرنے والے اشخاص کی تعداد														تعداد اشخاص جو کارخانہ جات کے باہر کام کرتے ہیں
		اصلاع جہاں خاص طور پر رہتے ہیں۔	جملہ		پریس پرنٹنگ و نقاشی و جلد بندی		مہتمی تنقیح سازی و منشی گری		تربیت یافتہ کام کرنیوالے		غیر تربیت یافتہ مزدور				
			ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	جوان		بچے	
													ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
جملہ	۲۰۰	ریاست حیدرآباد	۲۵٫۹۰۰	۶٫۹۵۷	۸۳	...	۴۰۸ و۱	...	۷۴٫۷۰۳	۷۰۰	۱۶٫۸۸۲	۵٫۰۸۳	۳ و ۱۳۴	۱٫۷۶۳ و۱	۲۴۳	۱٫۱۲
(۱) صنعتہائے چوبانی	۹۹	ریاست	۶۶۶ و۵	۸۵۳ و۱	۳	...	۶۴۵	...	۱٫۹۲۲	۱۳۴	۲٫۷۱۱	۱٫۳۴۴	۳۸۵	۲۷۵	۲۹۹	۹۶
روئی کا تنولنے کا کارخانے	۴۲	دارنگل، ملکاپور آنظام آباد، ارنگ آباد، نانڈیڑ، پھینی، گلبرگہ، عثمان آباد	۱۰۵۱ و۱	۳۳۳	...	...	۲۴۰	...	۳۳۰	۱	۴۳۰	۲۸۲	۵۱	۵۰	۴۸۳	۷۹
روئی دبانیکے کارخانے	۱۴	انکپور، ورنگل اور بھونگیر، ناندیڑ، پھینی، گلبرگہ، عثمان آباد اور انکپور	۲۴۶ و۱	۵۷۳	۳	...	۲۴۴	...	۴۶۴	...	۵۰۲	۵۱۱	۳۳	۶۲	۴۲۱	۵۵
روئی بنانیکے کارخانے	۳	اورنگ آباد، ناندیڑ	۸۴	۴۹	...	...	۹	...	۲۰	...	۴۶	۴۹	۲۰	۹	۳۸۰	۱۷۹
روئی کاتنے کے کارخانے	۳	شہر حیدرآباد، بیجاپور، ورنگل	۹۹۷ و۲	۷۱۰	...	...	۹۴	...	۹۹۴	۱۱۹	۶٫۶۲۶ و۱	۴۶۳	۲۸۳	۱۲۰	۴۱۴	۱۳۵
روئی اور ابریشم کو ملاکر کپڑا بننے کے کارخانے	۱۰	شہر حیدرآباد، ورنگل، دگلبرگہ	۲۸۸	۱۸۸	...	...	۵۸	...	۱۱۴	۱۴	۱۰۷	۱۵۹	۹	۱۵	۶۲۰	۵۳
(۲) صنعتہائے چوبینہ	۱۳	شہر حیدرآباد، نظام آباد، محبوب نگر و دگلبرگہ	۵۸۲	...	...	...	۱۲۳	...	۲۱۴	...	۱۵۱	...	۹۴	...	...	۱۹۳
(۲) صنعت ریاست	۱	شہر حیدرآباد	۷۸۷	۱	۵	...	۱۱	...	۴۰۴	۱	۲۲۱	...	۶۶	...	۱	۹۱
(۳) صنعت ادارہ ایالتی و توپخانہ	۱	شہر حیدرآباد	۱۴۴	...	۱	...	۳۹	...	۵۰	...	۴۴	...	...	...	...	...
(۵) صنعت توپخانہ	۱	شہر حیدرآباد	۳۲	۱۸	...	...	۴	...	۱۶	۱۰	۱۰	۸	۲	...	۲۰۰	۴۲
(۶) صنعت ایالتی	۷	شہر حیدرآباد	۱۲۶	۸	۴	...	۱۲	...	۲۹	...	۷۳	۸	۸	...	۶۸	۶۳
(۷) صنعتہائے آبخورہ و دواخانہ	۳۱	شہر حیدرآباد، ورنگل، عادل آباد، محبوب نگر، نلگنڈہ، پھینی، دگلبرگہ	۴۳۲ و۳	۲۸۶	...	...	۱۸۹	...	۳۶۰	۱۶	۶۷۲	۱۴۲	۲۱۱	۱۳۰	۱۲۹	۲۴۴
(۸) صنعت توپ و تفنگ و شمشیر و سنان	۹	انکپور، محبوب نگر، ورنگل، آرمور، ناندیڑ، ورنگل و دگلبرگہ	۲٫۶۰۵ و۲	۲۹۳ و۱	۳	...	۴۶	...	۳۷	...	۲٫۵۰۱ و۲	۲۲۱ و۱	۵۸	۵۲	۴۸۰	۲۹
(۹) تعمیر و ترمیم مدرسہ	۲۲	شہر حیدرآباد، ورنگل، نلگنڈہ، نظام آباد، ناندیڑ، پھینی و دگلبرگہ	۱۸۲ و۳	۱۵۰	۳۵	...	۲۹	...	۲٫۳۴۷ و۲	۶	۵۹۵ و۱	۱۰۸	۷۶	۳۶	۳۸	۲۷
(۱۰) کارخانہ ورنگل کی کانیں	۱	ورنگل	۹٫۸۲۶	۳٫۳۴۸	۲۴	...	۹۸	...	۱٫۷۰۱	۵۳۳	۹٫۸۰۵ و۲	۱٫۳۲ و۲	۱٫۱۹۸ و۱	۶۸۳	۳۹۰	۱۶۷
(۱۱) صنعتہائے تماشہ	۱۰	شہر حیدرآباد	۳۵۳	...	۳	...	۸۷	...	۱۸۲	...	۸۱	...	...	...	...	...
(۱۲) صنعتہائے لباس	۳	شہر حیدرآباد	۶۱	...	۵	...	۷	...	۳۹	...	...	...	۱۰	...	...	۱۹۶
(۱۳) صنعتہائے متفرقہ	۲	شہر حیدرآباد	۶۴	...	...	...	۸	...	۲۲	...	۱۸	...	۱۶	...	...	۳۳

ذیلی تختہ ۲۔ (صنعتی) تفصیلات کارخانجات جنمیں سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء میں (۲۰) یا زائد اشخاص کام کرتے تھے

کارخانہ جات جنمیں (۲۰) یا زاید اشخاص کام کرتے ہیں		صنعتیں												
		تمام صنعتیں	صنعتہائے پارچہ بافی	صنعتہائے چوبینہ	صنعتہائے دباب	صنعتہائے ریشم	صنعتہائے اون	صنعتہائے کپڑا دوزی	صنعتہائے کپڑا دوزی	صنعتہائے خوراک	صنعتہائے مشروبات	صنعتہائے کاغذ	صنعتہائے طباعت	صنعتہائے متفرقہ
۱		۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
(الف) جملہ کارخانہ جات	۱۹۲۱	۱۲۸	۴۹	۱۳	۱	۱	۱	۳	۱۸	۹	۲۲	۱	۶	۲	۲
	۱۹۱۱	۱۲۱	۶۳	۳	۳	۱	۱	۳	۱۵	۳	۸	۳	۲	۳	۱۳
(۱) بتہامہ محکمہ ہائے صفائی و صحت عامہ	۱۹۲۱	۱۴	۳	۲	۱	۱	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	...
	۱۹۱۱	۶	...	۱	۱	۱	...	...	۲	...	...	...	۱	...	...
(۲) بتہام حجری شدہ کمپنیاں	۱۹۲۱	۳۰	۱۲	...	...	...	...	...	...	۸	۹	۱	...	...	...
	۱۹۱۱	۲۷	۱۴	...	...	...	...	۳	...	۱	۴	۳	...	...	...
(۳) ملکیت خانگی اشخاص	۱۹۲۱	۹۴	۳۴	۱۱	...	...	۱	۳	۱۵	...	۱۳	...	۳	۲	۲
	۱۹۱۱	۸۸	۴۷	۲	...	...	۱	...	۱۳	...	۴	...	۱	۳	۱۳
(د) بروپیش ہندوستانی پردیسیوں	۱۹۲۱	۶	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	۲	۰۰
	۱۹۱۱	۳	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...
(ب) ہندوستانی	۱۹۲۱	۷۸	۳۴	۱۱	...	...	۱	...	۱۵	...	۱۳	...	۲	...	۲
	۱۹۱۱	۸۶	۴۷	۲	۲	...	۱	...	۱۲	۲	۴	...	...	۳	۱۳
(ج) دیگر	۱۹۲۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	۱۹۱۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
(ب) بکام اکثریت اشخاص کی تعداد	۱۹۲۱	۳۷۲۶	۶۰۲۳	۵۸۲	۷۸۰	۱۴۴	۵۰	۷۲	۱۰۵۲۶	۳۹۳۶	۳۳۴۶	۱۱۳۱۶۴	۲۸۷	۴۶	۶۴
	۱۹۱۱	۳۲۷۶	۶۰۵۹	۱۳۲	۷۷۷	۴۰	۲۵	۱۰۵	۷۹۱	۱۰۶۱	۱۵۲۱	۱۰۳۲۳	۶۱	۹۰	۶۸۲
(د) بہتی تنقیح مساحی و جنسی گیری	۱۹۲۱	۱۹۱۰	۴۲۰	۱۲۳	۱۶	۵۰	۴	۸	۱۴۹	۴۹	۱۶۴	۱۲۲	۶۹	۹	۸
	۱۹۱۱	۱۸۳۳	۵۶۵	۱۸	۹۰	۳	۰	۳۶	۸۵	۲۳	۱۸۰	۴۰۰	۸	۱	۵۴
(ب) بزیر سپرنٹنڈنگی اکثریورپی	۱۹۲۱	۷۸۴۲	۱۰۷۲۵	۲۱۴	۴۸۵	۵۰	۲۶	۱۵	۲۸۵	۳۷	۲۳۵۳	۲۰۲۴	۱۶۷	۲۹	۲۲
	۱۹۱۱	۷۸۵۶	۱۰۹۴	۷۲	۱۸۹	۱۵	۴	۲۵	۲۱۹	۶۳۴	۱۸۸۵	۲۰۶۱۸	۲۴	۴۳	۱۶۳
(ج) بزیر سپرنٹنڈنگی اکثریورپی	۱۹۲۱	۲۸۹۳	۳۵۷۶	۲۴۵	۲۸۷	۱۳	۲۰	۳۹	۱۰۹۲	۳۸۵۲	۱۸۱۵	۱۰۰۱۸	۵۱	۸	۳۴
	۱۹۱۱	۱۳۹۹	۴۰۱۸	۴۲	۴۹۸	۲۲	۲۱	۴۳	۴۸۷	۴۱۴	۴۵۶	۷۳۰۵	۲۹	۴۵	۴۶۵
(د) باشندگان ہندوستانی بزیر سپرنٹنڈنگی	۱۹۲۱	۳۴۱	۵۵۰	...	...	۱۰۰۰	۸۰۰	...	۱۴۸	۴۹۶	۶۸	۳۱۳	...	...	...
اکثر یورپی	۱۹۱۱	۱۰۰۷	۱۱۶	۱۰	۳۷۵	۳۰۰۰	...	...	۲۳۹	۱۹۰	۳۶	۳۵۴	۴۵	۱۰۰	۱۵۴
(ہ) بچہ ہزار و جنکی آبادی ۱۰ ہزار	۱۹۲۱	۱۶۵	۱۰۵	۶۲۳	۲۹۹	...	۱۱۱	۸۹	۴۵۰	۲۹	۶۶	۲۱۰	...	...	۸۸۹
	۱۹۱۱	۱۲۴	۱۹۷	۲۷۰	۶۴	...	۳۲۰۰	۱۳۶	۳۲۳	۱۴۰	۸	۹۷	۲۶۰	۳۶۴	۱۱۰

ذیلی تخت (۳) (صنعتی) تنظیم کارخانہ جات

قسم تنظیم	کارخانہ جات صنعتی													
	جملہ کارخانہ جات	۱۔ صنعتی یا بوجہ فنی	۲۔ صنعتی یا جزئیہ	۳۔ صنعتی یا دیہات	۴ بھاپ یا دوسرا طبعی قوت	۵ بجلی کی قوت	۶ پیشہ ور اوزار طبعی قوت	۷ پیشہ ور اوزار بجلی قوت	۸ پیشہ ور اوزار بلا قوت	۹ پیشہ ور اوزار خود روش	۱۰ پیشہ ور اوزار کوئلہ یا تیل	۱۱ غیر زراعتی اصل	۱۲ کانیں	۱۳ کانیں تحت الارض
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
ریاست میں جملہ تعداد	۲۰۰	۹۹	۱۳	۱	۱	۱	۷	۳۱	۹	۲۲	۱	۱۰	۳	۲
(۱) نظامی حکومت یا نظامی ذمہ دار شخصیت کے تحت	۱۴	۳	۲	۱	۱	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	...
(۲) رجسٹر شدہ کمپنیاں	۳۷	۱۲	...	...	...	...	...	۷	۸	۹	۱	...	...	...
(ا) باتہام یوروپین ہندوستانی یوروپین ہتھمین	۱۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	۹	...	...	...	...
(ب) باتہام ہندوستانی ہتھمین	۲۵	۱۰	...	...	...	...	...	...	۸	...	...	...	...	...
(ج) باتہام ہتھمین تنظیمہائے مختلف	۱	...	..	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...
(۳) ملکیت خانگی	۱۴۹	۸۴	۱۱	...	...	۱	۷	۲۱	...	۱۳	...	۷	۳	۲
(ا) یوروپین یا ہندوستانی یوروپین کی ملکیت	۶	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	۲	...
(ب) ہندوستانیوں کی ملکیت	۱۴۳	۸۴	۱۱	...	...	۱	۴	۲۱	...	۱۳	...	۶	۱	۲
(ج) مختلف نسلوں کے مشترکہ مالکین	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

ذیلی تختہ ۔ ۴ ۔ (صنعتی) تربیت یافتہ کام کرنے والے اشخاص کا مقام پیدائش

مقام پیدائش	صنعتی کارخانجات											
	کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	۱۔ صنعتہائے ابریشمی	۲۔ صنعتہائے چرم سینہ	۳۔ صنعتہائے ریاست	۴۔ پیداوار سالانہ بیس لاکھ روپیہ	۵۔ صنعتی کے برتنوں کی صنعتیں	۶۔ صنعتیں متعلق بہ کیمیائی پیداوار	۷۔ صنعتہائے فرد و نشست	۸۔ صنعت تعمیر و مرمت کے متعلقات	۹۔ تعمیر و راہ نقل و حمل	۱۰۔ کانیں	۱۱۔ صنعتہائے سامان تغذیہ	۱۲۔ صنعتہائے لباس	۱۳۔ چمڑہ اور چمڑہ کی صنعتیں
	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۔ ریاست میں	۶،۵۹۰	۱،۸۴۷	۱۹۴	۴۲۱	۳۸	۲۳	۲۵	۳۱۲	۲۷	۲،۰۷۰	۱،۴۱۶	۱۷۱	۲۹	۱۷
ا۔ ضلع جہیں کام کرتے ہیں	۴،۰۶۰	۱،۷۶۲	۱۲۱	۳۴۶	۳۴	۲۲	۲۵	۲۰۸	۱۷	۱،۷۳۳	۵۴۴	۱۴۹	۲۲	۱۳
ب۔ دیگر اضلاع	۲،۱۸۴	۶۷۵	۷۳	۷۵	۴	۱	...	۱۰۴	۱۰	۳۳۷	۸۷۲	۲۲	۷	۴
۲۔ بیرون ریاست	۱،۴۹۵	۲۰۹	۲۰	۶۲	۱۲	۳	۴	۶۴	۱۰	۲۶۷	۸۱۸	۱۱	۱۰	۵
مدراس	۱،۰۹۲	۵۲	۹	۴۱	۸	۱	۱	۳۰	۱	۱۶۷	۷۶۵	۶	۷	۴
صوبجات متوسط و برار	۸۳	۵۶	۱	...	...	...	...	۶	...	۲۰	...	...	...	...
بمبئی	۲۱۹	۷۵	۱۰	۲۰	۳	۱	۳	۲۱	۹	۳۵	۳۸	۲	۱	۱
بنگال	۲۰	۱	...	...	...	...	...	...	...	۹	۱۰	...	...	...
میسور	۵۵	۱۳	...	۱	...	۱	...	۵	...	۲۵	۵	۳	۲	...
پنجاب	۹	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۷	...	...	...	...
صوبجات متحدہ	۱۴	۱۰	...	...	۱	...	...	...	...	۳	...	...	...	...
برما	۳	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...
۳۔ بیرون ہند	۱۸	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱۶	...	...	...	...
افغانستان	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...
چین	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...
یورپ	۱۶	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱۴	...	...	...	...

ذیلی تختہ ۵۔ (صنعتی) غیر تربیت یافتہ کام کرنے والے اشخاص کا مقام پیدائش

مقام پیدائش	صنعتی کارخانجات												
	کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	۱۔ صنعتہائے پارچہ بافی	۲۔ صنعتہائے چوبینہ	۳۔ صنعتہائے دباغت	۴۔ پیداوار دار سالمی قوتیں	۵۔ مشک بوتوں کی صنعتیں	۶۔ صنعتیں متعلق بہ کیمیائی پیداوار	۷۔ صنعتہائے خورد و نوش	۸۔ صنعتی تعمیرات کی طرح کے مقامات	۹۔ تعمیر و راہ نقل و حمل	۱۰۔ کانیں	۱۱۔ صنعتہائے سامان عیش	۱۲۔ صنعتہائے لباس	۱۳۔ پیشے اور دیگر صنعتیں
	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
(۱) ریاست میں	۲۱٫۷۴۶	۴٫۲۸۳	۲۴۵	۲۸۲	۴۴	۲۰	۸۹	۱٫۱۰۶	۴٫۸۳۹	۱٫۷۴۰	۹٫۹۷۳	۸۱	۱۰	۳۴
(و) ضلع جسمیں کام کرتے ہیں	۱۲٫۲۳۲	۴٫۳۰۲	۲۰۷	۱۵۲	۲۳	۲۰	۶۳	۷۲۵	۲٫۳۴۷	۱٫۱۷۰	۵٫۱۲۱	۶۳	۱۰	۳۰
(ب) دیگر اضلاع	۹٫۵۱۴	۱٫۹۸۲	۳۸	۱۳۰	۲۱	...	۲۶	۳۸۱	۲٫۴۹۲	۵۷۰	۴٫۸۵۲	۱۸	...	۴
(۲) بیرون ریاست	۱٫۵۱۷	۵۳۲	...	۵		...	...	۴۷	۱۳	۷۵	۸۴۵	...	...	...
مدراس	۹۸۴	۱۰۳	...	۳	...	...	...	۱۹	...	۴۳	۸۱۶	...	...	...
صوبجات متوسط و برار	۱۳۲	۱۰۴	...	...	...	...	...	۱۰	...	۱۴	۴	...	...	...
بمبئی	۳۶۰	۲۹۰	...	۲	...	...	...	۱۶	۱۳	۱۶	۳۳	...	...	...
بنگال	۹	۷	...	...	...	...	...	...	...	...	۲	...	...	...
میسور	۴	۳	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...
پنجاب	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...
راجپوتانہ ایجنسی	۱۰	۱۰	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
صوبجات متحدہ	۱۶	۱۴	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...

ذیلی تختہ ۔ ۶ ۔ (صنعتی) بعض صنعتی کارخانجات میں بعض نسلوں کی تقسیم

نسل یا ذات	صنعتی کارخانجات									
	جملہ	۱۔ صنعتی بچہ خانہ	۲۔ صنعتی دوکانیں	۳۔ صنعتی کارخانجات پیداوار	۴۔ صنعتی کارخانجات کپڑا بافی	۵۔ صنعتی کارخانجات کپڑا رنگائی	۶۔ صنعتی کارخانجات دیگر اقسام	۷۔ تعمیر و مرمت	۸۔ کانیں	۹۔ متفرقات
	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی	انتظامی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
جملہ یورپین و ہندوستانی یورپین	۲۲۹	۳	۸	۱	۴	۸	۱۷۳	۲۴	۳	۵
خدمات ذیل انجام دینے والوں کی تعداد										
(ا) منتظمین	۲۳	...	۱	۱	۳	۳	۱۱	۱	۱	۲
(ب) علم منفعع سازی	۴۷	...	۴	...	۱	...	۱۹	۱۹	۱	۳
(ج) علم منشی گری	۱۳	۳	...	...	...	...	۵	۴	۱	...
(د) تربیت یافتہ کام کرنیوالے	۱۴۶	...	۳	...	...	۵	۱۳۸	...	...	...

ذیلی تختہ ۷۔ صنعتی مختلف صنعتوں میں بالغ اناث و ہر دو جنس کے بچوں کی تناسبی تقسیم

اناث و بچے	خاص صنعتیں جن میں کام کرتے ہیں												
	کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	۱۔ صنعتہائے پارچہ بافی	۲۔ صنعتہائے چوبینہ	۳۔ صنعتہائے دھات	۴۔ پیداوار حیوانی و سامان طبی و قرطاسی	۵۔ مٹی کے برتنوں کی صنعتیں	۶۔ صنعتیں متعلق بہ کیمیا کی پیداوار	۷۔ صنعتہائے خوردنوشت	۸۔ صنعتہائے چمڑے کے کھودنے کے مقامات	۹۔ تعمیر ذرائع نقل و حمل	۱۰۔ کانیں	۱۱۔ صنعتہائے استخراج تفتیش	۱۲۔ صنعتہائے باسمس	۱۳۔ چھوٹے اور دیگر صنعتیں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
بالغ اناث	۱۰۰۰	۲۷۳	...	...	...	۳	۱	۲۷	۲۱۵	۳۰	۴۶۱	...	...	...
بچے	۱۰۰۰	۲۰۰	۲۹	۲۰	...	۱	۲	۱۰۳	۳۳	۳۴	۵۷۰	...	۳	۵
۵) ذکور	۶۴۵	۱۱۷	۲۹	۲۰	...	۱	۲	۶۴	۱۸	۲۳	۳۶۳	...	۳	۵
ب) اناث	۳۵۵	۸۳	...	...	...	...	...	۳۹	۱۵	۱۱	۲۰۷	...	...	...

ذیلی تخت ۔ ۸ ۔ (صنعتی) قوتوں کی تقسیم

قسمِ استعمال شدہ قوت	صنعتی کارخانجات											
	جملہ کارخانجات	۱۔ صنعتہائے پارچہ بافی	۲۔ صنعتہائے چوبینہ	۳۔ صنعتہائے دباست	۴۔ پیدا وار سال طبعی قوتیں	۵۔ صنعتیں جن کی پیدا وار خورد و نوش	۶۔ صنعتہائے خورد و نوش	۷۔ صنعتہائے کھونے کھونے متفرقات	۸۔ تعمیر و ذرائع نقل و حمل	۹۔ کانیں	۱۰۔ صنعتہائے اکتشاف، تفتیش	تعمیرات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
بھاپ	۱۱۸	۸۹	۱	۱	۱	...	۱۱	۶	۹	...	...	
تیل	۱۳	...	...	...	...	...	۱۳	...	...	...	...	
پانی	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
گیاس	۴	...	...	...	...	۴	...	...	...	...	...	
بجلی	۵	...	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	
(ا) حدود کے اندر پیدا کرنا	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	
(ب) باہر سے حاصل کرنا	۴	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	
جملہ	۱۴۰	۸۹	۱	۱	۱	۱۰	۲۴	۶	۹	۱	۱	

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ ارکین مجلس اعلیٰ یعنی ممبران مجلس انتظامی
ہر ممبر کو
ہر سال تین کتابیں
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ کو
ہر ایک کو
۳۔ طلبا جن کو
ہر ایک کو
۴۔ طلبا جن کو
ہر ایک کو
۵۔ مدت توسیع
ہر کتاب
۶۔ بشرط وسعت
۷۔ کتابوں کی
۸۔ کتابوں کی
۹۔ کتابوں کی